مصنفہ عمدۂ حکماء افضل و کمال خلائق زمان

بفضلہ تعالیٰ کتاب فیض انتساب شرح معانی نظم و نثر کتاب شبستان الہ…

چراغ ایمان

۱۳۰۶

شمع شبستان

باہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ

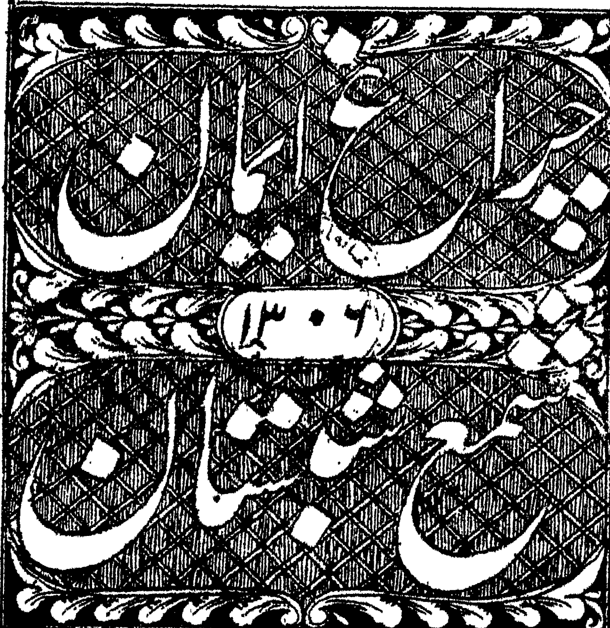
مطبع منشی نولکشور لکھنؤ میں مرتبہ طبع ہوئی

اطلاع - اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان تفصیلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہے اور کتابیں کے ٹائپ چھپے کے ہیں صفحہ جو سادے ہیں انہیں بعض کتب اخلاق و تصوف اردو کی درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی کتابیں ... اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
کتب اخلاق و تصوف اردو		کی پہنچے و فصل اول و آخر کا ترجمہ	
اردو ترجمہ غنیۃ الطالبین عربی		تہذیب اخلاق ... صاحب	[illegible]
تصنیف غوث الاعظم حضرت		رقعات عزیزی - از سید غلام ...	۴ر
شیخ سید عبد القادر جیلانی رح کا حال ...		ترجمہ عوارف المعارف - کامل	
[illegible]		دو جلدوں میں مترجمہ مولانا ابو الحسن	
... میں عربی عبارت ...		فرید آبادی مرحوم -	[illegible]
... دوسرے کالم میں اردو ترجمہ		خزینۂ دانش - ہوشمندی کی تعلیم	
... ترجمہ ... مقبول ہوا		از مولوی کریم بخش -	[illegible]
[illegible]		معدن تہذیب مصنفہ مرزا	
... کاغذ وغیرہ کل امور		حبیب حسین صاحب بی-اے مجلد	[illegible]
... اول سے ... عمدہ ہیں	[illegible]	خوشنما جلد پارچہ -	[illegible]
ایضاً - کاغذ زرد -	[illegible]	مخزن الفصاحت - معروف بہ	
ایضاً - کاغذ درجہ دوم -	[illegible]	مسدس آخر -	۲ر
... محمدیہ - مطبوعہ مصر	[illegible]	بستان تہذیب - جامع اخلاق	
جامع الاخلاق - ترجمہ اخلاق جلالی	[illegible]	و آداب مرتبہ نواب حاجی محمد عمر علی	
... دانش مؤلفہ مولوی محمد کریم ...	۲ر	خان بہادر فیروز جنگ مطبوعہ ...	[illegible]
... سعادت - ترجمہ کیمیای سعادت		... نجات - اخلاق و موعظت میں	

بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

بفضله تعالی کتاب فیض انتساب شرح معمای نظم و نثر کتاب شبستان الموسوم



باہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ

مطبع منشی نولکشور لکھنؤ میں طبع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رکھ خامہ سجدے مین سر اپنا
کہہ سبحان رب الاعلےٰ
حمد کر اسکی حمد ادب سے

جان وزبان وکان ولب سے
حمد اسیکی جسکی نہو مطلع
مطلع مقطع سب ہوا قطع

کیسا ہی قدوس ومنزہ
اللہ اللہ اللہ اللہ
بے نقص وبے عیب وہی ہی

عالم ظاہر وغیب وہی ہی
ارض وسما ونجم وستارے
دو حرف کن سے ہوگئے سارے

دونون عالم کی پھلواری
اسکے قلم کی ہی گلکاری
پھر سے اسکے گلشن گلخن

پھر سے اسکے گلخن گلشن
دیکھو تو نمرود کی آتش
باغ ارم شداد کی نازش

عرش بریں سے فرش زمین تک
ساری خلقت آن واین تک
ہی اسکے ہی نور سے روشن

وہ بھی قدرِ رزنِ سوزن
نور کو اپنے اسنے بانٹا
اسکے قابل انکو چھانٹا

دو عالم سکے ہین جو بانی
ثانی اول خود لاثانی
حسن مطلع مطلع وحدت

آئینہ رحمت شان رافت
حضرت احمدؐ سرور عالم
صلے اللہ علیہ وسلم

مہر سلیمان زیب نگین تھی
انکی مہر وہ با تمکین تھی
حور وجنت غلمان رضوان

جسکے ہوئے ہین تابع فرمان
جسکو خلد سے مرکب آیا
جسکو رفرف رفرف لایا

کسکے رکاب مین روح اعظم
پار رکھا تھا منت رکھکر
کسکو کلام خاص سنایا
ہین یہ فضل احمد کی مد مین
صدیقؓ و فاروقؓ و عثمانؓ
ہر اک مین ایک ایک ہے افضل
سایۂ حق کے سایہ تھے یہ
جنکا نہ تھا کوئی ہم پایہ
آل کا جسنے دامن پکڑا
سایہ سایہ جنت جائے
زہراؓ پارہ اُنکے جگر کی
پہونچے اونپر تا بقیامت

تھے دم کس سے بیکس ہیدم
کسکو ندا تھی یہ بے نیتی
کسکو جمال پاک دکھایا
جیسے چار ملک ہین مقرب
حیدرؓ صفدر شیر یزدان
ایک تھے باہم آب و گل مین
کیسے عالی پایہ تھے یہ
فرماتے باصد خوشحالی
دامن تر کا پھر کیا جھگڑا
وہ حضرت حسنینؓ و زہراؓ
اور حسنینؓ آنکھونکی پتلی
اور توابع اشرف و ارفع

کسکی کشش سے تا عرش پہ گہ یہ
اُدن منی اُدن منی
شور اُٹھا بس چار دن مدین
آپکے چار اصحابؓ مہذب
چار فضایل چار مفضل
آب و گل کیا جان و دل مین
پایہ انھون نے اُنسے پایا
اللہ اللہ فی اصحابی
سایہ سے انکے سایہ پائے
ہر اعلےٰ سے اعلےٰ اعلےٰ
حق کا سلام و درود و رحمت
رضی اللہ عنہم اجمعین

اب بعد اسکے کہتا ہے یہ ناچیز بے تمیز ذرہ نشان عبد المجید خان ولد عبد الرحیم خان ساکن جاجمؤ عرف بیلی بھیت کہ یہ کتاب عالی نصاب یعنے شبستان نکات جو آیندہ شروع ہوتی ہے مع متن و شرح کے ایسی عجیب و غریب کتاب قابل پسند مشکل پسندون کے ہے جسکی تعریف و توصیف حد بیان سے باہر ہے بس جو کوئی اسکو بنظر غور و شوق دیکھے گا وہی دیکھیگا جو کچھ دیکھیگا لیکن بسبب نزاکت نکتون اور باریکی مضمون کے ہر کسی کی سمجھ سے دور تھی بقول حضرت نظامی رح
شعر اگر نخل خرما نباشد بلند ٭ ز تاراج ہر طفل یابد گزند ٭ اکثر لوگ اسکی حسن و خوبی کیا معنے نام سے بھی واقف نہین اور یہ مثل مشک خطاے بخطا اور نافہ چین عنبر آگین کے ناف کتاب مین نہان اور پنہان لہذا مین نے چاہا کہ بوے خوش اسکی منتشر ہووے اور مشام جہان کا معطر بس ۱۳۰۶ہجری مقدسہ مین شرح اسکی اردو مین لکھی اور حتی الامکان نکات اور معمات اسکے آسان کیے بعد ختم حسب الطلب مطبع منشی نولکشور صاحب اودھ اخبار لکھنؤ کو بھیجی اس سبب سے کہ وہان دو کتابین میری اور بھی یعنے شرح سکندر نامہ اردو اور شرح قصائد عرفی

اُردو چھپ چکی تعیین چنانچہ ۹ نومبر ۸۹ء کو بعد رجسٹری بسبیل ڈاک مین نے ابلاغ کی اور ۲۵ نومبر ۸۹ء کو رسید کتاب کی مطبع موصوف سے میرے پاس آئی کہ معہ رسید رجسٹری میرے پاس موجود اب انتظار طبع مین اتنا عرصہ گذرا نہ طبع ہوئی نہ مطبع سے کچھ جواب آتا ہی بلکہ خط بھیجے معلوم ہوتا ہی کہ یا تو کسی نے چورالی یا اور کسی صورت سے تلف ہو گئی غرض میری اُس تطویل لاطایل سے ایک اشتباہ ہی کہ مبادا اُس کتاب کو میری کسی زمانہ مین کوئی اپنے نام سے جاری کرے کہ وہ میری ہی ہو گی اور وہ شخص میرا سارق چاہے پیرایۂ فارسی مین کیون نہ بدل دے القصہ پھر مین نے اسکو تازہ کیا اور دوبارہ لکھا تا با وصف ایسی خوبیون بے اندازہ کے پردۂ خفا مین مخفی و متواری نہ رہے اور مشہور و پر آوازہ ہو جاے اگرچہ میری یہ مجال نہین کہ دعوی اسکی شرح نویسی کا زبان پر لاؤن ع بال خفاش کجا چشمۂ خورشید کجا۔ تاہم بحکم مالایدرک کلہ لایترک کلہ رطب و یابس جو کچھ ممکن ہوا اسی کو اچھا جانا کہ جہل شی سے علم شی اچھا ہوتا ہی اور جو یہ کتاب فیض انصاب اسرار دین و ایمان اور پند و نصایح مین زیادہ ہی اور ۱۳۰۶ھ مین ختم ہو گئی تھی لہذا تاریخ اسکی اور نیز نام اسکا وہی پہلا چراغ ایمان مقرر کیا گیا رباعی ہون خاک ہوا سے سرنشینی کیسی + نقش کف پا کو اوج بینی کیسی + خود خامہ ہی میرا حسن اصلاح طلب + پھر کیسی کسی کی خوردہ چینی کیسی + بعد الحاح اصلاح خیر و صلاح اس مایۂ فلاح و نجاح کی اس ترتیب و تہذیب پر سمجھی کہ اول نکتہ متن کا ہو پھر لغات متن بعد معنے ترکیبی نثر و نظم بعد اسکے معنے مہمانے نثر و نظم پھر محسنات کلام پھر اختلاف رائے جو میرا اور شارح سابق کا ہی واللہ المستعان وعلیہ التکلان شعر

سبق غیر خواندہ میخوانم		عون حق را معین میدانم



بسم اللہ الرحمن الرحیم

نکتہ حمد خدا ائرا کہ چشمہ میم حمدش دریائیست در حد کمال کرم و دائرہ میم نعمتش سفرہ ایست در نعت نوال قدم شعر عین نعم چشمہ ایست در نم دریاے او و میم درم حلقہ ایست بر در آللہ اقب اللغات حمد ستودن و ستایش اصطلاحًا تعریف خاص خداے تعالی کی تعریف حمد کے معنی لغت مین یہ کہ ثنا کرنا کسی کی کسیکی خوبیون اختیاری پر اسکی تعظیم جتانیکو جیسے کہین زید خوشنویس ہی اور اصطلاح مین وہ فعل کہ خبر دے تعظیم منعم سے خواہ بزبان ہو خواہ بدل خواہ بدست اور مدح ثنا کرنا اُس خوبی کے ساتھ جو اختیاری نہو جیسے کہین زید حسین ہی اور نہایت تو ہین بعض کے نزدیک دونون مرادف ہین بلا شرط اختیاری و غیر اختیاری کے حد بالفتح والتشدید حائل میان دو چیز و نہایت و کنارہ ہر چیز کمال تمام اور تمام ہونا کرم بالتحتین جوانمردی و مردی و عزیزی و بزرگواری اور بخشندہ ہونا دائرہ بکسر ہمزہ خط گرد و گردش زمانہ و نام سازو حلقہ مجلس نعمت دسترس و مال و روزی و ناز و آسایش نعت بالفتح تعریف اور وصف کرنا لیکن استعمال اسکا مطلق ثناے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم مین ہی اور اسم فاعل اور اسم مفعول کے معنے مین اور نیز صفت مشبہ کے بھی آتا ہی آلاء بالمد نعمتہا جمع آل بالفتح

معنے ترکیبی نثر یعنے حمد خاص اُس خداوند تبارک و تعالی کو سزاوار ہی جسکی میم حمد کا چشمہ ایک دریا ہی کہ حدِ کمال کرم مین واقع ہوا یعنے جو شخص اُسکی حمد و ثنا سے تر زبان ہوتا ہی کمال کرم کی حد کو پہونچتا ہی میم کو چشمہ بنظر مدور چشمہ وار لکھے جانے کے کہا ہی جیسا کہ خط نسخ مین لکھتے ہین اور وہ خدا ایسا منعم حقیقی ہی کہ ادنی دائرہ اُسکی میم نعمت کا ایک سفرہ ہی جو نعمت لا زوال قدم مین بچھا ہوا ہی یعنے نعمتین اُسکی صفت بخشش قدم کے ساتھ موصوف ہین کہ ظاہر و باطن ہمیشہ ہمیشہ سب پر جاری و ساری ہین **شعر** ادیم زمین سفرۂ عام اوست + برین خوان یغما چہ دشمن چہ دوست **معنے ترکیبی شعر** یعنے عین نعم کا ایک چشمہ ہی اُسکے دریا کی نم مین اور میم درم کا ایک حلقہ ہی اُسکی نعمتون کے دروازے پر یعنے جتنی نعمتین جو سمجھی جاتی ہین اُسکی دریاے نعمت کے نم کے مقابل مین سب ایک ادنی چشمہ ہین اور درم و دینار کہ یہ بھی منجملہ نعم کے ہین اُسکے نعمت خانہ کے دروازہ کے ایک حلقہ ہین جنکے مثل حلقہ در کی کچھ پرسش ہی نہین **معنے معماے نثر** حمد کا اول آخر حد ہی اور کرم کی حد میم جب یہ میم حد مین چشمہ بنے گا حمد ہو جاویگا نعمت کا اول آخر نعت ہی میم نوال قدم کا آنیسے نعمت حاصل ہوگا **معنے معماے شعر** نعم کے نون میم لینے سے نم ہوتا ہی اور نم مین عین لانے سے نعم درم کا جزا اول در ہی اور در کا حلقہ جب میم بنیگا درم ہو جائیگا **محسنات کلام** حرف میم کیا ہی خوب واقع ہوا کہ لفظ نم اسمین موجود ہی اور جو یا کو اوپر کی میم کے ساتھ قلب کرین تب بھی یم ہی مناسب چشمہ اور دریا کے ایسی ہی کمال مین لفظ ما بمعنے آب ہین کے لفظ مین ابہام عین چشمہ نم دریا سب مناسب یک دیگر۔

نکتہ کاف شکرش بندہ را طلبے ست درمیان شر و اندیشہ شر کش رائے با طلبیست در قلب شک **شعر** تا عدم را عین صنع رحمت او دم زدہ + شکر انعامش بناے شرک را برہم زدہ اللغات شکر بالضم سپاس و ثنا کرنا منعم کا بسبب حصول نعمت کے چنانچہ تعریف شکر کی یہ ہی کہ وہ ایک فعل ہی کہ دلالت کرے تعظیم منعم پر بسبب اُسکے انعام کے چاہے وہ فعل زبان سے ہو چاہے دل سے چاہے ہاتھ پانون سے حاجب بکسر جیم دربان و پردہ دار و چوبدار قلب بالفتح اُلٹا اور لوٹا ہوا اور دل اور میان ہر چیز صنع بالضم

پیدا کرنا اور کام کرنا اور نیکی کرنا کسی پر دم زدن سخن گفتن **معنے ترکیبی نثر** مصرع کہتے ہین شکر
مین جو کاف ہی یہ بندہ کے اور شر کے درمیان مین ایک حاجب ہی یعنے دربان کہ اُسکو ہر شر
و بدی سے بچائے رہتا ہی اور جو اُسکے ساتھ شرک کرتا ہی اور کسی کو اُسکا شریک ٹھہراتا ہی
یہ رائے اور اندیشہ اُسکا محض باطل ہی جو اُسکے شک کے قلب مین پیدا ہوا ہی کہ اُسکی
وحدانیت اور مالک مطلق ہونیکا خاص الخاص یقین نہین رکھتا **معنے ترکیبی شعر**
یعنے جب سے وہ اپنی رحمت عام سے عدم کو اس عین صنع کے ساتھ جیسے کہ ظاہر مین ظہور
مین لایا ہی اور نیستی نے اس خوبی کے ساتھ ہستی سے دم مارا ہی اُسی وقت سے اُسکے شکر
نے بنائے شرک کو لوٹ پوٹ کر دیا ہی اور وہی قابل اس شکرگزاری کے ہی کہ ہمکو اور
ہر شی کو اُسینے ہمارے واسطے پیدا کیا جیسے کہ فوائد اُنکے ظاہر ہماری ذات پہ مترتب ہوتے
ہین دوسرے کو یہ قدرت کہان **شعر** بازان منت ہستی نہ آمد + کہ ہست او نیست را
ہستی دہ آمد + **معنے معمائے نثر** لفظ شر کے درمیان مین اگر کاف حاجب بنے گا شکر ہوجائیگا
شرک کے اول آخر سے شک حاصل ہوتا ہی اور جب رائے باطل شک اسکا قلب بنے گی
شرک ہوجائیگا **معنے معمائے شعر** عدم مین لفظ دم کا موجود جب عین اسکے ساتھ لگائی جائیگی
عدم ہوگا شرک کہ شین را کاف سے بنا ہی جب یہ بنا اسکے برہم ہوگی شکر ہو جائے گا
محسنات کلام شکر مین کاف کو حاجب کہنا کیسا لطف ہی کہ دو آدمیون کے درمیان
مین ہوتا ہی ایسے ہی عدم اور دم زدہ کہ دونون مین لفظ دم کا ہی اور عین صنع کہ عین اُسمین
ہی بھی اور نیز وہ معنی جو مقصود ہین اور سوا اُنکے فتامل۔
نکتہ ہائے ہوے ہویت لاہوتش در دل لات ہو افگندہ وجیم جلوہائے جمال وجلال جبروتش
از درون جبت رو نمودہ **قطعہ** ہر کہ در تشنگی مزرع آمال نیافت + از غمام کرمش آب عنایت
غم دید + شین شمن از رحمت عامش من برد + صاد چشم صنم از گریہ خوفش نم دید +
اللغات نکتہ سخن پاکیزہ کہ پوشیدہ ہو جو ہر کوئی اُسکو نجانے اور نقطہ کے معنے مین بھی
ہی ہو بواو معروف خوف و اسم ذات باری تعالی ہویت بضم اول وکسر داو و یائے مشدد
مفتوح مرتبہ وحدت و ذات باری تعالی و لاہوت لاہوت عالم ذات الٰہی کہ سالک کو

اس مقام مین فنا فی اللہ حاصل ہوتی ہی بقول بعض لاہوت اصل مین لاہوا لاہو
ہی اور حرف تا زائد موافق قاعدہ عرب کے ہی کہ جو کلمات مغلق بولتے ہین کچھ حذف کرتے ہین
کچھ بڑھا دیتے ہین تو نامحرم اُسکی حقیقت سے محروم رہین لبس لاہو تفی ہی یعنے طائفہ افراد سے
کسی کو تجلی صفات کی نہین ہی مگر تجلی ذات حق بس ہوا اسم ذات ہی اور صحیح یہ ہی کہ لاہوت اصل
لغت مین مصدر ہی فعلوت کے وزن پر لاہ سے کہ اصل لفظ اللہ کی ہی ماخوذ لیہ سے بمعنی پوشیدن
و در پردہ رفتن جیسے رغبوت و رحموت لات بت کہ حضرت شعیبؑ کی قوم اُسکو پوجتی تھی جبروت
بفتحتین عظمت و بزرگی و تکبر اور عالم عظمت و جلال اسماے صفات الٰہی و مرتبہ وحدت کہ حقیقت
محمدی ہی متعلق بمرتبہ صفات اور ملکوت بفتحتین پادشاہی و پروردگاری و تصرف و عالم
فرشتگان و عالم معنی یعنی عالم ارواح بقول بعض ملکوت عالم عبادت فرشتگان کہ بے قصور
و بے فتور حاصل ہو ناسوت عالم اجسام جو دنیا ہی مجاز اشریعت و عبادت ظاہری ہی جبت
بالکسر بت و کاہن و ساحر و سحر اور سوا خدا کے جسکی پوجا کرین آمال جمع اُمل اُمید غمام بفتح ابر و
سحاب شین بالفتح زشتی و عیب ضد زین شمن بفتحتین بُت پرست من بفتح و تشدید نون
نعمت دنیا و ترنجبین و گزانگبین اور جو رطوبت شیرین کہ بعض درختو نپر بجھجاتی ہی مثل نگبین
اور شیرخشت اور وہ ترنجبین جو قوم موسےٰ پر برسی تھی معنے ترکیبی تشریح نے ذات اُسکی کہ لاہوت
ہی اور ہویت اُسکی ظاہر کہ سوا اُسکے کوئی نہین ہی اس ہو کی ہا نے لات کے دل مین کہ
بھرا د غیر خدا سے ہی ہو رکھا ہی کہ جب لاہوت کو دیکھے تو جانے اور ڈرے کہ اُسکے سوا کوئی
نہین ہی وہی وہی ہی غیر کوئی چیز نہین اور جیم جلوہ ون اُسکے صفات جلالی و جمال جبروت
کا کہ عالم عظمت و جلال اسماے صفات الٰہی اور حقیقت محمدی کا ہی درون جبت سے رونما ہو
رہا ہی کہ جبت کوئی شئی نہین ہی سارے جلوے جلالی و جمالی اُسی کی ذات پاک صفات
کے ہین معنے ترکیبی قطعہ جسنے مزرعہ آمال کا بویا اور اُمیدین لگائین اگر اُسکی بے پروائی
نے اُسکی تشنگی و آرزومندی پر نظر نہ کرکے غمام کرم یعنے ابر کرم کی آب عنایت سے
آبیاری نہ کی تو اُسنے محروم ہو کر غم دیکھا جو محرومی کو لازم ہی اور رحمت عام ایسی کہ شین
شمن یعنے بت پرست یا بحذف شین و زشتی کے من واحسان لے گیا اور صاحب شوم منہم نے

اسکے گریہ خوف سے نم دیکھا اس شعر مین یہ دونون مضمون بنظر من شمن اور نم صنم کے بظاہر لکھے ہین
اور بحقیقت یہ ہی کہ مقبول مردود کرنا اسی کے اختیار مین ہی یفعل اللہ ما یشاء و یختار۔ معنے
معمائے نظر لاہوت کے اول آخر لات ہی اور لات کے دل مین ہو ڈالنے سے
لاہوت ہوجائیگا ایسے ہی جبروت مین لفظ جبت کا ہی جب جبت کے درونسے لفظ رو ظاہر ہوگا جبروت
حاصل ہوگا معنے معمائے قطعہ غمام مین لفظ ما بمعنی آب کے ہی اگر یہ ہوگا غم رہیگا شین کے
کے ساتھ شمن مین من موجود صنم مین صاد چشم ہی اور اس چشم سے نم لگا ہوا ظاہر محسنات
کلام ہائے ہو ہویت لاہوت لات ایسے ہی جیم جلوہ جمال جلال جبروت جبت اور شین شین
شمن اور صاد صنم نم سب لفظ ایسے ہین کہ ہر ایک کا ایک ہی سے حرف ہین شین شین تجنیس تام
اور سوا انکے۔

نکتہ۔ از عین عقل تا نون نفس دیباچہ آیت عنایت اوست واز پشت افلاک تا روئے تختہ خاک
شطری از حدود مملکت او۔ قطعہ چرخ را بر خاک رخ در ساحت اوج جلالش + ماہ را بر چہرہ آب
از چشمہ ہائے بہاش + بیند از روے ریایش کاف و بائے سرنگون + ہر کہ آرد کبر ہر حرف از لے
کبریایش + اللغات عقل بالفتح دانش اور وہ ایک قوت ہی جس سے انسان تمیز حقایق
اشیا کا کرتا ہی حکما کے اصطلاح مین ایک فرشتہ ہی دس فرشتون سے جو انکے نزدیک معین
ہین نفس بالفتح جان و روح و حقیقۃ شی اور ہستی اہل تصوف کے نزدیک وہ تین قسم ہی
ایک امارہ بدی کا حکم کرنے والا دوسرا لوامہ کہ بدی کر کے آپکو نہایت ملامت بھی کرے تیسرے
مطمئنہ کہ صفات ذمیمہ سے پاک ہوکے قرب الہی سے اطمینان پایا ہوا ہی بعض کے نزدیک
چار ہین ایک ملہمہ اور ہی جس سے ارادت مختلفہ دل مین گذرتے ہین دیباچہ بیائے مجہول
و جیم فارسی ایک قسم کپڑا ابریشمین اور خطبہ کتاب بعض کے نزدیک بیائے معروف و جیم
عربی عربی لفظ ہی بمعنی چہرہ و روے و رخسار خطبہ کتاب کو اس سبب سے کہتے ہین کہ بمنزلہ رو
کتاب کے ہی شطر بالفتح نصفے ہر شی و پارہ چیزے و جانب و طرف جلا بالفتح وطن سے نکال دینا
و بالکسر سرمہ اور ایک سرمہ مخصوص اور زنگ پاک کرنا و روشن کرنا بہا بالفتح روشنی
کبر بالکسر بزرگی کب بالفتح خوار کرنا ہلاک کرنا منھ کے بل گرانا معنے ترکیبی نثر مصرع

کہتے ہین کہ حیوانات مین عین عقل سے نون نفس تک یعنے ذوی العقول و غیر ذوی العقول
یہ سب اسکی آیت عنایت کے ایک دیباچہ ہین یعنے ادنی جزاور پشت افلاک سے روے تختہ
خاک تک کہ تمامی ماسوا اسمین ہی یہ جملہ اسکی مملکت عظمی کے ایک جانب اور ایک گوشہ ہی
بے قلیل و اندک معنے ترکیبی قطعہ یعنے چرخ جو خمیدہ ہورہا ہی اسکے میدان جلا کی خاک پر
اپنا رخ رکھے ہوے اور کیسا جلا پاکے مجلا و مصفا ہوا ہی کہ آٹھون آسمان کے تارے دکھاتا ہی اور ماہ
کے چہرہ پر جو آب ہی اور نور و تاب اسی کے چشمہ بہا سے ہی اور اسی کی روشنی سے روشن اور
جو کوئی اسکی نداے کبریائی پہ کبر لاے گا تو کاف وبا سے جو کب یعنے سرنگون سکے ہی اور روے
ریا سے کبر دیکھیگا معنے معماے نثر عین عقل اور نون نفس اور آیت عنایت تینون سے کے
جمع ہونے سے عنایت ہوتا ہی پشت افلاک کے تا ہی اور روے خاک خا اور حد مملکتہ کی تہ کہ
مجموع سب کا تختہ ہوا معنے معماے قطعہ چرخ کے لفظ مین لفظ رخ موجود جسکے اوج پر جیم جلا کا
جو حرف جیم فارسی ہی رکھا ہوا ہی اور ماہ کے چہرہ پہ جو ہا ہی مدور نقطہ مار کھا ہوا ہی کہ بمعنی آب
کے ہی کبریا مین حرف یا موجود اور کاف و بے سے کب ہوا اور کب سے جب را ریا کی لگائی
جائیگی کبر ہوگا اور یہ کبر جب ندا کے یا پر لایا جائیگا کبریا ہوگا —
نکتہ عرش را بنیاد بر آب از آنست کہ چشم بررش عین عطاے او نہادہ و کرسی را شی پایہ زان
دست دادہ کہ سایہ کرم بے پایان او بر سرش افتادہ **مثنوی** عرش را رایست از نور ش
مجیب بعش اوز بینا و عظیم ست و غیرہ + داغ شوقش واد و کرسی را نسق + ذات او سرگشتہ
بین در داغ حق + **اللغات** عرش بالفتح عرش حق تعالی کہتے ہین کہ یا قوت سرخ سے ہی
کہ نور خداے تعالے سے روشن ہی و تخت و سقف خانہ رش بالفتح فارسی مین ایک قسم
جامہ ابریشمی و باز و و تبشدید شین ٹپکنا آب و اشک کا اور چھڑ کاؤ اور باران اندک
عین بالفتح آفتاب و چشمہ و ابر و دینار سرخ و زر و بہتر و برگزیدہ و ذات شی کرسی بالضم
تخت کوچک و فلک ہشتم و کرسی خط برابر ہونا خط کا و کرسی مکان بلندی مکان دست
دادن میسر ہونا بیعت کرنا مجید بزرگوار و گرامی عش بالضم آشیانہ مرغ جو شاخ درخت
پر لکڑیون کا ہو اور جو دیوار مین ہو اسکو وکر کہتے ہین اور جو زمین مین ہو اسکو افحوص و

اوجی رغید بفتح خوش عیش و نعمت نسق بفتحتین روش اور دستور و ترتیب دینا **مغنے ترکیبی نثر**
مقصد فرماتے ہین کہ عرش اعظم کی بنیا دپانے پر جیساکہ فرمایا ہی وکان عرشہ علی الماء اس بنا پر
ہی کہ عرش نے آنکھ اپنی اسکے باران ابر عین عطا پر لگائی ہی اور کرسی کو جو فلک ہشتم ہی
سارے ثوابت و اشکال اسی پر ولوقعنی پائے جو ہاتھ آئے یہ سبب ہی کہ اسکے کرم بے پایان
نے سایہ اپنا اسکے سر پر ڈالا ہی اس سبب سے اسکو یہ فضل ہوا ورنہ تخت و کرسی کے
چار پائے ہوتے ہین **مغنے ترکیبی قطعہ** عرش کی رائے جو اسکے نور پاک سے بزرگ و گرامی
ہو رہی ہی یعنے اسی کی مہر و محبت مین مشغوف ہی اسی سبب سے عش اسکا یعنے آشیانہ بزرگ
وعظیم ہی اور خاطر خواہ حسب مرضی اور حسب خوشی رکھا ہوا اور کرسی نے جو اسکے عشق مین داغ
شوق کا کھایا ہی اس داغ نے اسکی ترتیب و روش کو درست کر دیا اور اپنے داغ مین سرشتہ
فرمایا **مغنے معماے نثر** عرش مین ظاہر عین عطا کی رش پر رکھے ہوے ہی کرسی مین لفظ سی
موجود اور کرم بے پایان کر جب کرسی پر سایہ ڈالیگا کرسی حاصل ہوگا **مغنے معماے قطعہ**
عرش کا اول آخر عش ہی جب رائے نور آلہی کی اسمین داخل ہوکے عرش ہو جائیگا کرسی کے اول آخر
کیے ہی یعنے داغ رہا رے اور سین یہ مقلوب کرنے سے سر ہوتا ہی جو اسی کی مین کشتہ ہو رہا ہی
بس کرسی مین کے اور سر دو معنے نکالے ہین اور سر کے ساتھ کشتہ کہ رے و شین کشتہ یعنے
مقلوب ہوتا ہی **محسنات کلام** اب رش عین عطا کرم اور اسکے ساتھ بے پایان اور کرسی
اور سی اور سوائے اسکے اور سب صنایع سے خالی نہین ہین —

نکتہ بر قہر ش لامعیست کہ عالمی بہم بر زدہ اوست و حبل المتین ما عتش رشتہ ایست کہ
فرشتہ سر افگندہ اوست **قطعہ** ہر کو بزیر قاف بلاشد اسیر قہر + کرہ برد بجانب انعام او
رہا ست + نام فرشتہ از تہ فرش عبادتش + چون آفتاب بر سر ما ہم سر سماست +
اللغات لامع روشن و درخشان حبل المتین یعنے رسن استوار و اکثر مراد قرآن مجید
سے ہوتی ہی رشتہ تار و سلک مرو ارید و رسن فرشتہ بکسر تین اصل مین فرستہ بفتحتین
جملہ مفعول فرستادن سے پھر سین جملہ کو شین معجمہ سے بدل کیا اور یہ ترجمہ ملک کا ہی اور کنت
سے بمعنے فرستادن انعام بالکسر نعمت دینا اور نازک کرنا اور زیادہ ہونا بالفتح جمع نعم

رہا بفتح خلاص یافتہ فرش بالفتح بساط کردن افگندن انداختن کشیدن کے ساتھ مستعمل ہوتا ہی ما
بمعنے آب سما بمعنے آسمان اور سما ماخوذ سمو سے ہی کہ بمعنے بلند یکے ہی علم نجوم مین علامت
آفتاب کی سین ہی کہ حرف آخر اسکا ہی معنے ترکیبی نشر مشر فرماتے ہین کہ برق اسکے قہر
کی ایک روشنی اور لامع ہی جسکا ایک عالم برہم اور لوٹ پوٹ گیا ہوا ہی اور رسی مضبوط
اسکی بندگی وطاعت کی ایک رشتہ ہی کہ فرشتہ جس سے سرافگندہ ہی یعنے گردن نہادہ یا حیران شرم
یا بسبب قصور وکوتاہی کے پشیمان معنے ترکیبی قطعہ جو کوئی قاف بلا کے نیچے دب کر اسیر
اسکے قہر کا ہوا یعنے اسکے قہر وغضب کے سبب سے کسی بلا مین پڑ گیا اگر اس حال مین اسکے
انعام واحسان کی طرف راہ لے گیا اور شاکی نہوا اور یہ خیال کیا کہ کیسی کیسی اور نعمتین عطا کی ہین
اگر ایک بلا ہی تو ہی بس فوراً اس بلا سے وہ رہا ہی کچھ قہر اسپر نہین رہتا ایسا حلیم و رحیم ہی
اور فرشتہ کا نام اگرچہ فرش عبادت کی تہ مین چھپا ہوا تھا اور وہ عبادت ہی کے واسطے
مخلوق ہوا ہی لیکن آفتاب کی طرح ہمارے سر پہ بھی ہی اور سما کے سر پہ بھی ایسا اسی فرش
کی بڑی چیز کو اسنے علو وعروج بخشا ہی معنے معمائے نشر لامع کو برہم کرنے سے عالم ہوتا ہی
فرشتہ کا سر فا ہی افگندہ کرنے سے رشتہ رہیگا معنے معمائے قطعہ ہر کے لفظ پہ جو قاف آیگا
قہر ہو گا رہ کا لفظ جو انعام کیطرف راہ لیجائیگا الف ضم ہونے سے رہا ہو جائیگا فرشتہ مین
فرش اور تہ دونون موجود آفتاب سر آب پہ ظاہر کہ جزا خیر اسکا ہی اور اول آخر آفتاب سے
بھی آب حاصل ہوتا ہی سما مین سین علامت آفتاب کی ہی اور وہ لفظاً پر واقع محسنات
کلام سوائے صنایع دیگر کے بر سر ما اور ہم سر سما کیسا لطف باریک ہی کہ آفتاب ہمارے
سر پہ بھی ہی اور آسمان کے سر پہ بھی اور دونون مین بر سر آب ہی جو لفظ ما ہی —
نکتہ بنائے دلکشائے سما از حروف اسم اور رفیع سمت وفضائے ارض از ترکیب رضائے
اووسیع خشنودی الف اسم اوست بر سر سم + تیغ افسونگر سموم ستم + شرف سین اسم او والا سمت
وز شرف آفتاب در دل ماست + الف آمد زبان و دندان سین + میم نیز از دہان نمونہ بین +
چون بود اسم او ادات بیان + سخنے جز باسم او نتوان + اللغات رفیع شریف و بلند و بلند
آواز رضا بکسر خوشنودی و بفتح و مد خوشنود ہونا اور راضی قضائے الٰہی پر ہونا وسیع فراخ

ونام آب شرفہ بالضم کنگرہ شرف بفتحتین بزرگی و شرف آفتاب ادات آگہ حصول کسی چیز کا اوز
ہتھیار کاریگرون کے اور اصطلاح علمی مین حرف کہ اسم و فعل کے مقابلہ مین ہی معنے
ترکیبی شرف معنے یہ کہ بنا دلکشا سما یعنے آسمان کے جو پیش نظر ہی اُسکے نام پاک کی بدولت
رفیع و بلند ہی اسواسطے کہ حروف اُسکے اسم کے سما مین شامل ہین اور فضا زمین کا جو
اسقدر وسیع و فسیح ہی جیساکہ دیکھتے ہو اُسی کی ترکیب رضاے وسیع ہو رہا ہی چنانچہ ارض
مین اُسکے رضا داخل معنے ترکیبی مثنوی یعنے الف اُسکے نام کا سر سم پر واقع
ہوا گویا ایک اشارہ اس بات کا ہی کہ یہ الف تیغ ہی واسطے قطع فسونگری سموم ستم
کے یعنے ستم کا محافظ اور رکھونے والا ہی آور جو اسمین سین ہی یہ ایک بڑا شرفہ بلند ہی اور محل شرف
آفتاب ہمارے دل کا کہ اس شرفہ مین اُسکو شرف ہوتا ہی اور مخفی نرہے کہ لفظ اسم مین الف
تو مثل زبان کے ہی اور سین ایسا جیسے دندان اور میم جو اسم مین ہی وہ نمونہ وہان کا بس ہرگاہ
کہ ثابت ہوا اسم اُسکا ادات یعنے آلہ بیان سے ہی تو ضرور ہی کہ سوا اُسکے نام کے کوئی سخن ہی
مُنھ سے نہ نکالے ورنہ وضع شی کی غیر محل مین ہو گی معنے معماے نثر سما کی بنا یعنے آخر مین
الف واقع ہوا ہی جب اسکو رفیع کرینگے اسم ہو گا اور ارض کی ترکیب مین رضا موجود و مرکب
ہی معنے معماے مثنوی سم پر تیغ الف کے آنے سے اسم حاصل ہوتا ہی سین اسم کو
شرفہ بلحاظ دندانہ دار ہونے کے کہا ہی اسم کا سین آفتاب ہی اسلیے کہ علامات تنجیم مین
سین علامت آفتاب کی ہی اور سین کے ادھر الف ہی ادھر میم جسکا دل یعنے قلب ما ہوا
موافق اُس بیاکے جو دل ما کہا ہی الف زبان اور سین دندان اور میم دہان کے جمع کرنیسے
بھی اسم حاصل ہوتا ہی محسنات کلام سما اسم سموم ستم اور نیز اسم سب مین سین شرفہ
شرف آفتاب اور بنا و فضا وسیع و رفیع مناسب یکدیگر۔

نکتہ خیاط صنعش اطلس فلک را اس در جیب و دامن گرفتہ تا طل بکرانش را نوشیدہ
و فیاض مہرش چشمہ آفتاب را آب از پیراہن نمودہ تا تف دلش را پوشیدہ رباعی تا یافتہ
شق شوقش از پیراہن + شق کردہ شفق بمہر جیب و دامن + خم شد سر و پاے خاتم چرخ کہن تا
انگشت نگین او نہ مہرش روشن + اللغات خیاط بفتح و تشدید یا درزی و بکسر و تخفیف

سوزن و نیز رشتہ صنعتکاریگری اور پیدا کرنا و کسی سے نیکی کرنا اطلس بالفتح درم بے سکہ اور
بے نقش اور جامہ ابریشمی سادہ اور سطح مقعر فلک نہم یعنے اسکی گہرائیکی جگہ جسکی سطح محدب
کو عرش کہتے ہین کہ مثل درم بے نقش کے کواکب سے سادہ ہی فلک بفتحتین آسمان و چرخ
ریحان و معظم و کردار ہر چیز و موج بحر و دیگ تودہ گرد و مادہ زمین کرہ و بلند برآمدہ و آب
متموج آس بہر سہ حرکت و مشو و بضم و تشدید بنیاد و واصل ہر چیز جیب بالفتح سینہ و دل
و گریبان پیراہن و بالکسر نام شام کہ دو قلعون کا طل بفتح و تشدید لام باران نرم و تری
شبنم رطل بالفتح آدہ سیر و بکسر چیز و مرد سست و جوان نحیف و پیمانہ شراب بقدر آدہ سیر
و مطلق پیمانہ شراب عطل بضم و بفتحتین مرد بے زر و بے مال و بے ادب و کمان بیزہ و مرد
بے سلاح وزن بے پیرایہ و اسپ و شتر بیداغ بفتحتین بزرگ جثہ ہونا اور بیزار ہونا
عورت کا و شخص و قامت و گردن اور خوشہ خرما کران بفتح کنارہ و انتہا سے ہر چیز فیاض
جوے پرآب و جوانمرد و بسیار بخشش و آب بسیار جو اطراف سے بہ چلے تہر بالکسر محبت
و آفتاب و نام ماہ کاتک جو شمسی ہی آفتاب معروف اور دھوپ اور شراب اور حلقہ تار
و قرص خورشید پیراہن بیاے مجہول و ضم میم مخفف و بالفتح بروزن پیراہن گرداگرد کسی چیز کا
تف بالفتح بخار و گرمی و بالضم آب دہن دل معروف و مجازاً قلب یعنے لوٹنا شق بالکسر والتشدید
ٹکڑا کسی چیز کا اور کرانہ کوہ و برادر و دوست و بالفتح شگاف و شگافتن اور کسی پر کام مشکل
پڑجانا شفق معروف سرخی صبح و شام خاتم بفتح تا و کسر نیز انگشتری مگر فتحہ مختار ہی اور یہ وزن فاعل
بمعنی ما یفعل بہ کے ہی جیسے خاتم بمعنی ما یختم بہ یعنے جس سے مہر کی جاتی ہی چرخ ہر گول چیز
اور کمہارون کا چاک اور چرخ چاہ اور آسمان اور ہر گھومنے والی شی و دامن قبا وغیرہ اور کپڑا
ابریشمی جسکو اطلس چرخی کہتے ہین اور کمان سخت و رقص و گریبان پیراہن یعنے ترکیبی شعر
یعنے خیاط صنعت الٰہی نے اطلس فلک کے جیب و دامن مین کہ مراد اسکے سراپا سے ہی
ایک ٹانکا اور لگایا جو عبارت اسکی شدت استحکام سے ہی بموجب وَبَنَیْنَا فَوْقَکُمْ سَبْعًا
شِدَادًا تو طل بیکران بے نہایت اسکا پیا اور سیراب ہوا یعنے کمال عزت و عظمت پاکے
اور چشمہ آفتاب جو کمال تف و حرارت عشق کی اپنے دل مین رکھتا تھا اس سبب سے

اسکی فیاض چہرنے گرد آفتاب کے اب ظاہر کیا تو تف دل کو چھپایا اور بجھایا معنے ترکیبی رباعی
جب سے شفق نے شق یعنے ٹکڑا جو مراد اول سے ہی اسکے شوق کا اپنے گرد مین پایا ہی بسبب
استیلاے شوق وبیصبری کے جیب و دامن کو چاک کیا جیسے کہ عادت عشاق شوریدہ سر
کی ہی اور جب خاتم چرخ کہن کا سرِ پا اسکی طاعت مین خم ہوا جیسی کہ صورت خاتم
کی ہوتی ہی اور حال کہن سالون کا تب اسکی چہرے سے نگینہ اسکا روشن ہوا اور نگین خاتم
چرخ کا آفتاب جس سے سارے نگین عالم کے پر آب و رنگ ہین معنے معماے نثر
اطلس کے جیب و دامن یعنے اول آخر سے اس حاصل ہوتا ہی اور جو اطلس کو بیکران گرد
کہ وہ کنارے الف اور سین ہین تو طل نکلتا ہی آفتاب کے گرداب ہی یعنے اول الف
اور آخر با جس سے آب پیدا ہوتا ہی تف کا دل یعنے قلب فت جب فت کو آب مین
لائینگے آفتاب ہوجائیگا معنے معماے رباعی شفق کے گرد سے شق حاصل ہوتا ہی
اور ایسے ہی شوق سے سراپا خاتم کا خا و میم جس سے خم ہوا اور جو تا کشت کہا ہی اس
سے ایا قلب تا کا ہی جو ات ہوا جب ات کو خم مین لائینگے خاتم ہوجائیگا محسنات شعر خیاط
و اطلس اور جیب و دامن او رغلاف و نیز خیاط بکسر و تخفیف بمعنی رشتہ و سوزن و چہر و چشم
و آفتاب و آب و فیاض و تف باہم مناسبات اور شق بکسر و شق بالفتح تجنیس تام ایسے ہی
چہر اور چہرو اور شوق اور شق اور شق اور شفق سے اول آخر شین و قاف ایسے ہی خم و خاتم
سر کلمہ خا اور خا اور تا کہ حروف تہجی سے بھی ہین اور نگین و روشن سب حسن کلام سے
ہین اور تا کشت کس خوبی کے ساتھ ہی الاختلاف شرح مین بجاے طل کے رطل و عطل
بھی دو نسخے لکھے ہین کہ بیکران کرنے سے طل رہتے ہین ظاہر کہ مصرع یعنے ایک لفظ تجویز
کیا ہوگا پھر خاص وہ لفظ مصر کا یعنے اطلس جسمین سے طل نکلا ہی چھوڑ کے اور لفظون
کی طرف جانا خلاف راہ مصر کے ہی اور یون تو اکثر لفظ ایسے ملینگے جو بیکران کرنے
سے طل رہ جائینگے جیسے سطل اور بطل و علے ہذا اور جب ہر طرح لفظ طل مقصود ہی
اور وہ مصر کے لفظ مین موجود تھا اس تحصیل حاصل للطایل سے کیا نتیجہ دوسرے
شارح نے لکھا ہی کہ آفتاب مین ایک آب نصف ہی یعنے لفظ الف اول کا اور دوسرا

آب پورا جو بعد نا کے ہی اور اسکی تاویل یہ کہ کرہ آب کا اوپر کی کل زمین پر محیط نہین ہے ربع مسکون کھلی ہی اور نیچے کی کل زمین پر محیط ہی وہ پورا آب ہی اول تو صرف الف بمعنی آب کے کیسے سمجھا جاے دوسرے مصنف نے آب از پیراہن کہا ہی جس سے وہی اول کا الف اور آخر کی با سمجھی جاتی ہی ورنہ دو آب کہتے بلکہ اس معلوم ہوتا ہی کہ آخر آفتاب مین جو آب حاصل ہوتا ہی اشارات معما کی رو سے اُسپر مصنف کی نظر نہین ہی اگرچہ صنعت سے خالی نہین اور لفظ پیراہن پر اکتفا کیا کہ اِدھر اُدھر سے گھیرے ہوے ہی اور موافق ایہام مصنف کے بھی بس بہتر ہی ع قدم در حد خویش باید نہاد +

نکتہ فلک دوار را جاذبہ مہر انورا او در چرخ آوردہ دریاب کہ چون فلک را در چرخ آورند کلف شود یعنے دلوع و شغف بود کوکب سیار چون سپر مکوکب پر قبہ زرنگار ہدف آثار اقدار اوست بنگر کہ چون نجم را بگردانند مجن شود قطعہ کو نیست دل کوکب گردیدہ نہان درکب + تا ساختہ گردانش چوگان قضاے او + شد دامن اختر تر بر روے سما چون دیدہ دندانہ سین سبزہ بر آب عطاے او + اللغات دوار بر وزن غفار بہت پھرنیوالا اور گھومنے والا جاذبہ تاثیر و کشش اور ایک قوت ہی اعضا مین کہ مفید و مناسب کو جذب کرتی ہی در چرخ آوردن رقص مین لانا اور گھوماتا کلف بالفتح حریص و شیفتہ ہونا و بفتحتین چھائین و لوع حریص اور حریص ہونا شغف بالفتح شدت محبت و بفتحتین پردہ دل تک پہونچنا محبت کا اور لپٹنا کسی چیز کا کسی چیز کو اور شیفتہ کرنا کوکب ستارہ روشن و بزرگ ہی چیز مکوکب بضم میم و ہر دو کاف عربی ستارہ دار کی ہوئی کوئی چیز اور جسمین چاندی سونے کی کیلین لگی ہون قبہ بناے کرد جیسے گنبد اور مثل اسکے جیسے قبہ سپر اور قبہ عماری کبھی اس سے مراد ہوتی ہی چتر اور خیمہ اور کنگرہ اور کلس سے و قبہ سپر عرب کبہ قباب اسکی جمع آثار جمع اثر بفتحتین نشان و نشان زخم و سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور کوئی کام شروع کرنا اور ارادہ کرنا اقدار جمع قدر بالفتح و فتحتین اندازہ خدا و حق ہر بندہ مراد تقدیر و حکم الٰہی کلی مجمل مجن بکسر میم و فتح جیم و تشدید نون سپر کب بالفتح والتشدید منھ کے بل گرنا اور گولہ ریسمان کا بنانا تر حرف تفضیل بمعنی صاحب

وآبدار وتازہ وپاکیزہ جیسے گوہر تر وا ختر تر و بوستہ اور سوا اسکے سما آسمان وسقف خانہ وسائبان وابر وباران سبزہ اسپ وگیاہ ونام ایک معنے تر یعنی شتر یعنے فلک دوار کہ ہر وقت گردش اور چکر مین ہی اسیکی تاثیر وکشش مہر ومحبت انوار نے اسکو اس چرخ مین ڈالا ہی مصداق اسکا یہ کہ جب فلک کو چرخ مین لاتے ہین یعنے گھماتے ہین تو کلف ہوتا ہی جسکے معنے شدت محبت کے ہین اور شغف کے جو محبت پردہ دل تک پہونچی ہوئی کو کہتے ہین جیسا کہ زلیخا کی صفت محبت مین آیا ہی قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا اور کوکب سیار جنکو نجومی باعث خیر وشر اور نحوست و سعادت کا جانتے ہین انکا یہ حال کہ فلک پر جو بصورت قبہ زنگار یعنے خیمہ اور گنبد کے ہی سر کوکب کیطرح خود نشانہ اسکے تیر آثار اقدار یعنے نشانون تقدیر وقدر کے ہو رہے ہین دیکھو کیسی سچی بات ہی کہ جب نجم کو گردش مین لاتے ہین تو مجن ہوتا ہی جو بمعنی سپر کے ہی جسپر تیغ وتیر روکتے ہین کما قال اللہ تعالی وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ معنے ترکیبی قطعہ بہ مصرح کہتے ہین کہ کوکب کا تو اسکی اطاعت وفرمانبرداری مین یہ حال کہ دل انکا ایک گیند بزیر چوگان قضا سے سرنگون غلطان ہی اور ایسا سرنگون کہ سرنگونی مین چھپ گیا ہی یعنے بعد ازان بہر سرنگون اور جیسا اسکے حکم نے سرگردان کیا ہی ویسا ہی سرگردان کیا مقدور کہ سر وقصور کرے چنانچہ فرمایا وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبَيْنِ اور اختر کی کیفیت کہ جب یہ سنے انھون نے دندانے سین سبزہ کے روے سما پر یہ آب عطا کیے ہین مطلب یہ کہ سما پر موجود ہوسے اور اسکو اس صورت سے دیکھا ہی تب ہی سے انکا دامن بھی اس آب عطا سے تر ہوا ہی یعنے صاف وآبدار وتازہ وپاکیزہ جیسا کہ ظاہر ہی چنانچہ فرمایا فَجَعَلْنَا بِهَا رَجُومًا واضح ہو کہ اختر زات اختر بتغائر فرقی سین سبزہ کی فلک اضافت کو اختلاف مین لکھونگا معنے معماے شتر فلک کو چرخ مین لانیسے کلف ہوتا ہی دوار کا الف حذف ہو جانے سے دور رہتا ہی سپر مین جب الف کہ بصورت تیر کے ہی لگایا جائیگا سپار ہوگا اور حرف پے اور یے معما مین ایک ہین بنظر صورت کے نجم کو گردش دینے سے مجن ہوتا ہی معنے معماے قطعہ کوکب کا دل واو اور کاف ہی جب قلب کرینگے کو ہوگا کسواسطے دل کو کب سے ایسا قلب کا ہی اور کاف فارسی وعربی معما مین یکسان کب رہ جائیگا جسمین گو نہان ہین

اگرچہ لفظ کوکب کے اول مین بھی ہی لیکن معما مین مقصود نہین اسلئے کہ نہ دل کوکب ہی نہ نہان ورکب دامن اختر کا ظاہر تر سما مین سین سبزہ کا لفظ ما پر جو بمعنی آب کے ہی موجود سین سبزہ سے فقط سین مقصود ہی جو عربی مین رسم خط اسکا دندانون کے ساتھ مخصوص ہی اور سما لفظ عربی جیسے وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ ایسے ہی ہر جگہ بدندانہ لکھا جاتا ہی محسنات کلام فلک مہر انوار چرخ کوکب ملکوکب قبہ ہدف تیر نجم سپر مجن زرنگار گوے چوگان اختر تر آب یہ سب مناسب یکدیگر دوار سیار انوار وغیرہ ہموزن سیار وسپر دونون کا سر کلمہ سین علی ہذا سما و سین و سبزہ و دندانہ مہر و قبہ مین ایہام بھی ہی اور اخیر شعر مین جو ہی بر روے سما چون دید دندانہ سین سبزہ برعایت ظاہر سبزہ کہ اسپ کے معنے مین بھی ہی جیسے خنگ وابلق وغیرہ مراد آسمان سے ہوتی ہی اس سے بھی بس اس صورت مین چون دید دندانہ کہ اکثر گھوڑے کے دانت بھی دیکھتے ہین اور اختر اسکے سوار جیسے نعمت خان عالی نے لکھا ہی چون انجم سوار نیلہ و کبود ان افلاک یہ رعایت بھی سمجھی جاتی ہی لیکن معنی مین کچھ دخل نہین الاختلاف شارح نے کوکب سیار مین بڑی بحث کی ہی اور تاویلین لکھی ہین اول یہ کہ کوکب سیار سیارہ سبعہ مگر بطور تمثیل نہ تخصیص دوم یہ کہ مطلق کواکب اسلیے کہ اگرچہ سواے سبعہ سیارات کے سب ثابتات کہلاتے ہین لیکن حکمانے انہین بھی حرکت بطی ثابت کی ہی اور بسبب بطی الحرکتی کے ثابتات کہلاتے ہین تیسرے مجموع کو سیار کہنا باعتبار بعض کے ہو کہ یہ شائع ہی چوتھے سیار صفت کوکب کی نہو بلکہ سیار سے مراد آسمان بس کوکب سیار کہنا ایسا ہی جیسے کوکب آسمان کہا اب شارح کہتے ہین کہ ان ملاحظات مین دو وجہ تخصیص کی بھی بیان کرنا لازم ہین ایک یہ کہ کوکب کو آسمان سے کیون نسبت دی دوسرے آسمان کو سیار سے کیون تعبیر کی پہلی وجہ یہ کہ تصریح کرنا عزت و بزرگی کوکب کا ہی جو آسمان سے نسبت دی کہ نہایت بزرگ ہی دوسرے آسمان کو سیار کہنا اسواسطے ہی کہ آسمان ہدف ہی اور متحرک اور ہدف جبتک کہ ہدف ہی متحرک ہی بعد اسکے فرمایا بہرتقدیر مراد یہ ہی کہ حکیم کوتہ اندیش خیر و شر عالم کو سیر کواکب سے نسبت دیتے ہین اور یہ غلط ہی انتہی اب مین اس ساری ترکی کو دوبا تو مین تمام کرون کہ جب خود شارح لکھتے ہین کہ حکما خیر و شر

کوسیر کواکب سے منسوب کرتے ہین کہ غلط ہی تبس بتائین کہ سوائے سبعہ سیارہ کے کون سے ستارے ہین جنکی سیر سے خیر وشر ہیجانی ہی چاہے بطی الحرکۃ ہون چاہے سریع الحرکۃ ہوا کرین کچھ کسی سے غرض نہین اور یہ ساتون بالاتفاق سیار پھر کیا واہیات اور جھگڑا ہی تمام نجوم مین یہی ساتون مدار خیر وشر کے ٹھہرا رکھے ہین اور بس پھر شارح نے لکھا ہی کوکب مین حرف میم گویا ایک تیر ہی کوکب مین چھپا ہوا یہ تو کوئی تشبیہ ٹھیک نہین میم وتیر کی کیا مشابہت یہ تو ایسا ہی جیسے کہا ہی این ہم بچہ شیرست تیر تو وہی الف تھا جو سیر مین لگانے سے سیار ہوا ہی اور لکھتے ہین کہ اختر سیار کہ چراگاہ اسکی آسمان ہی دامن اسکا اس سبب سے تر ہوا کہ دندانے سین سبزہ کے اسکی آب عطا پر دیکھے ہین اور دامن ترکرنا ہو یا آب ہونا آب عطائے حق سے کہ چشم اسکی آب عطائے حق پر پڑی ہی پھر خود لکھتے ہین کہ یہ احتمال مستبعد ہی اسواسطے کہ یہ جب ہو کہ اضافت سین کی سبزہ کی طرف ہو جسکی گنجایش نہین مین کہتا ہون کہ اختر کی طرف نسبت چرائی کیسے شاید شارح کو یہ سبز باغ سبزہ نے دکھلایا اور اسکے سوا معنے بھی جو کچھ ہین وہ ہین احتمال خود دلیل عجز وعدم صحت کی ہی جیساکہ لکھا یہ احتمال مستبعد ہی اور سین سبزہ مین فک اضافت جائز اسواسطے کہ اسمین مدہ کے بعد نون ہی جیساکہ حضرت جامی نے فرمایا ع زشیرینی دہان شان درشکر خند + ونیز غنیمت ع کنیزان کافری آمادۂ کار + دوسرا احتمال انکا سنیے کہ دامن اختر تر ہوا ہی جب سے روے لفظ سما پر دندانہ سین کو سبز دیکھا ہی بر روے آب عطا کہ وہ کلمہ ما کا ہی سما مین تیسرا احتمال سیماے سما مین سبزہ دندانے سین کے دیکھے ہین جو سبزہ نودمیدہ کو دندانہ سین سے مناسبت ہی ہر ایک کو ایک دوسرے سے نسبت دے سکتے ہو پھر کہتے ہین کہ اندونون احتمالون مین وہ وجہ جس سے دامن اختر کا تر ہونا اور دندانہ سین کو سبزہ دیکھنا یا عکس اسکا پایا جاے خاطر مین نہین گذرتے سوا اسی علت کے جو اول احتمال مین مذکور ہوئی الحضرت گستاخی معاف شعر خورشید چہ تہ کرد کہ مہ خواہد کرد۔

نکتہ پردہ گلگون شفق از تازگی رنگ مہرا وگوی شفق یعنی پردہ تنگیست بر قلعہ قاف کشیدہ و اطلس سبز رنگ فلک از تازگی آب فیض او پنداری طل یعنی شبنمیست درمیان

درخت آس چکیده بیت زآنروے آس آسمان عالیست از احسان او + کز سر دیے
اسم او آنیست در بنیان او + اللغات پردہ حجاب و پردہ سرود وغیرہ جسکی ہندی سُری
ہی و مقامی از دوازدہ مقام موسیقی جیسے پردہ عشاق و پردہ خراسان وغیرہم مگر تحقیق
یہ ہی کہ مقامات دوازدہ گانہ جدا ہین اور پردہ اور شعبہ جدا گلگون سرخ رنگ و نام اسپ
شیرین مجازاً ہر اسپ بہتر کو بھی مجازاً بمعنے تشبیہ و شک شفق کی تفسیر خود مصورح نے
کردی ہی تنک بفتحتین و کاف عربی باریک و کم و اندک و لطیف قلہ بالضم و تشدید لام
سر کوہ اور بالاے سر ہر چیز و خم و سبوے بزرگ اور خم وہ جسمین تین سو من پانی سماے
قاف نام کوہ کہ گرد عالم کے ہی کہتے ہین زمرد کا ہی آس بالمد ایک درخت ہی جسکی فارسی
مورد ہی آس بالفتح و تشدید بنیاد و اصل شی روے بوا و معروف چہرہ و سبب و طاقت
و امید اور کا نسے آسمان مرکب آس بمعنے چکی اور مان مرخم مانند سے اپے مانند چکی اسواسطے
کہ بلاد شمالی مین گردش اسکی بلحاظ گردش آفتاب کے مثل چکی کے ہی نہ دولابی یا یہ کہ
مثل چکی کے نصف معلوم ہوتا ہی آن طرز و ادا اور وہ کیفیت جو حسن معشوق مین ہوتی
ہی بنیان بالضم بناے خانہ معنے ترکیبی نثر یعنے پردہ سرخ رنگ شفق کا اسکی مہر و
محبت کے رنگ مین ڈوبا ہوا نازک و لطیف کہ گویا شفق یعنے تنک اور سبک اسکو ہین
کیسا چوٹی قاف پر تنا ہوا ہی اور اطلس سبز فلک اسکے آب فیض سے تازگی پائی ہوئی
ایسی جاتی ہی کہ ایک طل ہی یعنے شبنم جو تازگی و رونق بخشنے والی اور رونگی ہی درخت
آس مین ٹپکی ہی جس سے یہ سبز ہو رہی ہی معنے ترکیبی شعر یعنے اصل و بنیاد
آسمان کی اسکے احسان سے اس سبب سے عالی و بلند ہی کہ اسکے اسم کی سوری
سے ایک آن و ادا اسکی بنیاد مین موجود ہی معنے معماے نثر لفظ شفق کو جب
قاف کے سر پر لائینگے شفق حاصل ہوگا اطلس کے اول آخر سے اس حاصل ہوتا ہی
اور اسکے بیچ مین طل ہی جس سے اطلس ہوا چکیدہ سے یہ اشارہ کہ آس چکیدہ
نکلتا ہی یعنے بدون مد اور آس مین بالمد ہی اور مد بعض درختون سے ٹپکتا ہے
معنے معماے شعر آس شعر مین لفظ آسمان مادہ معما کا ہی مع اشارات چنانچہ

روے آسمان اس ظاہر اور عالی کہکے یہ جتایا کہ آسمان کا اس عالی ہی یعنے یا لمد بڑھا ہوا اور
یہ بالقصر اور سروری اسم سے یہ مراد کہ آسمان کا سر الف ہی اور اللہ کے اول بھی الف جسکا
ایک عدد ہی ترجمہ احد کا اور لفظ اسم بھی موجود اور آخر مین جو بنیاد آسمان کی ہی لفظ آن
کا جسکو آنیست کرکے جتایا ہی کہ وہ محدود نہین نکلتا ہی بلکہ مقصود وہ جسکو نقش کہتے
ہین یعنے صورت کہ معما مین صورت ہی کافی ہوتی ہی بس اس اور اسم اور آن تینون نقش
ہین اسلیے کہ معما مین ضیق کلام ہوتی ہی نہ گنجایش **محسنات کلام** گلگون سبز شفق مہر مع
ایہام یعنے آفتاب تازگی نازکی نوعے تجنیس رنگ قلہ قاف کہ دونون مین سر کلمہ قاف ہی
اطلس شبنم آب طل اور شبنم مع ایہام کہ کپڑا بھی ہوتا ہی باعتبار اطلس اس آس
نوعے از تجنیس احسان بنیان کہ دونون سے لفظ آن نکلتا ہی بلکہ احسان سے اس
بھی اسم و عالی برعایت معنوی کہ اسم مشتق سمو سے ہی بمعنی علو **الاختلاف**
بجاے بنیان کے پنہان بھی نسخہ ہی لیکن بنظر اس کے ٹھیک نہین اور شارح نے اس
اس کو آس بھی گمان کیا ہی نہ معلوم انکے حصہ مین یقین بھی ہی یا نہین ۔
نکتہ دور میم شمس درمیان سی صد و شصت درجہ فلک حلقہ کند مشبہ اوست
کہ از یک جانب شم حیات بذرات کائنات میرساند و از دیگر جانب مس جبلو جم
تراب ممات می افگند **رباعی** در قطع امید بندہ از غیر خدا + کردارہ صفت سین سما بر سوا
در قلب سما دورہ خور ساخت چو میم + بس رو بکرانہ بر دے شمود مسا **اللغات** دور
بالفتح گھومنا و دور میم حلقہ میم کہ رسم خط عربی مین گول لکھا جاتا ہی درجہ بفتح اول و دوم و
سوم رتبہ اور تین سو ساٹھوان حصہ فلک کا جاننا چاہیے کہ آسمان کے بارہ حصے
کیے ہین جو بارہ مہینے سال کے ہین انھین کو برج کہتے ہین اور ہر برج کے تیس تیس
حصے ہر حصے کو درجہ کہتے ہین اور یہ تیس تیس دن ہر مہینے کے ہین اور ہر درجے کے
ساٹھ ساٹھ ٹکڑے ہر ٹکڑے کا نام دقیقہ کہ یہ ساٹھ ساٹھ گھڑیان رات دن کی ہین
اور ہر دقیقے کے ساٹھ ساٹھ حصے جنکو ثانیہ کہتے ہین جو پل اور منٹ کہلاتے ہین علی ہذا
ثالثے رابعے حلقہ دائرہ مشیت بروزن طبیعت خواہش مگر وہ خواہش جو مختص بمرضی

حق تعالی ہی اسمین مستعمل ہی اور ارادہ آلہی بعض کے نزدیک مشیت خاص ہی ارادہ سے
کہ انبیا اولیا کو بعض ارادون سے اسکی خبر ہوتی ہی اور مشیت سے نہین ہوتی شم بالفتح
وتشدید سونگھنا اور بوے خوش مس بالفتح وتشدید ملنا اور چھونا ہاتھ سے اور جماع کرنا
جلود پوستہاے حیوانات تراب بالضم خاک خشک ممات بفتح مرگ بندہ مرکب ہی بند اور ہا نسبت
سے اے منسوب بہ بند بس اصل وضع اسکے واسطے غلام چھوکرے کی ہی کہ بند مین لاتے
ہین اور بیچتے ہین پھر تمام نوع انسان پر اسکا اطلاق ہوگیا اس صورت مین مضاف
طرف حق تعالی کے ہوگا امس بالفتح دیروز مسا شام کرانہ بفتح اول ونون کنارہ ہر چیز
معنے ترکیبی نثر مصرع کہتے ہین شمس جو تین سو ساٹھ درجون مین فلک کے دور کرتا ہی
کچھ اسکی عادت وخلقت سے نہین ہی بلکہ اسکی کمر مین جو حلقہ میم کا ہی یہ حلقہ کمند مشیت
حضرت خالق برحق کا ہی کہ اسکو اندر جون مین کھینچے کھینچے پھرتا ہی اور فائدہ اسکا یہ کہ ایک
جانب سے تو بو حیات کی تمامی ذرات کائنات کو پہونچاتا ہی کہ وہ جانب دن ہی اسواسطے
کہ بموجب اَلنَّوْمُ اَخُ الْمَوْتِ کے رات کے مرے ہوے صبح ہوتے ہی زندہ ہوجاتے ہین
اور دوسری جانب سے مس وحس کو جو حیوانات کی جلد و تن ہی خاک مرگ پر ڈال
دیتا ہی جیسا کہ رات کو جملہ حیوانات بے مس وحس ہو کر خاک مرگ پر پڑے رہتے ہین
کما قال اللّٰہ عزّ وجلّ وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا چنانچہ تصدیق اسکی
معنے معماے سے حاصل ہوگی معنے ترکیبی رباعی یعنے خالق مطلق نے جو سین سما کا
ارہ کیطرح دندانہ دار یا اگر موافق رسم خط فارسی کے سین کشش کا ہو تب بھی خود صورت
ارہ کی ظاہر ہمارے سر پر رکھا ہی مشعر اس بات پر ہی کہ بندہ کو سوائے مالک حقیقی
کے سب سے قطع امید کرنا چاہیے ورنہ یہ ارہ ہی اور اسکا سر ہی اور اسی خالق ارض وسما
نے دن بھر دورہ آفتاب کا میم کیطرح قلب سما مین رکھا ہی کہ روز روشن رہتا ہی اور
وہی پھر کنارہ کیطرف لیجاتا ہی جس سے مسا یعنے شام ہوجاتی ہی معنے معماے نثر
شمس مین شین ومیم لینے سے شم ہوتا ہی اور میم وسین سے مس اور شین کے تین سو عدد
ہین اور سین کے ساٹھ انھین سے تین سو ساٹھ درجے مراد ہین اور میم کہ اندونون

کے درمیان مین ہی دور اسکا آفتاب کہ عربی مین میم مدور لکھا جاتا ہی بصورت حلقہ کے معنے
معماے رباعی سین سما کا دندانہ دار ہو خواہ کشش والا بصورت ارہ کے ظاہر اور یہ سین
ما کے سر پہ ہی برسر ماکس لطف وخوبی کے ساتھ ہی جسکے معنے ہمارے سر پر اور نیز سما مین
جو ما ہی اُسکے سر پر سما کا قلب میم ہی اور امس بمعنی روز اور جب یہ سما یا امس اپنا موتہ
جو سین ہی یا الف ہی کنارہ کیطرف لیجائیگا مسا ہو جائیگا **محشات کلام** دور میم شمس
فلک درجہ حلقہ بکند میم شم حیات ذرات مس ممات بندہ خدا قطع ارہ قلب رو وغیرہم
اور اکثر اس نکتہ مین لفظ میم دار ہین **الاختلاف** شارح نے اگرچہ اس نکتہ کے معنے لکھے
ہین جسکا خلاصہ یہ ہی کہ ظاہر بین ہر چند حرکات اجرام علویہ کو بقا و فنا ذرات کائنات
مین موثر جانتے ہین اور اُسی سے نسبت دیدیتے لیکن اہل باطن جو کچھ کہ عالم سفلی مین
گذرتا ہی خواہ خیر و شر خواہ بقا و فنا سب کو اُسی کے قبضہ تصرف مین سمجھتے ہین اور اُسی
سے منسوب کرتے ہین ایسی ہی رباعی کے معنے مین خیر و شر نکالی ہی میری دانست مین یہ
معنی عبارت مصرح سے ایسے دور ہین جیسے عالم سفلی سے عالم علوی مصرح نے
صرف شمس کو لکھا ہی کہ اسکا دورہ اور گردش اسکی مشیت سے ہی نہ بذات خود نہ
باختیار خود جسکا نتیجہ رات و دن ہی کہ نمونہ حیات و ممات کے ہین روزمرہ مرنے جینے سے
متنبہ کرتے ہین نہ رباعی مین کچھ خیر و شر سے مطلب ہی اسواسطے کہ آفتاب کی گردش خیر و شر
سے خالی ہی اسلیے کہ آفتاب نہ سعد ہی نہ نحس بخلاف اور سیارون کے کہ کوئی سعد ہی
کوئی نحس اور معنی وہی ہونا چاہیین جو متن چاہے بہت سی بے میل باتون سے سواے
فضولی کے اور کیا حاصل وصول جسکا جی چاہے شرح دیکھے۔

نکتہ اگر عناصر دراصل ناصر چون وعنایت او نداشتی سرمایہ ایشان عین عنا بودی و
مو الیدرا اگر درمیان والی ولایت او نبودی اول و آخر ایشان را از مدمحال اہمال بنودی
قطعہ بردہ راے کج از قلب عناصر بکشا + تا در آئینہ او جلوہ صانع بینی + وزرہ لفظ
موالید دلیلی بردار + تا موالی قضا جملہ متابع بینی + **اللغات** عناصر جمع عنصر بضم عین و
صاد اصل اور بنیاد اور اطبا کے نزدیک منجملہ آب و آتش باد و خاک کی ایک شے کو کہتے ہو

عون بالفتح یاری و مددگاری عنایت بفتح و بکسر قصد کرنا اور اہتمام رکھنا کسی چیز کا اور رنج
اٹھانا دوسرے کے واسطے سرمایہ مین سرزائد ہی مایہ اصل و مادہ و مقدار نیز و صفد نر
ونام کا و جیسے فریدون کو دودھ پلایا تھا عین ذات شی و چشمہ و آفتاب و حرف عنا بالفتح رنج
موالید بفتح فرزندان جمع مولود اور نباتات و حیوانات جمادات کہ بچے عناصر افلاک کے ہین
والی دوست و حاکم و مالک و خویش و قریب ولایت بکسر ایک ملک پادشاہ کا ہفت
ولایت سے وزمین آباد اور متکفل کسی کے کام کا ہونا اور دوستی و تقرب و حکومت
و امارت سلطان اور تقرب بندہ نیک کا خدای تعالی سے و بفتح مدد دینا و صداقت مد
بالفتح کشش و افزونی و درازی اور نظر کرنا کسی چیز کی طرف اور مد الف اور مد حساب محال
بضم امر نابودنی جسکا ہونا ممکن نہو د بفتح جاہای فرود آمدن و جاہای کشادن و مطلق جا و بکسر
مکر و حیلہ اہمال چھوڑ دینا کسی چیز کو بحو د ورتک دلیل و دال یعنے راہبر بتانے فکر و حرف
معروف کہ عربی مین پڑھی لکھی جاتی ہی قلب دل و میانہ ہر چیز اور لوٹنا ہر چیز کا اور یہ دو
قسم ہوتا ہی مستوی و غیر مستوی جلوہ بالکسر ایک خاص طور سے آپکو ظاہر کرنا موالے
یاران و خداوندان و جمع مولی یعنی غلام متابع بضم اول و کسر با پیروی کرنے والا اور پیچھے
چلنے والا معنے شعر مصنف رحمہ فرماتے ہین کہ عناصر جو حکما کے نزدیک آب و آتش و خاک
و باد ہین اور ہر شی کی اصل و بنیاد اگر عناصر اسکے عون و عنایت کا ان عناصر کی اصل یعنی
نہوتا تو پھر انکا عین عنا ہوتا لے پھر تو رنج و تعب بذات خود لئے کیا ہو سکتا گو کیسی
ہی جان بار سے اور رنج اٹھاتے اور شی الیہ جو نباتات و حیوانات و جمادات ہین اگر ان
موالید کے درمیان مین والی اسکی ولایت کا یعنے مددگار اسکی مدد کا نہوتا اسکے
اول آخرت مد محال اہمال کی صورت ظاہر ہوتی یعنے انکا اپنے حال پر رہ جانا اور
بیکار ہونا محال ہوتا شعر تلمیح قطعہ یعنے تیری رائے کا پردہ نیر سے اور عناصر کے
قلب مین جو میانہ شی ہی ٹھا ہی اس سبب سے تو عناصر کو اصل و بنیاد اشیا کی
جانتا ہی اگر اس پردہ کو کھول ڈالے اور دور کر دے تو اسی عناصر کے آئینہ سے بطور خاص
جلوہ صانع کا دیکھے جیسے آئینہ کا پردہ ہٹانے سے صورت نظر آتی ہی اور موالید کی راہ

ہین جو دلیل حکما کی ہی کہ آبائے علوی اور امہات سفلی کی حرکت و آمیزش سے وجود موالید کا
ہی گویا یہ انکے بچے ہین اسی سبب سے انکو موالید کہتے ہین یعنے موالید جمع مولود کی اور مولود
بمعنی بچہ کے اس دلیل کو انکی راہ سے دور کرا اور یہ دلیل حرف دال ہی موالید کا ہم معنی
دلیل اسلیے کہ دونون اسم فاعل ہین بمعنی راہبر ورہنما کے جب اس دلیل کو دور کرے گا
تب دیکھیگا کہ یہ سب موالی ومتابع حکم قضا کے ہین بغیر کے وہ جس راہ چلاتا ہی اُسی راہ
چلتے ہین **معنے معماے نثر** عناصر کی اصل مین ناصر موجود اور اول مین عین عنا کہ جز سے
ارادہ کل کا ہی جیسے کاف کن وقاف قلم یعنے خود عنا موالید کے درمیان مین والی اور
اول آخر سے مدحاصل ہوتا ہی **معنے معماے قطعہ** عناصر کی را دور کرنے اور اُسکے قلب
کرنے سے صانع ظاہر ہوتا ہی اور موالید کی دال اُٹھا لینے سے موالی رہتا ہی **محسنات کلام**
عناصر ناصر دراصل کس لطف کے ساتھ ہی کہ ناصر اس کلمہ کی جڑ ہی اسلیے کہ آخر مین ہی ایسے
ہی عناصر کے اول بھی اور عون اور عنایت کے اول بھی عین بلکہ عنایت مین پورا لفظ عنا کا
موجود کہ آتا ہی عین عنا کس خوبی کے ساتھ ہی کہ عنا مین عین ہی بھی اور ذات عنا بھی کہہ
سکتے ہین ایسے ہی سرمایہ عین عنا کہ عنا کی مایہ کا سر عین ہی موالید میان مدحال سب کا
سر کلمہ میم سر اور عین بمعنی چشم اور رو باہم مناسب والی ولایت دونون کا سر کلمہ واو
محال اہمال دونون ہموزن لانے مین ایہام ہی جو بمعنی فکر اور حرف را کے ہی اور سیج
جو اُسکی صفت واقع ہوا کس ادا کے ساتھ ہی کہ فکر اور حرف را دونونکے مناسب جو
عربی مین ٹیڑھی لکھی جاتی ہی بدینصورت سر قلب وکج باہم مناسب ایسے ہی آئینہ
اور جلوہ کہ عروس ودامادمین بھی ہوتا ہی اور راہ اور دلیل ودال مناسب یکدیگر اعلی
علے ہذا موالی ومتابع لفظ موالید کو خیال کرنے سے ایسی ہی صورت سمجھ مین آتی ہی جیسی
مصرحہ نے ٹھرائی ہی یعنے حرف دال آگے آگے گویا سپہر ہی اور موالی مثل مردم کے اُسکے
پیچھے **الاختلاف** اس مدمین کیا لکھون شارح کی شرح دیکھکر یہ مصرعہ یاد آیا بس اسی
پر بس کرون ع سمجھا ہون مین کچھ اور وہ سمجھائے ہی کچھ اور +
نکتہ نون نار وہاے ہوا و میم ما وتاے تراب رونماے تہمت یعنے حرص وہمت درمائدہ نعمت

اوست وجیم جماد و نون نبات و حاے حیوانات نشان سرفرازی جنخ یعنے کنف لطف و احاطت
اوست **مثنوی** ز نورش صورت انس ار ندیدی + کے آتش در سناے دل رسیدی +
دلیلش گر نہ بخشد از دم خویش + نیارد پا نہادن باد در پیش + ز آب رحمتش تا جستہ مرعی +
ہمی پیچد ز سرعت آب را پا + شراب آغشتہ ہین از فیض وہاب + [illegible] تر بر سر آب +
اللغات نار آتش ہوا باد ما آب تراب خاک کہ اربع عناصر ہین نعمت کے معنے خود مصرع
نے لکھدیے مائدہ خوان پر طعام و نعمت جنخ بالکسر اسکی تفسیر بھی مصرع نے کردی ہی کنف
بفتحتین پناہ و جانب و بال مرغ احاطت گھیرنا او جاننا انس خو پکڑنا اور آرام پکڑنا کسی
چیز سے سنا بالقصر و بفتح روشنی و بالمد بلندی و بلند دم بالفتح نفس و جبرائیل اور لوہارون
کی دھونکنی اور پو نیارد مضارع یارستن سے بمعنی توانستن مرعی بفتح چراگاہ و گیاہ سبز
آغشتہ آغشتن سے بفتح غین ملانا تر کرنا آلودہ کرنا وہاب بروزن قہار بہت بخشندہ
معنے ترکیبی نثر مصرح فرماتے ہین کہ یہ عناصر اربع جنکو مایہ اور مادہ جملہ اشیا کا سمجھ
رہے ہین چارون کی صورت سے ظاہر ہو رہا ہی کہ انکو نہایت ہی نعمت یعنے حرص
و خواہش دلی اسکے مائدہ پر فائدہ نعمت بے حد و پایان مین ہی کہ مثل حریص کے سیر
نہین ہوتے اور بس نہین کرتے جب تو کارخانہ انکا جانے کب سے جاری چلا آتا ہی و
کب تک جاری رہیگا پس اسی کے خوان احسان سے حاصل کر کرکے اپنا نام جاری کر رہے
ہین ایسے ہی موالید ثلاثہ کہ انکو سرافرازی اور نشانمندی اسکے نشان جنخ سے ہی یعنے
پناہ لطف و احاطت سے کہ سب کو گھیرے ہوے ہی اور سب کی پناہ اور سب کا محافظ
جیسا کہ فرمایا و اللّٰہ بکل شیء محیط پس جو اسکے احاطہ مین ہی اس پر کس کا احاطہ
ہو سکتا ہی اور وہ کسکے احاطہ اور پناہ کا محتاج ہی **معنے ترکیبی مثنوی** یعنے یہ کہ آتش
اگر اسکے نور سے صورت انس کی نہ دیکھتی اور خوگیر نور پانے کی اس سے نہوتی تو سناے
دل یعنے روشنی دل کو کب پہونچتی اور روشن دل کیسے ہوتی اور اگر باد کو اپنے دم پاک
سے دلیل نہ بخشتا تو باد کہ اب دم بھر مین کہین سے کہین پہونچتی ہی ذرا بھی پانون آگے
نہ بڑھا سکتی ٹھیری ہی رہتی جیسے وہ ہوا کہ جوف فلک مین نیچے کرۂ نار کے ہی اور آب جس سے

ہو گیاہ تر و تازہ ہوتی ہی جب سے اسنے اپنا مرعی یعنے چراگاہ ڈھونڈھ لیا ہی کہ وہ اسیکا
آب مرحمت ہی تب سے بے اختیار برابر ادھر ہی کو دوڑا چلا جاتا ہی ایسا کہ مارے سرعت
کے پا پیچ کھاتے ہین اور گڈ بڈ ہوے جاتے ہین جیسا کہ صورت رفتار آب سے ظاہر
تراب بھی اُسی وہاب بخشندہ کے فیض سے آلودہ اور تر بتر ہی دیکھو وجود اسکا جو تراب
ہی ہر وقت تر اور سیراب ہی ایسا فیض اسکا اسپر جاری ہی معنے معماے نثر
نون نار اور ہاے ہوا اور میم ما اور تاے تراب جمع ہونے سے نہمت حاصل ہوتا ہی اور
جیم جماد اور نون نبات اور حاے حیوانات کا مجموع جنح جنکے معنے لغات مین تحریر ہوے
معنے معماے مثنوی آتش انس تصحیف یکد یگر سنا کا دل ہے قلب انس دلیل سے
ارادہ دال کا ہی اسلیے کہ ہم معنے ہین دم کا اول دال اور باد کا پا نون دال بادمین جو
با ہی تصحیف پا کہ معما مین با اور پا ایک ہین پا کو پیچ دینے سے آب ہوتا ہی تراب مین تاب
کے سر پیچ پا ہر و باہر محسنات کلام اول فقرہ مین رونما کیا ہی خوب واقع ہوا کنا رو
ہوا اور ما و تراب چار و نکار و نون و ہا و میم و تا ہی ایسے ہی دوسرے فقرہ مین سر اد ہی
کہ جماد و نباتات و حیوانات تینون جیم و نون و حا سے سرفراز باقی الفاظ دو نون فقرون
کے مناسب یکدیگر علی ہذا نور آتش سنا صورت دل دلیل دم در پیش تینون مین
سر کلمہ دال باد در پیش مین کیا ہی خوبی ہی کہ باد کا پا نون دال ہی اور در پیش مین دال
اگے یعنے پیش مین پا نون نرکھ سکے اب رحمت اے باران اسکو مرعی اب کا کہنا کیسا
لطف ہی کہ اب آب رحمت سے قوت مدد پاتا ہی گو یا اسکی قوت کا ٹھکانا ہی ایسے ہی
ہی پیچ کہ جلدی مین روندہ کا پا نون پانون مین کبھی الجھ بھی جاتا ہی اور پانیکا پا نون
تو الجھنا ہر دم ظاہر تراب آغشتہ کیا خوب کہا ہی کہ سر سے پا نون تک تر اور نم ہی
اسواسطے ہین کھکے اسکو جتا یا ہی تراب اور وہاب اور براب سب مین لفظ آب
موجود اور انکے سوا فتا مل الاختلاف شارح لکھتے ہین کہ یہ فقرہ قطع نظر معنی معماے
کے معنے ترکیبی سے بالکل خالی ہی اور اہل معانے خواہ یہ کتاب ہو خواہ دیگر کتب خالی ہونا
عبارت کا معنے ترکیبی سے عند الضرورۃ جائز رکھا ہی اور اس جوازکے قائل ہین کہ فن معما

مین جائز ہوا انتہی اول تو شارح نے این فقرہ لکھکے وہ فقرہ نہین لکھا جو معنے ترکیبی سے
خالی ہی میری سمجھ مین تو دونون فقرے معنی ترکیبی سے لبالب ہین سمجھ مین نہ آنا دوسری
بات مصرح ایسے شخص عاجز معلوم نہین ہوتے کہ یہ نقص چھوڑتے بلکہ استاد کامل کہ
ساری کتاب معانی ومحسنات سے بھری ہی اور شارح کی سمجھ تو انکی معانی سے جو اس
نکتہ کے لکھے ہین ظاہر خصوص تیسرے شعر کے معنے جو بوجوہ لکھے ہین جسکا ترجمہ بجنسہ
لکھتا ہون اول یہ کہ طلب کرنا آب کا چراگاہ کو اس سبب سے ہی کہ قدر وقیمت چراگاہ
مین بہت ظاہر ہوتی ہی اور ہر کوئی طالب عزت کا ہی اور یہی موقع ہی کہ معشوق طالب
عاشق کا ہوتا ہی دوسرے یہ کہ آب طالب مرعی بایں معنی کہ اپنے مرعی کا طالب رہے
اسوقت مین مرعی آب اس جگہ سے اشارہ ہی جہان جریان آب کا بہت ہو تیسرے
کہتے ہین ہوسکتا ہی کہ مصداق اس معنی کا بھی وہی مرعی مطلق ہو یا سوا اسکے تم کلامہ
اللہ اللہ کیا خوب کسی نے کہا ہی خشتین خشتین دو لڑکیان معاویہ کی تھین فقط اور یہ
جو شارح نے لکھا ہی کہ بعض شراح نے اس نکتہ کی مثنوی سے انی انست نارا ا
یہ معما بھی نکالا ہی اور اسکے نکالنے کی صورت لکھی ہی ہین اسکو کالعدم جانتا ہون چاہے
خود انھین شارح نے نکالا ہو چاہے اورون نے مین اپنی کتاب مین وہ بھرتی نہین
بھرتا جو خلاف مصرح کے ہی اس آیت کریمہ کے نکالنے کی کونسی صورت بیان کی ہی
اور کونسی اشارے ہین جنکے ہین وہ موجود باقی سب خلاف مقصود ایک لفظ نار اور
انست سے لفظ انس پہ لحاظ کرنے سے انست نارا تو پیدا کرلیا آب و باد وخاک جنکا
ذکر ابیات مین ہی یہ کہان جائینگے انست نارا ان سب پہ کب حاوی ہوگا میرا
عمل مصرح کی عبارت واشارات پہ ہی نہ باد ہوائی باتون پہ جو مفت کی خاک
اڑائی ہی اور آگ لگاکے شارح پانی کو دوڑے ہین کہ آخر مین خود لکھا کہ استخراج اس
معما کا مقارن ببعض خلاف ہی اور یہ جب کہ پانچوین مصرعہ مین بجاے تا مرعی بتا کے
تامرعی ہون کہا جاے کہ اسی پہ بنا اس معما کی ہی والا فلا اور نامرعی سے معنے ترکیبی
بگڑے جاتے ہین شاید اسی معما کی خاطر اوپہ بندش باندھی ہی کہ معنی ترکیبی سے

عبارت کا خالی ہونا ارباب معمانے جائز رکھا ہی القصہ مین نے تو اسکو ترک کرکے قول حضرت نظامی رح کا اختیار کیا **شعر** مشو نا پسندیدہ را پیش باز + کہ در پردہ گنج نیابند ساز +

نکتہ از کاف کالبد تا نون جان عنایتش از دو حرف کن پیدا کردہ و از قاف قول تا لام مقول ہدایتش بدو حرف قل گویا ساختہ **قطعہ** دل دہ بمالکے کہ کلامش شفاے جانست + تا بر دو حرف او بنہادہ بناے گل + میم دہان و دور قلم زبان سخنور ست + کاوردہ بر سر از خط فرمانش امر قل + **اللغات** از ابتدائیہ ہی اور تا انتہائیہ کالبد بلام موقوف و با مضموم و مفتوح نیز قالب ہر چیز اور بدن آدمی و حیوانات عنایت قصد و اہتمام کن امر ہی کان یکون سے جسکے معنے ہو جا قول بالفتح گفتار مقول بصیغہ اسم زبان و بفتح صیغہ مفعول بمعنے گفتہ شدہ قل بصیغہ امر بمعنی بکو اور ترکی مین بمعنی غلام شفا بکسر اول و ہمزہ صحت و تندرستی بعد از مرض و بفتح و ہمزہ آخر و کنارہ عمر تا آیہ تا علت کا ہی کل بضم و تشدید لام بمعنی ہمہ و جمیع اور یہ لفظ مفرد ہی بمعنی جمع کے **معنے ترکیبی نثر** مصنف رح کہتے ہین کہ کالبد سے جان تک نہ یہ کہ فقط کالبد یا فقط جان کہ کسی کو اُس نے پیدا کیا ہو کسی کو اور نے بلکہ سب کو اُسی کے قصد نے پیدا کیا اور ظاہر کہ تمامی موجودات مین کوئی شی ایسی نہین کہ بے قالب ہو یا بیجان لیکن اُسکے قصد کو انکے موجود کرنے مین کچھ ایسا بڑا اہتمام بھی نہین کرنا پڑا صرف دو حرف کن کے ساتھ امر فرمایا کہ سب کچھ موجود ہو گیا ایسے ہی اُس موجودات مین جتنے کہ گویا ہین اور ناطق اُن سب کو قول سے مقول یعنے کلام سے زبان تک اُسی کی ہدایت نے دو حرف قل سے گویا کیا نہ کلام کسی کا پیدا کیا ہوا ہی نہ زبان کسی کی گویائی ہوئی **معنے ترکیبی قطعہ** مصنف رح فرماتے ہین کہ ہر شی سے اپنے دل کو چھڑا کے اُس مالک کی ملک کر دے جسکا کلام شفاے جان ہی جیسا کہ فرمایا یا ایہا الناس قد جاءتکم موعظۃ من ربکم وشفاء لما فی الصدور اور وہ مالک جسنے بنا گل کی اپنے دو حرف امر یعنے کن پر رکھی ہی پھر کیا سبب جو گل کا جز ہوکے اُس مالک سے تو الگ ہووے اور وہ مالک کہ جس سے میم دہن اور دور قلم کا

اپنے سر پر اُسکے خط فرمان سے امر قل کا لائے ہین یعنے وہی حکم قل کا انکے پاس موجود ہی
جو بولتے ہین اور گویا ہین اگر اس حکم کو انکے سر سے اُٹھا لے کیا مقدور جو بول سکین **معنے**
معماے نثر کالبد کے کاف اور جان کا نون جمع کرنے سے کن پیدا ہوتا ہی اور قل کے
قاف اور مقول کے لام سے قل حاصل ہوتا ہی **معنے معماے قطعہ** مالک کا دل
یعنے قلب کلام ہی اور اسی کی بنا مین کل رکھا ہوا ہی یعنے بنا لفظ مالک کے لام و کاف
ہین جنکا قلب کل قلم کے سر پر قل موجود اور نیز دہن کی جو میم ہی دور قلم کا قاف جو مدور
لکھا جاتا ہی اور دہن کو میم کہنا شایع اور ذائع ہی **محسنات کلام** کاف نون قاف لام حرف
کالبد جان قول مقول قل گویا کہ مقول مین بھی قول موجود ہی سب باہم مناسب یکدیگر
پہلے فقرے مین عنایت دوسرے مین ہدایت کیسے موافق مضامین فقرون کے ہین مالک
کلام کل تینون لفظون مین کاف کیسا خوب واقع ہوا اور وہ بر سر کس خوبی کے سیاتھ ہی
کہ سوائے معنے معماے کے تعظیم خط فرمان کے بھی جتاتا ہی اور سوا اسکے فافہم **الاختلاف**
شرح مین بجاے قول کے قلب بھی نسخہ ہی لیکن ٹھیک نہین اسلیے کہ قول سے تو مراد
کلام ہی قلب سے کیسے ہوسکیگی اور شارح نے ایک نسخہ اور لکھا ہی یعنے عقل بجاے مقول
کے میری دانست مین اگر عقل کو کام فرماتے تو ناکام ہونا عقل کا معلوم ہوجاتا بس اتنا
ہو تو کہ عقل کے آخر لام ہی لیکن مقول تو بصیغہ آلہ زبان کے معنے مین ہی مناسب بکلام جو
مفہوم قول کا ہی ایسے ہی شارح نے لفظ کن اور کلام نفسی و لفظی کی بہت سی بحث
و تقریر لکھکے میری دانست مین ناحق ریشم کی گرہ پر پانی ڈالا ہی اسلیے کہ ایک تو خود یہ
کتاب ازبس دقیق و ادق دوسرے خارجی بحث غیر ضروری اُسمین شامل کرنا
طالب معنی کو چکر مین ڈالنا اور نفس مطلب بگاڑنا کیا فائدہ شرح تو عام فہم
ہونا چاہیئے نہ کہ خاص مطلب کی تو خبر نہین خارج کی باتین بھر دین اس سے کیا ہوتا ہی
مگر بڑون کی بڑی بات کون کہے مین تو نفس عبارت اور نفس مطلب سے مطلب لکھتا ہون
تا یہ نہو جاے **شعر** گئے دونون جہان کے کام سے ہم نہ ادھر کے ہوے نہ اُدھر کے ہوے +
نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ادھر کے ہوے نہ اُدھر کے ہوے + والعاقبتہ بالعافیتہ —

نکتہ حکمت اوہر یہ درکتاب مبین رقم حرمت بر آن کشیدہ ورطے آن آیت رحمت نمودہ
و منت اوہر نعمت کہ در ضیافت خانہ قسمت شمردہ در نشر آن مائدہ عصمت کشودہ دریاب کہ
درکتاب حرمت او منشور رحمت ست و در حساب قسمت او قسم عصمت قطعہ نقد ہستی خود
میرسد ترا آفت + اگر نہ بودے دہر راے رافت عامش + انام را کرمش عین زان عطا فرمود +
کزان کنند تماشا جمال انعامش + اللغات حکمت بالکسر دانش اور جاننا حقیقت ہر چیز کا
وعدل وحلم وعلم ونبوت وقرآن وانجیل وراست گفتاری ودرست کرداری کتاب مبین
قرآن مجید حرمت بالضم وبضمتین وہ چیز جسکا کرنا ناروا ہو اور ناشایستگی طی بالفتح وتشدید
یا نون لپیٹنا اور لپیٹ رحمت مہربانی کرنا منت بالکسر وتشدید نون مفتوح نیکی اور احسان کرنا
کسی سے اور نعمت دینا اور اپنی نیکی بیان کرنا کسی پر نعمت بالکسر ناز و آسایش ضیافت
بالکسر کسی کا مہمان بننا قسمت بالکسر بخش نشر بالفتح بوئی خوش گیاہ خشک بفتحتین پراگندہ
وپراگندگان مفرد وجمع ہر دو عصمت بالکسر باز رکھنا گناہ سے کتاب بکسر نوشتہ ونامہ وحکم و
اندازہ وفرض کردہ وتقدیر نمودن اور آزاد کرنا غلام کا عوض مال کے منشور پراگندہ کردہ
شدہ وفرمان قسم بالکسر بہرہ وبخش چیزے نقد بالفتح دینا اور کھرا کرنا درم ودینار کا ہستی
وجود وذات آفت آسیب وزحمت رو دادن سامنے آنا رافت مہربانی انام بالفتح جمیع
آفریدگان جن وانس وبالمد نیز عین بالفتح چشم تماشا باہم پیادہ چلنا وعرف مین بمعنی سیر
اسواسطے کہ سیر کو اکثر باہم پیادہ جاتے ہین معنے ترکیبی نثر مصرح کہتے ہین کہ حکمت حکیم
برحق نے جو ہر شی کی حقیقت وماہیت سے ماہر ہی اور ہر چیز کا نفع ومضرا سپر ظاہر اپنی
کتاب مبین مین جس شی پر رقم حرمت کی کھینچی ہی اور حرام ٹھہرایا ہی اسکے سطے یعنے اس
راہ پر چلنے مین آیت رحمت کی بھی ظاہر کی ہی اور اسکے میزبان منت واحسان سے نے جو
نعمت کہ ضیافت خانہ قسمت مین کہ اسکا ہر کوئی مہمان ہی جسکے واسطے کہتے ہین کہ یہ ملنا چاہیے اُسکے ہیلا بہین
خوان عصمت کا بھی کھولا ہی کہ بے کم وکاست ملتی ہی کیا ممکن کہ سرمو تجاوز ہوا اور تصدیق اس دعوی کی اگر چاہیگا
تو انھین دونون فقرون مین پائے گا کہ کتاب حرمت مین منشور رحمت کا ہی اور حساب
قسمت مین حصہ عصمت کا کہ یہ بات معنے معمائے مین کھل جائیگی معنے ترکیبی قطعہ

مصراعہ فرماتے ہین تو جو اپنی نقد ہستی کو کامل اور جید سمجھ رہا ہی محض خیال فاسد ہی یہ تو
اُسی کی رائے رافت عام سے رو یافتہ ہی جسکی مدد سے تو زوان ہو رہا ہی اگر اُسکی رافت
نہو تو ابھی تجکو خود اسی نقد سے آنًا فانًا مین آفت پہونچے ذرا بھی دیر نہ لگے اور آنکھین
کھول کے دیکھ کہ انام یعنی مخلوق کو جو اُسنے اپنے کرم سے عین عطا کی ہی جنکی مدد سے ہر شی کو
دیکھتے ہین محض اسی واسطے کہ اپنے تماشا اُسکے جمال انعام کا کرین جو ہر وقت انپر جاری ہی
معنے معماے نثر حرمت کو طے کرنے سے رحمت ہوتا ہی دوسرے نقرہ مین یہ کہ قسمت
وعصمت دونون ایک حساب مین ہین یعنے ہم عدد کہ دونون کے چار سو ساٹھ عدد ہین
معنے معماے قطعہ رافت کا رورا ہی اگر یہ رارودہ اسکی نہوگی آفت رہ جائیگا انام مین
عین للنے سے انعام حاصل ہوگا محسنات کلام حکمت حرمت آیت رحمت منت
نعمت ضیافت قسمت عصمت رافت آفت سب ہموزن کتاب رقم آیت حکمت
نعمت ضیافت خانہ قسمت مائدہ نشر منشور حساب قسم سب مناسب یکدیگر راے
رافت رود ہرکس خوبی کے ساتھ ہی کہ سبکا رورا ہی اور دونون مین پورا لفظ را عام عین
عطا تینون مین سر کلمہ عین را بین ایہام بھی ہی اور علاوہ اسکے غور و تعمق کے جتا دیئے
کو اتنا بھی ہی کہ سوچے سمجھے الاختلاف بعض کتب متن مین آیت رحمتے و مائدہ عصمتے بیا
لکھا ہی میری دانست مین بیا غلط ہی بے یاکے صحیح اسواسطے کہ اس یاکے نہونے سے
معنے ترکیبی مین تو خلل نہین اور معنے معماے کی رو سے مخل معنے اسلئے کہ رحمت صرف
حرمت کا طے ہی اور عصمت فقط حساب قسمت مین پھر یا محض فضول او زیادہ چنانچہ ظاہر ہی

فی نعت النبی صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وسلم

نکتہ سین سنت حضرت نبوی دندانہ ایست کہ از عضّوا علیہا بالنواجذ سخن میگوید
ہر کرا سرفرازی آن سین نباشد جز تن سرنگون نہ بیند و الفہاے او امر مصطفوے
مرقاتیست کہ از ذروہ معانی الامور فاشرافہا نشان میدہد ہر کرا سر بلندی آن
الفہا نباشد چون مور پریشان و پامال و زبون شود **مثنوی** ہر کرا قرب ایزدی طلب است
سنت خواجہ صورت سبب است + اتش شدہ نیع درقیمت + جمع بین در حروف امت مت +

[illegible] کہ شد بپیغمبر یقین + تا ب بر عقبین تفض تابع بین + در امور و نواہی آنکہ کشید + سراز و تن بپیغمبر و اہی دید + اللغات سنت بالضم و تشدید نون مفتوح راہ و روش و عادت اور جسپر پیغمبر اور صحابہ نے عمل کیا ہوا اور وہ امر جو پیغمبر نے ہمیشہ کیا ہو مع ترک دو ایکبار کے حضرت کلمہ تعظیم کا ہی اوامر جمع امور مرقات بالکسر نردبان و زینہ ذروہ بالضم و بالکسر بلندی کوہ و بالاے سر کوہ اور کسی چیز کا اونچے سے اونچا ٹھکانا بفتح و ہاے ہوز خطا معالی بفتح بلند یہا جمع معلی بالفتح مصدر میمی بمعنی علو اشراف بالکسر بلند ہونا اور بلندی پر جانا اور کسی چیز کے سر پر کھڑا ہونا اور واقف ہونا کسی چیز سے اور کسی چیز پر آمادہ ہونا اور اوپر دیکھنا خواجہ خداوند و القاب سادات و مالک و وزیر و خواجہ سرا کہ ہندوستان مین الف حذف کرکے خوجہ کہتے ہین تا عزیز لوگون سے تمیز ہو جاے امت بضم اول و تشدید میم مفتوح گروہ انسان اور پیرو انبیا کی تاب طاقت و توانائی و رونق و روشنی امور جمع امر نواہی جمع نہی و اہی بفتح واو سست و از ہم افتادہ و گمراہ معنے ترکیبی شعر یعنے سین جو سنت مین رسول مقبول کے واقع ہوا اور وہ ایسا ہی جیسے دندانے کہ حدیث عضوا علیہ بالنواجذ سے سخن کہتا ہی اور یہ حکم کر رہا ہی کہ فرمایا آنحضرت نے پکڑو میری سنت کو دانتون کی جڑ سے یعنے برغبت تمام اور خواہش مالاکلام بس جس تن کو سرفرازی اس سین کی نہوگی اُسکا تن سواے سرنگونی کے اور کچھ نہین دیکھیگا جیسا کہ سعدی رح نے کہا ہی شعر کسانیکہ زین راہ برگشتہ اند + برفتند و بسیار سرگشتہ اند ایسے ہی الف اوامر مصطفے کے ایک مرقات یعنے سیڑھی ہین کہ بلندی اعلے علو اور بلندی بالاتر سے جو قرب الٰہی اور وصول الے اللہ ہی نشان دیتے ہین جو کوئی اس اوامر کی سیڑھی پر چڑھا نور عظیم کو فائز ہوا اور جسکو سر بلندی ان الفون کی نصیب نہوئی مور ناچیز کی طرح پریشان اور پامال و ناچیز ہی رہا جیسا کہ فرمایا شعر مجالست سعدی کہ راہ صفا + توان رفت جز بر پئے مصطفا + معنے ترکیبی مثنوی یعنے جسکو طلب اس بات کی ہی کہ مجکو قرب الٰہی حاصل ہو تو اس حصول کیواسطے سنت آنحضرت کی سبب ہی اگر اس سبب کو اختیار کریگا ضرور مسبب تک پہونچیگا

اور وہ خواجہ ایسے ہین کہ اُنکے طفیل اُمت اُنکی سب نبیون کی اُمت مین رفیع القدر
ہی اور بہترین کما قال اللہ عز اسمہ کُنتُم خَیرَ اُمَّۃٍ بس جیسی قدر و قیمت اس اُمت
نے پائی کسی نے نہین پائی اسی سبب سے قیمت کا جزا خیر مت ہی اور یہ اُمت
بھی سب اُمتون مین اخیر لفظ مت اسمین جمع ہی اور جسکو خدا تعالی نے نور یقین کا
بخشا اور اُس یقین کے ساتھ اُنکا تابع اور پیرو ہوا اُسکی عین و ذات خود نور و تاب
ہوگئی مثل آفتاب کے اسواسطے کہ عین بمعنی آفتاب کے بھی ہی اور جسنے اُنکے اُمور
و نواہی سے سرکشی کی اور انکی قید سے سر نکال لیا اپنے تن و شخص کو مور کیطرح سست
و ناچیز دیکھا معنے معمائے نثر اگر سنت کے سر پر سین نہو گا تن سرنگون جونت
ہی رہیگا اوامر کے الف دور ہونے سے مور پریشان نکلیگا یعنے کہین میم کہین واو کہین
را معنے معمائے مثنوی سنت و سبب تصحیف یکدیگر قیمت مین مت ہی اُمت
مین بھی مت تابع مین لفظ تاب عین پر ظاہر امور و نواہی کا سر الف اور نون ہی
اگر یہ سر کھینچا جائے تو مور و واہی باقی رہ جائے گا محسنات کلام سنت سخن سرافراز
سرنگون سربلند جسکا سر کلمہ سین ہی اور نیز سرافراز و سرنگون متضاد لفظ دندانہ مناسب
سین اور عضو اور نواجذ جنکے معنے کاٹنے اور بن دندان کے ہین علی ہذا تن و سر اوامر
کے الفون سے کیسی صورت سیڑھی کی نکالی ہی اوامر کے آخر مرا اور مرقات کے اول کیا ہی
خوب واقع ہوا کہ جب اوامر پوری کرے گا مرقات سامنے موجود ہی الغرض اورا وامر
اور اشرافہا تینون مین دو دو الف موجود اور سربلندی الف کی عیان ذروہ معالی اشراف
ہم معنی امور مین بھی لفظ مور موجود پریشان پامال زبون مناسب مور خواجہ بمعنی وزیر
کے بھی ہی بس مناسب باینزد کہ سلطان السلاطین ہی سنت کا سبب ٹھہرانا کیسا
الطف ہی کہ عالم اسباب مین ہر شی کے واسطے سبب ہی تابع مین لفظ تاب عین پر
کیا ہی خوب ہی کہ عین پر بھی ہی اور عین بمعنی آفتاب بھی جسمین تاب ہی غرض غور کرو
تو کوئی لفظ بیکار نہین الاختلاف شارح نے مت کے معنے رفیع کے لکھے ہین اگرچہ
مناسب ہین لیکن مین نے مت اور نت دونو نکو منتخب اور غیاث مین دیکھا مجکو

نہین ملے شاید شارح نے لفظ رفیع پر قیاس کر لیا ہو واللہ اعلم بالصواب۔
نکتہ راے رسول اندیشہ ایست کہ چون عقل کل بر سر سول یعنے ملتمس ہمگنان ہمسایہ نداختہ
وازین روے ہر شک ملالت کہ براے متین اورسیدہ شکر یقین شدہ ونون نبی ماہی
ست بلکہ کشتی ست کہ پے بدرپاے حقیقت بردہ ازین راہ خل یعنے طریق ضلالت
کہ بدال دین او پیوستہ خلد برین گشتہ قطعہ زروح بوے او موجود شد روح + زنور وحی
اوشد منتشر یوح + شیع را دل بعیش جان وسیع ست + کہ ذیل لطف وے دروی شفیع ست
اللغات راے فکر واندیشہ وحرف معروف رسول کوئی پیغمبر پیغمبرون سے اور پیغمبرون کا
پیغمبر اور قاصد مفرد بھی ہی جمع بھی عقل کل حضرت جبریل ونور محمدی وعرش اعظم سول بالضم
وفتح واو خواستہ شدہ وسوال بمعنی خواستن ملتمس درخواستہ ازین روازین سبب
ملالت بفتح اندوہناک ہونا اور کسی چیز سے عاجز آنا متین محکم واستوار نون ماہی
ودوات وتیزی تیغ وشب وچاہ وحرف معروف نبی خبر دہندہ وپیغمبر ومشرف بر خلق
ازین راہ ازین سبب پے نشان قدم ودنبال وعقب وکرت وطاقت وپے بردن
کسی کا کھوج لگانا خل راہ میان ریگ ضلالت بفتح گمراہی دال بالفتح رہ نما وحرف
معلوم خلد ہمیشگی ونام بہشت روح بالفتح آسایش ونسیم ورحمت وبوے خوش و
بالضم جان وقرآن ووحی وجبریلؑ وعیسیؑ اور ایک فرشتہ ہی بصورت انسان ومجسم
ہیجو فرشتہ وحکم خدا وحی کوئی چیز دل مین ڈالنا اور پیغام کسی کا کسی کے پاس پہونچانا اور
پیغام خدا اور کتاب اور سخن پنہان منتشر پراگندہ یوح بالضم آفتاب شیع بالکسر وفتح
اتباع وانصار وگروہ عیش بالفتح زندگانی وسیع بفتح فراخ شفیع سفارشی ذیل بالفتح
دامن چڑھانا اور آخر ہر چیز اور زمین پر دامن لٹھیرنا معنے ترکیبی شعر راے رسول
ایسا ایک عالی اندیشہ ہی جسنے عقل کل کیطرح سب کے سول یعنے ملتمس پر سایہ ڈالا ہی
اور سب پر محیط جیسے عقل کل کا فیض سب پر سایہ گستر ومحیط ہی اسی سبب سے
جو شک ملالت کا کہ تکلیفات شرعی مین تھا جب وہ اُنکی راے متین کو پہونچا یقین
ہوجانا کیا معنے شکر یقین ہوگیا کہ خود یقین اُسکا شکر گزار ہی حاصل یہ کہ نہ کوئی شک کہ اہا

نہ تکلیف مالا یطاق جیسا کہ فرمایا لَا رَھْبَانِیَّۃَ فِی الْاِسْلَامِ یعنے رہبانیتہ اسلام مین نہین ہی
اسلیے کہ رہبان سخت مصیبتین اٹھاتے تھے اور اُنکے مذہب مین بڑی سختیان تھین اور جو تشبیہ
راے رسول کی عقل کل سے کی ہی حال یہ ہی کہ عقل کل تین چیزون سے مراد لیتے ہین نور محمدی
جس سے سب کچھ پیدا ہوا عرش اعظم کہ فلک الافلاک ہی جسکی گردش سے آسمان اور سیار
و ثوابت کو گردش اور شب و روز اور زمانہ موجود ہوتا ہی اور اپنے زمانہ پہ ہر شی وجود پاتی ہی
اور حضرت جبریل جو واسطہ بواسطہ موافق قول حکما کے خالق عقول تسعہ کے کہ وہ خالق افلاک
اور جملہ موجودات عالم کے ہین انکی سایہ گستری و فیض رسانی بھی عیان اور نون نبی کا
ایک ماہی عظیم بلکہ ایک کشتی بزرگ ہی جو دریاے حقیقت کی بی بردہ ہی اور قدم نہادہ
بس اسی راہ سے جو خل کہ وہ طریق گمراہی ہی اُنکے دین کی دال سے ملا خود خلد برین ہو گیا
نہ واسطہ خلد کے پہونچنے کا کہ وہ اسکے مقابل کیا چیز ہی معنے ترکیبی قطعہ یعنے انھین کی
روح و بو سے روح موجود ہوئی دراصل جان جان اور جان جہان وہی ہین اور وہ وحی و
کتاب روشن اور نورانی انکو عطا ہوئی ہی جسکی ضو اور ضیا سے یوح یعنے آفتاب بھی منتشر
اور پریشان ہی اور جو انکی شیع اور گروہ ہین انکا دل عیش جاودان سے وسیع ہی اسلیے کہ
دامن اُنکے لطف کا انکا شفیع ہی کہ اُنکی شفاعت سے بخشے جائینگے اور نہایت عیش و عشرت
کو فائز ہونگے معنے معماے نثر راکو لفظ سول بالضم پر جو نقش سول بضم اول و فتح ثانی کا
ہی لانے سے رسول ہوتا ہی عقل اور را دونون ہمعدد یعنے دونون کے دو دو صد کا ایک
وجہ یہ بھی تشبیہ راے رسول کی عقل کل سے ہی شک جب راے متین کو پہونچیگا شکر ہوگا
دوسرے فقرہ مین نون نبی تو از روے لغت ظاہر ماہی ہی اور بے اس ماہی کا بے بعدہ
و یاے معروف مصحف پے بفتح باے فارسی کا اسواسطے کہ معما مین بے اور پے اور تے
جو کشتی مین ہی اور معروف و مجہول یکسان ہوتے ہین اور جو بدر یا کہا ہی احتراز نہی
اس سے کہ یہ تینون حرف بے تے پے کہلاتے بھی ہین اور یہی انکا نام ہی بس بدریا
کہکے جتایا کہ وہ بے اور پے اور تے جو یا مین ہین یعنے ب پ ت کہ انکے ساتھ یا ہی اور
لفظ خل کو جب دال دین سے ملائینگے خلد اور جب دال نکل جائے گی باقی ماندہ یہ

کہ یا نون ہی بدین شکل ین جو برلا ئینگے خلد برین ہو جائیگا اور برلانے کا ایما لفظ بردہ مین ہی
جسکو بردہ بفتح اول بھی حسب طریق تعمیہ کہہ سکتے ہین جسکا ترجمہ ہو انس پہ اور وہ
دس عدد والی یا ہی جو بعد حذف دال دین سر کلمہ باقی ماندہ کی ہی یعنے معماے
قطعہ روح و روح تصحیف یکدیگر ہوح پراگندہ وحی ہی جسکے وا و کہین یا کہین حا کہین
ہی شیع کو لوٹنے سے عیش ہوتا ہی جسکا اشارہ دل ہی اور جب شیع مین دامن لطف
کا لایا جائیگا شفیع ہوگا اور دامن لطف کا فا ہی **محسنات کلام** رائے رسول روسیاہ
سب مین سر کلمہ را ایسے ہی سر رسول سایہ شک یقین اور ضلالت اور دین متضاد
رائے عقل اندیشہ راہ طریق حل رسول نبی عقل کل روح و بود ل اور جان ماہی
کشتی ما دریا روح بو سب مناسب یکدیگر ایسی ہی مناسبت حروف تہجی مین جیسے را
نون نبی مین بے کشتی مین تے اور پے ماہی مین ہے اور دال کہ یہ سب معنے معماے
مین بیاے مجہول ٹھہرے ہین وسیع مین بھی صورت شیع کی موجود راے رسول
کی اضافت کیسی الطف ہی کہ فکر کے معنے بھی اور رسول مین را ہی بھی دال مین ایہام
ہی بنظر معنے رہنما لفظ منتشر مین بلحاظ انتشار دھوپ کے جو جگہ جگہ ہوتی ہی اور اصلی
معنے بھی آفتاب کے دھوپ کیا ہی خوبی ہی سوا انکے اور بہت لطائف مین نے یہ بنظر
ترغیب ہر غور کے لکھدئے ہین آئندہ سر خود و سود اے خود الاختلاف اصل کتاب
مین کسی نے قطعہ کے دوسرے شعر مین لفظ جان مٹا کے او بنا دیا ہی نہ معلوم مرجع
او کا کون ہی اگر آنحضرت تو معنے عیش اوکے کیا یعنے معنے ترکیبی اچھے نہین ہوتے
اور عیش جان سے مراد عیش جاودان اسواسطے کہ جان کو فنا نہین ہی یا عیش جان
وہ عیش جس سے جان کو لطف و آرام ملے معہذا مناسب دل کے آب کیفیت
شرح اور شارح کی لکھون کہ اس نکتہ مین حکمت کی بحث اور احتمال و خدشے اور
اضافت کے جھگڑے اور سوا انکے ایسی باتین تو بہت لکھی ہین اور بہت سے ردو کد
خلد برین کے معما مین لیکن نہ صاف صاف معنے ترکیبی معلوم ہوتے ہین نہ خلد برین
کا معما نہ کوئی احتمال و خدشہ صحیح اور قطع نظر اسکے شرح عام فہم ہونا چاہیئے نہ کہ

متن سے بھی مشکل تر تا نہ کہین ع دل کو روؤن ویا جگر کو مین ۔
نکتہ میم اول محمدؐ لوائے حمدست مرامت راوجائے او مطلع حیات ست محمد ملت را و میم ثانی او واسطہ ایست صورت مجد و عظمت را و دال راہ نمائندہ است متقرب نعمت وراحت را **نظم** چار رکن محامد بر آسمان سر سود + ز چار حرف محمدؐ کنز و نقاب کشود + بنور آئنہ مصطفا مصفا دان + کہ روے طاہر طہ در و جمال نمود + یگانہ کہ در ہشت خلد در چل سال بچار حد جہان باز کرد احمد بود + **اللغات** لوائے حمد وہ نشان جو آپکے سر پر ہوگا اور نیک لوگ اُمت کے اُسکے سایہ مین ہونگے مطلع بالفتح وکسر لام جگہ ستارون کے نکلنے کی اور پہلی بیت غزل اور قصیدہ کی محمد مدکنندہ ملت بکسر میم و فتح لام مشدد دین وگروہ و مذہب شریعت واسطہ درمیانی مجد بالفتح بزرگی اور بزرگوار شدن عظمت بہر سہ حرف مفتوح بزرگی وقدر وبسکون ظاے معجمہ وضم خطا چہار رکن چار ارکان کعبہ کہ منار شامی و یمانی و عراقی و حجر اسود ہین محامد بفتح اول وکسر میم ثانی جمع محمدت لائق چیزین اور نیک عادتین سر بر آسمان سودن کنایہ فخر و علو جتانے سے ہی نقاب بکسر پردہ جو موئنھ پر یا کسی نفیس چیز پر ڈالین بفتح نون خطا طہٰ نام سورہ قرآن و نام آنحضرت جس سے اشارہ ہی یا طاہر ایسے ہی لیس سے اشارہ یا سید ہشت خلد دار السلام دار القرار عدن جنت الماوی نعیم علیین فردوس خلد چار حد شرق غرب جنوب شمال احمد ستودہ تر محمد ستودہ شدہ ہر دو نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دائما ابدا معنے ترکیبی نثر مصرع فرماتے ہین کہ محمدؐ مین جو چار حرف ہین چارونین ایک خوبی جدا گانہ ہی پہلا میم تو لوائے حمد ہی کہ حشر کے دن آپکے سر پر ہوگا اور اس آفتاب حشر مین اُمتی اُسکے سایہ مین امن و آسایش پائینگے لوا میم کو اس سبب سے کہا کہ سر سر نام محمد کے ہی اور لوا بھی سر پر ہوتا ہی اور میم کو قدرے کھینچ بھی لیتے ہین کہ گونہ صورت لوا کے ہوجاتا ہی بعد میم کے حا مثل مطلع کے ہی کہ مطلع حیات اُن لوگون کی ہی جو محمد ملت و دین کے ہین کہ دین کی راہ مین اپنی جانین فدا کرکے حیات جاودان کو فائز ہوے ہین جیسا کہ فرمایا بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّہِمْ دوسرا میم صورت مجد و عظمت کا درمیانی ہی کہ طالب مجد کو صورت حصول مجد کے بتاتا ہی رہی دال وہ رہنما ہی اُسکی جو تقرب نعمت وراحت کا ڈھونڈھنا ہی

کہ وہ بہشت کی نعمتین اور سب سے بڑھ کے دیدار الٰہی ہی باقی خوبیان ہین اسکے معنے
معماے مین کھلجائینگی فاصبر معنے ترکیبی نظم یعنے کعبہ کے جو چار ارکان محامد اور
خوبی والون کا سر آسمان سے جا لگا اور سرفرازی ہوئی یہ محمدؐ ہی کے چار حرف کا
طفیل ہی کہ اُنکے نام نے ان چارون محامد کے نقاب سے مُنھ دکھایا اور چہرہ کشائی
کی ہی اور واقعی پہلے قبلہ بیت المقدس تھا آپکے وقت سے کعبہ قبلہ ہوا مصفا صفت
آئینہ مصطفا و آن متعلق مصرعہ دوم کا ف جسکا بیان یعنے برگزیدگی کا جو آئینہ
برگزیدہ اور مصفا ہی اُسکے نور سے جان لے کہ اُسمین روطاطہٰ کا جلوہ نما ہی خلاصہ یہ کہ
وہ سب مین برگزیدہ اور چھٹے ہوے ہین اور وہ یگانہ بےمثل سواے احمدؐ کے کون
ہی کہ جس نے چالیس برس مین جو مدت بنوت کی ہی ہشت بہشت کا دروازہ
چار حد جہان پر کھول دیا ہو ان اشعار کی خوبیان بھی قریب کھل جائینگی معنے
معماے نثر محمدؐ کی پہلی میم کو لو اکہا ہی جسکی وجہ معنے ترکیبی مین تحریر ہوئی تو اب
حمد رہا جس سے لواے حمد حاصل حمد کا مطلع حا حیات کا مطلع بھی حامد کہ کے دونون
میم مشدد بھی جتا دیے میم ثانی واسطہ صورت مجد کا بدینصورت کہ اگر یہ بیچ مین
نہو تو صورت مجد کی ظاہر اور صورت باعتبار نقش کے کہا ہی جو مجد ہی بجاے حطی
دال رہنما تقرب نعمت وراحت کی جو ہر نعمت سے بڑھ کے دیدار ہی معنے معماے نظم
ان تینون شعرون مین بھی نام آپکے نکالے ہین پہلے سے محمدؐ یعنے محامد نے جو سر آسمان
پر لگایا کہ محامد مین بھی سر الف ہی اور سر آسمان بھی الف اگر الف محامد کا سر سودہ ہو
باشارہ سر سودنکے محمدؐ باقی رہیگا دوسرے شعر مین مصطفی طہ کا روطا ہی جب طا
مصطفا مین جمال اپنا دکھائیگی مصطفا ہوگا تیسرے شعر مین احمدؐ اور کس خوبی و ترتیب
کے ساتھ کہ للہ در القائل یعنے یگانہ کہکے الف ارادہ کیا ہی جسکا عدد ایک ہی ہشت
خلد سے حا جو آٹھ عدد رکھتی ہی چل سال سے میم جسکے چالیس عدد ہین چار حد سے
دال جو چار عدد والی ہی اور ان سب حرفون کے مجموع سے احمدؐ حاصل محسنات کلام
محمدؐ میم مطلع حمد ملت مجد متقرب محامد مصطفا مصفا سب کا سر کلمہ میم ایسے ہی حاے حمد

وجائے حیات وطائے طاہر وطہ اُمت ملت عظمت نعمت راحت ہو نور آئینہ مصفا رو جمال نقاب مناسب یکدیگر دال مراد ف دلیل وراہ نماینده بر آسمان سر سودین لیسا للاف ہی کہ برابری کرنا اور محو ہو جانا دونون معنے ہین محامد مین الف کو نقاب کہا ہی اس لحاظ سے کہ لفظ محمدؐ چھپا ہی تیسرے شعر مین سیاقۃ الاعداد کہ یگانہ یک سے ہے اور ہشت اور چل اور چار اور تینون شعرون مین محمدؐ اور مصطفےؐ اور احمدؐ نام بھی لے دئے ہین کہ از بس بلاغت ہی اور نیز طہ اور طاہر کہ یہ بھی آپکے نام ہین اور چار رکن کعبہ اور چار حرف محمدؐ ضمن ہر نکتہ صنائع بدائع سے بھرا ہی ایسے ہی کلام کو کلام کہتے ہین لاجرم بقول حافظ رح شعر گرچہ خوبان جہان جملہ ادائے دارند + بندۂ طلعت آن باش کہ آنے دارد + از اختلاف شارح نے دال محمدؐ کے بیان مین لکھا ہی کہ بعد دال کے محمد رہتا ہی بعد دال کے تو کچھ بھی نہین رہتا البتہ قبل دال کے محم ہی مگر کچھ اسکے معنے نہین لکھے اور جو چار رکن محامد کے حامد محمود محمود علیہ محمود بہ ٹھہرائے ہین یہ رکن کب ہوسکتے ہین جو ستون کے معنے مین ہی علاوہ اسکے محمود علیہ محمود بہ خود محمود ہی ہی نہ کوئی جدا شی تو کسی وجہ سے محمود ہو پھر لکھتے ہین کہ احتمال ہی چار رکن محامد کے چار حرف محامد کے ہون سوائے الف کے کہ چارون حرفون نے آسمان پہ جاکے سر آسمان کا کہا اور الف حاصل کر لیا یہ بھی ظاہر کہ الف جو سر آسمان کا ہی آسمان مین موجود بلکہ اپنا سر کیا تو لفظ محمدؐ اس سے پیدا ہوا دوسری بیت کے معنے لکھے کہ نور آئینہ مصطفےؐ کو مصفا جان یعنے اگر انکا نور عالم مین ہوتا کوئی کسی کو مصفا نہ دیکھتا اور بہت باتین ہین بار خدایا شعر سپردم بتو مایۂ خویش را + تو دانی حساب کم و بیش را +

تلمیذ یقین یعنی عرفات از قدم شہ عرش چشمہ حیات ست کہ رفات عظام را احیا میکند و قبہ گنبد میلاد میلے ست بر سر الف ابصار زوار و دال دیدہ نظار انوار کہ درد دل را می لیشد شعر شد مہ سپہر مدینہ مظہرین در ظہور + دُر میم مکہ جہری برکہ رحمت ز نور + اللغات عین بالفتح ذات و نفس و چشمہ و جاہ و آفتاب و چشم و ابرو و نام شہر در یمن و جائے روان شدن آب عرفات بفتحات ایک صحرائے فراخ ہی مکہ معظمہ سے نو کوس

کہ وہان حاجی لوگ حج کے دن کھڑے ہوتے ہین اور لبیک و دعا پڑھتے ہین اور نماز ظہر و عصر کی شرع راہ راست اور کفر کا دروازہ راہ پر کھولنا اور وہ راہ جو خدائے تعالے نے بندون کے واسطے مقرر کی ہی جسپر حکم کئے جاتے ہین رفات بالضم ریزہ ریزہ عظام بالکسر استخوان عظم جمع و نیز جمع عظیم اور ایک موضع ہی شام مین احیا بالکسر زندہ کرنا اور فراخ نعمتی مین ہونا اور بارش مین ہونا قبہ بالضم و تشدید یا بناے مدور مثل گنبد کے اوپر چہار مثل گنبد جیسے قبہ سپہر و قبہ عماری وغیرہ و کلس گنبد میلاد بالکسر مکان و زمان ولادت میل بالکسر قدر مد نظر جہانتک زمین پر پہونچے اور سلائی سرمہ کی اور جراحون اور کہالون کی ابصار جمع بصر و بالکسر دیکھنا دکھانا اور آنکھین اور بینائیان زوار بالفتح زیارت کنندہ و بالضم جمع اے زیارت کنندگان نظار بالضم جمع ناظر آدر دماہ مخفف اسکا مہ چاند اور مہینہ شہر ظاہر کرنا اور تلوار میان سے نکالنا اور ہلال و قمر جو قریب بکمال ہو مدینہ ہر شہر و شہر خاص آنحضرت اور مہینہ مکہ نام شہر ہر کہ بالکسر حوض آب و بالضم مرغابی بزرگ سفید رنگ و بالفتح درون سینہ و نیز بالکسر سینہ و بیرون سینہ کہ مخفف کوہ **معنے ترکیبی نثر** مصرحہ فرماتے ہین کہ عین عرفات کی زمین جو گذرگاہ مشرکون کی تھی جب سے اُنکی شرع نے قدم اپنا اسپر رکھا ہی چشمہ حیات کی ہو رہی ہی کہ رفات عظام یعنے بوسیدہ ہڈیون کو زندہ کرتی ہی جیسے آب حیات زندہ کرتا ہی کہ مراد فراخ نعمتی اور باران رحمت مین ہوتا ہی اور کلس گنبد میلاد شریف کا جسمین میل آنحضرت ہوتی ہی وہ الف میلاد کا ہی جو میل سرمہ کیطرح زوار یعنے زیارت کنندون کی ابصار و بینائیون پر رکھا ہی جب سے اُنکی آنکھین روشن ہوتی ہین اور دال رہنما ہی ناظرین انوار کی جو درد دل کو چھپاتی ہی یعنے تسکین بخشتی ہی تا عاشق اور شائق اُسکے درد دل سے شور و فغان مین نآئین اسلیے کہ آداب عشق کے خلاف ہی **معنے ترکیبی شعر** یعنے آنحضرت شہر مدینہ کے ماہ ہین جنکا ظہور مظہر دین الٰہی ہی اور اسی ماہ سے دین الٰہی نے ظہور کیا ہی جیسا کہ فرمایا ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ اور اسی ماہ مدینہ کے نور سے دور مہیم مکہ کا کہ مذور بصورت آفتاب کے ہی مہر کو وہ رحمت

بنا یعنے کوہ رحمت پر چکا اور کوہ رحمت مکہ مین ایک پہاڑ ہی جسکو جبل الرحمۃ کہتے ہین باقی
اور خوبیان اسکی ترتیب معنے معماے و محسنات کلام مین لکھونگا معنے معماے شعر
قدم شرع کا عین ہی کہ عرفات مین ظاہر اور عرفات مین عین کے بعد رفات کہ عین رفات
کے واسطے چشمہ حیات کا میلاد کا الف بصورت میل سرمہ کے ابصار پر حیان بعد الف
کے دال بس میل اور الف اور دال ملنے سے میلاد ہوگا اور الف و دال سے اد حاصل
ہوتا ہی جسکا دل یعنے قلب دا ہی یعنے درد جو اسمین چھپا ہوا ہی ان دونون فقرون
مین دو دو صورت پر معما نکالا ہی معنے معماے شعر مدینہ کے اول آخر سے مہ
حاصل اور بیچمین اسکے دین موجود مکہ کے دو ر یعنے ادھر ادھر سے بھی مہ نکلتا ہی
اور مہ کو کوہ رحمت پہلے جانے سے کہ وہ رنے ہی مہر حاصل ہوتا ہی جیسا کہ ایما ہی مہر سے
بر کہ رحمت یعنے مہ ہی اور رے کوہ رحمت پر دوسری صورت یہ کہ میم کو پر لانے سے مکہ
حاصل ہوتا ہی محسنات کلام عین عرفات عظام مین سر کلمہ عین ایسے ہی میلاد
میل میم مدینہ مہ مظہر مکہ مہر کا سر کلمہ میم عین و عظام کہ نام شہرون کے بھی ہین ایہام
ہی اور یہی مناسب شہر و مدینہ و مکہ اور ماہ و شہر ان مین بھی ایہام باعتبار معنے مہینہ
کے ہی حیا و حیات باہم گر مرادف کوہ رحمت مناسب بجملہ ابصار و از نظارا نوار مہوزن
لفظ نور مہر و ماہ دونون کے مناسب مہر سے مین کیسا لطیف ایما ہی اوپر بھی مین نے
لکھدیا ہی اب پھر جتاتا ہون کہ مہر سے مین دو جز ہین ایک مہ دوسرا رے کہ حرف ہی بر کہ رحمت
کس خوبی کے ساتھ ہی کہ جسکے اوپر رے ہی اور علے ہذا القیاس بہت خوبیان کہ خواہان
غور و تامل کی ہین فتامل الاختلاف شارح نے رفات عظام را حیا میکند اسکی وجہ
مین لکھا کہ اہل غفلت جو مردون کی طرح عمر غفلت مین بسر کرتے ہین اور اکثر پیری مین
کہ جسم انکا مشت استخوان معلوم ہوتا ہی باوجود اسحال کے زیارت حرمین شریفین
اور وقوف عرفات سے وہ بیوقوف زندگی جاوید حاصل کرتے ہین اور تازگی پاتے ہین
اس سبب سے اس موضع کو بدین صفت موصوف کیا ہی یہ بات تو دل کی بنائی ہوئی
سی معلوم ہوتی ہی اور مین نے جو معنی ترکیبی مین وجہ اسکی لکھی ہی وہ موافق معنے حیا کے ہی

جو لغت سے ثابت سوا اسکے غفلت و بیری و بیوقوفی ہیا الفاظ بھی ٹھیک اور مناسب نہین دوسرے
مصرعہ مین شعر کی شرح اور متن مین مہر برکہ رحمت زنور لکھا ہی یعنے برکہ بالکسر بمعنے حوض
آب اسکے معنے تو مطلق راست درست نہین ہوتے نہ ترکیبی نہ معانی اور شارح
نے مہر برکہ رحمت بھی لکھا ہی مخفف کو وہ یہ بالکل غلط بدینوجہ کہ بر حرف استعلا ہی جو
مضاف الیہ ہو نہین سکتا اور برکہ مخفف کاہ بمعنی وقت اسمین بھی وہی مہر مضاف
حرف کیطرف ہوگا کہ ممتنع ہی اور بے معنی بھی میری دانست مین ع دور میم مکہ مہر
برکہ رحمت زنور + یون صحیح معلوم ہوتا ہی کہ دور میم مکہ باضافت بیانی خود مکہ ہی جسمین منہ
ہی رے اسکی کہ رحمت پر جیسا کہ عبارت مصرعہ کی صاف بتا رہی ہی —

نکتہ از کثرت نشر نفحات اخلاقش اجزاے طیب بروے ہواے طیبہ میتوان یافت
و از نفایت صفاے عین شریعتش جمال ملائکہ از ہر لاے کہ درون مکہ باشد میتوان دید

مثنوی تا سپاہش در تہامہ زد لوا + شد دل ماہ از تنا و رو نما + کردہ تا جا وید خیلش
در حجاز + خرد قطع کافران نا طراف ساز + یافتہ از نور آن شمع حسب + روشنی قرب رب
عین عرب + **اللغات** نشر بالفتح بوے خوش اور بچھانا اور فاش کرنا بفتحتین پراگندہ
ہونا اور پراگندگان اور پراگندہ جمع و احد یکسان نفحات نفحات بو ہاے خوش طیب
بالکسر بوے خوش و خوشی و خوش طبعی اور پاک ہونا طیبہ بفتح اول و سکون یا و فتح با مدینہ
منورہ شریعت جوے بزرگ اور پانی کا کنارہ جہان سے مخلوق پانی پئین اور راہ
پیدا کی ہوئی خداے تعالے کے بندون مین اور دین محمد صلعم کی عبادات و معاملات مین
لاے گل تیرہ تہ حوض وجوے آب اور کا د شراب کی و تاسے جامہ تہامہ مکہ معظمہ
حجاز نام ایک ملک کا عرب سے کہ مکہ و مدینہ و طایف وغیرہ وہ شہر کہ غور و نجد کے
درمیان مین ہین ماخوذ حجز سے جسکے معنے دو چیز کے درمیان مین ہونا اور یہ ملک بھی
مابین نجد و غور کے ہی و نام مقام موسیقی حز تبشدید بر بدن ساز سامان اور باجہ
مثل دف و چنگ وغیرہ و ترکیب و سلاح جنگ و اسباب و تہانی و موافق
و چاق و توانا و ساز و ارو مکر و حیلہ و مانند و نفع و رسن تار خسب بفتحتین اندازہ اور

شمار کسی چیز کا وشرف وبزرگی مال وجاہ ودین کی وبمعنی موافق اور یہ لفظ کبھی نسب کے
ساتھ مستعمل ہوتا ہی جو بالفتح شمردن اور موافق اور مثل اور بسندا ور مقدار کے معنے
مین ہی معنے ترکیبی نشر اکثر اخلاق کو خوشبو سے تعبیر کرتے ہین اسواسطے کہ دونون چیزین
مفرح اور مقوی دل ودماغ کے ہین اسی طرح بھی آنحضرت کے اخلاق عظیم کی صفت
مین کہتے ہین کہ ایسی خوشبوئین آپ کے خلق کی بکثرت پھیلی ہوئی ہین کہ طیبہ طیبہ مین روے
ہوا ہے جو مراد جانب بالا سے ہی ہر جو بندہ اجزاے طیب کے پا سکتا ہی اسقدر پھار ہے ہین
اور ثبوت اس دعوی کا معنے معمائی مین ڈھونڈھنا چاہیئے اور ایسا چشمہ صاف وروشن
عین شریعت کا اسمین بہایا ہی کہ جولاے اور کیچڑ کہ مکہ کے اندر ہی باوجود تیرہ وتاریک
ہونے کے ایسی مصفا اور مجلا ہورہی ہی کہ جمال ملائکہ کا اسمین دیکھ سکتے ہین اور ظاہر
کہ جہان چشمہ بہتا ہی وہان کیچڑ بھی ہوتی ہی حاصل یہ کہ چشمہ شریعت کو ایسا صاف کیا ہی
جسکی کیچڑ اس رتبہ کو پہونچی ہی کہ ملائکہ جنکو کوئی نہین دیکھ سکتا انکا جمال اسمین مرئی
ہوتا ہی اسکا لطف بھی معنے معمائی مین حاصل ہوگا **معنے ترکیبی مثنوی** یعنے
جب انکی سپاہ نے تہامہ یعنے زمین مکہ مین اپنا نشان نصب کیا تب دل ماہ کا اسی تہامہ
کی تہ سے رونما ہوا یعنے ماہ تہامہ سے کہ ذات آنسرور کی ہی تہامہ روشن ہوا اور جب سے
انکے لشکر نے حجاز مین اپنی جا اور جگہ دیکھی قطع برید کافرون کا ادھر ادھر حجاز سے ساز کیا
اے درست وآراستہ اور آنحضرت یہ ایک عالی ذات پاک صفات شمع حسب کے ہین جس
سے مراد شرف اور بزرگی مال وجاہ اور دین کی ہی کہ اسی شمع کے نور سے عین عرب کو
خواہ ملک عرب ہو خواہ شرفاے عرب سب کو قرب رب کا حاصل ہوا ہی معنے
معماے نشر طیبہ کی ہاے ہوا پر اجزاے طیب کہ حروف اسکے ہین موجود جسکا اشارہ
بر روے ہوا تہا مکہ کے اندر لاے آنے سے ملائکہ مرئی ہوتا ہی جو ایما لاے درون مکہ
سے فرمایا ہی معنے معماے مثنوی تہامہ کا لو الف ہی راست بصورت نشان اول
جزء تہامہ کا تہ دوسرا امہ جسکا دل ماہ بس رونماے ماہ کی تہ تہامہ سے روشن حجاز
کے درمیان مین لفظ جا موجود اور ادھر ادھر سے اسکے حز حاصل ہوتا ہی جسکا مجموع

حجاز لفظ رب سے جو قرب عین کا ہوگا عرب ہوجاے گا محسنات کلام طلیبہ مکہ تہامہ حجاز عرب باہم مناسب ساز و حجاز دونون مین ایہام و تناسب ایسے ہی شریعت اور عین صفا اور لاے متضاد ایسے ہی رو اور درون سیاہ اور خیل اور لوا باہم مناسب علیٰ ہذا شمع اور نور اور روشنی حسب رب عرب تینون ہموزن اور بہت باتین ہین کما ہو الظاہر الاختلاف شارح نے قطع نظر تعلق معنے ترکیبی شرح مثنوی کے ایک معما اپنا ایسا لکھا ہی تہامہ کا کہ مصورح کا معما تو حل ہوگیا انکا معما کہ دریا کا سا پھیر ہی کچھ سمجھ مین نہین آتا لکھتے ہین کہ لفظ تا سیاہش تین جز سے تحلیل ہوا تاس و پا وہش لفظ تاس کو کہ اسکا پانون سین مسماے ہی لفظ ہا بیش ہوا اور حرف شین لفظ ہش مین شین ضمیر راجع بحرف ہا کہ کلمہ تہامہ مین ہی ردلواسے اشارہ اسکے استقرار و استحکام کا ہی یعنے ہا کا بس معنے یہ ہوے کہ حرف ہاے تہامہ مین مستقر ہوے دل کا لفظ ما کا ام ہی کہ تہامہ سے رونما ہوا بس لفظ ام مظروف لفظ تہ اور ہاے مسماے کا ہوگا تہامہ موجود ہوجایگا انتہی یہ ترکی تو انھین نے سمجھی ہوگی جنھون نے ماہ کے لفظ سے جو عبارت شرح مین دل اخلاص سرشت کے بعد تھا اور نسبت کے بعد سے باب کے با دونون کو مٹا کے ما اور بار رکھا ہی اسلیے کہ آخر کل ہی سمجھا ہوگا جب تو جز مین تصرف کیا اور مین تو سوا عبارت اور اشارات مصورحمۃ اللہ علیہ کے نہ اور کو سمجھون نہ مانون مصورح نے تہامہ مین جو معما نکالا ہی اسکے اشارات شعر مین صاف صاف موجود ہو الکافی۔

نکتہ۔ زیر سناے سنان سیاہش قامت گردون نون گشتہ و در سایہ عباے عبادتش قدابدال دال شدہ قطعہ پیش ششِ تیغ خیل آسری + ما رزہ انداز بسیرے کفار فار + ہیچ اخ یا اخ از اشتقاق او + گشتہ باہم زمرۂ اخیار یار + ہر کہ بر بستہ بکین او میان + دید چون شمع از تہ زنار نار + الغیاث سنا بالفتح روشنی سنان بالکسر فشان و سر نیزہ و عصا اور نیزی کسی چیز کی نوک گشتہ اے خمیدہ عبا بالفتح گلیم و پوشش لیشمی عرب عباد بالضم و موحدہ مشددہ پرستندگان خدا ابدال بالفتح ایک گروہ ہی اولیا سے

کہ حق تعالی زمین کو انکی برکت سے قایم رکھتا ہی اور یہ ستر آدمی ہین چالیس شام
مین تیس اور جگھون مین اور جو مرجاتا ہی دوسرا اوسکی جگہ قایم ہوتا ہی دال شدہ
یعنے کج سرے سردار و سرداری فار جمع فارہ بمعنے موشان اور ایک مرض ہی
جس سے شتر لنگڑا ہو جاتا ہی آخ بالفتح برادر یار مددگار اشفاق بالکسر مہربانی کرنا
اور ڈرانا بالفتح جمع شفقت اخیار نیکوان و نیکوکاران زنار بالضم وتشدید نون وہ
ڈورا جو مجوس وغیرہ کمر پر رکھتے ہین خیل بالفتح سواران و اسپان زمرہ بالضم گروہ
معنے ترکیبی نثر پہلے فقرہ مین مصرع ثنا سناے سنان یعنے چمک دمک نیزون لشکر
آنحضرت کی فرماتے ہین کہ گردون ہر چند بڑا متحمل بار گران بلکہ معنًا خود آلۂ جر ثقیل کا
ہی کہ مہر و ماہ اور سیارہ و ثوابت بیشمار اوٹھائے پھرتا ہی تاہم جب شعاع و روشنی ان
نیزون کی اسکے پار ہوئی اور انکی سنا کے نیچے دبا تو قامت اسکا آخر نون کی طرح خم گشتہ کیا یعنی
خود نون ہی ہو گیا اور پار ہونا روشنی کا اجرام مصفا سے ظاہر اور روشن دوسرے فقرہ
مین صفت آپکے امت کی عابدون کی ہی کہ اپنی عبا یعنے کمل کے سایہ مین ایسے عظمت
واجلال کے ساتھ بیٹھے ہین کہ اوس عبا کے سایہ کے نیچے قد ابدال کا جو اخص بندگان
خدا سے ہین اور انکی برکت سے زمین قایم دال ہوا ای دوتا و کج خواہ بوجہ تعظیم خواہ
بار عظمت سایہ سے حال آنکہ سایہ ہر شی کا کیسی ہی گران ہو گران نہین ہوتا معنے
ترکیبی قطعہ یعنے پیش نیش تیغ زہر آلود غازیان لشکر آنسرور کے کفار ناہنجار بیر ہو کے
فارہ گئے یعنے موشون کیطرح بھاگتے اور سوراخون مین گھستے پھرتے تھے اور ایسی
شفقت پدری آپکی اسپر تھی کہ جملہ اخیار لشکر باہم ایسے یار و مددگار ایک دوسرے
کے تھے جیسے اخ یار اخ کا یعنے بھائی کا بھائی کہ بھائی کے بدلے اپنی جان دیدیتا ہی اور
جسنے انکی جنگ وکینہ پہ کمر باندھی اور مطیع فرمان نہوا نہ اپنے کفر سے باز آیا اوس کافر
ناری کی شمع کیطرح اپنے زنار ہی کی تہ سے نار اوٹھی کہ اوس نار مین جل کے روسیاہ
ہوا معنے معماے نثر سنان مین سنا کے نیچے نون موجود ایسے ہی عبادین عبا کے
سایہ مین دال ہی معنے معماے قطعہ کفار کو بیر کرنے سے فار رہتا ہی اخ یار اخ

اول جز کو دوسرے جز کے ملانے سے اخیار حاصل ہوتا ہی اور دوسرے کو تیسرے سے ملاؤ تو
یار اخ ہوا اور جو یار اخ کو قلب کے طور پر ملاؤ تب بھی اخیار ہی زنار کی تہ مین نار موجود
محسنات کلام مصرع ہرنے اس نکتہ مین کیسی خوبیان بھری ہین سنا سنان سپاہ
سایہ سرے سب کا سر کلمہ سین ایسے ہی عباد عباد کا عین نون سنا و سنان مناسب
نون گردون ایسے ہی دال عباد و قد و ابدال بلکہ ابدال مین پوری دال ہی پیش نیش
تجنیس تام سری بسیری متضاد اور بسیری مین یہ لطف بھی کہ وہ بے سر و پا تھے اور
بے اصل و بنیاد کفار کا کاف تیغ کی صورت اور اسکے آگے فار کس خوبی کے ساتھ
ہی اور نیز نیش کے لفظ سے زہر بھی مفہوم ہوتا ہی جس سے چوہے بھاگتے ہین کفار
فار اور اخیار یار اور زنار نار نوعی تجنیس مطرف بر او رمیان باہم مناسب تہ زنار کیسا
لطیف ہی کہ زنار تہ دار ہوتا ہی یعنے بٹا ہوا گویا اپنی تہ مین اُسنے نار انکے لیے چھوڑ رکھی
ہی اور تشبیہ شمع سے کیا ہی خوب ہی کہ اپنے زنار ہی سے جلتی ہی اور اس سارے
نکتہ مین رعایت تجنیس مطرف کی مرعی ہی **الاختلاف** شارح نے معنے ترکیبی جو اس
نکتہ مین لکھے وہ لکھے طرہ یہ کہ تیسرے مصرعہ مین اخیار کی جگہ اغیار بھی لگا دیا باوجود
موجود ہونے اخ یا راخ کے اور اسکے ساتھ یہ بھی کہ حرف خا و غین قریب المخرج ہین معما
مین ایسا فرق کم ہی **شعر** چشم باز و گوش باز و این ذکا + خیرہ ام در چشم بندے خدا +
نکتہ شب معراج باسپ فلک پا در آوردہ و اسباب قرب را مہیا ساختہ و در شام
دعوت بکاسہ ماہ دست آوردہ و مائدہ معجزے انداختہ **مثنوی** رہنما دید شکل نون
بایا + قاب قوسین یافتہ زدنے + مائدہ زو باز جبرئیل برہ + سدرہ دید پیشش از سدرہ +
کردہ صمصام ساعدش زجہاد + میم ماہ از الف دو چشم صاد + برزخ بدر صورت یا اوست +
گر صفارا سے او تمام نکوست + **اللغات** معراج آلہ عروج کہ نردبان ہی دعوت بالفتح
کسی کو کھانا کھانے کو بلانا معجز بالضم و کسر جیم عاجز کرنے والا اور خرق عادت اور کرامات
سے قاب قوسین مقدار دو کمان ایک لغت مین کہ موسوم بہ شمس اللغات ہی لکھا تھا
کہ یہ لفظ مقلوب اصل مین قابین قوس ہی یعنے دو گوشے ایک کمان کے دستے بفتح

یعنے نزدیک سد بفتح و دال مشدد مانع و حائل میان دو چیز سدرہ درخت کنار آسمان
ہفتم پر کہ حد رسائی جبرئیلؑ کی ہی صمصام بالفتح شمشیر بران ساعد بکسر عین بازو اور
پہونچا جہاد بکسر اول جنگ با کفار بدر بالفتح ماہ تمام اور وہ جگہ جہان آنحضرتؐ کے زمانہ مین
لڑائی ہوئی تھی اور ماہ تمام کو اس سبب سے بدر کہتے ہین کہ بعد غروب آفتاب کے
سب اشکال و کواکب سے پہلے طلوع کرتا ہی ید بالفتح و تخفیف دال دست و نعمت
و دولت و نیکی و ملک و منت و قوت و قدرت و خواری معنے ترکیبی نثر پہلے فقرہ
مین بیان شب معراج کا ہی معنے یہ کہ شب معراج آنحضرتؐ نے اسپ فلک پر جو براق تھا
پاے مبارک رکھا اور سگا اسباب قرب الٰہی کا مہیا کر لیا یعنے پاؤن رکھتے ہی قرب الٰہی مین
فائز ہوگئے دوسرے فقرہ مین ذکر معجزہ شق القمر کا ہی یعنے شام دعوت اسلام مین
کاسہ ماہ مین ہاتھ بیجاتے ہی مائدہ معجزہ کا مگا لگا دیا یعنے قمر کو دو ٹکڑے کر دیا نہ وہ بُعد
مسافت ہارج ہوے نہ یہ دوری ماہ کی مانع دونون فقرون مین واو معیت کی ہے
معنے ترکیبی مثنوی پہلا شعر مقتبس ہی آیت کریمہ ثُمَّ دَنیٰ فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ
اَوْ اَدْنیٰ سے یعنے جب حضرت مقام دنی مین جو مراد قرب الٰہی سے ہی پہونچے رحمت الٰہی نے
لطف خاص سے رہنمائی کرکے قاب قوسین مین پہونچایا یعنے ایسا قرب حاصل ہوا
کہ انہین اور خدائے تعالی مین فرق ایک کمان کے دو گوشون کا رہا یا اس سے بھی بہت
کم دوسرے شعر کے یہ معنے کہ حضرت جبرئیلؑ جو اس راہ مین انکے ہمراہ تھے باوصف
اُس قرب و منزلت کے ان سے پیچھے رہ گئے سدرہ جو اُنکی حد ہی اُنکا سدرہ ہوا
کہ مجال آگے بڑھنے کی نہ تھی تیسرے شعر مین پھر معجزہ شق القمر کا ذکر ہی یعنے وقت
جنگ کفار کے کہ خواہان معجزہ کے تھے اُنکی صمصام ساعد نے ماہ کے بیچ مین پڑ کے
میم ماہ کو دو چشمہ صاد اے صاد دو چشمہ بنا دیا جیسا کہ خوشنویس ہنگام اصلاح حروف
بنا دیتے ہین کہ سب نے اسکو اپنی دونون آنکھون سے دیکھا اور میم خط نسخ مین جاہل
سب خطون کی ہی مدور لکھا جاتا ہی چوتھے شعر کے یہ معنے کہ وہ بدر جسکو آپ نے شق
کیا تھا ہمیشہ اسکے رخ زیبا پر نور پر اُنکا ید رحمت رہتا ہی جسکے سبب سے اسکی ر اے

صاف ہمہ تن اور بالتمام نیک ہی تیرگی اور تاریکی سے دور **معنے معمائے نثر** اسپ مین
جو بالائینگے اسباب حاصل ہوگا اور ماہ جو مدور بصورت کاسہ کے ہی جب اسمین ید جو بمعنے
دست کے ہی لیجائینگے مائدہ موجود ہوگا اور فن معما مین باد و پا یکسان ہین **معنے معمائے**
مثنوی رہ نما سے مراد دال ہی اور یہ جب شکل نون کی یا کے ساتھ دیکھے گا دنی ہوجائیگا
اور نون و یا سے شکل لفظ نبی کی بھی مرئی ہوتی ہی رہ کے سامنے سد آنے سے سدرہ
ہوجاتا ہی میم کے دور مین الف تیغ کا ہونے سے صاد دو چشمہ حاصل ہوتا ہی ید بے کے رخ
پر صورت ید کی ظاہر جب راے صفا اس سے منضم ہوگی بدر ہوجائیگا **محسنات کلام**
شب شام معراج دعوت یا دست کاسہ ماہ مائدہ معجزہ سب باہم مناسب سدرہ سدرہ
تجنیس تمام ایسے ہی مائدہ مائدہ شکل رخ صورت باہم مرادف دست ید ساعد مرادف
یکدیگر اور جو حروف تہجی ہین اور سوا انکے کما لا یخفی **الاختلاف** شارح نے کہا اسپ
فلک خواہ براق خواہ فلک مین کہتا ہون براق کا آنا تو ثابت و مروی ہی بروایات
صحیحہ اور اسپ فلک تو ایک مجاز دوسرے فن والون کا ٹھہرایا ہوا پھر اس اصلی حقیقی
کے سامنے اس مجازی مستعار کی کیا حقیقت جو یہ بھی شمار کیا جاے اور جو کچھ تقریر ہی
اسکو وہی جانین۔

نکتہ عین نعل براق در زیر پاے براق او براقع جمال افلاک طے کردہ و عکس آن
در دیدہ کج نظران عقارب گشتہ والف انگشت مبارکش **ترکیب** مراد و نیمہ کردہ واز
میان خاتم جلالت بجہت ختم رسالت انگشت نما شدہ **شعر** ملک النبوۃ میمہ کالخاتم +
لک ختمہ یا افتخار العالم + **اللغات** براق بفتح و تشدید راے مہملہ جو چیز کہ مثل ابرک
اور سنگ سرمہ کے چمکتی ہوئی ہو براقع جمع برقعہ پردہ منہ اور کل جسم کا عکس بالفتح
الٹا کرنا اور وہ جو آب و آئینہ اور انکی امثال مین پیدا ہوتا ہی عقارب بالفتح جمع عقرب
بمعنے گزدم خاتم بفتح و کسر تاے فوقانی مہر و انگشتری اور سوا اسکے جس سے مہر کرین
بمعنی ما یختم بہ جلالت بزرگ ہونا اور بزرگی انگشت نما کامل و مشہور تر و رسوا
نبوت بضمتین و تشدید واو خبر دینا اور پیغمبری لک اے براے تو افتخار بالکسر فخر کرنا

و مایہ الفخر عالم بفتح لام مایعلم بہ الصنائع **معنے ترکیبی نثر** پہلے فقرہ مین صفت اُنکے براق برق رفتار کی ہی یعنے براق کے پائون کے نیچے جو نعل شفاف و براق تھا اُسکی عین نے برا قع یعنے برقعے جمال افلاک کے طی کیے اور سب کا جمال تمام وکمال دیکھا اور سب کی سیر کی اور پھرا اور حال یہ کہ عکس اُسکا یعنے برا قع کا نہ کھولنا کج نظرون کی آنکھون مین عقارب ہوگیا یعنے سخت دشوار و ناگوار دوسرے فقرہ مین دوسری صورت پر پھر بیان شق القمر کا ہی کہ اُنکی انگشت الف نے ترکیب ماہ کو دو نیم کیا لے دو ٹکڑے اور یہی الف خاتم جلالت مین سے ختم رسالت کو انگشت سے بتلانے لگا کہ بیشک خاتم ختم رسالت کی اُنکی انگشت مین ہی زیادہ توضیح معما مین ہوگی **معنے ترکیبی شعر عزلی** یعنے ملک نبوت کہ اُسکا میم جو مثل خاتم کے ہی جسکے زیر نگین ملک اور جملہ اشیا اُسکی ہوتی ہی لے افتخار عالم خاص تمھارے ہی و اسطے ختم خاتم نبوت کا ہی کہ تمھین پہ نبوت ختم ہوئی جیسا کہ فرمایا لا نبیّ بعدی **معنے معما کے نثر** برا قع مین حرف عین جو عین نعل ہی براق کے زیر پا موجود اور عکس مستوی اسکا عقارب مہ کے بیچ مین الف انگشت لانے سے ماہ ہوتا ہی اور مہ کے دو ٹکڑے الف کے ادھر اُدھر موجود کہ بہ ستور مہ ہی چنانچہ عیان **معنے معما کے شعر** لک کے اول میم لانے سے ملک ہوتا ہی اور ختم مین انگشت الف کے داخل ہونے سے خاتم **محسنات شعر و نثر** براق براقع تینون مین لفظ متجانس موجود ہین ایسے ہی برعایت الف انگشت کے مبارک خاتم جلالت رسالت افتخار عالم سب ایسے لفظ مذکور فرمائے ہین جنکے درمیان الف ہی مثل ماہ کے نیمہ بجاے دو نیم کے اسواسطے کہا ہی کہا سمین بھی مہ موجود ہی اور سوا اُنکے۔

نکتہ ہر کہ صاد چشم بر جیب صحب او نہادہ صورت صحت امور اعتقادیہ یافتہ و ہر کہ و لای اولاد او در دل نہفتہ اِ دِ یعنے داہیہ فساد از روے کنارہ گرفتہ **قطعہ** ہبین در آخر اصحاب تو اجب لے و بدان + کہ عاقبت بد و کون از بدی اصحا اند + دلیل آخر اولا دہم ببین کا یشان بہ پیشوائی دال دیانت اولا اند + **اللغات** حب بالضم و التشدید دوستی و صحب بالفتح

جمع اصحاب بمعنی یاران صحب بالکسر تندرستی و بے عیبی ولا بالکسر دوستی رکھنا اور دوستی دا ہیہ سختی و بلا اصحا جمع صحیح اولا بالفتح صواب تر و سزا وار تر و نیز بمعنی والی **معنے ترکیبی** **نثر** اس نکتہ مین صفت اصحاب و اولاد کی ہی چنانچہ فرمایا کہ جسنے اپنی صاد چشم کو اُنکی صحب کی حب و محبت پر رکھا اور محب اُنکا بنا اُسنے صورت صحت امور اعتقادیہ دین کی پائی اُسی کا اعتقاد صحیح و بے عیب ہوا اور جس نے دوستی اُنکی اولاد کی دل مین چھپائی اُسنے اُدسے کنارہ پکڑا یعنے داہیہ فساد سے جو بلا و سختی ہی بچگیا اور محفوظ رہا **معنے ترکیبی قطعہ** یعنے دیکھ کہ آخر اصحاب کے بے ہی بس جان لے کہ آخر کار دونون جہان مین ہر بدی و برائی سے یہی اصحا ہین یعنے ہر بدی و برائی سے صحیح و بے عیب اور اولاد کے آخر کی دال کو دیکھ اور سمجھ لے جو لوگ رہنما دینداری کے ہین اُنکی پیشوائی کو یہی اولا ہین یعنے پیشواؤن کے پیشوا یہی ہین **معنے معماے نثر** صاد چشم کو جب حب پر رکھینگے صحب ہوگا اور اس سے صورت صحت کی بھی ہویدا ہی اولاد کا دل ولا ہی اور کنارون سے اسکے اد حاصل ہوتا ہی **معنے معماے قطعہ** اصحا کے آخر بے لانے سے اصحاب اور اولا کے آخر دال لانے سے اولاد ہوتا ہی **محسنات کلام** صاد صحب صورت صحت سب کا سر کلمہ صاد ایسے ہی بے بدان بدو بدی اور وہ کلمات جن مین حروف ایک جنس کے جمع ہین جیسے اد داہیہ فساد دال دلیل دیانت اولاد خالی صنائع سے نہین بدو کون مشعر اس اشارہ کے ساتھ ہی کہ اصحاب مین بے کے دو عدد ہین اور نیز اولاد مین دال کے چار جو چار حد عالم ہی اور سوا انکے دیکھو غور کرو کہ مَعَ جَلّ وَ جَلّ فرمایا ہی **اختلاف** حاشیہ پر شرح کے بجاے دیانت نسخہ دلالت کا لکھا ہی میری دانست مین دیانت بہتر ہی اسلیے کہ رہنمائی دینداری کی ٹھیک و بے تکلف ہی اور رہنماے رہ نمائی بتکلف۔

فی المناجات

نکتہ الٰہی خط عفو تو روپوش خطاے ماست و آہ ما دامنگیر گناہ ما در معصیت چون میم و نین دل و دیدہ بر صیت رحمت تو کشادہ ایم و در منقصت قاف قلب بر منصت قبول تو نہادہ ایم

شعر بسیار گشت گرچہ سراپاے جرم ما + درد ل زراے رحمت آمد دو صد صدا اللغات
الٰہی بحذف حرف ندا منادی الٰہ مضاف بیاے متکلم یعنے اے معبود من عفو بالفتح گناہ
معاف کرنا اور عذاب نہ کرنا اور کسی چیز کا نشان مٹانا اور عفا خط بفتح و تشدید طا
نوشتہ و نوشتن اور خط کھینچنا واسطے فال کے معصیت گناہ صیت آوازہ و ذکر خیر
منصت بفتح و تشدید صاد حجلہ عروس و بالکسر کوئی بلند چیز جس پر عروس کو بٹھائین قبول
بالفتح پذیرفتن جم بالفتح و تشدید میم چیز بسیار اور پانی جمع شدہ در چاہ و بالکسر شیطان
و بالفتح صدف جرم بالضم گناہ صد الفتحتین آواز کوہ و گنبد رحمت مہربانی کرنا معنے
ترکیبی شعر یعنے اے معبود میرے تیرا خط عفو ہماری خطا کا روپوش ہی یعنے خطا کا
منھ چھپائے ہوے جیساکہ خط کے منھ پر ظاہر ہی اور ہماری آہ گناہ کی دامنگیر یعنے
اُسکے ساتھ ہے لگی کہ یہ بھی عیان اگرچہ معصیت کا رہین لیکن دل و دیدہ کو تیری
رحمت کی صیت و آوازہ پر لگائے ہوے تک رہے ہین اور ہر چند منقصت شعار ہین
مگر قاف قلب کو تیری ہی منصت قبول پر رکھے ہوے ہین معنے ترکیبی شعر یعنے
اگرچہ سراپا جرم ہماری کا بسیار ہوا یعنے جرم ہمارے بہت ہی بہت ہین لیکن اسی
جرم مین سے تیری راے رحمت سے دو سے صدائین بھی میرے دل مین آرہی ہین
کہ سیکڑوں اُمیدین دلاتی ہین معنے معماے نثر خط کے منھ پر لفظ خط کا موجود
گناہ کے لفظ مین لفظ آہ کا لگا ہوا ہی صیت پر میم و عین لگانے سے جو مشابہ دل و چشم
کے ہین معصیت ہو جاتا ہی اور منصت مین قاف قلب کا رکھنے سے منقصت ہو جائیگا
معنے معماے شعر جرم کا سراپا جم ہی بمعنی بسیار اور دل جرم کا را جسکے عدد دو سے
ہین اور راے رحمت سے ادعا کیا ہی محسنات کلام روپوشی خطا کی خط سے اور خط سے
رو کی کیسی لطف ہی اور دامن گیری آہ گناہ سے اور گناہ مین دامنگیر ہونا بھی عادت
ہی تشبیہ میم کی دل سے اور عین کی دیدہ سے کہ بمعنی دیدہ کے ہی بھی کیسی بالغ ہے
علی ہذا قاف قلب اور مثل اسکے صد صدا تجنیس زائد ع بہر زیبہ برگے شتابندہ نیست
الاختلاف کسی نے بسیار گشت اگرچہ کا بسیار اگرچہ گشت اصل کتاب مین بنادیا ہی

میری دانست مین تو اس تقدیم اگرچہ ہے تو وہی تاخیر اچھی تھی آئندہ اپنی رائے
نکتہ آلہی اگر مغفر مغفرت وزی زین ستر تو نباشد تا دونون تن ما از برہنگی محشر سرنگون
ورسوا ماند و اگر حظ حفظ و من منن تو نباشد فا دونون فن ما در میزان قیامت بے بہرہ
و بے وزن باشد **شعر** ز آشفتگی جرم گر رجم تو شد حاصل + چون رجم تراصورت رحمست شدم خوشدل

اللغات مغفر بالکسر خود آہنی مغفرت چھپانا بخشنا زی بالکسر جامہ زین بالکسر آراستہ
کرنا ستر بالفتح پوشیدن بالکسر پردہ و پوشش بفتحتین سپر من بفتح و تشدید نون و زن
معروف و ترنجبین اور نعمت دینا اور احسان رکھنا فن بالفتح و تشدید نون حال و گونہ و نوع
از چیزی رجم سنگسار کرنا اور نفرین اور عیب و تہمت کرنا رحم بالفتح والضم بخشنا و مہربانی کرنا

معنے ترکیبی نثر یعنے آلہی اگر ہنگامہ محشر مین مغفر تیری مغفرت کا ہمارے سر پر
اور زے زین ستر یعنے لباس آراستہ تیری پردہ پوشی کا ہمارے تن مین نہو تو اس مجمع
مین شرم برہنگی سے تا و نون ہمارے تن کو سوائے سرنگونی کے کیا حاصل ہو آخر شرمندہ
اور رسوا ہی رہے اور اگر تیری حفظ اور من منن سے حظ و حصہ نپائین تو فا دونون ہمارے
فن یعنے حال و اعمال کی میزان قیامت مین بے بہرہ اور بے وزن ہو جاے کوئی نتیجہ
اسپر مترتب نہو **معنے ترکیبی شعر** مصرح فرماتے ہین کہ بر تقدیر میرے جرم کی آشفتگی
سے اگر تیرا رجم حاصل ہوا یعنے تعذیب و سنگساری تب بھی مین خوشدل ہون نہ
بیدل اسواسطے کہ رجم و رحم کی ایک صورت ہی پس امید کہ رجم نہو رحم ہی ہو **معنے
معمائے نثر** مغفرت سے مغفر اور زین سے زی حاصل ہونے کے بعد مغفرت کی تے
اور زین کا نون رہا جسکا مجموع تن اور اسکا سرنگون ہونے سے نت جو مصحف نث
کا ہی بمعنی فاش جس سے مراد رسوا ہی ایسے ہی حفظ کے اول آخر سے جب حظ لے لیا
تو فی رہی اور منن سے جو من اخذ کرلیا تو نون رہا انکے جمع ہونیسے فن حاصل ہو گا
معنے معمائے شعر جرم کے آشفتہ ہونے سے رجم ہوتا ہی اور رجم و رحم تصحیف
یکدیگر **محسنات کلام** مغفر اور مغفرت تجنیس زائد زی مین ایہام ہی یعنے حرف
زی و لباس مغفر مغفرت زی ستر مناسب یکدیگر کہ سب اشیاے پوشش سے ہین

اور ستر کی رعایت سے برہنگی خط حفظ من منن ما و میزان سب کا سر کلمہ ایک جنس کے
حرف ہین ایسے حروف تہجی باہم مناسب من منن فن میزان وزن ان مین کیسے نون
جمع کیے ہین سوا اسکے اور جو قابل غور ہین **الاختلاف** شارح نے لکھا کہ تا و نون سے
یہ مطلب کہ تا سے مراد جوانی ہی اور نون سے پیری اور یہی دو وقت آدمی کے ہین
مین تو اسکو جب معتبر جانتا کہ دوسرے فقرہ مین فا و نون سے بھی کوئی ایسی بات
پیدا کی ہوتی وا ذلیس فلیس مصرح نے دونون فقرے نکتہ کے تولے ہوے رکھے ہین
اگر یہ مطلب تا و نون سے ہوتا تو فا و نون مین بھی کوئی بات ضرور ہوتی اور معنے ترکیبی
و معاے نکتہ کے جیسے ہین ویسے ہین ۔

نکتہ الٰہی اگرچہ نقد طاعت ما کم ست اما رائے کرم تو در دل بازار امید ما گرم میدارد
و لاف عفاف ما مین یعنے دروغ ست اما در عین میانہ عفو تو معین ماست **مثنوی**
عمر ما شد فوت در جہل و جفا + عین عفوت می فگن بر فوت ما + لے بباد از قہر تو عین عباد
چشم ما را سر بہویت گشتہ شاد + بوے لطفت تا بچشم جان رسید + ہیچ شمعش روشنی شد
بر مزید + چشم تا دید ست از تو نقش خشم + می سزد گر دم خون آید بچشم + عین انعام تو
در قلب انام + می نماید بجز دل از رنج و کام + عین ما را بر سر ما کز عما لست + در نمانعما ہے
تو دیدہ نماست + عین ما از روے عفت پاک ساز + تا قرار از تف دل یا بیم باز +

اللغات عفاف بفتح پارسائی و پرہیزگاری عین بالفتح دروغ و دروغ گفتن معین بالفتح و
کسر عین جاری جدوان و بضم میم و کسر عین یاری دہندہ و بفتح و تشدید مخصوص مقرر کیا ہوا فوت بالفتح گذر جانا اور یہ کلمہ اجوف
ہے تا اسکی اصلی اور اگرچہ مصدر ہی لیکن فائت کے معنے مین مستعمل ہی جفا بالفتح و بے ہمزہ
ستم دمع بالفتح اشک اور وہ بیماری جس سے پانی آنکھون سے نکلتا ہی و بفتحتین نیز
رحب فراخ ہونا عما بالفتح و تخفیف گمراہی و کوری و ابر سطبر و غلیظ و ابر تنک و رقیق مانند
دود تف بالفتح بخار و گرمی و بالضم آب دہن **معنے ترکیبی نثر** مصرح فرماتے ہین
بار خدایا اگرچہ نقد ہماری طاعت و بندگی کا بہت ہی کم ہی بلکہ کچھ ہی نہین جو خریداری
متاع ثواب اخروی کی کر سکین لیکن راے تیرے کرم کی دل مین بازار امید کا گرم کیے ہوے ہی

یعنے دل یہی کہہ رہا ہی کہ گو کم ہی مگر وہ ضرور ہی کرم کریگا اور اے معبود میرے ہر چند لاف عفاف کا ہمارا محض جھوٹ اور بالکل دروغ ہی لیکن بیچ عفو تیری کا جو درمیان مین پڑجاتا ہی تو وہ البتہ معین یا متعین یعنے مددگار ہو جاتا ہی معنے ترکیبی تلنوی یعنے عمر ہماری بالکل جہل و جفا مین فوت ہوئی اور گذری یعنے ہمیشہ نادان ہی بنے رہے اور اپنے اوپر جور و جفا ہی کرتے رہے جیسا کہ تو ہی نے ہمکو ظلوم و جہول فرمایا ہی لیکن کیا عجب کہ تو اپنے فضل سے بیچ عفو کی ہماری فوت پر ڈالے رہے دوسرا شعر اپنے ما بعد سے مربوط معلوم ہوتا ہی بحذف منادی یعنے اے معبود میرے اگر تو قہر کرے تو بیچ عباد جو ذات عباد کی ہی برباد ہو کے باد ہی رہ جاے اے بے مزد و احسان اور ہماری چشم کا سر تیرے ہی لطف کی بوسے شاد ہی یعنے تیری ہی امید و بو پہ ہم نے آنکھ کھولی ہی جیسے تیرے لطف کی بو چشم جان مین پہونچی ہی شمع کیطرح روشنی اسکی دوبالا ہوگئی اس دوبالا ہونے کی کیفیت معنے ہما سے روشن ہو جائیگی جو پڑھا یا چشم سے جیسے مخلص تیرے نقوش کے نقش خشم کو دیکھا ہی زار و گریان ہی اور یہ بات ہی بھی سزاوار و لائق کسواسطے کہ خشم تیرا ایسا نہین کہ اسکو دیکھے اور اشک خونی چشم مین نہ آئین اور یہ جو انام مین تیری بیچ انعام کی ہی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ ساری مخلوق پہ تیرا انعام عام جاری ہی یہ ضرور میرے بحر دل کو رحب و فراخی بخشتا ہی و دل مقصود کہ بتا رہا ہی اور ہماری عین کو جو آنکھ ہی اور وہ عما سے ہمارے سر پہ ہی کہ عما کے سبب سے جو کوری و گمراہی ہی تیری نعمتین اسکو نہین سوجھتین تو انکو تو دونا کر دے اسواسطے کہ عما مین تیرے نقا دیدہ نما ہین یعنے تو چاہتا ہی تو اپنی نعمتوں کو آپ ہی دونا کر دیتا ہی اور سوجھا دیتا ہی اور کبھی ہماری عین کو دوے عفت پر نہ پڑنے دے اس سے دور و پاک رکھ تا یہ زعم نہو کہ ہم اپنی عفت سے پاک ہوگئے کیونکہ بالکل تفت ہی یعنے گرمی دل کی بس اگر یہ گرمی دل کی جاتی رہیگی تو دل کو قرار ہو جائیگا ھف معماے نثر کم کا دل اگر نکلے کرم کی بنکے کریم ہو جائیگا اور مین کے بیچ مین جب عین عفو کی پڑیگی معین ہو جائیگا معنے معماے تلنوی لفظ فوت پر جو عین ڈالی جائیگی

عفوت حاصل ہوگا عباد سے جو عین بباد کی جائیگی باد رہیگا سر چشم کا جیم ہی جب اسکو
شم پر جوا یا بوسے ہی لائینگے چشم ہو جائیگا جو مرادف شم اور چشم مرادف عین جب شم
عین پا پہونچیگی شمع حاصل ہوگا کشم نقش چشم دمع مین دم بمعنے خون و عین بمعنے
چشم بس دم کو عین پہ لانے سے دمع ہوتا ہی انام کا قلب اگر عین ہوگا الغام
ہو جائیگا اور بھر کے دل یعنے لوٹنے سے رحب حاصل ہوتا ہی ما کے سر پہ
عین ہونے سے عما اور نما مین عین داخل ہونے سے نعما ہو جاتا ہی عفت کا رو عین
ہی جب اس سے عین اٹھا لینگے فت رہیگا جسکا دل تف ہی **محسنات کلام** کرم
اور گرم نوعی تجنیس رائے کرم کیسا خوب واقع ہوا ہی کہ حرف اور فکر دونون کو
شامل لاف مین دروغ باہم مناسب ایسے ہی نقد و بازار عین اور معین وما کہ عین
یعنے چشمہ اور معین آب روان اور ما بمعنی آب کے ہی کیسے الطف ہین اور سوا انکے
سارے نکتہ مین صنائع اور خوبیان بھری ہین متفطن پہ خود پوشیدہ نہین جو مین
ظاہر کرون **الاختلاف** شارح نے دوسرے فقرہ مین جو معین ماست ہی اسکو صرف
معین بالضم یاری دہندہ کے معنے مین لکھا ہی اور مین نے اگرچہ ما و معین بالفتح اور
معین بالضم دونون لکھے ہین مگر میرے نزدیک پہلا مرجح ہی اسواسطے کہ عین وما بھی
اسکے مناسب ایراد کیے ہین اور معین بضم کے مناسب کوئی اور لفظ نہین سوا اسکے
یہ مناسبت بھی ہی کہ پانی دھونے والا ہر شی کا ہی اور عفو مٹانیوالی گناہ کی اور جو معنے
شارح کے بعض بعض اشعار کے ہین یہ انکی رائے ہی مجکو اسکے حسن و قبح سے کیا غرض
عیسیٰ بدین خود موسیٰ بدین خود۔

نکتہ الٰہی اگرچہ قاف قبر کو ہیست در پیش بر قیامت اگر پریشانی قبر ما را بقرب خود
رسانی چون برق ازان توان گذشت و ہرچند حلقہ میم مرگ داغیست بر سر رگ
زندگانی اگر نشان مرگ ما را بکرم منقلب گردانی از تفرقہ شیطان توان رست
مثنوی از کنف تو دل اگر دم زند + تن کفن از شوق تو برہم زند + ور بود از گرد رہت
ہمدمی + خاک شود کاخ دل از خرمی + **اللغات** قاف کوہ گرد اگر د زمین قبر گور

اور گور مین گرنا بر بالفتح بیابان منقلب بالضم وکسر لام پھر نیوالا و بفتح لام پھرا ہوا اور جگہ پھرنیکی
کنف بفتحتین کنارہ وجانب وپناہ وحمایت اور بال مرغ **معنے ترکیبی نثر** مصرح کہتے ہین کہ
ای معبود میرے اگرچہ قاف ہماری قبر کا خود ایک پہاڑ ہی ہمارے سر پر اور سامنے اُسکے بیابان
ہولناک قیامت پھر کیسی پریشانی کی یہ بات ہی لیکن اگر اس پریشانی قبر کو اپنے فضل و کرم
سے اپنے قرب کو پہونچائے تو ہم برق کیطرح اُس سے گذر سکتے ہین اور ہر چند حلقہ میم مرگ کا
مدور بصورت داغ رگ زندگانی کے سر پر رکھا ہی مگر تو اس نشان مرگ کو ہمارے اپنے کرم
سے اگر منقلب کردے تو بیشک تفرقہ مکر شیطان سے ہم نجات پا سکتے ہین **معنے ترکیبی مثنوی**
تیرے کنف و پناہ سے اگر دل دم مارے یعنے دعوے یا بیان کرے تو تن ہمارا نیرے شوق
سے کفن کو درہم و برہم کرڈالے اور اگر تیری راہ کی گرد کہ افتادہ ہوتی ہی میری ہمدمی
کرے تو کاخ بلند میرے دل کا اُسکی خاک ہوجاے یعنے نہایت ہی مطیع و منقاد **معنے
معمائی نثر** قبر مین لفظ بر کا پیش قاف ظاہر پریشانی قبر سے قرب حاصل ہوتا ہی اور
قرب مین قاف لفظ رب سے لگا ہوا ہی جسکا اشارہ قرب خود ہی اور یہی قرب برق
بھی ہوسکتا ہی جسکا اشارہ چون برق ہی لفظ مرگ مین میم رگ پر بر ملا رکھا ہی اگر اس
مرگ کو منقلب کرینگے کرم ہوجائے گا نشان اسواسطے کہا کہ معمائین کاف تازی و
فارسی ایک ہین اور کرم مین تفرقہ ہونے سے مکر ہوگا **معنے معمائی مثنوی** کفن کے
درہم ہونے سے کنف ہوتا ہی خاک کا دل کاخ اور کاخ کا خاک ہی **محسنات کلام** میم مرگ
کو داغ رگ زندگانی کہنا کیسا خوب ہی کہ یہ داغ اسکے ساتھ لگا ہوا ہی قبر کی پریشانی کیسی
الطف ہی کہ وہ ہوتی ہی ہی ایسے بکرم منقلب گردانی قرب خود کہ قرب مین لفظ رب
موجود ہی عجب لطف رکھتا ہی غرض کہانتک خوبیان کلام مصرح کی بیان کی جائین اہل فہم
و ذکا خود دریافت کرلینگے مین نے مشتے نمونہ واسطے توجہ خاطر شائقین کے لکھدئے
تا غور فرمائین اور دریافت کرین **الاختلاف** شارح نے معما رب کا نہین لکھا اور
بقرب خود رسانی پر لحاظ نہ فرمایا شاید اُنکے نزدیک نہو یا خیال ہی نہ کیا خیر
او دانند و کار او ـــ

نکتہ آلہی درانساعت کہ چون الف عریان وبے بضاعت سر از میان طین بر آریم وطیان
خوان احسان تو باشیم دندانِ اُمید مارا چون سین بر سر سفرہ مرحمت نعمت فرہ روزی رسان
بودر آندم کہ صدائے چشمہ صاد صور بر عین سمع سم ریزد و مارا از عین عطش چشم بر شین
یعنی باران فیض ندائے ندائے تو باشد از سح آب سحاب غفران دل نائرہ مارا ریان
گردان **قطعہ** گرچہ بے آبی آمد بطش قہر تو دلیل + نیستم نومید کاخر دارد از باران نشان +
ورچہ تہدید عذابت ز آتش آمد ہم خوشتم + کاول او چشمہ و اخر آب آمد در بیان + **اللغات**
ساعت نجومیون کے نزدیک ڈھائی گھڑی وبمعنی قیامت و اندک وزمان حال طین بالکسر
گل اور خاک نمناک طیان بالفتح وتشدید یا گرسنہ اور پیچیدہ اور کمہار فرہ بروزن کرہ
زیادتی وغلبہ وسبقت وظفر وزیادہ وافزون عطش بفتحتین تشنگی ندا بکسر آواز کرنا وبفتح تری
ونم غفران بالضم بخشش نائرہ سوزندہ ریان بفتح ویائے مشدد سیراب وتر وتازہ سح بفتح
وحائے مشدد آب روان وریختن آب بطش بالفتح سخت پکڑنا اور حملہ کرنا تہدید دھمکانا
ڈرانا **معنے ترکیبی نثر** مصرح فرماتے ہین کہ ای معبود میرے اُس ساعت مین کہ
ہم الف کی طرح عریان اور بے بضاعت کہ نہ اعراب رکھتا ہی نہ کوئی نقطہ طین یعنے
خاک سے سر نکالین جیسا کہ قیامت کے دن ہوگا کہ سب دو بارہ زندہ ہو کے ننگے
خاک گور سے ننگے بھوکے سر نکالینگے اور طیان ا یعنی گرسنہ تیرے خوان احسان کے
ہونگے اُسوقت مین تو ہمارے دندان اُمید کو مانند سین کے جو تیرے سفرہ رحمت
نعمت پر دانت جمائے ہوئے ہی فرہ اور افزونی روزی کی پہونچائیو اور اُسوقت
مین کہ صدا صاد چشمہ صور کی جو قیامت کے دن پھونکا جائیگا عین سمع پر جو سمع ہی ہی
سم ہٹولے یعنے جسکے کان مین پہونچے وہ مرجائے اور اُس شدت عطش وتشنگی
مین ہماری چشم تیری ملش یعنے باران فیض ندائے ندا جو نم ہی اُسپر ہو تو ہمارے
دل نائرہ سوزان کو ریح یعنے ریزش آب سحاب اور ابر غفران و بخشش سے ریان اور
سیراب کیجیو **معنے ترکیبی قطعہ** یعنے روز قیامت اگرچہ تیرے قہر وغضب
اور مواخذہ محاسبہ کا دن ہی اور بطش وسخت گیری تیرے قہر کی جتاتی ہی کہ ہم

بے آب و تشنہ ہی رہین لیکن ہم نومید نہین ہین کہ آخر لطش مین بھی نشان تیرے باران کا
موجود ہی کہ وہ طش ہی یعنی باران پھر بے آبی کا کیا غم اور ہر چند تہدید تیرے عذاب کی
آتش سے ہی یعنے نار جہنم سے مگر ہم پھر بھی خوش ہین کہ خود عذاب کے اول چشمہ ہی
اور آخر آب کہ دونون کشندۂ آتش کے ہین لہذا کچھ پروا نہین **معنے معمائی** نثر
طین سے جو الف سر لگا لیگا طیان ہوگا اور فرہ پر سین لگانے سے سفرہ سمع مین عین پر نقط
سم موجود طش پر عین رکھنے سے عطش ہوتا ہی ترکیب سح اور آب سے سحاب حاصل
ہوتا ہی نائر کا دل ریان ظاہر **معنے معمائی قطعہ** لطش کے آخر مین طش جو نشان
طش کا ہی یعنے باران موجود عذاب کے اول عین یعنے چشمہ اور آخر آب ظاہر
محسنات کلام یہ نکتہ بھی سراسر خوبیون سے بھرا ہی پہلے فقرہ مین ساعت
دوسرے مین دم کہ پہلے کے معنے قیامت اور دوسرے کے پھونکنے کے بھی ہین
دونون مین ایہام ہی الف کی عریانی و بے بضاعتی جسکا بیان گذر گیا ہی خوب ہی
اور نیز الف کے ساتھ بے بضاعتی کی بے اور طین وطیان مین سر کلمہ طا ایسے ہی سین
وسر وسفرہ اور صدا صاد صورا اور سمع اور سم اور سوا انکی ندا و ندا تجنیس تام چون سین
بر سر سفرہ اور عین سمع اور عین عطش اور سح آب اور دل نائرہ وغیرہم غرض جہانتک
غور کرو کوئی لفظ بیکار نہین ہی طبع فہیم خود سمجھ لیگی **الاختلاف** شارح نے لکھا کہ اگر
دندان امید کی جگہ مصرو دندان طمع کہتے تو الیق تھا طمع کے معنے زیادہ حرص کے ہین
بس اس موقع پر امید و طمع کے معنون کا فرق ذہن مستقیم پر پوشیدہ نہین ہی
لفظ کی نشست بھی کوئی چیز کے مصرحہ نے خوب سمجھ لیا ہوگا کسی کی اصلاح کی حاجت
نہین ہی اور خوذاب کے معنے آب خوشگوار کے لکھے ہین حالانکہ غیاث اللغات
مین ذاب کے معنے بحوالہ منتخب اور لطائف کے عیب اور سخت تشنہ جسکے پیاس
کے مارے لب خشک ہوگئے ہون اور بمعنے گداختہ کے لکھا ہی انھون نے لفظ
عذاب کے معما مین عین کو چشمہ ٹھہرانے سے جو ذاب بچتا ہی اسی کو آب خوشگوار
لکھدیا اور مصرحہ کے مصرعہ کو خیال نہ کیا جو فرمایا ہی کہ اول اسکے چشمہ ہی اور آخر

اُسکے آب ذال سے کچھ غرض نہین اول آخر سے مطلب ہی حسب تصریح مصرع پھر انکے
طمع کو کیسے الیق سمجھا جاے ع تو برون درچہ کردی کہ درون خانہ آئی +
تکلمتہ آلہی از تشنگی عین عفوت چون الف نخیف و عریانیم مارا از میان عذاب بیرون
آورتا آتش عذاب بشربت عذب مبدل شود و در ثوب مغفرت جاے دہ تا بخلعت
ثواب مشرف شویم **قطعہ** عین العذاب بنور العفو اذ طلعت + فی الخلد یکشف
الراجین اسبابا + قد ذاب جوم الجرم تحت سنا ہا + ان العذاب لعین تحتہا ذابا +
اللغات نخیف لاغرونزار عذب بالفتح آب شیرین وخوشگوار وخوش مزہ وخوردنی و
نوشیدنی خوشگوار ثوب بالفتح جامہ ولباس ثواب بفتح فرد واجر وجزاے خیر جو آخرت
مین سے ملے مشرف بضم میم وتشدید راے مفتوح بزرگی یافتہ وخلعت یافتہ راجی بکسر
جیم اُمیدوار راجین جمع ذاب گداختہ شدہ جرم بالضم گناہ و بالکسر جثہ وتن اور
اطلاق اسکا اکثر فلکیات وسفلیات ومعدنیات پر کرتے ہین جیسے جرم کوہ اور جرم قمر
اور جرم گوہر سنا بالفتح روشنی تحت ضد فوق بمعنی زیر وپست **معنے ترکیبی نثر**
المعنے یعنے ای معبود میرے تیرے عین عفو یعنے چشمہ عفو کی تشنگی وشوق کے سبب سے
ہم مثل الف کے جو جمیع حروف علت مین اخف والین ہی نخیف وعریان ہو رہے ہین
ہمکو میانہ عذاب سے نکال تو آتش عذاب کی شربت عذب ای شیرین وخوشگوار سے
بدل جاے اور اپنے ثوب مغفرت مین جو پوشش کے معنے مین بھی ہی جگہ دے تا
خلعت ثواب سے ہم مشرف ہوئین **معنے ترکیبی قطعہ** عین عذاب یعنے آفتاب
عذاب کا جب نور عفو کے ساتھ طلوع کرتا ہی تو خلد کے اُمیدوارون کو خلد مین اسباب
نجات کے کھل جاتے ہین کہ یہ اسباب نجات سے ہمکو حاصل ہوے اور تحقیق گل
جاتے ہین جرم جرمون کے اسکی روشنی کے نیچے جیسے برف وغیرہ گل جاتا ہے
اور کچھ شک نہین کہ عذاب ہین عین کے نیچے ذاب ہی **معنے معمائی نثر**
عذاب مین سے جب الف کو نکال کے ثوب مین داخل کرینگے تو عذاب عذب
یعنے آب خوشگوار رہ جائیگا اور ثوب ثواب ہو جائیگا **معنے معمائی قطعہ**

دوسرے شعر مین بس یہی معلوم ہوتا ہی کہ بین کے تحت مین جو بمعنی آفتاب کے ہی کلمہ ذاب کا لگا ہوا ہی کہ بمعنے گداختہ کے ہی تحسنات کلام توب مغفرت کیسا لطیف ہی کہ مغفرت بمعنی پوشیدن کے بھی ہی اور اسی کی رعایت سے خلعت اور مشرف بمعنی خلعت یافتہ جرم وجرم تجنیس تام وغیر ذلک الاختلاف شارح نے عذاب کے آب خوش کے لکھے ہین اور ذاب کے معنے یہان کیسے گداخت کے لکھے بخلاف نکتہ صدر

فی سبب تالیف الکتاب وتعریفہ فی الابواب

نکتہ بندہ فتاحی کہ پیش ہر زندہ دلے از نام خود صورت فنا نمودہ در حضرت اکابر کہ دررائے دل دل پاک می نمایند می نماید کہ درین دور کہ ہلال زرین علم علم لام فلک و میم آسما ثار بودہ تا اجزائے ایشا ترا فلک وآسمان نمودہ قامت الف اشعار شعار رفعت در بر گرفتہ وبجاذبہ کمند گیسوے غوانی معانی سر شعر از زیر بالا شدہ یعنے از وقت موی گشتہ وعین او چون چشم فتان بتان از میان شر سر بر آوردہ گوی قیام قیامت معانیست کہ صورت شعرا چون اہل کذب دیدہ درمیان سرست نے نے کہ بین شعر آفتابیست کہ از قلب روشن علیہم من بودہ طالع ومنورست قطعہ بحور شعر را از آب رخ ابیات آن سحر ست + کہ طب آوردہ بر سر عین طبع از و بساحلہا + رباعی صورت باغیست در سیرائی ہر گل + بقاف قافیہ سنجان قصائد صدائے دلہا + اللغات فتاحی تخلص مصرع فنا گذر جانا اور نیست ہونا صوفیون کی اصطلاح مین حدوث وقدم کی تمیز وتفرقہ کا زائل ہوجانا حی بالفتح زندہ ونام حق تعالے اور جمع کرنا اور گھیر لینا اکابر جمع اکبر بزرگان رائے عقل وفکر وحرف معروف را می نماید نمودن سے ظاہر کرنا دور بالفتح گھومنا ہلال بکسر ماہ نو تا سہ شب پھر قمر کہلاتا ہی وسر نیزہ دو شاخہ علم بفتحتین نشان لشکر اور بوٹہ کپڑے کا وکوہ ونشان وبالکسر آگاہ ہونا ودانش فک بالفتح وتشدید کاف جدا کرنا دو چیز بہم درشدہ کا اور قیدی کا چھوڑنا اشعار بالفتح جمع شعر بالکسر وموہا جمع شعر بالفتح شعار بالکسر وہ کپڑا جو نیچے ہوا اور اوپر کا دثار اور نشان اہل حرب بجہت شناخت یکدیگر رفعت

بالکسر بلندی قدر اور بلند قدر ہونا دربرگرفتن پہننا پہنانا غوانی جمع غانیہ وہ عورت
کہ حسن وجمال مین اپنے شوہر کے سوا اور مردون سے بے نیاز ہوا ور زن جوان
عفیفہ و مستورہ جسکو خواہش مرد کی نہو خواہ اُسکا مرد ہو یا نہو شعر بالفتح مو و بالکسر
شعر دقت بالکسر و تشدید قاف باریکی اور باریک ہونا فتان بالفتح و تشدید تا چور
اور شیطان اور فتنہ انگیز قیام کھڑا ہونا رش بالفتح و تشدید پانی ٹپکنا یا خون یا مثل
اسکے اور باران اندک طالع بکسر لام برآمدہ وصبح کاذب و ماہ نو اور وہ برج کہ
کنارہ افق کے ہو ہنگام تولد مولود یا سوال سائل کے جس سے حساب شروع ہو
بحر بالفتح سمندر جو سے بزرگ وزن شعر بلحاظ تشبیہ سخن بانواع جواہر و نباتات
مثل صدیا یا جیسے دریا مین پڑکے حیران وسرگردان ہوتے ہین ایسے ہی انمین پڑکے
آدمی سرگردان ہوتا ہی اور یہ انیس بحرین ہین طویل مدید بسیط وافر کامل ہزج رجز
رمل منسرح مضارع مقتضب مجتث سریع جدید قریب خفیف مشاکل متقارب
متدارک طب بحر سے حرکت بچستگی ونرمی وسحر وجادوگری قصائد جمع قصیدہ صاید
شکار کنندہ معنے ترکیبی نثر مصنف رح آپکو غائب کرکے کہتے ہین کہ بندہ فتاحی
جسنے ہر بندہ کے سامنے اپنے نام سے صورت فنا کی ظاہر کی ہی زندہ سے مراد
سخنوران متقدمین و زمانہ خود اپنے زمانہ والون کا زندہ ہونا تو مخفی نہین مگر متقدمین
کا اس نظر سے کہ اُنکا نام اُنکے کلام سے چلا جاتا ہی گویا وہ زندہ ہین نہ مردہ اور
صورت فنا کی ظاہر کرنے سے یہ مراد کہ ان سخنورون کے مقابل آپکو بے بود و بے نمود
جانتا ہی کہ یہ امر مبنی بر عجز وکسر نفسی ہی جو اکابر و بزرگوار ایسے ہین کہ جنکے
دل ہاے روشن پرنور سے اُنکا دل پاک نمایان ہی یعنے اُنکی رائے دیکھنے سے
اُنکے دل پاک کی پاکیزگی و لطافت ظاہر ہوتی ہی غرض سخن اُنکا آئینہ اُنکے باطن
کا ہی وہ فتاحی ان اکابر کے حضور مین ظاہر کرتا ہی کہ اس دور مین ایسا ہلال زرین
علم علم کا نمود ہوا جسنے لام فلک اور میم آسمان کا چھین کے دونون کو فک و آسان
کردیا ہلال کا زرین ہونا خود روشن اور عربی مین سر عین کا جو یہان مقصود ہی

ہلالی لکھا جاتا ہی یہان سر عین علم کو ہلال ٹھہرایا ہی اور جزو سے ارادہ کل کا حاصل یہ
کہ اس ہلال نے ایسا اوج و عروج پایا ہی کہ فلک و آسمان دونون کی رفعت و
بلندی چھین لی اور انکے اجزا کو فک و آسان بنا دیا اب یہ حال ہی کہ الف
اشعار کا جو بصورت قامت ہی شعار رفعت کا بغل مین دبائے اور پہنے ہوے
ہی اور سر شعر کا جو بموجب اَلشِّعْرُ اَسْفَلُ الْعُلُوْم کے نیچا ہو رہا تھا بمدد جاذبہ کمند
گیسوے غوانی یعنے حسینون عفیفہ مستورہ معانی کے زیر سے بالا ہوا اور باریکی
و باریک بینی سے بال بن گیا عین اسکی گویا چشم فتنہ انگیز معشوقون کی ہی جس نے
شعر مین سے سر نکالا ہی یہ حال دیکھکر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ قیامت معانی کی برپا
ہوئی جب تو صورت شعر کی آنکھ اہل کذب کی طرح سر مین نکالے ہی جیسے کاذبون
کی آنکھین اُس روز سر مین ہونگی اور شعر بھی اہل کذب سے ہی جیسا کہ کہا ہی
اَکْذَبُہَا اَحْسَنُہَا جو کہ اسمین نوعی مذمت شعر کی تھی لہذا اُسکے تدارک مین بتاکید
و تکرار فرمایا کہ نہین یہ بات نہین ہی بلکہ عین شعر کا ایک آفتاب ہی کہ دلِ علیہم
مین جو نوچہرا ہا کے قلب سے طالع اور منور ہی یعنے ٹپکا اُنپر اُسکے نور سے معنے
تر یعنی قطعہ بحر ونکو آب رخ ابیات سے وہ سحر و جادو حاصل ہوا ہی کہ عین طبع
کی کہ یہ عین بمعنی چشمہ کے ہی طبع کو جو سحر و ساحری ہی ان بحور سے نکالکر اور
سر پر لاد کر کنارون پہ لائی ہی اور ڈھیر لگا دئے ہین رباعی کو رباعی کیسے کہون وہ تو
صورت ایک باغ کی ہی جسمین اقسام گل سیراب و ریان ہو رہے ہین اور
قافیہ سنج نکے قصائد کا کیا بیان کہ اُنکا قاف کیسا صائد دلون کا ہو رہا ہی اور شکار
کرتا ہی قاف کی صورت پھندے کی سی ہی بھی چنانچہ ظاہر معنے معمسائی تر
فناحی مین صورت فنا کی حی کے سامنے ظاہر اور دونون تصحیف ایک دوسرے
کی اسی لیے صورت کہا ہی را کا دل آہی پاک کا دل کاب جب کاب دل الکا
سینے گا اکا برھیگا سر عین علم کا ہلال جب یہ ہلال لام فلک اور میم آسمان کو لیجائیگا
علم ہوگا اور فلک و آسمان تنک و آسان رہ جائینگے اور لام و میم ملنے سے لم بھی

ہونا ہی جو فلک کے ایما سے سمجھا جاتا ہی مرادف لم کا ہی بمعنی نفی الف اشعار کے بغل مین
شعار موجود سر شعر کا شین ہی اور مکسور بمعنی کلام موزون جب زیر سے بالا ہوگا یعنے
مکسور سے مفتوح شعر بمعنے مو کے ہوجائیگا جسکا اشارہ مو کشتہ سے کیا ہی اور شعر
کا اول آخر شر ہی اور شر کے درمیان مین عین کہ اس شر مین سر نکال کے شعر ہوا ہی
شعر کے اول آخر بطور تصحیف کے سر بھی ہی اور عین اس سر مین مثل دیدہ کے قلب رش
کا شر اور جب آفتاب عین کا اسمین سے طلوع کرے گا شعر حاصل ہوگا معنے معمائی +
قطعہ ابیات کے رخ پر آب ظاہر موجود طب کو عین پر لانے سے طبع ہو جائیگا رباعی
مین باعی تصحیف باغی کے رہی رے ۹ سکا ایما سیرابی سے کیا ہی کہ رے بمعنی سیراب
ور یان کے ہی قصاید مین قاف کے بعد صاید لگا ہوا ہی **محسنات کلام** جی نمایند
ہی نماید مرادف یکدیگر و تجنیس زائد علم تجنیس تام در بر گرفتہ کیا ہی خوب ہی
کہ شعار الف کے بغل مین ہی ایسے ہی زیر بالا جنسے کسرہ اور فتحہ بھی مراد ہی قیام و
قیامت صنعت اشتقاق دیدہ ور سر کیسا لطف ہی کہ سر مین ہوتے ہی عین بحر ابیات
طبع طب بحر ساحل شعر کذب سب باہم مناسب رباعی کی رے کو سیرابی سے
کیا ہی جتایا ہی قافیہ سے پورا حرف قاف نکلتا ہی اور بہت سوا اسکے کہ ذہن
سلیم پر مخفی تر ہینگے **الاختلاف** شارح نے اس نکتہ کی شرح مین ایسی طول طویل
تقریر رنگ برنگ لکھی ہی اور تاویلین بتسویلین گوناگون کی ہین کہ شاید طالب
و شایق کو نفس مطلب کے بھی لالے پڑجائین اور ہرچند پاے فکر مین آبلے آبلے
آبلے ہوجائین تب بھی خار خلجان کا خاطر سے نہ نکلے لہذا مین تو یہی کہونگا ع
کس کام کا وہ گل ہی کہ جس گل مین بو نہین +

فی ذکر شعراء الماضیۃ

نکتہ فردوسی از فردوسی ست در میدان فرسی فرد و دال و رست کہ اولا در نظر
فرو جی آید دوسی در آخر می نماید شعر فردوسی از شعر بسی سال فرد زیست +
چون رفت فرد عاقبت نام او دوسی ست + **اللغات** فر بالفتح و تخفیف

شان و شوکت و نور و پرتو و زیبا فرسی منسوب بفرس بالضم فارس کے لوگ فرد تنہا و
یگانہ مشہور ہندی تیس دوسی ساٹھ عاقبت فرزند و آخر و انجام کا ۔ **معنے ترکیبی نثر**
معنی یہ ہے کہ مصرح نے بیان سبب تالیف کتاب کا شروع کیا ہی اسی سبب سے
شاعرین میں مجملاً کچھ صفت سخن اور سخنوروں کی آب یہان سے بتصریح اسما ہر ایک
کے پھر ذکر انکا چھیڑا بس یہ تذکرہ شعرا کا بطور جملہ معترضہ کے ہی بعد انفراغ اسکے پھر
اصل مقصود کیطرف رجوع کی ہی کما سیجیئی چنانچہ پہلے ذکر فردوسی سے شروع
کرکے فرمایا کہ فردوسی ایسی فر اور شان و شوکت سخن کی رکھتا ہی کہ میدان فرسی
مین اور فرسی تو ایک سی رکھتے ہین یہ دوسی والا ہی یعنے سب سے دونا اور المضاعف
اور نیز دو دل والا کہ اول نظر مین تو فرد معلوم ہوتا ہی اور آخر مین سی ظاہر کرتا ہی گویا
معرکہ سخن کا یکہ تاز بھی ہی اور نیز اکیلا برابر تیس کے **معنے ترکیبی شعر** مصرح کہتے ہین
کہ فردوسی اس عالم فانی مین تیس برس فرد ہوکے جیا فرد خواہ اسوجہ سے کہ اپنا مثل
نہین رکھتا تھا خواہ بدین لحاظ کہ بے تعلق و بے فرزند تھا اور جب پیمانہ اسکی عمر کا پر
ہوا تو فرد ہی عالم باقی کو گیا لیکن کچھ مضائقہ نہین اسواسطے کہ دوسی یا اپنے نام
یادگار کے واسطے چھوڑ گیا کہ وہ کتاب شاہنامہ ہی جسکے ساٹھ ہزار شعر بتاتے ہین
اور کہتے ہین کہ تیس برس مین لکھے ہین اور دوسی کے ساٹھ ہوے مین نے فرزند
عاقبت کے معنے سے اخذ کیا ہی اور بعض قرینے بھی جیسے فرد رفت و نام اور کچھ مضائقہ
نہین یہ جزا ہی محذوف جو رفت کی **معنے معماے نثر** فردوسی کا اول جز فرد دوسرا
دوسی ظاہر اور اول آخر کے جز لے لینے سے فرسی حاصل ہوتا ہی اور فرسی کے
میدان مین دو کو دل کرنے سے فردوسی ہو جاتا ہی اور فردوسی کا پہلا جز فرد ہی دوسرا
دسی کہ انکے امتزاج سے بھی فردوسی ہو جاتا ہی گو دسی مین معنے کی روسے واو حرف
عطف کا ہی اور سی بمعنی تیس علحدہ **معنے معماے شعر** فردوسی کے نام کا ظاہر
آغاز لفظ فردسی اور انجام اسکا دوسی ہی چنانچہ مصرح نے عاقبت نام سے ایما کیا ہی
بس ہو سکتا ہی کہ آغاز کی روسے فرد کو لے گیا اور عاقبت کی روسے پھر دال کو ملا کے

ردوسی کرلیا اور ایک حرف دو دفعہ لے لینا ممتنع نہین ہی محسنات کلام فردوسی
فردوسی فردسب کا سر کلمہ فا اور فرد و شعر مناسب یکدیگر ومن ورای ذلک الاختلاف
شارح نے معما فرسی کا نہین لکھا اور اسکے بدلہ مین بڑی بڑی تقریرین کہ ہم جیسے ناقہم
اسکولا یعنی وبیمعنی جانتے ہین لکھی ہین ہم تو ایسی عبارت معنیلش فی بطن قائل
کے قائل نہین ع نگہ دار مار از راہ خطا +
نکتہ آن سخن از الف ونون انوری آفتاب وار بر سروری دلیل روشن ست
گوسے الف ویاسے او قمر یست کہ در حسن مطلع ومنزل نور سلامت سخن ست شعر
اطراف لفظ انوری از معنی نوشد عسل + نو در میان آری بہین از نام شیرینش مثل +
اللغات انوری نام شاعر آن طور واندازا ور وہ ادا جو حسن معشوق مین ہوتی ہی
وز ایک کلمہ ہی کہ معنے فاعلیت کے دیتا ہی جیسے کہ سروری مین ہی اور
یا مفید معنے مصدری اور سین علامت آفتاب کہ اہل تنجیم کے نزدیک
آخر حرف سبع سیارات کا علامت اُس سیارہ کی ہی اور شمس کا آخر
حرف سین ہی آی ترکی مین ماہ کو کہتے ہین سلاست نرم وہموار
ہونا وروانی اور اصطلاحاً ادا ے کلمات بسہولت وآسانی کہ الفاظ ثقیل نہون اری
بفتح کیلنہ ورا اور شہد کہ نا زنبور کا اور شہد اری السحاب باران مثل بفتحتین مانند
وصفت حال وداستان وقصہ مشہور شدہ معنے ترکیبی نثر اُس نکتہ مین صفت
انوری کی فرمائی ہی کہتے ہین کہ آن وادا سخن الف ونون انوری سے آفتاب
کی طرح سروری پر دلیل روشن ہی یعنے انوری کے سخن مین وہ آن وادا ہی کہ آفتاب
کی طرح وری سخن کی اُس سے ظاہر وباہر ہی اور الف وری انوری کی گویا ایک
قمر ہی کہ حسن وخوبی مین مطلع اور منزل نور سلاست سخن کا ہی یعنے نور سلاست سخن
کا اسی قمر سے طلوع کرتا ہی اور اسمین اُسکی منزل ہی معنے ترکیبی شعر مصرع کہتے ہین
کہ انوری وہ شیرین کلام ہی جسکے نام کا لفظ معنے نو کی کمال شیرینی سے اِدھر اُدھر
کے شہد ہو رہا ہی تو لفظ اری مین لفظ نو کو لاکے دیکھ تو اُسکے نام شیرین سے یہ

مثال ہی کہ نہین اور انوری شیرین کلام اسمین ہی کہ نہین ہی **معنے معماے نثر**
الف و نون سے آن حاصل ہوتا ہی اور اس آن کو جوری کی سر پر لائینگے انوری
ہو جائیگا اول و آخر انوری سے آی حاصل ہوتا ہی بمعنے ماہ جب یہ ماہ مطلع اور
منزل نور کا ہوگا انوری بن جائیگا ممدودہ مقصورہ کا لحاظ معما مین نہین ہوتا تا نکہا جاے
کہ آن و آے کا الف ممدودہ ہی اور انوری کا مقصورہ **معنے معماے شعر** اطراف
لفظ انوری سے اری حاصل ہوتا ہی بمعنے شہد جب اری مین لفظ نو داخل ہوگا
انوری حاصل ہوگا **محسنات کلام** لفظ سروری کیا ہی خوب واقع ہوا سروری
اور سر اور وری سب کو شامل اور سر مین سین کہ علامت شمس کی ہی حسن کے
قریب مطلع کا لفظ جس سے حسن مطلع بھی سمجھا جاتا ہی منزل اور مطلع اور آفتاب
و ماہ نور اور عسل اور شیر اور شہد سب مناسب یکدیگر الغرض کہان تک کہون ع
حاجت مشاطہ نیست روی دلارام را + **الاختلاف** شارح نے ایک بھرتی سوا
اپنی بھرتی کے اور ناحق کی بھری ہی کہ بعض نے یہ توجیہ کی ہی الف حساب مین
یکی ہی اور یکی کے چالیس عدد اور نون کے پچاس بس یہ سب نوے ہوے
اور نوہ سے حرف صاد ارادہ کیا اور صاد سے چشم اور چشم سے عین اور عین سے
آفتاب انتہی یہ تو لڑے سے لڑ خوب ملائی ہی لیکن کیا کیجیے مصرح کا کلام و عبارت
اپنی آن و ادا مین اس سے جدا اور نرالا ہی اور کہتا ہی ع پیش کسے رو کہ طلبگار
تست + شارح کا قول ہی بر سروری را ہونا چاہیئے تا معنے معماے درست ہون میری
دانست مین تو را ایسا ہی جیسے اور معنے انکے آضافت جو ہی وہی کافی ہی ۔
نکتہ بلبل طبع سناے در حدیقہ سخن آراے نقش سنائی می نماید کہ کوی سینائی
دردرون دارد عطارا مین عرفان از طارم بیکران دقایق چنان نور افشان ہست
کہ پرتوے عطاے او بروے قمر تابان میرسد **قطعہ** لفظ سنائیست ہی در سنی
رای + کاندرمیان لفظ سنے آمد ست آے + وزبسکہ یافت پایہ طیب بیان بلند
عطار بین بہ فرق عطارد نہادہ پاے + **اللغات** سنائی نام ایک ولی کا کہ حکمتا

وشاعری مین بڑے عالی رتبہ تھے حدیقہ سنائی انکی کتاب ہی نی جسکو بجاتے ہین وگلووہ
حلقوم حدیقہ وہ باغ جسکے گرد دیوار خواہ لکڑی خواہ خار سے احاطہ ہو ستا نام ایک
لحن کا ہی موسیقی سے اور طنبورہ سہ تارہ ومخفف ستار اور تین پیالہ شراب کے
جو نہار پیتے ہین اور ایک قسم چادر کہ اسکو شامیانہ بھی کہتے ہین عطار خوشبو فروش
مشہور دوا فروش مگر اسمین کراہت ہی اورنام ایک ولی کا کہ شاعر بھی تھے طارم بہر سہ
حرکت رابالاخانہ اورخانہ بلندا ورخانہ چوبین دقایق جمع دقیقہ وآرد باریک اورچیز
باریک واندک حرف رااہل تنجیم کے نزدیک علامت قمر کی ہی آیسے ہی دال علامت عطارد
کی سنی بروزن فعیل رفیع وبلند وروشن وتابان نیز آسے بمعنی ماہ طیب بالکسر
بوے خوش وخوشی اور پاک ہونا اورخوش طبعی **معنے ترکیبی نثر** اس نکتہ مین دو
شاعرون کی صفت ہی حکیم سنائی اور فریدالدین عطار چنانچہ فرمایا کہ طبیعت حکیم سنائی
کی کہ ایک بلبل خوش الحان ہی سخن آرائی کے حدیقہ مین اورنقش ستا کا دکھاتی
ہی جو ایک لحن ہی موسیقی لحنون سے اور ستا کیا گویا بینا اسکے گلوے درون مین ہین
یعنے قسم قسم کے الحان اور عطار عرفان شعار وہ شخص ہی کہ اسکے عرفان کے عین
طارم بیکران دقیقون اور باریکیون سے ایسا نور بٹور رہی ہی کہ اسکی عطا کا پرتو
قمر تابان کے منھ پر پہونچا ہی جیسے آفتاب سے نور قمر کو پہونچتا ہی اور اوپر عین کہا بھی
ہی جو آفتاب کے معنے مین ہی **معنے ترکیبی قطعہ** لفظ سنائی اپنے سنی یعنے روشنی
وبلندی رائی مین ایک ماہ ہی کہ وہ آی ہی بمعنی ماہ جو سنائی مین موجود اور عطار
نے جو نہایت علو مرتبہ طیب کا بیان مین پایا ہی اور بڑے اوج کو پہونچا ہوا تاد کھو
تو کیسا پانوں عطارد کے سر پر رکھا ہی حالانکہ وہ منشی ودبیر فلک کہلاتا ہے
معنے معماے نثر سنائی وستائی تصحیف یکدیگر سنائی کے اول آخر سے سنی
حاصل ہوتا ہی اور دل اسکا نای ظاہر ایسے ہی سینا کا اول جز سے اور سے اور دوسرا نای ہی طارم
کا کنارہ میم ہی بیکران ہونیسے طار رہتا ہی عین عرفان کا آنیسے عطار ہو جائیگا اور جب عطارد کے قمر پر
کہ را ہی عطا ہونیکا تب ہی عطار ہو جائیگا **معنے معماے قطعہ** سنی کے درمیان مین آی آنیسے سنائی

حاصل ہوتا ہی علامت عطارد کی دال ہی جب عطار اسکے سر پر پانون رکھے گا کہ عطار کا
پانون رے ہی جطارد ہو جائیگا **محسنات کلام** سنائی ستائی سینائی تینون ہموزن
اور تینون کا سر کلمہ سین آور نیز تجنیس تام وزائد ایسے ہی عطار عین عرفان عطا عطارد
کا سر کلمہ عین نور پر توتابان سنے ماہ قمر اور بلبل حدیقہ طبع نقش رو و پا و فرق طیب عطار
سب باہم مناسب یکدیگر الحاصل کوئی نکتہ نکتہ کا نکتہ سے خالی نہین وھو الظاھر
علی المتفطن **الاختلاف** شارح نے قمر کی رے کو جو علامت اسکی ہی نہین لکھا
شاید تحریر تقریر مین اپنی محو ہو کے بھول گئے یا خیال ہی نہ کیا۔

نکتہ نقطہ ہاے حروف خاقانی خال ہیکران ست برروی سرخ گلرویان بیان جشمہ ہاے
ظہیر دیدہ اطفال بدایع مقال ست در آغوش ظہیر یعنے دایہ فضل وافضال **قطعہ** خورشید
خاقانی نگر تابندہ از اوج ہنر + از خافقان آوردہ بربام شرف پادہ اثر + جان ظہیر ارشد
زتن زدہ ست جانی ہر سخن + گر زخت از ظاہر یکی در لفظ او بین دہ دگر + **اللغات**
نقطہ بالضم معروف اور اہل حکمت کی اصطلاح مین منتہاے خط قافی بمعنی سرخ خال
وہ نشان سیاہ جو چہرہ و بدن پر انسان کے ہوتے ہین ہندی تل بیان بفتح روشن
وظاہر بات کہنا اور روشن اور ظاہر بات خاقانی نام شاعر کہ حکیم بھی تھا ظہیر نام
شاعر جسکو ظہیر فاریابی کہتے ہین اطفال جمع طفل بالکسر خرد اور ہر چیز نو زادہ و بالفتح
نازک و تازہ از ہر چیز بدایع جمع بدیع کوئی چیز نو پیدا شدہ مجازاً عجائبات مقال بفتح گفتگو
ظیر بالکسر دایہ یہ لفظ مہموز عین ہی لیکن ایسی ہمزہ کا ابدال یا سے بھی جائز ہی خافقان
مشرق و مغرب شرف بزرگی اور وہ بزرگی جو سیارون کو برج معین مین ہوتی ہی چنانچہ
شرف آفتاب کا حمل مین اور ماہ کا ثور عطارد کا سنبلہ زہرہ کا حوت مریخ کا جدی
مشتری کا سرطان زحل کا میزان مین ہوتا ہی اور بعض کے لیے دو دو برج بھی مقرر ہین
معنے ترکیبی نثر اس نکتہ مین بھی دو شاعرون کے کلام کی صفت ہی چنانچہ فرمایا
کہ نقطے جو حروف خاقانی کے ہین گویا یہ خیال ہیکران ہین روے سرخ گلرویان
بیان پر یعنے جیسے خوبی و خوشنمائی چہرہ خوبون کی خال سے ہوتی ہی اسکے نقطون سے

گلرویون بیان کی ہی اوچشمے ہی ظہیر کے آنکھین ہین اطفال بدیع مقال کے جو مراد ہی
نوزادون تازہ سے کہ وہ مضامین تازہ غیر دست سودہ ہین کہ آغوش ظہیر یعنے دایہ
فضل وافضال مین اپنی عجیب اور مزہ دار باتون سے ہر ایک کا دل خوش کرتے
ہین **معنے ترکیبی قطعہ** یعنے خورشید خاقانی کو کہ وہ خود خاقانی ہی ہی ذرا دیکھ تو
کیسا اوج ہنر سے تابان اور رخشان ہو رہا ہی جسنے خافقان یعنے مشرق مغرب سے
بام شرف پر پانون رکھا ہی اور مشرق مغرب مین اسکے شرف کا کوئی مقابل نہین
اور کیسا پانون شرف پر رکھا ہی جسمین دس اثر ہین جو مراد کثرت سے ہی تعدد معین جیسے
آفتاب کے شرف مین اسکے اثر سے بہار ہوتی ہی اسمین ایسے اثر بکثرت ہین اور
ظہیر اگرچہ جان اسکے تن سے لے گئی لیکن ہر سخن مین اسکی جوجان اسنے ڈالدی ہی
بدستور باقی ہی وہ معدوم نہین ہوئی پس اگرچہ ظاہر کی روسے تو ایک گیا لیکن
اسکے لفظ مین تو دس اور موجود ہین اس دس سے بھی کثرت مراد ہی یعنے بکثرت
سخن جاندار اسکا موجود جس سے نام اسکا زندہ ہی پھر کیسے اسکو مردہ کہا جاسے
معنے معماے شر خال بیکران خا ہی اور قانی بمعنے شرح جب یہ خاقانی پر واقع ہوگا
خود خاقانی ظاہر ہوجائیگا اور جب ظہیر کے آغوش مین ہا ہوکے ظہیر حاصل ہوگا
معنے معماے قطعہ خافقان مین علامت شرف کی فا ہی جب اس فا پر پانون
رکھکر پامال کردینگے خاقان رہ جائیگا اور موافق اشارہ پا دہ اثر کے جو یا کہ یا ویا معما
مین ایک ہی یا کو خاقان کا پانون بنا ئینگے خاقانی ہوجائیگا اور ظاہر سے جو ایک
جائیگا کہ وہ الف ہی اور اسمین جب وہ دیکھینگے کہ وہ یا ہی دس عدد والے ظہیر
ہوجائیگا **محسنات کلام** خال بیکران کیسا خوب ہی دو معنے والا اور برعایت
قانی سرخ و گلرویان کہ رنگ کی مناسب خال ایسے ہی چشم و چشمہ و دیدہ خال اطفال
مقال افضال سب ہموزن از ظاہر یکے کا لطف بھی ظاہر اور علے ہذا القیاس ہر
لفظ قابل غور و لحاظ کے ہی **الاختلاف** شارح نے خافقان کو مولد حکیم خاقانی
کا لکھا ہی کہ ایک موضع ہی شروان سے مین سنے تو لغت مین سواے مشرق مغرب کے

اور کوئی معنے اسکے نہین پائے اور ایسا بھی معلوم ہوتا ہی کہ بجاے بام کے نام اختیار کیا ہی
ظاہر تو قرینے بام ہی کے ہین جیسے اوج و شرف اور دوسرا معما جو شعر ثانی مین لفظ ظاہر
سے ظاہر ہی اسکو چھوڑ دیا انکی راے لیکن تو ع بکار خویشتن ہشیار میباش + اور دوسرے
فقرہ مین میری سمجھ مین چشمہ ہاے ظہیر مقابل نقطہ ہاے خاقانی کے بہتر ہی نہ چشم ہاے
ظہیر اور جو ایک معما شارق کا شارح نے لکھا ہی اور خود ہی اسکو مجروح کہا اُس سے
کیا سروکار –
نکتہ سنگین سعدی ارہ ایست بر سر عدی یعنے دشمنان سخن رانی و عین اودیدہ
استادحاذق ست در سدی یعنے تار دیباے معانی و دال او راہ نمائیست در سعی
کعبہ تحقیق و پاے قوسیست در تدقیق یعنے محل سعد اکبر توفیق و گوہر نظم نظامی
در مخزن شیرین کلامی نقش نظامی دارد کہ گوے درمیان ہر نقطے الف الفت الماس وار
سوراخ کردہ بلکہ از گوہری کہ مکنون بحر ضمیر اوست در ہر نقطے نئی ظاہر کردہ رباعی
در راہ سخن گرد جہان شدی پے + سعدی کہ بماندہ دیدہ حیران در وے + تشریح نے
کلک نظامیست فرق + بنگر نظمای متفرق در نے + اللغات عدی بضم و کسر
دشمنان حاذق زیرک و استاد کار سدی بالضم و الفتح تار جامہ علاوہ سعی دوڑنا اور
کوشش کرنا تحقیق راست درست کرنا قوس بالفتح کمان و گنزو نام برج خانہ
مشتری تدقیق باریک کرنا اور اچھا کہنا سعد اکبر مشتری کہ علامت اسکی تنجیم مین یا ہی
توفیق مددکرنا کسی کی کسی کام مین نظم بالفتح آپسمین مل جانا اور جدا ہر پرونا اور
وزن و ترتیب سخن کی اور شعر اور رشتہ مروارید اور وہ تین ستارے جو جوزا سے قریب ہین
سدی بضم و تشدید دال نام ایک دانشمند کا کہ کوفہ کی مسجد کے قریب منجر بیچتا تھا
فرق بکسر و فتح راجع فرقہ گروہ مردم پے پیٹھ کہ کمان وغیرہ پر لپیٹتے ہین و بمعنی رگ
و پاو نشان قدم و عقب و کرت و مرت و تاب و طاقت ظماء بفتحتین تشنہ ہونا اور
بکسر تشنگان متفرق پریشان و جدا کردہ معنے ترکیبی نثر اس نکتہ مین سعدی نظامی
دو کا ذکر ہی اور سعدی کے ہر حرف سے ایک صفت عمدہ نکالی ہی چنانچہ فرمایا کہ

سین سعدی کا ایک اژدہ ہی سر پر عدی یعنے دشمنون سخن رانی کے کیا مجال جو سر اٹھا سکین
اور عین اسکی دیدہ ہی سدی یعنے دیباے معانی کا کہ تار تار موٹا ہین خوب دیکھا سمجھا ہی
اور دال اسکی بڑی رہ نما ہی سعی کعبۂ تحقیق کی یعنے تحقیق مین انکی بڑی سعی اور کوشش
کو بتاتی ہی اور یا اسکی ایک قوس ہی تدقیق کی کہ خانہ ہی سعد اکبر کے مشتری جسکی تنجیم
مین یا ہی علامت بھی ہی اور یاے ترکی مین کمان کو بھی کہتے ہین اور خوشنویسون کی
اصطلاح مین بھی ایک یا قوسی ہوتی ہی جسکو کھینچ کے لکھتے ہین اور خواجہ نظامی اپنے
گوہر نظم کے مخزن شیرین کلامی مین ایسا نقش و نظام رکھتے ہین چنانچہ انکے کلام مین
پیوستگی اور نظم ظاہر ہی اُس نظم و پیوستگی سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ الف اُلفت کے
الماس سے سوراخ کیا ہی اور ہر گوہر نظم مین اُلفت و پیوستگی کر دی ہی بلکہ ہر گوہر سے
جو اُنکی بحر ضمیر مین مکنون تھا ہر ایک نظم مین ایک نم ظاہر کر دی ہی یعنے سیرابی و
شادابی اُس سے ظاہر و باہر ہی معنے ترکیبی رباعی یعنے راہ سخن مین ایسی یکہ
دیوار و سد جہان نے بنا دی ہی کہ دیکھنے والونکی آنکھین اسکو دیکھ کے حیران ہین کہ
سعدی کے سخن سے سخن کی حد ہی اور سخن سعدی کے واسطے ہی اور فرقہ کے فرقہ
تشنہ نی کلک نظامی کے ہین دیکھ تو اس کلک مین کیسا ظما پھیلا ہوا ہی کہ دلیل
ثبوت دعوی تشنگی عام کی ہی معنے معماے نثر سعدی مین سین عدی پر اور عین
سدی مین اور دال سعی مین لانے سے سعد ہوتا ہی اور سعد کا قوس مین محل ہونے
سے جو یا ہی خواہ علامت مشتری کہ خود اسی سے مراد ہی یا یاے بمعنی کمان سعدی
ہوتا ہی اور جو سین عین دال یا کو جو جدا جدا کیے ہین جمع کرین تب بھی سعدی ہی
اگر لفظ نظم مین الف اُلفت کا سوراخ کرے گا نظام ہو گا نظامی بیاے معروف
کا نقش نظامے بیاے مجہول ہی اور نظامی کے اول آخر سے نم بھی ظاہر اور ظاہر
کردہ سے یہ اشارہ کہ نے بیاے مجہول حاصل ہوتا ہی نہ فقط نم اور یا مفید ہی معنے
ترکیبی مین لیکن یہ بھی صورت نظامی کی نمی کی ہی اور معما مین صورت کا اعتبار ہی
معنے معماے رباعی سدی مین دیدہ یعنے عین لانے سے سعدی ہوتا ہی

ظما کو متفرق کرنے سے ظاہر ہوتا ہی اور نے مین پھیلانے سے نظامی **محسنات کلام** سنہ ہی کے حرفون کو متفرق اور جمع کرکے کیا ہی لطف سے سعدی نکالا ہی مخزن کا لفظ کہ نظامی کی تصنیف ہی اور نیز برعایت گنجہ کہ اُنکا مسکن ہی کیسا خوب ہے قوس اور دریا سے سعد اکبر مناسب یکدیگر الف اُلفت الماس سب مین سر کلمہ حرف واحد ہی کو ہر بحر کا نون نظم کی برعایت یکدیگر تحقیق تدقیق توفیق تینون کلمے ایک وزن کے ہین اور علی ہذا الاختلاف شارح لکھتے ہین کہ سعد اکبر توفیق راہبر ساختہ یہ مصرع کی عبارت مین کہان ہی شارح نے لکھدیا اُنکی خوشی اقلیدس تو یہ ہی کہ کوئی مانے گا نہین بلکہ محل سعد اکبر کہا ہی کہ فی الواقع اُسکا خانہ ہی پھر نقش نظامی دارد اسمین کچھ جھگڑا حضرت نظام الدین اولیا کا لکھکر آپ ہی طے کیا ہی الحمد بدرع رسید بود بلائے ولی بخیر گذشت ہوجانے ایسے لکھنے سے کیا فائدہ اور نقش کو نفس بمعنی دم کے بھی ٹھہرایا ہی اور اعراض کیا ہی مصرع نے تو نقش واسطے بچاو لفظ نظامی بیاے معروف کے اور نظامی بیاے مجہول کے کہا ہی نہ نظام الدین اولیا جیسے در ہر نقطے نئی ظاہر کردہ فرمایا ہی کہ اُسمین بھی معروف و مجہول کا لحاظ کرکے ظاہر کردہ کہا ہی واللہ المستعان وعلیہ التکلان۔

نکتہ عذوبت سخن کمال آبیست کہ در دل ہمہ جا دارد و عکس این آب در ہر گلزمین اُفتادہ گل طے سر برآوردہ **شعر** بوستانہاے خیال از سخن عذب کمال + دایم آب روانست ازانست کم آل + **اللغات** عذوبت خوش مزہ ہونا پانی کا اور شیرینی اور چیزون کے سواے پانی کی مجاز ہی کمال تخلص شاعر ہمہ ترجمہ کل کا عذب بالفتح آب شیرین وخوشگوار و نیز خوردنی و نوشیدنی خوشگوار آل فارسی مین بمعنے رنگ سرخ و اسپ اور ایک قسم سراب و چوب وخیمہ اور ایک بیخ ہی کہ اُس سے کپڑے رنگتے ہین **معنے ترکیبی نثر** یعنے کمال کا سخن ایسا ایک آب شیرین اور خوشگوار ہی کہ جسکی سب کے دلون مین جگہ ہی اور یہ وصف رکھتا ہی کہ جس گلزمین پر اسکا عکس پڑگیا وہان سے ایک کامل نے ظہور کیا ایسا اثر وفیض

اس آب کا ہی معنے ترکیبی شعر یعنے جتنے بوستان خیال کے ہین سب مین سخن شیرین کمال سے آب روان ہی اور اسکے فیض سے سرسبز وریان اسی سبب سے اسکے سخن مین سراب یعنے دہوکا آب کا مطلق نہین ہی آب ہی آب ہی معنے معماے شعر کمال کے اول آخر سے کل ہوتا ہی لفظ ماجب اسکا دل یعنے گل کمال حاصل ہوگا اور اسکے عکس غیر مستوی سے کامل نکلتا ہی معنے معماے شعر اسمین بس یہی کہ کم اور ال کی ترکیب سے کمال حاصل ہوتا ہی محسنات کلام کلمہ مین کیسا خوب ہی کہ کل وگل دونون جمع ہین دردل ہمہ جا وارد کیا ہی دونمین واقع ہوا کہ سب مخلوق اور دل کل دونونکو شامل ہی اُفتادہ اور سر برآوردہ متضادہ عذوبت اور آب اور عکس وروان سب مناسب یکدیگر خیال کمال ال تینون ہموزن ملے ہوا اور کہ صاحب غور پر پوشیدہ نہین الا اشتلاف شارح نے کم وآل کے معنے مین لکھا ہی کہ لغت ترکی مین اسکے معنے کم گیر کے ہین اور مطلب یہ لکھا کہ تمام زمینین دلون کی آب سخن کمال سے بہرہ ور ہین پس ہمصاحب ال کو چاہیئے کہ اس آب سے تہوڑا لے تا سب کو فیض ہو نحو اور کسی چیز کے منع کرنیکے مین لفظ ترکی بہت مفید ہوا اسلئے شعر مین بجاے کم وآل ترکی کے الفاظ مین کہکے بہت آب لینے سے منع فرمایا ہی چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام نے بھی ایک فرشتہ نے چغد بیک لغات ترکی کہکے جب خطاب کیا فوراً جنت سے نکل کہڑے ہوے ورنہ نکلتے نہین تہے شارح کو یہ تحقیق معنے لغت ترکی کی اور ایسا موثر ومفید ہونا انکا منع کرنے کے معاملہ مین اور سمجھنا اور جاننا زبان ترکی حضرت آدم علیہ السلام اور فرشتونکا کہین ثابت ہوا ہوگا جب تو لکھا ہم تو ظاہر یہ جانتے ہین کہ مصرعہ نے عذوبت و روانی آب سخن کمال سے نکتہ کو بہر دیا ہی بلکہ خود شارح اپنے معنے کو دیکھین پہر کم گیری کیسی وعلی ہذا باقی تقریر الحاصل ع ہرکس بہ خیال خویش خبطے دارد انہون نے اپنے معنے لکھے مین نے اپنے لکھے وللہ الخیار —

نکتہ الف خواجوے نخلبند از عذوبت الفاظ وروانی معانی درمیان نقش دوجہ

نخل گفتگو انگیختہ و عین عماد برائے دام دل از سلسال بیان آب روان در شہر آوردہ

قطعہ از رشک سرو بستان ہمچون ہزار دستان + دارد ز نخل خواجو سر جوش آوخ دل + وز خامہ عماد ار ابر ار چہ کشتہ دامع + بر روے دیدہ بنگر ستر عماش حاصل +

اللغات خواجو نام شاعر نخلبند باغبان نخل درخت خرما عماد نام شاعر سلسال آب شیرین و خوشگوار وصاف عد بالکسر چیاہ قدیم اور چشمہ جسکا آب روان منقطع نہو اور کثرت اور بسیاری کسی چیز کی و بالفتح گنتی اور گننا شمر بفتحتین حوض و تالاب و سرشیر سر جوش جوش اول جسمین روغن وغیرہ ہوتا ہی آوخ بفتح واو آہ وا افسوس و کلمہ تعجب دامع آنسو بہانیوالا عما بفتحتین اندھا ہونا اور گمراہی وابر بلیط وابر تنک رقیق مانند دود **معنے ترکیبی نثر** یعنے خواجو نخلبند سخن کے الف نے نہایت شیرینی الفاظ و روانی معانی سے درمیان نقش دو جو کے نخل گفتگو کا بلند کیا ہی یعنے جیسے نخل خرما رطب بار و پر برگ و شاخ اور بلند ہوتا ہی ایسے ہی نخل اسکی گفتگو کا بلند و پربار ہی اور عماد کے عین کہ ذات اُسکی ہی واسطے دل دام کے سلسال بیان کے آب روان سے آب شمر مین لائے یعنے تالاب و حوض کے آب مین اُسکے سلسال بیان سے آب ہو گئے **معنے ترکیبی قطعہ** یعنے رشک نخل خواجو سے سرو بستان مثل بلبل ہزار داستان کے سر جوش آوخ یعنے آہ وافسوس دل کا رکھتا ہی کہ ایسی بلندی ورستی افسوس مجھ مین نہین ہی اور عماد کے قلم کا باران دیکھکر ابر اگرچہ واقع ہوا یعنے شرم و حسرت سے رونے لگا لیکن عماد کے روے دیدہ پر ستر عما کا حاصل ہی اشتق مترشح ہی کہ عماد نا بینا ہی اور کور **معنے معماے نثر** خواجو مین پہلا خو تو نقش جو ہی دوسرا خود جو اور دونون کے بیچ مین الف آنے سے خواجو حاصل ہوگا دام دل ما د ہوا جب ما د پر عین عماد آئیگا عماد ہو جائیگا عماد کے اول آخر سے عد نکلتا ہی اور ما اسمین لانے سے بھی جو بمعنی آب کے ہی عماد ہو جاتا ہے **معنے معماے قطعہ** آوخ کا دل خوا ہوا اسمین سر جوش کا جو جو ہی ترکیب دینے سے خواجو ہو جاتا ہی اور ہرگاہ لفظ عما کا روے دیدہ پر جو دال ہی لائینگے عماد ہوگا عماد کے کشتہ ہونے سے دامع ہوتا ہی عماد کا معما نظم و نثر دونون مین

دو دو دفعہ پیدا کیا ہی اور خواجو کا ایک ایک صورت پر **محسنات کلام** عد کا لفظ جو عماد سے نکلتا ہی کیسا لطف رکھتا ہی کہ اگر بالکسر کہین تو مناسب ما و شمر کے ہوگا جو بمعنی آب اور چشمہ اور تالاب کے ہی جیساکہ عد کے معنے مین لکھی گئی اور اگر بفتح کہین تو بمعنی گنتی کے مناسب شمر کہ امر شمردن کا ہو سکتا ہی ایسے ہی سرجوش جو دو معنے دیتا ہی اور روے دیدہ سوا انکے اور رعایات و مناسبات دیگر کما ھو الظاہر علی فہم الفہیم **الاختلاف** شارح نے تین قسم کے معنے آب روان در شمر آوردہ کے لکھے تینون مین لفظ شمار کا بجاے شمر کے اخذ کیا ہی بلکہ **لغات کے معنے** جو لکھے ہین انمین بھی لکھا ہی شمر بمعنی عدد و شمارہ اور لغت مین جو معنی شمر کے ہین مین نے لکھ دیے شارح کا یہ حال ہی ع درمیکدہ زنیمغنے اصلا خبری نیست + ایسے ستر عماش حاصل مین بڑی توجیہین اور نقش دو جو مین کافیہ اور عبد الغفور سب کو جمع کیا ہی اور طول طویل تسویلین خارج از ما نحن فیہ بھر کے کاغذ سیاہ کیا ہی اور سرجوش بہن بملاحظہ معنے معماے شبین ضمیر کا ٹھہرایا ہی اچھی شرح لکھی طالب معنے جو رجوع کرے کہ معنے متن کے معلوم کرون کہ صحیح کیا ہین تو بے ساختہ کہہ اٹھے روزے بخشوانے آئے تھے الٹے نماز گلے پڑی۔

نکتہ سرسبزی حرف اول خسرو طوطی شکر خاے ہند ست کہ بر سر سرو راستی طبع بلند آشیان دارد و شیرینی مطلع حسن علاوہ حلاوۃ سخن کہ بدندان نی قلم پیوستہ شدہ **قطعہ** شد نظم خسرو بحر ہند آب و سواد او نگر + طوطی کلک اوزنی آوردہ خس بر رو نگر + از حسن شعر تر حسن آوردہ در کف بحر ہا + حسن بر سر نون قلم زا و از موج او نگر + **اللغات** خسرو نام شاعر طوطی ہند لقب انکا حسن نام شاعر مطلع انکا مشہور ہی علاوہ بکسر وہ بار جو کسی بار پر رکھین اور جو چیز کہ کسی چیز پر بڑھائین فارسی مین اسکو سربار کہتے ہین بفتح خطا ہی حلاوت شیرینی سن بالکسر و تشدید یدلون دندان سواد بفتح سیاہی رنگ و حوالی شہر و نواحی وملکہ و ذہن خس بالفتح خاشاک و کاہ و بچھاے باریک اور ایک گیاہ خوشبودار دو تخم کا ہو و بخیل و ناکس کف بالفتح

وتشدید پنجہ دست وکف دست وکف پا اور جھاگ جیسے کف دریا اور کف صابون وسوختہ چقماق حسن بالکسر وتشدید نون جاننا اور آگاہ ہونا اور معلوم کرلینا و آواز نرم نون ماہی وشمشیر ودوات وسیاہی وشب وچاہ زنخدان معنے ترکیبی نثر حضرت خسرو کہ طوطی شکر خاے ہندوستان کے ہین انکا حرف اول جو خاے سرو راستی طبع بلند کے سر پر آشیان رکھتی ہی اسی سبب سے ہمیشہ بہار اور مثل سرو کے خزان سے بے آزار ہی اور مطلع حسن کی شیرینی علاوہ حلاوت سخن کے ہی کہ اُنکی نی قلم کے دندان سے گھلی ملی ہوئی ہی اسوجہ سے گو سخن اُنکا شیرینی سے پر بار ہی لیکن شیرینی مطلع کی اُس بار پر علاوہ اور زیادہ ہی معنے ترکیبی قطعہ معمر رحم کہتے ہین کہ نظم خسرو کی ایک بحر ہند ہی ذرا اُسکے آب وسواد کو دیکھ کیسا طول عرض اور قعر وعمق رکھتا ہی اور اُسکی طوطی کلک کو دیکھ کیسی نے سے خس رو پر لائی ہی یعنے باوصف اسکے کہ کلک اسکی نی سے ہی جو خشک ہوتی ہی لیکن یہ خس یعنے گیاہ سبز وخوشبو ظہور مین لائی ہی اور حسن اپنے شعر تر کے حسن سے ہر بحر کو اپنے کف مین لایا ہی یعنے قبضہ قدرت مین اور اُسکے نون قلم کے سر پر حسن لگا پھر آواز اسکے موج کی دیکھ کہ وہ صریر کلک ہی جو اُس سے موج مار رہی ہی بحر وکف دونون مین ایہام ہی بمعنی دریا وبحر شعر ایسے ہی کف بمعنی ہاتھ اور جھاگ اور دونون کے موافق معنے ہوسکتے ہین یعنے دریا جوش حسرت سے جھاگ مُنھ مین بھرے ہوے ہی معنے معماے نثر سرو کے سر پر خا آنے سے خسرو حاصل ہوتا ہی علاوہ کا علاوہ ها ہی اور دندان مرادف سن جب حا علاوہ سن کے ہوگی حسن ہوجائیگا معنے معماے قطعہ لفظ خس جب لفظ رو پر آئیگا خسرو ہوجائیگا اور لفظ حس نون پر آنے سے حسن ہوجائیگا محسنات کلام سرسبزی طوطی شکر خا ہند سرو راستی بلند آشیان شیرینی حلاوت بحر آب تر کف موج سب باہمدیگر مناسب حسن حسن تجنیس تمام خس حس تصحیف آوردہ درکف بحر کیسا لطف ہی یعنے دریا کف مین لایا جو مراد قبضہ مین لانے سے ہی برعایت ذریا کف بمعنی جھاگ

یا شعر کی بحر عین کف مین لایا اسکی رعایت سے کف جو ایک قسم زحاف سے ہی یا دریا کو جوشش حسرت سے کف مین لایا سواد کیسا خوب ہی کہ بحر اسود بحر ہند ہی باقی اور جو ہین تامل متامل پہ چھوڑتا ہون **الاختلاف** شارح لکھتے ہین کہ خسرو کا سر کلمہ خا ہی اور خضر کا بھی اور خضر بمعنی رنگ سبز اسواسطے سر سبزی حرف اول خسرو مصرع نے کہا ہی یا نا لیکن سواے سر سبزی کے کہ وہ مناسب طوطی کے بھی ہی اور بڑے لطف کے ساتھ کہ اسکا سر سبز ہونا بھی ہی اور کوئی اشارہ مصرع کیطرف سے خضر کا نہین ہی پھر کیسے یقین کیا جاے **شعر** دریا و کوہ دررہ و من خستہ و غریب + ای خضر پے خجستہ مدد کن بہمتم +

تکلم سواد ترکیب جلال در دیدہ تکلم جلاے مردم ست و اوحدی طوطی بلاغت بیان اوحدی ست کہ شمع الف قلمش بر سواد وحی دلیلے دارد **رباعی** در باغ سخن بلبل بستان بمقال + لال ست بہ پیش غنچہ جیم جلال + او چیست مصور اوحدی را کہ گرفت + در سایہ او چو تیر و برجیس مآل + **اللغات** سواد سیاہی و ملکہ و ذہن و مسودہ ترکیب ایک چیز کو دوسری چیز مین ملانا اور رکھنا ایسا کہ وصل ہوجاے جیسے نگین و خاتم تکلم سخن کہنا جلا بفتح در آخر ہمزہ اور محاورہ فارسی مین بے ہمزہ خانمان سے کسی کو نکال دینا یا خود ترک وطن کرنا بالکسر سرمایہ مخصوص اور زنگ سے صاف کرنا کہ روشن ہو جاے جلال و اوحدی ہر دو نام شاعر بلاغت جوان ہونا اور پہونچنا کمال اور منتہا کو اور لانا کلام نہایت مقتضاے مقام کے وحی بالفتح القا و الہام و کتاب و پیغام خدا اور سخن پنہان کہنا اور سخن پنہان اور لکھنا دلیل ذال ہر دو بمعنی راہنما بمقال کی با توقیت کی ہی لال سرخ و گنگ آوج بلندی ضد حضیض تیر عطارد کہ علامت اسکی نجوم مین دال ہی برجیس مشتری جسکی علامت یا ہی مآل بمد ہمزہ بروزن مقال جاے رجوع و بازگشت و انجام کار **معنے ترکیبی** شارح مصرع کہتے ہین وہ سواد یعنے تحریر جسکو جلال نے دیدہ تکلم مین ترکیب کیا ہی ایک جلا ہی چشم مردم کے واسطے کہ چاہیے اسکو سرمہ عام سمجھو چاہیے سرمہ مخصوص

جاہیے صفا اوحدی اُسکے بلاغت بیان کی طوطی اُس حد ہی کہ شمع جو اسکے الف قلم کی ہی
یعنے الف قلم سے جو شمع روشن کرتا ہی سوادوحی پر ایک دال و دلیل رکھتا ہی گویا
کلام اسکا القا و الہام ہی ہی کہ عالم غیب سے اسکے دل مین گذرتا پڑتا ہی
معنے ترکیبی رباعی جلال جسوقت کہ باغ سخن مین گفتگو و مقال کرتا ہی بلبل
اُسکے جیم کے سامنے کہ گل کی کلی کیطرح ہی لال و گنگ ہو جاتی ہی مجال مقال
کی نہین رکھتی اور اوحدی ایسا معمور با اوج ہی جسکے سایہ مین تیر یعنے عطارد کشتی
فلک ہی اور مشتری قاضی فلک دونون اپنی بازگشت اور جائے رجوع رکھتے ہین
اسقدر بلند اور روشن کلام ہی معنے معماے تفر لفظ جلا کو جب تکلم کے دیدہ مین
لائینگے جو لام ہی جلال حاصل ہوگا اوحد بیت سے خود پورا اوحدی نکلتا ہی اور
الف جسکا اشارہ شمع الف قلم کے ساتھ ہی سوادوحی پر لائینگے اور دلیل اسکی دال
ہوگی تب بھی اوحدی ہو جائیگا معنے معماے رباعی جیم کے سامنے لال ہونے
سے جلال بنجاتا ہی اوج و اوح باہم تصحیف جب اوح کے سایہ مین دال عطارد
اور یا مشتری کی آئیگی اوحدی ہوگا محسنات کلام اوحدیت کیا الطف ہی
جو ضمیر اوحدی کو بھی شامل ہی اور پورے نام شاعر کو غنچہ جیم کیا خوب کہا ہے کہ
خوشنویس بصورت غنچہ کے لکھتے ہین اور بنسبت خموشی کے اسکی یعنے غنچہ کیطرف
کرتے ہین اور برعایت اسکے لفظ لال آیسے ہی دلیلے دارد کہ وہ دال ہی مرادف
دلیل اور سایہ اور مال کہ اوحدی مین گویا دال عطارد اور یا مشتری کی اسکے سایہ
مین ہی اور سواد اور ترکیب اور دیدہ اور جلا لنظر مردم وغیرہ سب برعایت یکدیگر
اور علاوہ انکے کیسے مرعایات و مناسبات بھرے ہین کہ ذہن رسا پر سب عیان
ہین و عیان راچہ بیان الاختلاف شارح کی فکر متفرعہ کو اس نکتہ مین بھی احتمال
شاخ در شاخ ہین اور مجکو تو پند سعدی رح کی یاد ہی شعر ثباتے بدست آر اے
بے ثبات + کہ بر سنگ گردان نروید نبات + سوائے احتمال دیگر کے کہتے ہین
کہ دیدہ تکلم معتد بہا نہین ہی نہ معنے ترکیبی مین نہ معنے معماے مین میری دانست مین

دیدہ نکلا لام ہی حسب اصطلاح اہل معما کہ کاف چشمہ دار بھی اسمین لگا ہوا ہی بس معنی معما
مین کیا خلل ہی اور معنی ترکیبی تو باید وشاید موجود چنانچہ لکھے گئے ہان شارح نے جو
معما نکالا ہی اور مردم کے لفظ سے مرکو لام ٹھرایا ہی اور لفظ دم کو دُم نام جلال کی کہ وہ
لام ہی قرار دیا ہی یہ بیشک خلل سے پاک اور موافق معنی ترکیبی ومعما کے ہی
مر لام کے معنی کہان ہی البتہ لام کے انواع اختصاص وتملیک وغیرہ سے ہی نہ خود
بعینہ لام اور مصرع ایسے شخص نہین ہین کہ جلال کے نام مین دُم لگا کے مورد جرح
اور قدح کے ہوتے مدح جلال کی کرتے ہین نہ مذمت وقدح اور بہت باتین ہین جسکا
جی چاہے انکی شرح دیکھے مین کیون کاغذ سیاہ اور اپنی اوقات تباہ کرون اپنی ہی
تحریرکی خیر مانگون خدا نہ کرے مرج فتنے کے مین داخل ہون اللھم
احفظنا۔
نکتہ ناصر در آتش بیان از چشمہ صاد عین حیوان ظاہر کردہ وبیک نقطہ کہ از رشحات
اقلام بر چمن حروف نامے ریختہ ناصر شدہ شعر بنا رعشق سراپاسے یافتہ ناصر +
بانظ او دل سامع ازان بود ناصر + اللغات ناصر نام شاعر آتش بیان شاعر فصیح بیان
عین حیوان چشمہ حیوان رشحات جمع رشحہ بمعنی قطرات وچکیدگی نقطہ ریختن کنایہ
فال رمل سے دیکھنا سراپا خلعت وتمام اندام وتمام ہر چیز اول سے آخر تک
ووصف تمام اندام معشوق ناضر تازہ ونہایت سبز ونہایت سرخ ونہایت زرد
وجامہ خوک معنی ترکیبی شعر ناصر کیسا اعجوبہ کار ہی جسنے بیان کی آگ مین صاد کے
چشمہ سے چشمہ حیوان کا ظاہر کیا ہی یعنی جتاتا ہی کہ مین آگ مین چشمہ بہاتا ہون
اور وہ بھی چشمہ حیوان ورنہ آگ مین چشمہ کہان یہ اسی کا حق وحصہ ہی اور جس
نام کے چمن حروف مین ایک نقطہ بھی اسکی قلمون کی چکیدگی کا ٹپک گیا وہ سراپا
ناضر ہوگیا اسے تازہ وتر اور سراسر سبز ایسا فیض اسکے قلمون کا ہی معنی
ترکیبی شعر یعنی ناصر نے آتش عشق سے سراپا خلعت پایا ہی یعنی عشق سے
معزز وممتاز ہوا ہی اسی سبب سے دل سامع کا اُس سے ایک نقطہ مین تازہ

اور ناضر ہوجاتا ہی یعنے نہایت ہی تازہ اور سبز یا سرخ و پر فروغ مثل آتش کے یا زرد برنگ عاشقان اسلیے کہ وہ خود بھی عاشق ہی **معنے معماے نثر** نار مین چشمہ صاد کا ظاہر ہونے سے ناصر ہوتا ہی اور ناصر پر ایک نقطہ ٹپکا دینے سے ناضر ہوجاتا ہی اور محل نقطہ کا سواے صاد کے اور کوئی نہین ہی **معنے معماے شعر** ناصر کا سراپا نار ہی اور اسپر نقطہ ہونے سے ناضر **محسنات کلام** آتش اور چشمہ صاد عین نقطہ قلم چمن حروف وغیرہ سب مراعات یکدیگر **الاختلاف** اصل کتاب مین اگرچہ بلفظ اوودل الخ لکھا ہی لیکن میری دانست مین شاید بلفظ کی جگہ بنقط او ہو۔

نکتہ چشمہ میم سلمان با الف ماہی محیط معانی ست نمی بینی کہ سل کہ کشتی ست بر زبر دارد ونون کہ ماہیست در زیر **شعر** حروف اول سلمان سل ست و آخر مان + کہ فن شعر از و پرس دیگر یا مان + **اللغات** سلمان نام شاعر محیط سمندر رو کتاب فقہ سل کے معنے مصنف رح نے خود لکھدیے اور نیز بمعنی پرس کہ امر ہی سال یسال سے نون کی تفسیر بھی مصنف رح نے کردی مان بھی امر ہی ماندن سے جسکے معنی چھوڑنا ہین اور رہنا **معنے ترکیبی نثر** میم سلمان کا چشمہ مع الف کے ایک ماہی محیط یعنے سمندر معانی کا ہی تو کیا خیال نہین کرتا کہ سل جو کشتی ہی اپنے اوپر رکھے ہوے ہی اور نون کہ مچھلی ہی اپنے نیچے رکھتا ہی پھر سمندر مین اور اسمین کیا فرق ہی یعنے اسکے نام سے ظاہر ہی کہ یہ شخص بھی اسباب و متاع گرانمایہ سخن کے کشتی کیطرح لادے ہوے ہی اور غور معانی کو بھی بخوبی مثل ماہی کے پہونچا ہوا ہی **معنے ترکیبی شعر** حروف اول سلمان کے سل ہین اور آخر کے مان تبس ای مخاطب خود انھین لفظون سے یہ اشارہ ہی کہ فن شعر مین جو کچھ پوچھے تو سلمان سے پوچھ اور سب کو چھوڑدے کوئی اس قابل نہین ہی **معنے معماے نثر** سلمان مین اول سل اور بیچ مین ما اور آخر مین نون خود اسکے نام سے ظاہر **معنے معماے شعر** سل مرادف پرس اور مان دونون کی ترکیب سے بھی سلمان حاصل ہوتا ہی **محسنات کلام** برعایت لفظ ما سلمان کے معانی اور ماہی اور مان سب ما والے لفظ لائے ہین ایسے ہی ما اور محیط و کشتی

دونون سب مناسب یکدیگر زیر و زبر متضاد و قس علی ہذا ما محیط معانی تینون کا سر کلمہ سین **الاختلاف** شارح نے مصرع کے چشمہ میم با الف کہنے مین کچھ سوال و جواب لکھے ہین میری سمجھ مین یہ ہی کہ اگر پورا لفظ ما کہتے لفظ چشمہ کا جو میم کے لیے ضرور رکھا رہ جاتا اور جو چشمہ میم ہی کہہ کے چھوڑ دیتے تو ما حاصل نہین ہوتا اور یہ کچھ ضرور نہین کہ میم کو چشمہ کہا تھا الف کو بھی خواہی نخواہی کچھ کہتے مقصود سے مقصود ہوتا ہی اور سے کیا غرض۔

نکتہ اگرچہ الف و فاے حافظ از ملامت و طعن کلمہ ملال ست در خط اہل طرب اما در نظر تیز بینان حاے او شکل پیکان ست بر الف تیر پیکر فشانده تا ہر فظ غلیظ طبع را در پاے افگند **شعر** طبع حافظ ہست حالا لافظے مانند تیغ + بر ظرافت حاف رافت ریختہ او بید ریغ + **اللغات** آف بالضم ملامت و طعن خط بالفتح و تشدید بہرہ و نصیب و در فارسی خوشی و خرمی فظ بالفتح و تشدید بدخو و سخت دل و درشت سخن غلیظ سطبر و درشت ضد رقیق و ناپاک اس معنی مین بہت مشہور ہی حافظ معروف فارسی والے قوال و مطرب کے معنے مین لاتے ہین لافظ مرد لفاظ ظرافت خوش طبعی و الحاف گھیرنیوالا اور مہربان رافت مہربانی **معنے ترکیبی نثر** حافظ جو قوال کو بھی کہتے ہین برعایت اسکے مصرع کہتے ہین کہ حافظ کے نام مین الف و فا کہ مجموع اسکا اف ہی بمعنے طعن و ملامت اگرچہ اہل طرب کے خط و حصہ خوشی مین پڑی ہی لیکن کیا ہوا جو تیز بین ہین وہ خوب سمجھ رہے ہین کہ حا حافظ کے نام مین ایک پیکان ہی الف تیر پیکر پر چڑھے ہوے تا ہر فظ غلیظ طبع کو گرا کے اپنے پانون پر ڈالے اور سرزنش سے آپکو بچالے چنانچہ ظاہر نام حافظ سے یہ بات ظاہر **معنے ترکیبی شعر** یعنے حالا طبیعت حافظ کی ایسی لافظ اور باتون ہی مثل تیغ کے جسنے ظرافت پر حاف رافت کا بید ریغ بٹھویا ہی یعنے بڑی ظرافت و رافت والی طبیعت ہی **معنے معما سے نثر** حافظ مین الف و فا سے اف اور اسکے اول و آخر سے خط حاصل ہوتا ہی جب خط کے درمیان مین اف آئیگا حافظ ہو جائیگا حا مع الف بصورت تیر مع پیکان کے ہی اور پانون حا کا الف بصورت

یا جب فظ اسکے زیر پا ہوگا تب بھی حافظ حاصل ہوگا **معنے معماے شعر** حالا کی جا
جسکی لاکو دوسری لا سے لا کیا ہی فظ پر لانے سے حافظ ہو جاتا ہی اور جب حاف کو ظرافت
سے رافت کو ریختہ کر کے لفظ حاف کا ظاہر لائینگے کہ ظا ہی رہیگی پھر بھی حافظ ہو جائیگا
محسنات کلام اہل طرب خط ریختہ بنظر حافظ کیسا خوب ہی ایسے ہی پیکان اور تیر
اور تیغ مناسب یکدیگر تیر تیز تصحیف حالا لافظی کہ پہلی لاکو دوسری لا سے لا کیا یعنے
حالا کا لانہین ہی نہ لافظ کا لا ہی کہ اسکی نفی پہلے سے کی ہی اور لافظی مین یا وحدت کی جو
بتاتی ہی کہ ایک فظ یعنے فقط فظ کیسے الطف ایما ہین کہ سدد را لمص ایسے ہی حاف رافت
ریختہ اور انکے علاوہ غور کرنے سے مل سکتے طبع سلیم کو متوجہ کرنے کے واسطے بھی کافی ہین
الاختلاف اصل کتاب مین پہلے فقرہ مین بجاے ملامت کے ملالت بھی نسخہ ہی
لیکن لاطائل ملامت ہی ٹھیک ہی اور شارح کے معنے اپنے رنگ کے ہین مجکو
اُنسے کیا۔

نکتہ عرائس نفائس انفاس شیخ خجندی را ضدیست کہ پری در وی حیران ست
و بساط انبساط بساطی بسطے دارد کہ منصوبہ قلب معانی در وی قایم ست و اسپ
تخئیل بہر کوے کہ باز گردانیدہ پیشش طے آمدہ **قطعہ** از خامہ مرتخ وش خاہی
خجندی شد رقم + در ترکتاز معنوی جندی بزیرش از حشم + طاس فلک گرد انش
در پے چو مہرہ کہ کجا + طبعے بساطے خواند خوش نقشے بساطے از قلم + **اللغات**
عرائس جمع عروس زن و مرد نو کد خدا نفائس بفتح اول و کسر ہمزہ جمع نفیسہ بمعنی شئے
عمدہ انفاس جمع نفس بفتحتین دم کہ وہ ہوا کا کھینچنا ہی ناک کی راہ سے راحت قلب
کے واسطے اور پھر اسی راہ سے دفع بخار کا ہی اور دونون حرکتین مل کے مجموع ایک
نفس ہوتا ہی خجند نام شہر وہان کے شیخ خجند ایک شاعر ہین خد بالفتح و تشدید و
تخفیف رخسار جن بالکسر پری یہ اسم جنس ہی کہ قلیل و کثیر سب پر صادق آتا ہی
بساط بکسر فرش و عرصہ و شطرنج و فراخی و میدان و دسترس و متاع و سفرہ چہ می
بسط بالفتح فراخی و انبساط و گستاخی و کشادہ ہونا مجازاً خوشی بساطے تخلص شاعر

منصوبہ کوئی چیز قایم کی ہوئی و تدبیر کار و بازی شطرنج قلب بالفتح دل و میانہ ہر چیز و
لشکر قایم باصطلاح شطرنج بازون کی بازی برابر تخئیل خیال کرنا طے بالفتح نام قبیلہ
و گرسنگی اور لپیٹنا اور لپیٹ کسی چیز کا علامت مریخ خا ہی ترکتا ز لوٹ و تاخت ترکانہ
جند بالضم لشکر معنے ترکیبی نثر شیخ خجندی وہ شخص ہی جسکے عروسین نفیسہ انفاس
کلام کے ایسے خد و رخسار تابان اور پر فروغ رکھتی ہین کہ پری جو حسن و خوبی مین
اور رونگی حیران کرنے والی ہی خود حیران ہو رہی ہی اور بساطی کا بساط انبساط سخن
ایسی بسط و فراخی رکھتا ہی کہ منصوبہ قلب معانی کا اسمین بسط معانی سے کبھی خالی نہین
اور اسنے اسپ تخئیل کا جس گنبد کیطرف پھیرا فوراً طے اسکے سامنے آیا یعنے اسکو
لپیٹ گیا اگر یقین نہو تو دیکھ لو اسکے نام ہی سے یہ بات ظاہر ہی معنے ترکیبی قطعہ
جب قلم مریخ صفت سے خا خجندی کی کہ خود خجندی مراد ہی لکھی گئی تو ترکتاز معانی نے
واسطے لشکر کے لشکر اسکی تحت مین پائے گئے اور ایسے کہ مریخ صفت خونریز کہ دشمن
سخن کا دم نہ مار سکے اور بساطی کا وہ کلام ہی کہ اسکی طبع نے جہان کہین اپنے
قلم سے نقش نشاطی لکھا طاس فلک گردان کا مہرہ کیطرح شوق و وجد سے گھومتا
ہوا دریے ہوا کہ جہان کہین کلام اسکا پڑھا جاے مین سنون معنے معماے نثر
خجند کے اول آخر سے خد جو بمعنے رخسار کے ہی حاصل اور درمیان مین اسکے
جن کہ پری کے معنے مین ہی موجود بسطے مین قلب معانی کو جو الف ہی قایم کرنے
سے بساطی ہوتا ہی اسپ کو پھیرنے سے بسا ہوتا ہی جب بسا کے سامنے طے آیگا
بساطی حاصل ہوگا معنے معماے قطعہ خجند کی خا کے نیچے جند موجود طاس کو
قلب کرنے سے ساط ہوتا ہی اور ساط کو بے مین گردان کرنے سے بساطی ہو جاتا ہی
بے اور بے معما مین یکسان ہین بساطے نشاطے تصحیف و نقش یکدیگر محسنات
کلام عرائس نفائس بوزن انفاس بھی نفائس کا ہم مادہ بساطے بسط انبساط
سب مین صنعت اشتقاق منصوبہ قلم قایم اسپ کوے طے مراعات شطرنج و
گوے بازی بازگر دانیدہ کیسا خوب ہی کہ کوے بازی کی لوٹانے اور قلب دونکو

شامل ہی ایسے ہی طے پیش آمدہ کہ بساطی کے سامنے بھی موجود اور دوسرے معنے مین
بھی اور رعایت چوگان بازی کی بھی کہ اُسین طے وہ ہوتا ہی کہ گیند لینے مین سبقت
کرکے میدان چوگان بازی کو طے کرجاتا ہی طاس فلک گردان کہ گردان اُسکی صفت
بھی ہی اور نیز اشارہ بہ قلب اور طاس کی مناسبت سے بہرہ اور خوبیان بہت ہین
کہ غور فکر پاسکتا ہی **الاختلاف** شارح کی وہی احتمال و طول تقریر ہی مین تو مطلب
سے مطلب رکھتا ہون —

نکتہ عین عصمت چشمہ ایست از سلاست زبان و عذوبت بیان کہ در عقبش اہل
خبرت را جز صمت حاصل نیست و کاف کلک کاتبے بر آیت یعنے برد معانی نقشے آوردہ
کہ مشتری چنگ متابعت در دامن او میزند **قطعہ** عصمت دلش از نور ذکا بود منور +
تا آمدہ از مضع دلش چہرہ در افشان + وز کاتبے آنرا کہ شدہ نور بیان جمع + کے در دلش
از مہر بود تاب پریشان + **اللغات** عصمت بالکسر پاکدامنی سلاست بفتح نرم و
آسان و ہموار عذوبت شیرینی عقب بالفتح رفتار اور کسی کے پیچھے آنا خبرت بالکسر
آزمایش و دانستگی صمت بالفتح خاموش ہونا آیت علامت و نشان آیہ بالکسر و یا
مکسور بمعنے زیادہ کن برد بالضم ایک قسم جامہ مخطط اور نوعی بازی شطرنج مشتری
ستارہ معروف جسکی علامت نجوم مین یا ہی ذکا بضم اول آفتاب و بفتح دانش و
تیزی و طبع و زیرکی و شعلہ مضع بالفتح درخشیدن برق **معنے ترکیبی نثر** عصمت نام
شاعر اور وہ ایسا سخنور پاکدامن عیب و نقص سے ہی اور اسم بامسمی جسکی عین کہ
ذات اُسکی ہی ایک چشمہ سلاست زبان اور عذوبت بیان کا ہی کہ اُسکے پیچھے
اہل خبرت کو سوائے صمت اور خاموشی کے کچھ حاصل نہین ہی یعنے روبرو تو
کسی کو مجال گفتگو کی کب ہی پیچھے بھی سوائے خموشی کے کوئی کچھ نہین کہہ سکتا ورنہ
پیچھے ہوے نہ ہوے ہر کسی کے عیب بیان کرتے ہین اور کاتبی کہ یہ بھی ایک شاعر
ہی اُسکی کلک کا کاف اتب یعنے برد معانی پر ایسا نقش ظہور مین لایا ہی کہ مشتری
جو سعد اکبر ہی چنگ متابعت و پیروی کا اُسکے دامن مین مارتا ہی تا سعادت

حاصل کرے اور وہ مشتری یا کاتبی کی ہی دامن اسکا پکڑے ہوے معنے معماے نثر
عین کے پیچھے صمت آنے سے عصمت ہوتا ہی اور حرف کاف جب اتب پر آئیگا
اور یا جو علامت مشتری کی ہی اسکا دامن پکڑے گی کاتبی ہو جائیگا معنے معماے قطعہ
مصع کا مقلوب عصم ہوا اور جب تاجسکا ایما تا آمدہ ہی عصم سے کے آخر آئیگی عصمت
ہو جائیگا اور سے مین جب تاب پریشان ہوگی کاتبی حاصل ہوگا محسنات کلام
عصمت سلاست عذوبت خبرت صمت سب ہموزن کاف کلک کاتبی تینون کا
سر کلمہ کاف برد نقش مشتری نورذکا منور مصع مہر تاب شمع جمع پریشان سب
مناسب یکدیگر تا آمدہ کیسا خوب ہی کہ علت اور حرف تا دونونکو شامل ہی اور علی
ہذاالقیاس اور بھی۔

نکتہ القصہ شہسواران میدان بیان چندان تبای تخیل خیل معانی راجولان دادہ
کہ سم سمند افہام خوردہ بینان سودہ تاند یعنے ہمتاے ایشان یافتہ اند و آشنایان
عمان معما چنان بسر موی چشمہ آبدار کشادہ اند کہ کف کفایت او ہام فرسودہ تا
با آیت بحار ضمیر ایشان رسیدہ **نظم** بمیدان نظم از کلام مخیل + ز سر مخ معنے بر آوردہ
ہر یل + ز حل معما و شرح سخنہا + بنعماے بیحد رسیدہ دہن ہا + **اللغات** القصہ کلمہ
حصر کا ہی تخیل بروزن تامل خیال مین لانا خیل بالفتح سوار و گروہ مردم و گلہ اسپان
و بمعنی بسیار و کم افہام جمع فہم خوردہ بالضم ریزہ ہر چیز و نکتہ و عیب و اخگر و او اور
یے وا و دونون طرح اسکا لکھنا جائز ہی ند بالکسر و تشدید مانند و ہمتا و نظیر و نام بت
آشنا شنا ور شناوری عمان ایک شہر ہی یمن مین کنارے بحر اعظم کے اسیواسطے
اس بحر کو بحر عمان کہتے ہین کف بالفتح پنجہ و کف دست اور بند کرنا کسی کو کسی کام
سے اور جھاگ دریا کی کفایت بکسر کافی ہونا اور بس ہونا اور سود حاصل کرنا
اوہام بالفتح جمع وہم بحار بکسر جمع بحر تخیل خیال کردہ شد مخ بالضم و التشدید مغز سر
و مغز استخوان مجاز اخلاصہ یل بفتح پہلوان نعما بالفتح در آخر ہمزہ نعمت اور یہ اسم جنس
ہی و بقول بعض اسم جمع اور اسم جمع وہ کہ معنے جمع کے ہون لیکن وزن جمع کا نہو

معنے ترکیبی نثر اس نکتہ مین بطور حصر بیان اہل سخن کا ہی جو مذکور ہوے چنانچہ فرمایا
کہانتک تعریف و توصیف ان لوگون کی کرون مختصر یہ ہی کہ یہ سب شہسوار میدان سخن
کے گذرے ہین سب نے تا تخیل یعنے معانی انکے خیال مین لاکر جو تلاش انسے افضل
اور فائق کی کی ہی اور یہانتک کہ سم سمند فہم باریک بینون کی اس تلاش مین گھس گئی
جب بھی اگر پایا ہی تو انکا ند یعنے ہمتا و نظیر ہی پایا ہی نہ بہتر و فایق اور جو پیر نیوالے
عمان معما کے تھے ایسے کہ ہر سر موسے انھون نے چشمے آبدار کھولے ہین ہر چند کہ انکے
اوہام کی کف کفایت یعنے جہانتک انکا بس چلا گھس گئین پھر بھی اُن دریا دلون
کی آیت یعنے ایک نشان ضمیر منیر کو پہونچے ہین پورے پورے نہین پہونچے کف گھسنا
اس سبب سے کہا کہ اکثر مطالعہ کیوقت کتاب دیکھنے والے ہتھیلیان بھی ٹیک
دیتے ہین معنے ترکیبی نظم یہ لوگ ایسے یل اور پہلوان میدان نظم کے تھے جنھون
نے اپنے سرون سے مغز و مخ کلام مخیل یعنے پر خیال کا نکالا ہی اور ایسے معماحل کیے
ہین اور ہر سخن کی شرح اور بسط کی ہی جس سے جملہ ذہن نغماے بیجد کو پہونچے ہین
یعنے بیحد و حساب لطف و مزے انسے پائے ہین معنے معماے نثر کلمہ خیل کو
جو حرف تا سے جولان کرینگے تخیل حاصل ہوگا اور جولان سے اشارہ تحرک یا ی
تخیل کا بھی ہی ورنہ خیل کی یا ساکن ہی کلمہ سمند مین لفظ سم کا موجود جب یہ گھس
جائیگا ند باقی رہیگا سر موسے ارادہ میم کا ہی اور چشمہ مرادف عین کا اور آبدار سے
اشارہ بلفظ ما کہ انکے مجموع سے بھی معما حاصل ہوتا ہی کفایت مین لفظ کف ظاہر
جب کف گھس جائیگا آیت رہیگا معنے معماے نظم یل کا لفظ جب مخ ظاہر کریگا
مخیل ہوگا نغما کی حد نون ہی جب بیجد ہوگا عمار ہیگا اور ذہن کہ بعمل تشبیہ میم ہی
عما کو جو نغماے بیجد ہی پہونچیگا معما ہو جائیگا محسنات کلام شہسوار میدان خیل
جولان تخیل کہ اسمین بھی لفظ خیل موجود ہی سم سمند آشنا عمان چشمہ آبدار کف
بحار یل سر مخ حل شرح معما سخن سب مناسب یکدیگر ایسے ہی افہام اوہام
کف کفایت مین سر کلمہ کاف ایسے ہی سر اور مو اور بہت ناظرین خیال فرمائین

الاختلاف شارح نے لکھا کہ بعض دہنہا سے دو میم ارادہ کرتے ہین تا معما ٹھیک ہو ورنہ عما مین میم مشدد نہین ہی اور اسکی بعض نے تردید کی ہی کہ دو میم نکالنا دہنہا سے کچھ ضرور نہین ہی ایک میم عما پر آنے سے معما ہو جائیگا پھر شارح کہتے ہین یہ سخن ضعیف ہی معما مین تین میم ہین تعجب ہی کہ میم مین تو شارح یا اورون نے جھگڑا ڈالا خیل اور تخیل اور یل اور مخیل کے پانون مین جھگڑا نہ کیا کہ کی تھین اور کی ہوگئین بس اصل یہ ہی کہ معما مین صورت معتبر ہی۔

نکتہ این ضعیف با وجود آنکہ چون مو درمیان غموم مغموم ست و در زیر دندان افعی سموم ہموم موم **شعر** بطنہ خاوی و فلس تحتہ + یدعی صدر الکیم المفلس **اللغات** غموم جمع غم مغموم بالفتح اندوہگین اور چھپایا ہوا افعی ایک قسم مار کہ نہایت زہرناک ہوتا ہی جسکے دیکھنے سے آدمی مرجاتا ہی اور یہ زمرد سے اندھا ہوجاتا ہی سموم بالفتح باد گرم کشندہ و بالضم زہرہا و سوراخہا ہموم بالضم جمع ہم و بالفتح چاہ آب خاوی بمعنی خالی فلس پشیز درم زبون تحت بالفتح ضد فوق یدعی صیغہ مضارع اے دعوے میکند صدر بالانشین و اول ہر چیز و سینہ و بالاے ہر چیز **معنے ترکیبی نثر** مصرع بعد تعریف و توصیف شعراے ماضیہ کے مفصل و مجمل اب استینافا رجوع طرف تصنیف کتاب کے کرکے اپنا حال بیان کرتے ہین کہ مین غموم مین ایسا مبتلا ہون کہ گھل گھل کے مو کیطرح زار و نحیف ہوگیا ہون اور جیسے دندان افعی زہرناک سموم ہموم کے موم کہ جسکا زہر مشہور و معروف ہی **معنے ترکیبی شعر** اور یہ حال کہ پیٹ خالی ہی اور تحت مین ایک پیسہ پشیز با این ہمہ مثل میم مفلس کے دعوی صدارت و بالانشینی کا **معنے معماے نثر** مو کا لفظ کلمہ غموم و مغموم دونون مین موجود دندان سے ارادہ سین کا ہی سموم مین سین کے بعد موم ہی اور ہموم سے بھی موم نکلتا ہی لیکن اسکا کوئی اشارہ معماے نہین ہی **معنے معماے شعر** مفلس مین میم صدر کلمہ ظاہر اور اسکے تحت مین فلس موجود اور بطن مفلس کا لام اور وہ خالی ہی یعنے بے نقطہ **محسنات کلام** سموم غموم ہموم مغموم موم سب کے آخر

میم اور ہوزن۔

نکتہ پیوستہ از غایت ہم حلقہ کمند میم ہمہ بذروۂ عالم علوی پیوستہ تا معالم ابداع بر طباع جلوہ نماید و اختر اختراع بر افق سماے اسماع بر آید **نظم** جلوہ ہاے فیض نور از راے من + نور خورشید ست بر اوج سخن + ہر کہ زین خورشید گشتش خور و شید + ہچو مہ بر مہر راے او رسید **حل اللغات** ہم بکسر ہا و فتح میم ہمتا و قصد ہا جمع ہمت عالم علوے عالم بالا معالم بفتح میم و کسر لام عالم و جہان اسواسطے کہ جمع معلم صیغہ الہ کی ہی بمعنی علامت اور یہ جہان علامت اپنے صانع کا ہی اسواسطے معالم جہان کو کہتے ہین ابداع بالکسر کوئی نئی چیز پیدا کرنا اور ایک قسم صنایع شعرا سے طباع بکسر اول سرشت و خوی مردم کہ زایل نہین ہوتی دبہ تشدید با صاحب طبیعت ذکی و کوزہ گر اختراع بالکسر ایسی چیز پیدا کرنا کہ اُس سے پہلے مثل اُسکے نہوئی ہو اسماع بالکسر سنوانا اور کانا و بالفتح گوشہا خور بالضم آفتاب شید بکسر و یاے مجہول بمعنی روشنی و آفتاب و بکسر و یاے معروف گچ وغیرہ جس سے دیوار لیسین مگر خورشید مین یاے معروف کے ساتھ فصیح لکھا ہی **معنے ترکیبی نثر** مصرح کہتے ہین کہ ہر چند ہم و غم مفلسی مین جیساکہ شعر عربی کا مفہوم ہی مبتلا ہون لیکن ہمیشہ نہایت ہم سے حلقہ میم کمند کا ذروۂ عالم علوی پر لگائے ہی رہا سواے بلندی کے ہمت اپنی کسی طرف مصروف نکی نہ مائل پستی کا ہوا اس خیال سے کہ معالم ابداع کے طباع پر جلوہ نما ہوین یعنے جہان کے جہان نئے اور تازہ باتون کے میری طبع پہ جلوہ نما ہون اور یہ اختر اختراع کے افق سماء اسماع سے نکلین یعنے یہ نئی نرالی باتین مخترع میری سماع مردم مین جو پہلے ایسی دیکھی سنی نہون پہونچین **معنے ترکیبی نظم** اب مصرح موافق سنت شعرا کے فخریہ کہتے ہین کہ میری وہ راے روشن ہی کہ نور جو جلوے فیض کے دکھا رہا ہی اسی کے فیض سے ہین اور اوج سخن پہ راے میری ایسی ہے جیسے اوج فلک پر خورشید منور کہ سب اُسکو جانتے ہین اور جسکو میری راے سے خور و شید حاصل ہوا ای روشنی بہ روشنی اُسکی راے ماہ کی طرح مہر کو

پہونچی یعنے مقابل اور طرف مہر کے ہوئی **معنے معماے نثر** حلقہ میم کا جو غایت ہم سے پیوستہ ہوگا ہم ہوجائیگا اختراع مین آختر موجود اور اسماع مین سما ظاہر ہی جب سما کے دونون افق پر یہ الف اور عین ہی یہ اختر چمکے گا اختراع حاصل ہوگا **معنے معماے نظم** پہلے شعر کے دوسرے مصرعہ مین سخن کے لفظ مین یہ معلوم ہوتا ہی با یاے نور خورشید کے کہ سخن مین سین علامت شمس کی ہی اور خا خورشید کی اور نون نور کا جس سے سخن حاصل ہوتا ہی اور لفظ مہ کا چپ رالکو پہونچیگا مہر ہوجائیگا **محسنات کلام** پیوستہ پیوستہ دونون تجنیس تام ابداع طباع اختراع اسماع ایسے ہی ہم ہم عالم معالم کیسے سنجیدہ اور الطف ہین اختر افق سما جلوہ نور خورشید اوج و خورشید و ماہ و مہر حلقہ کمند میم سب مناسب یکدیگر اور بہت شائقین ناظرین غور فرمائین حظ اُٹھائین **اختلاف** شارح نے احتمال و دغدغے تو لکھے لیکن معما سخن کا نہین لکھا شاید اُنکی راے مین نہو واللہ اعلم۔

نکتہ گاہی کلک پا کشیدہ گل رخسارم از رشحات عین معانی چشمہ در قلب مانی چنان بینماید کہ پہلوے دفتر تر میشود و گاہ از الف خامہ سر بریدہ مہ فرسایم از تصویر بتان بیان چہرہ آزر بدانگونہ میکشاید کہ طبق ازرق فلک را درون پر زر می گردد **شعر** چون زر خور بسر کشد طارد کلک تیر من + عین عطارد آورد از فلک ضمیر من **اللغات** کلک بالکسر ہر نیم و قلم خصوصًا عین چشمہ اور آفتاب اور زر اور ذات مانی نام مصور جسنے دعوی نبوت کا کیا تھا اور اپنی نقاشی کو معجزہ ٹھہرایا تھا دفتر بالفتح مجموعہ حساب یہ لفظ فارسی ہی تر شدن شرمندہ اور منفعل ہونا تصویر صورت بنانا آذر نام حضرت ابراہیم ع کے باپ یا چچا کا جو بت تراش تھے چہرہ کشادن تصویر بنانا اور شگفتہ کرنا ازرق بتقدیم زا برائے مہملہ کبود و نیلگون و آب صاف طارد بکسر را شکار کنندہ تیر معروف و عطارد کہ دبیر فلک ہی **معنے ترکیبی نثر** پاکشیدہ گل رخسار صفت کلک کی ہی یعنے ناز و غرور سے پانون پھیلائے ہوے ہی اور گل رخسار باعتبار سرخ رنگی قلم یا سرخ روشنائی کے بس مصرح کہتے ہین

کہ کبھی یہ کلک موصوف بصفات مذکورہ میری رشحات عین یعنے چشمہ معانی سے
ایسا چشمہ قلب مانی مین نمایان کرتی ہی کہ پہلو اُسکے دفتر کا تر ہو جاتا ہی اور شرمندہ
و منفعل یعنے مانی میرے معانی کی حسن و نزاکت دیکھکر شرم سے پانی پانی ہو جاتا
ہی کہ میری ارژنگ مین اس آب و رنگ کا کوئی نقش و نگار نہین اور مثل اسی فقرہ
کے دوسرے فقرہ مین سر بریدہ مہ فرسا صفت خامہ کی سر بریدہ ہونا خامہ
کا قطزنی سے ظاہر اور مہ فرسا ہے باعتبار بلند رتبگی کے یعنے کبھی تو میری کلک کا
وہ حال ہی جو مذکور ہوا اور کبھی یہ حال کہ خامہ سر بریدہ مہ فرسا میرا جب بتان بیان
کی صورت بناتا ہی تو آزر بت تراش کو ایسا شگفتہ اور مثل زر کے تازہ رو کر دیتا ہی
کہ اُسکی تازہ روئی کی زر سے طبق ازرق فلک کا درون زر سے بھر جاتا ہی یہ نکتہ
بھی اپنے کلام کے حسن و خوبی مین لکھا ہی اور باقی معنے اسکے معنے معماے مین
ظاہر ہونگے معنے ترکیبی شعر مصرحہ کہتے ہین کہ میری کلک تیر صفات کا طارد
ای شکاری جب زرخور بجاے سیاہی کے اپنے سر پر رکھے اور زرخور مبالغہ ہی کہ جو
اُسکو جس سے زر پیدا ہوتا ہی محلول کرکے اُسکی زر سے لکھے و مراد از حرف عین تو عین
عطارد جو ذات عطارد ہی خاص اپنے فلک ضمیر سے جسمین وہ عروج پا رہا ہی نکالے
تحریر اور انشا اُسکی کیا چیز ہی مطلب یہ کہ جو لکھون وہ عطارد ہی ہو جو دبیر فلک
کہلاتا ہی معنے معماے نثر کلک مین کاف جو بصورت پا کشیدہ کے ہی کشیدہ
یعنے ساقط کرنے سے کل باقی رہتا ہی جسکو رخسار اور پا کلک کا کہا ہی مانی کے
قلب مین عین لانے سے جو بمعنی چشمہ کے ہی معانی حاصل ہوتا ہی دفتر کے پہلو مین
لفظ تر ظاہر موجود خامہ کا سر خاہے الف ہی جب یہ سر کاٹا جائیگا امہ رہیگا اور جب
مہ الف باقی ماندہ خامہ کو گھسیگا مہ رہ جائیگا بتان بیان مصحف یکدیگر چہرہ آزر کا
الف ہی جب چہرہ اسکا کھولا جائیگا یعنے الف ساقط ہوگا زر باقی رہیگا ایسے ہی
ازرق ظاہر ہی کہ اسکے درون مین زر موجود ہی معنے معماے شعر طارد جب
عین جو بمعنی زر کے ہی سر پر لائیگا عطارد ہو جائیگا محسنات کلام کلک پا کشیدہ

گلرخسار اور پہلو بے دفتر اور خامہ سر بریدہ فرسا گیا ہی خوب واقع ہوے کہ معنے ترکیبی و معانی دونون اچھی صورت سے حاصل ہوتے ہین جو مذکور ہوے پارخسار رشحات عین چشمہ تر سر تصویر بت چہرہ مانی آزر زر طبق ازرق فلک خور کلک خامہ تیر عطارد ضمیر سب مناسب یکدیگر اور علی ہذا القیاس اور لطائف الاختلاف شارح لکھتے ہین کہ کلک تو بدون پاکشیدہ کہنے کے بھی گلرخسار ہی اگر پاکشیدہ نہو تو بہتر ہی اسواسطے آخر ساقط کرنے سے کل رہتا ہی انتہی اگر پاکشیدہ نہ کہتے تو معنی معمائی مین کاف نکال ڈالنے کا ایما ہی کیا ہوتا یا یہ کہ ہر کوئی جو چاہیے نکال ڈالے جو چاہے بڑھالے مجکو ایک شبہہ ہوتا ہی کہ کتاب مین پہلے فقرہ مین گا ہے کلک پاکشیدہ ہی صرف اور دوسرے فقرہ مین از الف خامہ سر بریدہ بس بنظر مطابقت وہان کاف کلک پاکشیدہ کہا ہو تو عجب نہین لیکن کتاب مین نہین ہی لہذا بدستور رہنے دیا۔

شکستہ دور ہا بود کہ از دل شکستہ آفتاب وار این جہر سر برمیزد کہ از نظم و نثر نسخہ نویسم کہ انشاے او آشناے دل دوستان و خط او نقش خط ہمگنان باشد **قطعہ** چمن دل ندیدہ ورصف او + قصد فہم کسے چوپاے صفا + فکر بیدل زفر اوروشن + طیب بجد زطے او پیدا + **اللغات** دور گردگھومنا سر برزدن ظاہر ہونا نظم جواہر پرونا اور ملانا اور سخن کو وزن و ترتیب دینا نثر پراگندہ ہونا اور پراگندہ کرنا نسخہ بالضم نوشتہ شدہ انشا پیدا کرنا شروع کرنا اور آپسے کوئی چیز کہنا خط بالفتح و تشدید طا لکھنا و نوشتہ خط بالفتح بہرہ و بخت و بہرہ مند شدن طیب بالفتح لذیذ و پاک ہونا کسی چیز کا و بالکسر خوشبو **معنے ترکیبی نثر** بہت دور ہو گئے اور مدت گذری جب سے میرے دل شکستہ آفتاب وار مین کہ شکستگی اسکی بسبب غم و ہم مفلسی کے ہی جیسے کہ اگلے نکتون سے ظاہر ہو گئی اور آفتاب بسبب نورانیت کے یہ جہر و آرزو اٹھتی رہی ہی کہ کوئی نسخہ نظم و نثر سے ایسا لکھون کہ انشا اسکی آشنا دل دوستون کی اور خط اسکا خط سب کے دلون کا ہوئے یعنے اسکے معنے اور لفظ سے ہر کوئی حسب

حیثیت و استعداد بہرہ یاب ہوے جیساکہ اس کتاب مین ظاہر معنے ترکیبی بھی عمدہ
ہین اور خفیہ معنے معمائی بھی موجود معنے ترکیبی قطعہ مصرح اُسی نسخہ کو ایک چمن
کہ جس مین اقسام انواع گل رنگین مضامین و معانی کے شگفتہ ہون ٹھراکہ کہتے ہین
کہ اس چمن نے کسی کے فہم کے قصد کا پانون اپنی صف مین ندیکھا ہو مثل صفا کے اگر
ہوتو اسکی صف مین صفا کا پانون ہووالا اور کا مقدور نہین جو اسمین قدم رکھ سکے
اور ایسا چمن کہ فکر کیسی ہی بیدل اور گھبرائی ہوئی ہو اسکے فروزیبائی سے روشن
ہوجاوے اور اُسکے طے کرنے اور لپٹنے لے لیسی طیب بیحد یعنے خوشی و پاکیزگی و خوشبو
پیدا ہوئے یعنے لطافت ہی لطافت کہ جسکے لوٹ پوٹ کرنے سے نہایت ہی خوش ہو
معنے معماے نثر انشا کا دل آشنا ہوتا ہی خط و خط باہم نقش معنے معماے
قطعہ صف مین پانون صفا کا جو الف ہی آنے سے صفا حاصل ہو گا فکر کا دل کاف
ہی بیدل ہونے سے فر رہیگا طیب کی حد باہی بیحد کرنے سے طے رہیگا محسنات کلام
دور آفتاب مہر نظم نثر نسخہ انشا خط نقش خط متناسب ہین۔

نکتہ در ہنگام اختتام کتاب حسن اول کہ مطلع و مقطعش حل دقایق عشقبازی
و نہایت فحاوی آن حاوی لغت سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم بود شبے دل راکہ از
نہایت شگاف کاف می نمود براے عرض استکانت دران آستانہ اعتکاف دادم
دیدم کہ ازان عتبہ خانہ چشم بنیاد تبہ را راہ نماے نور دل از اجزاے درون
روشن شد چشمہاے ہجوم معانی با نقلاب موج چندان در منظوم برکنار سینہ مکدر
ریخت کہ آنرا از کثرت دل زدکم توانستی کرد در مطلع شب بیپایان سوداے آن از
سواد الفاظ و معانی معما شبستانی دیدم پرا لکار بدایع کہ چون پری بر روی چنان آن
حسن می نمود و چون پردہ از روی آن شبستان برداشتم بستانی دیدم کہ دروش در
محبت یعنی درود روی روح نمود و ریحان گلستان را بہم برزدہ حیران میساخت با دل
متفکر سرافگندہ گفتم **بیت عربیہ** اَللَّیلُ حُبْلٰی بِالْحُظُوظِ وَ لَیْلُنَا + بِالْغُصَصِ
حَامِلَۃٌ لَیْتَ عُضُلُ نَیْلُنَا + فیض را دریاب واز بن دریا درے برسر آب آر

قطعہ کہ کشتی داماں آخر زماں + زما یادگاری بود در جہان + وزین آسمان آفتابے برآر + کہ مانند سی اسم تو درامان + **قطعہ** روضۂ نور دلش از رہ عیان + گشتہ برگ کرب دل زور گران + بینی اندر تن زعکس او توان + یابی از معنیش از جا نہا جہان +
اللغات نحاوی بفتح اول جمع نحوی کی اے مضامین حاوی احاطہ کنندہ استکانت فروتنی وعجز وحقارت کاف مخفف شگاف کا اعتکاف گوشہ نشینی عتبہ بضم عین مہلہ دہلیز سودا سیاہ وخال سواد سیاہی ابکار بفتح اول جمع بکر کی زن و مرد نارسیدہ ورد بفتح گل ود بضم واو ودال مشدد محبت و داد جنان بفتح دل و بکسر جمع جنت کی
معنے ترکیبی نثر مصنف رح فرماتے ہین کہ وقت اختتام کتاب حسن ودل کے جسکا مطلع اور مقطع حل دقایق عشقبازی کا تھا اور غرض وغایت اسکے مضامین کی حاوی نعت سید عالم صلعم کی تھی ایک رات مین نے دل کو کہ نہایت شگاف وکاوش سے کاف وزخمی معلوم ہوتا تھا اظہار فروتنی اور عجز کے واسطے اس آستانہ رسالتمآب مین مراتب اور گوشہ گیر کیا تو کیا دیکھتا ہون کہ اس عتبہ سے خانہ چشم بیا دتبہ میریکو ایک راہ نمایعنے نور دل اجزاے درون سے روشن ہوا پھر تو سرچشمہ ہاے ہجوم معانی نے بوجہ انقلاب وتلاطم موج کے اسقدر در منظوم سینہ مکدر پر ٹوٹے کہ انکو بسبب کثرت کے دل رد نہ کرسکا اور مطلع شب بے پایان خیال اسکی مین سیاہی الفاظ اور معانی معما سے مین نے ایک شبستان دیکھا ایسے صنایع بدایع الکار اور اچھوتون سے پر اور آگندہ کہ جنپر دست فہم کسی ذی فہم کا نہین پہونچا تھا اور پری کے مانند میرے روے دل پرادا اپنے حسن کی ظاہر کرتے تھے پھر جب اس شبستان کے شمع نے پردہ اٹھایا تو ایک بستان نظر آیا کہ جسکا ورد اے گل ود محبت مین رخ روح اور تازگی کا دکھاتا تھا حاصل یہ کہ ان گلون کے دیکھنے سے محبت تازہ ہوتی تھی اور دل کو فرحت وتازگی پہونچتی تھی۔ اور حال یہ تھا کہ ریحان گلستان کو درہم برہم کرکے حیران کرتا تھا۔ اسوقت دل متفکر سے سرافگندہ ہوکر مین نے کہا **معنے ترکیبی بیت**
عربیہ رات حاملہ ہی عموماً محظوظ کے ساتھ اور ہماری رات خصوصاً حامل ہی اس رحمت کی

کہ حاصل کرے ہمارا مقصد معنے ترکیبی جملہ آنتو اس شبستان فیضان حضرت سے جو
تو نے دیکھا ہی فیض حاصل کر پھر اُس فیض سے ایک در نکال معنے ترکیبی قطعہ
کہ یہی در زیب سفینہ داماں آخر زمان کا ہوگا یعنے لوگ زمان ما بعد کے اپنے فیض
دامن مین یہ در رکھینگے اور ہمیشے جہان مین ایک یادگار رہیگا۔ اب اسی دریاے
فیض کو آسمان قرار دیکر فرماتے ہین کہ اس آسمان سے ایک آفتاب برلا کہ بہت
مدت تک تیرا نام امن و امان مین رہے۔ یہان در اور آفتاب دونون سے مراد
سخن ہی اور ظاہر ہی کہ آفتاب سخن اپنی ضیاے معانی سے سخندان معنی رس کے
دلون کو تا قیامت منور اور روشن رکھیگا اور نام اہل سخن کا اپنے در سخن کی بدولت
صفحہ ہستی پر نیستی و فنا سے تا ابد الدہر محفوظ و مامون رہیگا۔ پھر جبکہ مرکوز دل مصنف
کا جسکا ذکر نکتہ بالا مین فرمایا ہی ببرکت فیض توجہ روح پاک حضرت رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم کے فیضان غیب سے لوح خاطر پر منقوش ہوا اور وہ تردد
تفکر جو باعث خلجان خاطر اور کرب دل کا تھا دور ہوا تو اب فرماتے ہین معنے
ترکیبی قطعہ دیگر کہ وہ در اور آفتاب جسکے نکالنے کو کہتا ہون ایک ایسا روضہ
ہی کہ رہ و روش اسکی پر ضو و ضیا سے ہی اور اسکی رہ سے روشنی قلب عیان
ہوتی ہی اور اسی کی لطافت و نضارت کے سبب سے سامان کرب دل کا برطرف
ہوگیا۔ وہ ایسا مقوی اور جان بخش ہی کہ محض عکس الفاظ سے اپنے تن مین توان
تو دیکھتا ہی اور جب اسکے معنی اور حقیقت کو غور کرتا ہی تو جانون کی جہان پاتا ہی
معنے معماے نثر حسن و دل کا مطلع یعنے پہلا حرف ح اور مقطع یعنے اخیر حرف
ل دونون کا مجموعہ حل ہوا فحاوی کی غایت حاوی شگاف کی نہایت کاف اور
اعتکاف کی انتہا بھی کاف ہی چشم کی مرادف عین حرفی کو تہ پر رکھنے سے عتبہ ہوتا ہی
اجزاے درون سے دال حرفی نکال کر باقی کو لوٹو تو نور ہوگا۔ ہجوم کی ہاے حرفی کو
جدا کرکے منقلب کرو تو موج ہوگا مگدر کے آخر در اور در کو لوٹو تو رد ہوگا شبستان مین
بستان شین کے پردہ مین روپوش ہی فتح روح کا ودمین لانے سے درد ہوگا

ریحان کے درہم برہم کرنے سے حیران ہوتا ہی درباب مین ایک در بر سرآب ہی
اور لفظ دریا مین بھی در ہی **معنے معماے قطعہ** کشتی کا مرادف سفینہ اور سفینہ کا
مرادف بیاض کتاب ہی اور آسمان سے حرف سین حسب قاعدہ رموز شمس جو
مرادف آفتاب کا ہی نکالنے سے امان ہوگا اور آسمان مین اسم کے ساتھ امان
موجود ہی روضہ مین لفظ ضو منقلب مرادف نور کا ہی جورہ کے اندر ہی برگ کا
منقلب کرب ہی اور تن مین او کا عکس والنے سے توان ہوگا **محسنات کلام**
کتاب مطلع مقطع فحاوی وحاوی + اعتکاف کاف عتبہ تبہ آستانہ خانہ بنیاد +
چشمہ موج در + شب سودا سواد + شبستان پری جنان + بستان گلستان + فیض
دریاآب در کشتی + آسمان آفتاب + روضہ رہ برگ یہ سب باہم متناسب اور
حس وحسن مین تجنیس ہی واضح ہو کہ مصنف رح منجملہ کاملین سے ہین اور محب
صادق وواثق رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے جو کچھ انکو فیضان ہوا ہی
وہ بطفیل روح مبارک نبی علیہ السلام کے ہی جیسا کہ نکتہ ہذا و آیندہ مین ذکر
فرمایا ہی۔

نکتہ از روحات نبوی بوی بدرون دل از پا فتادہ رسید وقبول طرح این نسخہ بر
آیت روایت رونمود وطرز این تحفہ بطور جدید وبخت سعید بدست آورد و این
سوادرا شبستان نکات وگلستان لغات نام نہاد **قطعہ** گلستانی از عبہرش دیدہ
راہبر + شبستان از روح دل حورا جان + جمال معانی نہان زیر حرف + چو لفظ بتان در میان
شبستان + **اللغات** روحات بالفتح جمع روح کی بمعنی بوہاے خوش وبادہاے خنک وآسایشہا و
خوشیہا روح بالضم جان ورحمت وقران ونام حضرت عیسی ونام جبرئیل علیہما السلام
قبول بالفتح اول پذیرفتن وبضمتین پیش آمدن طرح بالفتح انداختن ودور ساختن
وقایم کردن بناے مکان ونمونہ عمارت نو ونقاشی وکنارہ گرفتن از کارے
آیت نشان وعلامت روایت بکسر نقل کردن سخن جد بالکسر نوی وتازگی وبفتح
بخت عبہر نرگس **معنے ترکیبی نثر** فرماتے ہین کہ خوشبوئین روح نبوی صلعم سے

ایک بو میرے دل از پا فتادہ و در ماندہ مین پہونچی اور قبول بنیاد اس نسخہ کی نے نقل سخن کی علامت پہ منھہ دکھایا یعنے نقل سخن اور بیان کتاب نے بنیاد قبول کی اور مجکو متوجہ نقل و بیان سخن پر کیا۔ اور طرز اس تحفہ کا نئی انداز اور مبارک نصیب سے ہاتھ آیا اور نام اس مسودہ کا شبستان نکات اور گلستان لغات رکھا **معنے ترکیبی قطعہ** یہ نسخہ ایک گلستان ہی جسکی عبہر آنکھ کو بہرہ بخشتی ہی اور ایک شبستان ہی جسکی آسایش و فرحت اور تازگی و ٹھنڈک اور خوشبو کے سبب سے حور کو جان ملتی ہی اور جمال معانی کا حرفون کی تحت مین ایسا پوشیدہ ہی جیسے بتان کا لفظ شبستان مین **معنے معمائے نثر** دل از پا فتادہ مین دل کا مرادف قلب ہی اور قلب کو از پا فتادہ کیا یعنے ب گرائی تو قل ہوا اسکے اندر بو پہونچنے سے قبول ہوتا ہی روایت کی آیت پر رو موجود ہی عبہر کا عین مرادف دیدہ کا ہی جدید مین بخت کا مرادف جد اور دست کا مرادف ید ہی جد کو ید پر لانے سے جدید ہوگا روح کے قلب سے حور ہوگا شبستان مین بتان کا لفظ روپوش ہی **محسنات کلام** روحات و روح مین صنعت اشتقاق ہی عبہر اور دیدہ مین مشابہت معنوی ہی اور جان مین ایہام ہی حور و جان کیا خوب مناسب ہین۔

نکتہ ابواب حدود حریم این شبستان چون لفظ حریم بہشت ہشت افتادہ ورائے صافی بر دریائے معانی کشادتا ازین ہشت باب چون حباب صورت جناب عرصہ دہد و الف کلک انتساخ احباب بر سروی سایہ انداز **اللغات** حریم احاطہ گرداگرد خانہ حباب بالفتح گنبد آب ہندی میں بولبلہ بکسر دوستی کردن و بالضم دوستی و مار و دیو جناب بالفتح درگاہ و آستانہ و گرداگرد سرائے عرصہ بالفتح یکبارہ ظاہر کردن چیزی را بر کسے و آشکار کردن و عرض نمودن و بالضم ہمت و حیلہ و درمیان انداختہ شدہ و پیش آوردہ شدہ و انچہ پیش کشیدہ شود و سپر انتساخ بالکسر نسخہ گرفتن **معنے ترکیبی نثر** فرماتے ہین کہ

ابواب حدود حریم اس شبستان کے مثل لفظ حریم بہشت کے کہ آٹھ ہین ہشت پر واقع ہوئے جیسے بہشت مین ہشت کا لفظ ہی اور بہشت کے دروازے بھی آٹھ ہی ہین ایسے ہی اس شبستان کے باب بھی آٹھ رکھے تا مشبہ او رمشبہ بہ مین مناسبت تمام رہے اور رائے صافی کو دریاے معانی پر کشادہ کیا یعنے تیرایا تو کہ اس ہشت باب چون حباب سے کہ پیشتر سے اپنی معدومیت اور پھر دفعتہً ایک صفائی اورخوبصورتی کے ساتھ موجود ہونے مین مثل حباب کے تھے صورت جناب کی پیدا اور ظاہر کرے اور الف قلم نسخہ گیری احباب کو اسی حباب کے سر پر سایہ انداز کرے مشابہت ہشت باب کی حباب سے یہ کہ ح کے آٹھ عدد ہین جو بہ سر باب ہی پس ہشت باب اور حباب ہمجنس اور ہم معنی ٹھہرے اور چونکہ حباب کو فنا بھی بہت جلد ہوتی ہی تو شبہہ ہوتا تھا کہ کہین یہ باب بھی حباب کی طرح جلد فنا ہوجائین تو اسی کے دفع دخل مین فرماتے ہین کہ مین نے اپنی راے صاف کو جب دریای معانی پر تیرایا تو ہشت باب چون حباب کو جناب کی صورت یعنے ایک درگاہ پایدار پایا۔ اسواسطے کہ الف کلک انتساخ احباب کو اسی حباب کے سر پر سایہ انداز کیا ہی جس سے اسکا سکون و استحکام کامل متصور ہی بس اب یہ ہشت باب ہچون حباب جناب ہوگئے اور بنا بھی انکی بوجہ قلم نسخہ گیری احباب کے پائدار و مستحکم ہوگئی اور جو خدشہ کہ انکی معدومیت کا تھا وہ بھی مٹ گیا تو اب آگے تفصیل ابواب و نقل سخن مین مصروف ہو تو احباب بھی بلا وسواس نقل پرداز ہون اور یہی صورت اسکی پائداری کی ہی **معنے معماے نثر** لفظ بہشت مین ہشت اور حباب مین باب کے سر پر ح جسکے آٹھ عدد ہین پس معنی یہ ہشت باب بہشت ہی ہین حباب کے سر پر الف لانے سے احباب ہوگا اور دریا مین راے موجود ہی **محسنات کلام** شبستان ابواب حدود حریم بہت مناسب ہین بہشت بہشت مین تجنیس خطی ہشت باب اور حباب ضمناً سرادف جناب اور حباب اور احباب مین

تجنیس زائد۔

باب اول ازالف تالیف اسلام سلام می گوید و بر نون ایمان کہ ہلال فلک اول امن وامان ست ایامی نماید **اللغات** تالیف دو چیز یا چند چیز کو جمع کرنا اور باہم ربط دینا ترتیب وار اور اس جگہ استعارۃً لفظ اسلام اور معناً اجتماع حروف اسلام سے مراد ہی سلام بفتح اول گردن نہادن و بے گزندی و بے عیبی وسلام گفتن ایمان بالفتح قوتہا و دست ہاے راست و سوگندہا و بالکسر گرویدن وامان دادن ایما بالکسر اشارہ **معنے ترکیبی فقرہ اولے** فرماتے ہین کہ یہ پہلا باب الف تالیف اسلام کی طرف سے مسلمانون کو سلام کہتا ہی اور کہتا ہی کہ ای مسلمانو لفظ سلام کے معنے اگرچہ سلامتی اور بے گزندی کے ہین مگر واقع مین اطلاق اور حصول و وصول اس معنی کا بدون اسلام کے محال ہی جب تم سلام پر الف لاؤ تو تمھارا اسلام پورا ہووے اس لیے تم پر واجب اور لازم ہی کہ اسلام کے جملہ ارکان واحکام بہ ترتیب اپنی ذات مین جمع کرو اور انپر جان و دل سے کاربند ہو تو اعمال شرع مین بے عیب اور عذاب آخرت سے سلامت اور بے گزند رہوگے اور مصداق سلامٌ علیکم طبتم فادخلوھا خالدین کے بنجاؤگے معنی آیتہ سلامتی ہو تمکو اور خوشخبری پس رہو تم ہمیشہ بہشت مین **معنے ترکیبی فقرہ ثانی** اور وہی الف نون ایمان پر کہ ہم شکل ہلال فلک اول کے ہی ایما و اشارہ کرتا ہی کہ ای مومنو خدا اور رسول پر صدق دل سے ایمان لاؤ اور مومن کامل بنجاؤ کیونکہ اسمین تمکو امن و امان کے فلک کا ہلال دکھائی دیگا جسکو روز بروز ترقی ہی مثل ہلال فلک کے یعنے ایما ندار کو روزافزون امن و امان ہی **معنے معماے ہر دو فقرہ** تالیف سے الف ظاہر ہی اور سلام پر الف لانے سے اسلام ہوتا ہی اور اسلام کا پہلا الف دور کرنے سے سلام ہوگا۔ نون خط نسخ مین مشابہ ہلال کے ہی ایمان مین امن و امان دونون موجود ہین۔ ایمان کا نون دور کرنے سے ایما ہوتا ہی اور تحتانی و الف ثانی

دور کرو تو امن اور فقط تحتانی دور کرو تو امان اور الف ثانی دور کرو تو امین یعنے ہرگز
محسنات کلام الف اسلام اور ایمان کا باعتبار اپنے عدد کے مناسب باب اول
کے ہی اور تالیف والف اور اسلام وسلام اور ایمان وامن وامان مین صنعت
اشتقاق ہی اور ہلال وفلک اول وایما بہت مناسب ہین۔

باب دوم بارگاہ ملوکی ست کہ در دولت راچون والی مسند دوم از عطاے
عدل روسیاست دولخت میگرداند اللغات والی مسند دوم حضرت عمر عادل رض
کہ خلیفۂ دوم ہین وعدل رو سیاست تبرکیب مقلوب اے سیاست روندہ عدل
لخت بمعنی پارہ وجز معنے ترکیبی یہ باب دوسرا بارگاہ ایسے بادشاہون کی ہے
کہ جو اپنے در دولت کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرح بسبب عطا ہونے سیاست
عدل رو کے جو انکو بادشاہ حقیقی کی جانب سے ملی ہی دو ٹکڑے کرتے ہین
اور اصلا جادۂ عدل سے قدم باہر نہین رکھتے یعنے نہ تو کسی غیر نفس پر ظلم کرتے
ہین نہ اپنی ذات کو بغیر سزا کیے چھوڑتے ہین حتے کہ اگر اُنسے کوئی حرکت ایسی
سرزد ہو جو قانون عدل مین قابل استیصال مکان ہو تو اپنے آپ ہی اپنے
ہاتھ سے اپنے در دولت کی بیخ کنی کر ڈالین گے جیسے کہ حضرت عمر رض نے اپنے فرزند
ابو شحمہ کو بجرم شراب خواری وزنا اپنے ہی ہاتھ سے حد شرع جاری کرکے شربت
مرگ پلا دیا معنے معماے دیکھو در دولت کے در اور دولت دو ٹکڑے ہین
محسنات کلام دوم اور دو برعایت باب دوم ہی بارگاہ ملوک در دولت
والی مسند عدل سیاست مناسب باب کے ہین اس باب کو بارگاہ سلطانی
اسواسطے فرمایا ہی کہ اسمین ذکر سلاطین ہی اور نیز باہم متناسب۔

باب سوم از مثلث طیب اخلاق علما کہ بواسطہ سہ انگشت قلم جیم جدال
از روی دلیل کمال چون مثلث زہرہ بر فلک سوم چنگ می کشاید اللغات
مثلث نام خوشبوی کہ قرص اسکے سہ گوشہ بناتے ہین اور بعض کہتے ہین کہ
مشک وزعفران اور کافور کے ہوتے ہین طیب بالکسر بوے خوش وخوشی و

وپاک شدن وخوش طبعی واسطہ ذریعہ ووسیلہ زہرہ بالضم نام ستارہ معروف
کہ فلک سوم پر ہی اور نام ایک عورت کا جسپر ہاروت و ماروت فرشتے
فریفتہ ہوکر چاہ بابل مین مقید ہین جدال بالکسر جنگ و خصومت کردن چنگ
بالفتح پنجہ دست و نام ساز و ہر چیز خمیدہ دال پرند شکاری جسکو عقاب کہتے
ہین مثلث زہرہ ستار یا چنگ اُسکا واضح ہو کہ اخلاق علما تین قسم کے ہین
ایک خاص خدا کے ساتھ یعنے عبادت ببر یا دوسرے عام مخلوق کے ساتھ
یعنے معاملات و مقالات و ملاقات وغیرہ تیسرے مشترک ساتھ خالق و مخلوق
کے مثل درس وتدریس وعظ و پند ارشاد و ہدایت وغیرہ کے اور یہ مشتمل ہی
عبادت خالق و نفع خلق پر اسیواسطے اخلاق علما کو مثلث فرمایا ہی جدال
علما مناظرہ اور مباحثہ اور یہ اکثر تحریری بھی ہوتا ہی سہ انگشت قلم وہ انگلیان
جنسے قلم پکڑتے ہین لکھنے کے وقت معنے ترکیبی یہ تیسرا باب اُن علما کے اخلاق
خوشبو مین سے ایک خوشبو ہی جنکے سہ انگشت قلم کے وسیلہ سے جیم جدال
جو وقت مباحثہ تحریری کے بجواب حریف و مقابل جنز تحریر مین آیا ہی ازروے
دلیل بکمال و تمام کے کہ وہی وسیلہ سہ انگشت علما کا ہی مثل مثلث یعنے چنگ
زہرہ کے فلک سوم پر اپنا چنگ کھولتا ہی یعنے کسی عالم نے اپنے حریف کی تحریری
مجادلہ کا جواب لکھا تو اس حسن اخلاق سے لکھا کہ اُسکے مضامین دلاویز خلق آمیز
سے طرف ثانی تو نرم و ملایم ہو ہی گیا جیم جدال بھی جو جنگ وجدل مین سراپا
چنگ عقاب تھا ایسا نرم ہوگیا کہ مثل زہرہ مطربہ رقاصہ فلک کے فلک
سوم پر خوشی کے مارے چنگ نوازی کرنے لگا اور زبان حال سے گویا ہوا کہ
گو مین سر جنگ وجدال ہون لیکن مجکو تو علما کی اُنگلیون سے پکڑے ہوے
قلم نے بنایا ہی جو ہمہ تن اخلاق ہین اب میرا رتبہ فلک سوم تک پہونچ گیا
اور زہرہ کا ہمسر ہوگیا ہون اب مین اس مناظرہ اور مباحثہ کی جنگ و جدل
سے باز آیا یہین اپنا چنگ بجاؤن گا اور خوشی کی گیت گاؤن گا میرے چنگ کو

چنگ جدال نہ سمجھو چنگ ساز تصور کرو فلک سوم پر جیم جدال کا ہونا اس تقریر سے بھی ثابت ہی کہ دال حرفی اصطلاح تقدیم مین علامت برج اسد اور عطارد کی ہی بہرحال د حرفی سے مطلق فلک مفہوم ہوا اور چونکہ دال اسمی مین تین حرف ہین پس بادنی ملابست لفظ دال سہ فلک ہوگیا پھر حسب قاعدے عمل انتقاد کے د فلک سوم الف حرفی فلک دوم ل حرفی فلک اول ہوگیا اب دال اسمی پر جیم حرفی لگائین تو وہی جیم جدال فلک سوم پر ہوجائیگا جیم کا چنگ باعتبار جیمدگی سر اور تین عدد کے ہی۔ تردی دلیل سے جب د حرفی کو اسمی لکھین اور اس پر جیم حرفی لگائین تو جدال ہوگا **محسنات کلام** مثلث طیب باہم مناسب علما قلم جیم دلیل کمال جدال چنگ زہرہ فلک سوم چنگ متناسب اور چنگ مین ایہام ہی مثلث سہ جیم باعتبار سہ عدد کے فلک سوم برعایت باب سوم کے ہی۔

باب چہارم بر رباع مشایخ و عباد کہ عباے بر روی چار حد جاریہ دنیا را رابعہ وار از خانہ انداختہ اند و بہ پیشواے دال ورایت رایت مہر حق بر فلک رابع افراختہ **اللغات** عباد بالکسر بندہ ہاے خدا جمع عبد کی و بالضم اول و تشدید موحدہ جمع عابد کی عبا بفتح گلیم و نام پوششی جاریہ حرف چہارم تحتانی کشتی و سفینہ و آفتاب و کنیزک و دختر و آب روان رابعہ بکسر موحدہ و فتح عین مہملہ چہارم و نام زنے زاہدہ کہ پدر خود را دختر چہارم بود در بصرہ ورایت بکسر اول عقل و دانستن و دانش رایت علم لشکر مہر بکسر محبت و آفتاب و ربع بالفتح راے و سکون موحدہ منزل و سراے و رباع جمع اسکی رباع مشایخ منازل اربعہ صوفیہ کہ شریعت و طریقت و معرفت و حقیقت ہین یا وہ طریقہ کہ چار زانو بیٹھکر یاد الٰہی کرتے ہین **معنے ترکیبی** یہ باب چہارم اُن مشایخ اور عباد کے منازل اور مراتب پر شامل ہی جنھون نے چار اطراف کنیز دنیا پر اپنی کملی یا عبا ڈال اور اسکی گٹھری باندھکر مانند رابعہ بصری کے گھر سے باہر اسکو پھینک دیا ہی اور اسکی محبت کو ناچیز جان کر

اپنے سینے سے باہر کردیا ہی اور یہ پیشوائی اور رہ نمائی عقل و فراست کے جھنڈا محبت آلٰہی
کا فلک چہارم پر بلند کیا ہی نقل ہی کہ حضرت رابعہ موصوفہ کو ایکبار ایام سرما مین
کمل کی ضرورت ہوئی فوراً بحکم خدا ایک فرشتہ بصورت انسان کچھ روپے لیکر حاضر ہوا
اور عرض کیا کہ جیسا پسند ہو کمل لے لیجئے پس روپے تو لے لیے پھر خیال کیا کہ کمل کیسا
خریدون سیہ یا سفید یا کبراجب وسواس زیادہ پیدا ہوے تو وہ روپے دریا مین
پھینک دیے جو پیش حجرہ بہتا تھا اور فرمایا کہ اگر بھیجنا تھا تو کمل ہی کیون نہ بھیجا جیسا
ہوتا ویسا اوڑھ لیتی جو اس روپے کی بدولت یہ خلجان پیدا ہوا اس سے تو
مین یونہین خوش ہون معنے معماے روے دنیا دیر عبا لانے سے عباد ہوا
اور د دنیا کی ایک حد یعنے کنارہ ہی جسکے عدد چار ہین پس چار حد ہو گئی اور د کو
رایت کا پیشوا یعنے مقدم کرو تو درایت ہو گا محسنات کلام رباع مشایخ عباد
عبا رابعہ پیشوا تھر حق متناسب ہین عباد اور عبا مین صنعت اشتقاق رباع چار حد
رابعہ فلک رابع برعایت باب چہارم ہی اور تھر مین ایہام —
باب پنجم پنجہ ایست کہ درزاویہ ہدایت پنج حس را زیبہا ہے ہبت حسن اغراق
چون پنجۂ شیر بیشہ پنجم بت بدی اخلاق بشکند اللغات زاویہ کنج و گوشہ ہر چیز
حسن بکسر حاے حطی و تشدید سین جملہ قوت عضوی کہ پانچ ہین سامعہ باصرہ شامہ ذائقہ
لامسہ ہبت بالکسر ہاے ہوز و فتح موحدہ بخشش و بخشیدن اغراق بالکسر غین
معجمہ غرق کردن و کمان سخت کشیدن شیر بیشہ پنجم مجازاً سیارہ مریخ کہ وہ جلاد
فلک ہی اور فلک پنجم پر شمشیر بکف معنے ترکیبی یہ کہ باب پنجم ایک پنجہ مرشد ہی
شمشیر ہدایت بکف مریخ کے مانند ڈرانیوالا بت پرستان حواس خمسہ کا کہ گوشہ ہدایت
اور رہنمائی مین پنجے ہاے ہبت حسن اغراق کے اپنی سیر اور غور کرنیوالون کے
پنج حس بت بدی اخلاق کو توڑتا ہی اور اُنکے اوصاف ذمیمہ کی اصلاح کرتا ہی
ظاہر ہی کہ شکستگی حواس خمسہ کی جو بت کے مانند ہین اہل اسلام پر واسطے
اثبات ذات واحد مطلق اور حصول اُسکی قربت کی مثل شکستگی اصنام باطلہ

کے واجب ولازم ہی اور یہ بدون توجہ اور ہبت کسی ہادی کامل کے کہ وہ جبتک حسن اغراق نہ بخشے غیر ممکن ہی - جب کوئی مرشد گوشہ ہدایت مین بیٹھکر ہدایت کرے اور یہ خود بھی اُسکی ہدایت بموجب بوقت خاص دریاے تامل وتفکر مین تر دل سے غوطہ زن ہو تو اس شخص کے حق مین وہ ہدایت اُن اوصاف رذیلہ کے قلع وقمع مین ایک پنجہ ہوگی مثل پنجہ مریخ کے کہ وہ بھی فلک پنجم پر سے اپنی شمشیر دکھاکر جلادی وخونریزی جتاتا ہی اور کہتا ہی کہ جس کسی نے اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول سے قدم باہر رکھا اُسی کا سر اُڑا دیا جائیگا - چونکہ یہ باب اپنے مضامین مندرجہ کی ناظرین سے صفات ذمیمہ دور کرنے اور اخلاق حمیدہ پیدا کرنے مین خاصہ پنجہ مرشد کا رکھتا ہی تو بمنزلہ مرشد ہی کے ہی کہ وہ بھی اپنے مریدون کے سر یا پشت یا ہاتھ پر ہاتھ رکھکر تلقین واصلاح نفس کرتا ہی معنے معماے ہدایت کا زاویہ ہ جسکے پانچ عدد ہین پنج حس پر دلالت ہی اور ہ ہیت کی چوبت پر ہی وہی ایک پنجہ مرشد کا ہی چوبت کے سر کو پکڑے اور دبائے ہوے ہی کہ اُٹھانے نہین دیتا محسنات کلام زاویہ ہدایت پنج حس اغراق متناسب اور حسن وبدی متضاد - شیر وبیشہ متناسب ہین -

باب ششم منصوبہ البیت کہ از جہات ستہ فاردان خانہ گیر - حرفت را کہ از سعادت مشتری بر بساط ششم دہ ہزار بر دارند از قید ششدر حریف امل طویل کشاد می بخشد **اللغات** منصوبہ چیزی برپا کردہ شدہ وتدبیر کار وبازی شطرنج ونام بازی ہفتم از ہفت بازی نرد فاردان جمع فارد کی بمعنی یگانہ زمانہ وحید اخانہ گیر نام بازی چہارم از ہفت بازی نرد کہ فارد زیاد ستارہ خانہ گیر طویل ہزاران منصوبہ حرفت بالکسر کسب وپیشہ مشتری بائع وخریدار ونام سیارہ فلک ششم کہ سعد اکبر ہی اور اُسی کو قاضی سپہر کہتے ہین بساط بکسر فرس وعرصہ شطرنج و فراخی میدان ہم دبا لضم نام بازی شطرنج کہ سب مہرے حریف کے کٹ جائین اور بادشاہ رہ جائے تو یہ نصف مات حریف پر ہوتا ہی ششدر رہ

مقام ہی کہ رہائی اُس سے دشوار ہوا اور عاجز و متحیر و حیران اور ششش زمانہ کہ بازی ہین نرد کے ہوتے ہین حریف ہم پیشہ وہمکار آمل اُمید طویل دراز کشاد فراخی و فراخ اور تیر کمان سے چھوڑنا و ناخوشی معنے ترکیبی باب ششم ایک منصوبہ ہی کہ یکتایان زمانہ خانہ گیر حرفہ کو کہ مشتری بساط فلک ششم کی طرف سے ہزارون بردرکھتے ہین قید ششدرہ حریف اُمید کی سے بڑی کشاد اور خوشی بخشتا ہی اور ایک تدبیر کار ہی کہ شش جہت عالم مین اُنکو نامیدی و مایوسی کی فکر سے آزاد کرتی ہی اور جو اپنے پیشہ اور حرفہ مین یکتائے زمانہ اور فرد ہین کہ گھر بیٹھے اپنے کسب وہنر کی بدولت با مداد مشتری کہ وہان بیٹھا ہوا اپنی سعادت سے اُنکی مدد کر رہا ہی بہ نسبت بے ہنرون اور غیر پیشہ ورون کے بہت سی جیت مین ہین مصنف رحمۃ نے جو کہ مضمون اس باب کا اہل حرفہ کے بیان مین بتلا زمہ شطرنج اور نرد کے لکھا ہی لہذا اسکو ایک منصوبہ اور بیرنگ قرار دیا جسکے معنی بازی قایم کی گئی کے ہین اور اہل حرفہ کو شطرنج باز اور نرد باز اور فلک کی فاردان سے تعبیر کیا ہی یعنے بازی کھیلنے والے اور حرفہ کو فارد اور خانہ گیر اور ہزار فوائد کہ یہ بازمین نرد کی ہین اور امید کو حریف اسواسطے کہ مشکل سے بر آتی ہی اور اُسی کی تردد و فکر کو ششدر پھر جو کہ اہل حرفہ کی کوئی اُمید اپنے پیشہ کی بدولت بستہ نہین رہتی بدین وجہ اُنکے حصول اُمید و مقصود کو برد و کشاد فرمایا کہ یہ الفاظ وقت مات کے حریف پر بولے جاتے ہین علی ہذا مشتری کو بھی ایک شطرنج باز مقرر کیا اور اُسکے فلک کو بساط۔ چونکہ یہ سیارہ سعد اکبر اور اُسکا حریف زحل نحس اکبر ہی اور بازیان اُنکی تاثیرات جو زمین اور اہل زمین پر سعد و نحس واقع ہوتی ہین سعادت کا اثر فراخی و کشاد و نحوست کی تاثیر خرابی و بربادی مخلوق متذکرہ بالا اُسکی بجان و دل طلبگار اور اُسکے نام سے گریزان و بیزار ہوتی ہی پس وہ پہلے اس مخلوق کے حق مین برد اور وہ دوسری اسپر مات ہی المختصر اہل حرفہ کی فراخی و کشاد مشتری کی سعادت سے بخوبی ظاہر ہی معنے معماے نزار دمحسنات کلام جہات ستہ فلک ششم ششدر بر عایت باب

و دیگر الفاظ رعایت شطرنج۔
باب ہفتم درگہ ایست از درگہاے سبعہ ابواب صفات سباعی شہوات کہ ہفت عضو را چون ہفت اورنگ از تفرقہ زاے زلت بلت علت میرساند و چون حارس زندان ہفتم سیارہ روی نحوست میدہد **اللغات** درگہ بفتح اول و ثانی و ثالث طبقہ دوزخ و پایہ زیرین سبعہ ابواب سعادت دروازے مجازًا ہفت دوزخ سباع بالکسر جمع بمعنی درندگان شہوات بالفتح جمع شہوت کی بمعنی آرزو اور شوق نفس کا طرف حصول لذت و منفعت کے ہفت عضو چشم گوش زبان بطن فرج دست پا ہفت اورنگ ہفت ستارے بنات النعش کہ ہمیشہ گرد قطب کے گردش کرتے ہین زلت بالفتح و تشدید لام و بالکسر لغزش و لغزیدن لت بالفتح زدن و کوفتن و پارہ علت بکسر و تشدید ثانی بیماری و وجہ و سبب چیزی حارس زندان ہفتم نگہبان و دارو غہ ہفتم فلک کا مجازًا سیارہ زحل کہ نحس اکبر ہی **معنے ترکیبی** یہ باب ایک طبقہ ہی ہفت طبقات دوزخ صفات سباعی شہوات مین سے کہ ہفت عضو کو مانند بنات النعش کے جدا کرنے سے زاے زلت کے لت و کوب علت پہونچاتے ہین اور دارو غہ فلک ہفتم یعنے زحل کیطرح روسیاہی نحوست کی دیتے ہین حاصل یہ کہ شہوات و لذات نفسانی کہ دیکھنے سننے نے ذائقہ تکلم بری مباشرت پکڑنے چھونے چلنے پھرنے سے حاصل ہوتے ہین درحقیقت صفات حیوانی ہین جب ذات انسان مین یہ غالب ہوجاتے ہین تو جانورون کے مانند دین وایمان خوف و رجا عبادت و ریاضت وغیرہ سے بے بہرہ اور بے خبر اور نیک و بد سے بے تمیز کردیتے ہین تو آن ساتون عضو کو زلت و لغزش یعنے طغیان و عصیان مین مبتلا کرتے ہین پھر زلت سے جدا کرکے کسی علت و مرض مین پھنساتے ہین یعنی وقتًا فوقتًا غلبہ شہوت کے سبب سے اپنی ذات پر صادر ہو جاتا ... اُنکی شامت سے علتین لاحق ہوجاتی ہین مثل بنات النعش ... کی علت سے ایسی مصیبت مین مبتلا ہوئی ہی کہ ایک

جنازہ اپنے سر پر رکھے ہوئے ہمیشہ گرد قطب کے گھومتی ہی اور تا قیامت یہ علت
اُسکے سر سے دور نہوگی اور ذلت سے علت یعنے مرض سوزاک و آتشک وغیرہ ضرور
ہوجاتے ہین اور بالفرض اگر کوئی مبتلاے بلاے جسمانی نہ بھی ہو تو بھی یہ علت آخرت
مین بیشک کسی طبقۂ دوزخ مین لیجائیگی اور کالا منھ کریگی نعوذ باللہ منہا ۲
بیان شہوات نفسانی کو جو سباع یعنی درندون سے تشبیہ دی ہی وہ اسواسطے
کہ جیسے درندے انسان کو چیر پھاڑ کر ہلاکت کو پہونچاتے ہین اسی طرح یہ شہوات
بھی آدمی کو ہلاک کرتی ہین بلکہ اُنسے بڑھکر ہین کیونکہ درندون کی گرفت سے
اول تو چھوٹ بھی سکتا ہی اور بر تقدیر نہ بھی چھوٹا تو یہ تکلیف یہین تک تھی - اور
سباع نفسانی کی ایسی ہلاکت ہی کہ اُسکے عذاب سے تا قیامت رہائی نہین بلکہ
ابد الآباد تک دوزخ مین رہنا پڑیگا اور چونکہ شہوات نفسانی علت اور سبب
دوزخ مین جانے کا ہین لہذا اُنھین کو سبعہ ابواب اور دوزخ فرمایا پس قبیل تسمیہ
مسبب بر سبب ہوا اور باب کو دوزخ سے اسیواسطے تعبیر کیا کہ اسمین ذکر شہوات
ہی اور شہوتیان نفس کا مقام دوزخ ہی - مولانا محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین
کہ دوزخ اور بہشت کیا ہی یعنے اعمال حسنہ و سیئہ انسان کے ہین جو قیامت
مین دوزخ اور بہشت کی صورت ہوکر ہر ایک کو گھیر لینگے **معنے معماے** زلت
سے ز جدا کی تو لت ہوا اور علت مین بھی لت ہی **محسنات کلام** درگہ سبعہ ابواب
ہفت عضو ہفت اور تنگ زندان ہفتم برعایت باب ہین زلت و لت صنعت
اشتقاق و تجنیس زائد ہی -

باب ہشتم چون فلک ثامن باجتماع ثوابت فوائد متفرقہ درکشاینده خلد مثمن
ست و از ختم ابواب این شبستان کہ بر حرف حاست امید حیات برجاے صباح
نجاح و فلاح باشد **بیت** درکشاد این شبستانم امید خلد گشت + ختم ابوابش ازان
ہمچون بہشت آمد بہشت + **اللغات** فلک ثامن آٹھوان آسمان کہ محل جملہ ثوابت
کا ہی ثوابت بفتح اول و باے موحدہ مکسور جمع ثابت کی بمعنی ستارے غیر متحرک خلد مثمن

آٹھوان بہشت جسکو فردوس کہتے ہین صباح بفتح صبح وخوب وجمیل وبہ تشدید موحدہ صاحب حسن وشعلہ وقندیل ونام مردے مزور نجاح بفتح رستگاری وفیروزی دروائی حاجت فلاح بفتح رستگاری وفیروزی وبقا وماذن درخیر ونیکی وبفتح وتشدید لام کشاورز وبزرگتر معنے ترکیبی فرماتے ہین کہ یہ باب ہشتم مثل فلک ہشتم کے مجمع ثوابت فوابد متفرقہ کا ہی اور در کشائے بہشت ہشتم کا اور بسبب ختم ہونے ابواب اس شبستان کے کہ شمار مین مطابق اعداد حرف حا کے ہین مجکو اُمید اپنی حیات کی حاے صباح یعنے خوبی نجاح وفلاح وبہبود پر ہی معنے ترکیبی بیت اس شبستان کی کشادگی مین مجکو اُمید خلد کی ہوئی اس سبب سے کہ اسکے ابواب کا ختم بہشت کی طرح ہشت پر ہوا کیونکہ فوابد متفرقہ اسکے بحیثیت تفرق اور انوار معانی کے مثل ثوابت فلک ہشتم کے پرانوار ہین فلک تو فقط محل انوار ثوابت ہی ہی مگر یہ باب بوجہ اندراج اُنھین اپنے فوابد متفرقہ کے کشاینده در بہشت ہشتم ہی کسواسطے کہ پابندی وکاربندی اسکے مضامین کی مومن کامل وصالح بنانے والی ہی بخلاف فلک ہشتم کے اور مؤمنین صالحین ہی کے واسطے اللہ پاک نے فرمایا ہی ان الذین آمنوا وعملوا الصلحت کانت لھم جنات الفردوس نزلا خالدین فیہا یعنے جو لوگ ایمان لائے اور اُنھون نے کام کیے نیک اُنھین کے واسطے جنت فردوس ہی رہینگے وہ اُسمین ہمیشہ۔ اب بطور خاتمہ ابواب وکتاب کے فرماتے ہین کہ ختم اس شبستان کا مطابق عدد حا کے آٹھ باب پر ہوا اس سبب سے مجکو اُمید ہی کہ میری حیات حاے فلاح ونجاح پر ہو اور جب حیات فلاح ونجاح پر ہوئی تو ضرور ہی کہ خاتمہ حیات کا اسی پر ہوگا پس نتیجہ اُمید یہ ہی کہ میری حیات اور خاتمہ حیات کا دونون فلاح ونجاح پر ہونگے اور یہی بہبودی دارین ہی اور اسی کا نام خاتمہ بالخیر ہی لطف یہ کہ یہ دونون لفظ خود مختتم حرف حا پر ہین جسکے عدد آٹھ ہین اور انحصار بہشت کا بھی آٹھ ہی پر ہی پس یہ سب مطابق ہین

اور یہ مطابقت مصنف کے واسطے ایک فال مبارک ہی بنا بر حصول بہشت کے جسکی اُمید رکھتے تھے **حاصل معنی بیت** یہ کہ تصنیف و تحریر مین اس شبستان کے مجکو اُمید خلد کی ہوئی اسواسطے کہ اصول اسکے مبنی احکام شرعیہ اور مسائل فقہیہ اور اُمور دینیہ اور کار صوفیہ اور فواید بہیہ پر ہین اور اس قسم کی تصنیفات موجب رضامندی خدا و رسول کے ہوتی ہین جو ذریعہ حصول بہشت کی ہین **معنے معمائی** بہشت کی ب اگر دور کرو تو ہشت ہوگا یعنے یہ ب ہشت باب ہی کی ہی جو بہشت مین ہی جس سے کچھ مغایرت بہشت اور ہشت باب مین نہین ہی **محسنات کلام** ثامن ثمن اور حرف ھا اور ہشت بہ مناسبت باب ہشتم کے ہین اور فلک ثامن اور ثوابت و درکشاینده شبستان و بہشت متناسب اور بہشت و ہشت مین تصحیف اور بہشت و ہشت مین صنعت اشتقاق ہی۔

نکتہ اُمید بہ فضل افاضل و کرم اکارم آنکہ از عین رضا چشم بر میم مکارم دارند تا عمیم کارم نیکو شود و از میم جرم این شبستان عین عفو دور ندار ند تا حرم و معفو گردد و قلم سیاح را الف وار بر سر صلاح بکشند تا اصلاح یابد **مثنوی** در نم کلکم چو کشند آن الف + بخت مرا نام شود موتلف + چشم کشاده دلم از قلب وا + تا رسد نش از دل پاکان دعا + از پئے جذب و کشش مرج بال + نقش خیال سخنم بین حبال + ہست درین راے گدا را قرار + تا ز دلش خلق بود یادگار **اللغات** رضا بالکسر خوشنودی و بفتح و مد خوشنود شدن مکارم بالفتح میم و کسر راے مہملہ نوازشہا و بزرگواریہا جمع مکرمت کی ہی عمیم تمام و ہمہ را فراگیرنده حر بالضم و تشدید آزاد ضد غلام سیاح بالفتح و تشدید بسیار سیر کننده صلاح بالفتح نیکی ضد فساد و بکسر آشتی و مصالحہ موتلف خو گرفتہ شونده و ساز دار آینده دا بمعنی درد مرج بفتحتین و جیم تازی آشفتگی و تباہی و فساد بال بمعنی دل خیال بفتح پندار و صورتیکہ در خواب دیده شود یا در بیداری تصور کرده آید

یا درآب و آئینہ دیدہ شود حبال بالکسر جمع حبل کی بمعنی رسن و مجازاً استحکام و مستحکم معنے ترکیبی فرماتے ہین کہ مجکو فاضلون اور بزرگون سے فضل و کرم سے یہ امید ہی کہ عین رضا اور خوشی سے نظر و چشم میں مکارم اور نوازشات اپنی پر رکھین تو عام و تمام کام میرے نیک اور بہتر ہو جائین اور میں جرم اس شبستان کی سے عین عفو کو دور رکھین تو یہ شبستان اپنے نقص و قصور سے آزاد اور معاف کی گئی ہو یعنے جو جرم و خطا اور سہو کہ مجھسے اس شبستان مین واقع ہوئی ہو اس سے وہ پاک و صاف ہو جاے اور وہی بزرگ اپنے قلم سیاہ و روان تر کو سر پر صلاح کے الف کے مانند لائین تو وہ اصلاح پائے معنے ترکیبی مثنوی تم یعنے میرے قلم کے نوشتہ مین وہ بزرگ اگر ایک حرف الف ہی اپنی صلاح و سداد کی رو سے کھینچین یعنے اس سے قباحت رفع کردین تو وہی الف اصلاح کا ہو جائیگا میرے نوشتہ کی خوبی و صلاح پر اور میرے بخت و نصیب کا نام موتلف ہو جائیگا اور مین جانونگا کہ میرا بخت میرے ساتھ خوگر اور ساز دار اور الفت پذیر ہو گیا۔ میرا دل بسبب درد و پریشانی اپنی کے چشم کشادہ اور منتظر اس بات کا ہی کہ پاکون کے دل سے اسکو دعا پہونچے واسطے جذب و کشش منافع اور دفعہ آشفتگی و تباہی دل کے نقش خیال سخن میرے کو حبال دیکھ ای مخاطب یعنے سخن میرا جو مثل خیال و خواب کے ہی بے اصل و بے بنیاد ہے ای مہربان تو اپنی نظر عنایت سے اسکو حبال یعنے مضبوط اور مستحکم جان اور دیکھ اور کوئی چیز نہ سمجھ تاکہ اسکی بے بنیادی و بے اصلی کے باعث سے جو میرے دل مین ایک آشفتگی و پریشانی ہی وہ سب جاتی رہے اور اطمینان و تسکین خاطر ہو چوتھے بیت آخیر مین ایک مدعاے خاص کا اظہار ہی یعنے مصنف رح عجز و انکسار کی رو سے اپنے آپکو گدا قرار دیکر فرماتے ہین کہ اس گدا کو سکون و قرار اس راے مین ہی کہ اپنے دل سے مخلوق کی یادگار فراموش اور محو کرے اور اللہ کے ذکر کو اس مین جگہ دے

معنے معماے نثر چشم کی مرادف عین حرفی کو میم اول مکارم اسمی سے ملائین تو عمیم ہوگا اور اسی میم کے جدا کرنے سے کارم ہوگا اور عفو کو جرم کی میم سے ملائین تو معفو ہوگا اور باقی نقش جریدہ جائیگا اور الف حرفی کو سر پر صلاح کے لانے سے اصلاح ہوگا معنے معماے مثنوی نم کے اندر الف حرفی لاؤ تو نام ہوگا اور چشم کے مرادف عین حرفی کو در کے مرادف دا مین لانے سے دعا ہوتا ہی اور خیال وحبال ہم نقش ہین یادگار کو معکوس کرکے دیکھو تو راے مین گدا کو قرار گیر پاؤگے محسنات کلام امید و فضل و کرم متناسب ہین عین و چشم مرادف جرم اور شبستان اور حرا اور معفو متناسب اور عفو و معفو اور صلاح و اصلاح اور بال وحبال مین اشتقاق اور خیال وحبال مین تجنیس خطی اور تصحیف ہی نم اور نام مین اشتقاق اور دا اور دعا مین اشتقاق۔

الباب الاول فی الایمان والاسلام وفیہ فصول

فصل فی میامن الایمان وسلامت الاسلام

نکتہ الف اول ایمان تیر کشتی نجات ست بر سر ایمان یعنے دو دریاے غیب و شہادت و الف ثانی تیغ توحید ست در وادی ایمن سعادت فرد بر سر ایمان الف زان میکشد تیغ ایمان تا کند زین دار قطع ماسوا از مین آن + اللغات ایمان بالفتح سوگندہا و دستہاے راست و قوتہا و بکسر گرویدن و امان دادن تیر بالکسر چوب راست سقف و کشتی و طاقت و قوت و عطارد و بمعنی معروف غیب بالفتح پوشیدہ شہادت ظاہر ہونا اور گواہی دینا وحدانیت خداے تعالیٰ پر اور رسالت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر شجرہ بالفتح درخت و نسب نامہ مشایخان شعبہ بالضم طائفہ از ہر چیز و شاخ درخت اور وہ نغمہ جو اور نغموں سے نکالا گیا ہو وادی ایمن عبارت ہی اُس جنگل سے کہ حضرت موسیٰ کو اول معراج وہان ہوئی اور تجلی

نور آلہی کی ایک درخت پر دیکھی اور یہ وادی کوہ طور سے جانب دست راست کے واقع ہی اسیواسطے وادی ایمن کہتے ہین یمان ایک ملک ہی مشہور داہنی طرف کعبہ کے تیغ وہان کی مشہور ہی ماسوا ایکسین جملہ جو کچھ سوا ذات حق تعالےٰ کے ہی کہ وہ سب مخلوقات و موجودات ہی یمن بالضم خجستہ و مبارک معنے ترکیبی شرمصرعہ نے یہ نکتہ صفت ایمان مین لکھا ہی چنانچہ فرمایا کہ پہلا الف جو لفظ ایمان کا ہی گویا تیر کشتی نجات کا ہی جس سے مضبوطی اور استحکام کشتی کا ہوتا ہی اور یہ الف سرپہ یمان یعنے دو دریا کے واقع ہی اور وہ دو دریا غیب و شہادت ہین مطلب یہ کہ جو امور غیب مین ہین اور پوشیدہ اُنکو بھی بدل ماننے اور جو شہادت مین ہین اور ظاہر اُنکو بھی حق جانے مثلاً غیب مین ذات پاک خداے تعالیٰ کی ہی اور فرشتے اور قیامت اور دوزخ بہشت وغیرہم اور انبیاے سابق اور اُنکی کتب جو اُنپر نازل ہوئین اور شہادت مین جو اپنے زمانہ کا نبی ہو اور اُسکی کتاب اور احکام شریعت اور سوا اُنکے چنانچہ سورۂ بقر کے آغاز مین یومنون بالغیب سے یوقنون تک یہ سب مراتب مذکور ہین اور اُنکے ساتھ ہی بشارت ہدایت و فلاح کی ہی یعنے اولئٰک علی ھدی من ربہم واولئک ھم المفلحون اور اسی کے مطابق مصرعہ فرماتے ہین کہ دوسرا الف جو لفظ ایمان کا ہی وہ ایک درخت و شاخ ہی وادی ایمن مین جسپر انوار تجلیات آلہی جلوہ فرماتھے اور حضرت موسیٰ نے سعادت دیدار آلہی اور اُسکی برکت سے مشرف ہوکر جیسا کچھ رتبہ پایا سب جانتے ہین اور غیب و شہادت کے ضمن مین اشارہ اقرار لسانی اور تصدیق قلب کا بھی ہی معنے ترکیبی شعر مصرعہ فرماتے ہین کچھ جانتے ہو ایمان کے اول جو الف ہی یہ کیا بات ہی یہ ایک تیغ یمانی کشیدہ ہی تا اُس تیغ یمانی سے اس دار ناپایدار مین قطع تعلق ماسوا کا کرے جو جملہ موجودات و مخلوقات ہی اور یکسوئی کے ساتھ اُسکی طرف رجوع لاوے تب ایمان کامل ہووے اور جب یہ اُسکا یعنے خدا کا ہو جائیگا تو پھر ماسوا کیا چیز ہی جیسا کہ فرمایا ہی

ع چون از و کشتی ہمہ چیز از تو گشت **معنے معمائی نثر** جب الف یمان کے سر پر آئیگا
ایمان ہو جائیگا اور امین کے درمیان مین الف آنے سے بھی ایمان حاصل ہوتا ہی
معنے معمائی شعر یمین مین ان کا لفظ ملانے اور یمین کا نون قطع کرنے سے
جو اشارہ قطع ماسوا کا ہی یمان حاصل ہوتا ہی اور پھر یمان کے سر پر الف آنیسے
وہی ایمان حاصل ہو جائیگا اور مغائرت دونون مین یہ ہوگی کہ پہلا یمان بمعنی دیم
کے ہی اور دوسرا یمان بمعنی ایک ملک کے جو یمن مین ہی بس دونون مین
فرق بین ہی اور معما جدا جدا **محسنات کلام** تیر مین ایہام ہی کہ بمعنی کشتی کے
بھی ہی ایمان یمان امین یمن سب مین اشتقاق یمان اول اور یمان مصرعہ ثانی
مین تجنیس شعبہ مناسب شجرہ اور شجرہ برعایت وادی امین غیب و شہادت
متضاد تیغ و دار و قطع سب مناسب یکدیگر و قس علی ہذا **الاختلاف** شارح نے
اول تو وادی امین اور حضرت موسیٰ کے قصہ سے ایک ورق سیاہ کیا ہی بعد کو
شعر کے معنے مین لکھا کہ یہان مین احتمال ہی کہ ترکی ہو بمعنی بد کے کہ مصرح کبھی
لفظ ترکی بھی لاتے ہین اور صفت تیغ کی بدی کے ساتھ کنایہ اسکی خوبی سے
ہی جیسا کہ یہ طریقہ مشہور ہی اور کہتے ہین کہ فلان بد کسیست یا آنکہ بدست بطوریکہ
جو کچھ اسکے مشرب مین بد ہی ہمارے مذاق مین خوب ہی اور شعر کے معما مین صرف
اسیقدر کہ یمین مین اجزا ایمان سے ہین فقط کیا کہنا ہی ان قیاسون کا اور ان احتمالون
اور ان اختصارون کا ع فلک گرچہ شد پیر تا ہم ندید +

نکتہ حروف خمسہ اسلام کہ بنی الاسلام علی خمس مبین آنست الف اول
اشارت ست بانگشت شہادت کہ از الف اشہد ان لا الہ الا اللہ خبر میدہد
و سین کہ مقدمہ سلام ست از اداے صلوۃ صلا میزند و لام کہ جامع و مقلوب
مال ست در بیان زکوۃ لن تنالوا البر میخواند و الف ثانی از سر استطاعت طریق
حج راہ راست مینماید و دائرہ میم دہن بستہ و در سپر الصوم جنۃ می آراید
مثنوی جزو مومن بہ ست شش در دین + حرف او نیز شش نمونہ این

میم مالک ملک تعالی دان + مبدع ما مھیمن منان + واو وحی کتب زواھب گیر + باز میم از ملک نشان ونظیر + نون نشان از نبوت رسل ست + بے ز بعث حساب جزو وکل ست + ہے ہمہ چیز دانی از تقدیر + خیرہ شرہ بین بضمیر +
اللغات خمسہ پنج مرد او رخمس پنج زن و پنج انگشت بنی الاسلام علی خمس بنا کیا گیا اسلام پانچ بنا پر تبیین ظاہر کرنے والا اور بیان کرنے والا انگشت شہادت سبابہ اشہد ان لا الہ الا اللہ گواہی دیتا ہون مین کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہین ہی مقدمہ پیش روندہ یا کوئی مطلب جو پہلے کہین واسطے سہل سمجھ مین آجانے دوسرے مطلب کے سلام بفتح مطیع ہونا سلام کرنا اور تحیت وگزیدگی وپاکی از عیبہا صلوٰۃ دعا ورحمت وآمرزش خواستن ونماز صلوٰۃ جمع صلاۃ وازطعام وانعام زکوٰۃ ایک حصہ مال سے جو راہ خدائے تعالی مین دین لن تنالوا البر ہرگز پناہ نہ پاؤگے تم نیکی وخوبی کو لام زرہ ہالامہ واحد جامع اسکو اس سبب سے کہا کہ اسمین معنی جمع کے ہین استطاعت قدرت ومقدور ودسترس حج بالفتح وتشدید جیم کسی چیز کا قصد کرنا اور قصد طواف کعبہ بہ نیت عبادت اور بجالانا اسکا الصوم جنۃ روزہ ڈھال ہی آتش دوزخ کا مومن بہ یعنے جو ایمان لانے کی چیزین ہین اور انپر ایمان لانا فرض ہی مبدع نئی طرح شعر کہنے والا اور نئی بات پیدا کرنے والا مہیمن گواہ ورقیب ونگہبان ومہربان منان بفتح وتشدید نون بصیغہ مبالغہ انعام کنندہ ومنت نہندہ واہب بخشندہ بعث بالفتح برانگیختن اور بیدار کرنا اور لشکر خیرہ وشرہ یعنے خیر بھی اسی کی ہی اور شر بھی اسی کی ہی جس سے مراد تقدیر الٰہی ہی **معنے ترکیبی نثر** یہ نکتہ مصنف رح نے تعریف اسلام مین لکھا ہی چنانچہ فرمایا کہ حروف خمسہ اسلام کے جیسے کہ لفظ اسلام سے ظاہر ہی کہ پانچ حرف رکھتا ہی موافق بنی الاسلام علی خمس کے اس بات کے مبین ہین کہ جیسے لفظ اسلام کے پانچ حرف ہین ایسے ہی پانچ بنا بھی اسلام کی ہین کہ وہ کلمہ شہادت ہی اور نماز زکوٰۃ اور حج اور روزہ اور ہر حرف اسلام سے مصنف رح نے ہر پنج بنا کو

پیدا کیا ہی چنانچہ فرمایا کہ پہلا الف جو اسلام کا ہی یہ اشارت ہی طرف انگشت شہادت کے کہ الف اشہد ان لا الہ الا اللہ سے خبر دیتا ہی جیسا کہ معمول ہی کہ وقت تشہد کے نماز مین انگشت شہادت اٹھاتے ہین اور اشارت کرتے ہین دوسری بنا اسلام کی صلوۃ ہی اور اسلام کا دوسرا حرف سین کہ مقدمہ سلام کا ہی کہ یہ اداے صلوۃ کی صلا کرتا ہی کہ آؤ اور برگزیدگی و پاکی حاصل کرو اور بخلوص وحضور قلب نماز ادا کرو اسواسطے کہ سلام ختم نماز کے وقت ہوتا ہی جیسے السلام علیکم ورحمۃ اللہ تیسری بنا اسلام کی زکوۃ ہی اور اسلام کا تیسرا حرف لام کہ جامع ہی اور مقلوب مال کا جو بیان زکوۃ مین لن تنالوا البر پڑھتا ہی کہ درصورت جمع ہونے مال کے اگر زکوۃ نہ دوگے تو ہرگز نیکی نہ پاؤگے چوتھی بنا اسلام کی حج ہی اور اسلام کا چوتھا حرف الف ثانی کہ یہ الف سر استطاعت سے یعنے مقدور والیکو سیدھی راہ حج کی بتاتا ہی کہ اگر مقدور راہ کا رکھتا ہی تو حج کرے پانچوین بنا اسلام کی روزہ ہی اور پانچوان حرف میم کہ دائرہ دہن بستہ روزہ دار سے دور سپر الصوم جنۃ کو آراستہ کرتا ہی اور سنوارتا ہی دہن کی تشبیہ اکثر میم سے کرتے ہین اور کبھی میم دہن بستہ بھی لکھا جاتا ہی اور دور سپر بھی مشابہ بدور میم یعنے دہن بستہ روزہ دار کا ہی سپر آتش دوزخ کی ہی کہ روزہ سے اپنے بچاؤ کے لیے درست کرے معنے ترکیبی مثنوی اب مصرع ان چیزون کا بیان فرماتے ہین جو دین مین مومن بہ ہین یعنے جنپر ایمان لانا واجب ولازم ہی اور وہ چھ چیزین ہین اور چھ حرف مومن بہ کے بھی ہین کہ یہ نمونہ اُسکے ہین اور چھون حرفون مین جنس اُن اشیا مومن بہ کا موجود اول میم سے تو مالک ملک تعالی کو جان اور اُس پر ایمان لا کہ وہ مبدع ہمارا ہی اور مہیمن ومنان ہی یعنے پیدا کرنے والا ہمارا اور بڑا مہربان اور احسان کرنیوالا ہی دوسرا حرف واو ہی اس سے اُسکی وحی اور کتابون کو جو نبیون پر نازل کی ہین مان اور گردیدہ ہو کہ اُسی واہب کی عطا کی ہوئی ہین دوسرا میم جو ہی اُس سے نشان ملک کا اور نظیر اُنکی جو کروبی اور

حور و غلمان ہین قبول کرا ور اُنکو بھی مان اور حق جان اور نون جو اُسمین ہی یہ نشان نبوت رسولون کا ہی اور بے علامت بعث کی کہ بعد مرجانے کے قیامت کے دن پھر اٹھائے جائینگے اور حساب جزو کل کا ہوگا یہ دونون چیزین ہین اُنپر بھی ایمان لانا ضرور و واجب اب رہی ہے اس سے اشارہ یہ ہی کہ ہر چیز کو تقدیر سے جانے اور اپنے دل مین بیقین کامل سمجھے رہے کہ خیر و شر دونون اُسیکی تقدیر سے ہین ان سب باتون پر ایمان لانا بتصدیق قلبی و اقرار لسانی فرض و واجب ہی گویا یہ مراتب مستنبط امنت باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ و الیوم الاخر والقدر خیرہ و شرہ من اللہ تعالیٰ والبعث بعد الموت سے ہین **معنے معمائی نثر** اس نثر مین معما ہی کہ الف اشہد اور سین سلام اور لام لن تنالوا اور الف ثانی استطاعت اور میم صوم سب سے ملکر اسلام حاصل ہوتا ہی **معنے معمائی مثنوی** میم مالک واو وحی میم ملک نون نبوت بے بعث ہے ہمہ چیز سب کے جمع ہونے سے مومن بہ ہوجائیگا **محسنات کلام** حروف خمسہ اسلام اور بنائے خمس اسلام مین مصرح نے کیا ہی عمدہ بات نکالی ہی ایسے ہی تشبیہ الف کی انگشت شہادت سے جو بصورت الف کے ہی اور اسکے ساتھ اشارت اور الف اشہد کیا ہی خوب ہی اور سلام جس پہ خاتمہ نماز کا بھی ہی اور بعد نماز سلام رخصت بھی ہوتا ہی اُم کے واسطے اختیار آیہ لن تنالوا کہ دونون لفظون مین لام ہی اور پھر الف ثانی کہ استطاعت کے سر پہ ہی الف ہی راہ راست بمناسبت الف کے کیسا الطف ہی کہ خود بھی الف رکھتی ہی اور دہن صایم کی تشبیہ میم دہن بستہ سے کہ اکثر بے چشمہ بھی لکھا جاتا ہی صلوٰۃ وصلا مین تجنیس زائد اور سر کلمہ صاد ایسے ہی مبدع ما تھمین منان مین میم وحی واہب مین واو اور ہے ہمہ اور خیرہ شرہ کی ہا ضمیر کی رعایت سے لفظ ضمیر کیسا الطف ہی **الاختلاف** شارح نے لکھا ہی کہ مصرح سے یہ بیتین جو اس نکتہ مین مذکور ہوئین اگر ذکر ایمان کے ذیل مین ہوتین تو بہتر ہوتا انتہی میری

دانست مین یہین بہتر ہین اسواسطے کہ اس نکتہ مین ذکر اسلام کا ہی اور اسلام بدون ایمان ان امور مومن بہ کے صحیح نہین ہوتا صرف اسلام کی تعریف سے کیا ہوتا بیان ملزومات کا بھی ضرور لازم تھا متن مطبوعہ ہین مقدمہ سلام کو مقدمہ اسلام لکھا ہی اور صلوۃ کے بعد صلا نہین لکھا اور میز ندکی جگہ میز دند سپر کو سر بے کو پے غلط لکھا ہی۔

نکتہ ہاے دو چشمہ شہادت دو دیدہ ایست کہ بدان دو عالم را مشاہدہ نماینہ والف صورت زبانیکہ براستی توحید بکشایند ہر گرا ہا والف شہادت بدرستی و راستی گواہی ندہد بواسطہ آنکہ ہا والف براے گرفتاری موضوع ست درمیان شدت گرفتار ماند شعر صدق الشہادت قد یھدی الی الجمع + لو لا توسطہا فمنہا الشت + اللغات شہادت خبر درست وگواہی راست مشاہدہ دیکھنا اور کسی کے ساتھ کہین حاضر ہونا توحید ایک جاننا خداے عزوجل کا ہا بے ہمزہ بمعنی بگیر شدت بالکسر وتشدید دال سختی اور ایک بار حملہ لیجانا صدق بالکسر راستی خلاف کذب جمع بالفتح ہمہ وگروہ مردم ونخل بسیار بار توسط میانجی گری یا وہدایت کنندہ شت بالفتح وتشدید پراگندہ ہونا معنے ترکیبی شعر مصرع کہتے ہین شہادت مین جو ہا ہی یا نہین ہی بلکہ دو دیدے ہین اور ایسے دیدے جنسے دو عالم کا مشاہدہ کرین یہ جو دیدے ہین اسنے تو پورا پورا ایک عالم بھی نہین دیکھ سکتے اور الف جو شہادت مین صورت زبان کے ہی چاہیے کہ اسکو راستی توحید کے ساتھ کھولین اور سچا سچا اقرار خدا عزوجل کے واحد مطلق ہونیکا کرین بس ہا والف اگر راستی ودرستی کی شہادت ندین تو اس سبب سے کہ ہا واسطے گرفتاری کے بھی موضوع ہی شدت ہی مین گرفتار رہیگا نجات نہین پائیگا معنے ترکیبی شعر یعنے جو شخص صدق کے ساتھ شہادت بجا للائیگا صدق ہی اسکا ہادی یعنے رہنما ہوگا طرف جمع کے جو بمعنی نخل بسیار بار کے ہی یعنے بہت ہی بہت بیشمار اسکا پھل پائیگا اور اگر اسکے توسط مین یہ رہنما نہوگا تو اسے

شہادت سے شت و پریشانی بیحد اٹھائیگا اور جمعیت کو نہ پہونچیگا معنے معمائی
شعر مصور رحہ نے لفظ شہادت مین دو صورت پر تصرف کیا ہی ایک یہ کہ ہا کو دیدہ
الف کو زبان ٹھہرایا بس اگر یہ ہا مع الف اسمین براستی و درستی نہو تو شدت رہیگا
دوسرے یہ کہ شہادت کا اول آخر شدت ہی اور میان مین اسکے ہا جو بمعنی گیرے
ہی یعنے شہادت مین درصورت ناراستی نا درستی شدت کے سوا گرفتاری بھی
بھری ہی معنے معمائی شعر شہادت مین شین و تا سے شت حاصل ہوتا ہی
اور بیچ مین اسکے ہا و ہی بمعنی رہنما محسنات کلام دو چشمہ دو عالم دو دیدہ کیسا
خوب ہی اور دیدہ کے واسطے چشمہ شت وجمع متضاد یہدی سے اشارہ ہا دکا کیا
ہی لطیف ہی الاختلاف دوسرا مصرعہ شعر کا اصل کتاب مین یون لکھا ہی
لولا توسطہا فمنہا شدۃ اور لولا وجمعہا التشت بہ نسخہ حاشیہ پر ہی میری
دانست مین یہ نسخہ ہی صحیح ہی مگر بجاے جمعہا فمنہا ہونا چاہیئے اسواسطے کہ جب
شہادت سے ہا نکل جائیگا تو شت باقی رہیگا نہ شدۃ اور شدۃ کا معما نثر مین نکال
چکے ہین پھر مکرر کیون لاتے کہ شان مصور رحہ سے بعید ہی شارح نے لکھا ہی کہ مصور رحہ
نے جو ہا دوچشمہ کہا ہی یہ ایک امر مبتذل ہی سب ایسے ہی کہتے آئے ہین کوئی
نئی بات کہنا چاہیئے تھی اور لکھا کہ مصور رحہ کا یہ کلام کہ بواسطہ آنکہ ہا و الف برائے
گرفتاری موضوع ست معلوم نہین ہوتا اس سے کیا قصد کیا ہی اس سے یہی
قصد ہی کہ الف اور ہا جدا جدا مقصود ہی جسکا مجموع ہا ہی بمعنی بگیر یعنے الف جو مراد
زبان سے ہی اور ہا دوچشمی اگر گواہی ناراست دینگے تو وہ ہا ہی جو بگیر کے معنے مین ہی
خارج سے لانا نہین پڑیگی ورنہ ہا تو شہادت مین بھی موجود ہی جدا جدا لانے کی کیا ضرورت
ہوتی اور پہلی بات کہ ہا کو دوچشمی کہنا مبتذل بتاتے ہین کوئی لفظ اپنا بھی اسکی
جگہ نہین لکھدیا تا محترم مبتذل سے معلوم ہو جاتا اور ہا کو دوچشمہ ٹھہرانا تو کوئی
مبتذل بات نہین اسکے سوا اور کچھ اپنی منطق صرف کرکے لکھا ہی کہ یون کہنا
چاہیئے تھا بجاے گرفتاری موضوع ست کے سبب خلاصی از شدت شدہ است

اسکو آپ ہی سمجھین ہم نجانین نہ مانین اور متن مطبوعہ مین جو بجاے دو چشمہ کے دو چشم اور گواہی ندہد کے ندیدہ لکھا ہی غلط معلوم ہوتا ہی۔

نکتہ اے درویش ہرچہ راے ترا از آخرت منع کند کفرست در لفظ کفر بنگر کہ کف منع ست بر روی رای آخرت وہرچہ دست دلت را بہ تیغ تجرید از علایق کوتاہ کند دین الہ در کلمہ دین بنگر کہ دست دلت بنون یعنے تیغ منقطع یافتہ **رباعی** در مذہب عاشقان غم جان کفرست + وز نعمت وصل دوست کفران کفرست + از تفرقہ فکر خویشتن را باز آر + کز روی لغت فکر پریشان کفرست + **اللغات** منع بالفتح باز رکھنا کفر بالضم ناگزیدن و ناسپاسی و بالفتح پوشیدگی و کوزۂ و بزرگ تجرید برہنہ کرنا کسی چیز کو زوائد سے جو اسمین ہون اور آراستہ کرنا کفران بالضم ناسپاسی **معنے ترکیبی نثر** مصرحہ کہتے ہین اے درویش جو چیز تیری راے کو فکر آخرت سے روکے جان لے کہ یہی کفر ہی دیکھ تو کفر مین لفظ کف جو بمعنی منع کے ہی راے آخرت رو بہ ہی پاتہین اور جو چیز تیرے دل کے ہاتھ کو علائق دنیا کے فضول و زوائد سے بہ تیغ تجرید کوتاہ کرے اُسی کو جان لے کہ یہی دین خدا کا ہی غور کر کلمہ دین کو کیسے تیرے دست دل نے نون سے تیغ منقطع پائی ہی اور نون بمعنی تیغ کے ہے **معنے ترکیبی رباعی** عاشقون کا مذہب تو یہ ہی کہ جو کوئی غم اپنی جان کا کرے اور جان بچائے وہ کافر ہی اسواسطے کہ جان جانے مین تو بڑی نعمت عظمے وصل دوست کی حاصل ہوتی ہی بس اسکو چھوڑ کے جان کا خیال کرنا کفران نعمت ہی اور یہ کفر تو دنیا کے علائق سے اور اُنکے تفرقون اور پریشانیون سے آپ کو بچا کے یکسوئی حاصل کر دیکھ تو از روے اصل کے کہ اگر فکر کو پریشان کریگا کفر پائیگا **معنے معمائی نثر** را پر لفظ کف آنے سے کفر ہو جاتا ہی اور لفظ دین مین جو دی ہی اسکا دل ید اور یہ ید ظاہر نون پر جو بمعنی تیغ کے ہی رکھا ہوا ہی بس لفظ دین حاصل **معنے معمائی رباعی** رباعی مین صرف ایک ہی معما ہی یعنے فکر کو پریشان کرنے سے کفر ہو جاتا ہی **محسنات کلام**

فکر پریشان کیا خوب واقع ہوا کہ صفت کی صفت اور معما کا معما ایسے ہی دست دل
کہ مضاف مضاف الیہ بھی اور معما بھی اور سوا اسکے **الاختلاف** شارح نے اس نکتہ
مین کفر حقیقی و اصطلاحی کی بہت بحث لکھی ہی ہو میری دانست مین تو یہ نکتہ مصنف رح
نے موافق مذاق عاشقون کے لکھا ہی اسی واسطے لفظ درویش سے مصدر کیا
اور اسی کے مناسب الفاظ جیسے تجرید علایق اور مذہب عاشقان اور وصل
اور دوست وغیرہم ایراد فرمائے اور ان لوگون کا مذاق اور مشرب اور
ہی اہل شریعت کا مذہب اور چنانچہ سعدی رح نے فرمایا **شعر** اگر یارے از
خویشتن دم مزن + کہ کفر ست با یار و با خویشتن + شریعت والے بھلا خدا تعالیٰ
کو یار کہہ سکتے ہین۔

نکتہ اے درویش یکتائے کلمۂ توحید از الف زبان و پنج نوبت نماز بحضور پنج حواس
جنان و سی روزہ ماہ رمضان با تلاوت سی سپارہ قرآن مغتنم دان تا در زمرۂ
اہل اللہ داخل گردی در حروف اہل اللہ بچشم انتباہ نگاہ کن تا در عدد یکی
و پنج و سی مشتمل یابی **قطعہ** یک شہادت با صلوٰۃ خمس و سی روز صیام +
زکوٰۃ زر اندر دو بیست مثقال نصاب + ہر کرا جمع این عدد ہا نیست گر فرزند
نوح خوش آید پدر خطابش لیس من اھلک خطاب + **اللغات** حضور
یعنی سامنے حاضر ہونا ضد غیبت کی اور نیز کلمۂ تعظیم کہ ذات مخدومونپر
اطلاق کرتے ہین جنان بفتح بمعنی دل و بکسر جمع جنت زمرہ بالضم گروہ مردم
انتباہ آگاہ کرنا اور خبردار ہونا اور آگاہی مثقال بالکسر نام وزن کہ ساڑھے چار
ماشہ ہوتا ہی نصاب بکسر نون اُسقدر مال جسپر زکوٰۃ واجب ہو کہ اقل اُسکا
چاندی سے دوسو درم ہو اور سونے سے بیس مثقال اور اکثر کی کچھ حد مقرر
نہین ہی غرض چالیسوان حصہ مال کا زکوٰۃ ہی بعد سال بھر کے اور مال و زر
اور سرمایہ کے معنے مین بھی مستعمل ہوتا ہی لیس من اھلک یعنے نہین ہی وہ
تیرے اہل و اولاد سے خطاب بکسر کسی سے روبرو بات کہنا اور لقب جیسے مدح ہو

اور ضد غیبت اور بمعنی عتاب نیز معنے ترکیبی نثر مصر کہتے ہین یہ امور جو ذیل مین بیان
کرتا ہون انکے بجالانے کو غنیمت جان اور کماحقہ بجالا تب تو اہل اللہ مین داخل
ہوگا اور جب اس گروہ باشکوہ مین داخل ہوا تو کچھ خوف و خطر تیرے واسطے نہین
ہی چنانچہ اُنمین سے کلمہ توحید ہی یعنے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہ اسکو الف
زبان سے ادا کرے مع تصدیق اُسکی یکتائی و وحدانیت کے اور نماز پنجگانہ ہی
کہ وہ بھی بحضور قلب و خلوص دل پانچون حواس دل کے جمع کرکے بجالائے اور
تیس روزے ماہ رمضان کے مع تلاوت سی سیپارہ قرآن کے بس اس صورت
مین تو اہل اللہ سے شمار کیا جاویگا اور اُن مین داخل ہوگا ذرا چشم آگاہی سے
نظر کرتا تجکو معلوم ہو کہ خود لفظ اہل اللہ ایک اور پانچ اور تیس عدد کو مشتمل ہی
بس یہی اسکی تصدیق ہی معنے ترکیبی قطعہ پھر بتاکید و تائید کلام صدر سے
فرماتے ہین کہ ایک شہادت اور پانچ وقت کی نماز اور تیس روزے ماہ رمضان
کے اور بیس مثقال زر سے زکوۃ اگر اُس شہادت کے ساتھ یہ سب عدد جمع نہین
ہین تو بالفرض گو فرزند حضرت نوح ع کا ہی اور پیغمبر زادہ اُسکے خطاب مین بھی لیس
من اہلك کا خطاب آئیگا اور اُس اہل سے خارج کیا جائیگا ایسے ہی یہ زمرہ اہل اللہ
سے خارج کیا جائیگا مخفی نرہے جب کنعان بیٹا حضرت نوح ع کا ڈوبنے لگا آپ نے
اُسکی نجات چاہی اور کہا رب ان ابنی من اہلی خطاب ہوا لیس من اہلك
انہ عمل غیر صالح معنے معمائے نثر الف اور ہے اور لام سے اہل ہوتا ہی
جسکا اشارہ مصرع نے ایک اور پانچ اور تیس کے ساتھ کیا ہی کہ یہی اُنکے عدد ہین
معنے معمائے قطعہ اسمین مادہ معما کا اہلک موافق نثر کے کہ الف اور ہا
اور لام اور کاف جمع ہونے سے اہلک ہوتا ہی جیساکہ ایک اور خمس اور سی اور
بست کے ساتھ اشارت کی کہ انکے یہی عدد ہین اور جو اس قطعہ مین نثر سے زیادہ
زکوۃ اور بڑھائی ہی اسواسطے ایسا لفظ مذکور کیا جسمین کاف بھی بیس عدد والا
شامل ہی محسنات کلام لفظ اہل اللہ کے ساتھ اللہ کا لفظ کیسا پاکیزہ لائے ہین

کہ لفظ اہل جسمین موجود ہی بقلب ایسے ہی اہلک کا لفظ کہ کیسے تلاش عالی مصنف رح
سما دی ہی اور نثر و قطعہ دونون مشتمل بر سیاقۃ الاعداد اور جو کچھ خوبیان عبارت کی ہین خود
نما ہو ع حاجت مشاطہ نیست روی دلارام را + **الاختلاف** شارح نے اللہ کے
لفظ مین بھی قلب بعض کرکے اہل کا لفظ نکالا ہی اور ایک لام کو بحوالہ قاعدہ معما
کے معتبر نہین رکھا پھر لکھا رمضان کے تیس روزے اُسکے ساتھ تلاوت تیس
سیپارون کی تو دوسے ہونا چاہیین اس صورت مین دونون لام محسوب ہونگے
پھر بھی ایک الف اللہ کا اور رہا کہ اہل مین ایک ہی درکار اور اللہ مین دو اسکی
نسبت لکھا کہ صورت کتابی اللہ کی ایک الف کے ساتھ ہی ایسے ہی اہلک سے
ہلاک بطریقہ قلب بعض جو کہ مصنف رح کی جانب سے ان باتون کا کوئی ایما و اشارہ نہین
ہی میرے نزدیک سب پایہ اعتبار سے ساقط ہین اور مصنف رح کے معما کی روسے اثر نظر
نہین ہان خوبی ایراد ایسے الفاظ مین کلام نہین گویا القائے غیبی ہی اسکے سوا شارح
نے اتنی کتاب لکھی یہ ابتک نہ جانا کہ مصنف رح نثر و نظم دونون مین ملحوظ رکھتے ہین
کہ جن قاعدون سے ایک فقرہ مین معما نکالتے ہین اُسی قاعدہ سے دوسرے
فقرہ مین ایسے ہی نظم کی ابیات مین نہ یہ کہ یک اور پنج اور سی کے ساتھ قلب
بعض اور قلب کل اور کسی حرف سے اعراض اور کسی کا اختیار ایسے شش پنج
مین پڑنا طریق اُستادون کامل کا نہین البتہ ہم سے کچے پکے لوگ ضرور بھٹکے بھٹکے
پھرتے ہین اس سے اُنکو کیا غرض اگر اُنکی راہ پر نہ چلے تو وہ کیا کرین وہی مثل ہی
ع چشمۂ آفتاب را چہ گناہ +

نکتہ ایدرویش حرف نفی در اسم خود کش کہ اسلام حقیقی آنست و بنای امانی را
برہم زن کہ ایمانرا این نشان ست **مثنوی** پا بنہ در عدت راہ فنا + از عبادت
گر ہمی جوئی سنا + چشم بر پای اخلای الہ + دار اگر میجو اہی از اخلاص جاہ +
اللغات حرف نفی حرف لا امانی بفتح اول وکسر نون و تشدید تحتانی بمعنی آرزوہا
جمع امنیہ بالضم بمعنی آرزو عدت بر وزن مدت طیاری و آمادگی کسی چیز کی اور

ساخت اور ساز رفع حاجات سنا بالفتح روشنی اخلا بالفتح اور کسر خاے معجمہ ولام مشدد جمع
خلیل بمعنی دوست صادق معنے ترکیبی نثر مصرحہ فرماتے ہین اے درویش اپنے
نام مین حرف نفی کا لگادے اور آپکو ذات مطلق مین فنا کردے کہ اسلام حقیقی یہی
ہی نہ یہ اسلام ظاہری اور بنیاد امانی کو لوٹ پوٹ کردے کہ نشان ایمان کا یہ ہی
یعنے ہوائے نفسانی اور مستلذات جسمانی سب کی بنیاد خراب وتباہ کردے معنے
ترکیبی مثنوی یعنے راہ فنا کا جو ساز وسامان ہی اُسکی طیاری وآمادگی کی راہ مین
چل یعنے قبل فنا ہونے کے آپکو فنا کر تب اپنی عبادت سے سنا وبہا ڈھونڈھ
بدون اسکے اُسمین سنا وروشنی نہ پائے گا دوسری بات یہ ہی کہ جو اللہ تعالیٰ کے
خلیل ودوست صادق ہین اُنکے قدمون پر آنکھین رکھے رہ تو تجکو جاہ اخلاص کا
حاصل ہو جس اخلاص کی صفت مین کہا ہی شعر عبادت با خلاص نیت نکوست
وگرنہ چہ آید زبے مغز پوست + معنے معمائے نثر لفظ اسم مین حرف لا لانے سے
اسلام ہو جاتا ہی اور امانی کو برہم کرنے سے ایمان کا نشان ملتا ہی معنے معماے
مثنوی عدت مین پار کھنے سے جو با ہی اور قاعدہ معماے مین پا وبا ایک ہین
عبادت حاصل ہوتا ہی چشم سے ارادہ صاد اخلاص کا ہی جب صاد کو اخلا
کے پانون پر رکھینگے اخلاص ہو جائے گا محسنات کلام اسم واسلام
امانی ایمان آن این سب کا سر کلمہ الف آیسے ہی اخلا الہ اگر اخلاص
اور سوا نکے۔

نکتہ اے درویش الف اسلام اشارت ست بذات حضرت احدی وسین
عبارت ست از سیادت سرمدی سدہ محمدی ولام کہ از روے لغت جامع ست
دلیل ست بر جبرئیل کہ رسانندہ جوامع کلم فیض وحی خدائیست بہ میم دہان مبارک
مصطفےٰ والف ومیم آخر بر معنی ہر دو مشعر ست میم متابعت حضرت محمدی را سلمان
صفت تاج فرق سرفرازی را دان تا مسلمان باشی رباعی چون عزو کون دین
پیغمبر راست + کار ہمہ شد ز دین پیغمبر راست + پیدا شدہ روی راستی از قدمش +

زین روی قدم در اسم پیغمبر راست + اللغات سیادت بکسر بزرگی و سرداری
سرمدی ہمیشہ ودایم شدہ بضم وتشدید دال آستانہ جوامع الکلم بفتح کاف وکسر لام
قرآن مجید اور چند احادیث کہ ہر ایک عبارت والفاظ مختصر مین مطالب کثیر کو شامل
ہین سلمان نام ایک صحابی کا کہ انکو سلمان فارسی کہتے ہین اور نیز نام شاعر کہ اسکو
سلمان ساوجی کہتے ہین معنے ترکیبی نثر مصرح لفظ اسلام مین دوسری طرح
تصرف کرکے فرماتے ہین ایدرویش لفظ اسلام کی یہ کیفیت ہی کہ پہلا الف جو اسلام
کا ہی اس سے تو اشارہ ہی طرف ذات پاک احدی کے بدین مناسبت کہ الف
خود بھی فرد ہی نہ نقطہ رکھتا ہی نہ اعراب اور اسکا عدد بھی ایک اور خدائے تعالے
کی ذات بھی واحد احد اور سین سے ایما ہی جانب سرداری و بزرگی آستانہ محمدی
کے جسکی سیادت دایم وسرمدی ہی یعنے اس آستانہ پر سر رکھے رہے اور اطاعت
کرے اور لام کہ یہ جامع ہی یعنے زرہ ہا کے دلیل ہی حضرت جبرئیل پر کہ جوامع الکلم
جو قرآن مجید ہی کہ تھوڑی لفظون عبارت مین بہت سے معنے بھرے ہین بقول شاعر
شعر جمیع العلم فی القرآن لکن + تقاصر عنہ افہام الرجال +
کے اس جوامع کلم کو میم دہن مصطفے مین پہونچانے والے ہین اور وہ بھی فیض
وحی سے جیسے کچھ خدائے تعالے کی طرف سے ہوے تا نہ گمان ہو کہ اپنی طرف سے انکے
منھ مین پہونچائے اب رہا الف و میم تا نہ شبہ ہو کہ لام کے ذکر مین پورا لام لے لیا تھا
بس الف شعر اسی معنے پر ہی کہ وہ جوامع الکلم خدائے تعالی کی طرف سے تھے
اور میم دہن آنحضرت مین پہونچائے گئے یا میم سے میم متابعت آنحضرت
مقصود ہی کہ سلمان کیطرح اسکو تاج سرفرازی کا جانے رہ تب تو مسلمان ہوگا
معنے ترکیبی رباعی پہلا را یعنے برای گے ہی یعنے دونون جہان کی عزت و
بزرگی خاص واسطے دین پیغمبرؐ کے ہی کہ دین راست وحق یہی ہی موافق اکملت
لکم دینکم کے اور اسی دین پیغمبرؐ سے سب کے کام راست ودرست
ہوگئے اور سابق جو کج روی وگمراہی پھیلی ہوئی تھی سب نیست ونابود ہوگئی

اور اُنکے قدم مبارک سے صورت راستی کی پیدا ہوئی اسی سبب سے اسم پیغمبرؐ کا قدم
راہی یعنے راست و سیدھا ہی کہ راستی اُنکے قدم پر مُنھ رکھے ہوے ہی اور اُنکے
قدموں سے لگی ہی **معنے معماے نثر** اس نکتہ مین بھی الف احد اور سین سدہ
اور لام دلیل اور میم دہن سے اسلام کا لفظ حاصل ہوتا ہی اور میم متابعت تلج
سر سلمان ہونے سے مسلمان ہوجاتا ہی **معنے معماے رباعی** اس رباعی مین تین
جگہ لفظ راست آیا ہی جنکا رو جو راہی پیغمبرؐ کا قدم ہی کہ وہ بھی راہی ایسے ہی راستی
کا رو را اور پیغمبرؐ کا قدم را **محسنات کلام** الف اسلام اشارت احدی اور سین
سیادت سرمدی سدہ اور لام دلیل جبریل اور میم مبارک مصطفے **معنے مشعر**
متابعت محمدی سب مین حرف مناسب یکدگر اور سر کلمہ سلمان مسلمان تجنیس زائد
راست راست جو تین جگہ ہی تجنیس تام لیکن پچھلے مصرعہ مین کیسی خوبی کے ساتھ
ہی غور کرنا چاہیئے **الاختلاف** شارح کی تقریر خوب صاف صاف نہین سمجھ مین آتی
نکتہ ملحد میخواہد کہ بکلک شرک رقم نفی در کلام حضرت احدی کشد بنگر کہ در الحاد
حرف نفی یعنے لا در کلمہ احد کشیدہ و فلسفی میکوشد کہ بہ قلب عقل خود رخنہ در حدود
دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہ سیف اللہ ست آورد ببین کہ در لفظ فلسفہ فل
کہ رخنہ کردنست بر سفہ نہادہ است **قطعہ** ملحد آوردہ است مل در پیش از
مستے و جہل + حی نہ بیند حدت حد شریعت از قفا + فلسفے را فلسے از عقل ست
پس بر حرف ظرف + خلق را راندہ دان از گنج شرع مصطفا + **اللغات** ملحد بضم
میم و کسر حا راہ حق سے پھر نیوالا اور فاسق و بیدین الحاد بالکسر اسکا مصدر فلسفی
حکیم فلاسفہ جمع اسکی حد بالفتح والتشدید سزاے شرعی جیسے جلد و قطع وغیرہ حدود
جمع سیف بالفتح شمشیر بران فل کے معنے خود مصنفؒ نے لکھدیے سفہ بفتحتین وہای
ملفوظ سبکی عقل و نادانی مل بضم میم شراب حدت بکسر اول و فتح ثانی تیزی و
تندی اور تنہا ہونا فلس بالفتح ہندی پیسہ حرف ظرف فی اور معنے اسکے سواے
ظرفیت کے سایہ بعد از زوال اور زوال یعنے دوپہر سے قبل ظل اور خراج و غنیمت

وباز گذشتن وجماع مگر ظرفیت کے معنے مین بکسر ہی اور معنے مین بفتح یہان نفے سے ظرف ہی مقصود ہی معنے ترکیبی شر ملحد چاہتا ہی کہ کلک شرک سے رقم نفی کی جولا ہی کلام احدیت مین کھینچے اور الحاد و بیدینی سے اُسکو نیست و باطل کرے اسلیے کہ صفت الحاد کی جو رکھتا ہی وہ خود مقتضی اسی بات کی ہی دیکھ لو الحاد مین حرف نفی یعنے لا کلمہ احد مین کھنچا ہوا ہی اور فلسفی کوشش کرتا ہی کہ اپنی عقل کی کھوٹائی و نقص سے دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حدود مین کہ وہ دین بجال خود ایک ننگی شمشیر قاطع اور بران ہی جسکے سامنے اسکی عقل ناقص ٹھہر نہین سکتی رخنہ لاوے اور پیدا کرے اسواسطے کہ اُسکی سفاہت وحماقت اصلی اسی بات پر آمادہ کرتی ہی چنانچہ ذرا غور تو کر کے دیکھو کیسا لفظ فل جو مفید معنے رخنہ کا ہی لفظ سفہ پر رکھا ہوا ہی جسکے معنے بیوقوفی ونادانی ہین معنے ترکیبی قطعہ مصرحہ کہتے ہین ذرا ملحد کو تو دیکھو کیسا مستی وجہالت کے سبب سے مل اپنے سامنے رکھے ہوے ہی اور ہر وقت اُسکے نشہ اور مستی مین سرشار اور یہ اُسکو نہین سوجھتا کہ کیسی تیزی وتندی حدت حد شریعت کی اُسکے پیچھے ہر وقت لگی ہوئی ہی اور فلسفی کہ ایک فلس یعنے پیسہ بھر عقل رکھتا ہی سو بھی نہایت اقل ظرف پر جو فے سے ارادہ کیا ہی بس حاصل یہ کہ عقل وظرف دونون اُسکی نہایت ہی اقل و کمتر ہین اور اس عقل وظرف سے چاہتا ہی کہ خلق کو گنج شریعت مصطفے سے بہکا دون بہرہ یاب ہونے دون بھلا کہان گنج شرع اور کہان اسکے پیسہ بھر عقل کیسا بیوقوف و کمظرف ہی کہ پیسہ بھر عقل کے بھی سمائی نہوئی جو گنج بے پایان سے بھڑتا ہی معنے معمائے نثر احد کے درمیان مین لا لانے سے الحاد ہوتا ہی اور فل کو سفہ پر رکھنے سے فلسفہ ہوتا ہی جو بمعنی حکیم و دانشمند کے ہی معنے معمائے قطعہ ملحد کے سامنے مل موجود اور پیچھے اُسکے حد لگی ہوئی ظاہر فلسفے کا پہلا جز فلس ہی اور دوسرا فے حرف ظرف محسنات کلام لفظ کلام کیسا خوب ہی کہ اسمین بھی لا موجود کلک رقم کلام حرف نفی کلمہ سب مناسب باہم حدت مین حد نفی مین بھی فی موجود اور علی ہذا القیاس الاختلاف شارح نے بڑی بڑی توجیہین نکالی ہین افسوس انکو صفائی کے ساتھ

لکھی دیتے کہ قریب الفہم کسی کے ہوتین۔
نکتہ گبر را خاصیت اعتقاد ثنویہ چنان در ظاہر اثر کردہ کہ اثنینیت در مراتب حروف نامش ظاہر ست شعر شد از توحید حق غافل مجوسی + چو داری یک خدا ای دل مجوسی + اللغات گبر بالفتح آتش پرست ثنویہ دو ہونا علی ہذا اثنینیت مراتب اعداد کے چار ہین احاد عشرات مآت الوف توحید ایک جاننا خداے عزوجل کا مجوسی منسوب بہ مجوس بمعنی آتش پرست کہ آتش اور ماہ اور آفتاب کو پوجتے ہین اور نیز مجوسی معرب منجکوش یعنے خورد گوش جو واضع دین مجوس کا مرد خورد گوش تھا اسواسطے یہ کہا ہی معنے ترکیبی نثر یعنے گبر کو جو اعتقاد دو خدا ہونیکا ہی ایک یزدان فاعل خیر ایک اہرمن فاعل شر اس دو ہونے کی خاصیت اسکے نام کے جو حروف ہین اُنکے مراتب تک پہونچی ہی اُسنسے بھی اثنینیت ظاہر ہی چنانچہ معماءین یہ بات کھل جائیگی معنے ترکیبی شعر توحید حق سے مجوسی غافل ہوا کبھی ماہ و آفتاب کو معبود ٹھہرایا کہین آتش کو اور سوا انکے کہ سب کفر و شرک ہی لہذا اپنے دل سے مخاطب ہو کے کہتے ہین کہ ای دل تو ایک ہی خدا رکھتا ہی تو بہت سے خدا مت ڈھونڈھ کہ سرمایہ کفر و ضلالت ہی معنے معماے نثر گبر مین کاف کے بیس عدد ہین کہ عشرات مین دو ہین اور با کے دو کہ درجہ احاد کا ہی اور را کے دو سو کہ مرتبہ مات کا ہی جسکے ازروے ہندسہ کے یہ صورت ہی ۲۲۲ معنے معماے شعر لفظ سنی پر جب لفظ مجو آئیگا مجوسی ہو جائیگا محسنات کلام مجوسی مجوسی تجنیس تام اور کس ادا کے ساتھ الاختلاف شارح نے ایک راہ یہ پیدا کی ہی کہ گبر کا لفظ اسکو یون کہین کہ کاف بار یعنے کاف کو را سے مقارن کرین تو کافر حاصل ہوتا ہی لیکن مصرح سے اسکا کچھ اشارہ نہین سوا اسکے کافر ایک لفظ عام ہی اور گبر خاص کہ جسکی ثنویت کا بیان فرمایا ہی یہ عبارت کسکی گریبان گیر ہوگی حکایت والی بود کہ بر اہل ذمہ چون میم ذمہ بہ تشدید و زجر دہان کشادی و اہل کتاب را چون حروف کتاب زیر شکنجہ کاف خطاب تاب دادی گفتندش

ازین ملاعین کہ در عین مذلت مدام چشم بر قدم ملاء ملت اسلام دارند چہ حاجت کہ
جزیہ بضرب حربہ ستانی گفت معین ست کہ تا جہود را دو چشم از سر برنہ کنی صورت جزد
نہ نماید و ترسا تا حدیکہ تیغ از قفا نہ بیند ترسان نشود قطعہ بیگانہ را چو خانہ تیر ست
بامے چشم + پیکان تو نیز از رخ بیگانہ وا مگیر + ترسا سپر بر و کشد از ترس پیش تیغ + بر ہم
کشد جہود رخ از سہم پیش تیر + اللغات والی حاکم اہل ذمہ اہل کتاب جیسے یہود
نصاری کہ عہد امان کے ساتھ دار اسلام مین داخل ہون ذمہ بکسر و تشدید
میم عہد و امان تشدید استوار کرنا اور حرف کو مشدد کرنا اور کسی پر سختی کرنا زجر
بالفتح باز رکھنا کتاب بکسر نوشتہ و نامہ اور آزاد کرنا غلام و کنیزک کا عوض مال
لیکے شکنجہ عذاب و نوعی از تعذیب واکہ جلد گران تاب دادن اینٹھنا ملاعین بفتح
میم و کسر عین جمع ملعون ملا بفتح میم و در آخر الف آشکارا و عبارت از انجمن و در
آخر ہمزہ گروہ مردم اشراف و بزرگ جزیہ بالکسر جو کچھ ذمی کفار کے ذمہ سال بھر
مین مقرر کریں حربہ بالفتح آلہ حرب وچوبدستی معین بضم میم و تشدید یا مخصوص و مقرر
کیا ہوا ترسا بالفتح نصاری و آتش پرست بیگانہ غیر و ناآشنا و نادر نیز ترس
بالضم سپر سہم تیر کمان سے چھوٹا ہوا فارسی مین بمعنی بیم و خوف جہود بمعنی یہود
معنے ترکیبی نثر ایک حاکم تھا کہ اہل ذمہ پر یعنے جو کافر ذمی جزیہ گذار تھے
مثل میم ذمہ کے تشدید و زجر کے ساتھ دہن کھولتا تھا مطلب یہ کہ بڑی سختی
کرتا تھا اور جب منہ کھولتا تھا گھرکی جھڑکی کرتا تھا اور اہل کتاب کو کہ وہ بھی یہود
و نصاری تھے مثل حروف کتاب کے شکنجہ عذاب کے نیچے کاف خطاب کیطرح
کہ اکثر معکوس اینٹھا ہوا بھی لکھا جاتا ہی تاب دیتا تھا اور اینٹھتا تھا غرض جزیہ
کے وقت بڑی ایذا و تکلیف دیتا تھا لوگون نے اُس سے کہا کہ یہ ملاعین تو عین
ذلت و خواری کے ساتھ ہمیشہ چشم شرفا اور ملاء ملت اسلام کے پاؤن پہ
رکھی رہتی ہین اور نہایت عجز و اطاعت بجا لاتے ہین پھر کیا حاجت ہی کہ تو جزیہ
لینے ضرب حرب سے لیتا ہی اور زد و کوب کرتا ہی کہا کہ معین اور معمولی بات ہی

کہ جہود کے سر سے جبتک دونون آنکھین نہین نکالی جاتی ہین صورت جود کی نظر نہین
آتی ہرگز بے تنبیہ سخت کے نہین دیتا ایسے ہی ترسا جبتک اپنے پیچھے تیغ نہین دیکھتا
ترسان نہین ہوتا معنے ترکیبی قطعہ ہا کی صورت آنکھ کی ہی اور نیز ہار قم برج سنبلہ
کے جو خانہ عطارد کا ہی جسکو تیر کہتے ہین پس مصرع کہتے ہین کہ جب ہا خانہ تیر کا ہی
اور بیگانہ جو اپنے دین سے غیر ہی اُسکے ہی آنکھ کی بھی خانہ تیر ہی یعنے اپنے غیرون
کی طرف جب دیکھتا ہی تو ایسی نگاہ سے دیکھتا ہی گویا تیر ہا رابس تو بھی اسکے مُنھ پر تیر
برسائے جارو کے مت وارند سے کہ وہ تجھپر تیر لگا سکے اور ترسا تلوار کے سامنے خوف و
ترس سے سپر مُنھ پر لگاتا ہی اور جہود تیر کے سامنے ڈر سے مُنھ بگاڑتا ہی ورنہ دل سے یہ
کیا مانتے ہین اور کب سمجھتے ہین معنے معماے نثر ذمہ ذمہ دونون تجنیس تام
اور کیسی تشبیہ کامل ہی لفظ کتاب مین بعد کاف کے لفظ تاب موجود جسوقت عین
زیر قدم ملاکے آئیگا ملاعین ہوجائیگا جہود کی دو آنکھین دو چشمے ہاے جب یہ
آنکھین اُسکے سر سے نکال لینگے جو درہ جائیگا ترسا کے پیچھے نون لگانے سے جو بمعنی
تیغ کے ہی ترسان ہوجاتا ہی معنے معماے قطعہ لفظ خانہ سے اشارہ ہی کہ خانہین
باقی ماندہ پر پیکان آنے سے پیکانہ حاصل ہوگا ترسا مین الف بصورت تیغ کے
ہی اور اسکے مُنھ پر ترس بمعنی سپر جہود کا مُنھ بگڑنے سے وجہ حاصل ہوتا ہی اور اسکے
سامنے تیر جو دال ہی رقم عطارد کی موجود محسنات کلام مبہم کے لیے دہان کشادن
کیسا خوب ایسے ہی مبہم ذمہ اور تشدید شکنجہ اور کاف خطاب کہ واقعی خطاب کیواسطے
ہوتا ہی اور خطاب بمعنی عتاب کے بھی ہی اور شکنجہ کی رعایت سے وہ کاف جو معکوس
اینٹھا ہوا لکھتے ہین کیسا مناسب محل کے ہی جبزیہ حربہ تصحیف ایسے ہی پیکانہ پیکان
مبہم مین ایہام ترس ترس تجنیس تام ترسا تجنیس زائد عین کہ بمعنی نہایت اور
چشم کے ہی اور نیز لفظ چشم مرادف اُسکا کیسا خوب ہی اور سوا انکے خوبیان
بہت ہین مین نے اتنی بنظر اشتغال جستجو شائقین کے لکھدی ہین الاختلاف
شارح نے جانے یہ کیا لکھدیا ہی کہ مذمت کے حاصل ہونے مین کلمہ ذمہ کا مشدد

درکار ہوتا تھا لفظ تشدید بھی معنے معماے مین مفید تھا لیکن وہ جو ضروری ہی میم مخفف ہی انتہی اصل کتاب مین مذمت کو نسخہ کرکے لکھا ہی میری دانست مین بجاے مذمت کے ذمت صحیح ہی مشتمل بر تجنیس تام متن مطبوعہ مین بجاے چہ حاجت کہ حاجت اور جود کی جگہ خود اور قفا کے بجاے قفات کیسی غلطیان ہین واے بر مطبع و مصحح۔

حکایت یکے از اہل تسلیم با جمعے از اہل اسلام احرام غزا بستہ بود وچون لفظ اسلام بزیر الف حسام سلام خود دانستہ از قضا چون فاے کفرہ در گرہ کمند ایشان اسیر گشت وچون قاف قید با صد سختی دستگیر واسیر شد یکے از دونان تیغ چون الف سر برسراو برافراشت واو چون سین اسلام درمیان آلام دندان ابتسام کشادہ داشت یکے از سایلان ہمدم چون الف دران سیلان دم زبان کشیدہ وخندہ راسبب پرسیدہ گفت ندانستہ کہ ثبات شہادت مومن آن باشد کہ چون شمع منیر پیش تیغ تقدیر خندان باشد و آنیمعنی در لفظ مومن روشن افتادہ کہ شمعے ست درحد تیغ نہادہ **قطعہ** از سر شادی دل مشرک اگر خندان شود + ہیچو شین بیند زحرف مرگ درگردش نشان + در دل مومن زحمل جود بینی کشتہ مو + من حق بیند محیط خویشتن از ہر گران + **اللغات** تسلیم سپرد کرنا ادر سلام کرنا اور گردن رکھنا احرام قصد ونیت اور احرام باندھنا غزا بالفتح دشمن دین سے لڑنا حسام بضم شمشیر سلام گردن نہادن اور سلام کردن اور بے عیبی اور بے گزندگی کفرہ بفتحتین جمع کافر دستگیر بمعنی گرفتار آلام جمع الم دکھ و رنج ابتسام اندک خندہ کرنا سیلان بالفتح تمام جزیرہ اور جاری ہونا آب وخون کا دم بالفتح خون فارسی مین بمعنی نفس وسخن وتیزی شمشیر وہنگام ووقت من بہ تشدید نون نعمت دینا اور احسان کرنا اور ترنجبین **معنے ترکیبی** نثر مصنف کہتے ہین کہ ایک شخص نے کہ اہل تسلیم سے تھا یعنے رضاے الٰہی پر گردن نہادہ ایک گروہ اہل اسلام کے ساتھ احرام غزا کا باندھا تھا مطلب یہ کہ قصد غزا کا کیا تھا اور الف اسلام کیطرح الف حسام

کے نیچے سلام اپنا جاتا ہی بے عیبی اور بے گزندگی کہ اگر شہید ہونگا ہر وبال و عذاب
سے پاک ہوجاؤنگا اتفاقا فی کفرہ کی طرح کمند کفار کی گرہ مین اسیر ہو یعنے کفار
نے اسکو گرفتار کرلیا اور مانند قاف قید کے سو سختی کے ساتھ دستگیر و مقید ہو گیا
ایک نے دونون یعنے کفار سے تیغ مثل الف اسر کے اسکے سر پر اٹھائی اُسنے
سین اسلام کی طرح درمیان آلام کے دانت ابتسام کے کھولے یعنے مسکرایا
ہرچند حد درجہ رنج و آلام کا وقت تھا کہ جان جاتی تھی ایک نے سایلون ہمدم سے
مثل الف کے اُس سیلان دم مین زبان کھینچکے سبب خندہ کا پوچھا کہ اب کوئی
دم مین خون بہایا جاتا ہی پھر تو ہنستا کیون ہی کہا تو نہین جانتا کہ مومن کا شہادت
مین ثبات و استقلال یہ ہی کہ سامنے تیغ تقدیر کے شمع روشن کیطرح خندان رہے
چنانچہ یہ بات لفظ مومن سے روشن ہی کہ ایک شمع ہی حد تیغ مین رکھی ہوئی
مطلب یہ کہ مومن مثل شمع خندان کے ہی اور تیغ اسکے ساتھ لگی ہوئی کہ تیغ
سے زیادہ روشن ہوے جیسے شمع تیغ سے زیادہ روشن ہوتی ہی معنے ترکیبی قطعہ
اگر سر شادی سے دل مشرک کا خندان ہوئے تو کیا ہوتا ہی کسو اسطے کہ یہ شین جو
سر شادی کا دل مین مشرک کے ہی اسکو تو حرف مرگ کے ادھر اُدھر سے گھیرے ہوئے ہین
اور اسکی مرگ کا نشان بتاتے ہین پھر خوشی کیسی اور اگر دل مومن کا جور اٹھاتے اٹھاتے
زار و نحیف مثل مو کے ہوجاے تو کیا غم اسواسطے کہ یہ اپنے ہر کنارہ سے من حق
کو محیط دیکھیگا بس اسکو کیا پروا معنے معماے نثر اسلام کا الف بصورت
تیغ ظاہر اور اسکے نیچے لفظ سلام موجود کفرہ کی فے ظاہر کرہ مین ہی کہ کرہ مین
فے لانے سے کفرہ ہوتا ہی قید کی لفظ سے دو امر نکالے ہین ایک قاف جسکے سو
عدد ہین دوسرے ید بمعنی دست جنکا اشارہ بصد سختی و دستگیری ہی سر پر
تیغ الف کے لانے سے اسر حاصل ہوتا ہی جو جمع اسیر کی ہی اسلام مین سین
بمنزلہ دندان کے ہی اور درمیان آلام کے واقع سیلان مین الف کھینچنے سے
سایلان ہوتا ہی لفظ مومن کے اول موم جو بمعنے شمع کے ہی موجود اور اسکے

سامنے نون رکھا ہوا ہی اور نون بمعنی شمشیر **معنے معماے قطعہ** لفظ مشرک مین
سرشادی کا شین ہی باقی حروف سے لفظ مرگ کا حاصل ہوتا ہی جو اس شین کو گھیرے ہی
لفظ مومن کا دل مو ہی بقلب یعنے دوسرا میم اور واو اور اول آخر سے مومن کے من
حاصل ہوتا ہی جو مومن پر محیط ہی **محسنات کلام** اسلام احرام حسام سلام
آلام ابتسام کیسے ہموزن لفظ ہین اور منجملہ انھین کے تسلیم از قضا کا لفظ اس موقع
موت پر کیسا برمحل ہی علی ہذا دستگیر برعایت ید اور اسیر مناسب قید سایلان ہدم
مین ہمدم کہ سب کے خون بہانے کا قصد تھا اور اسمین دوست بھی تھے دم زبان
شمع منیر تیغ خندان روشن موم سب مناسب یکدیگر اور علی ہذا نشان اس سبب
سے کہا ہی کہ مشرک سے لفظ مرگ بکاف عربی نکلتا ہی اور چاہیئے بکاف فارسی
الاختلاف اصل کتاب اور نیز شارح نے چون الف اسیر بر سر الخ لکھا ہی بلکہ شارح
نے جو معنی لغت کے لکھے ہین یہی اسیر بمعنی اسیر کردن کے لکھا ہی اور معما جو نکالا ہی
اسمین بھی لکھا کہ در لفظ اسیر کہ الف ہمرنگ شمشیر ست بر بالاے کلمہ سر واقع شدہ
انتہی اب یہ بتائین کہ بالاے سر واقع ہوا یا بالاے سیر پھر معما کیسے ہوا مین نے
تو اس اسیر کو اسر بضمتین جمع اسیر کے بنا دیا جیسے رغف جمع رغیف کی اور نذر جمع
نذیر کی اور قدر جمع قدیر کی تا معما سر کا بھی صحیح نکلے اور معنے مین بھی مناسب ہو
کہ وہ اسیر بھی ایک جماعت تھی اور متن مطبوعہ مین بھی اسیر ہی لکھا ہی۔

فصل فی الصلوٰۃ وما یناسبہا نکتہ۔ سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نماز را
بجوے آب تشبیہ فرمودہ اند و فیض این معنی در لفظ نماز پیدا است کہ در اطرافش
نرو میانش ماست **شعر** نماز آتش حرص و ہوا نشاند باز + ازان نماز نم آمد بلفظ
بر سر آز + **اللغات** نز بالفتح و تشدید زا تر و تازگی و جوی آب ما بمعنے آب آز بالمد
و زاے معجمہ بمعنی حرص **معنے تشبیہی نثر** یعنے حضرت سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم
نے نماز کو جوے آب سے تشبیہ فرمایا ہی کیسا راست درست ہی کہ انکے فرمانے
کے فیض نے لفظ نماز مین اثر کیا اور یہ فیض اس سے ظاہر ہی دیکھو لفظ نماز کو نز

یعنے تروتازگی ادھر اُدھر سے گھیرے ہی اور درمیان مین بھی اسکے ماءِ بمعنی آب کے ہی
معنے ترکیبی شعر نماز وہ چیز ہی کہ آتش حرص و ہوا کو بالکل دبا بجھا دیتی ہی دیکھو
لفظ نماز کو کہ آ زکے سر پر ہر وقت نم رکھا ہوا ہی جو اُسکو گلاتا رہتا ہی معنے معماے
نثر نماز کے اول آخر سے نز حاصل ہوتا ہی اور درمیان مین اسکے ما موجود سے معنے
معماے شعر نماز کے دو جز ہین پہلا نم دوسرا آز جسکا مجموع نماز ہی متن مطبوعہ
مین بجاے در اطراف نثر کے تر اور شعر مین بلفظ و بر بعطف غلط لکھا ہی۔
نکتہ شستن و پاک کردن رو در وضو موجب دیدن نور و تازہ روے دو عالم
ست دریاب کہ چون رو از وضو پاک کنی ضو یابی و خلال لحیہ را بتخلیل خالی ساختن
سبب یافتن تراوت رش سحاب مغفرت ست بنگر کہ چون ریش را خالی سازی
رش یابی شعر معاکرتہ الملتقی سن مشطہ + ومن ثم تدعوا اللحی بالمحاسن +
اللغات وضو بضمتین مصدر ہی مُنھ دھونا مجازاً مُنھ اور ہاتھ پانون دھونا نماز
کے واسطے بفتح اول وہ پانی جس سے وضو کرین ضو بالفتح روشنی آفتاب خلال
بکسر درمیان و فاصلہ دو چیز اور وہ لکڑی جس سے دانت کریدتے ہین داڑھی
کا خلال اُنگلیان کہ داڑھی مین وضو کے وقت کرتے ہین رش بفتح و تشدید شین
چکیدگی آب و اشک اور چھڑکنا اور باران اندک محا صیغہ ماضی کا ہی تحا محو سے
محو بالفتح مٹا دینا کسی چیز کا اور چھیلڈالنا حرف و نقش کا تختی وغیرہ سے کتبت بالضم
اندوہ ملتقی صاحب لحیہ یعنے داڑھی والا سن بکسر و تشدید یونون دندان مشط بالضم
و بالکسر شانہ جسکو بالون وغیرہ مین کرتے ہین من ثم بنا بریں تدعوا صیغہ مضارع کا
دعا یدعو سے بمعنے میخوانی لحی بمعنی ریش وعلے ہذا محاسن ریش مردان و بمعنی نکوئیہا
جمع حسن خلاف قیاس معنے ترکیبی نثر مصرح کہتے ہین کہ وضو مین جو مُنھ
دھوتے پاک کرتے ہین اسکا نتیجہ نور و تازہ روی دونون عالم کا دیکھنا ہی سمجھ لے
مین تجکو بتاؤن کہ جب رو وضو سے پاک کرے گا ضو دیکھیگا کہ یہان بھی روشن
پائیگا اور وہان بھی مثل آفتاب کے چمکتا نظر آئیگا اور خلال ریش کا تخلیل سے

حاصل ہو یعنے مغفرت
خالی کنایہ سبب اس امر کا ہی کہ تجکو طراوت چکیدگی ابر مغفرت سے
تجھپر بسے دیکھ لے اگر ریش کو خالی کرے گا رش پائیگا معنے ترکیبی شعر مٹادیتی ہین
داڑھی والے کے اندوہ کو اسکی کنگھی کی دانتی یعنے جیسے کنگھی سے داڑھی کھل جاتی ہی
ایسے ہی اسکا دل کھل جاتا ہی اسی سبب سے داڑھی کو محاسن کہتے ہین جو بمعنی
نکوئیون کے بھی ہی معنے معماے نثر اس نثر کی معما خود مصنف رح نے جتادی ہین
کہ وضو کا منھ پاک کرنے سے جو وہ اوہی منور رہتا ہی اور ریش کو خالی کرنے سے رش
رہتا ہی معنے معماے شعر محاسن کے دو جز ہین ایک محا دوسرا سن دونون
کے جمع ہونے سے محاسن ہوتا ہی محسنات کلام پاک کردن رو در وضو کیسا
پاک وشستہ ہی کہ وضو کا رووا وہی تازہ روے دوعالم اسکے بھی ظاہر کہ وضو سے
منھ تازہ ہو ہی جاتا ہی اور گویا خشک منھ لوٹ کے تازہ ہو جاتا ہی محا ملتجی لحی محاسن سب
مین جاے حطی خلال تخلیل خالی ان سب مین خاسن ومشط ومحاسن سب مناسب
یکدیگر متن مطبوعہ مین محا کرث کی جگہ محا کرتہ اور من ثم کے بجاے من نم ہی پھر پتہ
معنے کا کیسے چلے۔

نکتہ سائلے بالکی از تبحران ماوراءالنہر ماجرا سیگرد کہ بروایت ینابیع ومحیط جراکبو
ده درده کہ گران دارد حکم آب دریا بران جریان دارد گفت غور این معنے آشنای
ہر جو یا ئیست کہ داند کہ ده درده از روی شمر دریاست **قطعہ** بوزن دوصد و
پنجہ من آب استاده + چو طرف جو شمر پاک شافعی در دہیر + دلیل پاکی گفتار او بجو
وبیاب + شمار دوصد وپنجاه از کنارہ نہر + **اللغات** متبحر مرد بسیار علم ماوراءالنہر
مخفف ماوراءالنہر وه چیز جو اس پار نہر کے ہو جو ملک توران کا ایران سے
اس پار نہر جیحون کے ہی اسواسطے ملک توران کو ایرانی عربی دان ماوراءالنہر
کہتے ہین ینابیع جمع ینبوع چشمہاے بزرگ وفراخ محیط نام کتاب از امام محمد
درفقہ جرکہ بالکسر حوض آب گران بفتح اول کنارہ چیز وانتہای چیز جریان بفتحتین
روان شدن آب وغیره غور بالفتح عمق و قعر ہر چیز و نیز در شدن وفایده رسانیدن

شمر بفتحتین حوض کوچک و تالاب و سرشیر آب استادہ جو جاری نہو معنے ترکیبی نثر
ایک سایل ماورالنہر کے علما سے ایک عالم متبحر سے کہتا تھا کہ ینابیع اور محیط کی روایت
مین کہ مراد اس سے بند پانی اور بہتا پانی ہی اُس برکہ پر جو دہ دردہ گز کنارہ رکھتا ہی
حکم آب دریا کا کیون جاری کیا ہی کہا اُس بات مین غور و فکر اُس جوینده کی آشنا
ہی جو جانتا ہی کہ وہ دہ دردہ از روے تالاب کے دریا ہی دس عدد یا کے ہین جب
دردہ دریا کہا جائیگا یعنے در حرف یا خود دریا ہی ہوگا معنے ترکیبی قطعہ یعنے
دوسو پچاس من جو عربی مین سیر کو کہتے ہین اگر بند پانی ہو تو اُسکو شافعی مثل
کنارہ نہر جاری کے پاک کہتے ہین جہان کہین زمانہ مین ہو اور اس گفتار پاکیزہ
کی دلیل مین تجکو بتاؤن تو اُسکو ڈھونڈھا اور لے وہ یہ ہی کہ کنارہ نہر سے دوسو
پچاس گن لے موجود ہین معنے معماے نثر نثر مین وہی معما دہ دردہ کا ہی یعنے
دہ کو دردہ کر مطلب یہ کہ یا کو دہ سمجھ اور جب دردہ کہا جائیگا ای دریا خود دریا حاصل ہوگا
معنے معماے قطعہ نہر کا ایک کنارہ نون ہی جسکے پچاس عدد ہین اور ایک
کنارہ را جسکے دوسو ہین بس دوسو پچاس ہوگئے رہی ہا نہر کی اُس سے کچھ غرض
نہین اسلیے کہ مصرع نے کنارہ نہر کہا ہی نہ لفظ نہر محسنات کلام کیسے اس نکتہ
مین برعایت ذکر مسئلہ آب کے لطایف و صنایع بھرے ہین اول سایل کہ بمعنے
جاری ہونے والے کے ہی پھر متبحر جسمین لفظ بحر کا ہی اور ماورالنہر کہ ما بمعنی آب کے
بھی ہی اور نہر خود نہر ہیسے ہی ماجرا کہ آب اور جریان کے معنے مین بھی ہی اور ینابیع
و محیط اور برکہ اور دہ دردہ اور کران اور دریا اور غور اور آشنا جویا مین لفظ جو
اور شمر اور پاک اور بجو مین جو اور دریاب مین آب اور شمار و شمر کہ امر شمردن کا بھی ہی
اور انکے سوا کوئی لفظ بیکار نہین ہی الاختلاف متن مطبوعہ مین اجرا برکہ کہ
دہ دردہ گز کران دارد حکم آبی عبارت نہین ہی افسوس مصحح کیا ہوے
نکتہ یعنے از دست نشینان چون بعزم آبدست سر بشویند چہار فرض
وضو بر نیت بجویند این نکتہ را از دست مدہ کہ چون سر پر بشویے دال بجا ذرکہ

دلیل چارست و بعضے کہ چون از سردست دست بازدارند فرایض وضو شش شمارند
این دستاویز بدست آر کہ اگر سردست بشوی ست ماند کہ شش در شمار ست
قطعہ گفت نعمان فرض امر چار امر اندر وضو + لاجرم ترکیب لفظ امر دال امرست و چار
شافعی شش فرض گفت و شش جہت را نور داد + در وضو با شش حروف وضو
تو ہنگر آشکار + اللغات دست معروف و مسند و صدر آبدست بمعنی وضو و استنجا
ازدست دادن چھوڑ دینا کسی چیز کا بدست آوردن حاصل کرنا کسی چیز کا ست بکسر
سین و تا مشدد و شش نعمان بالضم نام امام اعظم ابو حنیفہ رح امرد بالفتح بے ریش
و سادہ زنخ وضو بفتح اول روشنی آفتاب معنے ترکیبی نثر مصرح فرماتے ہین کہ بعض
صدر نشین یعنے علماے ذیشان بقصد آبدست کے جو وضو ہی سر ید کو دھوتے ہین
وضو کے چار فرض اپنے ارادہ اور نیت مین سمجھتے ہین تو بھی اس نکتہ کو ترک مت کر
کہ جب سر ید کا دھوئیگا دال رہیگی کہ دلیل و رہنما چار کی ہی اور بعض جو سر دست
سے ہاتھ باز رکھتے ہین وہ فرض وضو کے چھ گنتے ہین تجکو بھی یہ دستاویز حاصل ہی
کہ سر دست دھونے سے ست رہتا ہی جو گنتی مین چھ ہی معنے ترکیبی قطعہ حضرت
نعمان رح نے جو امام ابو حنیفہ رح ہین وضو مین بے ریش و امرد کے واسطے چار فرض
فرمائے ہین اسی سبب سے امرد کی ترکیب امر اور چار سے ہی یعنے دال جسکے چار عدد
ہین حضرت شافعی رح نے چھ فرض بتائے اور شش جہت کو روشن کیا کہ وضو مین چھ
کے ساتھ حروف وضو کے ظاہر ہین اور لگے ہوے معنے معماے نثر ید کا سر دھونے
سے دال رہتی ہی جسکے چار عدد ہین اور دست کے سر سے دست باز رکھنے مین
ست رہتا ہی جو چھ کے معنے مین ہی معنے معماے قطعہ امرد کے اول لفظ امر کا
ہی اور امر کے بعد دال جو چار عدد والی ہی وضو کے اول واو ہی جسکے چھ عدد ہین اور
اسکے ساتھ حروف وضو کے ملحق ہین محسنات کلام اس نکتہ مین برعایت لفظ دست
کے جو دست نشینان کہا ہی کیسے لفظ ایک قسم کے جمع کیے ہین جیسے آبدست اور
از دست مدہ سر دست اور دست باز دارند دستاویز بدست آر آبدست مین اب

اور بجویند مین جو اور انکے سوا بہت باتین ہین **الاختلاف** اصل کتاب مین بعزم آبدست سر دست بشویند لکھا ہی اور معماید کا بیان کیا ہی لہذا بجاے دست کے ید صحیح معلوم ہوتا ہی۔

نکتہ غین پوشش ست وغشیان و لام شخص انسان و سین غسل ارد کہ پوشش وحجاب جنابت از جناب مقدس حضرت رحمان بآن از بدن انسان منقطع و مرتفع می شود

قطعہ خواہی کہ جنت زجنابت شود عیان + ریز آب بہر غسل بر اعضاے خود روان + ور آب نیست کا تش عصیان بدان کشی + در قلب بین زخاک تیمم ممیت آن +

اللغات غین بالفتح ابر او روہ ابر کہ آسمان کو چھپالے وتشنگی و تیرگی غشیان بالکسر جماع کرنا اور بیہوشی اور بیہوش ہونا جنابت دوری مجازًا بمعنی حالت غسل کہ اسمین بھی دوری طہارت سے ہوتی ہی منقطع بریدہ شدہ مرتفع برداشتہ شدہ ممیت بروزن مجیب کشندہ **معنے ترکیبی نثر** اس نکتہ مین بیان غسل کا ہی چنانچہ فرمایا کہ غین غسل کی ایک پوشش وغشیان ہی کہ اس سے بھی مراد پوشش ہی اسواسطے کہ بیہوشی مین بھی آدمی پر پردہ پڑجاتا ہی جملہ محسوسات غیر محسوس ہوجاتے ہین اور غسل والا بھی ظاہر باتون سے چھپتا اور پوشیدہ ہوتا ہی مثلاً نماز و مسجد کا جانا اور طواف کعبہ وغیرہ اور لام غسل کا شخص انسان ہی یعنے وجود انسان کہ مشابہ بصورت لام کے ہی کہ جسپر یہ پوشش وغشیان عارض ہوتا ہی اسیواسطے لام کو غین سے قریب کر دیا ہی اور ذکر سین کا بعد کو فرمایا ہی کہ سین غسل کا ایک آرہ ہی باعتبار دندانون سین کے کہ اس پوشش وحجاب جنابت کو جو اسکو حضور یمین جناب مقدس حضرت رحمن کے عارض و مانع ہو رہا ہی بذریعہ اس آرہ کے بدن انسان سے بریدہ اور برداشتہ کر دے اور اسکو قابل حضور بارگاہ تقدس کا بنا دے **معنے ترکیبی قطعہ** اگر چاہتا ہی کہ جنابت سے جنت تجھپر ظاہر ہوجاے تو آب کو غسل کے واسطے فورًا اپنے اعضا پر بہا اور دھو کہ قابل پاک مقدس جگہون کے ہوجائیگا اور برتقدیر اگر آب نہین ہی کہ جس سے آگ عصیان کی بجھائی جائے کیونہ نہائیے

لازم ہم آئینگی تو تیمم کر خاک سے کہ خاک بھی کشندہ اُس آتش کی ہی اور ضرور خاک سے
بھی آگ بجھ جاتی ہی اور تیمم سے ہر ناجائز جائز ہو جاتا ہی دیکھ لے قلب تیمم کا ممیت
ہی بمعنی کشندہ معنے معماے نثر اس نثر مین سواے محسنات کلام کے کوئی معما
معلوم نہین ہوتا اور جو لفظ غسل کا غین اور لام اور سین سے حاصل ہوتا ہی خود
عبارت سے ظاہر معنے معماے قطعہ جنابت مین لفظ آب کا موجود ہی جب یہ
بہایا جائیگا جنت رہ جائیگا اور تیمم کا قلب ممیت ظاہر محسنات کلام غین و غشیان
مین سر کلمہ غین اور نیز غشیان معنی جماع جس سے جنابت عارض ہوتی ہی حجاب و
جنابت جناب و جنت آب اور روان و آتش و خاک وغیرہم سب باہم مناسب
الاختلاف شارح لکھتے ہین کہ غشیان عطف تفسیری ہی اگر پوشش پر اسکا ذکر
مصر مقدم کرتے اور پوشش کو عطف تفسیری غشیان کا کرتے تو الیق ہوتا اسواسطے
کہ معنے غشیان کے متعدد ہین اور غیر مشہور اور معنے پوشش کے واحد اور مشہور انتہی
یہ اصلاح شارح کی مصرع کے کلام مین ٹھیک نہین ہی اسواسطے کہ پوشش کے
دو معنے تو ویسے ہی ظاہر پہننا چھپانا اور انواع پوشش کے دونون معنے کی رو
سے بہت اور غشیان کے اول تو پوشش کے خاص معنے نہین جماع اور بیہوش
ہونے کے ہین باعتبار بیہوشی مجازی معنی پوشش کے لیتے ہین پھر تقدیم تاخیر
کرنے کی کون سی بات ہی ایسے فضول کے بھروسہ مصرع کب ہین متن مطبوعہ مین غین
اور غسل دونون بے نقط لکھے ہین مصحح کی عین بے التفاتی ہی۔
نکتہ آیدر ویش تیمم معنوی آنست کہ عاشق وار دست رد برخاکدان دنی زدہ
پنجہ اختیار از غبار ظلمت نفسانی افشاندہ پے بسر چشمہ محیط حقیقت بری دریاب
کہ تیمم عاشق ست پی بلب محیط بردہ قطعہ لا تخش نقصان ماء الغسل فی البرد
اذ کنت فی سفر شقت مراحلہ + فاختر صعیدا و تمم فی تیممہ + ان التیمم
یمم تم ساحلہ + اللغات ذلی بفتح و تشدید یا ناکس و پست فطرت و سفلہ
تیمم بالفتح بندہ لا تخش صیغہ نہی کا ہی خشیتہ سے برگ جمع برکہ شقت صیغہ مونث مشقت سے

مراحل بفتح میم وکسر حا منزلہا جمع مرحلہ فاختر صیغہ امر کا ہی اختیار سے صعید خاک وروے زمین تمم امر ہی تیمم سے یم بالفتح دریا ساحل کنارہ **معنے ترکیبی نثر** مصنف نے تیمم کو دو قسم کیا ہی معنوی اور ظاہری معنوی کو اس نثر مین ادا فرمایا ہی اور ظاہری کو قطعہ مین چنانچہ فرمایا کہ ایدرویش تیمم معنوی وہ ہی کہ عاشق کیطرح ہاتھ ردکا اس خاکدان ناچیز پہ مارکے اور پنجہ اختیار کا غبار ظلمت نفسانی سے جھاڑ کے طرف سرچشمہ محیط حقیقت کے سراغ لیجاے اور اُسکا کھوج لگاے چنانچہ یہ امور تیمم ظاہری مین بھی ہوتے ہین کہ خاک پہ ہاتھ مارکر ہاتھونکو جھاڑتے بھی ہین اور حکم شریعت کیطرف رجوع کرتے ہین آب تو اس بات کو معلوم کرکہ تیمم عاشق ہی جو کنارہ محیط پر سراغ پہونچائے ہوے ہی **معنے ترکیبی قطعہ** مت خوف کر اس بات کا کہ پانی غسل کے واسطے برکون مین کم ہی جسوقت کہ تو سفر مین ہو اور منزلون کی مشقتین تجھپر گذرین اس صورت مین خاک کو اختیار کر اور اُسکو اپنے تیمم مین پورا سمجھ بیشک تیمم یم ہی اور تمم اُسکا کنارہ ہی **معنے معماے نثر** تیمم مین لفظ تیم کنارہ محیط پر جو میم ہی پے بردہ ہورہا ہی اور قدم رکھے ہوے **معنے معماے قطعہ** تیمم مین دونون کنارون سے تمم حاصل ہوتا ہی بیچ مین اسکے یم ہی **محسنات کلام** دست پنجہ پے سرلب محیط ماء برکہ یم سب مین مراعات یکدیگر اور اور بھی ہین غور فرمائین مثلاً تیمم تیم تمم تمتیم یم تم دیکھو کیسے لفظ جمع ہین کہ صفحہ کی رونق ہوجاتی ہی **الاختلاف** شارح نے لکھا کہ اگر مسافر راہ مین بند پانی پاے اور مسافر بحال جنب ہو اور ڈرے کہ تھوڑا پانی غسل مین صرف کرونگا تو برکہ کے پانی مین نقصان ہوگا پس وہ نہ ڈرے اور خاک سے تیمم کرے کہ ضرورت مین خاک خلف آب کی ہی انتہی شارح کے پہلے مصرعہ مین جو قول مصنف کا ہی نقصان ماء الغسل اس نقصان آب کو اسپر حمل کیا ہی کہ پانی خرچ کرنے سے کم ہوجائیگا اور مین کہتا ہون کہ پانی برکہ مین حد طہارت سے کم ہی ورنہ موافق قول شارح کے پانیکے ہوتے تیمم درست کب ہوگا اور صرف کرنا کیا معنے اگر حد طہارت کے موافق ہی تو اسمین گھس کے کیون نہ غسل کرے

کہ وہ حکم دریا کا رکھتا ہی جانے شارح نے یہ مسئلہ اسطور پر کیسے حل کر دیا متن مطبوعہ مین بجاے تیمم عاشق ست کے نیم عاشق لکھا ہی مصحح کی بے توجہی سے یہ نیم رہ گیا ٹھیک نہوا۔

نکتہ رفع یدین بندہ در تکبیر اول نماز اشارت بدو الف اللہ و اکبر از دستیاری دو الف ایمان موید و **مکبر** **قطعہ** زان بندہ بر آورد بہ تکبیر نماز + دست از تک بیر غفلت و شہوت و آز + کز ہر دو جہان دست تہی آمدہ ام + دستم یارب بذکر خود عالی ساز + **اللغات** رفع یدین اٹھانا دونون ہاتھون کا تکبیر اولے مین اور سوا اسکے دستیاری مددگاری و صلاح کاری **مکبر** بزرگی یافتہ شدہ تک بفتح کاف فارسی قعر و عمق بیر بالکسر چاہ **معنے** **ترکیبی** **نثر** بندہ جو نماز مین تکبیر اولی کے وقت دونون ہاتھ اٹھاتا ہی گویا دونون ہاتھون سے اشارت طرف دو الف یعنے الف اللہ اور الف اکبر کے کرتا ہی تا ان دونون الفون کی دستیاری سے دو الف ایمان کو مدد ملے اور بزرگی حاصل ہوے **معنے** **ترکیبی** **قطعہ** یعنے بندہ تک بیر غفلت و شہوت و آز سے اس سبب سے تکبیر نماز مین ہاتھ اٹھاتا ہی کہ دونون جہان سے مین ہاتھ خالی آیا ہون اے رب میرے میرے ہاتھ کو اپنی یاد مین علو و بلندی عطا فرما **معنے** **معماے** **نثر** اس نثر مین صرف یہی معما کہ دست مرادف ید کا ہی اور موید مین ید موجود **معنے** **معماے** **قطعہ** تکبیر کا اول جز تک ہی اور دوسرا بیر جسکے مجموع سے تکبیر حاصل ہوتا ہی **محسنات** **کلام** چھوٹا سا نکتہ جو کچھ خوبیان ہین ظاہر ہین زیادہ تر مراعات برعایت رفع یدین دست اور لفظ دو کے ہی۔

نکتہ صاد صلوۃ کہ مقدم آمدہ است مشعر بر آن ست کہ در نماز چشم صدق پیش پاے خود باید داشت و لات خیالات فاسدہ را از قفا باید گذاشت و عین رکوع نیز کہ در پایان واقع شدہ دلیل روشن ست کہ در حالت رکوع چشم بر قدم باید گماشت **مثنوی** ہر کہ آمد چون الف اندر قیام + شد زدین قیمش عالی مقام + در رکوع آنگونہ بیند پشت پا + بستہ بر چشمش رکو جہل و عما + **اللغات** لات نام بت کا کہ حضرت شعیب

کی توم اسکو جو جنتی تھی قیام بکسر قاف کھڑا ہونا قیم بفتح قاف وتشدید یاے مکسور برپا
دارندہ جہل بالفتح نادانی عما بالفتح کوری وگمراہی **معنے ترکیبی نثر** لفظ صلوۃ مین صاد
سب حرفون پر جو مقدم ہوا ہی اس بات کی خبر دیتا ہی کہ نماز مین چشم صدق کی پیش پا
رکھنا چاہیئے اور بعد صاد کے جو لات ہی یعنے غیر خدا کا اسکو پیچھے چھوڑنا چاہیئے جیسا کہ
لفظ صلوۃ کا بتاتا ہی اور عین رکوع کی بھی جو اخیر مین واقع ہوئی دلیل روشن ہی کہ
حالت رکوع مین چشم قدم پر جمانا چاہیئے کیونکہ رکوع کا پانون عین ہی **معنے ترکیبی مثنوی**
جو کوئی قیام نماز مین الف کی طرح ماسواسے مجرد ہوکے داخل نماز ہوا وہ دین قیم سے
عالی مقام ہوا اور اسنے دین مین رتبہ عالی پایا اور جو کوئی رکوع مین اپنے پشت پا
کو نہین دیکھتا اسکی آنکھون کو رکو سے جہل وعمانے باندھ دیا ہی گویا پٹی باندھ دی
ہی اور رکو رکو ہی رکوہ رکوک بفتحتین لتہ وجامہ کہنہ ومطلق کپڑا پاس اور چادر ایک پا
کی **معنے معماے نثر** صلوۃ مین جو سر صاد کا ہی یہی سر صدق کا ہی اور اس سبب کے بعد
جو بصورت الف بابت کے ہی وہی اسکا پا ہی جسکو مصرع نے چشم پیش پا باید داشت
کہا ہی پھر صاد کے پیچھے لفظ لات کا ظاہر ہی رکوع کا قدم عین خود عیان **معنے معماے**
قطعہ قیم مین الف داخل ہونے سے قیام ہوجائیگا رکو آنکھ پر باندھنے سے رکوع
حاصل ہوتا ہی **محسنات کلام** صاد صلوۃ صدق سر کلمہ صاد خیالات مین بھی لفظ
لات موجود قیام قیم مقام صنعت اشتقاق مقدم پیش پا قفا پایان قدم پشت پا
رکو جہل وعما سب مناسب یکدیگر ونیز متضاد **الاختلاف** شارح نے اس نکتہ مین
بھی بہت تاویلین کی ہین لیکن رکو کے معنے صریح نہین لکھے اور کچھ ضمناً لکھے ہین
ایسا معلوم ہوتا ہی کہ حسب قیام قرینہ لگتے لگا لیے ہین تحقیق لغت کے موافق
نہین ہین متن مطبوعہ مین لکھا ہی (صاد صلوۃ کہ مقدم آمدہ مشعر بر انست بدانکہ
در نماز) مشعر بر انست اور بدانکہ یہ دونون لفظ کیسے باہم ٹھیک پڑینگے یہ بات
بیشک بے توجہی یا بے ملاحظگی مصحح پر مشعر ہی۔

نکتہ سر از سجود برداشتن وبہ قعود نشستن متضمن یافتن فیض نعمت جود حضرت

واجب الوجود ہمت بنگر کہ چون سر از سجود بر داری جود یابی واز قعود سر فرو آوردن وباز بسجود رفتن عود ورجوع ست بمحل قرب ورحمت معبود دریاب کہ چون از قعود سر نہی عود بینی **قطعہ** بندہ چون سر بر آرد از سجدہ + جدۂ خلعت سری یابد + باز چون سر نہاد از قعدہ + عدۂ راہ سروری یابد + **اللغات** سجدہ بالفتح ایک بار سر زمین پر رکھنا سجود بضمتین جمع اور نیز سجدہ کرنا قعود بضمتین مطلق بیٹھنا اور بیٹھنا بعد خواب کے حضرت واجب الوجود خدائے تعالی عود بالفتح باز گشتن وشتر پیر جدۂ بالکسر وتشدید دال نو شدن ونوی وتازگی قعدہ بالفتح ایک دفعہ بیٹھنا وبکسر نوعے از نشست عدۂ بروزن مدت بمعنے تیاری وآمادگی کسی چیز کی وساخت وساز رفع حاجات سے معنے ترکیبی نثر مصرح فرماتے ہین کہ جو مصلی سر سجود سے اُٹھاتا ہی اور قعود مین بیٹھتا ہی جسکو جلسہ کہتے ہین یہ سر اُٹھانا اور بیٹھنا اُسکا متضمن فیض پانے نعمت جود حضرت واجب الوجود کا ہی دیکھ بدیہی ہی کہ سجود سے سر اُٹھائیگا جود پائے گا اور قعود کے بعد سر جھکانا اور پھر سجدہ مین جانا عود ورجوع ہی طرف محل قربت ورحمت معبود کے دیکھو اگر قعود سے سر رکھیگا عود دیکھے گا معنے ترکیبی قطعہ بندہ جسوقت سجدہ سے سر اُٹھائے جدت خلعت سرداری کی پائے یعنے اُسنے جو کمال عجز سے سر اپنا مالک حقیقی کے سامنے رکھا ہی اسکے انعام مین اُسکو تازہ بتازہ نو بنو خلعت تازگی ونوی کا عطا ہوتا ہی کہ وہ سری وسرداری نو اور تازہ ہی اور پھر قعدہ کرکے دوبارہ جو سر رکھتا ہی تو عدت راہ سروری کی پاتا ہی یعنے سارے سازو سامان راہ سروری کے اُسکو مل جاتے ہین معنے معماے نثر سجود سے سر اُٹھانے کا جو اشارہ ہی سین دور کرنے کا ہی کہ سین دور کرنے سے جود رہتا ہی ایسے ہی قعود کے سر رکھ دینے سے عود حاصل ہوتا ہی معنے معماے **قطعہ** سجدہ کا سر سین ہی اُسکے اُٹھانے سے جدہ رہتا ہی اور قعدہ کا سر قاف اسکے رکھ دینے سے عدہ رہتا ہی رسم خط ان تا کا مدور بصورت ہا کے ہی البتہ جدت وعدت بتاے مستطیل بھی دیکھنے مین آئی **محسنات کلام** سر سجود سر فرو آوردن

سرنہادن سری سروری سب مین لفظ سر و سر کلمہ سین حضرت واجب الوجود مین جوداور معبود سے بھی عود نکلتا ہی اور اکثر اسمین الفاظ متضاد بھی ہین کہ غور سے سب معلوم ہوسکتے ہین **الاختلاف** شارح لکھتے ہین مخفی نرہے کہ سجود سے سر اُٹھانا بحسب ظاہری ترک سجود ہی پھر ترک سجود مین کیسے جود کا پانا مترتب ہوسکتا ہی اور پھر اسکا جواب لکھا جانے اسنے ان معنے کے واسطے کہ سجود سے سر اُٹھانا ترک سجود کرنا ہی کہا ہی کسنے ہی اور کون ان معنے کو سنے گا یہان اسنے غرض ہی کیا ع کس بشنود یا نشنود من گفتگوئے میکنم + متن مطبوعہ مین حدہ خلعت سرے یا بد لکھا ہی جانے کیا سمجھے۔

نکتہ ایدرویش مبداء احرام نماز کلمہ اللہ ست یعنے اللہ اکبر و ملجاء اختتام ہم لفظ اللہ ست یعنے السلام علیکم ورحمۃ اللہ در ابتدا بعد از ذکر اللہ لفظ اکبر گوی ودر انتہا پیش از کلمہ اللہ توسل برحمت جوی دریاب کہ چون از ابتدا تا انتہای نماز دل را حاضر و ناظر حضرت بے نیاز بہ نیاز گردانی و مبداء و معاد حضرت مقدس او را دانی عاقبت از آنحضرت رحمتی استقبال تو نماید کہ در مقابلہ عظمت و کبریا لائق جلالت و بہای او باشد **مثنوی** نماز اول الف آخر بود ہا + الف یک ہا بود پنج از عدد ہا + بدان حد نماز از وے در ایام + کہ بس یک قبلہ ات در پنج ہنگام + الف با ہا بود آہ اے نکوخواہ + بمیدانی تو سر این بیان آہ + کہ ہر آہی کہ از صدق و نیاز ست + بدین درگاہ شامل بر نماز ست + سراغ راہ پاکان آہ جانست + دل طاہر ہمہ بر آہ از انست + **اللغات** مبدء بالفتح صیغہ ظرف جگہ شروع کرنے کی اور جگہ آشکارا ہونے کی ملجاء بالفتح جاے پناہ ماخوذ لجا سے بمعنے پناہ گرفتن معاد بفتح جاے عود و جاے بازگشت جلالت بفتح بزرگ ہونا **معنے ترکیبی نثر** مصنف رح کہتے ہین کہ ایدرویش مبدء احرام و قصد نماز کا کلمہ اللہ اکبر کا ہی جیسا کہ بعد نیت نماز کے اللہ اکبر کہتے ہین اور ملجاء اختتام کا بھی لفظ اللہ ہی یعنے السلام علیکم ورحمۃ اللہ اسواسطے کہ انتہا مین پہلے کلمہ اللہ سے توسل اُسکی رحمت سے ڈھونڈھے

بس جان لے کہ ابتدائے نماز سے انتہا تک دل کو حاضر ناظر حضرت بے نیاز کیطرف نہایت عجز و نیاز سے کرے اور مبدأ و معاد اُسی کی ذات مقدس کو جانے آخر اُسکی درگاہ پاک سے کیسی بڑی رحمت تیرا استقبال کریگی جو مقابلہ مین اُسکی عظمت و بزرگی کے لائق اُسکی بزرگی اور بہا کے ہوگی معنے ترکیبی مثنوی نماز کے اول الف ہی جسکا ایک عدد ہی جیسے الف اللہ اکبر کا اور آخر نماز کے ہا ہی جسکے پانچ عدد ہین اور وہ ہا ورحمۃ اللہ کی ہی بس اس سے تو توحد نماز کی جان کہ پانچ وقت کی نماز مین ایک ہی ذات مطلق کو اپنا قبلہ جان اور اُسکی طرف رجوع ہو بموجب انی وجھت وجھی للذی فطر السموات والارض حنیفا پھر دوسری طرح مصورح اسی الف و ہا کو تعبیر کرتے ہین کہ الف و ہا ملکے آہ بھی ہوتا ہی اور تو ای مخاطب اس بیان کا بھید نہین جانتا اور وہ بھید یہ ہی کہ جو آہ صدق و نیاز کے ساتھ کسی کے دل سے اُسکے شوق مین نکلتی ہی وہ اُسکی درگاہ والا مین شامل بہ نماز ہوتی ہی ظاہر ہی کہ نماز مین بھی خلوص اخلاص شرط ہی اور یہ آہ بھی خلوص سے ہی اور یہی آہ سراغ ہی پاکون کی راہ کی کہ اُنکا پتہ بتا دیتی ہی اور نیز اُنکی راہ کا کہ پاک لوگون ہی کی جان سے آہ نکلتی ہی دیکھ لے جو دل ظاہر ہین بالکل آہ سے بھرے ہوے ہین معنے معماے نثر نثر مین جو کچھ معما تھے مصورح نے روشن کر دیے کچھ حاجت بیان کی نہین ہی معنے معماے مثنوی الف و ہا ملنے سے آہ ہوتا ہی ظاہر کے اول طا ہی اور آخر را اور دل مین اسکے آہ بھری ہی محسنات کلام مبدا ملجا اختتام ابتدا انتہا مبدا معاد باہم متضاد ایسے ہی بے نیاز و بہ نیاز آہ نکو خواہ درگاہ ہواہ سب مین ہا مدور۔

نکتہ قلب صلوۃ کلمہ لا واقع شدہ کہ علامت نیستی و فنا ست لاجرم مصلی را باید کہ درمیان صلوۃ فقر و فنای خود را حاضر و حضرت لم یزل را ناظر داند تا بمعنے لا صلوۃ الا بحضور القلب رسیدن تواند **قطعہ** لای صلوۃ را کہ بو او آمدت بچشم + دانی چرا الف شود اندر گہ بیان + یعنے نخست نفی کن از شش جہت نظر + وانگہ بذکر ایزد یکتا

گشا زبان + اللغات قلب بالفتح میانہ ہر چیز کا فنا بفتح نیست ہونا اور صوفیون کے نزدیک جاتا رہنا تفرقہ اور تمیز کا حدوث و قدم سے مقطلے نمازی لم یزل ہمیشہ و پاینده معنے حدیث نہین نیک ہے نماز مگر ساتھ حضور دل کے اینزد ایک نام ہی خدای تعالی کا اور جو اس نام مین چار حروف ہین لہذا اسکی ترکیب کو ایسا کہا ہی کہ مدار عالم کا طارع اول اور عاشر اور سابع اور رابع یہ ہی کہ انکو او تاد اربعہ کہتے ہین بس یہ نام بلحاظ اعداد مذکور کے اسطور پہ ترکیب کیا گیا کہ الف کا ایک عدد ہی اور یا کے دس اور زا کے سات دال کے چار کہ حاوی ہی مدار عالم کو معنے ترکیبی نثر صلوۃ کے قلب مین کلمہ لا کا واقع ہوا کہ علامت نیستی و فنا کی ہی بس مصلے کو ضرور چاہیے کہ نماز مین اپنی فقر و فنا کو محاصر اور حضرت لم یزل کو اپنے حال کا ناظر جانے تو لاصلوۃ الا بحضور القلب کے معنے کو پہونچ سکے اور پوری پوری نماز بجا لائے معنے ترکیبی قطعہ یعنے صلوۃ کی لا واو کے ساتھ تو تیری آنکھ مین آتی ہی اور بیان کے وقت وہ الف ہو جاتی ہی کچھ جانتا ہی اسکا کیا سبب ہی یہ سبب ہی کہ پہلے تو شش جہت سے کہ واو کے چھ عدد ہین اپنی نظر کی نفی کرے یعنے اس شش جہت سے نظر کو اٹھا لے پھر اینزد دیکتا کے ذکر مین زبان کھول یہ اشارہ ہی معنے معماے نثر اس نثر مین بھی سوا اسکے جسکو مصرح نے واضح کر دیا اور کوئی معما معلوم نہین ہوتا معنے معماے قطعہ صلوۃ کے الف کا رسم خط واو کے ساتھ ہی اور واو کے چھ عدد ہین اور قلب صلوۃ مین لا اور الف کا ایک عدد ہی محسنات کلام اول تو واو مین قطعہ کے جو کہا ہی بوا و آمدت بچشم کیسی خوبی پیدا کی ہی کہ للہ در المصنف اور پھر لا و نیستی و فنا اور فقر اور لم یزل مین لم اور لاجرم مین لا اور لاصلوۃ مین لاے نفی یہ سب مناسب یکدیگر متن مطبوعہ کے پہلے مصرعہ مین بواو مدت بچشم لکھا ہی آمدت کا الف رہ گیا۔

نکتہ امام کہ از براے آبرو در یا بمسجد رود چون آبرویش نماند در آتش ندامت و خجالت موہم شود و آمام کہ بطمع دنیا امامت کند چون جماعت پریشان شود مجاعت بیند قطعہ گوشہ دیوار چو شد منہدم از حرص + نقش نماید خراب خانہ تمکین + عاقبۃ

المقتدین حسبتہ دین + حظھم المقت حیثما فسد الدین + شعر

گوشہ محراب چو دید انہدام + نقش خراب ست مقام امام + اللغات ماموم امام کردہ شدہ یعنے مقتدی آمام بکسر پیشوا و رشتہ معماران مجاعت گرسنگی منہدم بضم میم وکسر دال ویران شوندہ اور عمارت اُفتادہ از ہم ریختہ انہدام مصدر اسکا تمکین جگہ دینا اور کسی جگہ قدم رکھنا و بمعنی قدر و وقع مقتدین جمع مقتدی حسبتہ مصدر بمعنی پنداشتن و حساب و شمار حظ بالفتح و تشدید ظا بہرہ و حصہ مقت بالفتح و دشمنی حیثما بالفتح وضم ثاے مثلثہ بمعنے ہر کجا فسد بصیغہ ماضی ای فاسد شد معنے ترکیبی شعر یعنے وہ ماموم ای مقتدی کہ بخیال حصول آبرو اور ریا کے کہ لوگ مجکو دیکھین اور اچھا جانین مسجد مین جاتا ہی اور حال یہ کہ ریا کا انجام بد آخر کھل جاتی ہی پس جب آبرو اُسکی نہین رہتی تو آتش ندامت و خجالت مین موم ہو جاتا ہی اور پگھلتا رہتا ہی اور جو امام بطمع دنیا کے امامت کرتا ہی جب جماعت پریشان ہو جاتی ہی مجاعت دیکھتا ہی اور فاقے مرتا ہی الحاصل ماموم و امام ریاکار اور طامع دونون کا انجام یہان بھی بد ہی وہان بھی بد ہی معنے قطعہ جب گوشہ دیوار خانہ دل کا حرص سے منہدم ہوا تو جو خانہ کہ عزت و تمکین کا ہی یعنے محراب مسجد تو پھر وہ خانہ خراب و ویران معلوم ہوتا ہی آخر ایسے مقتدی جو دین کو دنیا جانتے تھے اُنکے حصہ مین عداوت و دشمنی ہو جاتی ہی ہر جگہ فساد دین مین اُٹھاتے ہین اگرچہ ان دونون شعرون کے معنے مین نے لکھدیے اور کتاب مین بھی رہنے دیے لیکن میرے نزدیک اچھے طور پر ٹھیک نہین ہین مصورح کا فقط یہی شعر معلوم ہوتا ہی گوشہ محراب چو دید الخ اور قطعہ کے پہلے مصرعہ اور اسمین تھوڑا ہی فرق ہی اور شعر بھی با معنے و معما چنانچہ فرمایا کہ محراب مقام قیام امام کا ہی اور آلہ واسطے حرب شیطان کے جب اسکا گوشہ منہدم ہو جائیگا تو نقش مقام امام کا سواے خراب کے اور کیا رہیگا معنے معماے شعر یا مام کے اول ما ہی بمعنے آب اور بعد اُسکے موم جسکا مجموع ماموم ہوا جماعت پریشان ہونے یعنے میم کو جیم پر لانے سے مجاعت حاصل ہوتا ہی معنے معماے شعر

گوشہ محراب کا میم ہی جب منہدم ہوجائیگا نقش خراب کا رہ جائیگا یعنے حراب بصورت خراب **محسنات کلام** ماموم مین کہ ما بمعنے آب کے ہی اور نیز روے کلمۂ آبرو اسکو ٹھہرانا کیسا الطف ہی ماموم اور آبرو اور آتش اور موم اور امام امامت جماعت ویریشان محراب مقام امام سب مناسب یکدگر اور انکے علاوہ اور شارح نے اور تو بڑے محلہ اور محلہ کے لوگون کی باتین لکھی ہین لیکن قطعہ کی نسبت کوئی بات صفائی کی نہین لکھی جس سے جانا جاتا کہ شارح ہین۔

حکایت موذن بدآوازی بود کہ لام صلوۃ درمیان صوتش چون زرہ درہم بپیچیدی ومد الف آذانش چون تیرمیان اذان نشستی دروقت بانگ نماز چون اجزاے او مکرر گفتی دردل شب ہزار دیدہ از شغب نخفتی گفتندش تاکے از بالاے منار میم دہان کشادہ سازی و آتش بزیر اندازی گفت نشنیدہ کہ چون بناے منار از نون نغمہ اذان خالی ماند ماری باشد کہ جز پیچ پیچ از و ہیچ حاصل نشود **قطعہ** منار چون الف وحلقۂ در مسجد + چو میم وحلقۂ نون ست طاق درمحراب + بود زخیل بلا امن اہل ایمان را + چو زین سہ حرف بود نشان امور دین بصواب + **اللغات** مؤذن بضم میم وفتح ہمزہ بصورت واو وتشدید ذال مکسور اذان دہندہ اور بانگ نماز کہنے والا لام بمعنے زرہ وحرف معروف اذن بضمتین گوش جمع اسکی آذان شغب بالفتح وفتحتین شور و خروش وفتنہ وفساد منارہ ومنار نشان کہ راہ مین سنگ وخشت سے قائم کرتے ہین وچراغ پایہ وجہ تسمیہ کی یہ کہ منارہ پہ مسافرون کے راہ مل جانے کے خیال سے چراغ جلاتے تھے **معنے ترکیبی نثر** ایک مؤذن بدآواز تھا کہ لام صلوۃ کا اسکی صوت مین مثل زرہ کے پیچ پہ پیچ کھاتا تھا اور اسکی اذان کے الف کا مد اذن یعنے گوش مین تیر کی طرح بیٹھتا تھا وقت بانگ نماز کے جب اجزاے مکرر کہتا دل شب مین ہزار آنکھین شغب سے نہ سوتین کہ اب لوٹ کے پھر کہیگا لوگون نے اس سے کہا کہ کب تک تو بالاے منار سے میم دہان کو کشادہ کریگا اور آتش نیچے پھیلائیگا کہا تو نے نہین سنا ہی کہ جب بنا منار کی نون نغمۂ اذان سے خالی ہے

یعنے اذان اُسپر نہو تو منار ایک مار ہی کہ سوا پیچ پیچ کے اُس سے کچھ حاصل نہین اور منار مین پیچ پیچ ہوتے بھی ہین مغنے ترکیبی قطعہ منار راست تو ایسا ہی جیسے الف اور مسجد کے دروازہ کا حلقہ مثل میم کے اور وہ طاق جو محراب مین ہوتا ہی حلقہ نون کا ہی جسکے ان تینون حرف سے امور دین کے بصلاح وصواب ہوتے ہین وہی اہل ایمان سے ہی اور اسی کو لشکر بلا سے امن وامان حاصل مغنے معماے نثر صوت مین لام لانے سے صلوۃ حاصل ہوتا ہی اذن مین الف لانے سے اذان ہوتا ہی شغب مین غین تصحیف عین جس سے ارادہ دیدہ کا کیا ہی جب یہ دیدہ دل شب مین نسوئیگا شب رہیگا اور غین کے ہزار عدد ہین اسیواسطے ہزار کہا ہی منار مین میم مشابہ بدہان اور بعد میم کے لفظ نار یعنے آتش لفظ منار کو جو نون سے خالی کرینگے مار رہ جائیگا مغنے معماے قطعہ مصرح نے منار کو الف ٹھرایا ہی اور در مسجد کے حلقہ کہ میم اور طاق محراب کو نون کہ مجموع انکا امن ہوا جیسے کہا ہی امن اہل ایمانرا محسنات کلام چون تیر در اذن نشستی کس خوبی کی اداکے ساتھ ادا کیا بالا وزیر یعنے بالاے منارہ سے نیچے والون کو آگ بٹوتا ہی کہ نار زیر میم ہی بھی میم دہن کشادہ کرنے سے اسکا فتح بھی منظور ہی اور زیر برعایت اسکے پیچ پیچ کا لفظ مار و منار کیواسطے کیسا خوب ہی اور اسی کا ہموزن ہیچ اور بہت خوبیان ہین الاختلاف مصرح نے صرف یہ کہا ہی در وقت بانگ نماز چون اجزاے او مکرر گفتی آلخ شارح اس فقرہ کے مغنے مین لکھتے ہین چند نوبت اذان کی تکرار کرتا تھا اور اذان سے پہلے آہنگ غزل خوانی کا کرتا تھا انتہی مین تو مصرح کے قول سے زیادہ کچھ نہین کہہ سکتا نہ بار بار اذان نہ غزل خوانی متن مطبوعہ مین و در دل شب بعطف غلط ہی اور بعد پیچ پیچ کے بصورت واداجانے کیا لکھدیا ہی۔

فصل فی الزکوۃ و ما ینا سبہا نکتہ در لفظ صدقہ اجزاے صدق بر حرف ہا کہ پنج ست واقع شدہ یعنے صدق دعوی ارکان خمسہ اسلام باداے صدقہ مسلم ست

شعر مبادا صدقت بر سر وقت دگر است + چشمے کہ دقیقہاے دین زان پیداست +

اللغات صدقہ بفتحات جو کچھ راہ خدا مین فقیر ونکو دین بسکون دال خطا ہی صدق بالکسر راستی خلاف کذب اور راستی وراست گفتن ونیزہ راست مسلّم بضم میم وفتح سین وتشدید لام باور داشتہ شدہ وسلامت داشتہ شدہ وسپردہ شدہ معنے ترکیبی نثر یعنے لفظ صدقہ مین ظاہر ہی کہ اجزا صدق کے حرف ہے ہے جسکے پانچ عدد ہین واقع ہوے ہین اس سے انتباہ یہ ہی کہ جو کوئی دعوی ارکان خمسہ اسلام کا کرے تو وہ ادا ے صدقہ بھی بجا لائے تو دعوی اُسکا صدق کے ساتھ مسلّم ٹھہرے والا فلا معنے ترکیبی شعر صاد صدقت کا جو سر دقت پر ہی دل کے واسطے ایک ایسی آنکھ ہی کہ جس سے دقیقے دین کے ظاہر ہین مگر وقت بھی اختیار کرے معنے معماے نثر صدقہ مین پہلا جزو صدق ہی اور دوسرا جزو ہا پانچ عدد والی جب ہا پر لفظ صدق کا لائینگے صدقہ ہو جائیگا معنے معماے شعر صدقت مین دقت کے سر پر صاد ہی جسکو چشم قرار دیا ہی محسنات کلام برعایت ہے کے ارکان خمسہ اسلام کیسا خوب واقع ہوا الاختلاف نسخہ مطبوعہ مین کہ بر حرف ہے واقع ہوا یہ کاف فضول لکھا ہی۔

نکتہ نصاب زکوۃ زر کہ بر بیست نہادہ اند از روی لفظ تبرک ست یعنے تبر زر ست وکاف بست ہر کہ درین تبرک قلبے کند کربت بیند شعر التبر تب المرء لولا داء رفد فی الاثر والنصر لولا وجہ بخلان لہ فی الید وضر + اللغات نصاب اُسقدر مال جسپر زکوۃ واجب ہو اقل درجہ اُسکا چاندی سے دو سو درم اور سونے سے بیس مثقال ہی تبرک برکت سے رکھنا اور مبارک پکڑنا اور اسم مفعول کے معنے مین بھی آتا ہی ای متبرک تبر بالکسر طلا قلب بالفتح واژگون وبرگردانیدہ اور سیم وزر کھوٹا کربت بالضم اندوہ تب بالفتح وتشدید ہلاکت وزیانکاری مَرء بالفتح مرد رِفد بالکسر وبالفتح کاسہ بزرگ وبخشش اثر بفتحتین نشان پا ونشان زخم ومطلق نشان وسنت رسول مقبول نضر بالفتح زر وتازہ روے بدو بالفتح ظاہر ہونا وبیابان وصحرا ضر بالفتح والضم گزند وسختی وبدحالی ولاغری وزیان ونقصان معنے ترکیبی نثر نصاب زکوۃ زر کی جو بیس پر یعنے بیس مثقال زر پر مقرر کی ہی از روے لفظ

تبرک کے ہی یعنے تبر زر ہی اور کاف بیس ہی بس جو کوئی اس تبرک مین قلب اور کھوٹائی
کریگا کربت دیکھیگا معنے ترکیبی شعر یعنے تبر جو زر ہی تب و ہلاکی آدمی کے واسطے ہی
اگر رای رفد و بخشش کی اسکے اثر و نشان قدم مین نہین ہی مطلب یہ کہ اگر بخشش
وبذل کو اپنی رائے مین نہین رکھتا ہی تو ہلاک ہوگا اور نضر بھی زر ہی یہی حال اُسکا ہی
جو وجہ نجلان کی ابتدا مین اُسکے ساتھ نہین ہی تو وہ زر خاص ضرر ہی اور گز ند و سختی
معنے معماے شعر تبرک مین تبر یعنے زر اور کاف جسکے بیس عدد ہین موجود
چنانچہ مصنف رح نے بیان فرمادیا اور تبرک جو قلب کیا جائیگا تو کربت ہو جائیگا
معنے معماے شعر تبر جو بمعنی زر کے ہی اگر راے رفد کی اسکے ساتھ نہوگی تب
رہ جائیگا یعنے ہلاکی اور نضر بھی زر ہی اگر اسکی وجہ اور رو داری نون نجلان یعنے
فراخ چشمی سے نہوگی ضر جو بمعنی ضرر کے ہی رہیگا محسنات کلام تبرک مین کیسا نکتہ پیدا
کیا ہی اور نیز اسکے قلب مین نصاب زکوۃ زر تبر قلب وغیرہ سب باہم مناسب
اور یہی تبرک کیسا لطیف ہی کہ تبرک کا روجی تبر ہی الاختلاف شارح نے تب
جو بباے موحدہ ہی بمعنی ہلاکی کے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اسکو تپ جو بجا رسے
ارادہ کرتے ہین ٹھرایا ہی لغات کے جو معنے لکھے ہین وہان بھی اور معنے ترکیبی شعر کے جو
لکھے ہین اُسمین بھی مگر وہ شعر عربی کا ہی جسمین یہ لفظ واقع ہی اب آگے وہ جانئین
اور سمجھنے والے متن مطبوعہ مین بجاے تبر زرست تیرا اور التبر تب المرکے الزیت
غلط لکھا ہی میری غرض فقط اس سے یہ ہی کہ کوئی شائق پڑھنے والا اخلجان
مین نہ پڑے متنبہ ہو جاے۔

نکتہ عدد نصاب زکوۃ نقرہ کہ از دو صد یک پنجبست صدقہ است مقبول و
موافق و لفظ صدقہ بران عدد دلیل ست صادق کہ صاد و دال مرکب صدست
و قاف مفرد صد و با پنج در عدد قطعہ اگر نگاہ نداری دل فقیر بسیم + نگاہ کن کہ سرا پای
سیم سیم بینی + گذر کن از سر سیم ذخیرہ چون معدن + کہ بر اثر ز عطاے خداے یم بینی
اللغات نقرہ بالضم سیم گداختہ فقیر درویش کہ قوت چند روزہ عیال کا رکھتا ہو اور مسکین وہ

جو کچھ نہ رکھتا ہو سَم بالفتح وتشدید میم زہر سِیم بالفتح وتشدید وتخفیف میم دریا **معنے ترکیبی نثر** مصورح فرماتے ہین کہ چاندی کے نصاب کی حد دو صد مین پنج ہی گویا ڈھائی روپے سیکڑا اور یہ صدقہ مقبول وموافق ہی اسواسطے کہ اس دو صد و پنج پر لفظ صدقہ ہی کا دلیل صادق ہی کہ صاد ودال ملکے صد ہوتا ہی یعنے صد تو صد ہی ہے اور قاف مفرد اصد اور ہے کے پانچ عدد ہین بس دو سو کے ساتھ پنجہ زکوۃ کا لگا ہوا ہی **معنے ترکیبی قطعہ** یعنے اگر خدا نے تجکو سیم عطا کی اور تو فقیر کے دل کا اُس سے خیال نرکھیگا تو خوب غور کے ساتھ دیکھ لے کہ سراپاے سیم سم ہی تجکو نظر آئیگا اور وہ سیم سم ہو جائیگی بس لازم ہی کہ سر سیم سے معدن کی طرح گذرجا جیسے معدن چھوڑ بیٹھتی ہی جسکا جی چاہتا ہی لے آتا ہی کسی کو مانع نہین ہوتی تو بھی اُنھین نشان قدمون پر اپنے قدم رکھ خداے تعالی کی عطا کایم دیکھے گا **معنے معماے نثر** اس نثر کے معما کو بھی مصورح نے خود بیان کردیا ہی کہ صاد و دال مرکب صد اور قاف کہ صد عدد رکھتا ہی مفرد صد بس دو صد ہوے اور ہے کے پانچ عدد جو مجموع صاد ودال وقاف وہا کا صدقہ ہوا **معنے معماے قطعہ** اول آخر سیم کا سم ہی جب دل فقیر کے جو حرف یا ہی اسمین نگہداشت کیجائیگی سیم ہوگا اور سیم کا سر سین جب اسکے سر سے گذر جائینگے یم رہ جائیگا جو اسکے پیچھے لگا ہوا ہی **محسنات کلام** فقیر کے دل کی یا جو سیم کا دل بھی یا ہی کیا الطف لطیفہ ہی گویا فقیر کا دل سیم مین گھسا ہوا ہی جیسا کہ ہوتا ہی اور فقیر کے دلکی خواہش پہلے ہی سے سیم مین رکھدی ہی اور اسکے سوا جو اور ہین ذہن سلیم پر پوشیدہ نہین ہین **الاختلاف** شارح نے دل فقیر کا کچھ ذکر نہین کیا فقط سیم و سم پر معنے کو ختم کیا کیسی عمدہ بات چھوڑدی حالانکہ داخل معما تھی متن مطبوعہ مین دو صد و پنج ست بواو عطف غلط لکھا ہی بلا عطف صحیح ہی —

نکتہ عین عشر سپر زر نیست در پیش لشکر شر و الف خراج تیر نیست در قلب خرج بہر دفع فتنہ وضرر **قطعہ** پادشہ می برد از مال رعیت دہ یک + دہ بود یا و الف

یک بعد دنیک بدان + یا کمان ست الف تیرکہ از وی بکشد + تا کند شہ زسر خلق بدان دفع بدان + **اللغات** عشر بالفتح دسوان حصہ کسی سے لینا و بالضم دسوان حصہ کسی چیز کا بفتحتین عدد معروف شر بفتح و تشدید را بدی خراج بفتح اول محصول زمین و باغ اور جو کچھ پادشاہ و حاکم رعایا سے لے اس معنے مین کسرہ کے ساتھ خطا ہی بقول بعض جو کچھ مزروعات ملک سے حاصل ہو خراج ہی اور جو سود اگرون سے لیا جاے باج ہی خرج بالفتح وجیم عربی باہر آنا اور باہر جانا مند دخل فارسی والے اُس مال کو کہتے ہین جسکو خرچ کرسکے بجیم فارسی غلطی ہی مگر کثرت استعمال سے چھپ گئی دہ یک وہی دسوان حصہ یا ی کمان تیر اندازی یہ ترکی ہی **معنے ترکیبی نثر** یعنے عین عشر کا جو دہ یک ہی کہ پادشاہ رعایا سے لیتا ہی ایک سپر زرین ہی سامنے لشکر شر کے جس سے شر دشمن کو اپنی ذات اور حال رعایا سے ٹالتا ہی اور الف خراج کا جو ملک سے پاتا ہی ایک تیر ہی قلب خرج مین واسطے دفع فتنہ اور مزر کے کہ اُسی خراج کو خرچ کرکے فتنہ اور فساد کا مُنھ پھیرے رہتا ہی **معنے ترکیبی قطعہ** بادشاہ جو مال رعیت سے دہ یک لیتا ہی درحقیقت حقیقت دہ یک کی یہ ہی کہ لفظ دہ جو دہ یک مین ہی وہ تو یا ہی اور یک الف ہی اسواسطے کہ یا کے دس عدد ہین اور الف کا ایک بس اسکو خوب جان لے کہ وہ یا کمان ہی جیسا کہ ترکی مین کمان کو بھی کہتے ہین اور الف تیر کہ پادشاہ اس کمان سے یہ تیر کھینچے اور سر مخلوق سے اس تیر و کمان کے ساتھ بدی والون کو دور و دفع کرتا رہے اور امن و آرام مین رکھے **معنے معماے نثر** عین جسکو سپر زرین کہا ہی عشر مین اسکے سامنے لفظ شر کا موجود کہ دونون کی ترکیب سے عشر حاصل ہوتا ہی لفظ خرج مین الف کو داخل کرنے سے خراج ہوتا ہی **معنے معماے قطعہ** دہ یک مین دہ تو یا ہی جسکے دس عدد ہین بمعنی کمان حسب لغات ترکی اور یک الف کہ ایک عدد والا ہی تیر کہ دونون کمان و تیر کی ہم صورت ہین جیسے کہ یاے معکوس یا عربی کی یا کہ نون وغیرہ کی طرح کھینچ دیتے ہین مصنف نے اُس سے کمان و تیر نکالا ہے **محسنات کلام** لفظ بدان جو قطعہ مین تین جگہ واقع ہوا تجنیس تام ہی کہ صورت

ایک معنے جدا جدا پہلا امر ہی دانستن سے دوسرا بمعنے بسبب آن تیسرا جمع بد
لشکر کے لفظ سے بھی شر نکلتا ہی الاختلاف شارح نے دوسرے فقرہ مین جو لفظ
خرج کا ہی بجیم تازی اُسکو بجیم فارسی ٹھہرا کے معنے مین چرخ کے لکھا ہی کہ در دل چرخ ستمگر
رسیدہ یہ تو معنے ترکیبی ہین اور معنے معماے مین لکھا کہ قلب چرخ کا خرچ ہی اس سے
معلوم ہوتا ہی کہ پہلے ہی سے در قلب خرج کو در قلب چرخ جانا ہی میری دانست
مین تو خرج ہی کہ جسکے قلب مین الف لانے سے سیدھا خراج حاصل ہوتا ہی
نہ چرخ جسکو قلب کر کے خرچ بنائین اول تو خرچ غلط دوسرے الف کا خرج مین
ٹھکانا بتانیوالا کون ہی جہان الف کو خرج مین قایم کرین اپنا قرینہ اور ہی
ایماے معمای اور ہی تیسرے خراج رعیت سے پادشاہ لیتا ہی اور نیک و بد
اور نفع و ضرر رعیت مین خرج کرتا ہی پھر فلک کے دل پر تیر لگنے کی وجہ کیا
اگر رعیت کے دل پر لگے تو مضایقہ نہین کہ اُسنے لیا اور خرچ نہ کیا جو وہ فتنہ
اور ضرر سے محفوظ رہتی کہان معاملات فلکی کہان مہمات ملکی لیکن شارح کیا کرین
جب انکی فکر فلک فرسا بھی مانے۔
حکایت گداے بود کہ در تملق کردن چون کاف گردن کج کردی و چون دال قامت را
خم دادی و بر عصا چون الف تکیہ زدی گاہ سوال دندان بر سر والی شہر فرو بردی
و وقت التماس براے روی دینار ہی روی دنیا را بہم زدی زر او از جیب عجیب بودی
کہ بر کنار او فتادی و در نام ادنا در بودی کہ درمے خرج کردی قضا را چون رای بد در شب
شراب اُفتاد و زر یکہ بصورت حسرت حاصل کردہ بود چون عین عشرت در سر شرب
کرد گفتندش چگونہ بود کہ اول از طمع بر زر طم یعنے افزونی درم میخواستی و اکنون از جو
جوی با سر دستت پیوند نمیگیرد گفت مگر این حرف نخواندہ آید کہ مستحق کہ حق خود بہرہ
پاشد باید کہ جز مست نبودہ باشد **قطعہ** ذات مسکین چون کہ شد بے عاقبت +
چون سگے اُفتادہ در پی بنگرش + ار مل ار مل آشکارا می میکشد + ارہ میباید کشیدن
بر سرش + **اللغات** تملق مکر و خوشامد دندان بچیزی فرو بردن در پے حصول کسی چیز

کے ہونا شب شراب وہ جسمین شراب پئین عسرت بالضم دشواری عشرت بالکسر
بمعنی خوشحالی اور خوش زندگانی کرنا شرت بکسر و تشدید حرص التماس چاہنا
بہم زدن لوٹ پوٹ کرنا طم بالفتح و تشدید میم بہت ہونا پانی کا اور بہت ہونا
کسی چیز کا اور پیہونا برتن کا ہرزہ بالفتح پوشیدہ ارمل بر وزن افضل بے توشہ و
مسکین و مرد بے زن و سال کم باران دوسرا ارمل ارمخفف اگر مل بضم شراب
معنے ترکیبی نثر ایک گدا تھا کہ وقت سوال کے جو تملق و چاپلوسی کرتا تھا تو
کاف کی طرح گردن کج اور مثل دال کے قامت خم کرتا تھا اور مثل عصا کے
الف پر تکیہ لگاتا تھا یعنے گردن ٹیڑھی کرکے اور قامت جھکا کے اور لاٹھی ٹیک کے
کھڑا ہوتا تھا اور اس ادا سے مانگتا تھا اور ایسا مانگنے والا کہ اگر والی شہر ہوتا تو
اسکے سر پر بھی دانت سوال کے جماتا غرض ایسا اڑجاتا کہ بے لیے نہ ٹلتا اور
وقت درخواست دینار کے روے دنیا کو پریشان کرتا کنجوس منحوس ایسا کہ بڑی
عجیب بات تھی کہ زر اسکا جیب سے نکل کے کنار مین آئے پھر خرچ کرنا کیسا اور
اسکے نام مین نادر بات تھی کہ کہین ایک درم کا خرچ نکل آئے اتفاقاً مثل راے
بد کے شراب کی شب مین پڑا یعنے رات کو میخواری کرنے لگا اور اس اندیشہ بد
سے جو زر کہ صورت عسرت و سختی سے حاصل کیا تھا عین عشرت سے خیال شرت
شرب یعنے ہوس مینوشی مین لگا یا لوگون نے اس سے کہا کہ وہ کیا بات تھی کہ تو
ایسی طمع زر پر رکھتا تھا کہ ہر وقت اسکا طم ہی چاہتا تھا اور اب کیا حال ہے کہ شدت
جود سے ایک جو تیرے سر دست سے پیوند نہین پکڑتا یعنے ہاتھ مین نہین ٹھہرتا
جو ہوتا ہی فوراً خرچ کر ڈالتا ہی کہا کیا تمنے یہ حرف نہین پڑھا کہ مستحق جب اپنے
حق یعنے جمع کردہ کو بیہودہ پریشان کرے تو سوا اسکے اور کچھ نہ کرے کہ ہمیشہ
مست رہا کرے کہ اسکے نام کے مقتضیات سے ہی بس اسم بامسمی ہو جاے
معنے ترکیبی قطعہ یعنے ذات مسکین کی جب بے عاقبت ہوئی اور عاقبت کا
اسکو اندیشہ اور تردد نہ رہا تو اسکو ایسا جان لے کہ ایک کتہ ہی شراب مین پڑا ہوا

ای بخبس در بخبس آورا رمل ای بے توشہ و محتاج اگر میکشی آشکارا کرتا ہی تو اُسکے سر پر
آرہ رکھنا چاہیے کہ با وصف بے توشگی کے ایسی بیہودگی کرتا ہی **معنے معمائے نثر**
کاف گردن دال قامت الف عصا تینون حرفون سے گدا حاصل ہوتا ہی دالی کا
مخفف وال بھی ہی کہ قرآن شریف مین آیا ہی مثل واق و باق و ہاد و تعال و
متعال کے بس جب سین کہ مانند دندان کے ہی دال کے سر پہ دانت جمائے گا
سوال ہوجائیگا دنیا کا رودن ہی اسکو بر ہم کرنے سے دنیا حاصل ہوا اور جب
باشارہ برائے دینار سیکے را اسکے آخر مین لائینگے دینار ہوجائیگا عین زر کو
بھی کہتے ہین جب لفظ عجیب سے عین کنارہ پر پڑے گا جیب رہ جائیگا لفظ نام
مین جب نا کی جگہ در آئیگا درم ہوجائیگا جیساکہ اشارہ ہی نادر سے یعنے نا در ہی
شب مین جو حرف را واقع ہوگا شراب ہوجائیگا روے عسرت عین ہی اور جب
عین لفظ شرت پر آئیگا عشرت حاصل ہوگا طمع مین زر عین جب عین کے واسطے
طم چاہینگے طمع ہوگا سر دست دال ہی جو اس سے پیوند پکڑے گا جود ہوجائیگا
مستحق کا دوسرا جز حق ہی اگر یہ پاشیدہ ہوجائیگا مست رہ جائیگا **معنے معمائے**
قطعہ مسکین بے عاقبت کہ عاقبت نون ہی مسکی ہی اور مسکی کے اول آخر
سے اور بیچ مین اسکے سک اُفتادہ موجود کاف فارسی عربی معما مین ایک ہی
کلمہ ارمل مین ار مخفف ارہ کا مل بمعنی شراب جب یہ ارہ سر پر مل کے آئیگا
ارمل ہوجائیگا **محسنات کلام** گردن گردن تجنیس تام گدا کردن کاف کردن
کج کردی سب مین سر کلمہ کاف کاف کی کجی دال کا خم الف اور عصا کی راستی
اور عصا مین الف کا ہونا کیسا خوب ہی برائے دیناری کہ حرف را بھی مراد ہی اور اصل
معنے بھی جیب و کنارہا ہم مناسب نادر بودی یہ اشارہ کیسا لطف کیا ہی
کہ نام مین نادر ہی یعنے نا کو لفظ در جانو شرت شرب تصحیف ارمل ارمل تجنیس اور
علی ہذا القیاس کہ غور کرنیوالے پر مخفی نرہینگے **الاختلاف** شارح نے اس معما
کو بر سر والی والی پر سین بڑھاکے سوالی نکالا ہی مین نے دال کو مخفف والی ٹھہراکے

وال پر سین بڑھاکے سوال نکالا ہی اور دیناری کو لکھا کہ خاکہ امالہ دینارا کا ہی جب
دینارا کو برہم کرینگے دیناری امالہ کے ساتھ ہوگا یہ دینارا مین امالہ کرکے دیناری
مع یا نکالتے ہین مین نے دیناری کی یا کو یاے وحدت جانا ہی اور را کو علامت
مفعول اور فقط دینار نکالا ہی براے کے اشارہ سے را لیلی ہی جیسا کہ مرقوم ہوا
نا امالہ کا ما مصرح سے ہی نا مین نے را کو معما مین ملایا نا امالہ کیا شارح نے لکھا کہ
در لفظ نام ہرگاہ کہ لفظ نا کہ اکثر اجزاے اوست متبدل بلفظ در شود درم بحصول
می انجامد انتہی مین نے حسب ایما اسکے کہ نا در ہی نا کو در ٹھرایا ہی اور سوال سیٹے اکثر
معنے مین انکی تقریر جو ہی سو ہی متن مطبوعہ مین در سر شرت پر نسخہ بہشت کا اور جز مست
کی جگہ جز مت متن مین اور جز نیست حاشیہ پر نسخہ لکھا ہی۔

فصل فی الحج والعمرة وما یناسبها

نکتہ سرپاے حاجی بحیات طیبات آنگاہ زندہ شود کہ در دل حا را قلب سازد
یعنے دل از تہرخان و مان بگرداند و چون حا و لام را حلہ در راہ حل نزول کند
شعر من کان فی عطش الی المیقات ساق راحلہ + واللہ فی میقات یوم احشو
ساق راحلہ + اللغات حج بالفتح و تشدید جیم قصد طواف کعبہ کا بہ نیت عبادت
اور بجالانا اُسکا اور کسی چیز کا قصد کرنا عمرہ بالضم ایک عبادت ہی حاجیون کے واسطے
کہ احرام باندھکے موضع تنعیم کو کہ مکہ سے تین کوس ہی جاتے ہین اور وہان نفل
اداکرکے پھر آکے طواف خانہ کعبہ کا کرتے ہین خان و مان خان مخفف خانہ و مان
بمعنی رخت راحلہ ستور بارکش و شتر سواری حل بالکسر و تشدید لام روان ہونا
احرام سے نکلنا و بالفتح کھولنا اُترنا عطش بفتحتین تشنہ ہونا اور تشنگی میقات
بالکسر وہ جگہ جہانسے احرام حج کا باندھین اور وقت اور ہنگام اور وعدہ گاہ اور
وہ جگہ جہان حق تعالی نے حضرت موسیٰ سے کلام کیا تھا اسی سے میقات موسیٰ
مراد ہی اور احرام باندھنے کی پانچ جگہ ہین ذوالحلیفہ وذات عرق و جحفہ و قرن

وبلیطہ ساق بصیغہ ماضی سیاق سے بمعنی ہانکا چلا یا شاق اسم فاعل ہی سخت سختی اُٹھانیوالا ساق یہ بھی اسم فاعل ہی ای ساقی آب و شراب پلانے والا راح شاد ہونا اور شراب **معنے ترکیبی نثر** حاجی گو سراپا حی ہی ای زندہ مگر زندگی حیات طیبات سے اُسوقت زندہ ہوگا بمصداق حیوۃ طیبۃ کے کہ اپنے دل مین اپنی جگہ اور جا کو اُلٹ ڈالے یعنے محبت گھر بار سے دل کو پھیر دے اور اپنی راحلہ کیطرح راہ حلال مین حل کرے یعنے روان ہوئے اور نزول کرے مطلب یہ کہ جو امور حلال و غیر ممنوع ہین اُنکو اختیار کرے اور حرام و ممنوع سے بچے **معنے ترکیبی نثر** جو کوئی حالت تشنگی و عطش مین میقات کیطرف چلا اور اپنی راحلہ کو ہانکا اور سختیا ن اُٹھائین تو خدا کی قسم ہی کہ میقات حشر مین حشر کے دن اُس آفتاب محشر اور تشنگی کے حال مین اُسکے واسطے ساقی ہی کہ اُسکو سیراب کریگا یا شراب طہور پلائے گا **معنے معماے نثر** حاجی کا سر حا ہی اور یا نون یا جسکا مرکب حی ہو یعنے زندہ اور جب جا کو قلب کرکے کہ اج ہوا دل مین جگہ دیگا حاجی ہوگا ایسے ہی راحلہ کے اول آخر سے راہ حاصل ہوتا ہی اور اسکے قلب مین حل کو لانے سے راحلہ ہوجاتا ہی کہ اسی سے اشارہ درراہ حل نزول کند ہی **معنے معماے شعر** راحلہ جو پہلے مصرعہ مین ہی اسی کا محلل راح لہ ہی **محسنات کلام** دردل قلب سازد کیسا جید فرمایا ہی کہ رعایت قلب کی دل کے ساتھ بھی ہی اور واژون کرنا بھی پہلے فقرہ مین برعایت حیات زندہ شود دوسرے مین برعایت قلب بگرداند کیا ہی خوب ہی اگر پہلے ساق کی جگہ شاق بمعنی مشقت کے کہین ممکن ہی اس صورت مین شاق و ساق تصحیف یکدیگر اور درصورت ساق ساق تجنیس تام کہ ایک ماضی ہی دوسرا اسم فاعل۔

نکتہ حاجی کہ از روے حاجت چون قاف بر سر قافلہ تمکین تمکن ورزد و بروح وراح راحلہ چون باد از سر بادیہ بگذرد و بحرم رسد شک نیست کہ از حطیم مقبول و از جرم خطا کناہ و فضول و از صفا صف ملک رحمت و از منی من حق و نعمت و آز

عرفات عرف رافت وعطاو آز مزدلفہ مزدولف الفاے الفت پیشباز تش آید قطعہ
بر سر قافلہ و راحلہ و بادیہ ہین + اثر قرب خداوند جہان روے نما + مطلع مسجد و طوفش
نگر و من حجر + مطمح نور نظر ہای آلہی ز صفا + اللغات قافلہ بکسر فا وہ گروہ جو سفر سے لوٹین
ماخوذ ہی قفول سے بمعنے از سفر باز گشتن اور تفول کی راہ سے جانیوالون کو بھی کہتے ہین
تمکین قایم کرنا کسی کو تمکن جا گرفتن روح بالفتح آسایش و نسیم و رحمت راح شادی
اور شراب بادیہ صحرا حر بالفتح و تشدید گرما و گرم و زمین سنگلاخ حطیم بروزن نسیم شکستہ
وسنگ کعبہ ما بین رکن و زمزم و دیوار بیرون خانہ کعبہ جانب مغرب کہ وہان ناودان
کعبہ کا ہی حجر بفتحتین سنگ و دیوار شمالی خانہ کعبہ صفا پاک و بیغش اور نام کوہچہ در
مکہ معظمہ اور ایک اور کوہچہ ہی کہ مروہ اُسکو کہتے ہین دونون مین تخمیناً دو سو قدم
کی مسافت ہی حاجی لوگ یہان دوڑتے ہین منیٰ بکسر نام مقام در مکہ کہ وہان بازار
ہوتا ہی حاجی وہان قربانی کرتے ہین عرفات بفتحتین نام ایک جگہ کا کہ حاجی وہان
کھڑے ہوتے ہین بروز عرفہ کہ روز حج ہی اور وہ ایک صحرا فراخ ہی نو کوس پر مکہ
سے کہ حاجی وہان لبیک کہتے ہین دعائین پڑھتے ہین اور نماز ظہر و عصر کی وہان
ادا کر کے مکہ کو لوٹتے ہین عرف بالفتح بوی خوش و بالضم شناختگی و نکوئی و احسان
مزدلفہ بالضم و بفتح دال و لام مفتوح نام جاے بمکہ معظمہ لف بالفتح و تشدید فا در
پیچیدن و مجتمع و فراہم آمدہ و جاے انبوہ بسیارے مردم آلفا بکسر و بہ فا یا فتن پیشباز
و پیشیواز ہر دو بمعنی استقبال اور سامنے آنا مس بالفتح و تشدید ہاتھ سے ملنا
اور چھونا کسی چیز کا مطمح جاے بلند داشتن نظر و جاے اُفتادن شعنے ترکیبی
نثر مصرح فرماتے ہین کہ حاجی کہ از روے حاجت یعنے در حالت حاجت تاسف
کی طرح قافلہ تمکین کے سر پر قرار و تمکن پکڑے اور ڈگمگنے ہولئے نہ مانگے
نہ سوال کرے اور روح و راح اپنی راحلہ کے ساتھ مثل باد تیز و تند کے سر بادیہ
سے گذر کے حر حرم مین پہونچے یعنے خوش خوش بلا اضطراب و اضطرار چست و چالاک
سنگلاخ حرم مین فائز ہو مطلب یہ کہ جب ان صفات سے موصوف ہوگا تو

شک نہین ہی کہ حطیم مقبول و حجر سے حط کہ بمعنی صیقل اور صاف کرنے کے ہی گناہ و فضول کا اور صفا سے صف ملک رحمت کے اور منی سے من حق و نعمت اور عرفات سے عرف یعنے خوشبو رافت و عطا کی اور مزدلفہ سے مزد اور لف الفا الفت کا یعنے فراہم ہونا اور حصول ان فوائد کا اسکے سامنے آئے اور اسکی پیشوائی کرے ایسی حرمت و عزت پائے **معنے ترکیبی قطعہ** مصنف رح کہتے ہین کہ قافلہ اور راحلہ اور بادیہ ذرا انکی طرف غور تو کر کہ سب کے سر پر نشان قرب خداوند جہان کا رونما ہی اور راہ مین یہی تین چیزین ہوتی ہین جنسے حاجیون کو کام پڑتا ہی پھر وہان پہونچکر مطلع مسجد اور اسکے طوف اور مس حجر اسود کو خیال کر کہ کیسی مطلع نور نظرون آگہی کی ہو رہی ہین بسبب صفا کے جنمین وہ نور جھلک رہے ہین **معنے معمائے نثر** اس نثر مین مصنف رح نے برعایت حاجی اور از روے حاجت کے کہ دونون کا روحا ہی رو و سر کلمات سے معمے نکالے ہین مثلاً قاف قافلہ سے او را اح راحلہ اور با د بادیہ و حر حرم اور حط حطیم اور صف صفا اور من منا اور عرف عرفات اور مزد مزدلفہ سے اور نیز الف الفت کہ یہ سب رو الفاظ مذکورہ کے ہین **معنے معمائے قطعہ** قافلہ کے قاف راحلہ کی را بادیہ کی با کہ تینون سر کلمہ ہین مرکب کرنے سے قرب حاصل ہوتا ہی ایسے ہی مسجد کا میم اور طوف کی طا اور مس کا میم اور حجر کی حا جمع کرنے سے مطلع ہو جاتا ہی **محسنات کلام** تکمین تمکن تجنیس زائد نعمت مین بھی من اور عرفات مین رافت اور مزدلفہ مین مزد اور لف اور الفت مین بھی لف موجود سرور و نور و صفا وغیرہم سب مناسب یکدیگر ایسے ہی رحمت کہ نام پہاڑ کا بھی ہی **الاختلاف** شارح نے صف ملک رحمت کی جو بضم میم ہی ترجمہ مین صف ملائکہ رحمت لکھا ہی شاید ملک بالضم کو ملک بفتحتین سمجھے ہین ملک کو ملائک کے معنے مین لینا کیسے صحیح ہوگا اگر مصنف رح کو یہ منظور ہوتا کہ ملائک ہی نہ کہتے نظم بھی تو نہین جو مفرد ست ہی جنس ہی تصور کرلین بس ملک ہی بالضم ٹھیک ہوتا ہی فافہم و انصف

متن مطبوعہ مین بجاے روح راح کے اوج راح اور بجاے حرحریم کے بجرم حریم اورحط گناہ کی جگہ خط گناہ اور صفا صف کے ٹھکانے صفات صفت اور منی کے بجاے منان اور الفا کے بجاے ایفا لکھا ہی کہ اکثر الفاظ غلط معلوم ہوتے ہین -

نکتہ ہرکہ خواہد کہ احرام گیرد اول باید کہ چون الف مجرد وعریان از حرام کنارہ گرفتہ برحرہواے حرم ثابت وصابر باشد ومس مسجد از روے جد نماید وچون الف احرام بعد از بوسیدن سروپاے حجر میم حلقہ کعبہ گیرد **شعر الفہاے احرام دردین ستونہاست + وارکان حج جاے حجاج ازوراست +** **اللغات**

احرام بالکسر حرام کرلینا اپنے اوپر بعض حلال ومباح چیزون کا چندروز قبل زیارت خانہ کعبہ سے کہ اُسکی جگہین مقرر ہین ان روزون مین حاجی جامہ دوختہ اور استعمال خوشبو اور اصلاح ریش وبروت اور مجامعت سب اپنے اوپر حرام جانتے ہین بس دو چادر نادوختہ سے ایک کو بجاے تہ بند کے باندھتے ہین اور ایک اوڑھتے ہین حر بالفتح وتشدید را گرمی وگرم شدن حرم احاطہ گرد اگرد خانہ کعبہ جسمین آدمی اور حیوانات کو قتل کرنا حرام ہی جد بالکسرو تشدید کوشش حجر ای حجر اسود حجاج بضم حا وتشدید جیم جمع حاج بمعنی حج کنندہ

معنے ترکیبی **نثر** مصرح کہتے ہین جوکوئی احرام اختیار کرنا چاہے تو لازم ہی کہ اول تو مثل الف کے کہ نہ اعراب رکھتا ہی نہ نقطہ مجرد وعریان ہوکے حرام سے کنارہ اختیار کرے جیسا کہ الف نے کنارہ کیا ہی اور حرام کے حرفون سے علیحدہ ہی کسی کے ساتھ ملا نہین ہی کتابت مین اور اس صفت کے ساتھ حر ہواے حرم پر ثابت وصابر ہوئے اور مس مسجد کا از روے جد وخلوص کے بجالائے اور پھر مانند الف احرام کے سروپاے حجر کو چوم کے حلقہ در کعبہ کو جو بصورت میم کے ہی پکڑے اور یہ سب یعنے احرام باندھنا اور مس مسجد اور حجر کا چومنا اور حلقہ در خانہ کعبہ کا پکڑنا مناسک حج سے ہین جب انکو اس طور سے

اداکریگا تب حج ہوگا الف لفظ حر کے پانون پر کہ بمعنی گرمی کے ہی روے مسجد مس ہی
اور بعد اسکے جددو نون کی ترکیب سے مسجد ہوتا ہی لفظ حجر کا سر جا ہی اور پانون
راجب الف اس حا اور را کا سر پانون چوے گا احرا ہوگا اور جب یہ میم حلقہ در
کعبہ کو پکڑے گا احرام حاصل ہوگا **معنے معماے شعر** احرام مین دو نون
الف ایسے ہین جیسے ستون اور انھین دوستون مین حرم ہی حجاج کے اول
آخر سے حج حاصل ہوتا ہی اور حج کے بیچ مین جالانے سے جیسا کہ اشارہ ہی
حاے حجاج حجاج ہوتا ہی **محسنات کلام** الف کی تشبیہ احرام مین حرام
سے کنارہ پکڑنے اور حر کے پانون پر ہونے مین کیسی خوب ہی ایسے ہی از روے
جد ارکان اور احرام کہ دونون مین دودو الف ہین کیسے خوب الفاظ ہین اور
انکے علاوہ **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے میم حلقہ کعبہ کے حلقہ میم کہ غلط و
بے معنی ہی۔
نکتہ میقات خمسہ کہ حروف میقات بران دلیل ست حاجی باید کہ چون بوی
رسد حواس خمسہ راجمع آورد واز تفرقہ قیامت اندیشد **شعر** گر بمیقات رسی
وبود آن یارا + ہست میقات تو مرقات معالی یارا + **اللغات میقات**
کے معنے اور وہ پانچ جگہین جو میقات کی ہین کہ حاجی وہان سے احرام باندھتے
ہین اوپر لکھی گئین اور حواس خمسہ بھی پہلے مذکور ہو چکے ہین ظاہری بھی باطنی بھی
یہان باطنی مقصود ہین کہ وہ حس مشترک اور حافظہ اور متصرفہ اور خیال و وہم
ہین تفرقہ بروزن تذکرہ دو چیز مین فرق کرنا بفتح فا و سکون را خطا ہی مرقات
بالکسر نردبان وزینہ اس لفظ کو تا مدور سے بھی لکھتے ہین معالی بفتح بلند یہا جمع معلی
بفتح میم وسکون عین مصدر میمے **معنے ترکیبی نثر** میقات خمسہ جن پر حروف
خمسہ میقات کے دلیل ہین یعنے جیسے میقات کے پانچ مقام ہین لفظ میقات
کے بھی پانچ حروف ہین بس حاجی کو بھی چاہیے کہ جب وہان پہونچے جیسے انکے
حروف و معانی مین اتحاد ہی حاجی بھی اپنی ذات و حواس خمسہ مین اتحاد پیدا کرے

باؤ نہیں یعنی رکھے پریشان نہونے دے اور ڈرے کہ قیامت کے دن بخوبی ہر نیک و بد
مین جدائی و تفرقہ ہوجائیگا گو دنیا مین چھپالے توکیا **معنے ترکیبی شعر** اگر میقات
مین تو ہوئے اورحال یہ کہ تجکو وہ قوت وقدرت جو بیان کی گئی یعنے یکسوئی دل
کی اور عدم پریشانی حواس کی حاصل ہی تو وہ میقات تیرے حق مین ای یار مرقات
و نردبان بڑے بڑے عالی درجون کی ہی جانے کہان تجکو پہونچائیگی **معنے معمائے نثر**
لفظ میقات مین تفرقہ ڈالنے سے قیامت اور قیامت کے تفرقہ سے میقات حاصل
ہوتا ہی **معنے ترکیبی شعر** میقات کی یا اگر حسب ایماے یارا کے یعنے یارا ہی
راہ ہوگی تو مرقات ہوجائیگا **محسنات کلام** میقات خمسہ اورحروف خمسہ میقات
اور حواس خمسہ کیسے مناسب یکدیگر ہین اور جمع اور تفرقہ ایسے ہی یارا یا را
کیسی لطف تجنیس تام ہی کہ اول بمعنی قوت وقدرت دوم موافق معنے
ترکیبی کے ای یار و بایماے معماے یہ کہ یارا ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ کے
پہلے مصرعہ مین بجاے یارا کے پارا اور بجاے مرقات کے مرفات غلط ہی
ایسے ہی عالی کی جگہ معابی۔

نکتہ ہر کہ درحرم احرام بست و بہ حرم محترم کعبہ پیوست اگر بوسیلہ قربان بقرب
حضرت رحمن نشتابد از ان حریم غیر از حرمان چیزی نیابد این نکتہ دریاب کہ حاصل
حریم نحر ست درحساب **قطعہ** ہر کہ قربان کرد از روی حساب + خوان جشن
خلد را بینہ ہزار + ور بیرین برہان طلب داری ببین + اینکہ قربان جشن باشد
در شمار + **اللغات** محترم بالضم و فتح تا حرمت داشتہ شدہ قربان وہ چیز
کہ راہ خدا ئے تعالی مین تصدق کی جاے اور اسکو وسیلہ نجات کا جانین اور
قرب خدائے تعالی کا ڈھونڈھین حرمان بالکسر نومیدی نحر بالفتح شتر کشتن جشن
بالفتح نوروز و مجلس شادی وخوشی وکامرانی **معنے ترکیبی نثر** جس نے حرم
مین احرام باندھا اور حرم محترم کعبہ کو پہونچا اگر بوسیلہ جلیلہ قربان کی طرف قرب
حضرت رحمن کے نہ دوڑیگا درگاہ رحمن سے سواے حرمان کے اور کیا پائیگا

اسمین ایک نکتہ ہی اُسکو سمجھ کہ حریم اور نحر حساب جمل مین ایک ہی ہین یعنے دونون
کے عدد برابر **معنے نثر ترکیبی قطعہ** جتنے ازروے حساب کے جیساکہ شرعًا مقرر ہی
قربان کیا وہ ابنا دار خوان جشن خلد کو پائیگا یعنے جشن خلد گھوم گھما کے اُسی
کے پاس رہیگا الگ نہوگا اور جو تواسبات پر طالب برہان وحجت کا ہی تو دیکھ لے
قربان اور جشن دونون ایک شمار مین ہین ای ہمعدد **معنے معماے نثر** حریم
اور نحر دونون ہم عدد ہین یعنے ہرایک کے دوسو اٹھاون **معنے معماے**
قطعہ قربان اور جشن ہم عدد ہین یعنے تین سو ترپن **محسنات کلام**
حریم احرام حرم محترم سب مناسب یکدیگر ونیز آخر حرف میم قربان مین قرب
رحمن مین حرمان اور نحر سب موجود شمار وحساب مرادف باہم **الاختلاف**
متن مطبوعہ مین بجاے اگر بوسیلہ کے ا ا بوسیلہ یہ شکل لکھدی ہی گو خوبی کاتب کی ہو مگر
تصحیح سے تو بٹہ لگے گا اور رحمن کو اس صورت سے کہ رحمان کہ مسیلمہ کذاب کا نام بھی
رحمان تھا اُسکی صورت رسم خط مین ایسی مقرر کی ہی بس غلط اور خطا ہی
نکتہ اجزاے بر کعبہ حاجی را دلیل بر آنست کہ چون باراے نیکوکاری بسر بود
وبر گرد لقاے رب بیند وارکان حرم مشعر ست بدانکہ چون حر حرم بمیم مطاف
رساند وعود کند مرح عید یابد **قطعہ** گرمی عشق بود در دل محرم کہ زراہ + بازچون گشت
مرحم شد ومغفور بدان + ہست از غیر حق آزاد دلش ورشد بشاد + از سر جہل
بیک نقطہ تواش مجرم خوان **اللغات** بر بالفتح وتشدید بیابان وزمین خشک
ونام حق تعالی وبالکسر والتشدید نکوکاری لقا بکسر دیدار مشعر بالضم خبر دہندہ
بالفتح جاے قربانی حج وجاے حجامت سر حاجیان مطاف بفتح میم طواف کرنا
اور جگہ گرد گھومنے کی مرح بفتحتین سخت شاد ہونا اور تکبر کرنا عید بالکسر روز جشن
مسلمانان اس سبب سے کہ ہر سال لوٹ کے آتی ہی محرم بالفتح واقفکار اور
وہ کہ حرم مین داخل ہو مرحم بروزن مکرم رحم کردہ شدہ مجرم بالضم گنہگار
معنے ترکیبی نثر اجزا زمین خشک اور بیابان کعبہ کے یہ بات حاجی کو بتاتے ہین

اور دلیل ہین اسبات پر کہ جب نکوکاری کی راہ سے اسکو بسر لیجائیگا اور لوٹیگا لقاے رب دیکھیگا
اور ارکان حرم مشعر اس امر کے ہین کہ جب حرحرم کو میم مطاف تک پہونچائیگا یعنے حرو حرارت عشق کو
گوارا کرکے مطاف کو پہونچاویگا اور عود کریگا تو مرح عید کی پاویگا یعنی نہایت شادان ہوویگا معنے ترکیبی
قطعہ یعنے جو محرم عشق الٰہی کا ہی اسکے دل مین گرمی عشق کی ہوتی ہی وہ گرمی ذوق
شوق کے ساتھ اسکو لیجاتی ہی اور راہ کے صعوبات اٹھواتی ہی اور جب اس
راہ سے لوٹتا ہی تو ایسا ہی شخص مرحم مغفور ہوکے لوٹتا ہی اور یہ اسی صورت
مین ہی کہ غیر حق سے دل اسکا آزاد ہو اور اگر جہل کی راہ سے شاد ہوا اور جہل و
نادانی کی راہ مین چلا ہی اور حج کر لینے پر خوش ہی تو کس کام کا ایک ہی نقطہ مین وہی
محرم مجرم ہوتا ہی وہی نقطہ جہل کا اسکو یہ کرشمہ دکھائیگا معنے معماے نثر
را کے سر پر باآنے سے بر ہوتا ہی جیسا کہ ایما بار لے بسر برد کا ہی اور بر جب لوٹیگا
رب ہوگا اور جب حر میم مطاف کو پہونچیگا اور عود کریگا مرح ہوگا معنے معماے
قطعہ محرم اگر لوٹیگا مرحم ہوگا اور اگر نقطہ جہل کا اسپر لگایا جائیگا تو محرم مجرم ہوجائیگا
اور محرم کا دل حر ہی بمعنی آزاد یا حر بمعنی گرمی بر عایت عشق محسنات کلام بار اے
نکوکاری بسر برد کیا ہی لطیف ہی کہ اس بر کو نکوکاری سے بسر کریے اور اشارہ معما
کا یہ کہ با کو را کے سر پر لیجاے تا بر ہوجاے اور اس سے بڑھ کے بر گردد یعنے پھر جاکے
اور بر ہوجاے مشعر بضم ہم صورت مشعر بفتح میم کا بھی ہی کہ ارکان حج سے ہی عود
وعید باہم مرادف بر بالفتح مین ایہام کہ بالکسر بمعنی نکوکاری کے ہی اور اسکے سوا
اطلب وادرک متن مطبوعہ مین بجاے بار ای نکوکاری بار نکوکاری اور ارکان حرم
کی جگہ از کان غلط ہی۔
نکتہ ایدرویش اندرون بیت کعبہ سہ ستون الف پیکر مکنون ست کہ سطح مبارک
آن بدان برپاست و در لفظ بیت نیز سہ ستون الف مضمر و محزون ست کہ الف
با یا تا ست و در اسم قلب کہ بیت اللہ است نیز سہ الف مضمون ست
کہ الف قاف و لام و با ست پس بحکم الظاہر عنوان الباطن باید کہ قضای

قلب مومن نیز بسہ الف ایمان و اسلام و احسان مؤلف و مامور باشد تا باتباع سہ الف اقوال و افعال و احوال متقوم بنیان بیوت و استقامت دعائم شریعت و طریقت و حقیقت حاصل کند رباعی ذا نستن علم دین شریعت باشد + وبا درعمل آوری طریقت باشد + ور جمع کنی علم وعمل با اخلاص + درراہ رضاے حق حقیقت باشد + مثنوی بیت کل در کعبہ تمثال دل ست + بت بود بیتے کہ از دل عاطل ست + یا بود حرف ندا از حق بدان + بیت دلہا را از ان معمور دان + بیت دل زان یا اگر گردد تہی + تب بود بینے ہلاک و گمرہی + سینہ ات کعبہ ست ودل از مین وشر + باسواد وسختی اندر وی حجر + گر رسد بر مین تو زان یا ضیا + یا بد آن سنگ از مین اللہ صفا اللغات مکنون پوشیدہ ونہان سطح بالفتح بام خانہ وبالاے ہر چیز مضمر پنہان کردہ شدہ مخزون درخزانہ نہادہ شدہ قلب بالفتح دل و میانہ ہر چیز قلب اس سبب سے کہ سینہ مین واثرون لٹکا ہوا ہی مضمون معانی وبچہاے شتران واسپان اورسوا انکے جو پشت پدر مین ہون اور جب شکم مادر مین آجاتے ہین تو ملاقیح کہتے ہین عنوان وعنیان بالضم والکسر دیباچہ کتاب و نشان اور وہ چیز جس سے دوسری چیز سمجھی جاے جیسے سرنامہ خط کا جس سے مکتوب الیہ اور کاتب معلوم ہوجاتے ہین فضا بالفتح فراخی مکان وزمین اور ایک موضع ہی مدینہ مین مؤلف اُلفت کردہ شدہ معمور آباد مقوم بالفتح راست دارندہ وقیمت کنندہ دعائم ستونہا شریعت راہ ظاہر وراست اورراہ رکھی ہوئی خدا تعالےٰ کی بندون مین طریقت روش ومذہب ونخل بسیار بلند حقیقت اصل شی تمثال بالفتح مثال لانا وبکسر پیکر نگاشتہ تماثیل جمع عاطل خالی از پیرایہ تب بالفتح والتشدید ہلاکی و گمراہی ئین بالفتح دروغ ودروغ گفتن یمین دست راست وطرف راست وسوگند ومنزلت وقوت وتوانائی معنے ترکیبی نثر مصر رح فرماتے ہین ایدرویش اندرون بیت کعبہ کے تین ستون الف پیکر یعنے سیدھے پوشیدہ ہین حریر سیاہ سے منڈھے ہوے کہ سطح مبارک لے بام بیت کعبکی اُسپر قایم وبرپا ہی ایسے ہی تین

ستون الف کے بیت مین پوشیدہ اور خزانہ کی طرح رکھے ہین جیسے بایا تا اور قلب
مین بھی کہ بموجب قلوب المومنین عرش اللہ تعالیٰ کے بیت اللہ ہی تین الف
پنہان ہین کہ وہ الف قاف ولام اوریا کے ہین بس بموجب الظاہر عنوان
الباطن کے یعنے ظاہر سے حال باطن کا معلوم ہوتا ہی فضا قلب مومن کا بھی
تین الف سے الفت یافتہ اور آباد ہو اور وہ الف ایمان و اسلام و احسان کے
ہین تا ان تینون الفون کے اتباع سے اقوال و افعال و احوال اسکی راستی و
قوت بنیان بیوت اور استقامت ستون شریعت و طریقت و حقیقت کی حاصل
کرے **معنے ترکیبی رباعی و مثنوی** جاننا علم دین کا تو شریعت ہی اور
علم کو عمل مین لانا طریقت ہی اور جب علم و عمل کو راہ رضاے خدا مین اخلاص
کے ساتھ جمع کیا تو حقیقت ہی معنے مثنوی کے یعنے وہ بیت کلی جو کعبہ مین ہی اسکی
اور دل کی ایک مثال ہی بس جس بیت مین کہ دل نہو چاہے بیت دل چاہے
بیت کعبہ وہ بیت بت ہی اور وہ دل یا ہی جسکے نہونے سے بت رہتا ہی اور
یہ یا وہ یا ہی جو ندا کے واسطے موضوع ہی بمعنی طلب یعنے اگر یا سے جو بمعنی طلب کے
خدا کی جانب سے ہی تو ان بیت دلون کو معمور و آباد جان کہ جو چیز اس بیت مین
مقصود تھی اُس سے بھرا ہوا ہی اور اگر بیت دل کو اُس یا سے خالی دیکھے تو جان لے
کہ وہ بیت نہین ہی بت واژگون ہی جو تب ہے بمعنی گمراہی و ہلاکی سینہ
تیرا کعبہ اور دل اسمین اگر ہین و دروغ اور شرو شرور سے ہی تو ایسا ہی جیسے کعبہ مین
حجر اسود سیاہ و سخت جو صفت سنگ کی ہی پھر اگر اسی یا سے جسکو او پر ندا کا حرف
ٹھہرایا ہی اسپر ضیا پہونچ گئی تو یہ پتھر یمین اللہ سے صفا پا کر ایک لعل بے بہا پر بہا
ہو جائیگا **معنے معماے** نثر نثر مین مصورح رنے برعایت سہ ستون الف پیکر
بیت کعبہ کے جو کچھ بطور معما الفاظ لکھے ہین خود ہی ظاہر و بیان کر دیے ہین حاجت
اعادہ کی نہین ہی ایسے ہی رباعی مین بھی کوئی خفا نہین صاف و ظاہر ہی نہ کوئی معما
البتہ مثنوی مین ہی اسکو لکھتا ہون **معنے معماے مثنوی** دل لفظ بیت کا

یا ہی اگر بیت یا سے خالی ہوگا بت رہیگا پھر یا کو حرف ندا ٹھہرا کے اشارہ کیا کہ جس بیت
مین یا ہوگی وہ آباد و معمور ہوگا اب کہتے ہین اگر بیت کو خالی کروگے بُت رہیگا اور
بت کا قلب تب بمعنی ہلاکی پھر مین کے سر پر اگر یہی یا ضیا پہونچا ئیگی یمین ہوجائیگا
محسنات کلام برعایت تین ستون بیت کعبہ کے جنکو الف پیکر کہا ہی ایسے الفاظ
جمع کیے ہین کہ سب مین الف ہین جیسے بیت مین با یا تا قلب مین قاف لام یا
ایسے ہی ایمان اسلام احسان ہین اور اقوال افعال احوال اور مناسب اسکے
شریعت طریقت حقیقت کہ یہ بھی تین مراتب ہین اور درون بیت کعبہ کی مراعات
سے مکنون مضمر مخزون مضمون کہ سب پوشیدہ کے معنے مین ہی اور درونی چیز بھی
پوشیدہ ہوتی ہی بت اور تب تصحیف یکدیگر تھے عاطل معمور متضاد نور ضیا صفا
اور علی ہذا القیاس **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے پیکر بکسرا اور مضمر کی جگہ مخفی
وتا باتباع بواو عطف یہ سب غلط ہین ونیز بت بجاے تب۔
نکتہ ایدرویش الف و دو لام اللہ نمود از سہ ستون کعبۂ حاجات ست وحلقہ ہا ہیئت
حلقۂ در وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ہو **مثنوی** بیت دلت اے مقیم
درگاہ + معمور کن از حروف اللہ + تا بر تو کشاید از نظر ہا + ہاے ہیت فتوح درہا + **اللغات**
نمود علامت و نشان کسی چیز کا اور ظاہر بمعنی رونق و خوبی ظاہری کی وبمعنی وجود
نیز ہیئت صورت اور ساختہ ہونا مفاتح بفتح جمع مفتاح کلید ہا ہیت بکسر ہا و فتح با
بخشنا فتوح بضمتین کشایشہا **معنے ترکیبی نثر** یعنے ایدرویش لفظ اللہ مین جو ایک
الف اور دو لام ہین یہ نمود و نشان تین ستون کعبہ حاجات کے ہین راست و مستقیم
رہی ہی اللہ کی سو یہ ہیئت حلقۂ در کے ہی اور عندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا
الا ہو یعنے اُسی کے پاس کنجیان چھپی چیزون کی ہین کہ اُسکے سوا اُنکو کوئی نہین
جانتا مطلب یہ کہ بست وکشاد جملہ حاجات کی اُسیکے قبضہ قدرت مین ہی پھر
جو کچھ چاہے اُسی سے چاہ دوسرے کو اُسمین اصلا اختیار نہین اور اسیواسطے
مصرع رحمتے ہا کو ہیئت حلقہ کے کہکے آیت شریف کو چسپان کردیا ہی یعنے کیفیت یہ ہی

کہ اُس حلقہ در کی کنجیان بھی اُسی کے پاس ہین جیساکہ دوسری جگہ فرمایا واللہ یقبض ویبسط والیہ ترجعون معنے ترکیبی مثنوی مصرحہ کہتے ہین کہ اے بیدرویش اگر تو مقیم درگاہ کا ہے اے بیت کعبہ کا تو اپنے بیت دل کو حروف اللہ سے معمور کر کسواسطے کہ وہ درگاہ بیت اللہ کہلاتی ہی تو بھی اپنے بیت دل کو بیت اللہ بنا تو وہ اپنی مہربانیوں اور نظرون سے ہاے ہیبت کو جو ذات بخشش ہی تجھپر کھول دے جس سے فتوح درہا تجکو حاصل ہو یعنے ہر باب مین فتوح وکشود پائے اور کوئی کام بند نرہے معنے معماے نثر اللہ مین تین ستون اور ہے کا بصورت حلقہ در کے ہونا ظاہر ہی معنے معماے مثنوی لفظ بیت کو جب اللہ سے آباد کرینگے تو قریب بیت کے ہوگا بیت اللہ ہو جائیگا بیت کا قلب بعض بیت ہی جب ہا اسپر یعنے یا پر نظر کھولیگی ہیبت حاصل ہوگا محسنات کلام برعایت حرف ہا کے جسکو حلقہ در کہا ہی ایراد آیت شریف جسمین عندہ اور مفاتح ویعلمہا اور ہو سب مین ہا ہین کیسا خوب ہی ایسے ہی درگاہ اور حروف اور اللہ اور نظرہا اور ہیبت اور فتوح اور درہا کہ درہا جمع در اور بمعنی ہا مین کیسا لطف ہی الاختلاف شارح نے ہیبت کے معنے بیداری کے لکھے مجکو تو لغت مین اس لفظ کے یہ معنے ملے نہین شارح نے کہین دیکھے ہون اور کئی جگہ اپنے معنے مین عقدہ کا لفظ لائے ہین مگر نکتہ مین کہین عقدہ کا لفظ نہین ہی البتہ اصل کتاب مین وعقدہ مفاتح الغیب لکھا ہی جسکو مین نے وعندہ مفاتح الغیب موافق قرآن شریف کے بنادیا ہی اور غور کیا جاے تو وعقدہ مفاتح الغیب کا کچھ پتہ سابق لاحق سے بھی نہین چلتا نہ کسی سے مربوط ہوتا ہی آگے اپنی راے ہی متن مطبوعہ مین بجاے نمود از سہ ستون کے نمودہ وعندہ عقدہ لا یعلمہا کی جگہ لایعلم و بجاے ہیبت ہیئت غلط ہی۔

حکایت دو حاجی در اقصاے حرم میم محبت را بہ باے بعض بدل کردہ بودند وحرب انگیختہ از سہم سرسنان بر روے ہم میکشیدند واز صدم صدقہ صدمشت بردہن ہم میزدند کاملے ازان فضیحت برآشفت واز کمال نصیحت گفت الف نیو

درمیان حرم مکشید کہ حرام ست یا از میقات بیرون روید کہ نہ محل مقت و انتقام ست
مثنوی مروۂ دان نقش مروہ مرد را + در صفا سعی صفا چو در صف آ + از تکبر یا مگو تکبیر را +
یا مکن صوت منی را در منیٰ + **اللغات** اقصا بالفتح کنارہا جمع قصوی بالضم بمعنے
طرف حرب بالفتح کارزار و دشمن جنگی سہم بالفتح تیر و حصہ و نصیب فارسی مین بمعنی
ترس و خوف صدم بالفتح کوفتن وزدن و چیزی سخت بہ چیزی رسیدن فضیحت رسوائی
مقت بالفتح دشمنی و بیحیائی انتقام کسی سے کینہ نکالنا اور بدلا لینا مروۂ اور صفا دو
پہاڑ خورد ہین مکہ مین حاجی لوگ وہان دوڑتے ہین صوت بالفتح آواز و آواز کرنا
منا بالکسر ایک جگہ مکہ مین ہی حاجی وہان قربانی کرتے ہین اور سر مونڈلاتے ہین
و مخفف منازل اس صورت مین بفتح ہوگا **معنے ترکیبی نثر** دو حاجیون نے
اطراف حرم مین میم محبت کو باے بغض سے بدل کے حرب اٹھائے تھے اور
بسبب سہم یعنے حصے بخرے صدقہ کے جیسا کہ دوسرے فقرہ مین ہی سر سنان کا
ایک دوسرے پر تانتے تھے اور صدقہ کے صدم و کوفت سے مشت باہم گر
منھ پہ مارتے تھے ایک کامل یہ رسوائی انکی دیکھکر آشفتہ ہوا اور کمال نصیحت
سے کہا کہ الف نیزہ کا حرم مین مت تانو کہ حرام ہی یا میقات سے نکل جاؤ کہ یہ
محل مقت و انتقام کا نہین ہی **معنے ترکیبی مثنوی** مروۂ کہ مقام محبت ہی
ہر مرد کو باہم مروۃ کرنا لازم ہی اسلیے کہ مروہ اور مروۃ دونون ہم نقش ہین اور
ایک صورت اور جو صفا مین جاے تو صفا کی تلاش مین سعی کرکے پھر اہل صفا
کی صف مین داخل ہوئے اور اگر تکبر دل مین بھرا ہی اور اپنی بزرگی جتاتا ہی تو اس
حال مین تکبیر مت کہ بموجب مصرعہ ع مینگنجد اللہ خداے خودی + یا منا مین کہ محل
تکبیر اور اظہار بزرگی خداے تعالیٰ کا ہی صوت و آواز منی کی منھ سے مت نکال اور
بکمال خضوع و خشوع اللہ کی بزرگی و کبریائی کو یاد کر تب اللہ اکبر کہنے کا نتیجہ پائیگا
معنے معماے نثر اقصا کلمہ حرم کا میم ہی اور محبت کا سر میم اور بغض کا سر
یا جب میم حرم کو باے بغض سے بدلینگے حرب ہوگا اور جب سر سنان کا کہ سین ہی

لفظ ہم پر کھینچینگے سہم ہوگا میم کو دہن سے تشبیہ کرتے ہین جب میم پر لفظ صد کا آئیگا
صدم حاصل ہوگا صدق کے لفظ مین صد موجود اور قاف مشابہ بہ مشت دہن ہم کا
ہا ہی باعتبار تدویر پس صد اور قاف اور ہا جمع ہونے سے صدقہ حاصل ہوتا ہی کاف
کے آشفتہ ہونے سے کمال ہوتا ہی اگر الف نیزہ کا حرم مین کھینچا جائیگا حرام ہوگا میقات
سے جب یا کو نکال لینگے مقت رہ جائیگا معنے معاے مثنوی مردہ مردۃ دونون
نقش یکدیگر صفا اور در صف آتحلیل تکبیر مین اگر یا نکلی جائیگی جسکا اشارہ ہی یا
نگو تکبیر رہیگا مثا عند الامالہ منی ہم صورت منی کا بیاے معروف ہوگا اور عرب اکثر
امالہ کرتے ہین محسنات کلام حرم کی میم کو جو محبت کا سر ہی باے بغض سے
بدل کے حرب کرنا کیسا خوب ہی کہ یہی محبت بغض سے بدل گے منشاے فساد
ہوئی سہم سہ ان تینون مین سر کلمہ سین صدم صدقہ صد تینون مین لفظ صد
اسکے سوا صدقہ کے قاف کے سو عدد صدم سو بن خصم کو بھی کہتے ہین جسکا ہم صورت
صدم بالفتح ہی یہ دہن ہم میز دند کیسا لطف رکھتا ہی کہ یکدیگر کے معنے مین بھی ہی
اور نیز باے اشارہ بدہن ایسے ہی مشت کا لفظ برعایت دہن کہ میم کو تشبیہ
دہن سے کرتے ہین یا از میقات کیسا باریک اشارہ ہی کہ حرف تردید بھی اور
یا نکالنے کا اشارہ بھی مردہ مردۃ مرد صفا سعی صف تکبیر منی بیاے معروف و منی بیاے مجہول
امالہ مناسب یکدیگر اور سر کلمہ وہی حرف یا ہم مخرج صوت سے مینے مین منکر کیا خوب
ہی یعنے مقام منا مین خودی کی آواز مت ملاے اور بہت خوبیان ہین کوئی لفظ
خالی نہین ہی الاختلاف شارح نے قطع نظر اپنی تقریر غیر ضروری کے صفا مروہ
کی نسبت جو پہلے شعر مین ہی معنے معمائی مین کچھ نہین لکھا اور جگہ تو اس قسم کے
معما لکھدیے ہین متن مطبوعہ مین بباے بغض کی جگہ بیا اور بجاے صدم صدقت
صدم صدمت اور حرام ست کے بجاے درمیان حرام ست بجاے مردہ مردہ اور
صوت منے کو صوت منا۔

فصل فی الصوم وما یناسبہ

نکتہ اسم مبارک رمضان رضاے حق سبت بامن او برآمیختہ در روزہ روزی بغایت ست بہاے ہبت او پیوستہ قطعہ باشد حرف روزہ مقطع زدوی لفظ + یعنے کہ روزہ قطع نظر شد زما سوا + آمد بہاے روزہ بہاے ہیبت حق + زین روی روز روزہ شود منتہی بہا + اللغات رمضان بفتحات ماخوذ رمض سے ہی بمعنے سوختن جو رمضان گناہون کو جلاتا ہی اسواسطے یہ نام رکھا یا رمض بمعنی سوختہ شدن پا از گرمی زمین اور ماہ صیام بھی موجب سوختگی و تکلیف کا ہی اور رمضان بمعنی سنگ گرم کے بھی ہی اور سنگ گرم سے پانون جلتا ہی شاید وقت وضع اس نام کے ایسا ہی موسم ہو من بالفتح و تشدید احسان دنکوئی ہبت بکسر ہا و فتح با بخشیدن و بالفتح والتشدید روان ہونا شمشیر و نیزہ کا مضروب مین اور ساعت اور بعض زمانہ سے و بکسر و فتح با مشددہ پارہ جامہ ہیبب آنا اور کسی کام پر کھڑا ہونا اور یہی معنے ہبوب بالضم کے ہین مع وزیدن باد و بفتح با و گرد انگیز بہا قیمت و روشنی و خوبی معنے ترکیبی نثر یعنے رمضان ایسا متبرک مہینہ ہی جسکے اسم مبارک ہی مین رضا خداوند تعالے کی مع من و احسان کے آمیختہ اور سرشتہ ہی اور روزہ کہ روزی بغایت ہی اسکے ساتھ ہا ہبت خداے تعالی کی پیوستہ اور ملی ہوئی ہی یعنے رمضان اور روزہ دونون کے ساتھ رضا و من اور ہبت خداوند کریم کی آمیختہ اور پیوستہ ہین گویا لازم ملزوم معنے ترکیبی قطعہ خیال کرکہ حروف روزہ کے سب مقطع ہین ای جدا جدا کسی سے ملے نہین جیساکہ لفظ روزہ سے ظاہر اس سے یہ اشارہ ہی کہ روزہ مین سواے خدا کے جملہ ماسوا کو اپنے خیال دھیان سے الگ کردے ہمہ تن اُسی کے ساتھ مشغول رہے اور ہر عضو کو اُسی کی طرف متوجہ رکھے تب روزہ ہوگا اور بہا روزہ کی خواہ قیمت خواہ خوبی و روشنی خوب جان لے کہ ہاے ہیبت

حق پہ ہو یعنے موافق حکم خدا کے اس کام پر کھڑا ہو لے اور مستعد ہو لے اس سبب سے
کہ روز روزہ کا ہا پر تمام ہوتا ہی **معنے معماے نثر** ظاہر ہی کہ رمضان مین لفظ رضا
کا اور من کا دونون موجود ہین جنکا مجموع رمضان ہی روزے کی غایت یا ہی بغایت
کرنے سے روز رہیگا جب ہا ہبت کی اس سے پیوستہ ہوگی روزہ ہو جاویگا
معنے معماے قطعہ روزہ کے چار حرف ہین چارون الگ الگ روز
مین جب ہا ہبیب لگائینگے روزہ ہو جائیگا **محسنات کلام** آمیختہ پیوستہ
دونون فقرون مین کیسے برمحل ہین کہ دونون مین دونون صفتین اپنی اپنی لفظون
کے ساتھ ظاہر روزی بغایت کیسا خوب کہا ہی کہ روزہ مین روزی وسیع اور
نعمت فراخ ہو ہی جاتی ہی اور معنے معائی بھی اور ازین روے اور روز اور روزہ
تینون مین سر کلمہ رو ہا بہا تجنیس تام ایسے ہی فنتھی بہا جسکے معنے یہ بھی ہو سکتے
ہین کہ روزہ ایک امر فنتھی بہا ہی جسکی بہا حد بھر ہی اور سوا اسکے حد وجہ الاختلاف
اول تو یہ معلوم نہین ہوتا کہ شارح نے بہاے ہبت لکھا ہی یا کیا لکھا ہی اصل کتاب
مین بصورت ہیبت کے لکھا ہی کہ اسکے معنے مناسب محل کے نہین اور شارح نے
معنے لکھے از گناہ گذشتن و روان شدن شمشیر و نیزہ از تن و راست شدن یہ معنے
منتخب مین ہبت کے لکھے ہین مگر لفظ گناہ کا نہین ہی فقط بخشیدن ہی مین اس لفظ
کو ہبت سمجھتا ہون اور معنے بخشیدن کے بلا قید گناہ جو ہبہ کرنے کے مشہور ہی فنتھی بہا
اس ہا کو لکھا کہ ہا اسم آلہی ست جل ذکرہ انتہی ہوگا مصرح کا کلام وسیع شارح
کا بیان وسیع مین نے تو لغت اور بعض کتب مین یہ پایا کہ اللہ اسم ذات ہی اور
اپنی اصل پہ ہی کوئی تغیر اسمین نہین جیسے اسکی ذات مین نہین ہی یہ قول
امام اعظم رح کا ہی اور سیبویہ کے دو قول ہین الالہ ہمزہ کو بقاعدہ تسہیل کے حذف
کیا اور لام کو لام مین ادغام کیا دوسرا قول یہ کہ در اصل لاِلہ تھا ہمزہ خلاف قیاس
حذف کرکے لاہ رہا الف لام عوض مین لاکر ادغام کیا اللہ ہوا اور یہی سیبویہ کے
نزدیک لاہ تھا الیہ بالفتح سے بمعنے پوشیدن و در پردہ رفتن کے پھر لاہ پہ الف لام

تھا

لازم خیر عوض داخل کرکے ادغام کیا اللہ ہو اخاص ہا صرف کہین نہین معلوم ہوا البتہ
توہی ع معلوم نشد کہ یار مشغول بکیست + متن مطبوعہ مین بھی بہاے ہیبت او
لکھا ہی مین نے اسکو ہیبت لکھا ہی اور تیسرے مصرعہ مین بہای ہیئت اور نسخہ ع
بہای کہ ہیبت حق + اور مین نے اس موقع پر بہاے ہیبیب دیکھیے کون صحیح
ٹھہرے ۔

نکتہ صاد صیام صورت چشمست و اسم یا صورت پا و سماے اواول ید و الف ہیئت
قامت و میم بہ شکل مداخل و مخارج بدن یعنے روزہ دار باید کہ تمامی اعضا روزہ دار
تا بصورت و معنے صیام رسیدہ باشد **قطعہ حزوا الی مساک من الشرب** کالالف
زامساک روزہ گر بود ت ابرو ہوا + کز حکم عید چون شود امساک منقلب + یعنی ہلال
بر تو دہد عوض کاس ما + **اللغات** صیام بکسر اول جمع صوام بمعنے روزہ ید دست
داخل جمع مدخل گھسنا اور جگہ گھسنے کی مخارج جمع مخرج نکلنا اور جگہ نکلنے کی حزوا صیغہ
جمع مذکر امر حاضر کا ہی حز بجاے حطی مفتوح و زاے معجمہ مشدد سے بمعنے بر بدن و
افزون شدن مساک بفتح بخیل ہونا و رجگہ پانی کے ٹھہرنے کی شرب بہ سہ حرکت
خوردن آب و مانند آن و بالکسر آب بقول بعض بالفتح مصدر و بالضم و الکسر اسم
مصدر یعنے خوردنی و آشامیدنی امساک ٹھہرجانا باز رکھنا نگاہ رکھنا جنگل ماں نا
آبرو ہوا یعنے ہولے آبرو منقلب بروزن منفعل پھرنے والا و بفتح لام پھرنیکی جگہہ
اور پھرا ہوا کاس بہمزہ شراب و جام شراب و مطلق جام کئوس جمع ما آب **معنے**
ترکیبی نثر مصورح کہتے ہین کہ لفظ صیام مین صاد بصورت چشم کے ہی اور یا اسمی یا
اور یہی یا سماے سر ید بمعنے دست آور پھر الف بہیئت قامت اور میم بشکل
مداخل و مخارج بدن جو دہن و فرج ہین بلکہ ناک زبان بھی داخل کہ روزہ مین انھین
سب کی بندش ہی بس حاصل یہ کہ روزہ دار کو چاہیئے کہ تمامی اعضا جو آنکھ اور
پاو دست اور قامت اور دہن و فرج ہین ان سب اعضا کے ساتھ روزہ
رکھے تب معناً اور صورۃً صیام کو پہونچے اور صورت صیام کی معنیٰ بنجاے

معنے ترکیبی قطعہ پہلے شعر کا دوسرا مصرعہ شرط ہی پہلا جزا یعنے اگر امساک روزہ سے
ہوا آپکو خوردنی اور نوشیدنی وغیرہ سے باز رکھتا ہی ہوس آبرو کی ہی کہ میدان قیامت
مین میری آبرو رہے تو ہر شرب سے طرف مساک کے جو بخیل ہوتا ہی افزونی کر تو
مثل بالف کے تو ہوگا یعنے سربلند ہوگا کسواسطے کہ جب حکم عید سے امساک منقلب
ہوجائیگا تو عین ہلال عید تیرے سامنے کاس ما یعنے پیالے پانی کے عوض کریگا
اور مجکو سیرابی بخشیگا **معنے معماے نثر** نثر مین جو امور بطور معما کے تھے مصـ رح
نے خود بیان کردیے حاجت دوبارہ لکھنے کی کیا ہی البتہ یا وپا مین تصحیف ہی
معنے معماے قطعہ مساک مین الف بڑھانے سے امساک حاصل ہوتا ہی
امساک منقلب کاس ما ہی **محسنات کلام** پہلا مصرعہ عربی کا محتوی بصنعت
طمع ہی صاد صیام صورت مین سر کلمہ صاد صورت ہیئت شکل سب مرادف
مداخل مخارج متضاد چشم ید پا قامت مداخل مخارج اعضا بدن مراعات یکدیگر عید
و منقلب کیسے الطف ہین کہ عید کے معنے بھی پھرنے کے ہین اور عین ہلال کہ عین کے
اکثر معنے بیان ہین **الاختلاف** شارح نے الفاظ مصرعہ عربی کی کچھ تصریح نہین کی
کلمہ لکھا نہ معلوم پہلی لفظ مصرعہ کو کیا سمجھے ہین بجا یا بجا یا نجا اور برا یا بڑا معنے جمع
برہنہ کرنے کے لکھے ہین کہین لغت مین نہین ملے مین نے سب حلیون کے ساتھ
ڈھونڈھا مجکو جو بعض معنے کی رو سے مناسب معلوم ہوا وہ مین نے لکھا اور
نہ معلوم معنے مین میل کا لفظ کس لفظ سے اخذ کیا ہی مساک کا لفظ تو بدستور
موجود متن مطبوعہ مین صاد صیام کی جگہ صاد و میم و شکل بعطف اور مخارج کی جگہ
مدارج اور ابتدا مصرعہ مین حذف وانی اور کر حکم عید بجاے کز حکم عید صحیح
نہین معلوم ہوتا ۔

نکتہ صاد مانع ست و آیم مار یعنے مایم آنست کہ بہ صاد صبر با شہوت را سرکوفتہ
و ممنوع دارد شعر یا صائماً تلی خوف القلب من دنس + الصوم فی القلب
موس من دنا ئلہ + **اللغات** صاد و آیم کے معنے خود مصـ رح نے لکھدیے

شہوت بالفتح آرزو وشوق نفس بطرف لذت ومنفعت بقول بعض مطلق آرزو خواہ آرزوے
طعام خواہ آرزوے جماع ممنوع باز داشتہ شدہ نق صیغہ امر حاضر واحد مذکر کا باب تفعیل
سے پاک صاف کرنا اور پاکی جوف بالفتح زمین پست وشکم اور اندرون کسی چیز کا
دنس بفتح دال ونون وسین مہملہ در آخر چرک اور چرکناک ہونا اور نجس موص بالضم
نصیحت ووصیت کنندہ رذائل جمع رذیلہ ناکس وفرومایہ وزبون وبد از بد سے معنی
ترکیبی نثر مصرح کہتے ہین صایم مین صاد بمعنی مانع کے ہی اور آیم مار ہی پس صایم
وہ ہی کہ صاد صبر سے سر مار شہوت کا خواہ طعام کی ہو خواہ جماع کی جلتا رہے اور
آپسے اُسکو بچائے رہے ورنہ صایم کب ہوگا معنے ترکیبی شعر یعنے ای صایم اپنے
درون دل کو دنس سے کہ بمعنے چرک کے ہی پاک کر کسواسطے کہ خود تیرا سوم ہی تیرے
قلب مین موص یعنے ناصح اور واعظ ہی کہ تجکو رذائل سے بچائے رہ معنے معماے
نثر آیم کا الف ممدودہ ہی جب صاد اسپر لائینگے اور اسکے سر کو جو مد ہی چھل دین گے
صایم ہوجائیگا معنے معماے شعر لفظ صوم کو قلب کرنے سے موص حاصل
ہوتا ہی محسنات کلام صاد صایم صبر صوم سب کا سر کلمہ صاد قلب قلب
تجنیس تام وغیر ذالک الاختلاف شارح نے جھگڑا منادی کا جو یا صایما
ہی کچھ لکھا ہی سیدھی بات یہ ہی کہ جو منادی نکرہ ہوگا منصوب ہوگا جیسے
یا رجلا خذ بیدی یعنیہی کلام مصرح کا ہی یا صایما نق جوف القلب پھر اسکے
جھگڑے سے کیا حاصل متن مطبوعہ مین یا صائما لق بجاے نق اور دلسن بجاے
دنس اور زدائلہ رذائلہ کی جگہ لکھا ہی حیف ہی مصحح سے۔

نکتہ اے درویش قلب یعنے کہ در شعبان شیعان نشنید از رمضان جز تفرقہ
مرضان نہ بیند شعر ہر کہ در شعبان شبان شد چشم باز از شوق دوست + صوم اگر
کو سہے بود در زیر چشش گشتہ موست + اللغات شعبان ماہ شب برات جو اس
مہینہ مین خیر کثیر اور رزق بندون کے منشعب ہوتے ہین اور تمام امور مقدرہ علی العموم
کیے جاتے ہین لہذا یہ نام رکھا گیا شیعان بالفتح سیر شکم مرضان مصدر ہی مریض ہونا

جیسے نزوان ولبان شبان جمع شب جیسے روزان حضرت جامی رح ع بروزان وشبان
این بود کارش + معنے ترکیبی نثر مصنف رح کہتے ہین اے درویش قلب بعض کا جو شعبان
مین شبعان اور پر شکم ہوکے بیٹھتا ہی اور آمد رمضان کا خیال نہ کرکے عادت کم خوری
ونوشی کی نہین کرتا رمضان مین دفعۃً تفرقہ آب وطعام سے مرضان ای مریض ہوجاتا
ہی معنے ترکیبی شعر جسنے شبان شعبان مین شوق دوست سے چشم باز رکھی
اور شب بیداری کی صوم اگرچہ کیسا ہی بھاری مثل پہاڑ کے ہوا اسکی آنکھ
کے تل مثل مو کے ہوگیا جسکا بوجھ آنکھون پر کچھ نہین ہی معنے معماے نثر
شعبان کا قلب بعض شبعان ہی اور رمضان مین تفرقہ پڑنے سے مرضان
ہوتا ہی معنے معماے شعر شبان شعبان مین موجود ہی جب عین جو بمعنی
چشم کے ہی شبان مین آنکھ کھولیگا شعبان ہوجائیگا صوم مین صاد مشابہ بچشم ہی
اور صاد کے نیچے واو اور میم جب ان دونون کو قلب کرینگے مو حاصل ہوگا محسنات
کلام شعبان شبعان رمضان مرضان شبان پانچون ہموزن ہین دوسرے
مصرعہ مین کشتہ مو کیسا خوب لائے ہین کہ روزہ بال سا ہلکا ہوجاتا ہی اور نیز
برگشتہ ہوکے مو بنجاتا ہی الاختلاف شارح نے مرضان تثنیہ مرض کا لکھا ہی
اور یہ شعر اس دعوے کی سند مین لائے ہین شعر رمضان را مرضان گویم ازان +
روز بیمارم وشب پاے گران + ایسے کلام رندانہ قابل وثوق نہین ہوتے
شاعر ہر قسم کی بات کہہ گذرتے ہین مصنف رح کا یہ مقصود نہین نہ آنکی طرف سے
کوئی ایما وصراحۃ نہ کوئی بیان اور نہ مرضون کا صرف مرضان کہا ہی جو مصدر ہی بمعنے
مرض اور یہ بھی بنظر ہدایت کہ شعبان ہی سے عادت ڈالے تا یکبارگی عادت
بدلنے سے رمضان مین مریض ہوکے روزہ رمضان کی برکتون سے محروم نہ جاے
کہ بعد مین پھر یہ حسن وثواب کہان –

نکتہ سحور خوردن در دنیا موجب شرف وآبروے وندا لسنت و در آخرت
وصال حور جنان شعر ہر کہ او دندان کشاید در سحر + بعد در روزہ وا مین زحر +

اللغات سحور بفتح وہ کھانا جو رمضان میں آخر شب کو کھاتے ہین علے ہذا سحر بھی
حر بالضم و تشدید را مرد آزاد و بندہ آزاد شدہ و برگزیدہ و بالفتح و التشدید گرمی اور
گرم ہونا و زمین سنگلاخ معنے ترکیبی نثر سحور کھانا دنیا مین تو موجب شرف
اور آبروئے دندان کا ہی اور آخرت مین وصال حور جنان کا دندان تو برعایت سین
سحور کے کہا ہی غرض سحور کھانیوالا ہی اور شرف و آبرو بدینوجہ کہ سحور سنت ہی
پھر بجا آوری سنت کی کیسے شرف نہوگی اور آبروے اسوجہ سے کہ آنحضرت اگر
کچھ کھانا نہین ہوتا تھا تو پانی ضرور پی لیتے تھے اسوقت کو خالی نہین چھوڑتے تھے
معنے ترکیبی شعر جو کوئی سحر مین دانت کشادہ کرے یعنے سحر کھاوے تو وہ
حر و برگزیدہ ہی ہی اور حر یعنے گرمی قیامت و دوزخ سے امین بھی ہی اسواسطے
کہ غرض سحر کھانے سے روزہ رکھنا ہی اور روزہ کی نسبت فرمایا جنة من النار
یعنے سپر دوزخ معنے معماے نثر اول سحور کے سین ہی مشابہ بدندان اور
آخر اسکے لفظ حور کہ دونون مل کے سحور ہوتا ہی معنے معماے شعر لفظ سحر
مین بھی سین دندان ہی جب یہ کشادہ ہونگے حر رہیگا کہ بالضم اور بالفتح
دونون صورت پر ہوسکتا ہی اور اپنے اپنے معنے محسنات کلام حر حر
تجنیس تام مقصر رہنے برعایت دندان کے نثر مین شرف کہا ہی اور شعر مین
کشاید کہ دونون مین حرف دندانہ دار ہین اور دندان سے مشابہ اور مناسب
الاختلاف شارح لکھتے ہین کہ قلیل طعام جو دانتون کے نیچے اور دانتون
کی جڑ مین رہ جاتا ہی اسکی بو خداے تعالی کے نزدیک مشک و زعفران سے
بموجب حدیث کے بہتر افضل ہی اس سبب سے امام شافعی رح دہن دھونیکو
مکروہ جانتے ہین انتہی میری دانست مین وہ بو جو مشک و زعفران سے افضل
فرمائی ہی وہ بو ہی جو روزہ مین گرمی خشکی سے ہو جاتی ہی نہ یہ کہ ریزہ طعام سحر کا
زیر دندان اور بن دندان مین ہو اسکو تو خلال اور مضمضہ غرغرہ سے صاف
کرنیکا حکم ہی تا کوئی ریزہ ریشہ حلق سے نہ اوتر جاوے اور روزہ خراب ہو

اور شافعی رح کے تزدیک تو مسواک بعد زوال کے ممنوع ہی نہ کلی دہن کی
حکایت کودکی را دیدند کہ روز عید چون علین عید چشم بر یدے یعنے نعمت دیگران
کشادہ وچون طاے فطر درمیان فرّ وفاہت توانگران شکم خالی ماندہ گاہ
روے ملالت بر سر زانوے تحسر نہادی و تلخ نشستی وگاہ پاے تالم در دامن
فراخ تفرغ کشیدی و غمین ایستادی کسی گفتش تو با کی تا کے کہ دیگران بازی و
بازی اندگفت ندانستہ کہ جمعیت عید آنکس بکف آرد کہ زر بردست دارد شعر
عید را گرچہ سراپای بود عد نعم + عی بود گر نبود دال دلیلش بدرم + اللغات
عید بالکسر روز جشن مسلمانان اور عید اس سبب سے کہ اسمین فرح اور شادی
ہر سال عود کرتی ہی اور جو چیز لوٹ لوٹ کے آئے ید بالفتح وتخفیف دال ہاتھ اور
نعمت و دولت و نیکی و ملک و قدرت و قوت و خواری فطر بالکسر روزہ کشائی و روزہ
کشایندگان مفرد وجمع ہر دو و بالفتح روزہ کھولنا فر بالفتح شان و شوکت و نور و پرتو و
زیبا رفاہت بفتح تن آسانی اور فراخ عیش ہونا رفاہیت بہ تخفیف و تشدید
بمعنی آیا ہی تحسر حسرت کھانا تالم درد پانا تفرغ ڈرنا اور رونا با کی رونیوالا
کی دلاغ و کلمہ استفہام زمانیہ بازی معروف ودر عربی باز و فریب و دغا بازی
بالکسر والتشدید لباس و جامہ عد بالفتح والتشدید شمردن عی بالکسر وتشدید یا
درماندگی کسی کام مین اور سخن مین درماندہ ہونا معنے ترکیبی نثر ایک
ایک لڑکے کو دیکھا عید کے دن مثل علین عید کے حالت تہیدستی مین علین یعنے
آنکھ اورون کی ید و نعمت پر کھولے مطلب یہ کہ اورون کے ناز و نعم کو دیکھا اور
اپنا یہ حال پایا کہ مانند طاے فطر کے خالی شکم تھا اور مقدوروالے فرّ و رفاہت
مین تھے غرض یہ طاے فطر تھا اور وہ فر فطر اس غم سے کبھی منھ ملالت کا حسرت
کے زانو پر رکھتا تھا اور تلخ بیٹھتا تھا یعنے ناخوش اور کبھی پانون تالم کا تفرغ
کے دامن مین پھیلاتا تھا کہ دامن تفرغ کا بہت فراخ ہو رہا تھا یعنے نہایت
روتا تھا اور غمگین کھڑا ہوتا تھا ایک شخص نے اس سے کہا کہ تو کب تک روتا رہیگا

یاداغ حسرت کھائیگا عید کا دن ہی دیکھ تو اور لوگ کیسی بازی و خوشی مین ہین اور
لباس پہنے ہین لڑکے نے کہا تو نے یہ بات نہین جانی ہی کہ عید اُس شخص کو حاصل
ہوتی ہی جو زر ہاتھ پر رکھتا ہی معنے ترکیبی شعر عید کا اگرچہ سراپا عدو شمار نعمتون کا ہی
مگر چھبی کہ دال درم کی اسکی دلیل ہو نہین تو عی ہی یعنے درماندگی معنے معماے
شعر عین جب ید پر آئیگی عید ہوگا اور فر کے درمیان مین طا آنے سے جو شکم خالی ہی
فطر حاصل ہوتا ہی رو ملالت کا میم ہی اور سر زانو کا زے جب زے کے سر پر میم آئیگا
مر ہوگا جسکا اشارہ لفظ تلخ ہی اسواسطے کہ زے اور الف معما مین ایک ہین یا نو
تالم کا میم ہی اور دامن تفزع کا عین اور عین سے مقصود عین مسماے جب عین مین
میم کھینچا جائیگا عمین ہوگا اور عین غین بھی معما مین ایک ہی باکی تاکی تصحیف یکدیگر
ایسے ہی بازی و بازی تجنیس باہم عید مین عین بمعنی زر کے ہی جب عین ید پر
آئیگا عید حاصل ہو جائیگا معنے معماے شعر اول آخر کلمہ عید کا عد ہی اور اگر عید
مین دال درم کی نہو تو عی رہتا ہی محسنات کلام برعایت ید کے وید ند مین
بھی لفظ ید موجود ہی طاے فطر کو خالی شکم کہنا کیا خوب ہی کہ خالی بھی ہوتی ہی صورۃ
اور نقطہ بھی نہین رکھتی باکی تاکی بازی بازی یہ چارون لفظ کیسے الطف ذوالوجوہ
ہین کہ دونون سے بتغیر تبدل چند صورتین پیدا ہوسکتی ہین کف ید دست سرپا
سب مناسب یکدیگر اور سوا انکے بہت صنایع بھرے ہین اور قابل غور و تامل
الاختلاف اصل کتاب مین دامن فراغ تفزع لکھا ہی اور شارح نے بھی لغت
کے معنے اور نیز معنے ترکیبی مین فراغ ہی اخذ کیا ہی شاید معما غمین کی غین کا لحاظ کیا
لیکن مصر ع رحرنے اوپر کے معما مین زانو کی زا سے را ارادہ کرکے مر نکالا ہی
مطابق اُسی کے تفزع کی عین سے غین ارادہ کر کے غمین نکالا ہی سوا اسکے فراغ
کے معنے تو بختی و بیغمی کے ہین اُس لڑکے کو رونے سے بے غمی کب تھی جو فراغ
تفزع صحیح ہوگا بلکہ دامن فراخ تفزع ایسی جگہ نہایت مناسب ہی اور شارح
نے معنے باکی تاکی بازی و بازی کو معنے معماے مین شامل نہین کیا باکی

بیاے معروف اور باکی بکاف مفتوح کے تصریح کی کہ مرجح کون ہی مگر مین تو دونون
کی کو بفتح کاف مرجح جانتا ہون اور باحرف جار علیحدہ اور تا زمانیہ علیحدہ مع اون
صورتون کے کہ متن مطبوعہ مین بجاے تفرغ تفرغ و بجاے غمین غین غلط ہی ایسے ہی
باکی بکسے بجاے یا کی۔

الباب الثانی فی ذکر الملوک و اعوانہم وفیہ فصول

فصل فی العدل والریاسۃ والظلم والسیاسۃ

گلستہ عدل پادشاہ آن بود کہ چشم بردل درویشان دارد وظلم او آنکہ سایہ
چیری بسر مسکینان اندازد و نداند کہ چون حضور دل درویش رخت بربندد
ورنش از فتوح غیبی کشادہ باشد کہ دران در الف دارجہان رامشاہدہ نماید و
و مسکین چون از ترک سیری مسکین و فتنش درمیان باشد کہ بدان سررشتہ علائق
قطع کند تا لایق حق شود و قطعہ شہ بظلم از سر گرا ببرد + حاصل ترک خویش وا بیند
وان غنی کز عنا نیش بود + حال روی عنا عنا بیند + اللغات باب دروازہ و
نام کتاب اعوان بالفتح یاران و مددگاران فصول جمع فصل بالفتح ایک حصہ کلام
سے اور جدا کرنا عدل بالفتح داد دینا اور برابر کرنا و داد و انصاف و دادگری
ظلم بالضم ستم اور کسی چیز کو غیر محل رکھنا اور تاریکی اور تاریک ہونا رخت بستن
سفر کرنا دار جہان خانہ جنت مسکین بکسر و کسر کاف مشدد کار دختا بکسر توانگری
و بے نیازی و دولتمندی عنا بالفتح رنج معنے ترکیبی نثر عدل بادشاہ کا وہ ہی
کہ آنکھ درویشون کی دل پر رکھی ہی اور ظلم اسکا یہ ہی کہ مسکینون کے سر پہ
سایہ سیری کا ڈالے اور اس بات کو نہ جانے کہ جب حضور دل درویش کا

سفر کرتا ہی یعنے بحضور قلب خدائے تعالی کیطرف رجوع کرتا ہی تو اسکے ظلم سے کچھ نقصان
اپنا نہین پاتا بلکہ نہایت فائدہ کہ ایک دروازہ فتوح غیب سے اسکے واسطے کھل
جاتا ہی کہ اُس دروازہ سے الف دارجنان کو دیکھتا ہی اور مسکین جب سر سے درگذرتا
ہی سکین اسکے وقت کے درمیان مین رہ جاتی ہی جس سے قطع سررشتہ علائق کا کرتا ہی
تا لائق حق کے ہوجاوے یعنے پادشاہ سے مایوس ہوکے اور قطع علائق کرکے حق کیطرف
متوجہ ہوتا ہی اور لائق حق کے ہوجاتا ہی اور بڑے فائدے اٹھاتا ہی **معنے ترکیبی قطعہ**
بادشاہ ظلم سے اگر سر فقیر کا کاٹیگا تو حاصل اس سپہگری کا وائے درد دیکھیگا یعنے انجام کار
درد و رنج مین پڑیگا اور جس غنی کی روے غنا پر خال اسکی عنایت کا نہوگا عنا ہی دیکھیگا
یعنے غنا بے عنایت عنا ہوجائیگی اور بحکم البخیل عدو اللہ کے دشمنان خدا مین
داخل ہوگا **معنے معماے نثر** عین یعنے چشم کے ہی جب چشم دل پر رکھی جائیگی
عدل ہوگا سایہ ترجمہ ظل کا ہی اور سر مسکین کا میم جب ظل میم پر سایہ ڈالیگا ظلم حاصل
ہوگا دل درویش کا دال ہی جب دال سفر کرجائیگی دریش رہیگا اور اس در مین جب الف
جنان کا مشاہدہ کریگا دار ہوگا مسکین کا سر ترک کرنے سے سکین رہتا ہی اور یہ سکین
جب سررشتہ علائق کو کہ عین ہی قطع کریگی لائق رہیگا **معنے معماے قطعہ** گدا کا سر
کاٹنے سے دار ہتا ہی یعنے در دغنا کا روغین ہی خال نقطہ جب یہ خال اسکے منھ پہ نہوگا
عنا ہوجائیگا **محسنات کلام** ظلم کے معنے تاریکی کے بھی ہین پھر اسکے ساتھ بہیری
کیا ہی خوب ہی کہ تاریکی بہیری مین ہوتی ہی یعنے غیر موجودی مہر مین عنایت مین
بھی لفظ عنا کا موجود ہی غنی اور غنا اور عنایت وعنا سب مناسب یکدیگر اور انکے سوا شائق
کے غور پہ چھوڑتا ہون **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے دربیش وریش اور الف دار
جنان کی جگہ الف دار دار جنان اور بجاے سکین سنگین اور ار سرگدا از سرگدا اور وابیند کا
رابیند اور وان کا دان لکھا ہی فافہم۔

نکتہ پادشاہ را کہ باد غرور بر سر باشد و آہ مظلوم در عقب او در میان ہیچ شین جز
سر شین نباشد **قطعہ** کشد چون خسروی در خوے بد سر + بشکل آن خسروی خست بر و گے

کے آمد شہ اگر سوز دلے را + مخوان شاہش کہ باشد داغ آن کے + اللغات باد بمعنی
غرور شین زشتی و عیب مند زین سرکشیدن ظہور کرنا خسر بالضم زیان اور فارسی ہین پدر
زن و پدر شوہر ہندی سسر کی شہنشاہ بلند قدر و بمعنی داغ و کلمہ استفہام زمانیہ معنے
ترکیبی نثر یعنے اگر ایسا بادشاہ ہی کہ باد غرور کی اُسکے سر پہ ہی اور آہ مظلوم کی بیچھے
تو وہ اُنکے بیچ مین سواے اسکے کہ مثل شین سرشین کے جو زشتی و عیب ہی اور کیا ہی
یعنے ہمہ تن زشتی و بُرائی ہی اور بالکل عیب معنے ترکیبی قطعہ جب کوئی خسرو
خوے بد سے سر نکالے اور بدخوئی اُس سے ظہور مین آئے تو وہ خسروی اُسپر خسر نقصان
ہی کے بادشاہ کو کہتے ہین اور داغ کو بھی اگر یہ بادشاہ لوگون کے دل جلاتا ہی تو اس
کے کو شاہ مت کہہ بلکہ داغ کہہ کہ یہ کے داغ ہی معنے معماے نثر بادشاہ کے تین جز
ہین اول باد دوسرا شین تیسرا آہ کہ سب کا مجموع بادشاہ ہوا معنے معماے قطعہ
خسرو کے اول آخر سے خو حاصل ہوتا ہی جب لفظ سر کا اس حصول سے سر نکالیگا خسرو
ہوگا خسروی مین لفظ خسر کا اور بروے کا وے جب خسر سے ملیگا خسروی ہو گا کہ کا معا خود
بیان کر دیا محسنات کلام باد و غرور مرادف اور انکے واسطے لفظ سر کیسا مناسب
ہی خسروی کی وی کیواسطے بروے کیسا خوب ایراد فرمایا ہی اور علی ھذا القیاس
عند التامل الاختلاف شارح نے اس نکتہ مین فقر کی نصیحت و تقید بادشاہ کو
فرمائی ہی معنے ترکیبی مین مصرح کی جانب سے کوئی لفظ و فقرہ وغیرہ مشعر لفقر و فنا
نہین ہی بادشاہ مغرور و ظالم کا بیان ہی متن مطبوعہ مین بجاے خسرست کے خربست
غلط ہی

نکتہ یکے بادشاہ باشد و قلب او یک اشارتست بدانکہ بادشاہ باید کہ یک دل
باشد تا عدوی دو دل را باوی مجال دوچار شدن نباشد شعر نبود دل شاہ جز یکے
وزیر جاہ + چون شد دل شاہ دو شبہہ شاہ ست نہ شاہ + اللغات عدو بفتح و بہ تخفیف
و تشدید ہوا و دشمن دوچار شدن روبرو ہونا شبہہ بکسر اول و سکون موحدہ و نیز بفتح موحدہ
مانند و نظیر معنے ترکیبی نثر کے بادشاہ کو کہتے ہین باد قلب کے کا یک اس سے

اشارہ یہ ہی کہ پادشاہ یک دل ہو تو عدو دو دل ڈالا اُس سے مجال دو چار ہونے کی
نہ پائے **معنے ترکیبی شعر** ظاہر شاہ کا دل کہ الف ہی ایک ہی ہی اور اگر جاہ کے
واسطے دو دل ہوا یعنے اپنے دل مین فرق ڈالا اور دو ہو گیا تو وہ شبہہ شاہ کا ہی نہ
شاہ یعنے مثل و نظیر شاہ کا نہ خاص شاہ **معنے معماے نثر** پادشاہ کا دل الف ہی
جسکا ایک عدد ہی عدو کے آخر سے لفظ دو حاصل ہوتا ہی اسواسطے اُسکو دو دل کہا
اور دل عدو کا دال ہی جسکے چار عدد ہین بس اُس دو کے جو عدو کے آخر مین لفظاً اور
ان چار کے ملنے سے جو دال سے حاصل ہوے دو چار ہو جائیگا **معنے معماے شعر**
شاہ کا دل الف ہی جسکا ایک عدد ہی اور جب یہ دو دل ہوگا تو الف کی جگہ با آئے گی
جسکے دو عدد ہین بس شاہ کا دل جو با کو کرینگے شبہہ ہو جائیگا جسکا اول آخر شہ ہی
محسنات کلام یک دل اور دو دل اور دوچار ہونا اور لفظ عدو سے دو بھی
اور چار بھی نکالنا مصرعہ کا حصہ ہی اور اسی پر کیا موقوف سارے نکتے اور ساری
کتاب مخزن خوبیون کی ہی اللھم اغفرلہ **الاختلاف** شارح لکھتے ہین کہ دل کلمہ
عدو کا دال ہی اور وہ کسی حساب سے دو نہین ہی لیکن اضافتہ کرکے عدوے دو دل
کہا ہی اس سے حرف یا آخر لفظ عدو مین آجاتا ہی اب کہتے ہین کہ عدو کے واو مخفف
و مشدد مستعمل ہوتی ہی الغرض ایسے ہی طول مقال کیا ہی اور دال کے چار عدد کا
کچھ ذکر نہین نہ دو چار کا ٹھکانا واو کی تشدید تخفیف کی بڑی فکر مین سنے کچھ کچھ بیان
لکھ دیا آگے اُنکی شرح موجود ہی

نکتہ امیر را کہ می در درون باشد شک نیست کہ راے او در ضبط اطراف واژگونہ
شود و ملک را کہ مل در سر باشد یقین ہست کہ دامن مُلکش از کاف کفایت محجوب
شود **قطعہ** سر نہ بیند عسکرش را پادشاہ + چون بپوشد دیدہ اش سکر شراب +
وانکہ او مل خورد و برکت تکیہ کرد + بسکہ جوید ملکت خود را بہ خواب + **اللغات**
کفایت بکسر بس ہونا اور کافی ہونا اور فائدہ اٹھانا سکر بالضم مستی و نشہ مل بالضم
شراب کت بالفتح ہندی ہی یعنی چار پائے اسمین تفریس کی ہی ملکت بالضم پادشاہی

معنے ترکیبی نثر جس امیر کے درونہ مین شراب ہوگی ذرا شک نہین ہے ضرور رائے اسکی منضبط اطراف ملک مین اُلٹی ہوگی اور جس ملک کے سر مین مل ہوگی یقین ہے کہ دامن اسکے ملک کا کاف کفایت سے محجوب ہوجاے یعنے فائدہ جاتا رہے معنے ترکیبی قطعہ جب بادشاہ شراب مین مشغول ہوا اور سکر مستی ونشہ سے آنکھین اسکی مچ گئین تو اسکو عین مستی سے سر عسکر کا کیسے نظر آئیگا اور کب خیال ہوگا کہ نشا کہان ہی اور جسنے شراب پیکر کھاٹ پر جسکا مفرس کت ہی تکیہ لگایا اور غافل ہوکے سویا اکثر ایسا ہوا کہ مملکت اسکی جاتی رہی اور بیداری مین اسکو نہ پاکر خواب مین اسکا جویا اور متلاشی ہوا اسلیے کہ گئی گمی باتون کو بھی کبھی کبھی آدمی خواب مین دیکھ لیتا ہی معنے معماے نثر لفظ امیر کے درونمین لفظ مے موجود اور اطراف سے راے واژون حاصل ہوتا ہی جب اس راے واژون مین مے داخل ہوگا امیر ہوجائیگا ملک کا سر مل ہی جب مل کے ساتھ کاف کفایت کا لگائینگے ملک ہوجائیگا اور یہ کاف جو محجوب ہوجائیگا مل رہیگا معنے معماے شعر عسکر مین عین ہی جب یہ دیدہ مچ جائیگا سکر رہ جائیگا اور اسی سکر کے اول آخر سے سر بھی نکلتا ہی مل جب کت پر تکیہ کرے گا ملکت ہوگا محسنات کلام درون راے سر دیدہ خواب سب مناسب یکدیگر شک ویقین متضاد مے مل شراب سکر مرادف الاختلاف بجاے خواب کے خراب بھی قطعہ کے اخیر مصرعہ مین نسخہ پایا گیا اور متن مطبوعہ مین بھی ہی لیکن جدید کے ساتھ اچھے معنے ترکیبی نہین ہوسکتے گو رعایت الفاظ شعر مین دونون یکسان ہین۔

نکتہ مردم بدخصال دوست دال الف واو ملوک تیغیست کہ میان دورا دو نیم میکند وتربیت ارذال ستم ست وتاے ستم رشتہ ایست یکتا کہ اجزاے سم را بہم می پیوندد

قطعہ میان داو الف را دہست دان بہ بہشت + دو دال دولت و دین رہنما نشت

از دو طرف اوچو پاسہ باغی را چو شود بگمراہی + کسیکہ راستی این الف بباد از کف +

الاغات ۞ بفتح دال چار پایہ درندہ تربیت تعلیم وپرورش تا بعربی خاک نرم

معینہ ورا جیسے یکتا دوتا باغی نافرمان وبے اطاعت عنی بفتح وتشدید یا گمراہی معنے ترکیبی
نثر مصرعہ کہتے ہین کہ مردم بدخصلت انسان نہین ہین بلکہ حیوان وہ بھی درندے
جیسے شیر وگرگ وسگ وغیرہ بس بادشاہ کے انصاف کاالف جومثل تیغ کے ہی اس دو
کے درمیان مین ضرور ہونا چاہیئے کہ انکی کمر کو دو ٹکڑے کرے اور اراذل کی پرورش
ستم ہی ہی دیکھو ستم مین جوتا ہی یہ کیسا ایک رشتہ یکتا ہی کہ اجزاے سم کو ایک دوسرے
سے پیوند کیے ہوے ہی معنے ترکیبی قطعہ مصرعہ فرماتے ہین خوب جان لے داد کا
الف سیدھی راہ بہشت کی ہی اور ادھر ادھر جو دو دال ہین داد مین دو نون دولت
ودین کے رہنما ہین کہ دولت ودین کو پہونچاتے ہین اور وہ باے باغی کیطرح رجوع
بگمراہی رہاجسنے اس داد کے الف کے راستے چھوڑ دیے الغرض داد گر تو سیدھا بہشت
کو جائیگا اور باغی گمراہی مین رجوع رہیگا معنے معماے نثر لفظ دد مین الف داخل ہونے
سے داد ہوتا ہی کلمہ سم مین جب رشتہ تا کا درمیان مین آئیگا ستم ہو جائیگا معنے معماے
قطعہ داد مین الف راہ راست کا ہی اور ادھر ادھر اسکے دین و دولت کی دو دالین
موجود باغی مین لفظ با منسوب غی وگمراہی کا ہو ہی رہا ہی محسنات کلام بد دد داد
دو نیم تیغ تار رشتہ یکتا پیوند سم ستم اور انکے سوا سب محسنات سے ہین الاختلاف
اس نکتہ کے متن مطبوعہ مین دوست اور الف داد ملوک سب بصورت واو کے
لکھے ہین اور ہین دال تنبیہاً گذارش کی۔

نکتہ پادشاہ را از خود حساب جمعیت اسباب پادشاہی وقتی مسلم میگردد کہ امر
سپاہ مرتب ومنتظم دارد درباب کہ چون پادشاہ را بحساب داری حاصل اوتمام
جیش شماری قطعہ پادشاہ ار آورد ملک سلیمانی بدست + بے سپہ چون مور
گردد پائمال از دست زور + ور دلیلی بایدت بنگر بلفظ پادشاہ + کمتر از دے شد
سپہ باقی نماند غیر مور + اللغات جمعیت بفتح جیم وسکون وکسر عین و تحتانی مشدد
فراہم آنا اور گروہ مردم مسلم بضم میم وتشدید لام یقین کیا گیا اور سلامت داشتہ شدہ
اور سپرد کیا ہوا جیش بالفتح لشکر وسپاہ معنے ترکیبی نثر مصرعہ کہتے ہین کہ پادشاہ

کو چاہیئے کہ اپنی ذات سے حساب جمعیت اسباب پادشاہی کا اسوقت مسلم اور یقینی جانے کہ امر اسکی سپاہ کا مرتب ومنتظم ہو آی شاہ وسپاہ دونون ایک حساب مین ہون یعنے سب کا ایک حال زرا سپاہ اور پادشاہ کو خیال تو کرو دونون ایک ہی حساب مین ہین یعنے جیش وپادشاہ ہم عدد ہین **معنے ترکیبی قطعہ** پادشاہ بالفرض ملک سلیمان ہی کا پائے اور ایسی سلطنت اسکو مل جاے اگر سپاہ نہین ہوگی تو مور کیطرح کسی ہاتھ کے زور سے پائمال ہی ہوگا اور جو تجکو اسپر دلیل کی حاجت ہی تو پادشاہ کے لفظ کو دیکھ کہ جب پادشاہ مین سے سپہ کم کی جائیگی تو سوا مور کے کچھ نہین رہیگا **معنے معماے نثر** حساب کی رو سے پادشاہ کے تین سو تیرہ عدد ہین اور جیش کے بھی تین سو تیرہ **معنے معماے قطعہ** پادشاہ کے تو وہی تین سو تیرہ عدد ہین اور مور کے دوسو چھیالیس اور سپہ کے ستر سٹھ جب پادشاہ کے عدد سے سٹھ کم کردینگے تو وہی دوسو چھیالیس عدد مور کے رہ جائینگے گویا پادشاہ کیا مور ہوجائیگا **محسنات شعر** دست زور اور پائمال کیسا پسندیدہ ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے پادشاہ ار آورد کے پادشاہ را آورد ہی میری سمجھ مین تو غلط ہی۔

نکتہ در لفظ سیاست یاس کہ نومیدیست درمیان سین وتا کہ بر شش دلالت میکند واقع شدہ یعنے چون پادشاہ در سیاست یک جہت باشد در شش جہت قاصدان مملکت راز و نومیدی حاصل آید **فرد** سراز شر بدان نبرد ہیچ کس مگر شمشیر شہ کہ شش شد درمیان شر + **اللغات** سیاست نگہبانی رکھنا ملک کی اور رعیت پر دباؤ سے حکم چلانا اور ڈرانا لوگون کا ست بالکسر وتشدید تا شش مشتے بالفتح چلنا نرمی کے ساتھ **معنے ترکیبی نثر** مصرح کہتے ہین زرا خیال کرو کہ لفظ سیاست مین کلمہ یاس کا کہ نومیدی ہی درمیان سین وتے کے جو دلالت چھہ پر کرتے ہین واقع ہوا اس سے یہ مراد ہی کہ جب بادشاہ یک جہت ہی اور دل سے رعیت کی اصلاح حال کا خواہان تو اس یک جہت ہونے کے سبب سے شش جہت

ہین اسکی مملکت کے قصد کرنیوالے اُس سے نومید ہو جاوینگے اور کوئی ارادہ اُسکے ملک کا نکریگا معنے ترکیبی شعر بدون کی شر سے کوئی شخص سر نہین لیجاتا یعنے بچ نہین سکتا سواے تلوار پادشاہ کے در آنخالیکہ شر شریرون مین آہستہ آہستہ چلتی ہی رہے معنے معماے نثر لفظ سیاست کے اول آخر سے ست جو بمعنی شش کے ہی حاصل اور درمیان مین اسکے یاس ہی الف گویا ایک جہت معنے معماے شعر شمشیر کے اول شین آخر رے ہی کہ شر ہوا اور بیچ مین مشی جسکا مجموع شمشیر ہوا نکتہ سخط پادشاہ گرم خو آفتاب ست بر خط استواے مملکت کہ روز روشن راے عادل و شب ظالم تیرہ دل در پیش او یکسان ست شعر عضب الملوک نظیر عضب الصادم + فی قلب بضع من جواھر حرفہ + اللغات سخط بالضم وبضمتین وفتحتین غصہ اور ناخوش ہونا خط استوا بالکسر وفوقانی نیز مکسور ایک خط ہی موہوم مشرق سے مغرب تک استوا اس سبب سے کہتے ہین کہ جب سیر آفتاب کی اسکے محاوی ہوتی ہی رات دن برابر ہوتا ہی عادل برابر کرنے والا اور داد دینے والا اور ضد فاسق جسکی گواہی شرع مین معتبر نہو عضب بالفتح بمعنی قطع وبمعنی تیغ صارم برندہ وتیغ بضع بالکسر تین سے نو تک جو عدد ہو اُسکو بضع کہتے ہین معنے ترکیبی نثر اس نکتہ مین صفت غضب پادشاہ کی ہی چنانچہ فرمایا بضع کہتے ہین گرمخو کا ایک خط استوا ہی مملکت کا کہ جب آفتاب محاذی اس خط کے آتا ہی رات دن برابر ہوتا ہی ایسے ہی اس گرمخو کے آگے روز روشن راے صالح کا اور شب تیرہ دل ظالم کے دونون یکسان ہین نہ اُسمین کچھ بیشی نہ اسمین کچھ کمی نہ اسمین کچھ بیشی نہ اُسمین کمی دونون برابر معنے ترکیبی شعر غضب پادشاہون کا ایسا ہی جیسے عضب یعنے کاٹ تیز تلوار کا کہ دو ٹکڑے کرتی ہی دیکھو لفظ بضع کے جواہر حروف کو کہ قلب کرنے سے کیا ہوتا ہی معنے معماے نثر سخط مین اول سین ہی جو تنجیم مین علامت آفتاب کی ہی اور لفظ خط کے مقابل بس ظاہر کہ جب سین خط کے محاذی ہوگا سخط ہو جائیگا معنے معماے شعر بضع کو قلب کرنے سے عضب [illegible]

غضب عضب مین تصحیف بھی ہی **محسنات کلام** آفتاب ادرخط استوا اور گرم خو کیا ہی خوب ہی عضب صارم بقبضۂ مناسب یکدیگر بھی **الاختلاف** من مطبوعہ مین شعر مین دونون جگہ عضب عضب لکھا ہی بلکہ پہلا غضب دوسرا عضب ہی۔

نکتہ دوالف پادشاہی اشارتست بہ تیغ وقلم کہ آن تیغ بدرا بدونیم کند وآن قلم درمیان شہی یعنے آرزوی بردہ نعم توسط مینماید **شعر** ہست کارپادشاہی زین الفہا مولفت بدشہی باشد کہ شد محروم زین ہر دوالف + **اللغات** شہی فارسی پادشاہی وداماد وہر چیز شیرین ومرغوب اور عربی مین وہ چیز جو آرزو پیدا کرے ہا بالمد بمعنی بخشش وبدہ توسط میانہ روی واعتدال اور واسطہ کرنا مولف بروزن مختلف باہمدگر آمیزندہ **معنے ترکیبی نثر** مصرح کہتے ہین کہ پادشاہی جو یہ لفظ مشہور ہی اوراسمین دوالف ہین ایک تو ایسا ہی جیسے تیغ اس سے تو پادشاہ کو چاہیئے کہ بدونکو بدونیم کرتا رہے یعنے دو ٹکڑے اور دوسرا وہ ایسا ہی جیسے قلم اور اسکو شہی کے درمیان مین توسط کرے جو آرزو کی پیدا کرنیوالی شی ہی اور توسط بھی ایسا کہ دس نعمتون پر جس سے مراد کثرت ہی مطلب یہ کہ تیغ تو بدون مین جاری رکھے اور قلم نیکون کے معاملہ مین کہ اچھی طرح اُسنے احسان ونیکی سے پیش آئے تب پادشاہ ہی اور اُسکی پادشاہی **معنے ترکیبی شعر** خوب جان لے کہ سارا کام پادشاہی کا انھین دونون الف کے ساتھ آمیزش یافتہ اور آمیزندہ ہی اور جو ان دوالف سے محروم ہی وہ پادشاہی نہین ہی بدشہی ہی چنانچہ ظاہر **معنے معماے نثر** لفظ بدکو تیغ الف سے اگر دونیم کرینگے بادحاصل ہوگا اور شہی مین جو الف قلم کا بیچ مین پڑے گا شا ہوگا اور ہے اور یے دس نعمتون پر اسطورسے کہ ہا بمعنے نعمت کے ہی اور یا کے دس عدد جسمین ہا متوسط ہوگا بس بادا ور شا اور ہا اور یا سب کے ملنے سے بادشاہی ہوگا **معنے معماے شعر** پادشاہی مین سے اگر دونون الف نکال ڈالے جائینگے بدشہی رہ جائیگا **محسنات کلام** دوالف بدا اور بدونیم کہ اسمین لفظ بد موجود ہی اور تیغ وقلم یہ سب اور سوا انکے سب مراعات ومناسبات ہین **الاختلاف** شارح نے متن مین شہی یعنے

آرزوی پردہ نعم توسط مینمایدیہ فقرہ قایم توکیا لیکن اسکی تشریح کچھ نہین کی کہ پردہ نعم توسط اسکا مطلب کیا ہی حالانکہ لکھنے کی بات تھی متن مطبوعہ مین بجاے بدر آید ونیم کندکے بدر آید ونیم میکند غلط ہی۔

نکتہ الف اول امرا اشارت ست بہ تیغ سرکشی وجباری وتجبر ریاست والف آخر بہ تیغ مراعات حدود سیاست اگر تیغ الف اول بیفگند مر ایماند کہ بر مروت دلالت میکند واگر الف آخر بیند ازد امر ایشان راہیچ اصلی نماند واگر ہر دو نباشد لفظ مر کہ بر تلخی عیش دلیل ست با ایشان بماند **مثنوی** تیغ شاہست بر سر امرا + در عقب تیر آہ از فقرا + عیش مرشد نصیب آن معشر + کہ میان دو تیغ دارد مر + **اللغات** جباری عظمت وبزرگی تجبر بروزن تکبر گردنکشی کرنا مروٌ بالفتح مردمی از امروت ومردمی مر بالضم وتشدید راعربی مین بمعنے تلخ کے ہی وبالفتح گذشتن ورفتن ولفظ حصر وتحسین کلام معشر بالفتح صیغہ ظرف از عشرت بر فق زندگانی کرنا اسی سبب سے دوستون اور خویشون کو کہتے ہین **معنے ترکیبی نثر** مصنف رح فرماتے ہین امرا مین دو الف ہین اول الف تو اشارہ ہی سرکشی اور جباری کا اور تجبر ریاست کا جیسے کہ امرا مین ہوتی ہی اور آخر کا الف ایما ہی تیغ مراعات حدود اور سیاست کا کہ دونون باتین امرا مین ہو نا ضرور ہین بس اگر پہلے الف کے تیغ کو گرا دین تو مر آ رہیگا جو مروت پر دلالت کرتا ہی یعنے مروت ہی مروت رہیگا اور اگر الف آخر کا گرا دینگے تو امر رہیگا اور اسکی کچھ اصل نہین رہیگی بدون تجبر کے کون مانے گا اور اگر دونون نہونگے تو بس لفظ مر جو تلخی عیش پہ دلیل ہے ہی انکے پاس رہیگا **معنے ترکیبی شعر** الف جو امرا کے سر پہ ہی پہلا تو تیغ بادشاہ کی ہی اور جو عقب مین اسکے ایک الف ہی یہ تیر آہ فقرا کا ہی اسکے پیچھے گویا سر سے پا تک معرض ہلاک مین ہی بس ایسے گروہ کو عیش مرا ہی زندگی تلخ ہی نصیب ہی جو دو تیغون کے درمیان مین گذر کرتے ہین **معنے معماے نثر** مصنف رح نے نثر مین امرا کی لفظ کو معما ٹھرایا ہی اور خود تشریح کردی ہی کہ پہلا الف نہونے سے مرا رہتا ہی دوسرا نہونے سے امر اور دونون

نھونے سے مر معنے معماے شعر امر امین لفظ مر پر تیغ الف کی اور آخر مین الف تیر آہ فقرا کے لانے سے امر حاصل ہوتا ہی محسنات کلام امر اینشا نزا اصلی نمانذ کیسا نازک لطیف ہی ایک یہ کہ امر کی انکی اصل نر ہے دوسرے یہ کہ امر امین اصل امر کے الف ہی بھی جو گرا یا جاے مراعات مین مرا ور مروت ہین مرا ور معشر مین اول آخر سے مر اور درمیان سے عش جو صیغہ امر حاضر عیش کا ہو سکتا ہی سب موجود ہین لفظ سہان کا تیغ کے لیے کیسا خوب ہی اور انکے سوا فتامل الاختلاف متن مطبوعہ مین اول تو بیفگنند کی جگہ بیفگند لکھا ہی کہ خلاف بنید ازند کے ہی کہ جمع ہی اور بجاے لفظ مر کے مرگ خلاف معما۔

نکتہ الف آہ تیرست ودائرہ ہا دور سپر آن تیر در مقابلہ سپر ہاے دل ہاے ظالمان ست واین سپر در برابر تیر دیدہ سھگین این کمان شعر آہ دلہا آمدہ بر اخذ ہا شد مشتمل + یعنے اہل ظلم را آخر بگیرد آہ دل + اللغات سھگین تیر سناک کمان مراد ابرو سے اخذ بالفتح گرفتن ہا بے ہمزہ اسم فعل ہی بمعنے بگیر اور کلمہ تنبیہ و ہمزہ بکسر ہمزہ بمعنے بخش و بدہ معنے ترکیبی نثر مظلوم کی آہ کا الف تو تیر ہی اور ہا مدور اسکی سپر گویا تیر و سپر دونون موجود اور دونون اسکے کام مین تیر تو وہ جو مقابلہ مین سپر دل ظالمون کے ہی کہ اسکے پار ہوتا ہی اور سپر وہ جو برابر دیدہ ڈرونی اس کمان کے ہی یعنے جو کوئی انکو ڈرونی دیدہ کے کمان سے دیکھے اور تیز نگاہ خشمگین انپر ڈالے اسکی سپر یہ ہا مدور ہی بس مظلوم ہر طرح محفوظ ہی معنے ترکیبی شعر مظلومون کے دلونسے جو آہین نکلتی ہین وہ لفظ ہا کو اخذ کیے ہوے ہین جسکے معنے بگیر ہین بس جو اہل ظلم ہین آخر انکے لیے بگیر ہی یعنے ضرور ہی پکڑے جاوینگے معنے معماے نکتہ مصرع نے نثر مین لفظ آہ کو معما مین اخذ کیا ہی اور خود اسکو بیان بھی کر دیا کہ الف تیر ہی اور ہا مدور سپر چنانچہ دونون کی صورت سے ظاہر اور کمان سے ارادہ مد الف آہ معنے معماے شعر آہ دل اسکا ہا ہوا ہی خدا اور بگیر کے معنے مین محسنات کلام بہ اخذ ہا شد مشتمل کیسا برجستہ ہے

ایک تو اخذ یا جمع دوسرے اخذ کلمہ ہا اور مراعات و مناسبات قابل غور و انصاف ہین الاختلاف شارح نے سپرہاے دلہاے ظالمان کی جگہ ایک بدل اس عبارت کا یہ لکھا ہی کہ نشر ہاے دلہاے ثابت ہوا ہی اور اکثر شارح مدار سخن کا اسی بدل پر رکھتے ہین اور معماکی یہ صورت کہ جب ہا نشر ہو گی آہ ہو گی انتہی شارح ایسی ناحق الجھنون مین پڑین سیدھی بات تو یہ ہی کہ آہ سپرہاے دلہا قلب کرنیکو کافی ہی نشر کی کیا حاجت کل جمع مین دو تو حرف آہ یا ہا انمین کیا نشر اور کیا جمع مین تو اس بدل کو پسند نہین کرتا۔

نکتہ اے درویش الف آہ رسنست و ہا حلقہ چنبر تا بدان رسن و چنبر جانہاے ظالمان را در چنبر حلق بستہ کنند و با پشتوارہ گناہ فی جیدہا حبل من مسد از رسن موے صراط در حلقہ چاہ ویل افگنند **قطعہ** از الف یک بین و زہی نقش صفر دہ ز قلب او بپاپی در شمر + یعنے از یک آہ کان ظاہر شود + چون ز قلب آید نماید دہ اثر + **اللغات** چنبر محیط و دائرہ دف و حلقہ و طوق و بمعنی کمند پشتوارہ اسقدر بوجھ جو آدمی پشت پہ اٹھا سکے جید بالکسر گردن حبل بالفتح رسن درگ جیسے حبل الورید رگ گردن مسد بفتحتین رسی لیف خرماکی اور پشم شتر کی صراط راہ راست اور نام ایک پل کا سر دوزخ پر ہی بال سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز صفر بالکسر تھے اور دائرہ چھوٹا اس صورت کا ہ کہ اہل حساب واسطے حفظ مراتب عدد کے لکھتے ہین اب بجاے اسکے نقطہ مگر ہندوی مین بدستور ہی ویل بالفتح عربی مین بمعنی واے کہ کلمہ افسوس کا ہی و ہلاک و نام وادی دوزخ بعض کا قول ہی کہ اصل مین واے تھا بمعنے حزن حرف لام کو زیادہ کر کے پھر اصل کلمہ جان لیا معنے ترکیبی **نثر** اے درویش الف آہ کا ایک رسی ہی اور ہے اسکی حلقۂ چنبر یعنے کمند کا اور یہ رسی و چنبر اسواسطے ہی کہ ظالمون کی جانین چنبر حلق مین باندھین اور مع پشتوارہ گناہ فی جیدہا حبل من مسد کے یعنے اسکی گردن مین رسی لیف خرما سے ہی رسن پل صراط سے کہ مثل بال کے باریک ہی حلقہ چاہ ویل مین ڈالین

فاعل دونون کے قضا و قدر **معنے ترکیبی قطعہ** آہ مین جو الف ہی اسکو تو ایک کا
عدد سمجھا اور ہے جو اسکے بعد ہی اُسکو نقش صفر جان اور جو آہ قلب کے ساتھ ہوگی تو برابر
اس الف اور صفر کو دس شمار کرلے اس سے یہ غرض ہی کہ ایک آہ جو ظاہر ہوگی اگر
قلب سے ہی تو دس اثر دکھلائیگی **معنے معماے نثر** اس نثر مین بھی آہ کے معما کا
بیان تھا سو مصرع نے خود بیان کردیا **معنے معماے قطعہ** آہ کے الف کو ایک
کا عدد ٹھرایا اور ہا جو الف کے بعد ہی نقش صفر بھر ز قلب او کھکے ایما اُسکے قلب کا کیا ہی
بعد قلب کے ہا مدور آہ کے جو الف کے بائین طرف تھی داہنی طرف گئی تو وہ الف
آہ کا جو ایک تھا دنل ہوگیا اس سبب سے کیہ ہا بمنزلہ صفر کے ہوگئی ہکذا صورتہ ا ہ ۔
محسنات کلام حلق کو چنبر کہنا کیسا بدیع ہی کہ گویا صورت باندھی ہی اس سبب سے
کہ حلق آدمی کا مدور مثل حلقہ کمند کے ہی اور سانس مثل رسن کمند کے اور ضرور ہی
کہ مرنے کے وقت سانس گلے مین گھٹتی ہی جسکو کہا ہی بستہ کنند ایسے ہی قلب کہ
دل اور واژگون کرنے دونون کا فائدہ دیتا ہی **الاختلاف** شارح نے کچھ تصریح
قلب ہا کی جسکو صفر ٹھرایا ہی نہین کی متن مطبوعہ مین بجاے بدان کے بدامان غلط
لکھا ہی اور افگنند کی جگہ افگند ۔

حکایت یکے از ملوک را عادت آن بود کہ چون از اغنیا یکی پیش او آمدی ہزار درم
رعایت نمودی و این را بر تعاقب اعادہ فرمودی و اگر درویشی پیش وے آمدے
چیزے ناقص در دامن او افشاندی یکے از ندما گفتش معدلت آن باشد کہ روے
مسکینان را بر مین اعیان پیش دلت تقدم درجحان باشد گفت نشناختہ کہ عادل
آن بود کہ ضمیرش الف وار عمود میزان عدل و احسان باشد یعنے از یک جانب
دل و حوصلہ ہر کس در کفہ امتحان می نہد و از دیگر جانب زر و ر مقابلہ آن میدہد
شعر دعی العادل حد کل احاد + فلو لم یصن حدہ فہو عاد +
اللغات تعاقب بھاگے ہوے کا پیچھا کرنا اعادہ بکسر لوٹانا اور لوٹ کی
بات کہنا اعیان بالفتح بزرگان و چشمہا و اشیا و ذوات موجودات در خارج

رجحان بالضم وثانی جاے حملہ غالب ہونا ترازو کا اور شل اُسکا ایکطرف پڑا در بڑھتے ہونا اور زیادتی و فوقیت نیز عمود بفتح اول وضم ثانی شاہین ترازو و خیمہ وچوب و گرز یعنی صیغہ ماضی کا ہی رعایت سے آحاد بالمد جمع احد بمعنی یک لم یصن صیغہ مضارع کا صیانت سے بمعنے نگاہداشتن عاد نام قوم ہود علیہ السلام کہ طوفان باد سے ہلاک ہوئی عادی وہ چیز جو کسی کی عادت ہوا ور دشمن اور حد سے گذرنے والا اور ظالم معنے ترکیبی نثر بادشاہون سے ایک پادشاہ کی یہ عادت تھی کہ جب اغنیا یعنے مالدارون سے جو کوئی شخص اُسکے سامنے آتا تھا ہزار درم دیتا تھا اور اسکو کبھی تعاقب پراعادہ کرتا تھا کہ پھر آئیو پھر دینگے اور اگر کوئی درویش اُسکے سامنے آتا تھا ناقص شی اُسکے دامن مین ڈالدیتا تھا یہ حال دیکھکے اُسکے ایک مصاحب نے کہا کہ معدلت تو یہ ہی کہ مسکینون کے رو کو عین اعیان یعنے بزرگون کی ذات پہ سامنے تیرے دل کے بیشی و فوقیت ہو کہا تو نے اس بات کو نہین پہچانا ہی عادل وہ ہی کہ الف کی طرح شاہین میزان عدل واحسان کی ہو اسواسطے عادل ایک طرف سے دل اور حوصلہ ہر کسی کا پلہ امتحان مین رکھتا ہی اور دوسری طرف سے زر اسی کے مقابلہ مین دیتا ہی معنے ترکیبی شعر نگاہ رکھتا ہی اور رعایت کرتا ہی عادل حد کل آحاد کی یعنے فرد فرد کی کہ اپنی حد سے متجاوز نہو اور جو حد کی صیانت ونگہبانی نہین کرتا وہی عادی ہی یعنے حد سے گذرا ہوا اور ظالم معنے معماے نثر یکے سے قصد الف کا ہی کسواسطے کہ ایک عدد رکھتا ہی اور ہزار سے مقصود غین بس الف اور غین مل کے اغ اور این کے تعاقب سے مراد اُسکا قلب ہی جو نیا ہوا یعنی اغ اور نیا مل کے اغنیا حاصل ہوا اور در کو سامنے دی کے کرنے سے دردی جیسا کہ ایما کیا ہی درپیش وے اور چیز ترجمہ شی کا ہی اور شی کو ناقص کرنے سے فقط ش رہیگا جب اس شین کو دامن دردی مین ڈالینگے درویش حاصل ہوگا رو مسکین کا میم عین اعیان پر لانے سے مع ہوا اور اس مع کو دلت کے سامنے کرنے سے معدلت ہوا عدل مین عمود میزان یعنے شاہین الف لانے سے عادل ہوتا ہی یا دل رکھے

دو جانب ہین ایک طرف دل ہی جسکا اشارہ دل وحوصلہ الخ ہی دوسرا عا کو جیسے با تا
یا عین جو بمعنی زر کے ہین جسکا ایما ہی زر بمقابلہ بس عا اور دل کا مجموع عادل ہوا معنے
معمائے شعر مذکور کی لام ہی اور عادل مین بھی لام بس عادل اگر رعایت اس حد
کی نہ کرے گا عاد ہو جائیگا محسنات کلام چیزے ناقص در دامن افشاندی کیسی
خوبی رکھتا ہی کہ چیز ناقص بمعنی شئی ناقص کے ہی اول تو صفت شئی کی با این ہمہ خود بھی
ناقص کے بھی اگرچہ ذرا اصل ناقص نہین ہی بلکہ اجوف و مہموز لام ہی لیکن شاعر ادنی
مشابہت اور ملابست دیکھتے ہین اور بالفعل استعمال اسکا فارسی مین شئے کے
ساتھ ہی بدون ہمزہ اور اسکے سوا بہت خوبیان الاختلاف شارح معما درویش
کے چکر مین ایسے پڑے کہ نہ کچھ اسمین حسن وخوبی نکالی نہ معما بلکہ سیدھی راہ چھوڑ کے
جیسے کہ مین نے لکھا ہی اور عبارت مصرح مین دیکھنے والے دیکھ ہی لینگے ناحق
اینچ پیچ مین پڑ گئے اور وہ ٹھیک نہ نکل سکا نہ اور جو تھی وہ انکو سوجھی جیسے معما معدلت
کا اور عدل کا اور عادل کا جو میری تحریر مین موجود ہین اور انکی تحریر مین پتہ
نہین ہی متن مطبوعہ مین بجائے کفہ کف اور لم یعین لم یفین غلط ہی۔

فصل فی ذکر الوزرای والعمال

نکتہ وزرا آرزوی دل اندا ما بعضے کہ خیال زر در دل دارند وزر بر سر قلم ایشان میرود
قطعہ وزارت ست ترازوی قلب ازان معنی + کہ ہست مشرق دلہا محل رای وزیر
وزیر باخ ورد از وجاہت ست ولیک + ز نیش نالہ مظلوم زیر پالیش زیر +
اللغات وزیر کسی کا بوجھ اٹھانے مین جو کوئی شریک ہو وزرا جمع وزارت مصدر
وزر بالکسر گرانی وبار وپشتوارہ وگناہ وسلاح جمع اسکی اوزار وجاہت روشناس ہونا
خوبصورت ہونا وخداوند و بزرگی زیر بیائے معروف آواز باریک مقابل بم معنے
ترکیبی نثر وزرا آرزو دل کی ہین ای نہایت عزیز لوگ لیکن بعضے کہ خیال زر کا
دل مین رکھتے ہین یہ وزر انکے قلم کے سر پر ہی یعنی بار وگناہ معنے ترکیبی قطعہ

وزارت کیا ایک ترازو ہے قلب ہی یعنے وزارت کو لوٹنے سے ترازو ہوتا ہی اور اس بات سے ہی کہ لوگون کے جو مشرق دلون کے ہین محل رائے وزیر کے ہین کہ وزارت کی ترازو سے ہی تولی باتین دلون مین اُنکے بھرتا رہتا ہی اور اُنکے نور کا ظہور انکے مشرق دل سے ہوتا ہی یعنے اُسپر کاربند ہوتے ہین اور نیز وزیر کا وجاہت وخوبصورتی سے گورخ ورد یعنے گلاب کا سا پھول ہو رہا ہی لیکن اگر ظالم ہی تو نیش نالہ مظلوم سے بورنہین خود اسی کے پانٔون تلے زیر ہی یعنے ہر گھڑی مظلوم اسکی جان کو اگر روتے ہین تو ضرور یہ بھی زیر وزرا مین پڑے گا معنے معماے نثر وزرا کا قلب آرزو ہی اور اسکے دل مین زر بھی موجود چنانچہ ادھر واو ہی اُدھر الف بیچ مین لفظ زر اور وزرا کے آخر الف بمنزلہ قلم ہی راست اور اسکے سر پر وزر موجود معنے معماے قطعہ وزارت کا قلب ترازو ہی ورد وجاہت کا رُخ واو وزیر کا رُخ بھی واو اور زیر اسکے زیر پا موجود کہ واو اور زیر مل کے وزیر ہوتا ہی محسنات کلام آرزو ی دل اندکیا لطف سے ایراد فرمایا ہی قلم وزرا الف سے کیسا مناسب صادر کیا ہی زیر زیر وزیر وجاہت ورد سب مین سر کلمہ حرف واحد مناسب لفظ کے اور انکے سوا الاختلاف شارح نے پھر معما زر کا جسکا اشارہ خیال زر در دل دارند ہی نہین لکھا چاہیئے تھا اور معما بھی کیسا کہ ضرور جتایا ہوا مصرع کا۔

نکتہ الف صورت قلم دارد و نون دوات را گویند مردم دیوانے باید کہ باخلاق ملکی آراستہ باشد وگرنہ دیوے باشد الف و نون برکنار نہادہ مثنوی ہست دیوان دین و دانش درمیان + ہر کہ دین بگذاشت بیند واے زان + حرف علت در وزارت صدر بین + کا خراز علت کنند زارت یقین + در وزارت از الف چون کلک راست + گر نباشد آن الف وزرت بجاست + اللغات دیوان بالکسر معرب دیوان بیاے مجہول جسگہ لوگون کی جمع ہونے کی مجازا دفتر محاسبہ وکچہری و دار العدالت و مکان اجلاس ملوک وصاحب عدالت وصاحب مسند و داد فریاد و ماجرا دیوانی منسوب بدان حرف علت واے زار ضعیف جیسا کہ زار و نزار کہتے ہین وزارت وزرا کے معنے

دوپہری کے نکتہ مین لکھے گئے **معنے ترکیبی نثر** مصرح کہتے ہین دیوان مین الف تو مثل قلم
کے ہی اور نون دوات کو کہتے ہین بس چاہیئے مردم دیوانی کو جو نون و قلم کہ سورت
قرآنی بھی ہین لیے بیٹھا ہو صفات ملکی سے آراستہ ہو نہین تو ایک دیو ہی جسکے الف و
نون کنارہ پر رکھا ہوا ہی یعنے جب الف و نون سے جو مقصود ہی وہ بجا نہین لاتا تو گویا انکو
ایک کنارہ رکھے بیٹھا ہی **معنے ترکیبی مثنوی** دیوان کے درمیان مین واضع نے
دین و دانش بھی رکھا ہی کہ موافق اسکے دیوانے کو بجا لائے بس جسنے اسمین دین چھوڑ دیا
وہ اسی سے دا دیکھیگا وزارت کی لفظ مین حرف علت صدر مین واقع ہوا ہی اس سے
معلوم ہوتا ہی کہ آخر کسی علت سے تجکو زار زار ضرور ہی کریگا خوب یقین سے جان لے
وزارت مین الف جو مثل کلک کے راست ہی اسکا راست ہی ہونا چاہئے اگر راست نہوگا تو وزرت
یعنے گناہ تیرے یہی قایم و برجا ہی اسکو بھی خوب سوچ لے **معنے معماے نثر**
دیوان مین الف کو قلم نون کو دوات ٹھہرایا ہی اور یہ قلم دوات ظاہر دیو کے سامنے
رکھی ہوئی ہی بس مجموع دیو اور الف نون کا دیوان ہوتا ہی **معنے معماے مثنوی**
دیوان کے لفظ مین لفظ دین رکھا ہوا ہی اور وا بھی موجود چنانچہ دال یے نون
ملانے سے دین ہوتا ہی اور وا بیچ مین لانے سے دیوان وزارت کے صدر
مین وا و حرف علت کا ظاہر اور زارت دوسرے مصرعہ کا جب وا و اسکے صدر
مین آئے گا وزارت ہو جائیگا وزارت مین اگر الف نہوگا وزرت رہیگا **محسنات
کلام** دیوانی و ملکی مین تضاد ہی اور نیز دیو کا لفظ مناسب ملک کے نون والقلم
ایک سورۃ قرآن شریف کی بھی ہی بس نون قلم قلم دوات بھی اور وہ سورۃ بھی جسکے
ساتھ نون کے پاس ہی قلم کا لفظ ہی نسخہ مطبوعہ کے دوسرے شعر کے دوسرے مصرعہ مین
یقین کی جگہ مین [illegible] ہی محض لغو قافیہ کیسے ہوگا —

نکتہ کلک درحساب [illegible] ہفتاد دست و عین نیز ہفتاد اشارت ست
بدانکہ [illegible] دیدہ خود [illegible] بین بر کلک گما رد و بواسطہ او ذخیرہ
ناحصل [illegible] دیدہ و بیند خلق ازو + روشن حساب عالم چون عین [illegible] سیاہی

اللغات کلک بالکسر پر ذ میان خالی عموماً و نی قلم خصوصاً ذخیرہ وہ چیز کہ وقت پر کام آنے کے واسطے بچائی جاوے عین چشمہ و ذات شی و آفتاب و ابر کہ قبلہ سے اٹھے و زر۔ معنے ترکیبی نثر کلک کے حساب جمل میں ستر عدد ہین اور عین کے بھی ستر گویا کلک حساب عین مین ہی اس سے یہ اشارہ ہی کہ محاسب کو چاہیئے کہ نرگس کیطرح دیدہ خوردہ بین کو کلک پر یقین کرے اور اسکے واسطہ سے ذخیرہ حاصل کرے اسلیے کہ کلک اور عین دونون کا ایک حساب ہی اور عین یہان بمعنی زر کے ہی معنے ترکیبی شعر کلک عین دیدہ ہی ای خود ذات دیدہ جس سے مخلوق سارے عالم کا حساب عین کے مثل سیاہی مین روشن دیکھتی اور پاتی ہین اس مین عین آنکھ کے معنے مین ہی کہ آنکھ کو بھی سارا جہان سیاہی مین روشن ہی اور دیکھتی ہی اور کلک کو بھی سیاہی مین اسکی سیاہی ہی حروف و نقوش معنے معمائے نثر مصرع نے خود توضیح کردی ہی اور عین کو بمعنے زر کے ٹھرایا ہی معنے معمائے شعر نثر کی طرح اسکو بھی واضح کر دیا ہی اور اسمین عین دیدہ سے مقصود ہی محسنات کلام وہی ایک لفظ عین ہی اور کیسی دو خوبیان اور سیاہیان ثابت کی ہین نکتہ اصحاب دیوان اگر از مفرد سرکشند از عمل فرو مانند بلکہ ہر کرت کہ ایشان را در محاسبہ مفرد کشند ایشان را در ان کشیدن کہ مدست فری دیگر در دل پیدا میشود قطعہ اگرچہ شد از سہم مفرد بہ چرخ + نہان تیر افلاک زیر مفر + ولے آنکہ تشویش مفرد ندید + مفرد نشد نزد اہل نظر + اللغات مفرد بالضم بمعنی تنہا اور اہل دفتر کی اصطلاح مین جمع کو کہتے ہین اس سبب سے کہ قرینہ نہین رکھتی ہی مد بالفتح کشش و افزونی اور خط دراز جو حساب مین کھینچتے ہین مرفد بالکسر کیسہ بزرگ و بخشش و بروزن مقدر نیز ہمین معنی سہم بمعنی ترس و خوف تیر معروف و عطارد مفر اسم ظرف جاے گریختن معنے ترکیبی نثر اصحاب دیوان اگر حساب مفرد سے کہ نہایت سخت و مشکل ہی سر نکالین اور جان بچائین تو اپنے کام و عمل سے فرو ہو جائین ای جدا و معزول بلکہ انکو ایسا ہونا چاہیئے کہ جس دفعہ کہ انکو

محاسبہ مفرد مین ڈالین تو انکو یہ معلوم ہو کہ اسمین مد ہی دوسری قسم کی فرد ل مین پیدا ہوتی ہی **معنے ترکیبی قطعہ** مصرع کہتے ہین اگرچہ یہ مفرد ایسی مشکل چیز ہی کہ اسکے خوف سے عطارد دبیر فلک چرخ پر نیچے مفر کے بھاگ کے چھپا ہی لیکن ہی یہی کہ جسنے تشویش مفرد کی نہ کھی اہل نظر و فکر کے نزدیک وہ مرفد ہرگز نہین ہوا ای قابل عطا و بخشش **معنے معماے** نثر جب کلمہ مفرد کا سرکہ میم ہی کھینچ لینگے فرد رہیگا مفرد کا اول آخر مد ہی ہرگاہ مد کے دل مین فر پیدا ہوگا مفرد حاصل ہوگا **معنے معماے قطعہ** علامت عطارد کی دال ہی جب یہ مفر کے نیچے چھپیگا مفرد ہوگا اور ہرگاہ لفظ مفرد مشوش ہوگا یعنے قلب غیر مستوی مرفد ہو جائیگا **محسنات کلام** سہم مین ایہام ہی کہ بمعنی تیر کے ہی اور مرادف تیر مناسب اسکے چرخ و افلاک اور مفرد امفرد مرفد سب مین سر کلمہ میم **الاختلاف** شارح نے مفرد کے معنے بہت تفصیل سے لکھے ہین مگر مین نے تو جو لغت مین پائے وہ لکھدیے انکو کسی لغت سے معلوم ہوے ہون یا سینہ بسینہ گوش بگوش کا حساب ہو۔

نکتہ عملدار گو کہ از نام خود بند بردارد کہ اولش عمل ست و آخرش دار قولہ تعالی انی عامل فسوف تعلمون من تکون لہ عاقبت الدار + شعر

عامل مسکین کہ دایم چشم دارد بر عمل + بیند اول زد ولے آخر ملول ست از عمل **اللغات** عملدار صاحب کام و صاحب عہدہ ایسے ہی عامل دار عربی مین خانہ محل وسراے اور فارسی مین مطلق چوب و درخت اور سولی پھانسی کی لکڑی ترجمہ آیت بیشک مین عامل ہون پس جلدی جانوگے تم کون ہی جسکے واسطے دار آخرت ہی **معنے ترکیبی** نثر مصرع کہتے ہین عملدار کہاں ہی آئے اور اپنے نام سے اب پند حاصل کرے کہ اسکے اول مین عمل ہی اور آخر مین دار ہی کہ یہان سولی کے معنے مین ہی اور ایراد آیت شریف کا بنظر مناسبات لفظی کے ہی کہ آیت شریف فقرہ مصرع سے بہت مناسب ہی مثلاً عامل اور عاقبت اور دار معنے سے کچھ غرض نہین تا نہ کہا جاے کہ عربی مین دار بمعنے خانہ کے ہی نہ سولی کے

اور یہان مقصود سوالی سے ہی معنے ترکیبی شعر عامل مسکین کہ ہمیشہ چشم امل پر رکھتا ہی اور اُمید لگائے رہتا ہی اول تو زر دیکھتا ہی لیکن آخر مین اُسی عمل سے اپنے ملول ہوتا ہی اور رنج دیکھتا ہی کوئی نہ کوئی ایسی صورت ناگہانی آپڑتی ہی معنے معماے نثر عملدار مین ظاہر عملدار کے اول عمل اور آخر مین دار ہی معنے معماے شعر عامل مین اول عین ہی بمعنی زر اور عین کے بعد لفظ امل بمعنی اُمید گویا امل پر یہ چشم رکھے ہوے ہی الاختلاف شارح نے لکھا مل سیر ہونا کسی چیز سے اور اندوہ پانا کہ ملال سے ماخوذ ہی مجکو تو مل شراب کے معنے مین ملا نہ ملال سے ماخوذ اور جب مل فارسی ہی تو مشدد ہو نہین سکتا پھر ملال کے دو لام کہان سے آئینگے اور جو معما عامل کا نکال کے لکھدیا ہی در آخر عامل مل واقع شد کہ مشتق ملال سے ہی انتہی شارح تو چاہتے ہین کہ تا امکان مل کی لفظ سے ملال پیدا کرون اور معما ہی کے کام مین لاؤن کہ بار بار اُسکی فکر ہی لیکن اگر ملال سے مل ماخوذ ہوتا اور مصرح کو یہ بات مد نظر ہوتی کہ دیکھو عین کے بعد مل ہی یعنے زر کے بعد ملال تو مصرح مصرعہ مین ملول نہ کہتے ملال کہتے بلکہ صرف یہی غرض ہی کہ آخر مین وہ عمل سے ملول ہوگا چنانچہ اکثر عہدہ دار اور کام والے بلا مین پڑتے دیکھے گئے نہ یہ کہ اُسکے آخر مین ملول ہی —

نکتہ عمال چشم بر مال دارند نمی بینند کہ اول ایشان عما و عاقبت نا دید نست و عاقبت لام کہ مبین علت ست شعر قرب عمل اگرچہ بود در نظر شگرف + در قلب لمع برق نماید بگاہ حرف + اللغات عمال بالضم و تشدید میم جمع عامل عما بفتح و تخفیف کوری و گمراہی مبین بضم میم و کسر موحدہ ظاہر کرنیوالا اور ظاہر شدہ شگرف بکسر شین و فتح کاف فارسی زیبا و فرخ لمع روشنی و درخشندگی و درخشیدن معنے ترکیبی نثر عمال مال پر تو چشم لگائے ہوے ہین مگر اپنا انداز یہ نہین دیکھتے کہ اول انکا خود عما و کوری ہی اور انجام کار کو نہ دیکھنا اور آخر مین لام ہی علت ظاہر کرنیوالا کہ سبب و علت کے واسطے مستعمل ہوتا ہی معنے ترکیبی شعر

قرب عمل کا اگرچہ نظر مین زیبا وشگرف معلوم ہوتا ہی لیکن جب یہ عمل قرب لوٹتا اور
بدلتا ہی تو لمع برق معلوم ہوتا ہی وقت حرف وتلفظ کے اور لمع برق کے خاصیت
معلوم **معنے معماے نثر** مال پر جو آنکھ رکھی جائیگی کہ مراد عین سے ہی عمال ہوجائیگا
اور عمال کے اول عما اور آخر مین لام بھی ظاہر **معنے معماے شعر** قرب عمل
کو اگر لوٹینگے لمع برق ہوگا یعنے عمل کا قلب لمع اور قرب کا برق اور بنظر حصول
معنے ترکیبی کے دونون مین تقدیم تاخیر کردی ہی **محسنات کلام** عمال عما عاقبۃ
علت عمل سر کلمہ سب کا عین عاقبت عاقبتت تجنیس تام چشم اور بینید اور عما او نا دیدن
سب باہم مرادف ومناسب کیسے ہی نظر و نماید۔

نکتہ الف ساعی تیر آہ خلقت بر عین سعی او تا عین او را بہ بادید و بیاس دلش مبتلا
گردانند **شعر** غماز کز غم حسد آمد زبان دراز + نبود عجب کہ پیشہ او از غم ست و آز +
اللغات ساعی کوشندہ ودوندہ و بدگوئی کنندہ سعی اسکا مصدر واسم مصدر غماز
بروزن قہار چغل خور **معنے ترکیبی نثر** ساعی کہ بدگو ہی دیکھو الف تیر آہ مخلوق کا
اسکی عین یعنے آنکھ پر رکھا ہوا ہی اور اس تاک مین ہی کہ اسکی عین کو تو لیجاؤن
اور اسکو ہمیشہ یاس دل مین چھوڑ دون یعنے آنکھین پھوڑ کے نومیدی مین ڈالدون
معنے ترکیبی شعر یعنے غماز کہ حسد کے غم مین مبتلا ہی جسکو دیکھتا ہی جلتا ہی
اسی سبب سے زبان اسکی بڑھی ہوئی ہی تو یہ بات کچھ تعجب کی نہین کسواسطے
کہ یہ پیشہ بدگوئی کا اس سے بسبب غم وآز کے ہی **معنے معماے نثر** ساعی
مین الف جو بصورت تیر آہ کے ہی عین پر رکھا ہی اور جب عین نہین رہیگا
یہ تیر اڑادیگا تو سای رہیگا جسکا دل یاس ہی **معنے معماے شعر**
غماز کا اول جز غم ہی دوسرا آز اور دونون کا مجموع غماز **محسنات کلام**
عین مصنف نے کیا خوب لائے ہین کہ سعی مین عین بھی ہی اور نیز ذات و نہایت سعی
از **اشتراف** شارح نے اپنے سیدھے صاف نکتہ مین جانے کیا کیا تراش
خراش نکالے ہین۔

نکتہ مقر چاہ مکر میکند و خود می افتد و میم نامش حلقہ آنچاہ است کہ راے او در تہ چاہ مقر دارد شعر مقر میم و رایش قاف و ری دل عیان دارد + کہ در تلخی لفظش سر دی عملش نہان دارد + اللغات مقر بضم میم و کسر راے تقریر کرنے والا جسکو عرض بیگی بھی کہتے ہین جو سوال و حاجتین لوگونکی بادشاہ تک پہونچاتا ہی مقر بفتح اسم ظرف جاے قرار گرفتن عیان ظاہر نہان پوشیدہ معنے ترکیبی نثر یعنے مقر یہ کہ چاہ مکر کا کھودتا ہی اور آپ ہی اسمین گرتا ہی اسکے نام مین جو میم ہی وہی چاہ مکر کا حلقہ ہی کہ راے مقر کا اُس چاہ کی تہ مین مقر ہی اور ٹھکانا معنے ترکیبی شعر مقر کی میم و رے کہ مر ہی قاف و رے کو ظاہر کر رہی ہی جو اسکے دل مین ہی یعنے قر بمعنے سردی کہ یہ تلخ گوئی مین سردی عمل کی نہان رکھتا ہی غرض تلخی و سردی اسکے ظاہر و باطن مین بھری ہوئی ہی معنے معماے نثر مقر کی میم کو چاہ کہا ہی وہ مقر مین موجود گویا مقر بذات خود اس چاہ مین ہی اور راے مقر کا تہ چاہ مین مقر ہونا یون کہ پہلے را کو راے ٹھرایا تو مقر کے نیچے پہلے را رہیگی معنے معماے شعر خلاصہ یہ کہ مقر مین دو صورتین ہین اول تو میم و رے سے مر حاصل ہوتا ہی دوسرا قاف و رے سے قر کہ بمعنی سردی کے ہی اور مر بمعنے تلخی کے محسنات کلام عیان نہان سردی تلخی کہ اکثر زہر بھی سرد ہوتے ہین اور سوا اسکے الاختلاف بجاے عملش عیشش بھی نسخہ ہی لیکن اُس صورت مین عیشش نہان صفت موصوف تو ہوگا مگر معنے ترکیبی ٹھیک نہین ہونگے متن مطبوعہ مین بجاے مقر کے مقصد نکتہ مین غلط ہی۔

نکتہ ہر کہ در فن رقوم رنج بر صفاے عیش مروق را بہم بر آورد چون ورق رقوم بر گرداند موقر گردد شعر بنگچی کا دل نامش بت و آخر بچی آید + بسوے راستی پیوندد او جستن نمی شاید + اللغات مروق بضم میم و تشدید واو صاف کردہ شدہ و مصفا و شراب موقر توقیر یافتہ شدہ بنگچی نویسندہ ترکی ہی معنے ترکیبی نثر جسنے فن رقوم مین رنج اٹھایا اپنی زندگی صاف مروق کو گڈ بڈ کر دیا اور جو ورق

کو لوٹائے وہ موقر ہوئے **معنے ترکیبی شعر** تنگی وہ شخص ہی جسکی برائی اُسکے نام سے
ظاہر ہے کہ اول اُسکے بُت ہی سرمایہ کفر اور آخر اسکے کچی بس ایسے شخص مین یہ ڈھونڈھنا
کہ کچھ اسکا راستی سے بھی پیوند و ملاؤ ہی یا نہین ہرگز نہین چاہیئے **معنے معمائے** **شعر**
رقوم کے گڈبڈ ہونے سے مروق بنجاتا ہی اور رقوم کو سیدھا پھیرنے سے موقر بھی
ہوتا ہی **معنے معمائے شعر** اسکا معما تنگی ہی سو دونون جز اُسکے بت اور کچی
مصرعہ نے بیان کردیئے **محسنات کلام** ہم مین لفظ ہم برعایت رنج کیسا اچھا ہی
رقوم سے بھی ورق نکلتا ہی بقلب۔

حکایت یکے از عمال راگفتند کہ تا چند بسودائے تراش معاش با خلق چون قلمت
تملق دل نمائے و تا کے بخانہ سیاہ کردن دہان دوات چون میم مرکب جمع ورق پریشان
کشائے و از خرج مفرد اندیشہ نمائے گفت مگر این دفتر نخواندہ کہ سین مستوفی
دندان طمع اوست کہ بدان زندگانی میکند چون آن دندان از وے جدا گردد متوفی
شود **شعر** مستوفیست از طمع خام سرنشین + سودای خامش از سر خامہ نشان ببین ع
اللغات تراش بالفتح افتخار و آرایش و نفع و طمع و توقع و تملق و چاپلوسی و خوشامد
مرکب بضم میم بروزن منور سیاہی لکھنے کی ورق بفتح و کسرا درم نقرہ و سیم مسکوک
مستوفی بالضم و تائے فوقانی بکسر تمام را فرا گیرندہ و سردفتر اہل دیوان کہ از دیگر
محاسبان حساب گیرد متوفی وفات یافتہ شدہ **معنے ترکیبی نثر** ایک کو عاملون
سے کہا کہ کب تک اُمید و طمع معاش مین مخلوق کے ساتھ اپنے قلم کی طرح
تملق دل کا ظاہر کریگا اور کب تک اپنا گھر کالا کرنیکو دہن دوات کا جو مثل میم مرکب
یعنے سیاہی کے تنگ و سیاہ ہی واسطے جمع کرنے ورق پریشان کے کھولے گا
ورق درم مسکوک پریشان اسواسطے کہا کہ ورق کے حروف پریشان ہین
اور نیز درم بھی پریشان گھر گھر بس انکے جمع کرنے مین کمال حرص بھی اُسکی نکلتی ہی
اور کہا کہ خرج مفرد سے اندیشہ نہین کرتا کہ تیرے پیچھے لگا ہی یعنے محاسبہ ایسی جمع کا کہ
کہاں سے آیا کہان خرچ کیا کہا شاید یہ دفتر تمنے نہین پڑھا کہ مستوفی مین جو سین ہی

یہ اُسکی طمع کے دانت ہین انھین سے وہ زندگی کرتا ہی جب یہ دندان اُس سے
جدا ہونگے متوفی ہوجائیگا **معنے ترکیبی شعر** مستوفی جو خام طبعی سے چاہتا ہی
کہ مین سر نشین و بالانشین ہون آور یہ طمع اُسکو اپنے خامہ کے سبب سے ہی
توجان لے کہ یہ سودا اُسکا خام ہی اور نشان خام ہونیکا موجود کہ اُسکے خامہ کے
سر پر لفظ خام رکھا ہوا ہی جس سے یہ طمع پیدا ہوئی ہی **معنے معماے نثر** قلمت
کا دل تملق ہی ورق پریشان رتو جب یہ میم مرکب سے مرکب ہوگا رقوم حاصل
ہوگا مستوفی مین سین نہونے سے متوفی رہتا ہی **معنے معماے شعر** خامہ
کے سر پر خام موجود **محسنات کلام** سود اسیاہ دوات مرکب باہم مناسب
جمع اور شرح و پریشان متضاد ورق بھی برعایت اسکے دل دہان دندان
یہ بھی مناسب یکدیگر اور کچھ انھین پر حصر نہین انکے سوا اور بھی۔

فصل سوم فی ذکر الجندة والاعونة

نکتہ لام لباس لشکر اسلام لازال منصورا علی الخصام زرہیست بر بالاے
پاس وشکر نعمت داور وراے رایت عالی او ماہیست بر سر آیت فتح وظفر **شعر**
علم الامیر مسارع بالفتح من قلب الوغا + فانظر الی علم لہ فی القلب لمع یا فتا
اللغات لام زرہ ہا جمع لامہ لازال منصورا الخ ہمیشہ منصور و مظفر رہین دشمنو نپر
مسارع شتاب کنندہ قلب میانہ لشکر وغا لفتح جنگ و شور و غوغا فتا بالفتح مرد جوان
اور بمعنی شجاع و سخی کے بھی آیا ہی **معنے ترکیبی نثر** لام لباس لشکر اسلام کا کہ
ہمیشہ وہ دشمنون پر منصور و مظفر رہے ایک زرہ ہی کہ پاس و شکر نعمت داور
کے بالا اور سر پہ اور را اُسکی رایت عالی کی ایک ماہ ہی اور ماہ اس سبب سے
کہ علامت قمر کی ہی سر پہ آیت فتح و ظفر کے **معنے ترکیبی شعر** علم امیر کا قلب
لشکر جنگ گاہ سے شتابی فتح کی مچارہا ہی اب دیکھ تو اے جوانمرد اُسکے علم کیطرف
کہ کیسا لمع اُسکے قلب مین ہی **معنے معماے نثر** پاس کے سر پر لام ہونے سے

لباس اور لشکر کے سر پر لام ہونے سے لشکر ہوتا ہی آیت کے سر پر را آنے سے رایت بنجائیگا **معنے معماے شعر** علم کا قلب لمع ظاہر ہی **محسنات کلام** لام لباس لشکر اسلام لازال بالابرعایت لام کے سبب مین لام اور راے رایت نیز سر کلمہ را قلب قلب دونون تجنیس تام ــ

نکتہ سنان دشمنان بزیر تیغ خونخوارہ پادشاہ زمان گوے نانیست درزیر نیش دندان آبدار کہ خوردہ میگردد و دہان پردلان بخیتہ کہ در جنگ نعرہ میزنند گوے دن یعنے خمیست کہ از میانش نان ظاہر میشود **شعر** از تیغ شاہ حلہ بخت ست گل مثال + اقبال را ازان سرو پاے قباست آل + **اللغات** مجندہ بضم میم و فتح جیم ونون مشدد جمع کیا گیا اور جگہ جمع ہونے کی تجنید سے یعنے جگہ لشکر جمع کرنیکی مجازاً پامال اعونہ بالفتح وکسر واو یازی کنندگان جمع عائن خلاف قیاس نون حرف معروف و تیغ خوردہ ریزہ ہر چیز و نکتہ وعیب پردل بہادر و دلیر حلہ بالضم و تشدید لام بمعنی بردیمنی جامہ و ازار ورداآل در فارسی رنگ سرخ **معنے ترکیبی نثر** یعنے دشمنون کی سنان پادشاہ زمان کی تیغ خونخوار کے نیچے ایسی ہی جیسے ایک نان کہ اس تیغ نیش دندان آبدار کے نیچے ریزہ ریزہ ہوجاتی ہی اور تیغ دندان دار بھی ہوتی ہی اور دہان پردلون بخیتہ کے کہ لڑائی مین نعرے مارتے ہین گویا ایک دن ہین یعنے خم جن مین سے نان ظاہر ہوتی ہی اور ہاو نیز ہوید دو کھے ہین کہ وقت حملہ کے کہتے ہین **معنے ترکیبی شعر** پادشاہ غازی کی تیغ سے لباس بخت کا مثل گلک کے سرخ رنگ ہی اسی سبب سے سرو پا اقبال کی قبا کا آل ہی اور پادشاہ سرخ کپڑے ہنگام قصد خونریزی کے پہنتے ہین پس پادشاہ کی تیغ خونریز دیکھکر بخت بھی باتباع اُسکے سرخ پوش ہوتا ہی **معنے معماے نثر** لفظ سنان مین سین دندان ہین اور دندان کے نیچے نان موجود و ہان کا اول آخر دن ہی اور ہا اس سے ظاہر ہو رہی ہی **معنے معماے شعر** اقبال کا سرو پا آل ہی اور اس آل مین قبا ہی **محسنات کلام**

سروپا بمعنی خلعت اور قبا اور حلہ اور بخت و اقبال اور کل د آل کیسے باہمدیگر
مناسب ہین دشمنان مین بھی نان موجود نان اور دندان اور نیش و خونخوار و
آبدار اور علی ہذا سب برعایت باہم کیسے خوب ہین۔
نکتہ الف صورت تیر دارد و نون ہیئت کمان پہلوان آنست کہ پہلو ازین الف
ونون باز نگیرد قطعہ صورت تیر و کمان دردل خود دارد نقش + ہر کہ چون ساحت
چرخش دل خرم باشد + آسمان راکہ بود تیر و کمانی در زیر + اسم او برسر آن ارفع و اعظم
باشد + الف و نون کمان ہم صفت تیر و کمان + کانکہ با این الف و نون نبود کم باشد
اللغات پہلو باز گرفتن کنارہ کرنا پہلو مرد شجاع و دلاور و صاحب جاہ و ہر دو
طرف سینہ و شکم و نفع و فائدہ خرم تازہ و سیراب و مجازاً شادان ارفع بلند تر
اعظم بزرگ تر معنے ترکیبی شرمصرح کہتے ہین الف تیر کی صورت ہی اور نون بہیئت
کمان بلکہ پہلوان وہ ہی کہ پہلو اس الف و نون سے نہ پھیرے اور اپنے پہلو مین جگہ
دے معنے ترکیبی قطعہ صورت تیر و کمان کی اپنے دل مین وہ نقش کرتا ہی
جسکا دل مثل ساحت چرخ کے خرم و تازہ ہی یعنے جنکے بڑے بڑے دل وسیع ہین
جیسے کہ شجاعون کے ہوتے ہین وہ تیر و کمان کو نقش خاطر کرتے ہین دیکھو آسمان کو
اُسکے تحت مین بھی تیر و کمان ہی اس سبب سے اسم آسمان کا تیر و کمان پر
ارفع اور اعظم ہو رہا ہی یعنے بلند و بزرگ اور کمان مین جو الف و نون ہی یہ بھی
ہم صفت تیر و کمان کا ہی بس جو کوئی یہ الف و نون نہین رکھتا وہ کم ہی یعنے
ناچیز و حقیر معنے معمائے نثر الف بصورت تیر ظاہر اور کمان نون اس
اعتبار سے کہ عربی مین نون قوسی بھی ہوتا ہی پہلوان مین لفظ پہلو اور ان
موجود دونون کے ملنے سے پہلوان حاصل ہوتا ہی معنے معمائے شعر
لفظ آسمان مین اسم بالائے تیر و کمان جو الف و نون مین بلند ہو رہا ہی کمان
سے جو الف و نون ندارد ہوگا کم رہیگا محسنات کلام صورت نقش دل پہلو
پہلوان اور برعایت آسمان تیر عطارد و کمان قوس و نیز لفظ چرخ اور اسم و آسمان

مین اشتقاق-

نکتہ کمان ہیئت نون و تیر نشان الف و زہگیر صورت الف اشارت بدانکہ ہر کہ با ملازمت تیر و کمان ہمدم ست نام پہلوانی و نشان امن و امانی زندگانی اورا مسلم ست قطعہ سین شست وہے دو دیدہ و قبضہ ست شکل میم + بر حرف لفظ او غرض معنیش گواست + یعنے بہ تیر سہم کسے دردل افگند + کورا نظر میانہ شست ست و قبضہ راست + اللغات زہگیر وہ چیز کہ بصورت انگوٹھی کے ہوتی ہی خواہ سینگ کی ہو یا ہڈی کی اور تیر اندازی کے وقت انگوٹھے مین پہنتے ہین ملازمت بفتح زاے معجمہ ہمیشہ ہونا کہین یا کسی کے پاس بذال معجمہ غلط اور بیجا ہی قبضہ بالفتح وہ چیز جو مٹھی مین لین اور موٹھ ہر شی کی جیسے تلوار اور کمان کی سہم تیر و ترس میانہ بیچا بیچ کسی چیز کا شست چٹکی جس سے سوفار تیر کا تیر اندازی کے وقت پکڑتے ہین و گرفت سوفار تیر اور مچھلی کے شکار کا کانٹا و نشتر حجام راست سیدھی چیز اور ٹھیک

معنے ترکیبی نثر مصرحہ کہتے ہین کمان بہ ہیئت نون کے ہی اور تیر نشان الف کا اور میم صورت زہگیر کے ان سب سے اشارت یہ ہی کہ جو کوئی ہمیشہ تیر و کمان سے ہمدم ہی نام پہلوانی اور نشان امن و امانی زندگانی کا اُسی کو مسلم اور مانا ہوا ہی معنے ترکیبی قطعہ سین شست ہی اور ہے دو آنکھین اور قبضہ شکل میم جسکے لفظ کے حرف پر غرض و معنے گواہ ہین یعنے تیر سے وہ شخص دلون مین خوف و ترس ڈال سکتا ہی جسکی نظر درمیان شست اور قبضہ کے سیدھی اور راست ہی یعنے شست باز اور تیر انداز کامل ہی معنے معماے نثر نون کمان اور الف تیر اور میم زہگیر سب کا مجموع نام ہوا معنے معماے قطعہ سین شست اور ہے دو دیدہ اور میم تینون مل کے سہم ہوتا ہی محسنات کلام سے دو دیدہ دو چشمی کہ لفظ سہم کے بیچ مین ہی اور تیر بھی لگاتے وقت دو دیدہ کے درمیان مین ہوتا ہی امن کی لفظ مین بھی نام کا لفظ نکلتا ہی-

نکتہ لاف شجاعت آنرا مسلم ست کہ از سرزنش گرز گران رو نہ پیچد

واز سہم تیر در معرکہ دیدہ نپوشد این معنی در نام شجاع ظاہرست کہ شج یعنے شکستگی
در روی دارد والف کہ ہیئت تیرست در پیش چشم **قطعہ** باسل آن باشد کہ بر روی
زرہ + پاس دارد باس را در روز کین + بال باشد در دل او نیش سیف + قلب
باسل زان عسل لسّاب بین + **اللغات** شجاعت بفتح صحیح ہی بضم غلط ایک
قوت ہی درمیان جبن و تہور کے سرزنش سر مار دینا و ملامت رو پیچیدن منھ پھیرنا
باسل بکسر سین دلیر و بہادر باس خوف و عذاب و سختی و قوت جنگ بال شہد و
دل وجان و بازوی مرغان اور ایک مچھلی لساب لیسندہ **معنے ترکیبی نثر** شیخی شجاعت
کی مارنا اسکا کام اور اسکو زیبا ہی کہ گرز گران کے سر جھاڑ دینے سے منھ نہ پھیرے
اور تیر کے خوف سے معرکہ جنگ مین آنکھ نہ جھپکائے چنانچہ یہ معنے خود نام
شجاع سے ظاہر ہی کہ شج جو بمعنی شکستگی کے ہی یہ تو اسکے منھ ہی پر رکھی ہوئی
ہی اور الف جو بہیئت تیر کے ہی سامنے آنکھ کے موجود بس جو اس شکست
و تیر کو گوارا کرے وہ شجاعت مین دم مارے **معنے ترکیبی قطعہ** باسل یعنے
بہادر و دلیر وہ شخص ہی کہ لڑائی کے دن روے زرہ پر ذرا بھی خوف و ترس کو نہ آنے
دے خوب اسکا پاس و لحاظ رکھے گو باسل مین لفظ باس ہی یہ اسکو پاس
جانے رہے جو کہ خوف و ترس صورت سے ظاہر ہوتا ہی اسواسطے روے زرہ
کہا ہی اور نیش سیف کا اسکے دل مین بال یعنے شہد شیرین ہو جاے اسی
سبب سے قلب باسل کا عسل لساب ہی یعنے چاٹنے والا شہد کا الغرض
خوب مزے لے لے کے تلوارین کھائے **معنے معمائے نثر** شجاع کے اول مین
شج ہی اور الف بصورت تیر عین کے سامنے جو بمعنی چشم کے ہی ظاہر رکھا ہوا ہی
معنے معمائے قطعہ زرہ سے مراد لام ہی اسکی رو پر پاس کا لفظ آنے سے
باسل ہوتا ہی بال کے درمیان مین نیش سیف کا جو باریک باریک دندانے
سین کے ہین لانے سے باسل ہوتا ہی باسل کا قلب لساب بھی ہوتا ہی
محسنات کلام سرزنش گرز کیسی خوب ہی کہ گرز مین صورت سر کی بھی عیان

اور سر پہ مارتے بھی ہین اور سر گرادینے کو بھی کہتے ہین سر اور روے اور دیدہ مراعات
یکدیگر پاس و پاس تصحیف اور علاوہ برین اور صنایع الاختلاف شارح نے
اس قطعہ مین فقط ایک لساب کو لکھا نہ معلوم اور کیون چھوڑ دیے متن مطبوعہ
مین بجاے شجاع شجاعت غلط ہے۔

نکتہ دلیری نمودن بے پوشیدن روی رائے تجاہل میسر نمیشود و در لفظ دلیری
بنگر کہ دلیست رابش را پوشیدہ و بطولت یعنی شجاعت بے احتمال روی جراحت
جمعیت راحت متصور نمیگردد و در لفظ بطل تامل کن کہ اول بط یعنی شگافتن جراحت
و آلام ست و آخر لام یعنی التیام مثنوی کسے تا نام یابد در بسالت + بباید
خوردنش اول بسالت + بطل را گر بسہم تیر در دل + خیالی راہ یابد ہست باطل +
اللغات تجاہل جان کے انجان بننا احتمال بالکسر و کسر فوقانی اُٹھانا اور کمان لیجانا
آلام جمع الم بمعنی دکھ و درد لام زرہ ہا و مشبہ بہ زلف و کلاہ نمدین نقرا التیام بالکسر
ایک دوسرے سے ملجانا اور جمع ہونا اور اچھا ہونا زخم کا بسالت بفتح شجاعت
و دلیری معنے ترکیبی نثر جو کوئی دلیری دکھانا چاہے تو اُسکو ضرور ہے کہ مُنھ
راے تجاہل کا چھپالے بدون اسکے چھپالے دلیری میسر نہوگی اور راے تجاہل کی
کیا ہے اندیشے اور وسواس ہر قسم کے ہنگام حرب و ضرب تجاہل اس سبب سے کہا
کہ جان بوجھ کے اُسنے انجان بنتا ہے یعنے خوب جانتا ہے کہ موت یا کوئی صدمہ زخم
و ضرب کا بدون تقدیر آلہی پہونچ نہین سکتا تاہم ڈرتا بچتا ہے اور دلیری جب تک
دل ہلاک پر نہ رکھے گا کبھی ممکن نہین دیکھو تو لفظ دلیری کو کہ ایک دل ہے اُسکی راے
کو چھپالے بطولت یعنے شجاعت کہ بدون متحمل ہونے روی جراحت کے جمعیت راحت
کے خیال مین نہین گذرتی نہ صورت پکڑتی ہے غور کرو لفظ بطل کو جسکے اول بط ہے
یعنی شگافتن جراحت اور آلام اور ثانی لام بمعنی التیام مطلب یہ کہ جب تک
روے جراحت کو نہ دیکھے گا جمعیت راحت کی نہ پائیگا معنے ترکیبی مثنوی
جو کوئی چاہے کہ بسالت مین نام حاصل کرے تو اُسکو پہلے بہت سی لاتین کھانا چاہین

تازدو ضرب سے خوب پختہ اور مضبوط ہو جاے اور بطل کے دل مین اگر خوف تیر سے کچھ بھی خیال دخل پاے تو وہ بطل نہین ہی باطل ہی ای بیہودہ معنے معماے نثر دلیری مین دلے سست جو مصرح نے کہا ہی اسکے موافق دلے جسنے دلیری کی رے کو چھپایا ہی رے پر آنے سے دلیری ہوتا ہی روی جراحت جیم ہی جب یہ روے راحت بنیے گا جراحت حاصل ہوگا بطل کے اول ظاہر بط ہی اور آخر لام شئے معماے مثنوی بسالت اور بسالت کہ دوسرا بسا اور لت ہی جسیع ہوکر دونون تجنیس تام تیر سے الف مراد ہی اگر بطل کے دل مین الف آئے گا باطل ہوگا محسنات کلام نمودن پوشیدن متضاد روے جراحت جمعیت راحت کیسے مناسب لفظ ہین ایسے ہی آلام ولام والنیام تیر دردل کی آرزو سے جو الف کو ٹھہرایا ہی خیال راہ باطل سب کے درمیان مین الف اور قس علی ہذا الاختلاف شارح نے اس نکتہ مین بھی معما لکھنے سے کوتاہی کی ہی متن مطبوعہ مین بے کی جگہ دونون مقام پر پے لکھا ہی غلط۔

نکتہ روغ مکر باشد و داروغہ کہ دلش بمکر و فریفتن رعایا داہی نباشد واہی باشد وال عہد و صفا را گویند والی کہ عہد و صفا در دل ندارد وی را جز وی تابع نباشد قطعہ چو باشد شحنہ را پیشوا اجل + نہ بینی از وفا ور امتابع + مگر والی ندارد لام اصلاح + شود زود در ولایت واے واقع + اللغات روغ کے معنے خود مصرح نے لکھدیے داہی بدال دانا و بزرگ داہ کنیزک ال بالکسر عہد و پیمان و سوگند متابع پیروی کرنے والے خادم وغیرہ شح بالضم والتشدید بخیلی و ممسکی والی دوست وحاکم و مالک و خویش و قریب واے کلمہ افسوس و اشارت بواویلا معنے ترکیبی نثر مصرح کہتے ہین جس داروغہ کا دل مکر اور فریفتہ کر لینے رعایا مین داہی یعنے دانا اور چالاک نہین ہی وہ ایک کنیز ناچیز بے تمیز ہی اور جو والی کہ عہد وصفا دل مین نہین رکھتا بد عہد و بد قول ہی اسکا سوا اسکے کوئی تابع ہوگا یعنے کوئی اسکی اطاعت نہین کریگا معنے ترکیبی قطعہ اگر کسی شحنہ نے بخل کو اپنا پیشوا بنایا

اور یہ اُسکا تابع ہو ا بس اسکا متابع کوئی نہین ہوگا اہی مطیع و تابعدار اور اگر والی
مین لام اصلاح کا نہوگا توساری ولایت مین اُس سے واے
پڑہا جائیگا **معنے معماے نثر** داروغہ کے اول مین دا ہے اور آخر مین ہے اور
ہے سے مکتوبی مقصود ہے نہ ملفوظی تا مع یا کی ہو تو دونون کا مجموع داہی ہوا
اور داہی کے دل مین روغ لانے سے داروغہ ہوجائیگا اور اگر داروغہ سے روغ نکلجائیگا
داہ رہجائیگا والی کے اول وا اور آخر یا ہی جسکا مجموع وی اس وی مین
ال کولانے سے والی حاصل ہوتا ہی اور ال نہونے سے وی رہتا ہی جو ضمیر غائب کی
ہی **معنے معماے قطعہ** جو موافق اشارہ پیشوا اجل کے جو شحنہ ہی لفظ نہ کا جسکا
ایمانہ بینی ہی شحنہ کو پیشوا کرینگے شحنہ حاصل ہوگا اور والی سے اگر لام دور کرینگے
والے رہیگا **محسنات کلام** وی راجزوی تابع نباشد کیسا خوب ہی کہ والی کے
ال گرجانے سے سواے وی کے کوئی حرف ہی نہین رہتا بس آپ ہی آپ رہے
شحنہ مین نہ کا لفظ جو حرف نفی ہی یعنے کوئی تابع نہوگا اور لفظ مین بھی اسکے بعد کوئی حرف
نہین لیسے ہی نہ بینی یعنے نہ دیکھیگا جو حرف نفی ہی اور نیز کسی کو نہ دیکھے گا کہ پہلا مفید
معنے معمائی کا ہی دوسرا معنے ترکیبی کا واے واقع یعنے بلاشک اور ٹھیک ٹھیک اور واقع
بھی اُفتاد نیز اور پیشوا کی رعایت سے قفا و متابع اور لام کی مناسبت سے اصلاح
و ولایت کہ انمین بھی لام ہی اور ولایت مین بھی والی اور واقع مین بھی وا موجود
الاختلاف شارح نے واہی کو بدال حطہ والف و ہا اور یاے نسبت بمعنی
دانا استواری کے لکھا ہی حالانکہ یہ معنے واہی بواو کے ہین نہ بہ دال کے اور
دال کے ساتھ معنے دانا و بزرگ کے اور لکھا لام مرد صالح را گویند یہ معنے بھی
لام کے لغت مین نہین ملے اسکے سوا اور توجیہین شارح نے لکھی ہین کہ مین
اُنکو نہین سمجھا اور بڑی بڑی سمجھ والون پر چھوڑ دیا اُنکی شرح مین دیکھین اور
سمجھین مین توسب تاویلون تسویلون سے نفس مطلب کو اصل مقصود جانتا ہون
متن مطبوعہ مین بھی واہی دونون ایک صورت لکھے ہین اور بحقیقہ پہلا بدال

دوسرا ہوا وہی۔
نکتہ اے درویش مبارز آنست کہ میم دہان را از حشو باز نگاہدارد و قائد آنکہ الف
زبان را در قید آرد در **رباعی** سرہنگ کہ نام او سر آمد باہنگ + وز بازوے زور
رہ کند در دل سنگ + مہ رہن ار نشود دلش بمہر ضعفا + باشد سرو پاے او سگ
از کینہ و جنگ + **اللغات** مبارز بضم و تقدیم را بر زا وہ سپاہی کہ لڑائی کو نکلے
مبارزت سے بمعنی جنگ کو نکلنا حشو بالفتح بمعنی آگندن اور بھرتی قسم پنبہ اور
پشم سے باز ظاہر اور پیدا ہونیوالا اور آشکار قائد کو رکش اور لشکر کش سرہنگ
سردار و پیشرو لشکر و نقیب و چوبدار و پہلوان و کوتوال وجہ تسمیہ کی یہ کہ سر بمعنی
سردار و ہنگ بمعنی سپاہ **معنے** ترکیبی **نثر** یعنے مبارز اور مرد جنگی وہ شخص ہی کہ
میم دہان کو بھرتی یعنے کلمات بد و لایعنی اور لاف و گزاف سے روکے رہے اور
قائد وہ شخص ہی کہ الف زبان کو اپنی قید مین رکھے بیہودہ نہ پھرنے دے
معنے ترکیبی **رباعی** سرہنگ جسکے نام کے دو جز ہین سر اور ہنگ اور ایسا
زور آور فرقہ ہی کہ اپنے زور بازو سے پتھر کے دل مین راہ بنائے اگر دل اسکا ضعیفون
کی محبت مین رہن نہو تو سر و پا اسکا بسبب محض کینہ و جنگ کے ایک سنگ
ہی نجس ناپاک **معنے معماے نثر** مبارز کا دہن میم ہی اگر حشو سے کھائیگا باز
رہیگا قائد مین الف مثل زبان کے ہی اور قید مین قید بھی ہی **معنے معماے**
رباعی سرہنگ مین سر اور ہنگ جمع ہونے سے سرہنگ ہوتا ہی اور سرہنگ
مین سین اور نون و کاف لینے سے سنگ ہوگا اور سنگ مین رہ داخل کرنے
سے سرہنگ ہوجاتا ہی اور سرہنگ مین سے جو لفظ رہن کا کہ اسمین ہی نکال
ڈالا جاوے تو سگ رہتا ہی **محسنات کلام** نگہداشت اور قید و رہن
مرادف اور سرہنگ اور ہنگ سنگ جنگ سلب اخذ شدہ سرہنگ سے
اور جنگ و کینہ برعایت نام سرہنگ۔
حکایت سردارے از رؤساے لشکر دستار بے سرو پاے بر بود و آن

سرگردان چون سر دستار دست بدعاے بد و نفرین بگشود یکے از اہل عمائم بشنود
وگفت سیاہی کہ دستار سر بزرگی بستم بر سر آرد از آہ وہ دامنگیر در عقب باک
ندارد قطعہ لفظ سپاہ سب بود وآہ در پیش + یعنے زخلق در پے دشنام اوست
آہ + از نقطہ زیادہ سیاہی سپاہی ست + کز یک زیادتی کند او عالمی سیاہ +
اللغات رؤسا بضم اول وفتح ہمزہ جو بشکل واو کے ہی سرداران جمع رئیس
نفرین بالکسر دعاے بد عمائم بفتح جمع عمامہ بکسر دستار عالم سیاہ کردن عالم خراب
کرنا اور اجاڑنا معنے ترکیبی نثر ایک سردار رؤساے لشکر سے دستار ایک بیسروپا
یعنے غریب محتاج کی چھین لے گیا اور اُس سرگردان نے مانند سر دستار کے
دست دعاے بد اور نفرین مین پھیلایا ایک نے اہل عمائم یعنے علماے سے سنا
اور کہا سپاہی کہ دستار کسی سر بزرگ کی ظلم وستم کے ساتھ سر پر لاوے وہ دس
آہ دامنگیر سے جو اُسکے پیچھے لگی ہین ڈرتا نہین معنے ترکیبی قطعہ یعنے لفظ سپاہ
سب ہی کہ بفتح وتشدید دشنام کے معنے مین ہی اور پیچھے ہی اُسکے آہ ہی یہ اسپر اشارہ
ہی کہ سپاہی کے حق مین مخلوق سے دشنام اور آہ ہی پہلے گالیان دیتے ہین پھر آہین
کرتے ہین سیاہی سپاہی دونون ایک صورت ہین مگر سپاہی مین جو ایک نقطہ
زیادہ ہی اُسی زیادتی سے ایک عالم کو سیاہ وخراب کرتا ہی معنے معماے
نثر سو دستار دست ہی سپاہی مین اول تو سب ہی بکسر جو بمعنی دستار کے ہی
سپاہی کے سر پر رکھی ہوئی پھر اسکے بعد لفظ آہ اور اُسکے بعد یا دس عدد والی
جسکا اشارہ وہ دامنگیر ہی بس سب اور آہ اور یا سب کا مجموع سپاہی ہوا معنے
معماے قطعہ لفظ سپاہ سب مین ہی اسلیے کہ معما مین پے اور بے یکسان ہین
اور آہ اسکے سامنے بس سب وآہ مل کے سپاہ ہوگا یہ سب بکسر سین ہی
سیاہی سپاہی تصحیف یکدیگر محسنات کلام برعایت ذکر دستار کے مصرع
نے اُس نکتہ مین دستار اور سر اور عمائم سردار رؤسا بیسروپا سرگردان
سر دستار سر بزرگی بر سر آرد دست اور سیاہ اور آہ اور دشنام وغیرہ کے لفظ

ایراد فرمائے ہین اور باقی ان سے قابل غور و تامل متامل الاختلاف متن مطبوعہ کے پہلے مصرعہ مین بجاے سب کے شب غلط ہی۔

الباب الثالث فی العلم وفیہ فصول

فصل الاول فی تعلیم العلوم وتفضیل الفضائل

نکتہ اجزاے علم وعمل از سہ حرف عین ولام ومیم مرکب ست علامت آنست کہ علم بے عمل وجود ندارد وعمل بے علم سود نہ وعلم دیدہ خوردہ بین در پاے عمل دارد وعمل سر بالانشینی در پاے علم شعر علم وعمل کہ در قدم ہم نہند سر+ ز ایشان ست پایداری وسرداری بشر+ اللغات تعلیم اسکھانا سیکھنا علوم جمع علم سود فائدہ ونفع خوردہ بالضم نکتہ ورنیزہ ہر چیز وعیب ہم بمعنی یکدیگر معنے ترکیبی نثر مصرح کہتے ہین کہ اجزا علم وعمل کے کہ تین حرف عین ولام ومیم سے مرکب ہین گویا اصل مین دونون متحد ہین اس بات پر علامت ہین کہ علم بے عمل کے بے وجود ہی ہونا نہونا برابر اور عمل بے علم کے بے سود اسکا کرنا نہ کرنا یکسان اور دونون کی یہ کیفیت ہی کہ علم تو چشم خوردہ بین عمل کے پانون پر جو لام ہی رکھے ہی اور عمل سر بالانشینی کا پانون علم مین کہ حصول وفائدہ ایک دوسرے کا بے وجود ایک دوسرے کے کالعدم ومفقود معنے ترکیبی شعر علم وعمل کہ ایک دوسرے کے پانون پر سر رکھے ہین انھین سے پائداری اور سرداری بشر کی ہی جیسا کہ کہا ہی ع بنی آدم از علم یابد کمال+ معنے معماے نثر دیدہ کلمہ علم کا عین ہی اور پانون عمل کا لام بس دیدہ علم کا پانون عمل پر ہی اور سر کلمہ عمل کا عین اور پانون علم کا میم بس سر عمل کا پانون علم پر ہی معنے معماے شعر شعر مین سوا اسکے کچھ اور نہین ہی کہ باعتبار اسکے کہ دونون کا سر حرف واحد ہی سرداری کہا اور دونون جو ایک دوسرے کے پانون پہ سر رکھے ہین پائداری فرمایا ہی

محسنات کلام اجزاو مرکب و وجود دیدہ و سرو پا و قدم و پائداری و سرداری
سب باہمدگر مناسب اور کس خوبی کے ساتھ علم وعمل دونون مین ایکدوسرے
کا سر ایک دوسرے کے پانون پر رکھا ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین ترسر لفظ
تر زیادہ ہی۔

نکتہ عین علم بر لام و میم کہ بر اصلاح دلیل ست واقع شدہ یعنے جی باید کہ در
علم چشم بر اصلاح عمل دارند و عین عمل بمیم و لام کہ بر خیاطت متصل ست
پیوند یافتہ یعنے عین عمل باید کہ بسر رشتہ علم از مناہی بر دوختہ باشد **شعر** لام
مصلح بود اندر لغت ای معنے دان + عالمی کش دل مصلح نبود عامی خوان + **اللغات**
لم بالفتح و تشدید جمع کرنا اور نیک و اصلاح کرنا مل بالفتح و تشدید لام جامہ دوختن
خیاطت بک... سینا مصلح بضم میم و سکون صاد و کسر لام صلاح و نکوئی [illegible]
اصلاح مصدر اسکا مناہی وہ افعال جو شرع مین ممنوع ہون جمع منہی کی [illegible]
عامی اصل مین بہ تشدید میم ہی فارسی والے اکثر مشدد کو مخفف کر لیتے
ہین معنے ترکیبی نثر علم و عمل دونون مین عین ہی مگر علم کی عین تو لام و میم پر
ہی جو لم ہی کہ اصلاح کیطرف رہتا ہی یعنے کہتا ہی کہ اگر علم حاصل ہو تو چشم اصلاح
عمل پر رکھنا چاہیئے کہ پورا پورا حاصل ہوا اور عمل کی عین میم و لام پر کہ مل ہوا
جسکے معنے سینے کے ہین یعنے عین ای چشم عمل کو چاہیئے کہ سر رشتہ علم کے ساتھ
منہیات سے دوختہ اور سیا رکھے **معنے ترکیبی شعر** مصرح کہتے ہین ای معنی دان
لغت مین لام کے معنے مصلح کے لکھے ہین بس جنس عالم مین لام اصلاح کا نہو لئے
تو اسکو تو عالم مت کہ بلکہ عامی کہہ وہ عالم نہین ہی **معنے معمائے نثر** لام و
میم سے لم ہوا لم پر عین لانے سے علم ہوگا ایسے ہی میم و لام کا مجموع مل ہی مل
پر عین آنے سے عمل ہوگا **معنے معمائے شعر** عالم مین لام نہونے سے
عامی رہتا ہی **محسنات کلام** عین چشم بر دوختہ مناسب خیاطت پیوند
رشتہ مراعات یکدیگر **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجائے کہ بر اصلاح و کہ بر

غلط ہی۔
نکتہ پیکر علم علم لشکر اسلام ست وعین در شکل مثل ہلال علم دان ولام ہیئت
رمح آن ومیم صورت سنان **ابیات** عین ہلال علم علم بین + در تہ او جمعیت داد
دین + کسر ہے اجو ز سر علم کار + تا دہد آن علم ترا فتح کار + **اللغات** عین ہلال خط
نسخ مین عین کا سر ہلالی لکھا جاتا ہی جمعیت بالفتح وعین مفتوح ویاے مخفف معروف
کسر بالفتح شکستن وشکستگی وحرکت زیر اسواسطے کہ لب زیرین کے انکسار
سے اسکا تلفظ ہی **معنے ترکیبی نثر** پیکر علم کے علم لشکر اسلام کی ہی مثلاً عین کو تو
شکل مین ہلال کیطرح جانو جیسا کہ ماہچہ علم مین ہوتا ہی اور لام کو ہیئت رمح
کی جو نیزہ ہی اور میم صورت سنان کی بس وہ علم تو جگر شگاف کفار نا ہنجار کا ہی
اور علم علم کا کافر نفس بد کیش کا سینہ گذار **معنے ترکیبی ابیات** عین ہلال
علم کو تو دیکھ کہ اسکی تہ مین جمعیت داد و دین کی ہی کسر ہوا یعنے ہوا و ہوس
کی شکست اول علم سے ڈھونڈھ تا فتح کار اور کشود ہر مشکل کی تجھکو حاصل ہو
معنے معماے نثر علم علم تجنیس تام اور عین اور لام و میم سے علم حاصل ہوتا ہی
معنے معماے ابیات علم مین بعد عین کے لم ہی کہ جسکا اشارہ کیا ہی
در تہ او جمعیت اور وہ لم بمعنی جمع کے ہی کسر ہوا جو سے اشارہ کسر عین علم کا ہی
اور فتح کار سے ایما فتح کا جیسا کہ علم مین عین مکسور ہی اور علم مین مفتوح
محسنات کلام علم علم لشکر اسلام شکل مثل ہلال لام یہ سب ایسے لفظ ذکر
فرمائے ہین کہ برعایت لام علم کے سب مین لام ہی کسر و فتح بھی مناسب یکدیگر
الاختلاف متن مطبوعہ مین مصرعہ آخر یون ہی **مع** تا دہد آن عین علم فتح بار +
اور ایک نسخہ یہ ہی۔ کسر ہوا جوے ز علم کتاب + تا دہد آن عین عمل فتح باب +
ایکہ علم عین حشمت والف صورت قلم ولام ومیم بر جمعیت علم عالم باید کہ ہر چہ در لفظ ملاحظہ
دارد بواسطہ قلم جمع آرد تا مضبوط ماند رباعی در صورت قم لام قلم ہست لسان + این
لام بود جامع اسباب بیان + کار قلم اثبات معانی آمد + ملق آمد و محو ازو چو برگشت ازان

اللغات لام و میم و ہے لم ہی معنے جمعیت علم ملاحظہ بضم میم و فتح حا گوشہ چشم سے دیکھنا فم بالفتح دہان ملق بالفتح محو کرنا دوست رکھنا **معنے ترکیبی** نثر عین چشم ہی اور الف بصورت قلم اور لام و میم لم جمعیت علم بس عالم کو چاہیئے کہ جو کچھ بذریعہ چشم کے جمعیت علم سے ملاحظہ مین لائے بواسطہ الف قلم کے اُسکو جمع کرے یہ سب حروف مذکور اسلی بات کو جتاتے ہین تا وہ بخوبی ضبط مین رہین **معنے ترکیبی** رباعی لام قلم کا صورت فم مین ایک لسان ہی یعنے ایسا جیسے مُنہ مین زبان پس یہ لام جامع اسباب بیان کا ہی یعنے جمع کرنے والا تا بیان کے وقت بیان کرے اور قلم کا کام ثابت رکھنا معانی کا ہی جو کوئی اُس سے پھرا بس سہو محو اُس سے ہی یعنے بھول جانا مٹ جانا اور جسنے لکھ لیا وہ محو و سہو سے محفوظ ہوگیا **معنے معمائے نثر** عین و الف اور لام میم جمع ہونے سے جیسا کہ لفظ جمع آرد سے ایجا ہی عالم ہوتا ہی **معنے معمائے رباعی** قلم کے اول آخر سے نقش فم کا نکلتا ہی جب لام لسان کا فم مین لایا جائیگا قلم ہوجائیگا اور جب قلم کو پھیرا جائیگا ملق ہوگا **محسنات کلام** کیسا عین چشم کی رعایت سے ملاحظہ کا لفظ اور قلم کے لیے واسطہ کہ واسطے قلم ہوتا ہی اور لام کے واسطے جمعیت ایراد فرمایا ہی علی ہذا صورت فم ورنہ فم نکلتا ہی اور لسان و بیان و معانی کہ دونون علم بھی ہین اور ہم مناسب زبان اور لام قلم سے اور لسان سے کیسا مناسب کہ دونون مین موجود ہی اور ایسے ہی قابل غور **الاختلاف** متن کے پہلے مصرعہ مین صورت فم بجائے خم کے لکھا ہی غلط ہی

نکتہ طالب علم را چون از ممارست و مدارست گوناگون استکثار فضل و فنون باشد ازان بوے غیر از وظیفہ وقف باقی نمی ماند و اگر نظر مطالعہ و مناظرہ بہ عین عبادت حضرت بیچون دارد بعزت روز افزون ملاقی گردد درباب کہ از فنون وقف حاصل ست و از عبادت عزت و اصل **قطعہ** چو در حفظ خواہی بقاے علوم + بتکرار او سعی دایم نماے + نہ بینی کہ از علم چون سعی را + کنی ترک چیزی نماند بجاے +

اللغات تمارست بضم میم و فتح راے مہملہ کوشش کرنا ڈھونڈھنا تجربہ کرنا محنت اُٹھانا کسی کام مین مدارست باہم درس خواندن استکثار بسیار شدن وظیفہ وہ چیز جو روز کسی کے واسطے مقرر ہوئی ہو وقف بالفتح وہ چیز جو کسی کی ملک نہو خدا کی راہ مین چھوڑ دی ہو مطالعہ بضم میم و فتح لام کسی چیز کو دیکھنا تا اُسپر وقوف حاصل ہو مناظرہ باہم نظر کرنا یعنے فکر کرنا کسی شی کی حقیقت و ماہیت مین اور باہم بحث کرنا **معنے ترکیبی نثر** طالب علم کو جو بہت کوشش اور پڑھنے پڑھانے سے فضل و فنون گوناگون حاصل ہو جائین تو زیادہ اس سے نہین ہی کہ وظیفہ مال وقف سے اُسکے پاس باقی رہ جائے اور اگر نظر اور غور عین عبادت حضرت بیچون پہ رکھے تو عزت روز افزون اُسکے سامنے آئے اسکی دلیل یہ ہے لو کہ فنون سے وقف حاصل ہی اور عبادت سے عزت یعنے دونون ایک عدد ایک حساب مین ہین ذرا فرق نہین **معنے ترکیبی قطعہ** اگر تو چاہتا ہی کہ میرے حفظ اور قوت حافظہ مین علم باقی رہے جانے نپائے تو اُسکی تکرار مین کوشش اور خوب سعی کر اور بار بار پڑھ کیا یہ نہین جانتا کہ علم سے جب سعی جاتی رہتی ہی تو کچھ بھی نہین رہتا اس سبب سے کہ علم اور سعی ایک حساب مین ہین بس جب علم مین سعی نہین ہی تو علم بھی نہین ہی **معنے معماے نثر** فنون اور وقف دونون عدد مین برابر ہین یعنے دونون کے ایکسو چھیاسی عدد ہین ایسے ہی عبادت اور عزت کہ دونون کے چارسو ستتر عدد ہین **معنے معماے قطعہ** سعی اور علم عدد مین یکسان ہین یعنے دونون کے ایک سو چالیس **محسنات کلام** عین عبادت کیسا لطیف ہی کہ عبادت مین عین ہی ہی مصرعۂ اخیر کیا ہی خوب ہی کہ علم و سعی کو ہمعدد کر کے دونون کو لازم و ملزوم کردیا ہی کہ قیام ایک دوسرے کا ایک دوسرے پر ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین استکسار بجاے استکثار روز افزون کی جگہ روز افزونی ٹھیک نہین ہی۔

نکتہ حضرت خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ خواب عالم عبادت ست

دریاب درلفظ ہجعت کہ خواب ست چون یکی از عالم درعبادت باشد ہجعت او درحساب عبادت آید میم وتا برکشیدن وتوسل دلالت میکند یعنے متعلم باید کہ سر از تمام علایق بکشد آنگاہ بعلم توسل جوید شعر متعلما مت اسمک جزو تتعلم + اعن من الھوی ورع مت تعلم + اللغات ہجعت بالفتح وعین مفتوح خواب وخفتن توسل وسیلہ ڈھونڈھنا متعلم بکسر لام مشدد تعلیم گیرندہ یعنے شاگرد مت بصیغۂ امر حاضر مات بہوت موتا سے مثل قل کے بمعنی بمیر اسم نام کاف برائے خطاب اعن بھی امر ہی بمعنی توجہ کن ہوی آرزو واشتیاق ورع بھی امر ہی ورع یرع سے تعلم علم بھی امر ہی علم یعلم تعلیما سے معنے ترکیبی نثر حضرت خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خواب عالم کی عبادت ہی یعنے ہرگاہ کہ ایک شخص عالم سے عبادت مین ہوگا ہجعت اُسکی حساب عبادت مین ہوگی میم وتا کشیدن اور توسل پر دلالت کرتے ہین یعنے متعلم کو چاہیئے کہ پہلے تو قید جملہ علایق سے سر اپنا نکالے پھر علم کیطرف وسیلہ ڈھونڈھے معنے ترکیبی شعر متعلما منادی ہی بحذف حرف ندا یعنے ای متعلم مُت جو بمعنی بمیر کے ہی تیرے اسم وعلم کا جز ہی ظاہر اسکو سیکھ لے یہ مُت یہ کہتا ہی کہ شوق وآرزو اور پرہیزگاری سے معلم کیطرف توجہ کر جب تک تو زندہ رہے اس سے علیحدہ مت ہو کسی وقت معنے معماے نثر عبادت کے چار سو ستتر عدد ہین اور ہجعت کے چار سو اٹھتر تو ایک عدد عبادت مین کم ہوا لیکن وہ ایک عالم ہی بس اس سبب سے دونون ہمعدد ہین جیسا کہ اگلا مصرع کا ہی چون یکے ازعالم درعبادت باشد متعلم کا سر میم ہی اسکو کھینچ لینے سے تعلم رہیگا اور علم مین تا سے توسل ڈھونڈھنے مین تعلم ہوگا معنے معماے شعر متعلم کے دو جزو ہین مت اور علم یعنے اسم جسکا اشارہ ہی مت اسمک جزء بس دونون کے جمع ہونے سے متعلم ہوتا ہی محسنات کلام چون یکے ازعالم کہکر عالم کو بجاے ایک عدد کے عبادت مین شامل کرکے کیسا دونون کے عددونکو پورا کیا ہی الاختلاف اصل کتاب مین مت اسمک حرف لکھا ہی اور شارح کا کچھ ٹھیک حال نہین

حرف بھی اپنے معنے مین اخذکیا جزو بھی قطعی ایک بات نہین ایسے ہی مت کے معنے
مین کبھی موت کبھی پیوند اور اسکے سوا کبھی موت حقیقی کبھی اختیاری ایسے ہی اضطراری
باتین اور تقریر غیر مستقل جیسے انکی ہی لکھی ہین مگر مین نے تو حرف کی جگہ جزو اختیار
کیا کہ معنے ترکیبی و معمائی دونون سے ربط کھاتا ہی و لات الخیار متن مطبوعہ مین
بجاے جزو کے حرف و بجاے رع کے رعی لکھا ہی فتامل -

نکتہ سبق را چون برگردانی قبس شود کہ شعلہ آتش ست ہر کہ در سبق گرمی دل
و روشنائی ادراک نیابد از درس جز دل سرد حاصل نکند قطعہ دال درس ست
آبکش از چاہ فیض + یافتہ طلاب از وے طل داب + درس آن کش راے طینت
نیست صاف + کان دس الماء فی جوف التراب + اللغات سبق تفتحین
کسی قدر کتاب جو روز پڑھین ادراک بالکسر معلوم کرنا اشیا غیر محسوس کا طلاب
بالضم و تشدید لام جمع طالب بمعنی جوئندہ طینت بالکسر اندکے از گل و سرشت
و خود دس بمعنی ہلاکی اور ہلاک کرنا جوف بالفتح شکم و اندرون ہر چیز و در خالی جگہ جو کسی
چیز مین ہو تراب بالضم خاک خشک معنے ترکیبی نثر سبق کو لوٹانے سے قبس
ہوتا ہی جو شعلہ آتش کو کہتے ہین بس جو کوئی سبق مین گرمی دل کی جو مراد آتش
شوق سے ہی اور روشنی ادراک کی نپائے درس سے سواے دل سرد کے کچھ حاصل
نکرے معنے ترکیبی قطعہ درس کی دال ایک آبکش ہی کہ چاہ فیض سے پانی
نکالتی ہی جس سے طلاب ای طالب علم طل و آب پاتے ہین اور سیراب و ریان
ہوتے ہین مگر جس شخص کی کہ راے طینت کی صاف نہین ہی تیرہ اور آلودہ ہی
اسکو درس ایسا ہی جیسے دس پانی کا جوف تراب مین یعنے جیسے مٹی خشک
پانی کو کھینچ کے نام و نشان نہین چھوڑتی معنے معماے نثر سبق کا قلب
قبس ظاہر درس کا دل سرد معنے معماے قطعہ طلاب مین طل و آب
موجود ہی درس مین سے جب را کو صاف کر دینگے دس رہجائیگا محسنات
کلام سبق کے لیے برگردانی کا لفظ کیسا برمحل ہی کہ سبق کی بھی گردان کرتے

قبس شعلۂ آتش گرمی روشنائی اور گرمی کی ضد سرد سب سے مراعات ظاہر ایسے ہی آبکش چاہ فیض طل آب صاف دس وتراب **الاختلاف** متن مطبوعہ مین لفظ چون گردانی کے قبل نہین ہی تیسرے مصرعہ مین بجاے نیست نیت غلط ہی۔

نکتہ میم مدرس بشکل دہانست وسین صورت دندان یعنے مدرس باید کہ از حسن بیان دُر درمیان لب ودندان داردتا دامن صدر را چون کنارۂ دریا پردر کند ودل دُر یابندہ باب آشنائی تازہ گرداند **قطعہ** ہست زیر دہان معلم را+ عین علمی کہ گوہر اندازد+ گر دل مستفید درماند+ زودش از عین مستعد سازد+ **اللغات** مدرس بضم میم وتشدید دال درس گوینده ودرس دہندہ صدر بالفتح سینہ واول وبالاے ہر چیز وبیش گاہ خانہ عین علم چشمۂ علم مستفید بالضم فائدہ پانیوالا مستعد ساختگی وآمادگی کسی چیز کی **معنے ترکیبی نثر** میم مدرس کا بشکل دہان کے ہی اور سین بصورت دندان کے بس مدرس ایسا چاہیئے کہ اپنے حسن بیان سے لب ودہان مین دُر رکھتا ہو تو دامن صدر کو مانند کنارہ دریا نے پر در کردے یعنے اپنے بیان سے ایسی درافشانی کرے کہ دامن صدر کنارہ دریا کا ہوجائے جیسے موج سمندر سے در نکال کے کنارہ پر ڈال دیتی ہی اور اپنے بیان سے دل دُریابندہ کو آب سے آشنا تازہ کردے یا شناور تازہ کردے یعنے تازہ فیض اسکو حاصل ہو **معنے ترکیبی قطعہ** یعنے زیر دہن معلم کے وہ میم کہ اول ہی ایسا ایک عین یعنے چشمۂ علم کا ہی جس سے وہ گوہر بکھیرتا ہی اگر دل مستفید کا درماندہ اور عاجز ہوجائے تو معلم جھٹ پٹ اُس عین سے اسکو مستعد کردے اور استعداد بخشے **معنے معماے نثر** مدرس کی میم کو دہان اور سین کو دندان کہا ہی اور انھین دہان ودندان مین دُر بھرنے سے مدرس ہوتا ہی اور دامن صدر مین بھی در ہی اور کنارہ دریا پر بھی در **معنے معماے قطعہ** معلم کا دہن میم اور اسکے نیچے عین چشمۂ علم کا موجود کہ میم اور علم سے معلم ہوتا ہی

مستفید کا دل فی ہی جسکا ترجمہ در ہی اگر فی اس سے رہجاوے اور فی کی جگہ عین لائی جاوے مستعد ہو جائیگا **محسنات کلام** بہ رعایت در کے مدرس درمیان صدر دریا پہ در دریا بندہ ایسے لفظ ایراد کیے جنسے در نکلتا ہی اور دہان دندان صورت میم سین شکل لب صدر کنارہ آب آشنا تازہ یہ سب مراعاۃ النظیر **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے کردل کردن غلط ہی مصرعہ سوم مین۔

نکتہ مفتی کہ لب او دامنش ہی آلودہ شود در دلش جز آفت فت و تفرقہ نباشد **شعر** گران خوش نباشد سر مفتی از می + جوانمرد شد کر گذشت از سرِ وی **اللغات** فت بالفتح پریشانی تفرقہ جدا ہونا سرگران مست فتا بالفتح مرد جوان و بمعنی شجاع و سخی **معنے ترکیبی نثر** جبکہ مفتی کے لب و دامن می آلودہ ہوتے ہین اسکے دل مین سواے آفت فت و تفرقہ کے اور کچھ نہین ہوتا **معنے ترکیبی شعر** مفتی کا سرگران یعنے شراب سے مست ہونا اچھا نہین ہوتا مفتی جوانمرد وہی ہی جو سر شراب سے گذرا اور کنارہ کیا **معنے معماے نثر** مفتی کا لب میم اور دامن یا ہی جسکا مجموع مے ہوا اور مے کے دل مین فت لانے سے مفتی ہوتا ہی **معنے معماے شعر** مفتی کا سر میم اور می کا سر بھی میم جب می کے سر سے گذر یگا فتی رہیگا جو بمعنی جوانمرد کے ہی **محسنات کلام** آفت فت تجنیس زائد مفتی کا سر میم اور مے کا سر بھی میم اور اسکے لیے جو ضمیر وی کی مذکور فرمائی ہی کیسی ابلغ ہی اور گران کا لفظ مع سر بمعنی مست اور سرگرانی مفتی کی میم سے کیا ہی باریک ہی اور علی ہذا۔

حکایت مدرسے را دیدند کہ دلش بر حلقہ درس چون میم تنگ و از سیر مدرسہ پاے سیر تنش لنگ گفتند چرا چون میم مدرس بر در درس مسمار زدۂ و چون عین معدچشم از میدیعنے خرامیدن بجانب مدرسہ بربستہ گفت ندانستۂ و نشنیدہ کہ عالم و سامع را چون جیب و دامن از وظیفہ خالی ماند عالم را جز الم و سامع را

جز سام یعنے مرگ از تحصیل علم حاصل نشود قطعہ کند مدرس ما عمر صرف بر تعطیل
نہ از وظیفہ امیدی نہ از کشش اثر سیست + بگفتمش کہ چرا در جہت یکدر سست
بنائے مدرسہ گفتا کہ در جہی درسیست + اللغات سیر بالفتح رفتن سیرت بالکسر
عادت و طریقہ مسماء بالکسر میخ آہنی معید بضم و یاے معروف اعادہ کرنیوالا
اور بار بار لوٹنے والا تعطیل بیکاری وظیفہ وہ چیز کہ روز کسی کے واسطے مقرر
ہو معنے ترکیبی نثر ایک مدرس کو دیکھا کہ اُسکا دل حلقہ درس پہ جیسا کہ بیٹھنے والے
طلبہ کا ہی کہ حلقہ باندہ کے پڑھتے ہین مانند میم کے تنگ تھا اور سیر مدرسہ سے
پانون اُسکی سیرت کا لنگڑا لوگون نے کہا کیا سبب جو تونے میم مدرس کے مانند
دروازہ درس کو بند کردیا ہی اور میخ ماردی ہی اور کیون عین معید کے مانند چشم
مید یعنے مدرسہ کی جانب جانے سے بند کر لی ہی اور مدرسہ کو بار بار آمد و رفت
نہین کرتا کہا معلوم ہوتا ہی یہ بات ہرگز تم نے نہ جانی نہ سنی کہ عالم اور سامع
دونون کا جب جیب و دامن وظیفہ سے خالی رہتا ہی عالم کو سوائے الم کے اور
سامع کو سوائے سام کے جو مرگ کے معنے مین ہی اُس تحصیل علم سے کچھ اور
حاصل نہین ہوتا معنے ترکیبی قطعہ کرے مدرس ہمارا ساری عمر صرف
بیکاری مین اسواسطے کہ نہ وظیفہ کی اُمید ہی نہ کسی کا اُسکو ڈر ہی مین نے جو پوچھا
کہ کیا سبب ہی کہ مہینہ مین تو ایک درس کرتا ہی تو کہا دیکھتے نہین ہو خود بنا مدرسہ
کی اسی بات پر ہی کہ ایک مہینہ مین ایک درس اسلیے کہ مہ درس ہی اسکی بنیاد
ہی معنے معماے نثر درس کے اول مین میم لانے سے مدرس ہوجائیگا
سیرت کا پانون تا ہی جب لنگڑا ہوجائیگا سیر رہیگا درس کے اول مین لفظ در
موجود جب مسماء میم کے اسپر لگائی جائیگی مدرس ہوجائیگا مید کے درمیان مین
عین آنے سے معید ہوگا اور ظاہر عین معید کا بند ہونا ہی چشمہ دار نہین ہوتا
عالم کی جیب عین ہی اور سامع کا دامن عین جب جیب و دامن انکے خالی
ہونگے عالم سے الم اور سامع سے سام رہیگا معنے معماے قطعہ مدرسہ کے

اول و آخر سے مہ حاصل ہوتا ہی اور درمیان مین اسکے لفظ درس کا موجود بس
ہی درست ست اسی سے اشارہ ہی **محسنات کلام** مدرس کی رعایت
سے دید ندہ دلش درس سب مین دال حلقہ کے پاس ہی لفظ درس کا ہی جسمین
لفظ در مناسب حلقہ و نیز حلقہ طلبہ تا کی تشبیہ پا سے کیا خوب ہی اول تو سیرت
کا آخر حرف دوسرے مستطیل بشکل پا کے ہی مسمار میم کو کہنا اور درس مین
لفظ در کا ہونا کیا ہی خوب ہی اور ہمبرین قیاس **الاختلاف** شارح نے اسمین
بھی اپنے احتمالات و خیالات لکھے ہین شاید ضروری ہون جسکا بھید وہی جانے
متن مطبوعہ مین بجاے از تحصیل علم کے عالم غلط لکھا ہی۔

فصل دوم فی ذکر القضاۃ و ما یناسبہا

نکتہ سین سجل قاضی اسلام شرفہ تا جیست بر سر جل یعنے معظم امور دین
و حاے حکم او طراز حیات ست بر سر آستین خلعت شریعت متین **قطعہ**
ہست تاج سروری حکم قضا + کم شود ہر کس کہ از وے سرکشد + شرع آمد
نور چشم ہمگنان + ہر کہ پوشد چشم از وے سر کشد **اللغات** قضات بضم جمع
قاضی سجل بکسر تین و تشدید لام چک با مہر و نامہ کہ مہر و دستخط قاضی سے درست
ہوئے و حکمنامہ قاضی شرفہ بالضم کنگرہ عمارت طراز بکسر نقش و نگار ہر چیز و
سنجاف متین بفتح استوار و محکم اور نام رسول مقبول صلی اللہ علیہ و سلم
معنے ترکیبی نثر سین سجل قاضی اسلام کا کنگرہ ایک تاج کا ہی ای بالاتر
از بالاتر سر جل یعنے بڑے بزرگ امور دین پر اور حا اُسکے حکم کی گویا
زیب و آرایش حیات کی ہی سر آستین خلعت شریعت متین پر قید آستین
کی اس سبب سے کہ اکثر آستین پر نقش و نگار بناتے ہین **معنے ترکیبی قطعہ**
حکم دار القضا کا تاج سروری کا ہی بس لازم کہ ہر شخص اُسکو اپنے سر کا تاج
کرے اور وہ شخص کہ اس تاج سے سرکشی کرے وہ نہایت ہی کم اور ناچیز

آدمی ہی شرع سب کی آنکھ کا نور ہی بس جو کوئی اُس سے آنکھ چھپائیگا شر اُٹھائے گا
معنے معمائے نثر سین سجل کا ظاہر بصورت شرفہ کے جل کے سر پہ رکھا
ہوا ہی کم بمعنی آستین کے ہی جب حا حلم کی اسپر آئیگی حکم ہوگا **معنے معمائے**
قطعہ حکم کا سر حا ہی اگر اس سے سر کھینچے گا کم رہجائیگا شرع مین چشم عین ہی اگر
اسکے نور سے آنکھ چھپائیگا پھر سوائے شر کے اور کیا اُٹھائیگا **محسنات**
کلام شرفہ با عتبار دندانون سین کے کہا ہی کہ مشابہ ہین سر جل مین بھی
سجل موجود ہی طراز آستین خلعت باہم مناسب سرکشد کیسا خوب ہی
معنی ترکیبی و معنے معمائی دونون کے حق مین عین نور چشم چشم پوشد سب
باہم مناسب **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجائے حائے حکم کے حا رحکم اور
بجائے شر کشد سر کشد غلط ہی۔
نکتہ دال درہ قاضی عادل خوش دلیلیست بر سر دین و محکمہ او محک عدل
ست منزلش برمہ از سر تمکین **قطعہ** ہر کو نہد بنائے قضا بر خلاف عدل +
پایان آن قضا نبود غیر انقضا + قض سفتن در و الف الماس فکر تست +
تا سلک شرع نظم دہد صاحب قضا + **اللغات** درہ بالکسر و رائے مہملہ
مشدد وہ دوال چرمی جس سے محتسب حد مارتا ہی محکمہ بالفتح جائے
حکم کردن قاضی محک بفتحتین و بکسر میم و فتح حائے مہملہ نیز سنگ زرکش کہ
سیاہ ہوتا ہی زر اسپر آزماتے ہین انقضا بالکسر گذرجانا مدت کا منزل مطلق
خانہ و مکان اور جگہ اُترنے مسافرون کی **معنے ترکیبی نثر** دال درہ قاضی
عادل کی اچھی ایک دلیل ہی سر دین پہ جو دین کی راہ بتاتی ہی اور محکمہ اُسکا
کسوٹی عدل کی ہی جہان کھرا کھوٹا ظاہر ہوتا ہی کہ بلند رتبگی اور تمکین سے
اُسکی جگہ ماہ کے سر پہ ہی **معنے ترکیبی قطعہ** جو قاضی کہ بنیاد حکم کی
عدل کے خلاف پہ رکھے انتہا اُسکی قضائی انقضا پہ ہوتی ہی یعنے چندہی مدت
مین وہ قضا نہین رہتی دیکھو لفظ قضا کو کہ قض موتی پرونے کے معنے مین ہی

اور الف جو اسمین ہی گویا الماس فلک کا ہی یا صاحب قضا اس قض اور الماس سے سلک نظم شرع کے پروئے اور منتظم کرے **معنے معمائے** نثر درہ کے سر پر بھی دال ہی اور دین کے سر پر بھی محکمہ کے دو جز ہین ایک محک دوسرا مہ اور محک مہ کے سر پر رکھا ہوا **معنے معمائے قطعہ** انقضا آنقضا تجنیس تام قضا کے بھی دو جز ہین ایک قض دوسرا الف کہ دونون کا مجموع قضا ہی **محسنات کلام** پہلے فقرہ مین درہ کی رعایت سے دال عادل دلیل دین سب دال والے لفظ ایراد کیے ہین ایسے ہی محکمہ محک منزل مہ تمکین سب میم والے لفظ ہین لفظ انقضا مع تکرار لفظ قضا کے کیا ہی خوب ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بعض متن دعا کے بعد الف رہگیا یعنے الف الماس۔

نکتہ قاضی را کہ بارتشیا اشترا ے دل کنند سجل او سجلی بود کہ جز ریختن آبروی چاہ جاہ از وے نکشد **قطعہ** قاضی چو بے گواہ بناحق نمود حکم + کو آہ خلق بین کہ ببطلان گواہ اوست + توقیع او گر از زر رشوت جدا بود + از چشم زخم عزل توقی جاہ اوست + **اللغات** ارتشا بالکسر رشوت دینا اشترا خریدنا سجل بالفتح دلو بزرگ پر آب و بکسرتین حکمنامہ قاضی بطلان بالضم ناچیز و ضایع ہونا توقیع نشان کرنا بادشاہ کا نامہ اور فرمان پر و بمعنی دستخط توقی بتشدید قاف مکسور از باب تفعل نگہبانی چشم زخم آزار و نقصان کہ نظر بد سے پہونچے **معنے ترکیبی** ثر قاضی کے دل کو اگر ارتشا سے اشترا کرین یعنے رشوت سے خرید لین اور راضی و تابعدار کر لین تو سجل اسکا اسکے حق مین سجل ہوگا ای دلو بزرگ جو اسکی چاہ جاہ سے آبرو اسکی اوبلیگا اور بہائیگا اور جاہ کو چاہ بھی باعتبار پستی کے کہا ہی نظر تشادم **معنے ترکیبی قطعہ** جب قاضی نے گواہ کے کسی معاملہ مین ناحق پر حکم کرے تو اس سے کہدو کہ دیکھ آہ خلق کی تیرے حکم کے بطلان کی گواہ ہی کہ پیچھے اسکے لگی ہوئی ہی اور جو اسکا فرمان اور دستخط راست راست آمیزیا رشوت سے جدا ہی تو وہی توقیع اسکے چشم زخم معزولی سے توقی ای نگہبان و محافظ ہی

کوئی صدمہ نہیں پہونچیگا مغنے معماے نثر ارتشا کا دل اشترا ہی سجل سجل تجنیس تام
جاہ چاہ تصحیف یکدیگر مغنے معماے قطعہ کو اہ مین کو کے بعد آہ ظاہر موجود
توقیع سے اگر عین جو بمعنی زر کے ہی جدا ہوگی تو تو قی رہیگا محسنات کلام
اشترا ے دل کیا ہی عمدہ ہی کہ قلب و دل دونو نکو شامل ہی ایسے ہی سجل مین
سجل کیسا نکالا ہی اور اسکی رعایت سے ابروا ورزرا اور چاہ ایراد فرمائے
توقیع کی عین کو کیسا زرا ور حرف کے مغنے مین لائے ہین اور اسی کے مناسب
چشم زخم غزل وچاہ تضاد الاختلاف متن مطبوعہ مین بجاے آشتر کا شتر ار
غلط ہی —

نگشتہ الف قلم در اصل خط قاضی آوردن اندیشہ خطاست وجک را قلب نوشتن
فکر کج ست شعر ہر کہ بر تعلیق قاضی نکتہ افزودہ کرد + خویش را تغلیق باب
دولت بیہودہ کرد + اللغات جک بالفتح وکاف عربی قبالہ ا ور جد کسی چیز کی
اور زمین و باغ تعلیق لٹکانا کسی چیز کو اور متعلق کرنا و نام خط از ہفت خطوط
مخترع ابن مقلہ تغلیق بغین معجمہ دروازہ بند کرنا مغنے ترکیبی نثر یعنے جو کچھ قاضی
کا لکھا ہوا ہی اُسکی اصل لکھی ہوئی مین الف قلم کا لانا بڑے اندیشہ خطا کی بات
ہی اور جک جو اُسکا لکھا ہی اُسکو قلب لکھنا نہایت ہی کج فکری ہی مغنے
ترکیبی شعر جسنے تعلیق قاضی پہ ایک نقطہ بھی اپنی طرف سے بڑھایا مثلاً تعلیق
کا تغلیق کردیا تو اُسنے اپنے ہی آپ اپنے اوپر بیہودہ دروازہ دولت کا بند
کرلیا ہر گز دولت کی صورت نہ دیکھے گا نہ کبھی سودمند ہو — مغنے معماے نثر
خط مین الف لانے سے خطا اور جک کو قلب لکھنے سے کج ہوتا ہی مغنے معماے
شعر تعلیق تغلیق تصحیف ہی مگر کہ ایک کے مغنے دروازہ بند کرنا اور ایک کے مغنے
خط قاضی محسنات کلام خط خطا اندیشہ قلب فکر کج بیہودہ کیسا خوب ہی
کہ دولت کے خیال سے کمی بیشی کی تھی اُسکا دروازہ خود ہی بند کردیا الاختلاف
شارح لکھتے ہین کہ مصراع ثانی اگر ایسے ہو ع خویش را تعلیق باب دولت او بیہودہ کرد

تو معنے پیدا کرتا ہی نہین تو لازم آتا ہی کہ دولت کو بیہودہ کہا اور یہہ مین نے کسی
کتاب مین نہین دیکھا انتہی شارح نے اوکا لفظ بڑھا کے کیا ہو وہ کیا محض
بکار و عبث معلوم ہوتا ہی اور دولت کو بیہودہ کہنے سے جانے شارح نے
کیون برا مانا شاعر تو دولت اور اقبال و نصیب سب کو اپنے اپنے موقع
پر ہر نیک و بد سے موصوف کرتے آئے ہین مصرح کا مصرعہ لفظ او کو کسطرح
نکالے پھینکے دیتا ہی کہ گویا لفظت النواۃ اسی کے حال پہ کہا ہی البتہ بجاے
او کے آن ضرور ہونا چاہیئے اسلیے کہ اگر خویش را تعلیق آلتم بعین کہا جاے
تو معنے ترکیبی بیشک ہو جائینگے مگر مصرح نے جو نقطہ افزودہ کرد کہکے تعلیق
بغین معجمہ جتایا ہی وہ بیفائدہ ہو جائیگا کہین مستعمل نہوا اور جو تعلیق بغین معجمہ
کہین تو معنے اچھے نہین ہونگے یعنے اگر باب دولت بیہودہ کا بند کردیا تو کیا
برا کیا لاجرم اضافت دولت کی صحیح نہوگی پس ضرور ہی کہ آن حرف اشارہ
بعد دولت کے ہو جسکا موصول لفظ ہر کہ کا مشار الیہ ہی تضمیر او کہ محل ضمیر کا نہین
ہی اسلیے کہ او بیہودہ ٹھیک نہین ہی فافہم و تامل۔

نکتہ وکیل را کہ کیل یعنے پیمانہ امل در زیر بغل باشد اگر کاف کفاف دلش را
مانع نشود حاصلش جز ویل نباشد شعر وکیل مال خلایق بحیلہ می سوزد +
ولی دلش بجز از داغ غم کے اندوزد + اللغات وکیل جسکے سپرد کار و بار
کردین امل امید کفاف بفتح اندازہ اور اسقدر معاش کہ کفایت کرے
اور خرچ روزمرہ کف بالفتح ہتھیلی اور روک دینا اور بند کردینا ویل عربی مین
بمعنے واے کہ کلمہ افسوس کا ہی کے بالفتح داغ معنے ترکیبی نثر یعنے وکیل کہ کیل
امل یعنے پیمانہ امید کا بغل کے نیچے دبائے ہوئے ہی اگر کاف کفاف کا کہ جو رفع مرہ
حاصل کرلیتا ہی اسکے دل کو منع نہ کرے اور باز نرکھے تو حاصل اسکا ویل
ہوا ای افسوس ہی افسوس سوا افسوس کے کچھ نہین معنے ترکیبی شعر
وکیل گو مال مخلوق کا مکر و حیلہ سے پھونکتا جلاتا ہی لیکن دل اسکا سوا داغ غم کے

اور کیا جمع کرتا ہی بہت بڑے غم کے فراہم کرنے مین ہمہ تن مصروف ہو رہا ہی
معنے معماے نثر ظاہر لفظ وکیل کی بغل مین لفظ کیل دبا ہوا ہی اور اگر کاف
کفاف وکیل کے دل مین نہو تو حاصل اسکا ویل ہی ہوگا **معنے معماے** شعر
وکیل کے دل مین لفظ کے موجود جو بمعنے داغ کے ہی **محسنات کلام** کفاف
مین بھی کاف اور کف بمعنی منع اور اف بمعایت ویل موجود وکیل اور کیل
تجنیس زائد کیل پیمانہ مرادف ہین اور بغل پیمانہ کے مناسب کے مین
ایہام ہی بمعنے داغ وحرف استقبال زمانیہ ونیز تجنیس تام۔
نکتہ میم وحا وتا بر محنتی دلالت میکنند وسین و بے بر دشنام یعنے محتسب باید
کہ امور دین را بر دے سخت پیش بر دو از دشنام خلق در قفا غم نکند **قطعہ**
محبت شد پریشان محتسب را + چو دندان طمع آمد زسینش + نماند مست آشفتہ
زنامش + اگر در دل نباشد حب دینش + **اللغات** محت بالضم سختی سب
بالکسر وتشدید با دشنام دشنام بمعنی نام بد اسواسطے کہ دش بمعنی بد وزشت
کے ہی یعنی نام بد ایسے ہی دشمن کے لفظ مین دش بمعنی بد و من بمعنے دل بد دل
معنے ترکیبی نثر محتسب مین میم وحا وتا الف محت ہوتا ہی اور سین وبے
سے سب بمعنی دشنام جو کہ بد نام محتسب کا محت ہی لہذا اسکو چاہیئے
کہ موافق ترکیب اپنے نام کے سخت زوی سے امور دین کو پیش لیجائے
اور روبراہ کرے اور جو دوسرا یعنے پچھلا جزو سب ہی اسلیے اُسکا غم نکرے
کہ پیچھے مخلوق گالیان دیگی اور برا کہیگی **معنے ترکیبی قطعہ** محتسب گو محبت
دین کی رکھتا ہی لیکن سین جو دندان طمع کی محبت مین دکھاتا ہی فوراً وہ محبت
پریشان ہوجاتی ہی یکسو نہین رہتی طمع کیطرف جھکاتی ہی اور اگر محتسب کے
دل مین حب دین کی ہی تو اُسکی ہیبت شوکت کی یہ کیفیت ہی کہ کیسا ہی
مست آشفتہ نشہ مین بکھرا پڑا ہو محتسب کا نام لیتے ہی ہوش مین آجا
اور آشفتگی سے مجموع ہوجائے **معنے معماے** نثر محتسب مین میم حا تا

سے محت اور سین بے سے سب ہوا جب سب کی رو پر محت لائینگے محتسب ہو جائیگا
معنے معما سے شعر محتسب مین محبت کا لفظ بھی موجود ہی جب سین لائے اور محبت
پریشان ہوئی محتسب ہوا محتسب مین حب بھی ہی اور میم تا سین سے
مست آشفتہ حاصل ہوتا ہی بس اگر حب نہ ہوگی مست آشفتہ رہجائیگا
محسنات کلام کیسا رو وقفاحت اور سب کے لیے پیدا کیا ہی اور ایسی رو
کی رعایت سے پیش برد و دقفاغم نکند کہا ہی فتامل غیر ذلک **الاختلاف**
شارح نے دوسرے شعر مین نہ معلوم یہ کیا لکھا ہی کہ اپنے نام سے محتسب مست و آشفتہ ہوتا ہی
اس سبب سے کہ معنی محتسب کے چشم دارندہ ثواب اخروی کے ہین اور ثواب جب دین حاصل ہوتا ہی کہ
اس کام کو خالصًا لوجہ اللہ ادا کرے اور بعد طمع کے جانتا ہی کہ مستحق ثواب کا
نہین ہوا اور اجزا اسم کے اسپر منتفی ہوتے ہین اس سبب سے مست آشفتہ
اپنے نام سے ہوتا ہی کہ اسکو محتسب کہتے ہین حالانکہ وہ محتسب نہین ہی انتہی یہ
تقریر اسکی مین نے سب لکھدی مصرع کے دوسرے مصرعہ کے الفاظ سے ملائین
اور پھر دیکھین کیا گل کھلتا ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے محتی کے
محی غلط ہی۔

حکایت محتسبے بود کہ خرقہ خلقان پوشیدی ولقمہ خلقان نیوشیدے
باالف عصا عصاۃ را از پا درآوردی واز سر فضیحت فساق را در ساق دربند
کردی یکے را روزی از زندان دستار در پاکشان گرفتہ بود و بزندان میبرد
ہوشیاری آن حالت بدید وگفت محتسب مانع آنست کہ بامرح بغنے جامہ
کہنہ خود بسازد نتواند کہ دستار دیگرے را در پا انداز **قطعہ** ہر منع کنہ برای
خدا نیست صورتش + منعے بود کز ونجہد جز نم ندم + منعے کہ من زخلق درد
آیدت بچشم + آن منع نیست غیر پریشانی نعم + **اللغات** خرقہ بالکسر
جامہ پارینہ اور پرانا ٹکڑے سیا ہوا اخلقان بالضم بمعنے کہنہ وجمع خلق بفتحتین
عصاۃ بضم اول جمع عاصی از پا درآوردن گرادینا فساق بضم وتشدید ین

جمع فاسق قلّع بس کنندہ مح کی تفسیر خود مصرع نے کردی منع بالفتح باز رکھنا
مِن نعمت واحسان نِعم جمع نعمت **معنے ترکیبی نثر** ایک محتسب تھا کہ کپڑے
خلقان یعنے پھٹے پرانے پہنتا تھا اور مخلوق کے لقمے نوش نہین کرتا الغرض
بے طمع اور بے غرض تھا اپنے عصا کے الف سے عصاۃ یعنے عاصیونکو گراتا
خوار کرتا تھا اور فساق کو فضیحت کی روسے ساق در یعنے کواڑ کی چول مین بند
کرتا تھا ایک دن ایک شخص کو زندون سے پکڑا تھا اور اُسکی پگڑی اُسکے پانون
مین باندھے زندان کو لیے جاتا تھا یہ حالت ایک ہوشیار نے دیکھی اور کہا
محتسب مانع وہ ہی کہ پرانے کپڑون سے موافقت کرے تو دوسرے کی پگڑی
اُسکے پانون مین ڈال کے بے عزت کر سکے **معنے ترکیبی قطعہ** جو بات کہ منع
تو کی جاتی ہی اور صورت اُسکی خدا کے واسطے نہین ہی تو وہ منع نہین ہی
ایک میغ وابہ ہی جس سے خاص نم ندامت کی ٹپکتی ہی اور جو منع کہ اُسمین
من مخلوق سے چشمداشت احسان کی ہو وہ منع سواے پریشانی نعم کے
نہین ہی وہ نعمت کو پریشان کرتا ہی منع نہین کرتا **معنے معماے نثر**
خلقان خلقان تجنیس عصاۃ کا پانون تے ہی جب تے گر جائیگی عصار ہجائیگا
فساق کا سفا ہی جب بند کیا جائیگا ساق رہیگا زندان و زندان تصحیف محتسب
مین محتسب کا روع مح ہی سب بمعنی دستار اسکا پانون کہ مجموع محتسب ہوا
معنے معماے قطعہ منع میغ دونون ایک صورت ہین اور منع کے
اول من ہی جب عین اسیر رکھی جائیگی منع ہوگا منع پریشان نعم ہی **محسنات**
کلام خرقہ لقمہ پوشیدی نوشیدی کیسے فصیح ہین از پا اور از سر کیسے خوب
ہین ہوشیار کا لفظ ایسے موقع پہ کیا ہی مناسب ہی ندم نم سر کلمہ نون اول
ندم کے اول آخر بھی نم نکلتا ہی **الاختلاف** اصل کتاب شرح اور متن
مطبوعہ اور تشریح شارح سب مین محتسب قانع لکھا ہی مگر میرا دل کہتا ہی
کہ یہ مانع ہی اسواسطے کہ خاص مقصود یہان اُسکے منع سے ہی نہ قناعت سے

اور یہ قول دوسرے شخص کا ہے نہ مصنف کا مصرح تو اسکی صفت پہلے کر چکے اور قطعہ مین بھی لفظ منع کئی جگہ لائے ہین مجکو یہ موقع قانع کے ساتھ صفت کرنے کا ابتدا غیر شخص کی نسبت ٹھیک نہین معلوم ہوتا آیندہ راے ناظرین جو پسند کرے مین نے تو اپنی کتاب مین بنا لیا کتابون کی غلطی کا حال تو اسی کتاب سے ظاہر ولک الخیار —

فصل فی ذکر الحافظ والواعظ والجلساء والندماء

نکتہ مفسر یکہ دہان دلش سر قرآن را از نا اہل نپوشد مفسر نیست و مذکر یکہ میم دہانش از ذکر خدا غافل شود مذکر نباشد **قطعہ** در لفظ وعظ عین دل آمد دلیل آنکہ + وعظ از درون صافی و روشن ضیا دہد + ہر ناصحے کہ روی نصایح بخود نداشت + بیہودہ صائحیست کہ تصدیع ما دہد + **اللغات** مفسر تفسیر کنندہ معانی قرآن مذکر بضم میم و فتح دال وکاف مشدد یاد دہندہ و بفتح کاف مرد نر و واعظ صائح بانگ و فریاد و فغان کرنیوالا **معنے ترکیبی نثر** جس مفسر کا دہان دل بھید قرآن کا نا اہل سے نہ چھپائے وہ مفسر نہین ہی اور جو مذکر کہ میم اسکے دہن کا ذکر خدا سے غافل ہو وہ مذکر نہین ہی **معنے ترکیبی قطعہ** لفظ وعظ مین جو حرف عین اسکا دل ہی یہ اس بات کو بتاتا ہی کہ وعظ اگر دل روشن اور درون صافی سے ہوگا تو ضیا بخشیگا و الا فلا اور جو ناصح اورون کا بنا ہی اپنا ناصح نہین ہی نصائح اسکے کچھ مؤثر نہونگے وہ ایک بیہودہ چلانے والا ہی جو بکتا ہی اور سب کو تصدیع دیتا ہی **معنے معماے نثر** مفسر کا اول جز مف ہی بعدہ سر بمعنے راز اور جو دہان دل کہا ارادہ قلب کا کیا ہی کہ مف کا قلب فم ہی بس مف و سر جمع ہونے سے مفسر ہوا اگر ذکر کے لفظ کا میم

دہن بنیگا یا نہوگا معنے معماے قطعہ وعظ کے لفظ مین حرف عین کا دل ہونا ظاہر کہ بمعنی آفتاب کے ہی تو صانع کا رونق ہی اگر رونق نہو گا صانع ہوگا محسنات کلام پہلے فقرہ مین کیا ہی کہ مف یعنے فم مقلوب جبتک سر کو نچھپائیگا مفسر نہین ہوگا اندر حقیقت نہ از روے لفظ مفسر عین کی رعایت سے جو یہان آفتاب کے معنے مین ہے درون صافی اور روشن کیسا پر نور ہے اور علی ہذا القیاس ضیا وغیر ذلک الاختلاف متن مطبوعہ کے مصرعہ چہارم مین بجاے صانع صالح غلط ہی

تکملہ مستمع کہ بامستی شہوت در سر چشم بمیم دہان واعظ بکشاید از میان میم و عین او را بجز ستم حاصل نشود شعر من بروے منبر و بر عین بنیرش کز اثر + سماعش با ید برد از ثمرت تذکیرہ + اللغات مستمع کسیکی بات سننے والا من بفتح میم عفت دینا اور انگبین اور ترنجبین اور سہر رطوبت شیرین بر بالفتح ثمر و میوہ درخت و بتشدید راے نکوکار و بالکسر و تشدید نیکی و بخشش و حرف استعلا تذکیر ذکر کرنا یا دلانا معنے ترکیبی نثر مستمع کہ مستی شہوت کے ساتھ جو سر مین رکھتا ہی چشم میم دہان واعظ پر کھولیگا اور اسکے منھ کو تکیگا آخر میم و عین کے بیچ مین ستم کے سوا اسکو کچھ حاصل نہوگا معنے ترکیبی شعر منبر کے منھ پر تو من رکھا ہوا ہی یعنے شہد اور اسکے نیچے بر ہی بمعنے ثمر وغیرہ کہ سبب من و بر اثر نصیحت کا ہی اب سننے والا چاہیئے کہ اس نصیحت کی ثمرت سے بر حاصل کرے اور اثر پذیر ہو کر عمل مین لائے معنے معماے نثر مستمع کے لفظ مین مصرح تصرف کر کے کہتے ہین مستی شہوت در سر سو لفظ مست کا سر مستمع ہی اور پھر سر چشم کہا ہی کہ چشم عین ہی اور سر چشم دوسرا میم جسکو دہان واعظ کہا ہی اور مستمع کے اول میم ہی آخر عین اور بیچ مین اسکے ستم موجود جیسا کہ لفظ مستمع سے جملہ امور عیان ہین معنے معماے شعر منبر مین لفظ من رو منبر کا ہی اور بر اسکے نیچے جو من اور بر مجموع منبر ہی

محمد احسان اللہ

محسنات کلام شعر مین برعایت لفظ منبر کیسے بنتے جمع کیے ہین بدو سے بزبر دونون تصحیف ہر ئلمے ہذا اثر مین بردمین۔
نکتہ ادیب کہ رعایت اطفال بطمع سلب قوت کند ذیبی باشد کہ چوبی چون الف پیش نہادہ قطعہ ادیب قلب بیدا ئیست از جہل + کہ رشد علم از و نایاب باشد + وگر افسردہ طبع و تازہ روئیست + خنک مانند دوی در آب باشد + اللغات
ادیب ادب دہندہ سلب بالفتح ربودن ونیست کردن ذیب بالکسر گرگ درندہ اور بجاے یا کے ہمزہ بھی آیا ہی بیدا بالفتح بیابان ودشت دے بالفتح نام ماہ سرما ہندی ماگھ کبھی خود سرما کے معنے مین لیتے ہین معنے ترکیبی نثر یعنے ادیب کہ تعلیم وتنبیہ اطفال مین رعایت کرے اس لالچ سے کہ میرا قوت نہ سلب ہو جاے جیسا کہ بعض مردم زود مزب اپنے اطفال سے ناخوش ہوتے ہین تو وہ ایسا ہی جیسے ایک بھیڑیہ درندہ جسکے سامنے چھڑی رکھی ہی گویا ایک حیوان ہی شکم بندہ معنے ترکیبی قطعہ ادیب قلب یعنے کھونٹا ایک بیدا اور جنگل ہی جہالت سے کہ اُس سے رہنمائی علم کی نایاب ہی اور جو ٹھٹھری طبع والا ہی اور تازہ رو ہی تو ایسا ہی جیسے دے در آب یعنے ایک تو دی خود ہی نہایت سرد دوسرے در آب ای در بارش آب معنے معماے نثر ادیب لالچی ذیب ہی جسکے سامنے الف کی چھڑی رکھی ہی دیب وذیب تصحیف معنے معماے قطعہ ادیب کا قلب بیدا ہی اور ادیب کے اول آخر آب ہی درمیان مین دے آب کے درمیان مین دی ہونے سے ادیب ہوتا ہی محسنات کلام ادیب قلب کیسا جید واقع ہوا کہ غیر جید اور لوٹنے لفظ دونون کو بتاتا ہی جہل علم متضاد ایسے ہی افسردہ طبع تازہ رو اسی کی رعایت سے خنک اور دے اور آب سب ایراد فرمائے ہین الاختلاف شارح لکھتے ہین سلب بکسر سین ولام دراز وراہ یابندہ وسبک وانداختہ شدہ در یابندہ نیز اور بعد اسکے یہ کہ نہ معلوم اس لغت غیر مانوس کے لکھنے سے مصرح نے کیا فائدہ سمجھا انتہی اول شارح نے جو حلیہ لکھا ہی ان معنی کے لیے نہ یہ حلیہ اس لغت کا ہی نہ معنے سواے ربودن کے

سو بھی بالفتح و بفتحتین اور غیر مانوس تو ایسا ہی کہ منطق کی کتابون مین سالبہ کلیہ اور سالبہ جزئیہ سیکڑون جگہ آیا ہوگا اور شارح تو منطقی بھی ہین پھر غیر مانوس کیا معنے متن مطبوعہ مین بجاے رشد کے رسد غلط ہی۔

نکتہ صبیان را صاد چشم مشفقی اگر مانع از لہو و لعب نشود بلاغت بیان نرسندو اطفال را کہ جز بالطاف پرورش ندہند موجب پریشانی ایشان باشد **قطعہ** میم مکتب کہ بشکل درم آمد دورش + ہر کہ نگذشت ازو بر کتبش نیست گذر + مک مکیدن بود و سوز و ہلاک آمد تب + ہست زان خوردن خون مکتب سوزاک جگر +

اللغات صبی بفتح و باے مشدد وہ لڑکا جسکا دودھ چھوٹ گیا ہو صبیان جمع کتب جمع کتاب **معنے ترکیبی نثر** صبیان یعنے بچون کو اگر صاد چشم کسی مشفق کا مانع لہو و لعب سے نہو ہرگز بلاغت بیان کو نہ پہونچین اور اطفال کو جب سوا الطاف کے اور کسی محنت و دقت مین پرورش ندین تو موجب انکی پریشانی کا ہو جاے **معنے ترکیبی قطعہ** میم مکتب کا کہ بشکل درم کے دور اسکا ہی جو کوئی ادھر ہوکے نہین نکلا اور گذر مکتب پر نہین پڑا اسکا گذر کتابون پر بھی نہین پڑا کورا اور جاہل ہی اور میم کو درم کہنے سے سوا مدور ہونے کے رعایت خرج درم کی بھی ہی کہ خرچ بھی کرے مکتب مین مک مکیدن کے معنے مین ہی اسکے بعد پھر تب ہی جو سوز و ہلاک ہی اسی سبب سے مکتب خونخواری اور سوزناکی جگر کا مقام ہی یعنے بڑی محنت مشقت کی جگہ **معنے معماے نثر** صبیان مین بعد صاد کے بیان موجود ہی جسکا اشارہ بلاغت بیان ہی اور اطفال پریشان الطاف ہی **معنے معماے قطعہ** میم مکتب کا مدور ہی اور اسکے نیچے کتب رکھی ہوئی ہین پھر کہتے ہین مکتب دو جز سے مرکب ہی یعنے مک وتب دونون کو مجموع کرنے سے مکتب ہو جایگا **محسنات کلام** صبیان اور صاد چشم مشفقی کی فا و قاف کیسے حروف چشمہ دار برعایت صاد صبیان کے لائے ہین سوز و ہلاک وتب و خون خوردن و سوزاک و جگر جس سے تعلق خون کا ہی سب باہم مناسب **الاختلاف** متن مطبوعہ مین

مک کی جگہ صاف یک لکھا ہی۔

نکتہ معرف راز بردہان عرف ادا باید کرد وگرنہ دہان و دیدہ بررف یعنے امتصاص نفع خویش دارد و خطیب راز یرلب طیب نغمات باید تا پریشانی خبطی در ترکیبش ظاہر نشود **شعر** تا خطیب زشت خوان در دل کند طی بیان + حاضران مجلسش گویند خب از ہر کران + **اللغات** معرف بروزن مودب پہچوانے والا اور وہ شخص کہ مجلس امرا مین لوگون کو اپنے موقع پر بٹھائے اور بادشاہ کے سامنے مجہول الحال کی تعریف کرے عرف بالفتح بوے خوش و بالضم شناختگی و نکوئی و احسان امتصاص مکیدن خطیب مرد زن خواہندہ و خطاب کنندہ طیب بالکسر بوی خوش و بالفتح لذیذ و پاک ہونا طی بالفتح و تشدید لپٹنا اور لپیٹ و نیت خب بالفتح و الکسر و تشدید مرد فریندہ و گر بزو فریفتن و گریزی کرنا **معنے ترکیبی نثر** معرف کو چاہیے کہ اپنے دہن کے نیچے عرف ادا کرے یعنے جسکا بیان کرے نیکی و احسان سے کرے اور اگر یہ صفت اسمین نہین ہی تو دہن اور دیدہ دونون رف یعنے امتصاص نفع پر رکھتا ہی اور اپنا نفع چوستا ہی جو مبالغہ بشدت حاصل کرنے سے ہی اور خطیب کے زیر لب طیب نغمات کی چاہیے کہ سب کو خوش آیند ہون تو پریشانی خطبے کی اسکی ترکیب مین ظاہر نہو **معنے ترکیبی شعر** جب خطیب بد آواز بدخوان دل ہی دل مین بیان کو طے کر لے اور لپیٹ جاے تو مزور ہی کہ حاضران مجلس ہر کنارہ سے اسکو خب بتائینگے یعنے مکار و گریز کہینگے **معنے معماے نثر** لفظ معرف مین میم دہان ہی اور اسکے نیچے عرف موجود چھر گئے ہین اگر عرف نہین ہی تو دہن جو میم ہی اور دیدہ عین رف پر رکھا ہوا ہی خطیب مین خا سے ارادہ لب کا ہی اور اس لب کے نیچے طیب برملا رکھی ہوئی ہی اور جو خطیب پریشان ہوگا خبطی ہوجائیگا **معنے معماے شعر** خطیب کا دل طے ہی اور دونون کنارو ںسے اسکے خب حاصل **محسنات کلام** معرف سے عرف اور مقابل اسکے خطیب سے طیب کیسی نکالی ہی اور لب و دہن بھی ٹھرایا زشت خوان طی بیان حاضران از ہر کران

کیسے لفظ ہموزن جمع فرمائے ہین خب از ہر کران کیسا ابلغ ہی معنے ترکیبی و معانی دونون کے واسطے۔
نکتہ قرائے سبعہ کہ ہر یک با دو راے مبین سبع المثانی اندو کوکب سبعہ آسمان دین اند بر چہاردہ ساعت لیلہ سواد قران پر تو انداختہ چنانچہ چہار رکن حروف قرات بنور نام ایشان منورست آلف کہ رقم نافع ست یگانہ ایست و اسطہ نفع روایت راو دال ابن کثیر دلیل ست کثرت ہدایت راو حائے ابوعمرو سر چشمہ حیا تیست اعمار پدر ملت راو کاف ابن عامر کافی بنائے عمارت ونیست انبائے دولت راو نون عاصم کشتی عصمت ست طوفان بدعت راو فائے حمزہ سر خوشیست فی دعوت خانقاہ شریعت راو رائے کسائے رافع رائے التنباس ست اہل کسوت طاعت راشعر تقوم بالقراء او قات دیننا + ومن اجل ھذا سمی الوقت قاریا + **اللغات** قرا جمع قاری بمعنی قرآن خوانان و عبادت کنندہ وپارسا اس معنے مین مفرد ہی مبین آشکار و آشکارا کنندہ سبع المثانی بفتح اول و فتح میم کنایہ سورۂ فاتحہ سے کہ بسم اللہ سمیت سات آیتین ہین مثانی جمع مثنی اس سبب سے کہ دو دفعہ نازل ہوئی مدنی بھی ہی مکی بھی ہی اور ہر نماز مین بار بار پڑھی جاتی ہی اس وجہ سے سبع المثانی نام رکھا اور نیز عبارت تمام قرآن سے کوکب سبعہ قمر عطارد زہرہ شمس مریخ مشتری زحل چہاردہ ساعت لیلہ سواد قرآن سے بھی کل قرآن مراد ہی اسلیے کہ سارے قرآن مین چودہ سجدے ہین واسطہ درمیانی فی سایہ ہر شی کا بعد زوال کے اور اول روز کا ظل کہلاتا ہی و بمعنے خراج وغنیمت و باز گذشتن معنے ترکیبی نشر مصرح کہتے ہین کہ جملہ سات قاری ہین اور ہر ایک کے ساتھ ساتون سے دو دو راوئین روشن اور آشکار اور لگی ہوئی ہین کہ وہ دو دو راوی ہر ایک کے ہین کہ ان دو دو راویون کے ساتھ مین یہ ایسے حرمت و عزت والے ہین گویا سبع المثانی کہ یہ لفظ سورہ فاتحہ اور سارے قرآن کو شامل ہی بنظر تکرار اور بار بار پڑھی جانی کے

کہ داخل جمعیت ہی سبع المثانی انکو کہا اور سات ستارے ہین آسمان دین کے کہ
اُن چودہ پر جو لیلہ سواد قرآن کی چودہ ساعت ہین یہ ساتون پر تو ڈالے ہوے ہین
اور وہ ان ساتون سے مستفیض ہین چنانچہ چار رکن قرأت کے اُنکے نام کے نور
سے منور ہین اول الف رقم نافع کے اور ایسی رقم کہ یگانہ و یکتا ہی نفع رسانی واسطہ
روایت مین اور دال ابن کثیر کی دلیل ہی کثرت ہدایت کی اور ابو عمرو کی حا ایک
سر چشمہ حیات کی ہی واسطے عمرون اور زندگانیون پدر ملت کے اور کاف ابن عامر کا
یہ تو کافی بنا عمارت دین کی ہی واسطے ابناے دولت کے اور نون عاصم کا کشتی
عصمت کی ہی طوفان بدعت سے بچنے کو اور فا حمزہ کی ایک مست ہی حاصل
دعوت خانقاہ شریعت کی اور راے کسائی کی رافع اور دور کرنیوالی راے التباس
کی ہی اہل کسوت طاعت کی **معنے ترکیبی شعر** مظبوط ہوتی ہین بسبب قاریون
کے اوقات ہمارے دین کی یعنے دین کی خوبی و خوشی اُنکی قرأت سے حاصل ہوتی
ہی اسی سبب سے وقت کا نام قاری رکھا گیا **معنے معماے نثر** نفع مین جو الف
واسطہ ہوگا نافع ہو جائے گا اور الف کا یگانہ ہونا ظاہر دال و دلیل باہم مرادف
اور کثرت ہدایت برعایت کثیر کہ اُنکا نام ہی چشمہ حیات کا سر حا ہی جو رقم ابو عمر
کی ہی چشمہ حیات اس سبب سے کہ یہ باعتبار معنے اپنے نام کے یعنے ابو باپ
عمر کے ہین اور اسی واسطے انکی عمر کو اعمار اور انکو پدر ملت کہا ہی کاف مشتق کفایت
سے مناسب کافی اور علامت ابن عامر کی جو کہ اسمین لفظ ابن کا ہی لہذا ابناے دولت
کہا ہی نون عربی مین جو قوسی لکھا جاتا ہی بصورت کشتی کے ہوتا ہی اور نون کشتی
کو بھی کہتے ہین عصمت بلحاظ عاصم کہ دونون مشتق و مشتق منہ ہین فا اور سے
ایک ہین خانقاہ کا سر بھی خا ہی خوش کا بھی خا ہی رے اور را اور راے اور رافع
مین را سبب برعایت علامت را کسائی کے ہین اور کسوت بمناسبت کسائی ایسے
ہی لفظ التباس **معنے معماے شعر** شعر مین حسب ایا سمی الوقت قاریا کے
صرف یہی معما کہ لفظ تقوم کے جز اول سے جو تقو مے بقلب مستوی وقت اور قراء سے

بقلب غیر مستوی قاری بتبدیل ہمزہ بیا بسبب کسرہ ماقبل کے نکل سکتا ہی الاختلاف
شارح نے تو اسکو لکھا نہین مگر مین نے لکھا ہی اگر ناظرین پسند کرین بہتر متن مطبوعہ
مین بجاے اعمار پدر ملت جو بر عایت لفظ ابو کے ہی ضمن ابو عمر مین مد ملت لکھا ہی
اور شعر مین بجاے قرا کے قرایت کہ صحیح قرات ہی لکھا ہی اسواسطے کہ یہ لفظ مہموز
لام ہی نہ ناقص فتامل۔

حکایت مصدر حفاظی را دیدند چون صاد صدر چشم بر در نہادہ تا چہ در آید و سفرہ
چون حروف در از ہم کشادہ تا کہ رسد واقفی گفتش کہ از صلہ وقف چیزی چون
حروف مدغم ذخیرہ کن کہ ارہ تشدید شدائد دور بر سر ست گفت آیت این روایت
بخوان کہ ترکیب مصدر سینہ است و دہان **قطعہ** آن مصدر کہ در اداے حروف +
در دل می برد بلہجہ راست + چون الف زان گرفت صدر کلام + کہ مجرد ز خوردہ
دنیاست + **اللغات** مصدر بضم و فتح دال مشدد مقدم رکھا گیا حفاظ بالضم
و تشدید فا جمع حافظ بس مصدر حفاظ وہ شخص جو حافظون مین مقدم ہو
صدر بالفتح سینہ و مسند و بالا نشین واقف ایستادہ اور جاننے والا کسی چیز کا
صلہ پیوستن اور عطا دینا اور پیوند و خویشی وقف وہ چیز جو کسی کی ملک نہو مدغم
بالضم و فتح غین وہ حرف جو اپنے حرف ہمجنس مین داخل ہوا ہو اور بمعنی پوشیدہ
معنے ترکیبی نثر ایک مصدر حفاظ کو دیکھا یعنے وہ شخص جو سب حافظون مین
مقدم تھا مانند صاد صدر کے چشم در پر رکھے کہ کوئی آجاے اور سفرہ مثل حروف
در کے از ہم کشادہ تا کوئی آ پہونچے ایک واقف نے اُس سے کہا کہ شی وقف
سے جو عطا پاتا ہی اُسمین سے مثل حروف مدغم کے جمع ہونا بھی ضرور چاہیئے
جیسے ایک حرف دوسرے حرف کو مدغم مین ذخیرہ اور پوشیدہ کیر رکھتا ہی
اسلیے کہ آرہ تشدید شدائد دور کا سر پہ ہی یعنے زمانہ کے شدائد اور تکلیفین
ہر شخص کے سر پر لگی ہوئی ہین کہا اس روایت کی آیت پڑھو اور اسکو جان
نہ ترکیب مصدر کے سواے دہن اور سینہ کے اور کیا ہی کہ دونون محل کھانیکے ہین

معنے ترکیبی قطعہ جو مصدر موصوف بدین صفت ہی کہ ادائے حروف مین درد دل کا
اپنے لحبہ راست سے کھو دیتا ہی اُسنے الف کیطرح صدر کلام اسوجہ سے پایا ہی کہ خوردہ
دنیا یعنے ناچیز چیزون سے اسکے مجرد و معرا ہی اور نہ اعراب نہ نقطہ پاک صاف معنے
معماے نثر صاد صدر مین مثل چشم کے ہی جب یہ چشم در بر رکھینگے صدر حاصل
ہوگا حروف در کے ظاہر علحیدہ علحیدہ ہین کوئی کسی سے ملا ہوا نہین ہی مدغم مین بھی
داخل و چھپا ہونا ایک حرف کا خود عیان مصدر مین میم دہان ہی اور صدر سینہ
معنے معماے قطعہ مصدر کا الف کی طرح ہونا ایک یہ کہ دونون بے نقط
اور نیز صدرات کلام کے مصدر سے ایسے ہی ابجد کے الف سے اور حسب ایما
درد دل میں درد ادائے حروف کے لفظ ادا سے اد کو منقلب کیا تو دا بمعنی درد کے
ہوا اور مطابق بلحبہ راست پھر دال کو منقلب کیا تو ادہوا جب یہ الف سے
ساتھ ہوگا ادا ہو جائیگا محسنات کلام تا چہ درآید برعایت انسی در صدر کے ہی
واقف اور وقف دونون بلحاظ معنے جانتے اور نیز وقف قرآنی کے بلحاظ حفاظ کیسے
بلیغ ہین حرف مدغم کو ذخیرہ کہنا تشدید کو ارہ ٹھہرانا اور دور وسر بنظر گردش ارہ
اور سر باعتبار صورت ارہ کے سب مراعات و مناسبات سے ہین روایت مین
بھی ایت موجود ہی اور علی ہذا الاختلاف متن مطبوعہ مین بجاے در کے ادا لکھا ہی
لیکن در بہتر ہی کہ در کے دو ہی حرف ہین اور ہوتا بھی دو لخت ہی بخلاف ادا کو
مناسب ادائے حروف کے ہی۔

فصل فی ذکر الاطباء والمنجمین والشعراء

نکتہ طبیب را کہ صورت طیب اخلاق در طینت نباشد از طب اوجز بطبے یعنے
شگافتن دل نتوان یافتن قطعہ بجرے یا بد حکیم دیدہ + ز آب ہنرش حروف
یم حک + ور فخر طبیب را بریشست + لبس بز باشد بز شک بیشک + اللغات
طبیب وہ شخص کہ دوا جان و بدن کی کرے و ماہر و استاد در کار طبیب بالکسر

بوے خوش طب بہرہ حرکت بچشکی بط کی تفسیر مصرع نے کردی پزشک بکسر تین حرف ثانی زا معجمہ و سکون شین معجمہ وکاف عربی بمعنی طبیب **معنے ترکیبی نثر** جس طبیب کی طینت مین صورت طیب اخلاق کی ہو یعنے خوش خلق ہو اُسکی طب سے سوائے بط یعنے شگافت دل کے اور کچھ نہین پائیگا گویا وہ طبیب دل کا زخم ہی نہ دل کا مرہم **معنے ترکیبی قطعہ** حکیم ایسا بحر ہنر دیکھا ہوا ہو جسکے آب بحر سے حرف یم کے مٹ جائین اور حک ہوجائین ایسے کا شاگرد اور مطب دیدہ ہو اور جو طبیب علم و تجربہ سے بے بہرہ ہی صرف اپنی ریش پر فخر و ناز کرتا ہی تو وہ پزشک نہین بیشک بز ہی **معنے معماے نثر** طبیب و طینت تصحیف طلیب ہین طیب موجود اور اول آخر سے طب حاصل ہوتا ہی اور مقلوب طب کا بط ہی **معنے معماے قطعہ** لفظ حکیم کے دو جز ہین حک و یم جب حک کو سر یم کے واسطے حک کرینے حروف یم لائینگے حکیم ہوگا ایسے ہی پزشک بز ہی اور شک جب پز و شک مجموع ہونگے پزشک ہوجائیگا اور جو پزشک بیشک ہوگا بز ہیگا **محسنات کلام** طبیب طیب طینت طب کیسے عمدہ الفاظ جمع کیے ہین بحر اور آب و یم مناسب یکدیگر طبیب ریش بس بز پزشک بیشک پزشک سے شک نکال کے پھر اسکو بیشک ٹھہرانا کیسا خوب ہی و مثل ہذا۔

تکلمہ منجم کہ چشمہ میم دو دیدہ براطراف مشرق و مغرب می گماردنمی بیند کہ چون دل کہ اخفاو پوشیدگی در درون دارد وکاہن کہ سر و پا یش بلباس جہل پوشیدگی دارد نمی داند کہ بہ کاف نگونساری کذب آہن سرد میگوید **رباعی**

دریاے قضا عمیق نوی دارد + کز نیک نم او نجوم جوی دارد + تو نیست درین بحر جو دکاہن + کز خجلت حق چو کاہ روی دارد + **اللغات** منجم بضم و تشدید جیم مکسور ستارہ شناس و حکم بنجوم کنندہ کاہن فال گو اور شگون بتانے والا کن بالکسر و التشدید پوشش اکنان جمع آہن سرد کوفتن بیہودہ کام کرنا نوی دوری منزل کاہ گیاہ خشک زرد شدہ **معنے ترکیبی نثر** منجم کہ چشمہ میم کی

دو آنکھین جو اطراف مشرق و مغرب مین لگائے رکھتا ہی یہ نہین دیکھتا کہ جن دل جسکے معنے اخفا و پوشش کے ہین خود اسکے درون دل مین بھرا ہی پھر آنکھین تعین کرکے کیا کریگا اور کاہن جو سر و پا اپنا لباس جہل و پوشیدگی کا رکھتا ہی نہین جانتا کہ کاف نگونساری کذب سے آہن سر دکوٹتا ہی کہ آخر جھوٹ سے نگونساری دین و دنیا مین ہوگی **معنے ترکیبی قطعہ** دریا قضا و قدر کا نہایت ہی گہری تھاہ رکھتا ہی اور ایسا ژرف و عمیق ہی جسکے ایک نم سے نجوم کو جو تین حاصل ہوئی ہین اور اس دریا مین وجود کاہن کا مثل ایک نون کے ہی یعنے مچھلی اور خجلت حق یعنے خدا سے یا حق کو کذب کرکے ظاہر کیا ہی اسکی شرم سے کاہ سے منھ رکھتا ہی جس سے مراد زرد روئی ہی **معنے معمائے نثر** منجم کے اول آخر دو میم ہین یہی دو دیدے اسکے ہین اور بیچ مین اسکے نج جسکا قلب جن ہی موجود اور کاہن اسکا سر و پا کن ہی یعنے پوشیدگی اور جب یہ کاف کذب کا نگونسار ہوگا آہن رہجائیگا جسکو کہا ہی آہن سر دمیگوید **معنے معمائے قطعہ** نجوم کے اول آخر نم ہی درمیان مین جوا ی نہر کاہن کا وجود اس بحر مین نون ہی اور کاہ کو جب اسکا روکرینگے کاہن ہوگا **محسنات کلام** دو میم کو دو دیدہ کہنے کی رعایت سے مشرق و مغرب بھی ذکر کیے ہین جنکے اول میم ہی سر و پا ولباس و جہل و پوشیدگی سب باہم مناسب ایسے ہی دریا عمیق نوے نم جو بحر اور مثل انکے۔

نکتہ ایدرویش سر متابعت از قدم تقویم بردار کہ تقوی آنست ورائے رمال را بگذار کہ مآل ہمہ بحکم رحمن ست اگر منجم ورق تقویم را پریشان کند متوقی و متقوی بجمعیت شود و اگر رمال دل راست در پیش آرد خویش را از ریل و بیجا پیل بیند **قطعہ** رمال رائے خویش کند صرف جمع مال + در حرف نامش ار نگری نیست جز رمال + مستخرج ست از طبعش مست خرج خویش + بر قلب چرخ از ستم آشفتہ خستہ حال + **اللغات** تقویم قیمت کرنا اور سیدھا کرنا اور حساب یک سالہ نجومیون کا اور وہ چند ورق ہوتے ہین جن مین حرکات اور احوال

ستارون کا لکھا ہوتا ہی تقوی بفتح اول وثانی فارسیون کے استعمال مین بکسر وا وبھی ہی ڈرنا اور پرہیزگاری متوقی نگاہداشتہ شدہ متقوی قوت یافتہ شدہ رمل نام علم وریگ اور ریگ جو ہوا سے بکھان مین پڑجاے رمال بکسر ریگہا جمع رمل مستخرج بکسر را باہر لانیوالا و بفتح را باہر لایا ہوا استخراج سے جسکے مغنے ہین انخود کوئی چیز نکالنا معنے ترکیبی شعر مصرع کہتے ہین اے درویش سر متابعت کا قدم تقویم سے اٹھالے یعنے پیروی واتباع تقویم کی مت کر بس یہی تقوی اور پرہیزگاری ہی اور راے رمال کی چھوڑدے اسکا معتقد مت ہو کسواسطے کہ انجام جملہ کامون کا حکم رحمن پر ہی نجومی تقویم کے خبط مین گرفتار ہی اگر تقویم کو پریشان کرے تو دو فائدون سے خالی نہین ہی یا متوقی ہوگا یا متقوی یس اپنی جمعیت مین پریشان حالی سے محفوظ رہیگا اور اگر رمال دل راست خیر کچ حاصل کرے اور ایسے دل کو حاضر کرکے دیکھے تو آپکو رمل وبیحاصل دیکھے یعنے ناچیز وناکارہ کہ مفت عمر اسمین ضایع کی معنے ترکیبی قطعہ رمال ہمیشہ اپنی راے کو جمع مال مین صرف کرتا ہی اور حال یہ کہ اگر اُسکے نام کو دیکھو تو اُسکے حرف سواے رمال کے نہین ہین جو ریگ تو دون کے مغنے مین ہی اور مستخرج اپنی طبیعت سے مست اپنی خرج کا ہی یعنے یہ طبیعت مین جما ہی کہ مین اپنا خرج اپنی راے سے نکالتا ہون اور آسمان جب اس خرج کو قلب کردیتا ہی یعنے اُلٹا تو پھر دیکھو اُسکے ظلم سے کیسا پریشان اور خستہ حال ہوجاتا ہی بس چرخ کے قلب کا کچھ علاج نہین جانتا معنے معماے شعر سر متابعت کا میم ہی اور قدم تقویم کا بھی میم جب اس سر کو اس قدم سے اٹھا لینگے تقوی رہیگا اور رمال کی را کو جب چھوڑدینگے مال رہیگا تقویم کو پریشان کرنے سے متوقی یا متقوی حاصل ہوتا ہی رمال کا دل الف ہی اسیواسطے راست بھی کہا ہی اگر رمال الف کو اپنے سامنے لائے ارمل ہولے جو تفضیل رمال کی ہی معنے معماے قطعہ رمال تتشدید ورمال بکسر را تجنیس تام مستخرج کے دو جز ہین مست وخرج اور قلب خرج کا چرخ ستم آشفتہ مست ہی محسنات کلام سر اور قدم پریشان وجمعیت متضاد دل راست در پیش آرد کیسا لطف ہی

کہ وہ دل الف ہی جو راست ہوتا ہی پیش آور دسے یہ مراد کہ دل کو حاضر کرکے متوجہ ہوا **الاختلاف** متن مطبوعہ مین خویش را رمل بجاے ارمل خلاف معما کے لکھا ہی۔

نکتہ اے درویش ازراے رقم پریشان قمر دل خالی کن کہ قم یعنے روشن گردم از سراچہ سینہ یابی و دلیل دال عطارد را متابعت مکن کہ بر سر راہ حق عطاے کبرے و کامل بینی و بہاے زہرہ منگر تا صفا شگوفہ انوار دلت روشن سازد و بوستان مہر از سین شمس پرداز کہ شم واردات خاطرت گلشن گرداند و خاے مریخ را بدندان آہن خاے توکل درہم خاے تا مری طویت ترا حلاوت بخشد و یاے مشتری یعنے قوس خانہ او را درہم شکن تا میم محافظت حق قبہ صورت سر سپر اسیر تو گردد و دامن لام احکام زحل را از پا در افگن تا رخ یعنے دوری از عتاب و عذاب بخشند قلم از قدم ثوابت بردار تا سر فرازی خط ثوابت دہند **مثنوی** زان رقم صفر شد ز برج حمل + کہ از وی نشد اناے امل + زان منجم الف ز ثور نگاشت + کہ بیک نقطہ اختیار نداشت + از دو پیکر علامت آمد با + کہ نشد از دو دل یقین یکتا + جیم کج وا نمود ت از سرطان + کہ ز کجرو مجوی راست نشان + زیر تقدیر قد شیر خم ست + از اسد حرف دال بادان رقم ست + سنبلہ خوشہ چین زد اس قضا ست + حرف تنبیہ آن ترا از یا ست + تا بمیزانت راست ناید زیب + چشمہ واو از وست علت و عیب + در رقم زان نشان ز عقرب زاست + کہ نشانش بحکم عقرب زاست + عوض قوس حا ست زانکہ بہشت + قوس گردون رسد بہشت بہشت + حکم نہ چرخ لغو و بر باز یست + زان زطاجدی را رقم سازیست + دلو شد یا ز حکم اختر کوی + کہ یر یزدہ آبرو از وی + حوت دان صید حکم ایزدی + یا الف شکل شست بین با وی + **اللغات** قم بالفتح جاروب کردن خانہ انوار بالفتح روشنی ہا و شگوفہا بر تقدیر اول جمع نور بالضم و بر تقدیر ثانی جمع نور بالفتح شم بالفتح و التشدید سونگھنا مری بالضم و ہمزہ در آخر بروزن مقیم سر معدہ جو حلق سے لگا ہوا ہی مجراے طعام و بروزن امیر

نیزو بالفتح گوار اطویت بفتح وتشدید ضمیر ونیت وچاه یای ترکی مین کمان قبه بالضم و
التشدید بنای مدور جیسے گنبد اور کلس عماری وسپر اور مانند اسکے زح بالفتح وتشدید
جا دور کرنا انا بکسر ظرف وبرتن داس ورانتی حی بالفتح وتشدید زنده معنے
ترکیبی نثر مصرحہ نے اس نثر مین سیارات سبعہ اور انکی علامتون کا جو تنجیم مین مقرر
ہوے ہین برعایت حرف آخر سیارہ کے ذکر کیا اور معنے ترکیبی ومعمائی بھی خود ہی
ہر ایک سیارہ کے ساتھ ادا کردیے اگرچہ حاجت کچھ اور لکھنے کی نہین لیکن بطور
اختصار ضرورةً کچھ لکھون چنانچہ اول قمر سے جو سیارہ فلک اول کا ہی شروع کیا ہی
اور علامت اسکی را ہی کہ قمر کا حرف آخر ہی بس مصرح کہتے ہین اسکے رقم کی را ے
پریشان سے دل کو خالی کر تو سراچہ سینہ کا اپنی گرد غم سے جھاڑا بھارا پائیگا
پریشان بدینوجہ کہ اور حرفون سے الگ ہی دوسرے فلک پر عطارد ہی اسیکی
علامت دال اور دال ودلیل کے ایک ہی معنے ہین راہ بتانیوالا بس فرماتے ہین
کہ عطارد کی دال کا جو دلیل ہی اسکی راہ بتانے پر مت چلے اور راہ حق پر چل
جسکے سر راہ پر عطاے کبری اور کامل پائیگا ظاہر ہی جب عطارد کی دال سے
اعراض کیا تو را ہی جسکے سر پر عطا رکھی ہوئی ہی اسی را کو مصرحہ نے راہ حق
ٹھہرایا ہی بلحاظ را کے جو راہ مین ہی تیسرے فلک پر زہرہ ہی علامت اسکی ہا
تو اسکی ہا کیطرف مت دیکھ تو نور کے شگوفے تیرے دل کو روشن کردین جب
زہرہ کی ہا سے چشم پوشی کی جائیگی زہر بمعنے شگوفہ کے رہ جائیگا کہ اسکی ہا
دوچشمی سے صورت کلی کی عیان ہی چوتھے فلک پر شمس ہی اسکی علامت سین
لیکن تو اس سین سے بھی اپنے بوستان محبت ومہر کو خالی کر تو شم رہ جاے جو
واردات آلہی سے ہین جنسے خاطر تیری گلشن ہوجاے پانچوین فلک پر مریخ ہی
اسکی رقم خا بس اس خا کو دندان آہن خا توکل سے چاب ڈال تب تیری نیت
کی مری کو لذت وحلاوت ملے اور ظاہر کہ بعد چاب لینے خا مریخ کے مری رہیگا
چھٹے فلک پر مشتری ہی اسکی رقم یا اور کمان کو بھی یا کہتے ہین اور اسکا خانہ بھی

لگمان ہی بس مضارحم کہتے ہین قوس جو اسکا خانہ ہی یعنے یا اسکو خوب توڑ دے تو میم
محافظت حق کا قبہ کی صورت جیسے سر سپر پر ہوتا ہی تیر اسیر ہو جاے صورت
اسکی یہ ہی کہ جب یا کوکہ خانہ اصلی اسکا ہی توڑ ڈالا تو مشتر رہا جسکے سر پر میم محافظت
حق کا قبہ کی صورت رکھا ہی اور میم کے بعد شین تے رے بصورت سپر کے ظاہر ہی
ساتوین فلک پر زحل ہی علامت اسکی لام بصورت دامن بس اس دامن کو اسکے
پانون سے جو سیدھا سر لام کا ہی گرا دے تو زح رہ جائیگا جو دوری عتاب و عذاب
سے بخشتا ہی اب سیارے تو ہو گئے رہ گئے ثوابت جو فلک ہشتم پر ہین انکے قدم
سے بھی قلم اُٹھا لے یعنے انکی چال گردش سے بھی کنارہ کر تو تجکو سرفرازی حصہ
ثواب کی حاصل ہو اسکی صورت یہ ہی کہ ثوابت ثوابت اول بکسر با دوم بفتح
با بس ثوابت کی تا نفس کلمہ کی ہی اور ثوابت مین تاے خطاب جسکو سرفرازی
ثواب سے حاصل ہی یہ سب بیان سیارات سبعہ کا تھا کہ انکی گردش و حرکت
کا مقید و معتقد نہو ہر شی کو مالک الملک سے سمجھے رہ تو فوز عظیم کو پہونچے اور
معنے معانی معنے ترکیبی کے ساتھ بیان ہوتے گئے ہین ناظرین خیال فرما کے سمجھ لین
معنے ترکیبی مثنوی اس نظم مین بارہ برجون کا بیان ہی مع انکے رقوم
کے اور انکے رقوم بحساب ابجد کے ہین یعنے ابجد سے حطی تک چنانچہ فرمایا
کہ برج حمل کی علامت جو صفر و نقطہ مقرر ہوا ہی اس بات کو جتاتا ہی کہ اس سے
کسی کا ناے امل پر نہین ہوا ہی کوئی اس سے متوقع کامیابی کا نہو اور ثور کی علامت
مین نجومیون نے الف لکھا کہ اسکو ایک نقطہ کا بھی اختیار نہین ہی جیسے الف ایک نقطہ
نہین رکھتا اور دو پیکر کی علامت با ٹھرائی ہی تا جان جائین کہ یہ دو دل ہی اس سے
یقین نہین کہ یکتا ہو سرطان کی علامت جیم مقرر کرکے ظاہر کر دیا ہی کہ یہ کج ہی اس
کجرو سے راستی کا نشان مت ڈھونڈھے اور سرطان اگلے پچھلے پانون دونو سے
دونون طرح آگے پیچھے کو چلتا ہی اس سبب سے کجرو کہا ہی دیکھو برج اسد
کہ سب مین غالب و زبردست ہی اسکی علامت دال مقرر کی ہی تا سمجھ لین

کہ قدشیر کا حکم تقدیر کے پیچھے دال ساخمیدہ اور دوتا ہو رہا ہی بس بدون حکم تقدیر
کے کیا کر سکتا ہی معمول ہی کہ کھیت کاٹنے والونکے ہاتھ سے بالیان گرجاتی ہین اُنکو
خوشہ چین بین لیتے ہین سنبلہ بھی خوشہ چین داس قضا کا ہی اسیلیے رقم اسکی ہا
ٹھرائی جو بھنے بگیر کے ہی پھر اسکا کیا مقدور اور کیا دستگاہ ہی جو کسی کو کچھ دے سکے
بلکہ یہ ہاتیری ہی تنبیہ کے واسطے ہی کہ تو آگاہ ہو جاے اب میزان کی کیفیت سنیئے
کہ اسکی رقم واو ہی جو حرف علت وعیب سے ہی سو یہ اسیواسطے کہ تیرے میزان
مین اسکی علت وعیب کے معاملہ مین ریب وشک نہ آنے پائے راستی سے اُسکی
زیب ہو جاے حقرب کا نشان سینئے زا ہی یہ زا اس توجیہ کو سمجھاتا ہی کہ یہ عقرب
کی زا عقرب زا ہی ہی ہمیشہ دکھ اور مصیبت ہی اس سے پیدا ہوتے ہین عوض قوس
کا حا ہی یہ حا کہہ رہا ہی جسنے قوس گردون کو چھوڑا وہ ہشت بہشت کو پہونچا ہشت
بہشت بر عایت حا کہ آٹھ عدد والی ہی اور قوس گردون متعلق اول مصرعہ سے اور
جدی کی رقم جو طا قرار دی ہی جسکے نو عدد ہین یہ طا پکار رہی ہی کہ احکام جملہ نو آسمانون
کے لغو و بازی پر بنا کیے گئے ہین دلو کی علامت اُس شخص نے جو اختر کے حکم بیان
کرتا ہی یا مقرر کی کہ اسکے عدد دس ہین اس خیال سے کہ یہ دس ابرؤنکو آبرو والون
کی روسے بٹوئیگا اور دس سے مراد کثرت ہی نہ عدد مقرری اب فقط برج حوت رہ گیا
اُسکی علامت یا مع الف ہی جسکے عدد گیارہ ہوے یہ تو خود شکار حکم ایزدی کا ہی اور
اسکے پاس ہی یا مع الف بصورت کانٹے ما ہی کے موجود اب سب بارہ برجون کا
بیان ہو گیا منجملہ اُنکے ایک کی علامت صفر اور دس کی علامت ابجد کی الف سے
یاے حطی تک تو یہ سب گیارہ علامتین ہوئین یارھوین یا مع الف ان نثر و نظم کے
معنے ترکیبی و معانی سب بیان ہو گئے سوا انکے اور کوئی معلوم نہین ہوتی واللہ اعلم
بالصواب **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بہاے زہرہ کی جگہ بہار اور زح کے بجاے
زحخ اور رقم صفر کے ٹھکانے رخم آ عدیا کی جگہ یا اور حرف دال کے بجاے رقم دال
داس مین داش عقرب زاست کو عقرب راست حاست کا خاست نشان

قوس مین دلو شد کی جگہ دیو شد سب غلط ہین کاتب تو اکثر غلط نویس ہوتے ہین مگر
مصحح اگر مصحح نہون تو صحت کہان —

نکتہ شعراے روزگار نقد عین شعر آبدار در شراے ابکار نہادہ اند و از صلت
جزلت مذلت پیش چشم ایشان نمی آید دبیران فلک مقدار از بسکہ عطارد سایہ
مہر از سر ایشان برگرفتہ الف و نون قلم و دوات بر طرف افگندہ اند و از جفاے
چرخ پیر شدہ اند **قطعہ** شد مزلزل میان بیم و امید + دل شاعر ازان بود عاش +
ہست دالی دبیر را بر سر + تا بر آرد نمی ز چاہ معاش + **اللغات** شعرا جمع شاعر
شرا خرید فروخت ابکار بالفتح جمع بکر زن بکر او رسخن ناگفتہ صلت بکسر عطا و انعام
و پیوند دبیر بفتح صاحب نظم و نثر برگرفتن اٹھالینا رعاش صاحب رعشہ **معنے
ترکیبی نثر** مصرح کہتے ہین کہ شعرا کا یہ حال ہی کہ نقد عین یعنی شعر آبدار کو شراے
ابکار مین رکھا ہی یعنی کیسے کیسے نقد جید عمدہ عمدہ فکرون کے خرید مین دیئے ہین
غرض ایک کو چھوڑا دوسرے کو اختیار کیا ایسے ہی بار بار عمدہ سے عمدہ کے خریدار ہوے
ہین اور صلت کا یہ حال کہ سواے لت مذلت کے اور کچھ سامنے انکے نہین آتا ہی
اور دبیر فلک مقدار از بسکہ سایہ مہر و محبت کا عطارد نے انکے سر سے اٹھالیا
الف و نون قلم و دوات کو ایک کنارہ ڈالے ہوے ہین اور جفاے چرخ سے پیر
ہو گئے یہ حال زمانہ کے شاعرون اور دبیرون کا ہی **معنے ترکیبی قطعہ** ایسا
وقت ہی کہ شاعرون کا دل نہایت رعشہ مین پڑا ہوا ہی اور رعاش ہی بسبب
بیم و امید کے اور دبیر کے سر پر جو ایک دال رکھی ہی دال نہین ہی گویا ایک
دلو ہی کہ اپنی چاہ معاش سے کچھ نم نکالے معاش کو اسکی چاہ بنظر نہایت پستی و
تنگی کے کہا ہی **معنے معماے نثر** شعرا مین حرف عین درمیان شرا کے واقع ہی
اور کلمہ صلت مین لت ہی جو صاد کے سامنے پڑی جسکو چشم سے تعبیر کی ہی
دبیران مین حرف دال رقم عطارد کی ہی جب یہ سایہ اپنا اٹھالیگا بیران رہیگا
پھر الف نون اسکا جو مثل قلم دوات کے ہی بر طرف افگندہ ہوگا بیر رہیگا

بصورت پیر معنے معماے قطعہ شاعر کا دل رعاش ہی دال دبیر مراد دلو سے ہی
اور اسکے بعد بیر بمعنی چاہ محسنات کلام نقد عین شعر آبدار کیسا ابلغ ہی صلت
لت مذلت سب مین لت نکلتا ہی دبیر فلک عطارد سایہ مہر سب مراعات
سایہ کے لیے باوصف صفت خاص افتادگی کی برگرفتن کیا ہی خوب ہی اور
ایسی ہی اور خوبیان الاختلاف متن مطبوعہ مین بجاے انکار آب کا راور
صلت کا وصلت جزلت کی جگہ خیرات دبیران کے بجاے پیر فلک قطعہ مین فرلزل کا
فرازل دال دبیر والی کی جگہ سب غلط ہین۔
حکایت یکے از باریک بینان لغزی چون نقش زلف خوبان نقش بستہ بود و قلم مشکینش
بدانگونہ در صفت موی از روی بتان چین چہرہ کشادہ کہ خامہ مانی از شرح آن چون
موی سمور در سر می آمد شاعری تیز زبان چون شانہ پردہ از نشانہ آن عقد بکشاد
و ہزار لاف پریشان آغاز نہاد یکی از روسا بشنود و گفت شاعر کہ از نام خود بلا قد
بہ تیغ زبان چون الف موی شگافد قطعہ شعر آن شد ز زمرۂ شعرا + کہ نہد بر فراز
شعرش پا + لیک ز آشفتگی شعر گزاف + بسکہ سرہا رسد بعرش زلاف + اللغات
لغز چیستان و سوراخ موش کلان مانی نام نقاش معروف سمور بفتح اول و تخفیف
میم نام ایک جانور کا ہی قسم روباہ کی کہ اسکے پوست سے پوستین بناتے ہین
اور اُس پوستین کو بھی کہتے ہین عقد بالفتح گرہ دینا گزاف بکسر اول بر وزن
غلاف بیہودہ وہرزہ و بیحد و بیحساب و بضم اول نیز معنے ترکیبی نثر ایک نے
باریک بینون سے ایک چیستان مثل نقش زلف خوبون کی لکھی تھی زلف خوبان
سے تشبیہ مشکل اور پیچ در پیچ ہونے مین ہی اور وہ چیستان تھی بھی زلف کے
نام سے چنانچہ فرمایا کہ اُسکے قلم مشکین نے بالون کی صفت مین مُنھ بتان چین
سے چہرہ کھولا یعنے صفت کیا کی تصویرین بتان چین کی بنائین اور ایسی کہ مانی
کے قلم اُسکی شرح سے مثل موے سمور کے سر مین آتی تھی یعنے سر ٹیک دیتے تھے
ایک شاعر تیز زبان نے شانہ کیطرح پردہ نشانہ اُس گرہ سے کھول دیا یعنے

جیسے شانہ سے گرہ بالون کی سلجھ کے کھل جاتی ہی اس تیز زبان نے بھی اسکو کھول دیا اور ہزارون شیخیان بے فائدہ شروع کین ایک نے رئیسون سے سنا اور کہا کہ شاعر جو اپنے نام سے لاف زنی کرے تیغ زبان سے چاہیئے کہ الف کیطرح بال کو چیرے تو لاف زنی اُسکی بڑھکے ہوئی **معنے ترکیبی قطعہ** یعنے زمرہ شعرا مین اشعر سب سے بڑھکے شاعر وہ ہی کہ اپنے شعر کے سر پر پانون رکھے یعنے پامال وبے اعتبار نسمجھے لیکن ہوتا یہ ہی کہ شعر گزاف کی آشفتگی سے بہتون کے سر عرش پر پہونچتے ہین یعنے لوگ اُنکے لاف وگزاف کی بیہودگی کا خیال کرکے ہر قسم رعایت مرعی کرتے ہین اور یہی رتبہ پاجاتے ہین **معنے معماے** نثر نقش نقش تجلیس سمور کا اول آخر سر اور موا اسکے بیچ مین واقع نشانہ ہین پردہ نون ہی جب کھل جائیگا شانہ رہیگا لاف پریشان بھی الف ہی یعنی ہزار شعر یعنی مو کے ہی جب الف تیغ زبان کا اس مین آئیگا اور موشگافی کریگا تو شاعر ہوگا **معنے معماے قطعہ** شعرا کا الف پانون ہی جب شعر کے سر پر رکھا جائیگا اشعر ہوگا اور شعر آشفتہ عرش ہی **محسنات کلام** جو کہ یہ حکایت ایک لغز کی صفت مین لکھی ہی اور اُسمین بیان زلف کا اسلیے پہلے ہی سے باریک بینیان کے ساتھ شروع کی نقش بستن نقش جمانا اور تصویر بنانا دونون معنے کے واسطے کیسا لطیف ہی ایسے ہی قلم مشکین برعایت زلف اور نیز صفت قلم اور شانہ اور تیز زبان اور تیغ اور ہزار ولاف کہ قلب اسکا بھی الف ہی اور سوا انکے بہت خوبیان ہین **الاختلاف** شارح نے معما لاف کا نہین لکھا متن مطبوعہ مین در سری آمد کے بجاے می آید موشگافد کی جگہ می شگافد صحیح نہین ہی ـ

الباب الرابع فی الزھد وفیہ فصول

الفصل الاول فی العبادت والفسق ومایناسبہا

نکتہ مطیع ہر جا کہ نزول کند بار گیر اور ااز عزت بر دیدہ جاے دہند در لفظ مطیع بنگر

که مطی ست بر بالاے عین و متمرد عاصی ہر کار که با تمام رسباند رد خلق در عقب او باشد
و لفظ متمرد متم این معنی ست که متم ست ورد در پے او نظم دل صالح آمد الف و ار
راست + از انش ہر جا که شد صلح خاست + تبه کار خالی ز فر بہی ست + تباہے اگر
باز دانی تہی ست + اللغات مطیع فرمانبرداری و طاقت کرنے والا بار گیر
اسپ و شتر و گاو مطی بفتح میم سواری و مرکب متمرد بضم بروزن متولد سرکش و
یاغی و نافرمان متم بضم میم و کسر میم ثانی تمام کنندہ و کامل کنندہ بہی بفتح و یاے معروف
نکوئی و بہتری و صحت معنے ترکیبی نثر یعنے مطیع جس جگہ جاتا ہی اُسکا تو کچھ کہنا ہی
نہین سواری وغیرہ جو اُسکے آرام کی چیزین ہوتی ہین بڑی عزت سے اُنکو آنکھون پر
جگہ دیتے ہین دیکھ لے لفظ مطیع کو کہ مطی بالاے عین واقع ہوا اور نافرمان گنہگار کوئی
کام پورا کرے اُسکے پیچھے رد خلایق لگا ہی رہتا ہی خود لفظ متمرد متم اس قول کا ہی کہ متم
ہی اور رد اسکے پیچھے معنے ترکیبی نظم دل صالح کا ایسا ہی جیسے الف سیدھا بے بل
بے کج اسی سبب سے جہان وہ جاتا ہی اُس سے صلح و ملت ہی پیدا ہوتی ہی اور
جو تبہ کار ہی فر بہتری و نکوئی سے خالی ہی اصل یہ ہی کہ تباہی کو اگر جانے اور خیال
کرے تو وہ خود تہی ہی معنے معماے نثر مطیع مین لفظ مطی کہ سواری کے معنے مین
ہی عین پر کہ چشم ہی رکھا ہوا ہی اور متمرد مین اول متم ہی اور پیچھے اسکے رد لگا ہوا
معنے معماے نظم صالح کا دل الف ہی جو راست ہی باقی صلح جو الف کو گھیرے ہی
اور تباہی تہی ہی اسطرح سے کہ تے با ہے یعنے تے ہے کے ساتھ ہی محسنات کلام
مطیع و متمرد دونون فقرون مین دونون کا بیان داخل صنعت تضاد ہی متمرد کے
مناسب الفاظ متم اور اتمام کیا ہی خوب ایراد کیے ہین کہ صنعت اشتقاق
پر شامل ہین —

نکتہ عت از روے لغت تکرار و الحاح ست در مسالت غرض آنکہ عبادت
کہ اول و آخرش بتکرار ذکر و الحاح دعا کہ کمال خضوع ست آراستہ نباشد
باد و ہوا باشد شعر عین الیقین چراغ راہ عبادت آمد + این عین اگر نداری در دست باد آمد

اللغات عت کے معنے مصورح نے لکھدیے الحاح بالکسر بار بار کسی بات کو کہنا مسالت بالفتح وفتح ہمزہ ولام مانگنا وسوال کرنا خضوع بضمتین فروتنی کرنا یقین کے تین درجے ہین علم الیقین وہ کہ کسی شی کو بیقین جانتا ہی عین الیقین جیسا جانتا تھا آنکھ سے بھی دیکھ لیا حق الیقین کہ خود اپنے ہی اوپر گذر جاے **معنے ترکیبی** شر مصورح سے کہتے ہین خوشامد اور گڑگڑانے کو جو کسی شی کے سوال و مانگنے مین کیجاے عت سے کہتے ہین اس سے ہماری یہ غرض ہی کہ عبادت اگر اول اور آخر اُسکا تکرار ذکر ا ور الحاح دعا کے ساتھ کہ نہایت عجز و فروتنی ہی آراستہ نہو وہ عبادت کچھ چیز نہین محض باد و ہوا ہی **معنے ترکیبی شعر** عین الیقین چراغ راہ عبادت کا ہی یعنے عبادت کا مشغول ہونا جب ٹھیک ہی کہ عین الیقین اسکا ہو کہ گویا معبود حقیقی کو دیکھتا ہی اور وہ حاضر ناظر ہی اور اگر یہ عین عبادت مین نہین رکھتا تو سواے بادت کے اور کیا پائیگا جسکے معنے ہین ہوا تیر سے واسطے ہی **معنے معماے نثر** عبادت کے اول و آخر سے عت نکلتا ہی کہ عجز و الحاح کے معنے مین ہی پس اگر عبادت مین عت نہو تو پھر باد ہی باد ہی ای محض بیہودہ **معنے معماے شعر** عبادت کی عین چراغ راہ عبادت کی نہو گی تو بادت رہیگا اور تاے خطاب بمعنی باد ترا ای باد ہراے تو **محسنات کلام** تکرار و الحاح مسالت دعا خضوع سب مناسب یکدیگر ــ

نکتہ عباد باید کہ چشم بر داب دل یعنے جد و تعب نفس دارد چہ اگر عابد عین عجب برقدم و روش خود دارد ہر روز ابعد باشد **نظم** عین عابد شد مشرف برابد + زانکہ از نور یقین دارد مدد + راستی چو درمیان چشم و دل + کز الف شد عبد عابد ای مقل +

اللغات عباد بالضم جمع عابد داب دستور و قاعدہ جد بالکسر کوشش و درشتی تعب بفتحتین رنج و ماندگی عجب بالضم خویشتن بینی مقل بضم اول و کسر ثانی درویش اور اندک کنندہ اور بردارندہ کسی چیز کا **معنے ترکیبی نثر** عابدون کو چاہیے کہ چشم داب دل یعنے کوشش و رنج نفس پر رکھین مطلب یہ کہ موافق دستور و قاعدہ کے نفس کشی مین دریغ نہ کرین اسلیئے کہ اگر عابد عین عجب کو

اپنے قدم اور روش پر رکھیگا اور چال و دستور کو اچھا سمجھے گا جیسا کہ صورت اول
مین قرب حاصل ہوتا ہی اس صورت مین ویسے ہی ہر روز ابد ہوا چلا جائے گا
معنے ترکیبی قطعہ دیکھو عین عابد کو جو نور یقین کی مدد سے ابد پر مشرف ہوئی ہی
یعنے یہ آفتاب تو سال بھر مین ایک دفعہ مشرف بشرف ہوتا ہی یہ عین ہر وقت
مشرف بابد ہی پس ای درویش تو اپنی چشم و دل کے درمیان مین راستی ڈھونڈھ اور
ٹٹول دیکھ لے عبد مین الف آنے سے عابد ہوا جسکے وصف تجکو معلوم ہوے **معنے
معماے نثر** عباد مین عین جسکو چشم کہا ہی باد پر ہی اور باد کا دل داب تو گویا چشم
کا داب پر ہونا چاہیئے اور جو اس عین کو عابد اپنی روش کے قدم پر رکھیگا ابد
ہوگا **معنے معماے قطعہ** عابد کی عین کے بعد لفظ ابد موجود عبد کی عین و دل
مین الف آنے سے عابد حاصل ہوگا چشم عبد کی عین اور دل اسکا بے جو بیچ کا
حرف ہی **محسنات کلام** بمناسبت عباد کے باید سے باد نکل سکتا ہی اور داب
تو مقلوب ہی باد کا ہی چشم بر دل نفس عین قدم روش سب مراعات عین کے
لفظ مین کیسا ایہام ہی برعایت لفظ شرف کے آفتاب سے اور لفظ روز کا بھی
یہی حال ہی آفتاب سے اور انکے سوا اگر طالب ہو ملاحظہ فرماؤ کہ سب عیان
ہین یہ جو کہا ہی عین عجب بر قدم و روش خود وارد کیا ہی ابلغ ہی کہ قدم خود کا دال
ہی اور عابد کا قدم بھی دال۔

نکتہ مستور اگرچہ بظاہر مست دلی نماید اما روے دلش در آخرت باشد و ناسک
اگرچہ روبش بہر دم با شما دامن از ایشان بکاف کلائت و حراست درچیدہ
باشد **نظم** باز گو دید ست ناسک از کسان + در دلش بنگر گزین یابی نشان +
طبع صالح دم از ان عالم زدست + حاصل دنیا از ان برہم زدست + **اللغات**
مستور پوشیدہ شدہ و پوشانندہ کما قال اللہ تعالیٰ حجابا مستورا ای ساتر
ناسک عبادت کرنیوالا اور راہ خدا مین قربانی کرنے والا **کلائت** بر وزن
و معنی حراست بمعنی نگہبانی برہم زدن لوٹ پوٹ کرنا **معنے ترکیبی نثر** مصراع

کہتے ہین ایک فرقہ مستورون کا ہی کہ وہ آپکو دوسرے رنگ مین چھپائے ہوے ہوتے ہین
کہ بظاہر مست دلی ظاہر کرتے ہین یعنے ایسا اظہار کرتے ہین کہ کوئی دیکھے تو کہے کسی
نشہ مین مست ہین اور وہ نشہ مین عشق کے مست کہ جسکے چھپانے کو یہ اختیار
کیا ہی بس مست دلی تو ظاہر ہی لیکن رو دل اُنکا آخرت کیطرف ہوتا ہی لہذا
مستور کو ایسا ہونا چاہیے دوسرا فرقہ ناسکون کا یعنے عابدون کا جنکو سالک
کہتے ہین انکو ایسا ہونا چاہیئے کہ روا نکا تو مخلوق مین ہو لیکن دامن انکا کاف
کلائت وحراست کے ساتھ سمٹا ہوا ہو یعنے لوگون سے تو ملین لیکن دامن اپنے
سمیٹے ہی رہین کہ لوث دنیا مین بھرنے نپائے غرض مست وسالک دونون
کی کیفیت بیان فرمادی **معنے ترکیبی نظم** ناسک اگرچہ لوگون مین ملا ہوا ہی
لیکن اپنے پھرا ہوا ہی تو اُسکے دل کو دیکھ ضرور اسکا نشان اور پتہ پائیگا اور
صالح کی طبیعت اُس عالم سے دم مارہی ہی یعنے اُسکے شوق مین ہی اس سبب
سے اُسنے حاصل دنیا کو برہم کیا ہی **معنے معمائے نثر** مستور کا اول جز مست
ہی یہ دنیا کی طرف ہی دوسرا ورکہ اسکا دل روجو آخر مین ہی اسی واسطے رو
در آخرت فرمایا ہی ناسک کا رو لفظ ناس ہی بمعنے مردم اور کاف اسکا دامن جسکے
معنے منع اور باز داشتن کے ہین اسی لیے درچیدہ باشد کہا ہی **معنے معمائے نظم**
قلب ناسک کا کسان ہی صالح کا قلب برہم زدہ حاصل **محسنات کلام**
روے دل مستور کا کس خوبی کے ساتھ آخرت مین کیا ہی بنظر آخر مین واقع ہونے
کے ایسے ہی دوسرے فقرہ مین دامن ناسک کا کاف سے سمیٹا ہی جو بمعنی باز داشتن
کے ہی۔

نکتہ زاے زاہد روے پوش ست بزہد یعنے بناے نفس وہوا و تاے تقوے
تجلی ست بر سر طبع قوی پیل آسا **قطعہ** زاہد ز دست دردلش آید زسوز عشق
با نقش زہد تار ہد از نار عاقبت + دل راکہ از تخفیف فسق ست دال ولام + آمد
دلیل تقویت او ز تقویت + **اللغات** ہد بالفتح وتشدید شکستن اور

ویران کردن کجک آنکس ہیل بانان تقویت بالفتح قوت دینا التقویت تقوی بالفتح پرہیزگاری اورتا اسمین مصدری ہی معنے ترکیبی نثر زا زاہد کی ہد کو اندر چھپائے ہوے ہی یعنے پوشیدہ پوشیدہ بنیاد نفس وہوا ڈھاتی اور ویران کرتی ہی اور ظاہر ہی کہ زہد ایک پوشیدہ چیز ہی جسقدر زہد بڑھیگا بنیاد نفس وہوا کی گھٹےگی اور تا تقوی کی ایک کجک ہی سر پر طبع قوی ہیل آساکے کہ یہ کجک اسکو بس مین کرتی ہی معنے ترکیبی قطعہ زاہد سوز عشق سے اپنے دل مین ایک آہ لگاتا ہی تو نقش زہد کے ساتھ کہ ہم صورت زہد کا ہی نار عاقبت یعنے دوزخ سے بچ جاے اور دل کے واسطے کہ فسق کی نحیفی سے دال ولام اسی خمیدہ ہورہا ہی اور اسکی تقویت کی دلیل تقویت یعنے تقوی مین سے معلوم ہوئی ہی کہ تقوی سے تقویت حاصل ہوتی ہی کر رہا ہی اسلیے کہ تقوی اور تقویت دونون ایک ہی قالب مین ہین سے معنے معماے نثر لفظ زاہد مین زا ہد پر واقع ہوئی اسکو چھپائے ہی اور تقوی مین تا بصورت کجک لفظ قوی پر جو صفت طبع ہیل آساکے ٹھرائی ہی موجب معنے معماے قطعہ زاہد کے اول آخر سے زد حاصل ہی اور جب زد مین آہ آئیگا زاہد ہوجائیگا زہد رہا ہم نقش دال ولام اس کا مجموع دل اور تقویت تقویت دونون تجنیس تام دال ولام اس سبب سے دل کو کہا ہی کہ یہ دونون حرف ضعیف ونحیف ہین لام سے معلول مراد ہی اسلیے کہ لام واسطے تعلیل کے موضوع ہی دال باعتبار خمیدگی اور لام بلحاظ باریک پڑھے جانے کے جملہ قرا کے نزدیک سواے لفظ اللہ کے محسنات کلام زا زاہد کو پوشش ٹھرانا خالی باریکی سے نہین ہی اسواسطے کہ زا امالہ کرنے سے زے ہوجاتی ہی اور زے بمعنی لباس وجامہ کے ایسے ہی تقوی کی تا کو بصورت کجک ٹھرانا بدیہی ہی لفظ بر سر قوی کیا خوب ہی کہ کجک سر پر ہیل کے ہوتی ہی اور تا بھی سر پر طبع قوی کے اور جو کوئی ڈھونڈھینگے بہت ملینگے مین نے تو ہر جگہ یاد دلانیکو تھوڑا تھوڑا لکھدیا ہی تا ناظرین ضرور دیکھین تامل فرمائین۔

حکایت یکے از صلحا را گفتند کہ فلان مفسد کہ شجرہ وجودش باغی ست بہ
قطع درخت در باغی شد و با آہن دل بیخ نہال نہاد خود می برید قضا را تبر بپایش
آمد یعنی تب کہ ہلاکت است از پاے در افتادہ گفت نظر بر چمن سامی اسامی افگنید
کہ فاسق کہ از اصل طینت بر آمدہ است بفکر فاسد تبر بہ پاے خود خوردہ است
رباعی مفسد کہ نہادہ اندارہ بپایش + از خون دل ست غرق از ان اعضایش +
چون گردن او از سر فک دور شود + بینی مسدی ز حبل غم بر تا بیش + **اللغات**
باغی خواہندہ و ستم کنندہ باغی ای یک باغ نہاد اصل وذات تبر ہندی بسولہ سامی
بلند اسامی جمع الجمع اسما کہ جمع اسم کی ہی فاس تبر نای گلو و حلقوم **معنے ترکیبی**
نثر ایک صالح کو کہا کہ فلان مفسد جسکے شجر وجود کا باغی و ظالم ہی درخت
کاٹنے کو ایک باغ مین گھسا اور آہن دل سے جڑ نہال نہاد کی کاٹتا تھا جو کہ یہ
شخص خود ہلاک ہوا ہی اسواسطے اسطور پر کہا کہ آہن دلی سے درخت کیا کاٹتا
گویا اپنے نہال نہاد کی جڑ کاٹتا تھا اتفاقاً تبر اُسکے پانون پر آیا تبر کھاکے گر پڑا
وہ تبر اُسکے حق مین تب یعنے ہلاکت تھا صالح نے کہا کہ تم جو یہ بیان کرتے ہو ذرا
نظر و غور چمن بلند اسامی پہ ڈالو اور فکر کرو یعنے الاسماء تنزل من السماء
یہ تو جیسا جو کوئی ہی اور جس صفت کے ساتھ وہ ویسا ہی اپنا نام چمن اسما سے
رکھا کے لایا ہی وہی گل اُس سے کھلتا ہی مثلاً فاسق کہ یہ اپنی اصل طینت و
سرشت سے نکلا ہوا ہی بسبب فکر فاسد کے پہلے ہی سے تبر اپنے پانون پر کھائے
ہوے ہی کچھ آج نہین کھایا ہی **معنے ترکیبی رباعی** یعنے مفسد کے پانون پر تو قضا و قدر
نے پہلے ہی سے آرہ رکھدیا ہی پھر اعضا اُسکے خون دل مین کیسے غرق نہون اور
جب گردن اُسکی جو نیم ہی سر تک سے کہ وہ فا ہی دور ہو جاے تو اسوقت مین
ایک رسی لیف خرما سے جسکو مسد کہتے ہین غم کی اُسکے حلقوم مین پڑے دیکھیگا
اس شعر مین اقتباس ہی آیت کریمہ فی جیدھا حبل من مسد سے **معنے**
معماے نثر باغی بیاے معروف و باغے بیاے وحدت تجنیس آہن کا دل

نہا ہوا اور مقصود اس سے نہاد ہی بس دال مذکور نہین کی اس سبب سے کہ وہ جڑ تھی جو
کٹ گئی تبر کے دو جز ہین تب الگ پر الگ جو حرف استعلا ہی سا می اسامی تجنیس
زائد فاسق کی اصل قاف ہی جب اس سے نکل جائیگا فاس رہیگا فاسد کا پانون
دال ہی اور فاس اسکے پانون پر رکھی ہوئی یعنے تبر خوردہ ہی **معنے معماے**
رباعی اس رباعی مین مفسد کے حرف حرف مین تصرف کیا ہی چنانچہ فرمایا مفسد
پانون اسکا دال ہی اور سین اسکا ارہ ہو پانون پر رکھا ہی اور مفسد کے اول
آخر سے مد حاصل ہوتا ہی جسکا دل یعنے قلب دم بمعنے خون کردن مفسد کی فا
ہی جو سر فلک کا ہی جب گردن دور ہوگی مسد رہیگا **محسنات کلام** آہن سے
قلب کر کے نہا نکالا ہی وہی نہا نہال و نہاد مین بھی موجود بلکہ کیسا نفیس ایما ہی
بہ آہن دل بیخ نہال نہاد خود می برید تا جان لیا جاے کہ نہا کے ساتھ دال جو جڑ
نہاد کی ہی وہ بھی لگی ہوئی ہی بر پایش آمد کیا ہی ابلغ ہی ایک یہ کہ تبر اُسکے
پانون پہ پڑا ایک یہ کہ پانون پر لگا اور بہت ہین شایق خود غور فرمالین گے
الاختلاف شارح نے رباعی مین جو مفسد کا معما ہی ایک نہین لکھا اسامی کو
جمع اسم کی لکھا ہی حالانکہ جمع اسم کی اسما ہی اسکی جمع اسامی اور پہلے باغی کی یا کو
یاے نسبت قرار دیا ہی اور وہ مع یا صیغہ اسم فاعل کا بغی بمعنی سے ہی اور لکھا کہ
آہن دل اسکا دل نہاد ہوتا ہی نہ معلوم دال کس سے لے لی اگر دل سے تو لام
کو کہان پھینکا مخفی نرہے کہ اصل کتاب مین تبر بر پایش آمد لکھا ہی اور مصرح اسکی
تفسیر کرتے ہین یعنے تب کہ ہلاکت ست از پاے در افتاد پھر تبر بر پایش کیسے
ہوسکے گا مگر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مثل زید عدل کے اُسی تبر کو جو پانون پہ
لگا ہی بنظر اُسکی شومی کے تب سے تفسیر کی ہی جو ہلاکت کے معنے مین ہی اور پہلا
مصرعہ رباعی کا یون تھا ع مفسد کہ نہادارہ بر پایش + اول تو یہ مصرعہ چھوٹا معلوم
ہوتا ہی دوسرے نہاد کا فاعل نہین معلوم ہوتا نہ ضمیر کا ٹھیک ٹھکانا اُسی
سبب سے مجکو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اصل مصرعہ ویسا ہی جو مین نے لکھدیا ہی

اسلیے کہ اسمین فاعل قضاو قدر ہوتے ہین جو مناسب موقع اور محل کے ہی ایسے ہی اول و آخر کے مصرعون مین پایش پایش دونون جگہ تھا اول تو قافیہ نہین ہوتا دوسرے بے معنے مین نے ایک جگہ پایش بمناسبت آرہ کے دوسری جگہ نایش برعایت مسد کے لکھا کہ مسد بھی اسکے گلے کی پھانسی ہوگئی تھی آئندہ ناظرین کو بمقتضاے انصاف تسلیم و غیر تسلیم کا اختیار ہی اور متن مطبوعہ مین نہاد کی جگہ نہادہ اور فاسق کے بعد شد اور بجاے سر فلک سر فلک غلط ہی۔

فصل فی السلوک والمعرفة وما یتعلق بہا

نکتہ طالب کہ سر و پایش بطب یعنے علم آراستہ نباشد زود از پریشانی جہل نامش بطال شود و سالک کہ فیض نام حق یعنے ال در دل ندارد از بیدلے نقش سگے باشد قطعہ الف سالک ست مثقب صدق + زوشدہ سلک راہ حق زیبا + دررہ جستجو تن طالب + طل و آب ست ممتزج ز صفا + اللغات بطال بفتح و تشدید طا نہایت بیکار و نہایت دلیر آل بالکسر و التشدید نام خدا ابتعاے و پیمان و امان مثقب بالکسر برمہ نجاران ممتزج بالضم آمیختہ معنے ترکیبی نثر طالب کہ سر و پا اسکا طب یعنے علم سے آراستہ نہو جاہل مطلق ہو تو بہت جلدی پریشانی جہل سے نام اسکا بطال ہوجاتا ہی اور سالک کہ فیض نام حق یعنے ال کا دل مین نہین رکھتا ہی بسبب بیدلی کے نقش سگ کا ہوگا اسی ہم صورت سگ معنے ترکیبی قطعہ الف سالک کا گویا برمہ صدق کا ہی جس سے سالک راہ حق کی زیبا ہوتی ہی اور انتظام پاتی ہی اور راہ جستجو مین تن طالب صادق کا ایسا ہی کہ طل و آب جو دونون صاف و صافی نہاد ہین انسے آمیختہ ہی یعنے صدق و صفا سے آراستہ ہی بلکہ خود صفا ہو رہا ہی معنے معماے نثر اول و آخر طالب سے طب حاصل ہوتا ہی اور طالب پریشان از جہل بطال کلمہ سالک مین اگر لفظ ال نرہے اور اس سے بیدل ہو تو نقش سگ کی صورت

سنگ رہ جائیگا **معنے معماے قطعہ** سالک کے اِدھر اُدھر سلک ہی جب الف بیچ مین آئیگا تو گویا راہ حق کی سلک پیدا ہوگی اور صورت الف کی برمہ کی طرح ظاہر طالب کا تن یہی لفظ طالب ہی جو بر ملا طل و آب سے ممتزج ہی **محسنات کلام** سالک کی لفظ مین ال کو دل ٹھرایا ہی اور پھر اسکو بیدل کس خوبی سے بنایا ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین ال بکسر کی جگہ آل اور نقش کے بجاے نفس غلط لکھا ہی۔

نکتہ مُرید تا کمان کجی مراز دست ننہد مرد نشود وخادم تا دلیل دم ونفس ہمگنان بدل قبول نکند خام باشد **قطعہ** سر مرید بہ پیش ست از حیا و ادب + ز زیر اگر بزبر بشد سرش مرید بود + الف میان خدم بین وخادم اورا دان + کہ راستیش میان خدم پدید بود + **اللغات** مُر بضم وتشدید را تلخ ید بالفتح دست مُرید بالضم کسی چیز کا ارادہ کرنیوالا اور بفتح نہایت سرکش ومتمرد ونا فرمان خدم بفتحتین جمع خادم **معنے ترکیبی نثر** مُرید جب تک کمان کجی تلخی کی ہاتھ سے نرکھو دیگا مرد نہوگا اور وہ کمان کجی تلخی کی یا ہی مرید مین کہ ترکی مین کمان کو کہتے ہین اور خادم جب تک دلیل دم ونفس سبھون کی نہ مانے گا خام ہی رہیگا یعنے ہر کسی کی ہدایت ورہنمائی کو مانے اور قبول کرے **معنے ترکیبی قطعہ** یعنے سر مُرید کا خود بہ پیش ہی یعنے حیا وادب سے جھکا ہوا اور بزبر بھی بلحاظ اسی بہ پیش کے پس اگر بزبر ہی تو ضرور وہ سر مَرید ہوگا یعنے متمرد و سرکش نہ مُرید اور اگرچہ الف خادم کا خدم کے درمیان مین ہی لیکن تو خادم اسی کو جان جسکے سب خادمون مین راستی ظاہر ہو اور یون تو جسمین الف لگایا جائیگا خدم سے وہ خادم ہوگا **معنے معماے نثر** لفظ مرید مین ید بمعنی دست اور کمان یا جو ید مین ہی اور مر بھی موجود جب تک اس کمان کو ہاتھ سے نرکھدیگا یعنے یا کو ید سے مرد نہوگا اور خادم وال دلیل سب کے دم کی نمانے گا خام رہیگا **معنے معماے قطعہ** مُرید کا سر میم ہی اور مضموم اگر ضمہ کو فتحہ سے بدل دین مَرید ہو جائے گا

پس مُرید مَرید باہم تجنیس بھی ہی محسنات کلام سر مُرید بہ پیش ست کیسا خوب کہا ہی کہ اُسکا پیش ہی بھی اور سر بہ پیش شرمگین ہوتا بھی ہی اور اسی کی رعایت سے زیر و زبر ایراد کیے ہین اور بہ پیش اور بزیر مین کیسی جدا جدا بات نکالی ہی ورنہ سر بہ پیش اور سر بزیر مآل دونون کا ایک ہی۔

نکتہ خاے خرقت پردہ ایست بروے رقت دل و میم مزوجہ بشکل تکمہ ایست وزہی صورت ترک زیراین تکمہ و ترک کہ صوفی را مشاہدہ وجہ باقی نماید قطعہ دلق را روی دل آمد کہ نماید درو + عارفان روی دل خود چہ بخلق وچہ بہ حق + لام آن دلق کہ از بہر طمع می پوشد + از پئے تیر ملامت زرہے دان از دق + اللغات خرقہ بالکسر ہندی گودڑی رقتہ بالکسر و تشدید قاف تُنک ہونا کسی چیز کا اور مہربان مزوجہ کسی چیز کو کسی چیز سے جفت و قرین کرنا اور خرقہ مزوجہ وہ خرقہ کہ جسمین ٹکڑے تلے اوپر لگے ہون تکمہ بالضم ہندی گھنڈی نہ تکمہ جو مشہور ہی زہے بکسر اندازہ و حد و طرف و نزدیک بالفتح حیات و زندگی مخفف زیست و بالکسر و تشدید بالباس و جامہ ترک بالفتح چھوڑ دینا اور خود آہنی بالضم نام قوم مشاہدہ بضم دیکھنا اور کسی کے ساتھ کہین حاضر ہونا وجہ بالفتح رو وچہرہ و طریقہ و ذات و حقیقت شی باقی ہمیشہ رہنے والا اور نام خداے تعالےٰ کا لام زرہ دق بفتح و تشدید قاف کوٹنا اور آٹا کرنا معنے ترکیبی نثر یعنے خا خرقہ کی ایک پردہ ہی روی رقت پر یعنے خرقہ پوش کا دل رقیق و نرم ہونا چاہیے اور مزوجہ کا میم بشکل گھنڈی کے ہی جو مزوجہ مین ہوتی ہی اور زے مزوجہ کی ترک یعنے کلاہ فقیری اب باقی رہا لفظ وجہ پس صوفی وہ ہی کہ جسکا دل اس خرقہ اور مزوجہ مین بعد اس سامان کے ذات پاک حضرت باقی لایزال کا مشاہدہ کرائے نہ وہ کہ خرقہ اور مزوجہ پہن کے ظاہر صورت بنائے باطن مین کچھ بھی نہین معنے ترکیبی قطعہ مصرح کہتے ہین کہ دلق کا رو تو دل ہی کہ عارف لوگ حال گدڑی مین اپنے روے دل کو دکھاتے ہین خواہ مخلوق ہو خواہ حق تعالےٰ

سکو برا برنہ ادھر کی بہشتی نہ اُدھر اور جو طمع کے لیے دلق پہنے ہی اُنکے لیے لام دلق کا
زرہ ہی جس سے وہ تیر ملامت کو بچاتے ہین اور اُسکی ضرب و کوفت سے بچے رہتے ہین
کہ فقیر جان سکے کوئی کچھ نہین کہتا **معنے معمائے نثر** خرقت مین خا کے نیچے رقت ظاہر موجود
گویا بطور پردہ اُسکو چھپائے ہی مزوجہ مین بعد میم وزا کے وجہ ظاہر **معنے معمائے**
قطعہ دلق کا رو دل ہی اور دلق سے جو لام نکل جائیگا دق رہیگا ملامت مین بھی
لام ہی اور تیر اسکا الف جسکا اشارہ ہی از پئے تیر ملامت **محسنات کلام**
دلق کا رو دل کو ٹھہرا کر اُسمین روے دل عارفون کا کیسا نمایان کیا ہی چہ بخلق و چہ
بحق تکرار چہ کی واسطے مساوات کے ہی کہ صوفی خدا و مخلوق کے ساتھ یکسان ہی
الاختلاف متن مطبوعہ مین بجاے مزوجہ مروجہ غلط ہی۔
نکتہ مرد ضعیف بنیہ چون عصا در دست گیرد قوت بنیادش باشد این معنی از
دست مدہ کہ الف شکل عصا دارد چون بر دست تہی اید شود کہ قوت است و
درویش قوی نسبت چون عصا در دست آرد از دستگیری الف اللہ یادش آید
این معنی یاد دار کہ چون الف در ید آید یاد میشود **قطعہ** عصا بر قلب آب نیل
زرق اید ل بیکر نگی + چو موسیٰ زن کہ از دیوان فرعونی ابا بینی + دم خود را غنیمت
دان بزیر حکم حق ورنہ + چو آدم از الف در اہبطوا بر سر عصا بینی + **اللغات** بنیہ
بکسر و بضم اول و سکون نون بنیاد و نہاد و آفرینش و وجود از دست دادن
چھوڑ دینا کھو دینا اید بالفتح سخت ہونا اور قوت دار ہونا اہبطوا یعنے اُترجاؤ تم
عصا چو بدست اور صیغہ ماضی کا عصیان سے یعنے نافرمانی کرنا **معنے ترکیبی نثر**
مرد ضعیف جو عصا ہاتھ مین لیتا ہی اُسکی بنیاد کو قوت ہوجاتی ہی تو بھی اسبات کو
جو مین تجکو بتاؤن ہاتھ سے مت کھو کہ الف بشکل عصا کے ہی جب ہاتھ پر اُسکو
رکھوگے اید ہوگا جو معنی قوت کے ہی اور درویش قوی نسبت جو عصا ہاتھ مین
لیتا ہی اُسکو الف اللہ کی یاد آتی ہی اس بات کو بھی تو یاد رکھ کہ جب الف
ید مین آئیگا ید ہوگا **معنے ترکیبی قطعہ** یعنے اید ل آب نیل زرق و مکر کے

قلب پر موسیٰ کیطرح عصا یکرنگی کے ساتھ مارا ور اُسکا سینہ پھاڑ کے کنارہ امن پر
نکل جا اسواسطے کہ دیوان فرعونی سے ابا وسرکشی دیکھیگا اور جو دم تیرا حکم حق کی
اطاعت مین گذرے غنیمت جان نہین تو آدم کیطرح مثل الف ورا ہبطوا کے
اپنے سر پر عصا دیکھیگا اے ضرب وتا دیب **معنے معماے شعر** عربی مین سبت
کے معنے مین ید ہی جب الف جو بصورت عصا کے ہی ید پر رکھا جائیگا آید ہوگا او
جب الف ید مین آئیگا یا د ہوجائیگا **معنے معماے قطعہ** عصا جو مراد الف
سے ہی جسکا اشارہ یکرنگی ہی قلب آب پر مارنے سے ابا ہوتا ہی دم کے سر پر
الف آنے سے آدم ہوجاتا ہی اور یہ بات کہ ابا مین الف قلب آب مین کہان
ہی زیر آب ہی جو کہ خاصیت عصا کی زیر آب ہے ہوجاتا ہی گویا وہی اُسکا قلب ہی
محسنات کلام اس قطعہ کے دونون شعرون مین تلمیح ہی اول مین ذکر موسیٰ
علیہ السلام کا کہ تعاقب فرعون کے وقت جب نیل پر آئے حکم آلٰہی سے عصا
نیل پر مارا بارہ راہین پانی پھٹکے پیدا ہوگئین یہ مع بارہ اسباط بنی اسرائیل
کے محفوظ ومصون کنارہ پر پہونچ گئے اور فرعون وفرعونی سب ڈوب گئے
دوسرے شعر مین ذکر حضرت آدم ؑ کہ جب شیطان نے دھوکا دیکر گندم انکو
کھلا دیا عتاب سے حکم ہوا اھبطوا منہا جمیعا یعنے نکل جاؤ جنت سے سب
کہ وہ حضرت آدم ؑ اور حوا اور شیطان اور طاؤس و مار تھے اور جو دوسرے
شعر مین عصا کہا ہی اسمین ایہام ہی کہ بصیغہ ماضی بمعنے نافرمانی کے ہی
جیسا کہ فرمایا ہی عصا آدم ربہ اور عصا عصا تجنیس تام **الاختلاف** متن
مطبوعہ مین چون دید آید اسی پر فقرہ ختم کردیا ہی یاد میشود نہین لکھا حالانکہ ضرور چاہیے
تھا اور یجاے ورنہ ارند غلط ہی۔
نکتہ الف سواک مسواکیست کہ دندان طمع را بآن جلای تجرد دہند ہرگاہ
کہ آن الف دور دارند سوگ یعنے مصیبت وآلائش معصیت بینند **شعر** من
فاک فی المسواک عما سوا + ابداً لہ مکے جلا دی النقا +

اللغات سواک بالکسر مسواک جلا روشنی وصفائی سوگ کے معنے مصر رح نے لکھدیے غک بفتح وتشدید کاف جدا کرنا دو چیز کا جو ایک دوسرے مین گھسی ہون مک بالفتح وتشدید کاف مکیدن **معنے ترکیبی نثر** الف سواک یعنے مسواک کا ایسی چیز ہی کہ دندان طمع کو جس سے جلا تجرد کی دیتے ہین اسلیے الف مین بھی تجرد ہی اور جو اس الف کو دور رکھینگے سوگ دیکھینگے یعنے مصیبت اور آلودگی معصیت کی جیسی کہ تعلق مین ہوتی ہی پس تجرد اختیار کرے **معنے ترکیبی شعر** جو کوئی مسواک مین ماسوا سے جدا ہوا ہمیشہ اُسکے واسطے چوسنا جلا دی پاکیزہ کا ہی یعنے خرما یا شیر کا الغرض حصول ناز و نعم ہر قسم کا **معنے معمائے نثر** سواک سے اگر الف دور رہیگا ظاہر سوگ ہوگا **معنے معمائے شعر** مسواک مین مابھی موجود ہی اور سوا بھی اور جب سوا اسمین سے نکل جائیگا مک رہیگا **محسنات کلام** سواک مسواک تجنیس زائد چونکہ مسواک وسواک مین لفظ سوا کا ہی مصر رح نے کس خوبی سے اسمین مضمون ترک ماسوا کا نکالا ہی کہ اکثر مشایخ و فقرا مسواک وشانہ وغیرہ پاس رکھتے ہین اور عمل مین لاتے ہین جیسا کہ کہا ہی **شعر** شانہ و مسواک وتسبیح ریا + جبہ و دستار و قلب بے صفا + **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجائے مک کے یک وجلا دی کے خلا دی غلط ہی۔

نکتہ مر تلخی ست وقاف کوہ وعین چشم اشارت ست بآنکہ ہر کہ مرقع درپوشد اگر از تلخی عیش کوہہا پیش چشمش آید دیدہ نپوشد **رباعی** حلقہ میم مرقع ہست روی ودو جیب + تا بزیر او بپوشی رقع یعنے ہجو وعیب + تا سر و پای مرقع را بود رق درمیان + تالباس بندگی دروی بپوشد مر دغیب + **اللغات** مرقع بضم و تشدید تصویرون کی کتاب اور خرقہ اور دلق رق بالکسر وتشدید قاف بندگی وچیزے تنک **معنے ترکیبی نثر** مصر رح لفظ مرقع کا بیان فرماتے ہین کہ مر اسمین تلخی ہی اور قاف پہاڑ اور عین چشم ہی پس مرقع پوش وہ شخص ہی کہ اگر پہاڑ کے پہاڑ تلخ عیشیون کے اُسکی آنکھ کے سامنے آجائین تو آنکھ نہ چھپالے

معنے ترکیبی رباعی مرقع مین جو حلقہ میم کا ہی رو دو رجیب کا ہی یعنے حلقہ بھی
اور بصورت دور جیب بھی اور اسکے نیچے لفظ رقع کا رکھا ہی جو بمعنی ہجو و عیب کے ہی
پس مرقع پوش کو چاہیئے کہ مرقع پوشی مین عیب پوشی کرے اور کسی کی ہجو و مذمت
بھی نکرے تو مرقع کے سراپا مین رق و بندگی پیدا ہوئے اور مرد غیب لباس بندگی
کو اسمین چھپائے **معنے معمائے نثر** مرادر قاف اور عین سب مل کے مرقع ہوتا ہی
پوشد نپوشد تجنیس زائد **معنے معمائے قطعہ** مرقع مین میم دور جیب ہی اور لفظ
رقع اس جیب مین رکھا ہوا ہی مرقع کا سراپا میم و عین ہی اسکے درمیان مین رق
آنے سے مرقع ہو جاتا ہی عیب غیب تجنیس تام **محسنات کلام** پوشد نپوشد
متضاد حلقہ دور جیب لباس سراپا رق بندگی سب مراعات ہین **الاختلاف**
متن مطبوعہ مین بجاے رقع یعنے ہجو و عیب کے مرقع ہجو و عیب غلط لکھا ہی۔
نکتہ ایدرویش درسدۂ کعبۂ اہل تسلیم جا کن کہ این سجادہ راہ روان ست
چون الف مجرد و عریان لباس ردخلق در بر گیر کہ داے راہبران ست و چشم
بر لباس بیسر و پایان دار کہ عباے فقر عبارت ازان ست لباس خرق عادت
و رسم در پوش کہ خرقۂ کوتاہ دامن نیکوست **مثنوی** سجادہ نشین شد آنکہ چون اہل
بر جادۂ حق طلب نہد چہر + و انکو بہ پناہ راے در وست + در زیر ردا ہواے
در وست + ردست ردا چو رفق شد یار + عب ست عبا چو عجب شد کار +
چون میم ملمع ای دوئی سوز + از لمع سراب دیدہ بر دوز + **اللغات** سدہ بالضم
و تشدید درگاہ و در سرا سجادہ بتشدید جیم جا نماز و نشان سجدہ در پیشانی و سجدہ
در زمین عبا بالفتح و المد پوشش پشمی کہ عرب پہنتے ہین عبارت بکسر بیان کرنا
اور خواب کی تعبیر کرنا خرق عادت کنایہ کرامات اولیا سے کہ خلاف عادت ہوتی ہی
ملمع روشن اور درخشان کیا ہوا اور وہ چیز جسکو سونا چاندی چڑھا کے روشن کیا ہو
معنے ترکیبی نثر یعنے ایدرویش سدہ ای آستانہ خانہ کعبہ تسلیم و رضا مین
تو ہی اپنا ٹھکانا کر کہ سجادہ سالکان طریقت کا یہی ہی اور جاے امن و امان بھی یہی

اور الف کی طرح مجرد وعریان ہو کہ نہ نقطہ رکھتا ہی نہ اعراب لباس رد مخلوق کا پہن
لے اور وہ خلائق ہو جاکہ ہی ردا راہبرون کی ہی اور ہمیشہ چشم لباس بے سروپا
لوگون پر رکھنا چاہیے کہ عبائے فقر اسی کا نام ہی اور اسی سے عبارت اور لباس
خرق عادت اور رسم فقرا کی ہی یعنے خلاف عادت ورسم فقرا کے اسکو پہن کہ خرقہ
کوتاہ دامن ہی اپنا ہوتا ہی **معنے ترکیبی مثنوی** یعنے جسنے کہ راہ طلب حق مین
اپنا چہرہ رکھدیا وہی سجادہ نشین مثل مہر کے ہوا ای روشن اور منور اور سجادہ نشین
وہ شخص کہ جانشین اور قائم مقام بزرگون کا ہوئے اور جو شخص کہ ہر وقت
راے درد کی پناہ مین ہی اور اس راے کو دل سے جانے نہین دیتا وہ یہی ردا
دنیا والون کی بسبب درد کے ہی یعنے دنیا والون مین ملکر اپنے درد کو چھپائے ہی
ہان وہ درد کہ جسکی نرمی و ملائمی یار ہوا اور اُس سے عیش و آرام کی مدد ڈھونڈہین
وہ رد و مردود ہی اور وہ عبا جسکا نام عجب ہی یعنے عجب پیدا کرتی ہی عب ہی ای یہ
رنج و عنا تجکو لازم ہی کہ دوئی کو مثل کنیم ملمع کے جلادے اور یہ لمعہ اور چمک سراب
کی جو دہوکا دے رہی ہی اس سے چشم بند کر لے **معنے معماے نثر** سدہ کے درمیان
مین جا آنے سے سجادہ ہوتا ہی حرف الف جو لفظ رد کو بر مین لیگا ردا ہوگا لباس
کا سر لام اور پا سین ہی جب بیسر و پا ہوگا بار ہیگا اور با پر عین رکھنے سے عبا خرقہ
کا دامن کوتاہ کرنیکو حرف آخر اُسکا کہ ہا ہی ساقط ہونے سے خرق رہیگا **معنے**
معماے مثنوی جادہ کے لفظ پر سین آنے سے جو رقم مہر کی ہی اور جسکا اشارہ
نہد چہر سجادہ ہوتا ہی کلمہ ردا کے نیچے درد ہی اور وہ لفظ دا ہی ردا مین لفظ رد موجود
ایسے ہی عبا مین عب اور عجب کا اول آخر بھی عب ہی لمع پر میم لانے سے ملمع
ہوتا ہی اور جو یہ میم چشمہ دار نہین ہوتا اسلیے چشم بر دو نکھا ہی **محسنات**
کلام رد خلق در بر دونون حرف کیسے موافق وارد ہوے ہین اور رد کا رد در
اور در کا رد رد عبائے فقر عبارت و عبادت مین بھی عبا موجود مہر کا چہرہ رکھنا
کیا ہی ابلغ ہی کہ ہمہ تن بصورت چہرہ کے ہی اس مصرعہ مین کیسے اچھے لفظ

ع درزیر ردا برائے دردست + جمع ہین ملمع مین دو میم کا ہونا بر عایت دوئی کے کیسا خوب ہی اور پھر دوئی سوزنے کہنکے ایک میم گرا کر لمع رکھنا **الاختلاف** مخفی نرہے کہ تیسرے شعر مین ع عناب عبا چو عجب شد کار + اصل کتاب مین یہ مصرعہ اسطور پر لکھا ہی شرح سے کچھ معلوم نہین ہوتا شارح نے فقط یہ لکھدیا ہی واگر نعوذ باللہ از پوشیدن عجب و تکبر درضمیر توراہ یافت عبا کہ دربر کردہ عبا نیست عناست انتہی اول تو عبا عنا کا معما اوپر بھی مصرح نکال چکے ہین کیا یہ نہین جانتے ہونگے ع کہ حلوا چو یکبار خوردند و بس + دوسرے سر مصرعہ نہ عبا موزون ہوتا ہی نہ عنا بلکہ تشدید کے ساتھ خواہ عنا ہو خواہ عبا اور مشدد ہونا دونون سے ایک کا ثابت نہین لہذا مین نے پہلے مصرع کے مقابلہ مین جو ردست ردا ہی اسکو عب سب عبا سمجھا ہی اسلیے کہ ردا مین سے مصرح نے رد لیلیا ہی الف چھوڑدیا ہی یہی حال عبا کا ہو کہ عب لیلیا جائے اور عجب مین بھی عب موجود ہی آیندہ اپنی اپنی رائے ہان کسی صحیح کتاب مین صحیح نسخہ مناسب محل مل جائے تو ضرور قابل تسلیم ہوگا **الاختلاف** نسخ مطبوعہ مین تیسرے شعر مین عناب عبا بجائے عب ست عبا کے اور چون میم طمع میم ملمع کی جگہ غلط ہی ایسے ہی الف مجردہ بجائے مجرد۔

نکتہ پنج نقطہ لفظ تسبیح کہ موافق پنج حروف اوست پنج مہرہ الیست درسلک اوقات خمسہ عبادت کہ بمدد پنج انگشت حواس خمسہ را از پنجہ پنج حرف شیطان امان دہد **شعر** در سبحہ ہست طرفہ کمانی زجا + در چلہ زو گوشہ گیر کردہ بدیوان غزا + **اللغات** تسبیح معروف وسبحان اللہ گفتن وکلمہ تمجید مہرہ دانہ تسبیح اوقات خمسہ پنج وقت نماز حواس خمسہ کا بیان اوپر کئی جگہ ہوچکا جا علامت برج قوس کی دیوان جمع دیو ای شیطان غزا جنگ با دشمن دین **معنے ترکیبی نثر** پانچ نقطے جو لفظ تسبیح مین مثل پانچ حروف لفظ تسبیح کے ہین پانچ مہرے ہین اوقات خمسہ عبادت کی لڑی مین جو بمدد پنج انگشت حواس خمسہ کے کہ مراد حضور قلب سے ہی پنجہ پنج حروف شیطان سے امان دیتے ہین یعنے ذات شیطان سے **معنے ترکیبی نثر**

سبحہ کی سیاہ ہین کہ اُسکے دانے ہین عجیب ایک کمان ہی کہ وہ جا ہی علامت برج قوس
کی جسکے چلہ مین گوشہ گیر شیاطین پر غزا کرتے ہین اور طرفہ کہنے کی وجہ یہی کہ گوشہ مین
غزا کرتے ہین اور اسی کلمہ مین لاحول ولا قوۃ بھی ہی جس سے شیطان کور ہوکے
بھاگتا ہی **معنے معماے نثر** سواے تلازم پنج کے اور کوئی معما معلوم نہین ہوتا
معنے معماے شعر سبحہ کی لفظ مین جو جا ہی جب گوشہ گیر ہوگی سیہ رہیگا
اور جا علامت برج قوس کی **محسنات کلام** نثر کے کیسے لفظ پنج مع مناسبات اُنکے
مذکور فرمائے ہین اور نظم مین کمان کی رعایت سے جو جا ہی چلہ اور گوشہ ایراد فرمایا ہی
الاختلاف اسمنے ہی کسے نکتہ ہین متن مطبوعہ مین لکھا ہی وز چلہ زد گوشہ گیر بجاے
وز چلہ زو گوشہ گیر کے یہ نکتہ میری کتاب مین نہین تھا متن مطبوعہ سے لکھا آگے نکتہ
سروپاے ذکر ہی الخ۔

نکتہ سروپاے ذکر ذرہ یعنے پاشیدن تخم دعاست اول و آخر ورد و دیعنے دوستی
خداست **نظم** ذکر گوی بگذر از نفرین وشر + ذکر آمد از پریشانی گذر + ورد خوانی دل
بروب از تخم کین + ورد قلب آمد ورد اے پاک دین + **اللغات** ذر کے معنے
خود مصرح نے لکھدیے ایسے ہی ود کے نفرین بالکسر بد دعا و بدگوئی **معنے ترکیبی نثر**
دونون فقرون کے معنے مصرح نے لکھدیے ہین اور لکھنے کی کیا حاجت ہی **معنے
ترکیبی نظم** اگر خداے تعالے کا ذکر کہتا ہی اور اُسمین مشغول ہی تو نفرین وشر سے
الگ ہوا سیلئے کہ خود ذکر اس پریشانی سے گذر کرنے اور الگ ہونے کو بتا رہا ہی
اور اگر ورد پڑھتا ہی تو دل کو کینہ سے صاف کر ڈال اسواسطے کہ ورد کا قلب
درو ہی جسکے معنے ہین اُسمین یعنے دل مین کین وعداوت مت رکھ **معنے معماے
نثر** مثل معنے ترکیبی کے معمائی معنے بھی نثر کے ظاہر ہین کہ ذکر سے ذرا اور ورد سے
ود نکالا ہی دونون کا سروپا لے لیا ہی **معنے معماے نظم** ذکر پریشان گذرتا ہی ورد
کا قلب درو ہی **محسنات کلام** از پریشانی گذر کیسا ابلیغ ہی ایک یہ کہ ذکر کو
پریشان کرنے سے گذر ہو جاتا ہی دوسرے یہ کہ ذکر کے وقت پریشانی سے

محترز رہے۔
حکایت یکے ازکرم روان دوران را ازاجازت سماع پرسیدند گفت سماع راہرویرا مسلم ست کہ در دور چرخ آسمان وار قدم برسر دائرہ آفتاب زند وایعنے روشن ست از لفظ سماع دریاب کہ سماع برسر آفتاب ست
شعر خورشید را اگرچہ قدم برسر سماست + وقت سماع بین کہ سرش زیر پای ماست + **اللغات** سماع بفتح شنودن و رقص وسرود و وجد مجازاً دورچرخ رقص و وجد سین علامت شمس کی ہی نجوم مین عین آفتاب **معنے ترکیبی نثر** ایک کوکرم روان عشق خدا سے اجازت سماع سے پوچھا کہ شرعاً اسکی اجازت ہی یا نہین کہا سماع اُس سالک طریق عشق کو مسلم ہی کہ دور چرخ یعنے رقص مین آسمان کی طرح قدم دائرۂ آفتاب پر رکھے ایسا کرم رو اور صاحب علو ہو اسواسطے کہ لفظ سماع سے یہ بات روشن ہی دیکھ لے کہ سماع سر پر آفتاب کے ہی **معنے ترکیبی شعر** خورشید کا اگرچہ قدم سما کے سر پر ہی لیکن سماع کے وقت تو دیکھو کہ اُسکا سر نیچے ہمارے پانون کے ہی کہ ما کے نیچے عین ہی بمعنی آفتاب **معنے معماے نثر** سماع مین سما آسمان ظاہر الف سما کا پاے آسمان اور اسکے قدم کے نیچے آفتاب جو عین ہی موجود **معنے معماے شعر** سما مین خورشید کا قدم سر سما پہ ہی اور وہ سین ہی جو رقم شمس کی ہی اور وقت سماع کے دیکھ کہ سر آفتاب کا ہمارے قدم کے پیچھے ہی اور وہ لفظ ما ضمیر متکلم کی ہی جسکے نیچے عین ہی کہ بمعنی آفتاب کے ہی **محسنات کلام** دوران دور چرخ آسمان دائرہ لفظ روشن بلفظ آفتاب مناسب کرم روان کے دو معنے ایک کرم رو راہ خدا کا دوسرے کرم جان والا حرارت عشق سے۔

فصل فی ذکر الفقر والارشاد

نکتہ قادر عربیت راجع را گویند و قاف تابع را و را بینندہ و مطلع را صاحب فقر

کسے باشد کہ اولا از بدعت و ہوا باز گردد و بمتابعت شریعت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم سرفراز گردد تا عاقبت بسعادت دیدار حق از غیر بے نیاز گردد **قطعہ** در لغت مخرج آب ست فقیر آمد از ان + مخرج چشمہ حکمت دہن فاے فقیر + ہر کرا پست شکست ست فقیرش خوانند زان برای رہ حق پشت فقیرست کسیر **اللغات** فقیر معروف و مرد پشت شکستہ واب راہ کاریز و جوے گرد اگرد نہال کسیر شکستہ مطالع جمع مطلع نکلنا ستارہ وغیرہ کا اور جگہ نکلنے کی و نام کتاب در منطق **معنے ترکیبی نثر** اس نکتہ کی نثر مین مصرح نے فقر کے حرفون مین تصرف کرکے بعبارت سہل و آسان خود ہی تشریح و تفسیر کردی ہی کہ محتاج اور بیان کی نہین نہ کسی معما کھولنے کی **معنے ترکیبی قطعہ** لغت مین فقیر مخرج آب کو کہتے ہین اس سبب سے دہن فا فقیر کا مخرج چشمہ حکمت کا ٹھہرایا ہی اور اسکے سوا پشت شکستہ کو بھی فقیر کہتے ہین یہ صفت بھی اسمین ہی کہ اسمین راہ حق کی ہی اسکے سبب سے اسکی پشت کسیر ہی ای شکستہ اور شکستہ اس سبب سے کہ نا خط نسخ مین کبڑی لکھی جاتی ہی بکذا صورتہ ﺳ اور کوئی معنے ترکیبی و معمائی اسمین بھی نہین ہین **الاختلاف** شارح لکھتے ہین کسیر ہونا پشت فقیر کا یہ کہ قاف فقیر کا مکسور ہی اور اس لفظ مین واقع گویا اسکا ایک عضو ہی انتہی شارح نے کسرہ قاف کا لحاظ کرکے فقیر کو پشت شکستہ کیا یہ نہ خیال کیا کہ مصرعہ مصرح مین زان برای رہ حق الخ وارد ہی یعنے مصرح تو راے راہ حق سے پشت فقیر کو کسیر کہتے ہین اور صریح نہ کسرہ وغیرہ سے۔

نکتہ فقیر را گاہے فقر فخر شود کہ قاف قساوت قلب او بجای دندان خوف وخشوع منکسر و منعدم شود **شعر** دل درویش بود آئنہ لطف خدا + رونما آمدہ خورشید دل او بصفا + **اللغات** قساوت بفتح سخت دلی اور سیاہ دل ہونا خشوع بضمتین عجز و فروتنی وخوف و منکسر بالضم وکسر سین شکنندہ و منعدم نیست شوندہ **معنے ترکیبی نثر** فقیر کو کبھی فقر فخر ہو جاتا ہی مگر جبکہ قساوت قلب کا قاف دندان خاے خشوع سے شکستہ اور معدوم ہو جاے یعنے سخت دلی مثل عجز و فروتنی

اسمین پیدا ہو جاوے معنے ترکیبی شعر دل درویش کا ایک آئینہ لطف خدا کا ہی اور ایسا صاف کہ خورشید جیسا اسکے دل کا رونما ہی جو اندک شی ہوتی ہی معنے معماے نثر فقیر کا قلب قاف ہی جب یہ قاف دندان خاے خشوع سے شکستہ و معدوم ہو جاۓ گا فخر حاصل ہوگا دندان خاے خشوع باعتبار دندان شین خشوع معنے معماے شعر شعر مین خورشید مذکور ہی لیکن مقصود شید سے ہی کہ وہ بھی بمعنی آفتاب کے ہی اور دل شید کا دیش جب کلمہ رو کا اس سے رونما ہوگا درویش ہو جائیگا محسنات کلام فقیر فقر مین باہم اشتقاق قساوت قاف قلب تینونمین سر کلمہ قاف آیسے ہی خا خوف خشوع مین سر کلمہ خا۔

نکتہ فقر سواد الوجہ فی الدارین ست از روی لفظ نظر کن کہ چون روے فقیر را بکشاہی قیر یابی کہ بر سیاہی دلیل ست و در کتابت چون پردہ دال درویش را از پیش برداری سواد رویش بینی رباعی مسکین کہ رخش بخون دل مشکین ست + بنگر کہ سواد وجہ فقرش این ست + در دلش ز شر دیو آشفتہ شود + نیک ست کہ حاصل دلش تسکین ست اللغات قیر بالکسر نام روغن سیاہ بدبو سواد سیاہی دیو شیطان آشفتہ پریشان معنے ترکیبی نثر حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی الفقر فخری یعنے فقر میرا فخر ہی اور یہ بھی فرمایا الفقر سواد الوجہ فی الدارین فقر روسیاہی ہی دونون جہان مین چنانچہ تصدیق اس قول کی اسکے لفظ سے ہی یعنے لفظ فقیر کی طرف نظر کر کہ جو منہ اسکا کھولے گا قیر پائیگا جو سیاہی پر دلیل ہی اور سیاہی کو جتاتی ہی یہ بات تو از روے لفظ کے ہی اور از روے کتابت کے یہ کہ جب درویش کے منہ پر پردہ جو دال ہی اور اسکے سامنے پڑا ہی اٹھائیگا سواد اسکے روکی دیکھیگا یعنے رویش سیاہی کا لکھا ہوا نظر آئیگا معنے ترکیبی قطعہ مسکین کو دیکھ کیسا منہ اسکا مشکین ہی بس یہ سیاہی بھی اسکی فقر کی ہی ہی اور جو درویش کہ شر دیو سے آشفتہ ہوئے وہ نیک ہی اسواسطے کہ اسکا حاصل تسکین دل ہی معنے معماے نثر یعنے رو فقیر کا اگر کھولیگا جو فا ہی

توقیر پائیگا اور درویش کے رو کا پردہ دال ہی جب اسکو اٹھا دیگا روسیاہ دیکھیگا اور
واقعی لفظ روسیاہی کا لکھا ہوا سیاہ ضرور ہی ہوگا **معنے معمائے قطعہ** مسکین کا رُخ
مسک ہی جو سیاہ ہوتا ہی مسکین مشکین تصحیف درویش آشفتہ شر دیو ہی نیک ست
کا مقلوب تسکین **محسنات کلام** مسکین مین مشکین مسکین دونون مسکین مسکین
بھی ہوسکتے ہین ایک بمعنی فقیر اور دوسرا منسوب بمسک ہیچو منسوب بمشک
الاختلاف متن مطبوعہ مین رخش نجون بجائے بخون غلط ہی —

نکتہ نشان یکرنگی از اجزائے لفظ صوفی پیداست اول او صاد ست کہ برنود
دلالت میکند و آخر او فاو یا کہ ہمان نود سیت و اسم واو نیز کہ الف وحدت درمیان
دارد اطرافش از یک جنس نشان وارد **قطعہ** اہل صفا راز رہ اتحاد + اسم بسے
لیک مسمی یکی ست + ہست یکی چل بحساب جمل + خود مثل ست اینکہ چہل با یکی
ست + **اللغات** صوفی پشمینہ پوش اسواسطے کہ صوف پشم کو کہتے ہین اور
صوفی وہ ہی جو غیر حق سے اپنے دل کو صاف و نگاہ رکھے اتحاد بالکسر ایک ہونا
اور یکے نگلنا کھنا جمل بضم جیم و تشدید و تخفیف میم حساب اعداد حروف ابجد
معنے ترکیبی نثر اجزائے لفظ صوفی سے نشان یکرنگی صوفی کے ظاہر ہین اور
وہ یہ کہ پہلا جز اسکا صاد ہی جسکے نوّے عدد ہین اور آخر مین فا و یا کہ اسکے بھی
نوے ہین رہی واو اسکے درمیان الف وحدت کا ہی اور ادھر اُدھر الف سے کے
ایک جنس کے دو حرف کہ وہ دو واو ہین بس سب اجزا ایک صفت رکھتے
ہین **معنے ترکیبی شعر** جو اہل صفا ہین اُنمین ایسا اتحاد ہوتا ہی کہ گو اسم مختلف
اور متعدد ہون لیکن مسمی سب کا ایک ہوتا ہی دیکھو حساب جمل مین چل یکی ہی
اور یکے چل ہی اگرچہ نام بدل گئے مگر مال ایک ہی رہا جیسے کہ یہ بات خود مثل اور
مشہور ہو رہی ہو کہ چہل با یکی ہی **معنے معمائے نثر** اس نثر کے معما کی بھی مصرح
نے تشریح کردی ہی زیادہ کی کچھ حاجت نہین **معنے معمائے قطعہ** چل اور
ایکے کہ اسکے عدد بھی چل ہین دونون ایک ہین **محسنات کلام** صوفی کی

صفت کو جو یکرنگی ہی مصرحہ نے کیسی خوبی کے ساتھ ثابت کیا ہی خصوصًا واومین جو اتحاد نکالا ہی کیسا خوب ہی اسم بسے مسمی یکے کیسے متضاد ہین اور صاف شستہ **لفظ الاختلاف** شارح نے اکثر خارجی باتین نقل کی ہین مجکو اُسنے کیا اُنکی راے۔

نکتہ مرید از میم دہان مرشد آنگاہ رشد یابد کہ در مد نظرش مد درش نور طاعت حق بیند **قطعہ** لازال وجہ المرشدین مخدشا + من سجدہ اللہ جل ثناءہ + فانظر الی اجزای لفظ المرشد + مرش علی وجہ الدلیل بناءہ + **اللغات** مرشد بالفتح وکسر شین راہ راست بتانے والا رشد مصدر مجرد اسی کا مد بالفتح کشش وآب خیز وآب سیل وبسیاری وافزونی آب رش بالفتح وشین مشدد چکیدن اور چکیدگی لازال ای ہمیشہ مخدش بالضم میم وکسر دال خراش یا بندہ وبفتح دال خراش یافتہ **معنی ترکیبی نثر** مرید میم دہان مرشد سے اُسوقت رشد پائیگا کہ اُسکی مدنظر مین مد اور رش نور طاعت حق کا دیکھے ای افزونی اور چکیدگی یعنے یہ سمجھے رہے کہ اسکی مدنظر سے نور طاعت حق کا ٹپتا ہی **معنی ترکیبی قطعہ** ہمیشہ رو وپیشانی مرشدون کی خراش یافتہ ہی اللہ جل ثناءہ کے سجدون سے آب تو دیکھ تو اجزا لفظ مرشد کی طرف کیسا مرش صورت دلیل پر جو انکی بنا ہی کہ وہ دال ہی رکھا ہوا ہی اور مرش کے معنے خراشیدن ہین مطلب یہ کہ یہ خراش وجہی خلقی وجبلی ہی نہ کسبی **معنے معماے نثر** مرشد کا میم گویا دہن ہی اور دہن کے نیچے ہی رشد رکھا ہوا ہی اور مرشد کے اول آخر سے مد حاصل ہوتا ہی اور درمیان مین اسکے رش ہی **معنے معماے قطعہ** مرشد کے لفظ مین مرش دال پر جو اس لفظ کی بنیاد ہی رکھا ہوا ہی **محسنات کلام** مدنظرش کیسا ابلغ مذکور فرمایا ہی جسمین معنے ترکیبی بھی ہین اور مد اور رش اس سے بھی نکلتا ہی وجہ الدلیل کیا ہی خوب ہی کہ دال دلیل ہی اصل بنا لفظ مرشد کی اُسکی ذات پر مرش رکھا ہوا ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے رشد کے رسد لکھا ہی شاید کاتب نقطے بھول گیا ہو لیکن مین نے قطعہ مین تبدیل کیا ہی یعنے پہلے مصرعہ کے بعد

چوتھا اور دوسرے کے بعد تیسرا اور بنا قافیہ کی ثناء ہ اور بنا ء ہ ناظر سلیم طبع پر نقص بے ترتیبی مصاریع کا الفاظ قطعہ سے مخفی نہین رہیگا فافہم وتطابق۔

نکتہ مشایخ راکہ مشی بطریق سنت نباشد در متابعت ایشان خلق را جز آخ و نالہ حسرت حاصل نشود و مرشد کہ قلبی کند راہ نماے بود کہ از پیروی جزوی شرم روی نہ نماید **قطعہ** پیشوا را بجز از وای نباشد ز عقب + پیش بینی علوم ار نبود در وینش + شیخ بے علم کہ با زہد خنک جوید صدر + جاے آن ست کہ خوانی یخ بالا شینیش + **اللغات** مشی بالفتح چلنا آخ بتشدید خا و فتح اول کلمہ افسوس و پلیدی قلبی نا راستی وآے بھی کلمہ حسرت و افسوس کا ہی یخ برف جو ولایت مین برستا ہی **معنے ترکیبی نثر** یعنے وہ مشایخ کہ جنکی مشی ای چال چلن طریقہ سنت پر نہین ہی اُنکی پیروی مین خلق کو سوا آخ اور نالہ حسرت کے کچھ حاصل نہین ہوگا اور جو مرشد کہ قلبی کرتا ہی یعنے کھوٹا اور مکار ہی وہ ایک ایسا رہنما ہی کہ اُسکی متابعت سے سواے شرم و خجالت کے اور کوئی صورت نظر نہین آتی **معنے ترکیبی قطعہ** جو شخص پیشوا ہی اور اپنے دین کے علوم کی پیش بینی نہین رکھتا تو انجام اُسے اُس واے سے جو اُسکے پیچھے لگی ہوئی ہی کام پڑے گا اور جو شیخ جاہل بے علم ہی زہد خنک کے ساتھ بالانشینی ڈھونڈھتا ہی وہ ایسا ہے کہ اُسکی نسبت تو کہے کہ یہ ایک یخ ہی اور اسکے اوپر شین ہی یعنے عیب و زشتی **معنے معماے نثر** مشایخ مین مشی بھی موجود ہی اور آخ بھی موجود مرشد کی دال رہنما ہی اور اسکے پیچھے شرم لگی ہوئی جو قلب مرش کا ہی کہ مرشد کا جز ہی **معنے معماے قطعہ** پیشوا کے اول مین اگر لفظ پیش نہوگا جسکا اشارہ پیش بینی علوم ار نبود ہی تو واے رہے گا اور شیخ مین لفظ یخ اسکے اوپر شین موجود بس یہ شیخ وہ یخ ہی کہ جسکے اوپر شین یعنے عیب و زشتی ہی **محسنات کلام** پیروی آوردی اور روے مین بھی صورت دے کی ہی کیسے مناسب یکدیگر ہین یخ بالانشین اگرچہ یہ سب مرکب لفظ ہین لیکن ایسے مذکور ہوے ہین کہ سب مفرد سے معلوم ہوتے ہین

جیسے یاخی بالاشین۔
نکتہ ایدرویش پردہ جمال توحید یکتاست ووحید آن باشد کہ آن پردہ رانگاہدارد
قطعہ ازچہ آمد سر موحد مو+ بازپا یانش ازچہ آمد حد+ کہ موحد شد آنکہ یک سرمو+
پا ی ازحد خود برون نہ نہد+ اللغات توحید ایک ٹھہرانا اور خداعزوجل کو ایک
جاننا یکتا اکہرا اور ایک تار مو حد صاحب توحید معنے ترکیبی نثر مصنف رح کہتے ہین
ایدرویش پردہ جمال توحید کا نہایت ہی نازک وباریک ہی ذرا مین کفر عائد
ہوتا ہی بس موحد وہی شخص ہی کہ اس پردہ کی نگہداشت کرے اور سررشتہ
ادب کو ہاتھ سے نہ دے معنے ترکیبی قطعہ مصنف رح کہتے ہین کچھ جانتے ہو کہ سر
موحد کا مو کیون ہی اور پھر اسکی انتہا حد پر کس سبب سے ٹھہری یہ وجہ ہی کہ تا معلوم
کرلین کہ موحد وہی ہی جو سر مو اپنی حد سے پانون باہر نہ نکالے معنے معماے
نثر توحید مین پردہ تا کا وحید پر تنا ہوا ہی معنے معماے قطعہ پھر موافق کلام
سابق کے فرماتے ہین کہ یہ سمجھتے ہو کہ موحد کے سر پر لفظ مو کیون ہی اور اسکے
آخر مین حد کیون ہی یہ اشعار ہی اس بات پر کہ موحد وہی ہی کہ بال بھر اپنی حد
سے پانوٗن باہر نہ نکالے اور تجاوز نہ کرے محسنات کلام یکتا کیسا ابلغ ہی کہ
بمعنی یگانہ کے بھی ہی اور درحقیقت توحید مین ایک ہی تا ہی بھی۔
نکتہ حرف اول شریعت وطریقت وحقیقت شطح واقع شدہ یعنے شطح کسی را
مسلم ست کہ بتاج شریعت وطریقت وحقیقت سرفرازی وپیشوائی حاصل
کردہ باشد شطح الشطح بجر فوق حای الحل تبدی شطہ + والشرع عن طغیانہ
بالشی یحیی الساحل + اللغات شطح بیحیائی کرنا اور صوفیون کی اصطلاح مین
مخالف ظاہر شرع کی باتین کہنا حل بالفتح والتشدید حلال ہونا اور واجب ہونا
شط بالفتح وتشدید طا دور ہونا اور کرانہ کو ہان شتر کا طغیان بالضم حد سے گذرجانا
مشبح بہر سہ حرکت وتشدید حا ومشہور بالضم حرص وبخل یحیی حمایت سے بمعنی
نگہداشتن معنے ترکیبی نثر شریعت اور طریقت اور حقیقت تینون کا پہلا

حروف شطح واقع ہوا ہی یعنے ایسا اتفاق پڑا ہی کہ پہلا حرف اگر ان تینون کا لیلو تو شطح
ہو جاتا ہی اس سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ سطح اسکو مسلم ہی جس نے تاج شریعت اور
طریقت اور حقیقت سے سرفرازی و پیشوائی حاصل کی ہو یعنے ان تینون مراتب
کی حد کو پہونچ گیا ہو تو البتہ شطح اسکو جائز ہوگا نہ کہ جیسے فقیر بے ادب ذرا مین
خلاف شرع بکنے لگتے ہین بدون وصول اس مقام کے اور اسکو توحید ٹھہراتے ہین
معنے ترکیبی شعر شطح ایک دریا ہی او پہاے حل کے کہ ظاہر کرتا ہی اپنے شط
یعنے دوری کو اور خود جتاتا ہی کہ مجھسے دور ہی رہ اور شرع اسکی طغیان اور حد سے
گذر جانیکی نگہداشت کرتا ہی کنارہ کے مطلب یہ کہ شرع اس دریا کے طغیان سے
کنارہ کرنے اور بچنے کو کہتا ہی کہ خلاف شرع ہی معنے شعاے نثر اس نثر مین بس
یہی کہ شریعت کی شین اور طریقت کی طا اور حقیقت کی حا جمع کرنے سے شطح حاصل
ہوتا ہی اور معنا نہین ہی معنے شعاے شعر لفظ شط کا حا پر لانے سے شطح ہوجاتا ہی
محسنات کلام بحر اور شط اور شرع اور شریعت کہ نہر بزرگ کے معنے مین ہی
اور طغیان اور ساحل بسبب مراعات و مناسبات **الاختلاف** متن مطبوعہ مین
بجاے والشرع کے والترع یہ صورت لکھی ہی اور ایسا حلا باوصف الف ولام کے
کہ بعد مین پھر الف تنوین کا کیسا۔

حکایت ناہداری را پرسیدند کہ منصور با وجود چندان من فضل و خرد کہ در سر
داشت چرا بصور قصور فکر صداے نام خود در عالم افگند و چون الف انا الحق
تیغ را برناے خود روا داشت گفت الحق نشناخته آید کہ عارف چون ثابت قدم
نباشد عار بیند و صوفی تا ترک سر نکند وفی نبود قطعہ عارف آنکہ زرہ مرتبہ ارفع گردد
گو سر خود بنہد زیر قدم بے اکراہ + صوفی آنگاہ شود صافی و یکدل کہ شود + منسلخ حیث
از دل او یک جہت از وجہ اکہ + **اللغات** منصور نام ایک اولیا مشہور کا ہی
من بالفتح والتشدید شیرینی اور ترنجبین وغیرہ صور نشاخ حیوان جسکو بجاتے ہین
اور وہ جو اسرافیل حشر کے دن پھونکین گے صدا افگندن مشہور کرنا تا حلقوم وفی

تمام ہونا بہت ہونا دیہ بالفتح رووادل روز وطور وطریقہ وبرابر **معنے ترکیبی نثر**
ایک شخص نے نامدار نامور سے خواہ عالم ہو خواہ عارف پوچھا کیا وجہ ہی کہ منصور کو
تومن فضل کے بہت حاصل تھے اور اسکے سر مین بھری تھی پھر کیون ایسا صور قصور
فکر بجا کے شہرت اور صدا اپنے نام کی جہان مین ڈالی اور مانند الف انا الحق کے
اپنی گلے پہ تیغ روا رکھی کہا حق تو یہ ہی کہ تم نے اس بات کو نہین پہچانا کہ عارف
جو ثابت قدم نہین ہوتا عار دیکھتا ہی اور صوفی جب تک ترک سر کا نہین کرتا
وفی نہین ہوتا یعنے پورا اور کامل **معنے ترکیبی قطعہ** عارف جب مرتبہ کی رو سے
ارفع اور اعلے سب مین ہوگا کہ سر اپنا قدم کے نیچے بے اکراہ اور بلا اجبار کے
رکھدے اور صوفی اسوقت صافی اور یکدل ہوگا کہ شش جہت اسکے دل سے
ایک جہت ہوجاوے اور اسمین صورت خدا کی دیکھے یعنے ہرطرف معائنہ وجہ اللہ کا
کرے جیسا کہ فرمایا ہی اینما تولوا فثم وجہ اللہ جدھر منہ کروگے تم اُدھر ہی
ہی وجہ اللہ کی **معنے معما ے نثر** برعایت منصور کے لفظ نامدار کا ایراد فرمایا ہی
جو مشتمل وا ہی سر کلمہ منصور کا من ہی اور بعد اسکے صور اسی واسطے من فضل
اور صور قصور فکر فرمایا ہی انا مین الف لفظ ناپر واقع ہی قدم عارف کا نفی ہی
جب ثابت نرہیگی عار رہ جائیگا اور صوفی کا سر صاد جب ترک سر کریگا وفی
باقی رہیگا **معنے معما ے قطعہ** عارف کا سر عین ہی اور پا فا جب سر کو نیچے
پاؤن کے رکھ لیگا ارفع ہوگا صوفی کا دل واو ہی شش عدد والی اسی لئیے
شش جہت کہا ہی اور وجہ اللہ کا الف جب یہ شش جہت صوفی کے دل سے
یک جہت ہوجائینگے یعنے الف وجہ اللہ کا واو کی جگہ آئیگا تو صوفی صافی اور
یکدل ہوجائیگا بلحاظ الف جسکا ایک عدد ہی **محسنات کلام** قصور مین
بھی صور کا لفظ موجود اور صور و قصور اور صدا تینون مین صاد انا الحق کی مناسبت
سے الحق اور عارف کی رعایت سے نشناختہ ترک مین ایہام ہی کہ کلاہ کے معنے
مین بھی ہی برعایت سر شش جہت یک جہت اور سوا انکے **الاختلاف شارح**

نے لفظ نامدار کی نسبت کچھ نہین لکھا نہ یکدل کی نسبت متن مطبوعہ مین بجاے چون کے خود غلط ہی

الباب الخامس فی اطباق الاخلاق واقیاس الانفاس وفیہ فصول

فصل فی ذکر الشریف والدنی

نکتہ لفظ شریف ودنی دلالت میکند کہ از مردم شریف اگر در ابتدا شری آید بسبب فا کہ راجع ست ازان رجوع نماید و با مردم دنی ہر چند کہ دال یعنی دلیل وعدہ خیر پیش آرد در عقب بجہت نون ویا جز خامی وتاخیر ندارد **قطعہ**

حف الشریف بشف محوظاھرہ + لکن فی قلبہ ریامن النعم +

وجہ الوضیع وضی وا وجہ لکن + قصاء ایدا ہ ضیع الندم +

اللغات دنی ناکس شریف مرد بزرگ قدر اطباق بالکسر مطابق اور موافق کرنا وبالفتح جمع طبق اخلاق جمع خلق بمعنی خو اقیاس قیاس کرنا اور گھیرنا اور پیروی کرنا انفاس جمع نفس حف صیغہ ماضی کا ہی حف سے بمعنی خشک شدن گیاہ شف بالفتح والکسر وتشدید فا لاغر کر دینا غم کا تن کو اور جامہ تنک و سود ونقصان نحو بالفتح طرف وراہ ومانند وقصد وآہنگ ونام علم ری بالفتح والکسر وتشدید یا سیراب ہونا قضا بضم پایان ونہایت کسی چیز کی ضیع ضایع وخراندم پشیمانی اور پشیمان ہونا ضی بالفتح وتشدید یا روشنی **معنے ترکیبی نثر** لفظ شریف ودنی دونون دلالت کرتے ہین اپنے اپنے حال پر یعنے شریف آدمی سے ابتدا مین کوئی شر بھی ظہور مین آئے تو حرف فا جو اسمین ہی بمعنی راجع کے بہت جلدی اس سے رجوع کرتا ہی اور ٹوٹ پڑتا ہی اور جو لوگ دنی ہین ہر چند کہ دال یعنے دلیل وعدہ یعنا وعدہ خیر کا سامنے لائے اسکے پیچھے جو نون ویا

کانی لگا ہوا ہی یعنی خام وناپختہ کے اس سے وہی خامی وناپختگی اور تاخیر ظاہر ہوگی
معنے ترکیبی قطعہ کیا ہی شریف کو شف ای نزاری نے مثل اسکے ظاہر لفظ کے
کہ شف گھیرے ہوسے ہی لیکن قلب مین اسکے پیر بھی رے وسیراب ہی نعماے الٰہی
سے اور وشیح کی صورت وضی کی ہی یعنی روشنی اور اوجہ لیکن اسکے کنارہ پر سامنے
اسکے ضیع رکھا ہی مع ندامت کے انجام وضیع کا ضیع وندامت ہی **معنے معماے**
شر لفظ شریف کے اول شرے ہی جو بمعنے معمائی کی رو سے جز شریف کا ہی مع یا اور
معنے ترکیبی کی رو سے شر الگ ہوا اور یا تکسیر کی علیحدہ اسواسطے کہ معماین صورت
سے غرض ہوتی ہی اور آخر اسکے فا یعنی راجع ظاہر دلی کے اول دال دلیل وعدہ خیر
کی اور پیچھے اسکے فی لگا ہی جسکے معنے خامی وناپختگی ہین **معنے معماے قطعہ شریف**
کے اول شین ہی آخر فا جسکا مجموع شف اور یہ شف سر پانو پنے اسکو گھیرے رہی
لیکن قلب مین اسکے رے بھی ہی جس سے شریف ریان وسیراب ہی وضیع کی صورت
وضی یعنے اوجہ لیکن اسکے سامنے ضیع مع ندم رکھا ہی **محسنات کلام** شریف بدلنی
دونون سے کیسے مادے شر رجوع اور دلیل وخامی کے نکالے ہین **الاختلاف** ملنی
مطبوعہ مین حف الشریف بجاے حف الشریف اور ریا کی جگہ ریا و قضاء کے بجاے
قضا ریداہ کے ٹھکانے نداہ ضیع کے بجاے اضیع سب خلاف معنے ترکیبی و
ومعمائی کے ہین۔

نکتہ خسیس اگر سی شمار از دل خود بر گیرد ہمان خس باشد ونفیس را کہ سایہ سین
شرے آفتاب وار در اصل ست اگر وجاہتش نفی شود در انقلاب ماہیش برگردد
ہنوز سی فن او بجا ماند **قطعہ** لوکان محتشم بالاصل مفتقرا + ندعو کا فی
الانعام محتش انعام + وذوالخطارۃ اذا وجہ خطار + للبرت فی اصلہم
یدعی باکرام + **اللغات** خسیس فرومایہ وناکس خس بالفتح وتشدید سین
ترہ کا ہوا ور کم کرنا خسیس ہونا نفیس مال بسیار او رچیز قیمتی وگرانمایہ وجاہت
خوبصورت اور روشناس ہونا اور صاحب جاہ وبزرگوار ہونا محتشم صاحب خدم

وحشم وخداوند شرم مفتقر فقیر ومحتاج رت بالفتح والتشدید جہت وخوک انعام بالکسر نعمت دینا و بالفتح چارپایان محتشم احتشام سے جمع کرنا وجستن گیاہ ذوالخطار صاحب قدر وبزرگی وحشمت معنے ترکیبی نثر خسیس اپنے دل سے اگر خس شمار کہ مراد کثرت سے ہی نہ عدد معین اٹھائے اور اپنے فخر کی وجہین سمجھے تب بھی خس ہی اور نفیس کہ سایہ سین سروری کا آفتاب کی طرح اصل مین رکھتا ہی اگر وجاہت اسکی نفی بھی ہوجاے اور انقلاب زمانہ سے ماہیت اسکی بدلجاے جب بھی سی فن ای بسیار فن وہنر اسکے قایم رہینگے معنے ترکیبی قطعہ اگر کوئی شخص مفتقر الاصل محتشم ہوجاے گا تو اسکو بلائیگا تو انعام کے وقت مین واسطے ڈھونڈھنے گھاس چارپایون کے اور جو صاحب قدر وبزرگی کے ہین اس سبب سے کہ وجہ بزرگی کی انکی اصل جبلی اور سرداری مین ہی تو بلائے جائینگے واسطے عزت واکرام کے معنے معماے نثر خسیس کے دل مین سی ہی جسکو سی شمار کیا ہی اگر اس سی کو اٹھالیگا خس رہیگا نفیس کی اصل سین ہی اور رقم آفتاب کی بھی سین اور اسکے اول لفظ نفی کا موجود اگر نفیس انقلاب زمانہ سے وجاہت اسکی نفی و منقلب ہوجائیگی تو سی فن قایم رہینگے چنانچہ نفیس کا قلب یہی ہی معنے معماے قطعہ محتشش کو جو انعام انعام مین بلائینگے محتشم ہوگا انعام انعام تجنیس تام الاختلاف متن مطبوعہ کے قطعہ عربیہ مین بجاے انعام اول کے انام اور اذعا کی جگہ ادنا غلط لکھا ہی۔

نکتہ رذل راچون راے وجاہتش نماند زلی کہ در بنیاد دارد ظاہر شود ونشیب راچون نون انحناے قامت دولت واقع شود نسیب وکرم اصلی جلوہ نماید قطعہ چو مایہ نماند فرومایہ را + فرو ماند از محنت روزگار + در از دست دوران درآید زپاے + نجیبی بزودی شود رستگار + اللغات رذل ناکس وفرومایہ وبد از ہر چیز رذل ذلگنا پانون کا اور زبان کا نشیب صاحب نسب اور غزل کہنا نسیب بالفتح بخشش واحسان نجیب شتر گزیدہ نجائب جمع و مرد اصل

معنے ترکیبی نثر رذل کی جو راوجاہت کی جاتی رہیگی تو وہ ذل رہیگا اور لغزشین
جو اسکی بنیاد مین ہین اُس سے ظاہر ہونگی اور نسیب کو جو نون کیطرح انحنا قامت
دولت کا واقع ہو یعنے دولت برگشتہ ہو جاے جھک جھک کے سلام نکرے سیب
وکرم اصلی اُس سے تب بھی جلوہ کریگا معنے ترکیبی قطعہ جب فرمایہ کے پاس مایہ
نہین رہتا تو محنت زمانہ سے عاجزا ور فرد ہو جاتا ہی اور اگر کوئی نجیب زمانہ کے ہاتھ
سے گر پڑتا ہی اور پانون اسکا ڈگ جاتا ہی تو نجیب بہت جلدی رستگار ہو جاتا ہی
معنے معماے نثر رذل کی را گر جانے سے ذل رہیگا کہ ذال وزا معما مین یکسان ہین
اور نسیب کا نون جو منحنی ہوگا سیب رہیگا معنے معماے قطعہ فرمایہ مین جب
مایہ نہین رہیگا فرد رہیگا نجیب کا پانون با ہی جب با نرہیگی نجی رہیگا جو بمعنی رستگار شد
کے ہی محسنات کلام دست دوران درآید وبرعایت دست پا ایسے ہی فرمایہ
فرد ماند اور اسکے سوا الاختلاف شارح لکھتے ہین کہ کلمہ نجیبی اگر از پا افتد کہ حرف
پاست نجیب ہمی ماند کہ بمعنی رستگار یست انتہی مین اسکو کیسے مان لون اس سبب
سے کہ نجیبی مین جو یا تنکیر کی ہی معنے ترکیبی کے واسطے ہی معنے معمائی کو کیا دخل
معنے معمائی تو خاص لفظ مین ہونا چاہیے نہ سوا مین اور وہ لفظ خاص نجیب ہی کہ یا
گرنے سے نجی رہتا ہی اور نجیب کے معنے رستگاری کے کہان ہین مجکو تو لغت مین
ملے نہین البتہ نجی کے ہین اور معما مین نجی نجی دونون کی صورت معتبر ہی جیسے اسی
نکتہ کی نثر مین رذل لکھا ہی اور صحیح بھی بذال معجمہ ہی اور را کو گرا کے زل بزاے معجمہ
کے معنے لغزش کے لکھے ہین اور نکلتا ہی ذل بذال معجمہ بمعنی ذلت بس زا اور ذال
کو یکسان جانکر بجاے ذل کے زل نکالا ہی اور ٹھرایا ہی متن مطبوعہ مین بجاے
سبب کے سبب اور نجیبی کی جگہ نجبی غلط ہی ـ
نکتہ دندانہ سین سیادت کلید یست کہ از فتوحات حدیث انا مدینۃ العلم و
علی بابہا یادت آید وسر پاے نقابت دو وصلہ ایست کہ از شعار نقاد طہارت
بت یعنے طیلسان ستر وعصمت آل عبا نقابت کشاید نظم سین سادات ہست

چون مثال + شرفی بر سر ادات کمال + در دل زندہ حسینی سین + مید ہد عرض عترت یسین +

اللغات سیادت بالکسر بزرگی و سرداری مدینہ ہر شہر و شہر معروف نقابت بکسر ستودن
و ستودگی و صلہ پارہ جامہ و کاغذ وغیرہ شعار بکسر وہ کپڑا جو بدن سے لگا ہوا ہو جیسے قبا ازار
کلاہ نقاب بضم میم پاکیزگی ہت کی تفسیر خود مصرح نے کر دی طیلسان بالفتح ولام بہر سہ
حرکت معرب تالسان ایک قسم ردا اور فوطہ کہ عرب اور خطیب اور قاضی کندھون پہ
ڈالتے ہین آل عبا باضافت و فتح عین مہملہ عبارت ہی حضرت فاطمہ رض اور علی رض اور حسنین
رضوان اللہ عنہم سے ردات بالفتح آلہ حصول کسی چیز کا یاسین ایک سورت ہی قرآن مجید
کی اور نام آنحضرت کہ جسکے معنے مین یاسین ای یا سید بھی لکھا ہی **معنے ترکیبی نثر**
دندانے سین سیادت کے ایک کنجی ہین کہ کشایشون حدیث انا مدینۃ العلم و علی
بابہا کے ہین مین علم کا شہر ہون اور علی رض اسکا دروازہ ہین تجکو یاد دلائی ہے یعنے
سارے فتوحات و کشایشین بدون انتساب خاندان سیادت کے جو علی مرتضی رض
سے ہی ممکن نہین اور سرو پا نقابت کا کہ نقا اور بت دو ٹکڑے ہین کہ شعار نقاد
پاکیزگی و طہارت سے بت یعنے طیلسان ستر و عصمت آل عبا سے نقاب تیرے دیدہ کا
کھولدیتا ہی دو وصلی مراد حسنین رض سے ہی جن سے سلسلہ سیادت کا جاری ہوا ہی
معنے ترکیبی نظم سین سادات کا مثل کنگرہ کے ہی جو ادات کمال پر رکھا ہوا ہی
جسکے بغیر حصول کمال کا ممکن نہین جیسے بدون اداۃ کے حصول کسی شی کا متعذر
اور جو شخص حسینی ہی یعنے سید اسکے دل زندہ مین جو سین ہی زندہ اس سبب سے
کہ جو حسینی نہین دل مردہ ہی وہ اس صفت سے معرا ہی بس وہ سین اس بات کو
ظاہر کرتا ہی کہ یہ عترت یعنے اہل بیت یاسین سے ہی واضح ہو اگر بقول بعض
یاسین مین حرف یا ندا کا ٹھہرائین اور سین نام مبارک آنحضرت جب تو توجہ
اس سین کا سین حسینی سے خود ظاہر ہی اور اگر نام مبارک مع یا کے تب بھی
اسمین سین ہی جس سے نسبت سین حسینی کی لگی ہوئی ہی **معنے معمائے نثر**
سیادت مین سین دندانہ دار بطور کلید کے یادت پر رکھا ہوا ہی نقابت کا سر

نقا ہی اور پا بت جو دو وصلہ سے ایما ہی **معنے معماے قطعہ** سادات ہین سین مثل کنگرہ کے ظاہر سر ادات پر واقع ہوا حسینی کے اول آخر حی ہی یعنی زندہ اور اس حی ہین سین جو عترت یسین کو پیش کر رہا ہی اور جتا تا ہو **محسنات کلام** نقابت اور یادت دو نون کیا ہی خوب واقع ہوے ہین کہ یا دالگ اور تا ضمیر کی الگ ایسے ہی نقاب علیحدہ اور تا علیحدہ اور معنی معما کی رو سے یادت اور نقا او بت اور سوا اسکے اور متامل پر چھپے نہین رہینگے **الاختلاف** اول تو شارح نے لکھا آل عبا فرزندان حضرت فاطمۃ رض یہ تخصیص کیسے ہو سکتی ہی آل عبا مین حضرت علی رض اور حضرت عباس رض اور اُنکی اولاد بھی تو داخل ہین دوسرے شارح نے لکھا کہ نقابت کا سر نون ہی اور پا تا ہی حالانکہ یہ یون نہین ہی بلکہ پورا نقا ایک جزا ور بت ایک جز دونون سر و پاے نقابت ہین پھر اسکی کچھ تشریح نہین کہ وہ نت کیا ہوا اور جو قاف بچا وہ کیا ہوا مجکو بڑا شک ہی کہ مصرح نے جو بت یعنے طیلسان الخ کہا ہی اس بت کو یہ کیا سمجھے ہین ایسا معلوم ہوتا ہی کہ نت جانکر نقابت سے نون تا اخذ کر کے نت بنا لیا ہی جسکے کچھ معنے معنے وہ نہین اور مصرح نے بڑی تصریح دی ہی دو وصلی نقاد طہارت و بت و ستر و عصمت دو دو لفظ لکھدیے ہین اگر ہماری وہ مثل ہو تو مصرح کیا کرین **شعر** بسے شمع روشن کہ دودی نداشت + نمودیم بد انز اسودے نداشت متن مطبوعہ مین یا کین اس صورت پر یس غلط لکھا ہی یہ مخصوص برسم خط قرآن ہی۔

نکتہ سین صدر سید متعبد آفتا بیست کہ بالاے دست ہمگنان مکان دارد و شرف نشین شریف عفیف سر نشینی ست کہ درمیانہ اور یف یعنے کشتہاے امن و امان اہل ایمان رونق جنان دارد **رباعی** ایمان برسالت آنکہ کامل دارد + از آل بدل نجات حاصل دارد + این نکتہ ہم از لفظ رسالت بنگر + رست آنکہ حروف آل در دل دارد + **اللغات** صدر سینہ و بالاے ہر چیز متعبد بر وزن متفکر عبادت کنندہ اور بہت عبادت کنندہ اور بتکلف عبادت کنندہ عفیف مرد پارسا و پرہیزگار از حرام جنان بکسر جنت **معنے ترکیبی نثر** سین جو صدر مین سید متعبد کے واقع ہی ایک

آفتاب ہی کہ سبھون کے ہاتھون پر اسکا ٹھکانا ہی یعنے سب تعظیم و تکریم کرتے ہین جیسے سعدی نے فرمایا ع ہر کجا پای نہد دست بدارندش پیش + اور شرفہ شین شریف عفیف کا ایک سر نشین ہی کہ اُسکے بیچ مین ریف یعنے کشت امن و امان اہل ایمان کی باغ جنت کی سے رونق پا رہی ہین قید متعہدہ عفیف موافق حدیث شریف کے ہی من سلک علی طریقی فھوالی معنے معمائے رباعی جو شخص کہ رسالت پیغمبرؐ پر ایمان کامل رکھتا ہی وہ آل سے دل مین نجات حاصل رکھتا ہی یعنے اُسکو نجات حاصل ہی اور میری اس بات کو نہ مانو تو لفظ رسالت ہی کو دیکھو کہ وہی اس نکتہ کو بتا رہا ہی کہ جو شخص حرف آل کی دل مین رکھتا ہی وہ رستہ اور نجات یافتہ ہو گیا معنے معمائے نثر سین رقم آفتاب کی ہی جو سید مین صدر لفظ پہ ہی اور اس سین کے نیچے لفظ ید جیسے سین رکھا ہی بموجب اشارہ کہ بالائے دست ہمگنان الخ کے اور شین شریف کا ایک کنگرہ سر نشین ہی جسکے درمیان مین ریف یعنے کشت امن و امان اہل ایمان جنت کی سی رونق رکھتے ہین معنے معمائے رباعی رسالت کے اول آخر رست ہی اور دل مین اسکے لفظ آل موجود محسنات کلام سین صدر سید شین شرفہ شریف امن امان ایمان جنان یہ سب لفظ ہموزن اور ہر کلمہ بحرف واحد وارد فرمائے ہین اور نثر اکتین جو کچھ ہین پوشیدہ نہین ہین الاختلاف بجائے کشتہا کے کشتمان بھی نسخہ ہی لیکن شارح نے جو معنے اسکے لکھے ہین لغت مین نہین ملے نہ یہ لفظ ملا شارح نے دیکھا ہو گا متن مطبوعہ مین بجائے میانہ اور یف کے سایہ اوخلاف و مخل معنی معما کا ہی۔

حکایت یکے از ظرفا گفتہ است کہ از صدر سید روزگار کہ دعوی سیادت کنندہ صادق اند بدلیل آنکہ لفظ سیدہ است درمیان سد شعر چون ندانست سین سید طامع زبدحالی + چون دندان طمع برکند ماندہ دست اوخالی + اللغات ظرفا بضم اول و فتح ثانی جمع ظریف بمعنی دانشمند و خوش طبع سد بالفتح و التشدید

عیب جیسے کنگی اور کری اور سوا انکے اورحائل ومانع میان دو چیز کہ لوگون نے
بنایا ہو معنے ترکیبی نثر ایک نے ظریفون سے کہا ہو کہ زمانہ کے سو سیدون سے جو
دعوی سیادت کا کرتے ہین دس سچے اور صادق ہین اس دلیل سے کہ سید دس
کے درمیان مین سد ہی یعنے سو ہین دس ہین معنے ترکیبی شعر سید طامع کا
سین بسبب بدحالی کے مثل دندان کے ہی اور جب دندان طمع کے اُکھیڑیگا
تو ہاتھ اسکا خالی رہیگا معنے معماے نثر سید کے اول آخر سے سد حاصل ہوتا ہی
اور اسکے درمیان مین یا دس عدد والی ہی جو سد مین دہ ہی اور جو لفظ سد بہ صاد
مستعمل ہی اور سید مین نکلا سد سین کے ساتھ اسکا کچھ مضایقہ نہین اول تو معما
مین صاد و سین ایک ہین دوسرے اصل مین صد بھی سد ہی اسلیے کہ صاد حرف
عربی کا نہین ہی لیکن بنظر التباس سد کے جو حائل کے معنے مین ہی رسم خط
اسکا صاد سے ہو گیا ہی جیسا کہ شصت کا حال ہی معنے معماے شعر سید کا
سین دندانہ دار مثل دندان کے ہی اور نیچے اسکے لفظ ید بمعنی دست جب دندان
سین کے توڑ ڈالینگے ید خالی دست رہ جائیگا محسنات کلام خالی وحالی دونون
مین تصحیف ہی اور اس نقل کی نسبت ظرفا سے بنظر نہ کلیہ ہونے کے کی ہی اسواسطے
کہ انکا اور شعرا کا ایک حال ہوتا ہی جب کوئی لطیفہ انکے خیال مین گذرتا ہی پھر بلا تکلف
و توقف بدون کہے نہین رہتے الاختلاف شارح لکھتے ہین لفظ سید کے درمیان
مین اگر یا نہو تو سد رہتا ہی بس حرف یا نے کہ دس ہی میانجی گری کرکے کلمہ سد کو سید
بنا دیا انتہی آگے اور بحث صد اور سد کی لکھی ہی مع اور باتون کے کہ وہ بھی جیسی
ہین ویسی ہین مین تو اس معنے پر حیران ہون کہ یا نے میانجی گری کرکے سد کو
سید بنا دیا اسکا کیا مطلب ہی اور کیا غرض ہم تو یہ سمجھتے ہین کہ بس اتنی بات ہی
کہ سو سیدون مین دس صادق ہین اور کاذب اور وہ صادق مین ایک یہ بات
بھی معلوم ہوتی ہی کہ بارہ امام مشہور ہین لیکن بعض فرق ان بارہ سے بعض کے
قائل نہین ہین لیس کیا عجب کہ یہ ظریف بھی دو کا قائل نہو دس کا قائل ہو اس زمانہ

سے کہدیا ہو کہ صادق دس امام ہین اور صادق کا لفظ امام کے لیے کیسا مناسب ہی کہ ایک امام جعفر صادق بھی ہین اور امام باقر بھی صادق کہلاتے ہین۔

فصل فی ذکر الکریم والبخیل

نکتہ عین عطا آفتابی ست در شرف بالاے افلاک تسعہ تاختہ و ندندے بر پائیست از علا بر عقول عشرہ تفوق یافتہ نظم سخی بخت جد وے چو افگندپے + شود تاجی از بخت بر فرق وی + بود نخلہ نخلی کہ از روی ہوش + دہد دشمن و دوست را نیش و نوش اللغات افلاک تسعہ نہ فلک ند بالفتح و تشدید دال ایک قسم خوشبو بالکسر ہمتا و مانند ایسے ہی ندید ندی بفتحتین بخشش عقول عشرہ دس فرشتے کہ حکما کے نزدیک کل یہی دس ہین کہ سوا ے عقل اول کے ہر ایک نے ایک کو مع ایک آسمان کے پیدا کیا تفوق فوقیت پانا بخت بالضم شتران قوی بزرگ کہ خراسان مین ہوتے ہین بختی مفرد اسکا جد بالکسر و تشدید دال درستی و کوشش در کارے و بالفتح بہرہ و بخت و کنار جود بے نیازی و عظمت نخلہ بالکسر دادن چیزی کہ عوض آن ستانیدہ باشند و قرض حسنہ و بخشش بے عوض نخل بالکسر مگس انگبین و بالضم عطیہ معنے ترکیبی نثر عین عطا کا جو عطا ہی ہی ایک آفتاب در شرف ہی کہ افلاک تسعہ پر چمک رہا ہی اور افلاک تسعہ طا ہی جسکے نو عدد ہین یعنے یہ آفتاب تو چوتھے آسمان پر چمکتا ہی عطا کا آفتاب نوین آسمان پر دمکتا ہی اور وہ آفتاب عین عطا کا ہی اور ندندے کی وہ پایہ ہی علا سے جو عقول عشرہ پر فوقیت پائے ہوے ہی معنے ترکیبی نظم سخی جب شتر قوی اسکی جد کا پے افگندہ ہوتا ہی یعنے ڈگمگا جاتا ہی تو اسکے بخت کے سے ایک تاج اسکے سر پر ہوتا ہی اور نخلہ یعنے بخشش ایک نخل ہی کہ از روے ہوش کے دشمن کو نیش اور دوست کو نوش بخشے دشمن کو نیش اسواسطے کہ وہ دیکھیگا اور پیچتاب کھائیگا معنے معماے نثر عطا کا عین آفتاب ہی کہ فلک تسعہ پر جو طا نو عدد والی ہی چمک رہا ہی اور ندندی کا پایہ جسکے دس عدد ہین جو عقول عشرہ

پر فائق ہی معنے معماے نظم بخت بخت تجنیس تام روے ہوش ہا ہی جب نخل
مین بڑھائی گئی نخلہ ہوا محسنات کلام تافتہ یافتہ تصحیف افلاک تسعہ عقول عشرہ
مناسب یکدیگر کہ حکماکے نزدیک افلاک تسعہ انھین کے پیدا کیے ہین اور نیز
شرف وافلاک برعایت آفتاب دشمن دوست نیش نوش با ہم متضادیہ مناسب
بہ نخل **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے ندندی ندیدی وبر پائے ست
کی جگہ بر پایلی ست از علا کے ٹھکانے از علما نخلہ کی جگہ نخلہ غلط اور خلاف معماو
بے معنی ہی۔

نکتہ کاف ومیم کریم استثنی ست کہ اگر ملک رے بہ بخشند ہنوز کم ست والف
جواد استقامتی وارد در جود کہ اگر قدم بر سر دنی زند پیشش جوی باشد **قطعہ**

الما ل بحر الندی والکف ساحلہ + واسم الکریم لہا کرعلی الیم +
جیم الجواد علی جو الھوی سحب + تجری بوادلہ غسل من الغم +

اللغات کم بالضم وتشدید آستین رے بالفتح نام شہر ندی بفتحتین بخشش
کف بالفتح والتشدید پنجہ اور رکجانا اور روکنا اور جھاگ دریا وغیرہ کے کربالضم ایک
پیمانہ ہی کہ بارہ وسق ہوتا ہی اور ہر وسق ساٹھ صلع اور سات ہزار اور سو رطل
کو بھی کر کہتے ہین جو بالفتح وتشدید واو میان زمین وآسمان اور ہوا اسکے درمیان کی
ہوا آرزو کرنا وخواہش نفس اور ایک عنصر عناصر اربعہ سے نیچے کرہ نار کے سحب بضمتین
جمع سحاب بمعنی ابر وادی جا ہی کشادہ میان کوہستان اور تودے اور پشتے جنسے
پانی جاری ہو غسل بالفتح دھونا اور کسی کو مارنا وبالضم شست وشو تمام بدن کی۔

معنے ترکیبی نثر مصر کہتے ہین کہ کاف ومیم کریم کا جسکا مجموع کم ہوا یعنے آستین یہ
ایک ایسی آستین ہی کہ اگر ملک رے بخشدے جو نہایت وسیع وخوش آب وہوا
ہی تب بھی اسکو کم ہی جانے اور الف جواد کا ایسی استقامت جود مین رکھتا ہی
کہ اگر قدم اپنا دنی کے سر پہ مارے تو اسکے سامنے ایک جوہی دنی مراد دنیا سے

معنے ترکیبی قطعہ مال دریا بخشش کا ہی یعنے پیدا بخشش کے واسطے

اور ہاتھ اُسکا کنارہ جیسے کنارہ کے سبب دریا سے مستفیض ہوتے ہین ایسے ہی دست
دہش کے طفیل مال سے فیض پاتے ہین اور نام کریم کا اُسکے حق مین ایک کہ ہی بم
پرکہ بقدر کرو کرور کے ایسے پیمانہ بزرگ سے اُس مال کو دیتا ہی اور جیم جواد کا ایسا ہی
جیسے زمین و آسمان کے درمیان مین بادل ہوتے ہین لیکن یہ بادل آرزو و
خواہشون کے جوف پر چھائے ہوے ہین وہ تو جنگلون مین جاری ہوتے ہین یہ ان
خواہشون پر جاری ہوکے غم سے اُنکے مُنھ دھو دیتے ہین **معنے معماے نثر** کریم
کے اول آخر کم ہی اور بیچ مین رے موجود جود مین الف آنے سے جواد ہوتا ہی اور
یہی الف قدم جواد کا ہی جبکا قدم دال پر ہی اور دال سے مراد دنیاے دنی اور
اسی الف کے سامنے جو ہی **معنے معماے قطعہ** کریم کے دو جز ہین ایک کرو دوسرا
یم مجموع دونون کا کریم اور اوپر جیم آنے سے جواد ہوتا ہی اور جواد مین لفظ جو بھی
داخل ہی **محسنات کلام** ہنوز کم ست کیسا لطف ہی یعنے تھوڑا یا آستین پر قدم
جواد کا دنیا کے سر پر کیسا صریح ہی بحر و کف و ساحل اور یم برعایت بحر جیم جواد جو سب
مین سر کلمہ جیم قدم سر مناسب اُسکے **الاختلاف** شارح نے کر بضم کو بمعنی ماہی اور جو
کو بمعنی کاواکی کے لکھا ہی محکو لغت مین یہ معنے کسی کے نہین ملے یہ جانے لغت سے
لکھتے ہین یا اپنے اندازا ورا ٹکل سے جلتے ملتے لگتے لگا دیتے ہین اور سوا اسکے اصل
کتاب کے حاشیہ پر کف کی جگہ فلک اور ساحلہ کی جگہ منعمہ یہ دو نسخے اور بھی
ہین کہ شارح نے انھین کو اپنے معنی مین اخذ کیا ہی میری دانست مین کف و
ساحل سے بڑھکے نہین ہین نہ لفظاً نہ معناً چنانچہ شارح نے منعم کے معنے بخشیدن
کے لکھکے لکھا ہی کہ مال دنیا دریا ہی اور کشتی اس دریا کی ایک موضع ہی کہ وہان
احسان واقع ہوتا ہی انتہی اب ناظرین کو نیک و بد کے تفرقہ اور تمیز کا اختیار
ہی وما علینا الا البلاغ متن مطبوعہ مین المال و بحر بعطف غلط ہی اور نہین معلوم
کہ غل لکھا ہی یا غسل مگر صورت تو غل کیسی ہی ۔
نکتہ سم در لغت زہر ست و حت شتابندہ در سیر اشارت ست بدانکہ ہر کہ

درسماحت چون الف علم شو ز ہر ترک مال در دنیا بنوشد و در آخرت در شتافتن بجانب
مغفرت وجنت بکوشد **قطعہ** سین آفتاب و ما بود اندر سماحت آب + حت نیز از برای
تراشید نست فاش + یعنے چو مہر برہمہ کس تاب تازہ روی + چون آب باش تا کنی از
فیض خود تراش + **اللغات** حت کے معنے خود مصرح نے تحریر فرمائے سماحت
بالفتح جوانمردی علم شدن مشہور ہونا فاش ای ظاہر تراش طمع و اُمید **معنے ترکیبی**
نثر مصرح فرماتے ہین کہ سماحت جو جوانمردی ہی اسکا ایک جز تو سم ہی بمعنی زہر اور
ایک حت بمعنی شتافتن بس اس بات سے یہ اشارہ ہی کہ جو کوئی الف کی طرح
سماحت مین مشہور ہونا چاہے تو وہ زہر ترک مال کا دنیا مین پئے جب اس ناگوار
کو نوشگوار کریگا تو آخرت مین جانب مغفرت اور جنت کے دوڑنے مین کوشش
کریگا واذلیس فلیس **معنے ترکیبی قطعہ** پھر مصرح فرماتے ہین کہ سماحت مین
سین تو آفتاب کہ اُسکی رقم ہی اور ما آب رہا حت یہ ظاہر تراشیدن کے معنے مین
ہی بس ان تینون اجزا سے یہ امر ظاہر و روشن ہی کہ آفتاب کی طرح ہر دم ہر کسی پر
تازہ روئی کے ساتھ پرتو ڈالے اور پانی کے مثل نرم و مرطوب ہو کے رہے پھر اپنے
فیض سے تراش یعنے توقع اور طمع فائدہ کی رکھے یعنے سماحت وہی ہی جو من واذی
سے خالی ہی اور موافق حال اُس شخص کے جسکی صفت مین سعدی رح نے فرمایا ہی
شعر بدیدار مسکین آشفتہ حال + چنان شاد بودی کہ مسکین بمال **معنے**
معمائے نثر اسمین معما سماحت کا ہی وہ خود ظاہر ہی **معنے معمائے قطعہ** سین
اور لفظ ما اور حت مل کے سماحت ہوتا ہی **محسنات کلام** الف کی تشبیہ علم سے
بے نقاطی وراستی مین ہی کہ علم بھی بے نقط ہی الف بھی بے نقط قطعہ مین لفظ سماحت
سے کیسی خوبیان نکالی ہین فتامل **الاختلاف** متن مطبوعہ مین درسیر کی جگہ
در سر اور بنوشد اور بکوشد مثبت کی جگہ دونون صیغ منفی لکھے ہین جانے معنے
کیسے کرینگے۔

نکتہ نہایت بذل اگرچہ بذل افلاس میکشد اما چون در ہیئت مجموع او نظر کنی

بذ غلبہ کردنست ولام زرہ یعنے غلبہ کردن برخصمان بے سلاح بذل واحسان میسر نمی شود **قطعہ** دررد دشمنان الف راد نیزہ الیست + کز طعن شان بدار رساند بانقلاب + باذل چو گشت بیمزہ از تشنگی فقر + بخشش زانصراف رساند بلذ آب + **اللغات** بذل بالفتح دادن و درباختن ذل بالضم وتشدید لام خواری وخوار ہونا رد بالفتح وتشدید دال لوٹا نا راد جوانمرد وسخی انصراف بازگشتن انقلاب بدل جانا **معنے ترکیبی نثر** اگرچہ بہت سا دینا اور خرچ کرنا ذلت وخواری مفلسی کو پہونچاتا ہی لیکن جب بذل کی ہیئت مجموع پر نظر وغور کرو تو بذ کے معنے غلبہ کرنے کے ہین اور لام زرہ ہی بس اس کیفیت سے اس لفظ کے یہ ثابت ہوتا ہی کہ دشمنون پر غلبہ کرنا بے سلاح بذل واحسان کے ممکن نہین اور ہرگز میسر نہین ہوتا **معنے ترکیبی قطعہ** دشمنون کے منھ پھیر دینے کو الف جو راد مین ہی یہی ایک نیزہ ہی جسکی طعن وضرب سے انکو منقلب کرکے دار انقلاب کو پہونچائینگے اور جو باذل کہ تشنگی فقر سے بے مزہ ہوگیا اُسکا نصیب لوٹ کر اُسکو لذ آب کو پہونچائے گا **معنے معمائے نثر** بذل و بذل تجنیس بذل کے دو جز کرکے بذ کو لام سے ملایا جاے تو بذل ہوجائیگا **معنے معمائے قطعہ** رد مین الف بڑھانے سے راد ہوا اور راد کا مقلوب دار باذل جو منصرف ہوگا لذ آب ہوگا **محسنات کلام** الف راد کو نیزہ کہنا کہ سیدھا مثل نیزہ کے ہی اور نیز یہ کہ راد دشمنون کے رنج وایذا سے محفوظ رہیگا **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے رد کے رو ے اور راد کے زاد اور طعن شان کے طعنشان غلط ہی—

نکتہ ممسک شکست دو میم کہ بر سر دارد دو چشم تنگ اوست تا ہر کہ میم دہان بدو ر مائدہ نشو ہکشاید چون سگ دامنش گیرد **قطعہ** گر بہد ممسک بزیر جیب مسک + بر دل کس زان بہ بند طرف بوی + وز حرام آن کو سماحت میکند + میکند پوشیدہ در سحت آبروی + **اللغات** ممسک بخیل مسک بالکسر معروف مشک ظرف بمعنے حصہ و فائدہ سحت بالضم وضمتین حرام وکسب بد کہ موجب

تنگ و عار ہو جیسے کنا سے سودخواری و رشوت **معنے ترکیبی نثر** مسک سک ہی اور
دو میم جو اُسکے سر بر رکھے ہوے ہین دو آنکھین تنگ اُسکی ہین اسواسطے کہ اگر کوئی
میم دہان کو اسکے دور مائدہ پر کھولے سگ کی طرح فوراً دامن اُسکا پکڑلے جیسے
عادت سگ کی ہی کہ اپنے رکھے رکھائے کھانے پر کسی کو بھٹکنے نہین دیتا **معنے
ترکیبی قطعہ** اگر مسک اپنی جیب کے نیچے مسک رکھتا ہی تو نہین چاہتا کہ اسکے
بو کسی یار یا رفیق یا مرد شریف کو پہونچے ہرچند اسمین کچھ نقصان نہین اور اگر کسب
بد اور پیشہ حرام سے کوئی سخاوت و جوانمردی کرتا ہی وہ سحت مین چھپے چھپے اپنی
آبرو کرتا ہی یعنے جب کسب اُسکا بد ہی ہر کوئی اُسکو ناچیز حقیر سمجھیگا بس وہ سماحت
مین حصول آبرو اور رفع سحت کا جانتا ہی **معنے معمائے نثر** مسک مرکب ہی دو میم
اور لفظ سک سے جو میمون کے دامن مین ہی **معنے معمائے قطعہ** مسک مین پہلا
میم جیب ہی جسکے نیچے مسک رکھا ہی کسی مقلوب سگ کا اور جو طرف بو کہا ہی بو سے
ارادہ ہی شمیم کا جسکا طرف میم ہی جب میم کو سگ پر رکھینگے مسک ہوگا سماحت مین
لفظ ما تحت سحت مین واقع ہی **محسنات کلام** صفت دو چشم کی تنگ کے ساتھ
نہایت ہی خوب ہی اور یہ ایما بھی کہ بعض کتون کی آنکھون پر دو نشان اور بصورت
آنکھ کے ہوتے ہین مسک مین دو میم ہین مناسب اُسکے دو میم ایک
میم دہان دوسرا دور مائدہ کا کیسا چسپان واقع ہوا ہی چون سگ دامنش گیرد
کہ یا ابلغ ہی کہ ظاہر مسک کا دامن سگ پکڑے ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین
و چشم تنگ دو چشم کی جگہ غلطی سے لکھا ہی یا واو سہو سے رہ گیا۔

نکتہ بخیل را چون سر بقا از بدن برداشتہ شود خیل او از برکات ترکات او ظاہر
و معروف شوند و شیح را چون سر و پاے سنجش بفنا فرسودہ گردد حی یعنے قبیلہ او از
برگ مرگ او زندہ گردد **قطعہ** اذا قطعت نبض اللتی ممسك + یری القوم
من متروکہ ممسك قنطار + ولو فی المنایا غیب الشیء وجهه + تری
مہ توب امنه عادمن العار + **نظم** چو مسک را نماند جاہ مجاہ + مس قلبش

اللغات + شود نقدش بهرجاے + زر خالص شود بے سر و پاے + وگر گردد مساح شود پیدا بہر راہ
برکات جمع برکۃ بالتحریک تبرک ترکات جمع ترکہ تقدیم حابر جیم بخیل و حریص
زکوٰۃ صدقہ دینا یا پاکی حاصل کرنا ترکات جمع ترکہ شحیح بتقدیم حابر جیم بخیل و حریص
برگ سامان قنطار ایک پوست گاو پر زر منا یا بالفتح مرگہا جمع منیہ شحح بہر سہ حرکت و
تشدید حا و مشہور بضم حرص و بخل شح بالفتح و تشدید حا جامہ کہنہ و کہنہ شدن جامہ
ثوب جامہ اثیاب جمع عار ننگ وعیب **معنے ترکیبی نثر** بخیل کے بدن سے جو
سر بقا کا اُٹھا لیا جاے یعنے بقا اُسکی ہو چکے تو اُسکے خویش وخیل صدقون اور
زکاتون کی برکتون سے یا ترکہ پانے سے گو چھپے چھپائے گمنام سے بڑے ہوتے ہین
سب ظاہر اور مشہور ہو جاتے ہین اور شحیح یعنے بخیل جب سر و پا اُسکے بخت کا
فنا سے گھس جاتا ہی اور دانہ اُسکے نصیب کا عالم ہستی مین نہین رہتا حی یعنے
کنبہ والے اُسکے سامان مرگ سے زندہ ہو جاتے ہین **معنے ترکیبی قطعہ عربی
و فارسی** جسوقت کٹ جائیگی وہ بنض کہ ممسک ہی یعنے چنگ زندہ بد نہین دیکھیگا
تو قوم کو متروک ممسک سے قنطار بنض ممسک اور قوم قنطار مثل زید عدل کے
اور اگرچہ موت و مر نیسے چھپنا حرص و بخل کا ہی اُسکی صورت سے مگر دیکھیگا تو پرانے
کپڑے اُس سے ایسے جیسے عار سے عار آوے ای عار برابر **معنے قطعہ فارسی** کے
جب جامہ جاہ ممسک کا نہین رہتا یعنے اپنے جاہ سے جاتا رہتا ہی تو ہر راہ سے مس
قلب ہی اُس سے ظاہر ہوتا ہی اور زر ہی اُگلتا ہی اور مساح یعنے جوانمرد جو بیسر و پا
ہوتا ہی تو زر خالص ہی اُس سے ہر جگہ نقد و موجود دیکھنے مین آتا ہی **معنے معمائے نثر**
بخیل کا سر بے ہی جب یہ سر اُٹھا لیا جائیگا خیل رہیگا اور شحیح کا سر و پا شح ہی بمعنے
سر شکستن ہرگاہ کہ اسکا سر توڑا جائیگا حی رہیگا یعنے کنبہ برگ مرگ تصحیف یکدگر
ایسے ہی اوپر کے فقرہ مین برکات ترکات **معنے معمائے ہر دو قطعہ** ممسک
ممسک تجنیس تام اول بمعنے چنگ زندہ دوسرا بمعنی بخیل شح اور عار عار
تجنیس ممسک کا قلب مس ہی جب اسکو ٹھینگے سم ہو گا جامہ جاہ تجنیس
زائد جاہ کا لفظ جامہ مین بھی موجود مساح کا سر و پا مح ہی اور زر جید اسکا سام

جو اسکے قلب مین ہی محسنات کلام بخیل کی بے کی رعایت سے بدن اور بقا
اور برداشتہ برکات سب ایسے لفظ ہین جن مین بے ہی سر بقا از بدن برداشتہ شود
بقا کا سر جو بدن پر رکھا ہوا ہی اٹھا لیا جاے اور امر واقعی ہی کہ وقت مرگ بقا کا سر
بدن کے سر سے اٹھا لینے مین سرا ور بدن اور برمناسب ہی دیگر الاختلاف
شارح نے اس نکتہ کو معرا چھوڑا کچھ شرح نہین کی متن مطبوعہ مین تسجیح کی جگہ تسجیع اور
تسجیش کا نجلش متروک کو متروکہ غلط ہی۔

حکایت بیداری معن زائدہ را بخواب دید ہمچو الف درمیان خواب لباس
خوب در بر وچون عین معن درمیان من حق تازہ رو و منور گفتش ای معدن کرم
چون از سر دنیا گذشتی و از گوشہ برزخیان براے رویت رب برگشتی پاداش دل
شاداب چہ یافتی گفت کنہ این معنی ندانستہ کہ معن چون برگرد جز نعم بہ بیند **نظم** شد
پریشان جمعت برمک + لیک جمع ست نام شان بکرم + خشک شد زیر خاک ومتاح
ست + سحاب کرم دل حاتم + **اللغات** معن رواں شدن آب اور نام ہی ایک
مرد کریم کا برزخ حائل و واقع میان دو چیز زمانہ مرگ سے زمانہ قیامت تک نعم جمع
نعمت برمک بالفتح ایک شخص آتش پرست تھا پھر مسلمان ہو گیا تھا خالد نام اسکا
بیٹا دولت عباسیہ مین وزیر ہوا بعد خالد کے یحیی اسکے بعد فضیل اسکا بیٹا بعد
فضیل کے جعفر اسکا بھائی اعلی مرتبہ کو پہونچا اور دولت برامکہ اسی پر تمام
ہوئی متاح بروزن فتاح آب کشندہ **معنے ترکیبی نثر** برعایت خواب کے لفظ
بیدار سے اس حکایت کو مصدر کیا ہی کہ ایک بیدار نے معن کو جو بڑا سخی تھا خواب
مین دیکھا الف کی طرح یعنے جیسے الف خواب مین لباس خوب کے درمیان مین
ہی اسکو بھی لباس خوب پہنے دیکھا اور جیسے عین معن کے درمیان من کے ہی
ایسے ہی من حق سے اسکو تازہ اور منور پایا کہا اس سے کہ ای معدن کرم
جب تو سر دنیا سے گذرا اور گوشہ برزخیون سے واسطے رویت رب کے لوٹا تو اپنے
دل شاداب کا پاداش کیا پایا کہا تم نے کنہ اسکا نہین جانا ہی کہ معن جب لوٹیگا

نعم ہوگا **معنے ترکیبی نظم** مصرع کہتے ہین خیال کرو صدیان گذر گئین کہ جماعت برمک کی پریشان ہو گئی لیکن اُسمین جو اہل کرم گذرے ہین اُنکا نام اُنکے کرم سے جمع ہی اور حاتم اگرچہ خاک کے نیچے خشک ہو گیا یعنے خاک ہو گیا لیکن دل اُسکا بسبب ابر بخشش کے جو ایک وقت مین برسایا ہی ویسے ہی آب کشندہ ای تازہ و پرنم ہی **معنے معماے نثر** خوب مین الف آنے سے خواب ہوتا ہی اور معن کی عین ظاہر من کے درمیان مین ہی معدن مین دال سر دنیا ہی جب اس سے گذر یگا وہی معن رہیگا یاد اش کا دل شاداب ہی معن کو لوٹنے سے نعم ہوتا ہی **معنے ترکیبی قطعہ** برمک کے پریشان ہونے سے بکرم ہوتا ہی اور حاتم کا دل متاح ہی **محسنات کلام** لفظ بیدار کا ذکر خواب مین کیسا خوب ہی براے رویت رب برگشتی کیسیکین انمین جمع ہین عین معن کیسا ابلغ ہی بمعنی ذات و عین معن جمعت اور جمعست دونون مین لفظ جمع **الاختلاف** شارح نے اس حکایت کی بھی کچھ شرح نہین کی متن مطبوعہ مین برزخیان کا برحیان برمک کی جگہ ہر یک غلط ہی۔

فصل فی الحریص والطامع والمنزوی والقانع

نکتہ قانع کہ از دست تفرقہ چون عنقا قدم در پس قاف قناعت نہادہ اگر قناع آن قاف از پیش رو بردارد بعناے دل مبتلا گردد و منزوی کہ از روے عزلت عز دولت یافتہ اگر آن عز ضایع کند جز لت ملالت روزگار نہ بیند **نظم** قناعت قناتیست از آبرو + صفاے روان دیدہ عین اندرو + بعشق از قناعت دلت راہ جوست + چو برگشت بیند تعانق ز دوست + بعزلت برافراز سر ہمچو لام + کہ در عزت آیے رفیع المقام + وگر گردن از تاج عزلت کشی + نہ بینی بجز علت و ناخوشی + **اللغات** قناع بالکسر پردہ و پوشش کہ مقنع کے اوپر ہوتا ہی منزوی بروزن منحنی گوشہ نشین تعانق بغلگیر ہونا عزلت بالضم جدا ہونا زن و فرزند سے اور بیکاری قناعت بالفتح کاریز **معنے ترکیبی نثر** قانع نے کہ بسبب پریشانی اور تفرقہ کے

عنقا کی طرح قدم پیچھے قاف قناعت کے رکھا ہی اگر قناع یعنے پردہ اُس قاف کا سامنے سے اُٹھا دے عنائے دل مین مبتلا ہوا اور گوشہ نشین نے جسکو منزوی کہا ہی عزلت کی رو سے جو عز دولت کی پائی ہی اگر اُس عز کو ضایع کرے سواے لت ملالت زمانہ کے اور کیا دیکھے معنے ترکیبی نظم قناعت ایک قنات یعنے کا رنہ ہی بلکہ کاریز مین تو یہی پانی عرفی ہوتا ہی اُسمین آبرو بھری ہی جسمین صفائی جان اور روان نے عین دیکھی ہی یعنے ذات وحقیقت صفا کی اور عشق کہ جس سے معشوق حقیقی تک پہونچتا ہی بدولت اسی قناعت کے تیرا دل اُس عشق کی راہ پاتا ہی اور جو اس قناعت کو لوٹو تو یہی قناعت تعانق ہی جو دوست سے بغلگیر ہوتا اور وصل پاتا ہی اور عزلت مین لام کی طرح سربلندی حاصل کر جیسے سب حرفون مین عزلت کے لام کا سرا اونچا ہورہا ہی تا عزت مین تو رفیع المقام ٹھہرے اور اگر گردن تاج عزلت سے نکال لیگا سواے علت وناخوشی کے اور کچھ نہین دیکھیگا معنے معماے نثر قانع کا تفرقہ عنقا ہی اور عنقا کا قدم الف جو بعد قاف کے ہی اور قانع جو پردہ قاف کا سامنے سے اُٹھا ڈالیگا عنا مقلوب رہیگا ایسے ہی قناع کا حال ہی اور قناع و قانع بھی مقلوب ہو کے مثل ایک دوسرے کے ہو جاتے ہین یعنے قناع سے قانع قانع سے قناع عزلت کے دو جز ہین عز اور لت اگر منزوی اس عز کو ضایع کریگا لت پائیگا معنے معماے نظم قناعت کا جز اول قنا ہی اور حرف آخر تا دونون کی ترکیب سے قنات ہوا جب اسکے درمیان مین عین دیکھا جائیگا قناعت ہو جائیگا قناعت کا دل تعانق ظاہر ہی عزت مین لام آنے سے عزلت ہو جاتا ہی عزلت کا تاج عین ہی اور گردن اسکی زا جب گردن اس سے نکالینگے علت رہ جائیگا محسنات کلام تفرقہ عنقا قدم قاف قناعت قناع یہ سب لفظ قاف دار برعایت قانع کے ہین اور دست قدم پس پیش رو دل سب مناسب یکدیگر عزلت اور دولت ملالت تینون مین لت موجود قناعت کے لیے آب جو آبرو مین ہی اور آب کے واسطے صفا و روان غرض حرف حرف صنایع سے خالی نہین عین اندرو کیا ہی لطف رکھتا ہی قابل غور ہی

الاختلاف شارح نے اسکو بھی اپنے بیان سے محروم رکھا متن مطبوعہ مین بجاے قناعیست فنائیست اور نہ بینی کے بجاے بہ بینی غلط لکھا ہی۔
نکتہ ایدرویش قطب دوران کسی ست کہ روی دل بطب وعلاج نفس آوردہ چون قاف از خلایق کنارہ گیرد وخلاے خلوت باحق حاصل کند ومرد راہ آنست کہ دامن از مردم چیدہ از سرمستی بیرون کند تار دخلایق وقبول حق بہ بیند **شعر**
آنراکہ جاے در دل مردم بود رواست + ہر بندہ کہ نیست سر عزلتش بدست +
اللغات روآوردن توجہ کرنا خلا بالفتح والمد آبدست خانہ وجاے خالی خلوت خالی ہونا اور تنہا ہونا اور جگہ خالی دامن چیدن کنارہ کش ہونا **معنے ترکیبی نثر** ایدرویش اپنے وقت کا قطب وہ شخص ہی کہ نفس کے طب وعلاج کی طرف متوجہ ہوکر قاف کی طرح خلایق سے کنارہ پکڑے اور خلا اور تنہائی حق سے حاصل کرے اور مرد راہ کا وہ ہی کہ دامن لوگون سے سمیٹ کر سرسے مستی نکالڈالے تار دخلایق اور قبول حق کو دیکھے **معنے ترکیبی شعر** معمر کہتے ہین جسکی جگہ لوگون کے دل مین ہو اور نہایت خلا ملا سے اُنکے دل کا عزیز ہو وہ آدمی رد ہی اور جس بندہ کے سر مین سر عزلت کا نہین ہی بد ہی سر عزلت مین کہ بدپر آنےسے عیدہ ہوتا ہی **معنے معماے نثر** خلایق مین قاف ظاہر کنارہ پر ہی خلایق مین اول و آخر سے حق بھی حاصل ہوتا ہی اور خلا بھی موجود بس جملہ دعوی مصورح کے صحیح ہین مردم کا دامن میم ہی چیدہ ہونے سے مرد رہتا ہی ایسے ہی قطب کا قاف کنارہ کرنے سے طب **معنے معماے شعر** مردم کا دل ظاہر رد ہی ادھر اُدھر میم ہین بندہ کی ہا کنارہ پر بمنزلہ عزلت کے ہی جب اسکی طرف خیال نہوگا بند رہیگا اور بند کے اول آخر سے بد حاصل ہوتا ہی جسکو مصورح نے بدست کہا ہی **محسنات کلام** مشہور ایسا ہی کہ قطب متحرک نہین ہی مصورح نے کس خوبی سے قطب دوران کہکے دور اُسمین نکالا ہی جیسے مردم سے رد نکالا ہی دعل سے بھی رد نکالا ہی کہ ادھر اُدھر دل کے بیچ مین رد ا **الاختلاف** شارح کا اس نکتہ مین بھی سکوت ہی ہی۔

نکتہ خرسند آن ست کہ دندان شرہ را در لباس خرد پوشیدہ دارد حریص آنکہ رایش در حیص یعنے گردیدن ہر زمان بجاے میل کند **قطعہ** یا صادقا فی حرصہ عادۃ + الحرص شبیہ العرض للعادی + للحرص حر الوجہ فی رونق + لکن بدنہ الطمو بالصاد + **اللغات** خرسند ای راضی برضا شرہ بفتحتین غالب ہونا حرص کا حیص ایک طرف ہونا راہ سے حرص بالکسر سخت آرزومند ہونا و بالفتح تنگا فتن حرض بفتحتین بیماری وفساد عقل وکنارہ وطرہ عادی یعنے چیز قدیم اور وہ جو عادت ہو صادروے ومس یا نوعی ازان اور ایک رگ ہی درمیان دونون چشم شتر کے کہ اُس سے اُسکو بیماری عارض ہوتی ہی طمو بالفتح دراز ہونا گیاہ کا اور نکلنا نہر کا اور بھرنا آب دریا کا **معنے ترکیبی نثر** خورسند وہ شخص ہی کہ دندان شرہ کے لباس خرد مین پوشیدہ رکھے ظاہر نہونے دے اور حریص وہ ہی کہ راے اُسکی حیص یعنے ہر وقت پھرنے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے مین میل ورغبت کرے غرض یہ کہ خورسند تو بمقتضاے خرد دندان حرص ظاہر نہین ہونے دیتا اور حریص قرار سے نہین بیٹھتا **معنے ترکیبی قطعہ** اے صادق اپنے حرص مین ازروے عادت کے حرص شبیہ حرض کی ہی عادی کے واسطے یعنے جسکو عادت حرص کی ہی اُسکو وہ عادت ایک بیماری ہو جاتی ہی کہ بدون اُسکے اُسکو چین نہین پڑتا حرص کی صورت تو حر ہی یعنے آگ با رونق وفروغ لیکن بدن اُسکا بہ صاد ہی جو کانسا ہی یا تانبہ مطلب یہ کہ حرص صورت کی تو بہت ہی اچھی ہی پُر رونق جب سامنے آتی ہی کیسی کیسی خوبیان نظر مین آتی ہین لیکن درحقیقت ہین ہم مثل تانبہ کانسہ کے کھوٹے کم قیمت **معنے معماے نثر** مصرح نے سر نکتہ مین خرسند کا لفظ کہا ہی اور اسمین دندان شرہ کہ وہ لفظ سن کا اسکے درمیان مین ہی یعنے دندان اور لباس خرد سے ایما کیا ہی اور خرسند کے اول خر ہی اور آخر مین دال جو خرد ہوا اسی مین یہ سن چھپا ہوا ہی دوسرے فقرہ مین لفظ حریص کہ اسکی راحیص مین داخل ہوئی ہی جو بمعنی ہر زمان گردیدن کے ہی **معنے معماے قطعہ**

حرص حرض تصحیف ہا دعادۃ تجنیس زائدحرص کی صورت ہے بدن اسکا صاد کہ مجموع دونون کا حرص ہی **محسنات کلام** دندان شرہ اور لباس خرد کیسے الطف ادعا ہین **الاختلاف** شارح نے اس نکتہ کے معنے لکھنے سے بھی اعراض کیا ہی اور مجکو بھی بسبب غلطی کتاب کے اسکے اشعار مین شبہہ رہ گیا۔

نکتہ اول شرہ شریست کہ ہاقبتش ہاے ہاویہ است وطم طمع برعین انباشتن غبن عاقبت ست **قطعہ** شرہ کہ صورت شین ست بر سر رہ حق + شبہ ست آنکہ زدل راے اوبرون آرد + فراز عین طمع طم نشان دہد کہ فلک + بخاک دیدہ اہل طمع بانبارد + **اللغات** ہاویہ جہنم طم بالفتح ناپید ہونا راہ کا بفتحتین ناگوار ہونا اورگرد وغبار و قبیلہ عاد و تاریکی غبن بالفتح فریفتہ کرنا اور نقصان پہونچانا اورخرید وفروخت مین نقصان لانا انباشتن پاٹنا **معنے ترکیبی** شر شرہ کا اول جز شر ہی جسکی عاقبت ہاے ہاویہ ہی یعنے انجام شرہ والے کا دوزخ اسلیے کہ شرہ کے غلبہ سے لحاظ حرام حلال کا نہین رہتا اور گرد وغبار یعنے طم طمع کا آنکھ مین پاٹ لینا غبن عاقبت کا ہی اور عاقبت کو بڑا نقصان پہونچاتا ہی **معنے ترکیبی قطعہ** شرہ کہ صورت شین کی ہی رہ حق پر اور شین بمعنی عیب وزشت پس ایسی شی خسیس کا ایسی شی نفیس پر ہونا محض بے محل و بے موقع لہذا وہ شخص شاہ وقت کا ہی جو شرہ کی را کو دل سے نکال ڈالے اور عین طمع کی اوپر جو طم رکھا ہوا ہی یہ جتاتا ہی کہ فلک دیدہ اہل طمع کو خاک سے پاٹے گا **معنے معماے** شر شرہ کے اول شر اور اسکی عاقبت مین ہاموجود جسکا ادعا ہاے ہاویہ سے کیا ہی عین طمع پر طم رکھا ہوا ہی اور عین و غین تصحیف **شغنے معماے قطعہ** شرہ مین شین ہی بمعنی غیبت کے لفظ رہ پر جسکو راہ حق کہا ہی شرہ مین سے را الگ کر لینے سے شر رہتا ہی طمع کی عین پر لفظ طم ہی **محسنات کلام** ہاے ہاویہ اور طم طمع زدل راے اوبرون آورد کیسا خوب ہی کہ را شرہ کا دل بھی ہی **الاختلاف** اسکی شرح مین بھی شارح نے قلم ہلائے ہین متن مطبوعہ مین شر کی جگہ شز غلط ہی

حکایت اشعث طماع را پرسیدند کہ از صحابہ کرام کدام را دوست تر داری گفت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ را گفتند از فضایل و مناقب آنحضرت چہ معلوم کردہ گفت ہمین قدر دانم کہ اول نامش عین ست کہ بر زکوۃ ست اور آخرش لی کہ معنے اُسکے مرا ست ہین **قطعہ** چو بر حریص کشی تیر از تبرع و طوع + چو تیر صورت تبر ست دیدہ دارد پیش + بسوے زر کہ بود عین نام او چہ عجب + کہ چشم خود بکند طامع محال اندیش + **اللغات** اشعث بالفتح آشفتہ مو و گرد آلودہ مو و نام شخصے عین بمعنی زر لی کے معنے مصرح ہی لے لکھدیے ہین تبرع کوئی چیز بخشنا اور کوئی کام کرنا جو واجب نہو طوع بالفتح فرمان ماننا و فراخی علف در چراگاہ تبر بالکسر زر **معنے ترکیبی نثر** اشعث طماع سے پوچھا کہ تو صحابہ میں سے زیادہ دوست کسکو رکھتا ہی کہا امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کو کہا اُنکی فضیلتون اور صفات سے کیا تو نے معلوم کیا ہی جو اُنکا محب زیادہ ہی کہا مین تو اتنا ہی جانتا ہون کہ اُنکے نام مین اول عین ہی بمعنی زر کہ مبنی بر زکوۃ ہی اور آخر مین لی ہی جسکے معنے مرا ست ہین یعنے اُنکے پاس عین ہی اور عین پر زکوۃ اور وہ بھی خاص میرے واسطے **معنے ترکیبی قطعہ** اگر تو حریص پر تیر لگائے اور تیر بصورت تبر کے ہی یعنے زر کے لہذا وہ حریص بڑی خوشی و طوع سے اُسکے سامنے آنکھ رکھدیگا اور آنکھ مین اُسکو جگہ دیگا اور اس اُمید پر کہ جیسے عین آنکھ کو کہتے ہین زر کو بھی عین کہتے ہین اس لالچ مین سے زر کو اپنی آنکھ بنالے تو اُسکی محال اندیشی سے تعجب ہی کیا ہی اور محال اندیش اس سبب سے کہا کہ زر کو بجاے آنکھ کے سمجھا ہی **معمائے نثر** نثر مین سواے معما علی رض کے جسکا بیان بھی ہو چکا اور کوئی معما نہین ہی **معمائے قطعہ** تبرع مین تیر کے آگے عین رکھی ہوئی ہی تیر تبر تصحیف طامع کی آنکھ عین عیان ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین لی کی جگہ صرف ی لکھی ہی اور پیش کے بجاے نیش غلط ہی۔

فصل فی الصدق والکذب والغیبۃ

نکتہ در لفظ صدق صاد مانع ست از دق کو فتن یعنے تلفظ بصدق مانع کوفتگی بلیات ست

وکاف کذب بر سر ذب مانع آن منع ست یعنے کاف مانع ست وذب منع شعر سین سداد
ار سر وادا ی سرے + شرفہ تاج آمدہ در سروری + شعر لو ھدم الصادق سدا السدا
اصبح یا لا دکسیر الفواد + اللغات صادکے معنے خود مصرح نے لکھدیئے
دق بالفتح وتشدید قاف کوٹنا اور آٹہ کرنا و بالکسر باریک و ازک ذب کے معنے بھی
مصرح نے لکھدیے سداد بالفتح درستی وراستی کردار وگفتار اور وہ چیز جس سے رخنہ شیشہ
کا بند کرین اور اسنی چیز جس سے حاجت رفع ہو اور بکسر دال مشدد گران ضد سبک
ہدم بالفتح ویران کرنا اور گرجانا وا بر بسیار بار سد دیوار اصبح اصباح سے ایک حال سے
دوسرے حال پہونا اور صبح کو چلنا کسیر شکستہ فواد بالضم ومد ہمزہ دل افسردہ جمع معنے
ترکیبی نثر مصرح صدق وکذب کی صفت مین کہتے ہین کہ صدق تو ایسی چیز ہی کہ صاد
اسکا مانع ہی آفت وکوفت کو فتن سے یعنے سچ بولنا مانع کوفت بلیات کا ہی کہ کوئی بلا سچے کو
کوفت نہین پہونچا سکتی اور کذب کا کاف اسکا یہ حال کہ ذب کے سر پر ہی جو خود منع کے
معنے مین ہی یعنے کاف مانع ہی اور ذب منع ہی غرض مانع اور منع دونون موجود لاجرم
احتراز اس سے واجب ولازم اور اختیار صدق جو کوفتون سے بچاتا ہی ضرور والزم
معنے ترکیبی شعر فارسی یعنے ای سرے سداد کا سین جو داد کے سر پر ہی جانتا ہی
یہ کیا ہی ایک شرفہ تاج سرے کا ہی سرے کو عزت دینے والا اور سروری کو رونق بخشنے والا
بس سری اور سروری والے کو سب سے زیادہ ضرور ہی اور ظاہر کہ سچے کو ہرکس وناکس
نہایت اچھا جانتا ہی اور یہ حال ہوتا ہی کہ اگر صادق کی دیوار رفع ما یحتاج کی جس سے
حاجت روائی کرسکے منہدم ہوجاے تو وہ دیوار اس حال مین صبح کرتی ہی کہ اسکے ساتھ
بھاری دل شکستیان ہوتے ہین اور لوگ روادار نہین ہوتے کہ یہ دیوار اسکی شکست
وریخت مین صبح کرے قبل از صبح درست نہوجاے یعنے سب مل کے اسکی شکستگی کی
درستی کردیتے ہین معنے معماے نثر صدق کی لفظ مین صاد دق کے سر پر ہی اور کذب
مین کاف ذب پر معنے معماے شعر سرے سرورے مراد سین داد کے سر کا
جو شرفہ ہوگا سداد ہوجائیگا سداد کا الف گرجانے سے سدر ہتا ہی سدا دسے جو

سدگرجائیگا اِذ رہیگا جو بمعنی بھاری کے ہی محسنات کلام صدق وصادق اور منع و
مانع باہم اشتقاق رکھتے ہین سین سدا دسرسرے سدسب مین سرکلمہ سین اورعلی ہذا
اورخوبیان الاختلاف شارح نے جانے کیون باگ سست کردی ہی نہ کچھ اس مین
لکھا نہ اوپر کے نکتہ مین متن مطبوعہ مین اصبح بالاد کی جگہ بالا وکسیر کی صورت لکھا ہی
نکتہ مردم راست چون الف راستگاری وسر فرازی دارد ومردم کج چون حروف
کجی تمام اجزائیش برکجی دلالت میکند تثنوی شرف راستی بین کہ زجاہ + شد الف حرف
اول اللہ + الف راہ صدر ایمان دید + کاف شرک از کجی بقعر رسید + قلب راگرمی وفا
نبود + آتش قلب جز شتا نبود + صفت قلب نیک بین باشد + وجہ او ہجو دادو دین باشد
قلب راکوہ قاف برلب نہ + کہ نہان زیر کوہ مغز ش بہ + شد بلق قلب قلب در گفتار +
جز دو رنگی ازو امید مدار + اللغات زجاہ ای بسبب جاہ صدر بالانشین وجہ رو چہرہ
وطور وطریقہ وذات وحقیقت معنے ترکیبی نثر جوشخص کہ راست اور سیدھا ہوتا ہی
وہ الف کیطرح راستگاری وسرفرازی بھی رکھتا ہی یعنے سب کے سر پر اسکی جگہ
ہوتی ہی اور جملہ کام اسکے راست ہوتے ہین اور جو لوگ کج ہین انکے تمام اجزا مثل
حروف کجی کے کجی پر دلالت کرتے ہین معنے ترکیبی تثنوی مصرح کہتے ہین دیکھ
توراستی کا شرف کہ الف نے کیسا مرتبہ پایا کہ اول لفظ اللہ کا بنا اور دیکھو یہی الف
بوجہ راستی کے صدر ایمان کا ہوا ہی اور کاف شرک کا بسبب کجی کے قعر کو پہونچا اور
جوشخص قلب اور کھوٹا ہی اسمین گرمی وفا کی نہین ہوتی دیکھو آتش کا قلب شتا
ہوتا ہی جو جاڑا اور سردی ہی شعر آئندہ مین استفہام ہی کہ بھلا قلب بھی کہین نیک بین
ہوسکتا ہی جسکی لفظ کے معنے الٹے ہین بلکہ اسی وجہ سے وجہ اور طور طریقہ قلب کا
ہجو دادو دین کی ہی یہ قلب ایسی بری چیز ہی کہ اگر قابو پائیے تو کوہ قاف اسکے لب
پر رکھدے کہ ایسے کھوٹے کا مغز پہاڑہی کے نیچے دبا اچھا قلب کا قلب بلق ہی یعنے
دورنگی پھر تو قلب سے امید یکرنگی کی کیسی رکھتا ہی مستنے معمائے نثر مین کوئی معما
ایسا کہ قابل زیادہ لکھنے کے ہو نہین ہی معنے معمائے مثنوی پہلے شعر مین

الف اول لفظ اللہ کے موجود ہی ایسے ہی الف ایمان کے صدر مین اور کاف شرک کے
قعر مین جو انتہا لفظ شرک کے ہی آتش کا قلب شتا خود مصنف رح نے لکھدیا ہی وجہ کا قلب
ہجو قلب کے لب پر کوہ قاف رکھا ہوا ہی مغز ش ہر سے یہ ایما ہی کہ لب بالفتح ہی اور
لب بالضم جو بمعنی مغز با دام کے ہی اور خالص ہر چیز کو کہتے ہین یہی مغز جو اس لب کے
نیچے نہان ہی قلب کا قلب بلق بمعنی دو رنگی **محسنات کلام** راستی الف کی نہان
نہین اور کجی حروف کجی کی خود ظاہر اور زیر راستگاری و سرفرازی نہان زیر کوہ مغز آخر
دہی لب بالضم زیر قاف کیسا باریک اشارہ ہی **الاختلاف** شارح نے تو اسکی شرح
سے بھی گریز کی ہی سواے ناظرین شایقین کے کس سے پوچھون کہ دوسرے شعر کا دوسرا
مصرعہ اصل کتاب مین یون لکھا ہی ع قعر شرک از کجی بکاف رسید + مگر مین اسکو یون
اچھا جانتا ہون ع کاف شرک از کجی بکاف رسید + تا اوپر کے مصرعہ سے لفظ و معنی
مین برابر ہو جاے۔

نکتہ یا میان بین نشان دہ دلیل ست کہ درمیان من جدائی می افگند و الف
افک تیغیست کہ فک قائل را از سر جدا میسازد **شعر من** لم یقلب وجہہ نحو
المعاصی والجفا + عن رحمۃ من ربہ فالافک فی القلب کفا + **اللغات**
ہین بالفتح دروغ گفتن من بالفتح نعمت خدا و احسان آفک پھیر دینا اور لوٹا دینا
کسی چیز سے بالکسر دروغ گفتن و دروغ فک بالفتح و تشدید کاف جدا کرنا دو چیز کا جو
ایک دوسرے مین گھسے ہوے ہون و فک اعلی و فک اسفل دونون جا بڑے
تلے اوپر کے کفا بالکسر و المد کافی اور مانند ایک دوسرے کے ہونا و بے مد بالفتح
برروے در افگندن **معنے ترکیبی** نثر مین کے درمیان مین جو یا ہی یہ نشان دس
دلی کی ہی کہ دس دل سے من خدا مین جدائی ڈالتی ہی اور الف افک کا ایک تیغ ہی
کہ فک قائل کو سر سے جدا کرتا ہی فک وہی جا بڑے **معنے ترکیبی شعر** جو نہین پھیرتا
اپنا منھ معاصی و جفا کیطرف اپنے پروردگار کی رحمت سے بس افک کا قلب کفا ہی
معنے معما نے نثر مین مین ادھر میم ہی ادھر نون جو مرکب ہو کے من ہوا اور بیچ مین

یادس عدد والی فاصل ہی افک مین الف کے تیغ فک کے سر پہ موجود معنے معماے شعر افک کا قلب کفا ہی بمعنی کافی الاختلاف شارح نے اس نکتہ کیطرف باگ نہ پھیری متن مطبوعہ مین مین کو ہین لکھا ہی۔

نکتہ کلمہ دروغ داغیست کہ چون دل را میسوزد روے دل رامی پوشد ولفظ افترا زور قلبی ست کہ زور قائل را بر میگرداند قطعہ معنی افترا بدان کہ بلفظ + افترائیست غیر آفت را + ز افترا ہر کہ قصہ پرداز ست + فت بود درمیانہ آرا + اللغات افترا کسی پر جھوٹ لگانا زور بالضم دروغ و شرک اور سوا خدا کے جسکی پرستش کرین معنے ترکیبی نثر کلمہ دروغ ایک داغ ہی کہ جیسے داغ شی کو جلاتا ہی ایسے ہی یہ دلکو جلاتا ہی اور جب دلکو جلاتا ہی تو روے دل کو چھپاتا ہی اور لفظ افترا ایک زور قلب ہی کہ روز قائل کو پھیر دیتا ہی یعنے اچھے دن بُرے کر دیتا ہی معنے ترکیبی قطعہ معنے افترا کے جواز روے مرکب لفظ کے ہین وہ تو یہ ہین کہ افترا سواے آفت کے اور کچھ نہین ہی جو کوئی افترا سے قصہ پرداز ہو یعنے افترا کا ذکر کرے تو اس سے کہدو کہ فت ہی درمیان آرا کے اور فت بمعنے ریزہ ریزہ کرنے کے ہین اور آرا یعنے سب کی فکرون مین شئے معماے نثر زور کا قلب روز معنے معماے قطعہ افترا کے دو جز کیے ایک آفت دوسرا را جسکا مجموع افت را ہی یعنے خاص واسطے آفت کے اور جو کوئی افترا کی حقیقت پوچھے کہ افترا کیا چیز ہی تو اس سے کہدے کہ فت ہی درمیان آرا کے یعنے درمیان رایون کے محسنات کلام دروغ داغ دل را میسوزد روے دل رامی پوشد کیسا خوب ہی الاختلاف شارح کے خامہ نے اسپر بھی سایہ سعادت کا نہ ڈالا متن مطبوعہ مین زور قلبی کو زور قلبی لکھدیا ہی یہ قلب کب ہوا بلکہ قلب روز ہی۔

نکتہ اول غیبت غیبت کہ گمراہیست و آخرش بت یعنے قطع از رحمت الٰہی قطعہ من علی صوتہ لعیب اخیب + حط مرقاۃ ذروۃ العجب + فاجتنبہا کان فی التصحیف غیبتا العجب غیبۃ العجب + اللغات حط بالفتح و تشدید طا فرود آوردن بہ نشیب وفرود آمدن بمنزل مرقاۃ بالکسر نردبان وزینہ ذروہ بالضم و بالکسر بلندی کوہ و بلندی

ہر چیز وبالاے ہر شی اجتنب اجتناب پرہیز کردن سے غیبت بالکسر بدگوئی و بفتح تگ
چاہ جیسا کہ فرمایا ہی فی غیابۃ الجب **معنے ترکیبی نثر** غیبت کی لفظ مین اول غی اور آخر
بت دونون موجود کہ گمراہی اور قطع رحمت آلہی دونون کا مایہ غیبت ہی **معنے ترکیبی قطعہ**
جس شخص کی آواز بر عیب اپنے مسلمان بھائی کا ہی بس جان لو کہ وہ سیڑھی جس سے
بلندی محبت کو پہونچتا ہی وہ جھکادے اور لٹا دے تجکو لازم ہی کہ اس سے آپ کو بچا
اسواسطے کہ تصحیف کی روسے غیبت بالفتح اور غیبت بالکسر کہ بمعنی بدگوئی کے ہی ایک
ہین ایسے ہی حب بالضم وتشدید بمعنی دوستی وجب بمعنی چاہ بسیار آب وعمیق بس غیبت
الحب وغیبت الجب دونون تصحیف مین یکسان ہین یعنے جو غیبت دوست کی کرتا ہی
حاصل الحاصل غیبت چاہ مین گرتا ہی **معنے معماے نثر** غیبت کو غی اور بت سے تحلیل
کیا ہی جس سے غیبت موجود ہوا **معنے معماے قطعہ** بس یہی کہ غیبۃ الحب اور
غیبت الجب دونون تصحیف ہمدگر **الاختلاف** اس نکتہ کو بھی شارحین نے اپنے معنے
سے رونق نہین بخشی متن مطبوعہ مین دونون لفظ حب کر کے لکھے ہین اور غیبتہ کا نہین
معلوم کیا سمجھے ۔

حکایت یکے از شعراے روزگار ہیچ الف شعرا با وجود استقامت طبع از شعر کنار
گرفتہ بود چون غین بلغا درمیان بلاے خلا وانزوا ہزار فراغت حاصل کردہ یکے
از دوستان شبامی بر کنارہ احتشامی دیدش دہان چون عین جوع بلقمہ جو بستہ میگردد
ریش دل را بشربت شیر دوا میساخت گفتش چرا بالبان فصیح بالبان فضیح ساختہ و دال را
از میم مدیح کسان پرداختہ گفت ندانستہ کہ ہر کہ دروغ را رالیش پردازد شاید کہ
با دوغ سازد **قطعہ** دلیل بر سر مکر ست دروغ دال دروغ + ہمین ز لفظ دروغ آمدست
معنے راست + خرد چو آخر لفظ دروغ بیند غین + بداند اینکہ در عاقبت ہزار بلاست +

اللغات شعرا صیغہ جمع شاعر اشعر اسی کی تفضیل خلا آب بست خانہ وجاے خالی
انزوا گوشہ گیر ہونا مخلوق سے احتشام بالفتح چاکران وغلامان لبان جمع لب و
بالکسر شیر فضیح رسوا و آنکہ مال خود را خوب نگاہ دارد میح بالفتح دینا مانگنا اور ڈھلنا

اور سفارش کرنا کسی کی سامنے پادشاہ کے روغ شکار کا اٹھنا اور پوشیدہ جانا روباہ کا کسی چیز کی طرف اور اٹھنا شکار کا معنے ترکیبی نثر ایک نے شعراے زمانہ سے مانند الف شعرا کے باوجود استقامت طبع کے شعر سے کنارہ پکڑا تھا یعنے ہرچند طبیعت اسکی شاعر کیا بلکہ اشعر تھی اور طبیعت کی استقامت مین کچھ تزلزل نہ تھا لیکن اسنے خود ہی شعر گوئی سے کنارہ کیا تھا اور مانند غین بلغا کے درمیان بلا خلا وانزوا کے ہزار قسم کی فراغت حاصل کی تھی یعنے جیسے شاہ تخلیہ اور گوشہ مین فکر شعر کے بیٹھکے بلا ورنج اٹھاتے ہین اسکو اس سے ہزارون فراغتین حاصل تھین ایک نے دوستون سے ایک شام کو کنارہ ایک احشام کے دیکھا کہ دہن کو عین جوع کیطرح لقمہ جو سے بند کرتا تھا یعنے جو کے لقمے کھاتا تھا اور ریش دل کی شربت شیر سے دوا کرتا تھا اسنے اس سے کہا کہ تیرے یہ لبان فصیح اور ان لبون فصیح کے لیے یہ لبان فضیح کیسے تونے اس سے موافقت کی ہی اور پسند کیا ہی اور دال دل کو مدیح مدیح لوگون سے خالی کیا ہی یعنے کیون نہین مدیح لوگون کی کرتا کہ وہ تیرے سفارشی امرا کے سامنے ہوا اور فائدہ تجکو حاصل ہو کہا تونے اس بات کو نہین جانا کہ جو کوئی دروغ سے رلے دروغ کی خالی کرے یعنے دروغ گوئی جو مراد شعر شاعری سے ہی چھوڑی تو اسکو بھی چاہیئے کہ دوغ سے موافقت کرے کہ بعد نکل جانے اس را کے دوغ ہی رہیگا معنے ترکیبی قطعہ مصرح کہتے ہین ای مخاطب اس بات کو خوب جان لے کہ دروغ کی دال دلیل مکر دروغ کی ہی کہ دال کے پیچھے ہی لگی ہین خود اس بات کو لفظ دروغ کا ٹھیک کر رہا ہی کہ خرد کا تو یہ حال ہی کہ لفظ دروغ کے آخر جو غین دیکھتی ہی جسکے ہزار عدد ہین تو بے تامل کہتی ہی کہ خوب جان لو انجام کار اسمین ہزار بلائین ہین معنے معماے نثر شعرا کا الف کنارہ پر ظاہر ایسے ہی اسنے شعر سے کنارہ پکڑا تھا بلغا کی غین بلا کے درمیان مین ہی یعنے ایک طرف بل اور ایک طرف احشام کے کنارہ الف لانے سے احشام ہوتا ہی اور شام احشام مین بھی موجود ہی جوع کی عین بصورت دہن کے عیان اور عین کے سامنے جو جو مشابہ جو کے ہی رکھا ہوا ہی شیر کا

دل ریش لبان لبان تجنیس فصیح فضیح تصحیف مدیح سے دال خالی کرنے مین میح رہتا ہی
دروغ سے جو رے نکال لی جائیگی دوغ رہیگا مغنے معمائے قطعہ دروغ کی دال روغ
پر رکھی ہی کہ اُسکی دلیل ہی دروغ کے آخر غین ہی جسکے ہزار عدد ہین محسنات کلام
شعر اشعر باہم اشتقاق بلغا بلاخلا انزو اسب ہوزن ریش شربت شیر سب مین
شین شربت ڈو اکی رعایت سے بھی ہی عاقبت ہزار بلاست غین کے بیان مین
کیسا خوب ہی کسواسطے کہ آخر مین دروغ کے غین ہی ہی اور انجام دروغ کا ہزارون
بلا بھی ہی الاختلاف شارح ہین اور پھر یہی ع زبان بریدہ بکنجے نشستہ صم وبکم +
متن مطبوعہ مین مسیح کو میح غلط لکھا ہی اور بستہ کے بعد ایک سے زیادہ شیر کے بجاے
شبر رائش کی جگہ ریش۔

فصل فی ذکر الاعداء والاحباب والحساد

نکتہ شرط دوستی آنست کہ ہر قاعدہ کہ با دوست مرعی داشتہ اند یک نقطہ
نقصان بوے راہ ندہند تا آفت وحشت نکند بنگر کہ اگر در لفظ صداقت از قاف
کہ تاج ست یک نقطہ کم کنی صد آفت شود و قاعدہ مودت آنست کہ ہر قول
و وعدہ کہ با دوست درمیان آوردہ اند و قرار کردہ بیک نقطہ آنرا زیر و بالا نکنند
تا بمحنت وعتاب نزاع مبتلا نشوند دریاب کہ اگر در لفظ محبت نقطہ بار اکہ مقرر ست
از زیر بالا بری آن محبت محنت شود قطعہ لفظ الصداقت قت قبلہا صدا +
وفی ضمنہا خیر للناصح العام + یعنی مزایا بالصفات و نغمات بالصدا +
لو کان فی خیلہا تلبیس التمام + اللغات وحشت خالی واندوہ وتنہائی
ورمندگی مودت بفتح میم ودال مشدد دوست داشتن مقر بالفتح جاے قرار
قت بالفتح وتشدید تا سخن چینی کرنا اور دروغ کہنا اور خوشبو کرنا روغن ریحان
سے صد الفتحتین مرد لطیف جسم مزایا افزونیہا نغمات جمع نغمہ بالفتح بخشیدن تلبیس
ملنا اور چھپانا مکر و عیب کسی سے تمام درست اور درست ہونا تمام بالضم ایک

گیاہ ہی خرد **معنے ترکیبی نثر** شرط دوستی کی یہ ہی کہ جو قاعدہ کہ دوست کے ساتھ رعایت
کیا گیا ہی اور جو برتاؤ اختیار کیا ہی ایک نقطہ کمی اُسمین نہونے دے تو یہ کمی آفت وحشت
کی نہ کرے کہ اسکو رمیدگی ہوجاے دیکھو لفظ صداقت مین قاف سے کہ تاج ہی
اگر ایک نقطہ کم کریگا صد آفت ہوجائیگا اور قاعدہ دوستی کا یہ ہی کہ جو قول وعدہ
جسکا دوست سے درمیان مین کیا ہی اور اقرار ایک نقطہ کے اُس مین اونچ نیچ کرین
تو رنج وعتاب نزاع مین مبتلا نہو جائین جان لو کہ اگر لفظ محبت مین نقطہ با کا کہ اسکا
جاے قرار تہ ہی نیچے سے اوپر کو لیجائینگے وہ محبت محنت ہوجائیگی **معنے ترکیبی قطعہ**
لفظ صداقت کا ایسا ہی کہ اسمین قت ہی اور قت کے ماقبل صدا یعنے سخن چینان اور
صدا کو جو کوہ یا چاہ وگنبد کی آواز ہی کہ جیسی کہو ویسی سُنو اور اُسکے ضمن مین خیر ہی
واسطے نیک اندیش کے عام یعنے افزونیان اور زیادتیان بالصفات جیسی کہ
چاہئین اور خوشبوئین بالصدا ہین اگرچہ ہے اُسکے دامن مین مکر وعیب سے پورا
چھپاؤ **معنے معماے نثر** معنے نثر کے ظاہر ہین کہ صداقت ایک نقطہ کم کرنے سے
صد آفت ہوجاتا ہی اور محبت کا نقطہ با کا جو اسکی تہ مین ہی اوپر لگا دینے سے محنت
ہوجاتا ہی **معنے معماے قطعہ** قطعہ مین بھی صداقت کا لفظ کہ قت کے ماقبل
صدا ہی اور کوئی معما معلوم نہین ہوتا **محسنات کلام** صداقت کے قاف کو
تاج اور محبت کی با کا مقر اسکو تہ کہنا بنظر اسکے ہی کہ قاف مثل تاج کے ظاہر اور
ہمہ ملا سر پر ہی اور با کا نقطہ تحت مین کہ غور محبت پر دلیل ہو سو اسکے لفظ محبت
محبتہ اس صورت پر بھی لکھا جاتا ہی جس سے تہ کا لفظ ظاہر اور مقر با کا بھی یہی تہ ہی
اور اکیلی بے کی بھی یہی صورت ہی رسم خط مین مثل نون اور کاف کے یعنے نہ وکہ
الاختلاف شارح نہ معلوم کیا سبب کچھ بولتے ہی نہین۔

نکتہ در عقب لفظ عدو دو واقع شدہ و در روے صدیق صد حاصل آنست کہ از
دو دشمن در عقب اندیشہ نکند و بعد دوست در پیش روغرہ نشود **قطعہ** اگرچہ
دوست بظاہر بود و نمود بہ بین + بسین و تاش کہ دینارے از وفا باشد + وگر نبود

عدو عین مردمی اول + نگاه کن کہ بآخر ہمان دوتا باشد + **اللغات** عدو بالفتح وضم دال مشدد دشمن جمع مفرد دونون ہی اور مذکر مؤنث بھی یکسان صدیق دوست دوستان وبالکسر والتشدید بسیار راست گو غرہ بالفتح فریفتگی اور کار نا آزمودگی دوتا خمیدہ اور کبڑا دوتہ والا **معنے ترکیبی نثر** لفظ عدو کے پیچھے لفظ دو واقع ہوا چنانچہ بعد عین کے دو کا لفظ ظاہر موجود ہی اگرچہ ایک کتاب مین ہی دو واو واقع شدہ مگر صد کے مقابلہ مین دو ہی صحیح ہی اور صدیق کی رو پر صد ہی حاصل یہ کہ دو دشمن درعقب سے نہ ڈرے اور سو دوست در پیش رو پر غرہ نہ کرے اور فریفتہ نہو اسواسطے کہ نہ کچھ اُن دشمنون ہی کا اعتبار رہی نہ کچھ ان دوستون کا **معنے ترکیبی قطعہ** اگرچہ دوست نے بظاہر دو رو دکھائے لیکن تو اُسکے سین وتے کی طرف غور و تامل کر کہ ایک دینار و فا کا ہو کھرا اور جیدا ور اگر عدو نے اول مین عین مردمی کی ظاہر کی تو کیا ہوتا ہی آخر تو ہی وہی دوتا ہی باعتبار دو واو کے **معنے معماے نثر** لفظ عدو کے عقب مین دو موجود ہی اور صدیق کی رو مین صد کا لفظ **معنے معماے قطعہ** دوست کی لفظ کے ساتھ جو مصرع نے دو رو نمود کا ایما کیا ہی وہ دونون لفظ دوا ورروہین کہ ایک کا رو دال ہی ایک کا رو رے مجموع اسکا درجب سین وتا اس سے ملائینگے درست ہوگا جیساکہ دینار وفا کا اشارہ ہی اور عدو اگرچہ اول مین عین مردمی دکھائے مگر آخر اسکی تو وہی دو ہین ای دو واو مدغم مدغم فیہ جس سے دوتا ہی **محسنات کلام** عقب روے دوست دشمن اندیشہ غرہ سب متضاد عین مردمی کا مذاق جو جانے وہ جانے انکے سوا ایک بات یہ بھی ہی کہ مصرع نے لفظ عدو مین دوتا کہکے تصریح دو واو کی ہی تا دوتا ہونا ثابت ہو والا عدو کا لفظ ایسا ہی کہ لفظ دو ویسے بھی آخر اسکے موجود ہی جیساکہ اوپر گذرا نثر مین لیکن یہ دو دوتا نہین ہوسکتا کہ ایک کا ہمتا دوسرا حرف نہین ہی پس ایسا معلوم ہوتا ہی کہ لفظ عدو مین دو طرح تصرف کیا ہی نثر مین فقط بلفظ دوا ور نظم مین باعتبار دو واو کہ ضمن لفظ عدو مین ہین جو اصل مین عدو بتشدید واو ہی **الاختلاف** شارح کا حال بموجب مصرعہ ع ہست مطرب بران ترانہ ہنوز + متن مطبوعہ مین بجاے حاصل فاعل غلط ہی —

نکتہ اصدقا را کہ در دل صدق دارند بر رو اگرہمچو الف اظہار اتحاد کنند در قفا جز ہمان نشان
راستی و استقامت شان نباشد و اعادی اگرچہ یکبار در رو اظہار یگانگی کنند در قفا از
بیگانگی ہمان ظالم و عادی باشند **قطعہ** دل اخدان بطلب از سر اخلاص و نیاز تا در ان
صورت انوار خدا را بینی + پردہ ہم از رخ دشمن بکشا تا زیرش + شمن بتکدہ و نفس و ہوا را بینی
اللغات اصدقا بالفتح و کسر دال جمع صدیق اعادی بفتح دشمنان عادی دشمن اور
حد سے گذرنیوالا اخدان بالفتح دوستان شمن بت پرست **معنے ترکیبی نثر** اصدقا کہ
جنکے دل مین صدق بھرا ہی اگر الف کیطرح روبرو اظہار اتحاد کا کرین تو پیچھے بھی وہی نشان
انکی راستی و استقامت کا ہوگا اور اعادی اگرچہ ایک دفعہ برروا ظہار اتحاد کا کرین
لیکن پیچھے بیگانگی سے ویسے ہی ظالم اور عادی ہونگے **معنے ترکیبی قطعہ** دل اخدان
یعنے دوستون کا ڈھونڈھ تو اسمین صورت انوار خدا کی دیکھیگا اور دشمن کے مُنھ سے بھی
ذرا پردہ اٹھا کے دیکھ لے کہ اس پردہ کے نیچے شمن یعنے بُت پرست بتخانہ نفس و ہوا
کو دیکھیگا **معنے معماے نثر** اصدقا کے اول آخر الف ہین بیچ مین اسکے دل
اسکا صدق ہی الف جو روبرو صدق کے ہی اظہار اتحاد کا کرتا ہی اور یہی الف آخر مین
ہی کہ وہی نشان راستی و استقامت کا ہی جو روبرو تھا اعادی کے روبرو بھی الف ہی
جس سے ایک دفعہ اظہار یگانگی درروکا کرتے ہین لیکن پیچھے بدستور وہی عادی و ظالم
معنے معماے قطعہ لفظ اخدان مین حسب اشارات مصرحہ کے جو الف
سر اخلاص اور نون سر نیاز لینگے ان ہوگا اور اس ان مین جو لفظ خدا کا لائینگے اخدان
ہوگا دشمن کے مُنھ کا پردہ دال ہی جب اسکو اٹھا دینگے شمن رہیگا **محسنات
کلام** اصدقا کے پہلے الف کو کیا خوب اتحاد سے تاویل کیا ہی کہ اتحاد کے معنے ایک
ہونے کے ہین دوسرے الف سے یکرنگی ثابت کی ہی اول آخر حضور و غیبت
مین اور اعادی کے الف کی یگانگی کہ ایک عدد رکھتا ہی عادی کیا خوب ہی کہ عادت والے
کے معنے مین بھی ہی اور یہان بھی اس معنی مین ہو سکتا ہی **الاختلاف** شاہ کا مال
ابھی بدستور ہی۔

نکتہ حاسد بیشتر بسیت ازروی غضب وکین وشفیق بے بنیا دشفی ست در دنیا و دین **قطعہ** دشمن ار یابد بمن نعمت ز تو + افگند در پا وآرد در قفا + ور بر دیک حب احسانت حبیب + پیش رو دارد مقیمش از وفا + **اللغات** شفیق مہربان شفی شفا دینے والا اور صحت بخشنے والا امراود دست دلی سے من نعمت واحسان حب بالفتح دانہ مقیم ای قایم وحاضر **معنے تشریحی** حاسد غضب اور کینہ کی راہ سے ایک شیر بے سر ہی اور شفیق بے بنیاد ایک شفی ہی دنیا ودین مین **معنے ترکیبی قطعہ** دشمن اگر احسان کے ساتھ نعمت تجھسے پائیگا تب بھی اسکو پامال ہی کریگا اور پیچھے ڈالدیگا اور ایسا بھلادیگا کہ گویا کچھ کیا ہی نہ تھا اور حبیب اگر ایک حب یعنے ایک دانہ تیرے احسان سے لیجائیگا تو اسکو بمقتضاے وفا اپنے منھ کے سامنے ہی قایم وحاضر رکھیگا ہرگز نہین بھولے گا **معنے معماے نثر** حاسد کا سر حا ہی جب اسکو بیسر کرینگے اسد بمعنی شیر کے رہیگا اور شفیق کی بنیاد قاف ہی بے بنیاد ہونے سے شفی رہتا ہی **معنے معماے قطعہ** دشمن کے لفظ مین من کا لفظ اسکے پانون پر ہی اور پیچھے اور حب حبیب کے منھ کے سامنے رکھا ہوا ہی **محسنات کلام** نعمت سے بھی لفظ من حاصل ہوتا ہی غضب وکین بمناسبت شیر پا وقفا پیش رو بمعایت یکدیگر **الاختلاف** شارح کو ابھی تک خبر نہین کہ کتنی کتاب ہوگئی اور ہم نے ایک حرف نہین لکھا متن مطبوعہ مین بجاے حاسد بے سر کے پیر وغلط ہی اور بنیاد کو بنیا شغی کو شقی اور حب کو حبہ گو معنے ہو سکین لیکن خلاف معما کے ہی کہ حبیب سے حب حاصل ہوتا ہی نہ حبہ ۔

حکایت یکی از خلفا بکشتن مخالفی کہ علاوہ سیرتش در حد حسد معروف بود دو سرہی دلش در حقد ازرق مجبوب اشارت کرد آن شخص ہمچو الف القا بجہت بقاے خود زبان تیز کرد وگفت اگر خلیفہ از سر قصد من بگذرد مملکت را صد سود آ ورد ملک گفت ندانستہ کہ سر حسود بباید برید تا از وسود توان دید **قطعہ** چو نالہ بر سر نازو نعیم خلق کند + ازان بود بسر دال نام حاسد حاسں + زبسکہ عین بہ مردم نمیتوا ند دید +

بماندہ شب ہمہ شب چشم او جدا ز نعاس + **اللغات** خلفا جمع خلیفہ کسی کا قایم مقام اور کسی کے بعد ہو نیوالا حقد بکسر کینہ بالفتح کینہ دل مین جما نا ابقا باقی رکھنا بقا زندگی حسود حسد کنندہ اور حسد کردہ شدہ حاس دریا بندہ بقوت حواس اور دل تنگ کرنا کسی پر نعاس بالضم سو جانا اور اونگھنا **معنے ترکیبی نثر** ایک خلیفہ نے خلیفون سے واسطے مار ڈالنے ایک مخالف کے کہ علاوہ اپنی سیرت کے حد حسد مین بھی معروف تھا اور روے دل اسکا حقد مین حق سے محجوب تھا اشارت کیا اس شخص نے مانند الف ابقا کے اپنی بقا کے واسطے زبان تیز کی کہ اگر خلیفہ میرے سر قصد سے گذرے مملکت کے حق مین سو سود حاصل کرے پادشاہ نے کہا تو نے نہین جانا کہ سر حسود کا کاٹنا چاہیئے تو سود اس سے دیکھنے مین آئے **معنے ترکیبی قطعہ** حاسد جو مخلوق کو ناز و نعم مین دیکھکر نالہ حسد سے کرتا ہی اسیواسطے دال کے سر پہ نام حسد کا حاس ہی اور یہ حاسد عین یعنے زر لوگون کے پاس نہین دیکھ سکتا اسی سبب سے رات کو تمام رات سونا کس کا آنکھ اسکی نعاس واونگھ سے بھی تو جدا ہی رہتی ہی حسد کے خیال مین سوتا نہین **معنے معماے نثر** حسد مین سے جو سین سیرت کا علحدہ کیا جائیگا حد رہیگا روے دل دال ہی جب لفظ حق دال پہ آئیگا حقد ہوگا ابقا مین الف بصورت تیغ وزبان کے ہی اور نیچے ہی اس الف زبان کے بقا ہی قصد کا سر قاف ہی اور اسکے بعد صد حسود کا سر حا ہی اور اس سر کے دور کرتے ہی سود سامنے ہوگا **معنے معماے قطعہ** حاسد مین لفظ حاس دال کے سر پر رکھا ہی جسکے معنے ہین کسی پر تنگدلی کرنے والا نعاس سے جو عین جدا ہوگی ناس رہیگا بمعنے مردم جیساکہ اشارہ ہی چشم او جدا ز نعاس **محسنات کلام** سر قصد کیسا الطف ہی واسطے معنے معمائی وترکیبی کے کہ قصد کے معنے مار ڈالنے کے بھی ہین نالہ کی رعایت سے لفظ نا ناز و نام مین اور عین اور مردم اور چشم اور نعاس سب مراعات یکدیگر **الاختلاف** شارح نے ابھی تک آنکھ نہین کھولی متن مطبوعہ مین حاس کی جگہ حاش غلط ہی ایسے ہی نعاس کے بجاے نعاش۔

فصل فی ذکر الاقارب والاجانب

نکتہ اجانب کہ بصدق وسداد الف اُلفت پیش گیرند جانب نگاہ دارند و آقارب بدل سردے قار کہ در درون دارند جانب صلہ احباب را آب دہند **قطعہ** یگانگیست زبیگانگی نماید روی + زپیش دیدہ چو حرف دوئی فگند نقاب + وگر اساس قرابت زپا فتد بینی + حسام قطع الف اتحاد او بقراب + **اللغات** اجانب جمع اجنبی بفتح اول وکسر نون بیگانگان آقارب بفتح نزدیکان وخویشان دل سردی بمہری قار براے مہملہ ترکی مین برف کو کہتے ہین صلہ پیوستن وپیوند وخویشی باب دادن بر باد کرنا ونمودن سامنے آنا حسام بالضم شمشیر تیز اور تیزی اور دھار شمشیر کی الف بفتحتین خوگر ہونا اور دوستی پکڑنا شمشیر تیز بالکسر با یکدیگر نزدیک ہونا اور نیام شمشیر یا وہ شی کہ تلوار مع نیام اُس مین رکھین **معنے ترکیبی نثر** اجانب یعنے اجنبی اور غیر کہ صدق سداد کے ساتھ الف اُلفت کا سامنے رکھتے ہین اور اُلفت اختیار کرتے ہین وہ نگہداشت اُسکے جانب کی کرتے ہین کہ اسمین خلل نہ آنے پائے اور اقارب یعنے اپنے اور نزدیک والے جنکے دل ایسے سرد ہین کہ گویا برف اُنکے دل مین بھرا ہی جانب پیوند وخویشی احباب کو آب دیتے ہین یعنے سب پانی مین بہا دیتے ہین مطلق پاس خویشی کا نہین کرتے **معنے ترکیبی قطعہ** یعنے ہرچند بیگانگی ہو اُسی بیگانگی سے یگانگی پیدا ہو جاتی ہی جسوقت کہ آنکھون کے سامنے سے حروف دوئی کا نقاب اُٹھ جاتا ہی اور اگر بنیاد قرابت کی از پا افگندہ ہوگئی تو حسام قطع اُلفت کی دیکھیگا اور اُسکا اتحاد قراب یعنے قرب ونزدیکی کے ساتھ یعنے اُنکے درمیان مین تلوار ہی رہیگی اخیر مصرعہ مین الف بصورت رعایت تیغ کے ہی اور معنًا بمعنی محبت ودوستی کے ایسے ہی قراب مین رعایت حسام کی اور معنے نزدیکی وقرابت کے **معنے معماے نثر** اجانب مین الف اُلفت کا سامنے جانب کے موجود ہی اقارب کے دل مین قار ا اور اِدھر اُدھر سے آب حاصل ہوتا ہی **معنے معماے قطعہ** حرف دوئی بیگانگی مین بے دو عدد والی ہی

جب نقاب اس بے کا جاتا رہیگا یگانگی ہوجائیگی قرابت کی بنیاد تا ہی جب از پا
افگندہ ہوگی قراب رہیگا اور قراب مین الف قرب کو قطع کیے ہوئے مثل تیغ کے ہی
محسنات کلام الفت سے بھی الف حاصل ہوتا ہی دل سردی اور قادر کیسے
مناسب یکدیگر ہین احباب کے اول آخر بھی آب ہی اور بموافقت بہ آب کے
بہ آب بھی موجود از پا افتادن کیسا لطف ہی اور علی ہذا الاختلاف شارح کا قلم
تو ابھی قلمدان ہی مین ہی مگر محاکہ اصل کتاب مین دوسرے فقرہ بدل سردے قادر
ملا جس سے نہ معنے ترکیبی ٹھیک ہوتے تھے نہ معنے معمائی مین سلئے بعد تامل اور تفحص
کے قادر کو قار بنایا ہی متاملین بنظر انصاف ملاحظہ فرمائین کاتبون کی یہ غلطی تھی۔
نکتہ اب صورت آب دارد دام نیز قلب ماست و ولد کہ درمیان دو آب
پروردہ شدہ دل او دلو بیست کہ ازین دو آب ترطیب و ترشیح دارد و آبن خلف
آنست کہ پیوستہ چون نون سر بر قدم این آب دارد تا در دنیا آبرو یابد و
و در آخرت بساحل تجارت رسد **قطعہ** پاے اب بے نگر د لفظ پسر پے بر سر +
پسر ست آنکہ تہ پاے پدر سر دارد + دال ورے دامن مادر شدہ دختر آنست +
کہ لباس سر و پا دامن مادر دارد + **اللغات** آب بالفتح پدر آم بالضم اصل ہر چیز
و مادر ولد بفتحتین پسر ترطیب تر کرنا اور رطب کھلانا ترشیح تھوڑا تھوڑا دودھ پلانا
مان کا بچہ کو اول مین تو قوت چوسنے کی پاے خلف بفتحتین فرزند صالح و بسکون
پسر طالح **معنے ترکیبی نثر** اب صورت آب کی ہی اور ام بھی قلب ما کا یعنے اب
اور ولد کہ درمیان آن دو آب کے پرورش ہوا دل اسکا ایک دلو ہی کہ ان دونون
آب سے تری و تازگی رکھتا ہی اور رفتہ رفتہ قوت پاتا ہی پس وہ ابن خلف اور
صالح ہی کہ پیوستہ نون کی طرح سر قدم پر اس آب کے رکھے رہے تو دنیا مین آبرو
پائے اور آخرت مین ساحل نجات کو پہنچے **معنے ترکیبی قطعہ** مصرح کہتے ہین
دیکھو پانون اب کا بے ہی اور پسر کے سر پہ پے بس پسر وہی ہی کہ پاے پدر
کے نیچے سر رکھے رہے مادر کا دامن دال ورے ہی دختر کو چاہیئے کہ اپنا لباس

سر و پا دامن مادر سے رکھے **مغنے معماے** شراب ظاہر بصورت آب کے ہی اور ام کا
قلب ما کہ وہ بھی آب ہی ولد کا قلب دلو ابن مین نون آب کے قدم پر رکھا ہی ابن کا رو
اب جسکا ایما آبرو ہی اور نون ابن کا نون نجات **مغنے معماے قطعہ** اب کا پا نون
لبے ہی اور پسر کا سر پے اور پے بے اور ممدودہ و غیر ممدودہ معما مین یکسان ہی مادر
کا دامن دال و رے ہی اور دختر کا سراپا دال رے **محسنات کلام** قلب ما ست
مین لفظ ما کا موافق محاورہ ہندی کے کیسا خوب ہی دلو مین بھی دل کا لفظ ہی بیتو
کا لفظ نون ابن کے واسطے جواب سے ملا ہوا ہی کیسا چسپان ہی ایسے ہی سر کا لفظ
پسر مین پے کے بعد لباس و سر و پا اور دامن سب مراعات اب کی رعایت سے
آب اور ما اور دلو اور ترطیب و تشبیح اور آبرو اور ساحل کیسے باہمدگر مناسب
ایراد فرمائے ہین **الاختلاف** شارح کو ابھی تک خبر نہین کہ مصرح کیا موتی پروتے
ہین متن مطبوعہ مین اب کو آب اور ابن کو این ایسے ہی پہلے مصرعہ مین اب کو آب
غلط لکھا ہی –

نکتہ در لفظ بعل بل مباح را گو بیند و عین چشم را یعنے بعل کہ شوہر ست باید کہ چشم خود
را بند و مباح نکشاید تا چشم و روی عروس از دندان طمع نامحرمان در قفا جدا ماند **مثنوی**
چو برگشت بعل از طریق ہوا + بود لعب او با حلالش روا + بپوش از سر زہد و زوجہ گو
کہ بر یان شود شومی از شکل او + گر از چشم بد در گرد عروس + ز سوزش بشوہر نبینی
فسوس + چو دا ما در داد دید آبروی + دل زن ز ترسش بود تازہ خوی + خسر را
ز داماد چون دل رمید + کشد خسر از وچون دلش جرم دید + بود خوش بداماد خوشدل
ازان + چو برگشت شد شوخ در چشم جان + خوش آنکس کہ پیوند خویشان ز بیش +
ندارد بکل یا بہ بر دز خویش + مجرد ز خویشان چو بر داشت خوی + شود شان او فارغ
از گفتگوی + بمعنی ہلاکت بود آن تبار + تباری از وعاقبت ہست بار + **اللغات**
بعل نام بت و شوہر بل کے **مغنے** خود مصرح نے لکھدیے حلال بفتح مباح چیزین
شوی بالضم شوہر دبالکسر بریان تر بالفتح طراوت خسر بالضم عربی مین زیان اور

فارسی مین پدر زن و پدر شوہر مغنے ترکیبی نثر لفظ بعل مین جو بل نکلتا ہی بمعنی مباح
کے ہی اور عین چشم کو کہتے ہین اُس سے مطلب یہ ہی کہ بعل جو شوہر ہی اپنی آنکھ سوا مباح
کے غیر مباح مین نہ کھولے تو چشم ورد اسکے عروس کا اسکے پیچھے دندان طمع نامحرمو نسے
جدا رہے اور ناموس اسکا محفوظ ورنہ کردنی خویش آمدنی پیش کا مضمون ہوگا معنے
ترکیبی مثنوی جب بعل طریق ہو اپنے خواہش نفسانی سے بدل کیا تو لعب و بازی
اُسکو حلال کے ساتھ روا ہی حرام کے ساتھ محض ناروا قید بعل کی اس سبب سے ہی کہ غیر مباح
چیزین ویسے بھی ممنوع ہین اور جب کسی کا شوہر ہوا تو جملہ باتین اور لعب اسکی حق زوجہ کا
ہی سوا زوجہ کے قطعًا حرام و ممنوع اور زوجہ سے یہ کہدو کہ تو اپنے مُنھ کو سر زہد سے چھپا تو شو
اُسکے رو کی محبت مین بسیان ہو اگر چشم بد سے عروس دور رہے اور اُسکی محبت سے شوہر
کے دل مین سوز پیدا ہو تو کچھ افسوس کی بات نہین ہی او جو داماد دینے داد دین آبرو
دیکھی یعنے عدل اختیار کیا اور ہرچہ بر خود نہ پسندی بر دیگری ہم مپسند کا مصداق بنا
تو اُسکے ترس و خوف سے عورت کا دل تازہ خو ہوتا ہی یعنے ہر روز اُسکی عادت تازہ
ہوتی جاتی ہی اور اچھے خسر کا داماد سے جب دل بھاگا اور بیزار ہوا تو وہ داماد
اُس خسر سے زیان و خسر اُٹھائیگا بسبب اُس جرم کے جو اُس سے دیکھا ہی داماد
خوش دل سے خسر خوش ہوتا ہی اور جب داماد خوشدلی سے پھرا تو اسکے چشم جان
مین شوخ نظر آتا ہی اب مصرع کہتے ہین کہ یہ تو سب کچھ ہوا کہ کوئی خوش ہوتا ہی
کوئی ناخوش مگر خوش وہی شخص ہی کہ پیوند خویشون کا یا تو پہلے ہی سے بالکل نہین رکھتا
فقط بنقد خود ہی یا اگر رکھتا ہی تو خود اُسکو قطع کرکے سب سے الگ ہو گیا ہی اسلئے کہ تجرد
جب اُسنے اپنی خو خویشون سے اُٹھالی اور تجرید اختیار کی اُسکی شان ہر کسی کی گفتگو
سے فارغ و بخنت ہو جاتی ہی تبار کے معنے کنبہ کے ہین اور ہلاکت کے بھی لیکن وہ
تبار کہ انجام کار تباری اور کنبہ داری اُس سے بار ہو جاے وہ تبار ہلاکت ہی ہی
معنے معماے نثر بعل کے اول آخر بل اور بیچ مین عین عیان ہی بل مباح اور
عین چشم اشعار یہ کہ واضع نے اسکی آنکھ مباح مین رکھی ہی عروس مین عین چشم

بعد اسکے لفظ رو اور اسکے پیچھے ہی سین دندان طمع نا محرمون کے لگے ہوئے ہین **معنے معماے مثنوی** بعل کا قلب لعب ہی زوجہ کا رو زے ہی اور زہد کا رو بھی زے اور زوجہ مین زے کے نیچے وجہ بمعنی رو کے پوشیدہ شوے مین دونون معنے شوہر اور بریان کے رکھے ہین عروس مین عین بمعنی چشم بعد اسکے روس جو قلب کرنے سے نقش سوز کا ہی داماد کا اول آخر داد ہی اور درمیان مین لفظ ما بمعنی اب جسکا ایما ابرو ہی خسر بمعنی سسر اور خسر بمعنی زیان دونون تجنیس تام داماد سے جو دل کہ ما ہی رمیدہ ہوگا داد ہی وا درہیگا خوش کا قلب شوخ ہی خویش سے جو یا قطع کرینگے خویش ہوگا خویشان سے جو خوے اٹھا لیجائیگی شان رہ جائیگا تبار کے آخر مین با ہی **محسنات کلام** قفا کا لفظ در قفا جدا ماند مین کیسا معنی دہ ہی کہ سین عروس کے پیچھے بھی ہی اور بیت شوہر کبھی جتاتا ہی شوے کا لفظ معنے معمائی و ترکیبی دونون مین مفید ہی کہ رعایت زوجہ اور بریان دونون کی رکھتا ہی داماد داد دیدہ دل سب مین سر کلمہ دال اور او بہت ہین **متعلق الاختلاف** اصل کتاب مین ع ندارد لیک تا بہ بر ذرخویش + بتاے فوقانی تھا کہ نہ معنے معمائی بنتے تھے نہ ترکیبی مین نے تا کی جگہ یا حرف تردید کا لکھا ہی کتاب غلط ہی اکثر احتمال غلطی کاتب کا ہوتا ہی ایسے ہی بجاے بکل کے بگل متن مطبوعہ مین اور ترسش کی جگہ ترس۔

نکتہ برادر کہ دراخی کوی دل را دار دازوی درحیات بر توان یافت و اگر بر سوختن دل اخوان مولع باشد آن برادر بہ آذر باشید و خواہر کہ دلش بر محبت برادر میسوزد آہ او درخور باشد و الا دل او جزرہ اوخ نماید **قطعہ** چو مادر بگرید بنفرین و سوز + نماد ر نماد ر نم آور بود + و گر گشت رای برادر حسود + برادر برادر بر آذر بود + **اللغات** راد سخی و جوانمرد مولع حریص آذر آتش خور اور درخور اور درخور د تینون ایک معنے مین ہین یعنے لایق آوخ بفتح واو و خاے معجمہ آہ وا فسوس و کلمہ تعجب و بمعنی نصیب نیز حسود بفتح حسد کنندہ **معنے ترکیبی نثر** جو بھائی کہ بھائی والی راہ مین دل راد یعنے سخی اور جوانمرد کا سا رکھتا ہی اُس سے اپنی عمر مین متمتع

ہوسکتا ہی اور جو بھائیون کے دل جلانے پر حریص ہی وہ برادر نہین ہی پر آذر ہی اور خواہر جسکا دل برادر کی محبت مین جلتا ہی البتہ آہ اسکی لایق ہی نہین تو دل اسکا سوا ے رہ آو خ کے اور کچھ نہین بتاتا یعنے افسوس و تعجب مین ڈالتا ہی **معنے ترکیبی قطعہ** اور اگر مادر نفرین وسوز سے روئے اور شاکی بیٹے کی ہوئے وہ مادر مادر نہین ہی نم آور ہی یعنے رُلانے والی اور اگر راے برادر کی حسود ہوگئی اور برادر برادر پر حسد کرینگے جیسے برادران حضرت یوسفؑ تو برادر برادر نہین ہی بر آذر ہی بر حرف استعلا اور آذر بدال مہملہ آتش کہ دال مہملہ اور ذال معجمہ دونون کے ساتھ آیا ہی **معنے معماے نثر** برادر مین لفظ راد موجود ہی اور بر بھی اور یہی برادر تصحیف بر آذر کا بھی خواہر مین دل اس لفظ کا آہ ہی اور اول آخر سے اسکے خو ر حاصل ہوتا ہی اور نیز خواہر مین رے اور ہے کو قلب کرنے سے رہ ا ور لفظ خوا کے قلب سے آوخ پیدا ہوتا ہی **معنے معماے قطعہ** نما در نما در صنعت تکرار نم آور اسکا تحلیل و تصحیف ایسے ہی برادر برادر صنعت تکرار اور برادر تجنیس تام مع تحلیل یعنے بر آتش **محسنات کلام** اس نکتہ کے قطعہ مین کیسے خوب حسن تکرار و تحلیل و تجنیس جمع فرمائین ہین **الاختلاف** اصل نسخہ مین بجاے حیات کے جہات و اگر بر سوختن کی جگہ و اگر نہ بر سوختن اور اخیر مصرعہ مین قطعہ کے بر آذر بجاے بر آذر کے لکھا ہی دونون غلطیان اویسی تو ایسی کہ مخل معنے ترکیبی کی تھین اور پچھلی غلطی مخل خوبی کلام مصرحہ کہ ایک جگہ تو معما مین بر آذر کہہ چکے تھے دوبارہ اسیکو لوٹ کے کیسے کہتے اور اس صورت مین تین لفظ برادر ایک قسم کے جمع ہوے کہ آخر سے تجنیس تام حاصل ہوئی اور دو سے حسن تکرار ناظرین سے امید انصاف کی ہی۔

نکتہ پدریکہ پسر ندارد دری بود بے نشتیبان و پسریکہ پدر ندارد ما ہیست از تصور آب برگران پدریکہ روی بہر دارد ترکیبش از راے روشن پدر لیست و پدر کم ہمت در ہیأت و قیمت ندری و مادر کہ بہر فرزند آشفتہ بود مدارد و لنست و مادر کہ

سر اعطاف ندارد در نده راه محنت وجد بکه شفقت دارد بمعنی بخت جاوید ست وجد بے
صلت بصورت خد یعنے قطع امید وخال با خلت بصورت خال جمال امال ست
وخال بد خلال بمعنی خال یعنے از منافع منال وعم باکرم نشان نعم بیکران ست
وعم بے قدم یعنی عیب وعوار **قطعہ** غم مخور فتاحی آنکہ پس ز خویش + از جہان خویش
وتبار کم شود + خال یا عم فزایدت بسے + خال بر عم چون فزاے غم شود +
اللغات ندر بالفتح جدا ہونا اور تنہا وغریب ہونا جد بالفتح وتشدید پدر پدر و پدر
مادر وبہرہ وبخت خلال بکسر دوستی کرنا کسی سے اور سخت لپٹنا وخصلتہا وعاد تہا
خال برادر مادر وابر بے باران وبرق منال محل حصول شی اور جگہ پانے کسی چیز کی
جیسے اراضی ملک جاگیر وغیرہ عوار بہر سہ حرکت عیب وشگاف ودریدگی جامہ تبار
بفتح ہلاک زو روہ تبار جو اولاد اور کنبے کے معنے مین ہی فارسی ہی **معنے ترکیبی** تر
جو پدر کہ پسر نہین رکھتا ایک دروازہ بے پشتیبان کا ہی جسکو کچھ استواری نہین
جب گر گیا بے نام ونشان ہو گیا ایسے ہی جو پسر کہ باپ نہین رکھتا ایک ماہی
بے آب ہی کہ پانی گیا پانی کے تصور سے بھی بر کران ہی اور جو باپ کہ توجہ مہر و
محبت پر رکھتا ہی ترکیب اسکی رائے روشن سے بدری ہی گو یا چودھوین رات
کا چاند اور پدر کم ہمت ہیئت اور قدر مین ندری جو غربت اور جدائی وتنہائی
سے منسوب ہی مادر کہ محبت فرزند مین آشفتہ ہوے مدار دولت ہی کہ دولت
اسی کے گرد گھومتی ہی اور جو مادر کہ سر اعطاف نہین رکھتی جو جمع عطوفت کی ہی درندہ
راہ محنت کی ہی اسواسطے کہ اعطاف بالف کہ سر اعطاف کا ہی جمع عطوفت کی ہی
اور اعطاف بے الف بمعنی شمشیر اور نام ایک کتہ کا اور جد با شفقت بخت جاوید
ہی اسلئے کہ جد کے معنے بہرہ اور نصیب کے بھی ہین اور جد بے صلت بصورت
خد یعنے قطع امید کہ وہ صلہ رحم کے برخلاف قطع رحم کرتا ہی خال با خلت بصورت
خال جمال آمال کی ہی یعنے حسن آمال وامید کی خوبی وزیبایش اور خال بدخلال
ای بدعادت وبد خصال ایسا جیسے خال یعنے ابر بے باران وبرق کہ نہ برستا ہی

جس سے فائدہ پہونچے نہ چمکتا ہی جس سے روشنی ہی ہوئے مفت کی ظلمت وتاریکی
بس منافع منال مین یہ بھی ایسا ہی ہی غم باکرم نشان نغم بیکران کا ہی اور غم بے قدم
عین عیب وعوار **معنے ترکیبی قطعہ** مصنف رح کہتے ہین اے فتاحی اسکا اصلا غم مت
کرے کہ بعد تیرے خویش وتبار تیرے گم ہو جائین جہان مین نہ رہین تجکو کیا کرنا ہی
اگر خال وغم ہوے تو کیا سب غم بڑھانے والے ہین تو ہی اگر غم پر ایک نقطہ بڑھا دے
غم کا غم ہو جائیگا پھر ایسون کے ہونے نہونیسے کیا نفع اور کیا نقصان **معنے معماے نثر**
پدر کے لفظ مین در کا لفظ ہی بے پشتیبان کہنے سے اشارہ بے کے الگ کر دینے کا ہی
پسر کو پشتیبان اس مناسبت سے کہا کہ دونون مین سر کلمہ پے ہی ماہی مین لفظ
ما جو معنے آب کے ہی کنارہ پر واقع ہوا پدرا اور بدر دونونکی ترکیب ایک سی ہی ایسے
ہی ہیئت نذر کی ایک ہی ہی تینونمین تصحیف باور آشفتہ مدار ہی اعطاف عطاف با
سر جو الف ہی اور بے سر بے الف تجنیس زائد جدا و ریخت مرادف یکدیگر جد و خد
مین بھی تصحیف خال حال چارون جگہ تجنیس تام خلال تجنیس زائد نعم کا گران نون
اور بیکران غم ہی نشان نغم باعتبار نون نشان ونغم کے غم کا قدم میم ہی اور بیقدم
عین کہ برعایت عین عیب وعوار فرمایا ہی کہ دونون کا سر کلمہ عین ہی بمعنی ذات وحقیقت
شی **معنے معماے قطعہ** خویش خویشتن تجنیس تام غم پر خال بڑھانے سے غم
ہوتا ہی **محسنات کلام** اس نکتہ مین مصنف رح نے سواے اور صنایع کے اکثر دو دو
فقرے صنعت متضاد مین لکھے ہین خال جمال امال خلال منال سب ہموزن
اور تین لفظون سے لفظ مال بھی نکلتا ہی عین عیب وعوار کیا خوب کہا ہی کہ ذات و
حرف دونون کو شامل ہی ع خال بر غم گر فزائے غم شود + یعنے خال کا جو حال ہی
تو جانتا ہی اگر اس خال کو غم پر بڑھائے تو وہ بھی غم ہوا جاتا ہی بس دونون غم ہین دوسرے
معنے وہی کہ نقطہ لگانے سے غم غم ہوتا ہی اور بڑھانے سے مراد محسوب کرنا شمار مین لانا
الاختلاف اصل نسخہ مین اس نکتہ مین چند غلطیان کاتب کی معلوم ہوئین مینے
انکو اپنی راے ناقص کے موافق درست کیا ہی ناظرین بنظر غور وانصاف ملاحظہ

فرمائین چنانچہ اصل نسخہ مین درے بود بے کشتیبان مین نے اسکو پشتیبان بنایا ہی اسلیے کہ کشتیبان کے مناسب کوئی لفظ نہ تھا اور پشتیبان کے لیے در موجود روشن پیسے بہ باے فارسی بجاے اسکے بدے بباے عربی سراعطاف ندارد و پدر راہ محنت اسمین درندہ راہ محنت پہلا مصرعہ یون تھا ع غم مخور فتاحی پس خویش + جو ناموزون ہی مین نے اسکو لکھا ع غم مخور فتاحی آنکہ پس زخوتیش + متن مطبوعہ مین خال باخلت کی جگہ ماخلت بے قدم کے بجاے پے قدم۔

حکایت یکے از صلحا کہ فرد بود خیال زن دردلش از براے فرزند پیدا شد با کریمہ از عفاف عقد زفاف بست بعد انقضاے مدت حمل قضا را بدان زن پسری بصورت بسری پیوستہ پدر در تربیت فرزند براے حلق مادر از وجہ حل صورت قوت حاصل کردی و آن زن بسبب ضعفی کہ داشت گاہ گاہ آن پسر بشیر بشر یکے از جوارے بے اصل نہ در جوار او بود تمتع جدا دادی و پدر ازان صورت بمنع مشغول شدے القصہ چون پسر بزرگ شد روزی دالی شہرا ورا بعلت آنکہ آب درشیر کردہ است فرمود کہ چون لفظ شیرازہ بہ فرقش نہند و چون آب تنش دو نیمہ سازند پدر چون بشنید گفت اگر فرزند حالا بگناہ خود آزردہ است اما چون در اصل ترکیب بنگری مادر آب درشیر کردہ است قطعہ پسر کہ پرورشِ ہیأتش بشر باشد + بہیمہ بسر خویش بے بسر باشد وگرزوال خرد طفل خورد را درپے + دلیل راہ نباشد ہمیشہ خر باشد + اللغات عفاف بالفتح پارسائی زفاف بالکسر عروس کو شوہر کے گھر بھیجنا بسر بالضم خرما ناپختہ اور ہر چیز تازہ و آب باران تازہ حلق بالفتح نا ے گلو حل حلال ہونا جواری کنیزان و کشتیہا جوار ہمسایہ تمتع برخورداری دادن و برخورداری یافتن بہیمہ چارپا اگرچہ بحری باشد یا ذی حیات کہ تمیز وعقل نداشتہ باشد معنے ترکیبی نثر ایک صالحون سے کہ فرد تھا خیال زن کا اُسکے دل مین واسطے فرزند کے پیدا ہوا کہ زن کرون تا فرزند حاصل ہو آخر ایک عورت کریمہ پاک دامن کے ساتھ عقد زفاف کا باندھا وہ حاملہ ہوئی اور بعد انقضاے مدت حمل کے اتفاقاً ایک پسر بصورت بسر یعنے خرما تازہ ناپختہ

کے ملا باپ ہمیشہ پرورش فرزند کی خاطر کیواسطے حلق اُسکی ماکے وجہ حلال سے
صورت قوت کی حاصل کرتا تھا تا شیر وجہ حلال کا اُسکو ملے لیکن وہ عورت نا توان ہوئی
تھی اس سبب سے کبھی کبھی اُس پسر کو شیر بشر ایک چھوکری بے اصل ہمسایہ سے
تمتع اور برخورداری علیحدہ پہونچاتی تھی یعنے اُسکا دودھ جدا پلواتی تھی باپ اس بات
کو منع کرتا تھا قصہ مختصر جب لڑکا بڑا ہوا ایک دن حاکم شہر نے اُس لڑکے کے معاملہ
مین بعلت اسکے کہ پانی دودھ مین ملایا ہی حکم دیا کہ لفظ شیر کی صورت آرہ اُسکے
سر پر رکھین اور آب کیطرح اسکے تن کو دو ٹکڑے کر ڈالین باپ نے جو یہ بات سنی
کہا اگرچہ فرزند بالفعل اپنے گناہ مین آزردہ ہی لیکن اصل ترکیب آب و شیر مین
جو غور کرو تو مانے پانی دودھ مین ملایا ہی کہ اسکو شیر وجہ حرام کا پلایا اُسی کا یہ اثر ظاہر
ہوا ہی **معنے ترکیبی قطعہ** جس پسر کی صورت کہ بشر پرورش پائیگی وہ ایک بہیمہ
بسر خویش ہی یعنے چارپا بذات خود اور ہمیشہ اُسکے سر پر بے ای لکد کوبی رہیگی اور اگر طفل
خُرد کے پیچھے خرد کی دال دلیل راہ نہوگی تو ہمیشہ خر ہی رہیگا **معنے معماے** شر فرزند
کے اول آخر فرد ہی اور دل اسکا زن عفاف زفاف ایک قسم تجنیس **قضا و انقضا**
تجنیس زائد پسر بسر تصحیف حل کا لفظ اور صورت قوت کی ملانے سے حلق حاصل ہی
پسر بشر تصحیف اور بشیر و بشر تجنیس زائد جواری بے اصل جو پایا ہی جوار جو لفظ جوار کے
ساتھ تجنیس ہی تمتع اور بمنع بھی تصحیف یکدیگر لفظ شیر ہم صورت آرہ ظاہر اور
ایسے ہی لفظ آب کا کہ دو جزو رکھتا ہی دو ٹکڑے ہونا خود عیان لفظ آزردہ مین آر بھی
موجود اور ردہ بھی بمعنی خوردہ ای آرہ خوردہ **معنے معماے قطعہ** پسر بشر بسر
تینون مین تصحیف لفظ خرد مین دال دلیل ہی اگر دال نہو گا خر رہیگا **محسنات
کلام** کریمہ از عفاف سے یہ مراد کہ خاندان عفاف سے وہ کریمہ تھی شیر مین صورت
آرہ کی سر شین کشش دار سے بھی ظاہر اور دندانون دار سے بھی عیان اور ایسے
ہی متامل پر مخفی نہین **الاختلاف** شارح کروٹ ہی نہین لیتے اصل کتاب
مین از وجہ حل کے بعد صندرہ اس صورت کا لفظ لکھا ہی مین نے اسکو صوت سمجھا ہی

کہ غلطی کاتب سے صورت اسکی بدل گئی بقرینہ لفظ قوت کہ اسکی صورت قاف ہی جو معما حلق مین کار آمد ہی متن مطبوعہ مین بجاے حلق خلق اور جدا کا خدا فرمود مع و او عطف ایسے ہی وگفت بجاے گفت ـ

فصل فی ذکر جمیع مکارم الاخلاق

نکتہ در لفظ ہمت تا ہیئت روی صفحہ ترتیب غبراست و میم دائرہ گنبد سما و ہا شکل دو چشم بینا صاحب ہمت آنست کہ دیدہ ہاے ہدایت از میم مدار افلاک و تاے ترتیب تختہ خاک بالاتر دارد شعر بہ ہمت ست نشان کشش زمیم و تا + کہ سوی اوج معالی کشد زمام ہوا + اللغات ہمت بالکسر و تشدید میم قصد و آہنگ + وزن پیر ترتیب ٹھیک کرنا درجہ ہر چیز کا اور ہر چیز کو اپنے رتبہ پر رکھنا غبرا بالفتح زمین وزمین بسیار درخت و کبک مادہ مدار جاے دور و گردش معالی بلندیہا و بزرگیہا و بدیہا اس صورت مین جمع معالاۃ کی ہی معنے ترکیبی نثر لفظ ہمت مین تا تو ایسی ہی جیسے روصفحہ ترتیب غبرا کا کہ ہر شی اپنے موقع اور محل پر ہی جسمین کسی کو مجال حرف زدن نہین اور میم ایسا ہی جیسے دائرہ گنبد سما کا اور ہے ایسی جیسے دو چشم بینا بس صاحب ہمت وہ شخص ہی کہ اپنے دیدے ہدایت کے جہانسے دور فلک شروع ہی اس ترتیب خاک تک سب سے بالاتر رکھے اوران مین سے کسی شی پر نظر نہ ڈالے سب کو ہیچ پوچ سمجھے معنے ترکیبی شعر مصرح کہتے ہین اے مخاطب تو غور تو کر لفظ ہمت ہی مین نشان کشش کے موجود ہین کہ وہ میم و تا ہین جو بتاتے ہین کہ آدمی اپنے شوق وہوا کے زمام اوج معالی کو کھینچے اس زمین و آسمان ہی کی چیزون پر نہ لٹک رہے معنے معماے نثر نثر مین تو مصرح نے تشریح کردی اور بیان کی کچھ حاجت نہین معنے معماے شعر ہمت کا اوج ہا ہی میم و تا کشش کی اوج ہوا کی بھی ہے ہی محسنات کلام لفظ ہمت کی رعایت سے ایسے الفاظ فقرہ مین جمع کیے ہین کہ اکثر مین تا ہی جیسے ہیئت ترتیب ہدایت

تختہ بالا تر اور علی ہذا الاختلاف شارح خبر نہین ہوتے متن مطبوعہ مین تجبر کو تجبر معانی کو معانی ترتیب کو تربیت غلط لکھا ہی –

نکتہ کاف سرکش تکبر نگونساری دہندہ ایست درمیان تبر کہ زر ست وتا ے تجبر پردہ ایست بروی جبر کہ تدارک نقصان وضرر ست معنوی کبر کہ کب بر سر را ایست راست + نقش نگونساری رای از ہوا ست + ہست تکبر چہ تظلم ہوان + ہم ازینا اوہان + کبر تباہی ست ہر روی ورہ + صورت بر ست ازان روبتہ + اللغات تکبر بزرگی جتانا اور گردن کشی کرنا تجبر گردن کشی کرنا اور جمنا گھاس کا بعد کھا لینے کے اور سبز ہونا اور پتی آنا درخت مین اور اچھا ہونا حال بیمار کا کب بالفتح و التشدید اوندھا کرنا جبر بالفتح شکستہ را بستن اور اچھا کر دینا حال کسی کا کبر بزرگی اور بزرگ ہونا تظلم فریاد کرنا اور رونا کسی کی بیداد سے ہوان بالفتح آرام و آہستگی کرنا اور سبک ہونا و بضم خواری و بیعزتی بر بالکسر و تشدید را نیکی و بخشش اور ماں باپ کی رضامندی سے زندگانی کرنا بر آیا خلق جمع بریہ تک بالفتح قعر چاہ و تہ و پائین و بن چاہ و عمق اور یہ لفظ کاف عربی و فارسی دونون کے ساتھ ہی شتے ترکیبی نثر سرکشی کاف کی ظاہر ہی لہذا مصرح کہتے ہین کہ کاف سرکش تکبر کا جو تبر بمعنی زر کے درمیان مین ہی سخت نگونساری دینے والا ہی اور بو امنھ کے بل گرانے والا اور تا تجبر کی ایک پردہ ہی جبکے متمم یہ جسکے معنے ہین اچھا کر دینا حال کسی کا اور تدارک ضرر و نقصان کا تصرف گردن کشی بس چاہیے کہ گردن کشی چھوڑ کے انکے درمیان و پردہ مین جو باتین چھپی ہین انپر عمل کرے معنے ترکیبی مثنوی کبر کی را پر جو لفظ کب رکھا گیا ہی یہ اس بات کا نشان ہی کہ جسکی رائے قسم ہوا یعنے نفس کے چاو سے ہی اسکے لیے یہ کب و نگونساری ہی اور تکبر کیا ہی تظلم و ہوان ہی یعنے داد بیداد و خواری و بیعزتی لیکن نیکی و بخشش بھی اسکی تک مین پوشیدہ ہی کہ اسکی طرف غور و نظر کرے خوب جان لے کہ کبر بہر صورت اور بہر راہ تباہی ہی تباہی ہی اسی سبب سے صورت بر کی اس سے تہ مین ہی اور پوشیدہ معنے معماے نثر کاف تکبر کا ظاہر تبر کے درمیان مین ہی اور تا تجبر کی جبر

کے منہ پر معنے معماے مثنوی کبر میں کب رائے کے سر پر رکھا ہوا ہے اور تکبر میں
اول لفظ تک کا ہی اور اسکے تک میں ب ہی پھر کہتے ہیں کبر تیا ہی ہی اسی سبب کے صورت
ہکی اس سے بنتہ ہی محسنات کلام کاف کا سرکش ہونا باعتبار مرکز اور سر بلندی
کاف کے ظاہر تا کا پردہ ٹھہرانا کیسا لطیف و باریک ہی جیسے دوتا و یکتا الاختلاف
شارح ابھی تک آنکھ نہیں کھولتے متن مطبوعہ میں تجبر کا تحیر اور تجبر کا حیر اور نظم کا لظلم ہر کاتب
بنہ کاتبہ غلط لکھا ہی۔

ناکثہ میم حلم عقدۂ مشکلات ست حا و لام حل آن مشکل ورائے صبر از اندیشہ رویت
محبوب ست وصب یعنے عاشق بدان واصل شعر المیم اول منزل فی سیر
منهاج المنی + والحلم یجعل للفتی حلا علینا فی العنا + اللغات حلم بالکسر آہستگی
و بردباری اور دیر غضب ہونا اور آہستگی کرنا کسی کی عقوبت میں صبر بالفتح شکیبائی
کرنا اور بند کرنا کسی کو اور کچھ چیز کسی کو نہ دینا جبتک کہ مر سکے منهاج راہ راست
منی بالضم امید ہا جمع منیتہ فتا جوان حل حلال ہونا عنا بالفتح رنج و تعب معنے
ترکیبی نثر میم حلم کا عقدۂ مشکلات کا ہی اور حا اور لام حل اس مشکل کا اور وراے صبر کی
اندیشہ رویت محبوب کا ہے اور صب یعنے عاشق اسکو واصل معنے ترکیبی شعر
میم اول منزل راہ راست سیر امیدونکی ہی اور حلم جوان حلیم کا وقت رنج و عنا کے
ہم پر حل کر دیتا ہی یعنے کیسا ہی عنا و تعب ہو جوان حلیم کے سبب سے وہ سب
رنج و تعب بالکل جاتا رہتا ہی معنے معماے نثر حلم میں جو میم عقدہ ہی اسکے ساتھ
ہی حا و لام جسکا مرکب حل ہوا لگا ہوا ہی یعنے اس عقدہ ہی پر لفظ حل رکھدیا ہی
صبر میں رائے صب رکھا ہی جو عاشق مراد کو فایز بمراد کرتا ہی معنے معماے شعر
حل کے ساتھ میم جو منزل کا اول حرف ہی لانے سے حلم حاصل ہوتا ہی محسنات
کلام میم کی رعایت سے منزل منهاج منی تینوں میں سر کلمہ میم الاختلاف
اس نکتہ سے شارح بھی چونکے ہیں اور وہی اپنی تقریر طول طویل متن مطبوعہ میں
بجاے فی العنا کے غنا لکھا ہی۔

نکتہ حلیم اگر سر بردباری از پیش بردارد لئیم ور دباری شود و صبور اگر ردی صبر از مقدمہ
بلا در کشد یعنی فاسد و ہالک شود قطعہ کے در شب بلا بود ارذال را شکیب +
در شوق وصل دیدہ ہم از عشق دوختن + کے داغ و شب فروختن آتش نشستن زان +
باشد شکیب داغ دل شب فروختن + اللغات لئیم ناکس و بخیل صبور بالفتح
بسیار بردباری کہ تعجیل در عقوبت نکند اور شکیبا اور نام خدائے تعالی ارذال مردم
فرومایہ و ناکس کے داغ اور داغ کرنا اور تیز دیکھنا معنے ترکیبی شعر حلیم وہ ہی کہ بلا خطرہ
ناخوش اور پیش آمد ناگوار کے سر در پیش رہے اگر سر بردباری اور در پیش ہونے
سے اٹھائیگا لئیم اور ردباری ہوگا اور صبور اگر مقدمہ بلا سے منھ کھینچ لگا اڑیگا تو ہوگا
ہلاک اور فاسد ہونا ہی غرض بلا سے گھبرانا اور ناخوش سے ناگواری ظاہر کرنا
صفت حلیم و صبور سے بہت ہی دور ہی معنے ترکیبی قطعہ یعنے ناچیز و ناکسونکو
شب بلا مین شکیب کب ہوتا ہی یہ تو شوق وصل مین ہمیشہ ہی رہتے ہین اور
مطلب خاص انکا یہی ہوتا ہی لیکن جب ذرا ابتلا و آزمایش آ پڑتی ہی تو خود
عشق ہی چھوڑ دیتے ہین آور ہی یہ کہ کے بمعنی داغ کے ہی اور شب بمعنی افروختن
آتش کے پس شکیب کی اصل یہی ہی کہ داغ دل شب مین روشن کرنا نہ یہ کہ
بے صبر و ناشکیبا ہونا معنے معماے شعر حلیم کا پیش حا ہی اور بردباری کا رو ہا
اگر ان دونون کا سر اٹھایا جائیگا حلیم لئیم رہیگا بردباری ردباری صبور کا روصاد ہی
اگر یہ رو کھینچیگا بور رہیگا معنے معماے قطعہ کی اور کی دونون تجنیس تام شکیب
کے لفظ مین اول آخر شب ہی اور دل اسکا کے بمعنی داغ تحسینات کلام از
پیش بردارد رو در کشید دونون معنے معمائی و ترکیبی مین کیسے چسپان ہین کہ ان سر اونچا
کا الگ کرنا بھی اور بے تحملی و بیصبری بھی ظاہر ہوتی ہی اور انکے سوا کلہ خیال کیا جا
الاختلاف ردباری کو متن مطبوعہ مین ردیاری غلط لکھا ہی۔
نکتہ عین تواضع در اصل وضع بر قدم افتادہ یعنے تواضع آنست کہ چشم در تہ پا
وضیع و رفیع نہد و عین عجب پیش روی جب واقع شدہ یعنے پیش چشم مبا یدد اشتن

که زیر عین عجب جیب بفتحتین چاه هست که مردم عین برو در جب می افتند قطعه لا تعجبن
العز اموالہ + الدهر کالبرق جلال المتعجب + من یتصل بالعین من عجبه +
تقطع العجب عجب العجب + الابیات تواضع فروتنی کرنا وضیع فرومایه و ناکس
رفیع بلند و بلند قدر عجب بالضم خودستائی یعنی جب بالضم والتشدید چاه حر بالضم والتشدید
آزاد جلال بالفتح والتشدید لام کشاده کننده سحب بفتحتین ابر ہا معنی ترکیبی شعر مفرح
فرماتے ہین که واضع نے لفظ تواضع کو ایسی وضع پر وضع کیا ہی که عین اسکا قدم سے
گرا ہی بس مطلب یہ که تواضع وہ ہی که آنکھ ہر ادنی اعلی کے قدم کے نیچے رکھے گویا
اُسکے واسطے آنکھین بچھائے اور عجب کا عین جو تواضع کی ضد ہی سامنے صورت
جب کے که بمعنی چاه کے ہی واقع ہوا لهذا ہر وقت اس بات کو پیش چشم رکھنا چاہیے
که عین عجب کی نیچے جب کے ہی که مردم با وصف اسکے که آنکھین منهه پر رکھتے ہین اوس
کوے مین گرتے ہین معنی ترکیبی قطعه عجب و غرور مین نہین ڈالتے آزاد مرد کو اسکے
اموال اسواسطے که مال بجلی کیطرح نہایت کھولنے والا بادلون کا ہی اور مال یہان
بمعنی صاحب مال ہی که جیسے وہ آزاد صاحب مال مال کے حق مین ایسا ہی جیسے
بادلون کے لیے بجلی که بعض اوقات اس سے ابر متفرق اور پریشان ہو جاتے ہین اور
جو شخص اپنی آنکھ سے عجب کو متصل کرتا ہی نہایت برا کرتا ہی اسواسطے که ٹکڑا
عجب کا جب ہی اور جب آخر جب ہی ہی معنی معماے نثر تواضع مین عین اسکا
اسکے قدم پر ظاہر اور عین عجب کا پیش رو جب کے واقع معنی معماے قطعه
عین عجب کا قطع کرنے سے جب رہتا ہی اور جب العجب حسن تکرار الف لام واسطے استغراق
یا عهد خارجی کے ہی محسنات کلام بپاس لفظ عین تواضع کے تواضع و وضیع و رفیع
سب مین عین لائے ہین ایسے ہی عجب کی رعایت سے تکرار جب کی لا تعجبن مین
بھی عجب موجود ہی اور سحب مین نقش جب الاختلاف شارح لکھتے ہین اس
فقره کے معنے مین که مردم عین بر رو در جب می افتند از جمله آنها خواهد شد که راه را
گذاشته بچاه می افتند انتهی بھلا یہ معنے مردم عین برو الخ کے کہان ہین اور راه را

گذاشتہ کلام مصرح میں کہاں ہی بس معنے یہی ہین جو مین نے معنے ترکیبی نثر مین
لکھے ہین ایسے ہی معنے قطعہ کے گذ بڈ بعید الفہم ہین متن مطبوعہ مین یعنے چشم خود بجاے
بیش چشم او خلال بجاے حلال اور حب سحب کی جگہ غلط معلوم ہوتا ہی —
نگاشتہ ایدرویش بدیدہ عزت و حرمت در ہمہ کس نظر کن کہ کرم حق ہر کرا در باطن سیرتی
کرامت کردہ اورا امانی و دواعی در خوردان مقرر کردہ ولایق آن از شش جہت روزے
بوے مے رساند چون لفظ شش کہ متضمن معنی شش ست و شش دندان دارد و بشش نقطہ
مشرف ست قطعہ ہر کرا بینی بظاہر با صلاح + وانکہ صد چندان بمعنی بخرد ست +
نقط ششتو بر شش دلالت میکند + لیک از روی حقیقت شش صد ست +
اللغات آمانی جمع امنیہ بالضم و تشدید یا بمعنی آرزو و امید دواعی خواہشہا و باعثہا
مشرف بضم میم و فتح شین و راے مشدد و شرف دادہ شدہ معنے ترکیبی نثر ایدرویش
ہر کسی مین دیدہ عزت و حرمت سے نظر کر اور کسی کو چشم حقارت سے مت دیکھ کسواسطے
کہ حق تعالی نے اپنے کرم سے جسکے باطن مین کوئی سیرت کرامت فرمائی ہی اسکے لیے
آرزوئین اور خواہشین اور باعث بھی اُسی سیرت کے لایق مقرر کیے ہین اور اُسی
کے لایق شش جہت سے اسکو روزی پہونچاتا ہی بس اُس بے اختیار کو چشم
حقارت سے دیکھنا کیا معنے دور کیون جاؤ دیکھو لفظ شش کو جسکے ضمن مین شش ہی
اور شش دندان رکھتا ہی کہ وہ اُسکے دندانے ہین اور شش ہی نقطون سے مشرف
ہی گویا شش دندان ہین تو شش نقطے بمنزلہ لقمون کے ساتھ ہی لگے ہوے ہین
معنے ترکیبی قطعہ یعنے تجکو یہ چاہیے کہ بظاہر جسکو صلاح و فلاح سے آراستہ
پاوے تو جان لے کہ سو حصہ زیادہ اُس سے معنے مین خرد والا اور عقلمند ہی
تو دیکھتا نہین لفظ شش کو کہ شش یعنے چھ پر دلالت کرتا ہی لیکن از روے
حقیقت کے وہ شش صد ہی اسواسطے کہ دونون سینون کے تین تین سو ملکے
چھ سو ہو گیے معنے معماے نثر نثر مین جو کچھ مصرح نے لفظ شش مین بیان و
واضح کردیا ہی وہی معنے معمائی مین کافی ہی معنے معماے قطعہ قطعہ مین بھی

لفظ شش کا تھا جسمین سے شصت نکالا ہی وہ بھی مشرح کردیا محسنات کلام خود ظاہر
گفتہ ہر کہ درکارہا عجلت ورزد اول بتفرقہ و وحشت شت عنا بیند و آخر باب چشم و
ندامت مبتلا گردد این معنی از لفظ شتاب دریاب کہ اولش شت بود و آخرش آب
قطعہ چون حک شود بہ تیر اجل عین از عجل + بیند عجول از و ضرر کوری اجل + عجل
روس چیدن از کثرت شدہ + بر عجل چو عین عجل نہد صاحب عجل + ا اللغات
عجلت بالکسر شتاب تفرقہ بالفتح جدائی وحشت خالی واندوہ وتنہائی ورمندگی
شت بالفتح وتشدید تا وشتات بفتح پراگندہ ہونا حک بالفتح کسی چیز کو کسی چیز سے
رگڑانا اور چھپنا کسی چیز کا دل مین عجل بفتحتین سر عنب و شتاب وبفتح وکسر وضم
جیم شتا کنندہ و بالکسر گوسالہ عجول بفتح نیک شتابندہ عجل بالفتح والتشدید
وہی معنے جو مصر رح نے لکھدیے ای سرگین چیدن شدہ بفتحتین حرص معنے ترکیبی
جو شخص کامون مین جلدی و شتابی کرتا ہی اسکا یہ حال ہوتا ہی اول تو تفرقہ اور وحشت
شت و پریشانی اور آخر آب چشم و ندامت مین مبتلا ہوتا ہی اس بات کو لفظ
شتاب ہی سے دریافت کرلو کہ اول اسکا شت ہی اور آخر اسکا آب ہی معنے
ترکیبی قطعہ جب تیر اجل یعنے وقت سے کہ بحکم کل امر مرھون باوقاتہا
کے ہر کام وقت پہ موقوف اور آدمی بقولے خلق الانسان من عجل کے مستعجل
اور عجول عین عجل کی حک ہوجائیگی یعنے یہ کیسی ہی جلدی کرے وہ اپنے وقت
ہی پہ ہوگا جیسا کچھ مشیت ایزدی مین ہی تب یہ ضرر اجل اپنے کورو کے کریگا
دیکھیگا اسوقت تو بنظر حصول مامول کے کور و کر ہو رہا ہی اور جو اسوقت مین
جلدی کرتا ہی اور جل پہ جو گوبر بینتا ہی عین عجل کی رکھتا ہی اور شتاب زدگی کرتا ہی
بعد مٹ جانے عین عجل کے یہی جل ہوگا اور وہ ہوگا حاصل یہ کہ عجلت سے سواے
ذلت وخواری کے کچھ حاصل نہین کام اپنی اجل موعود ہی پہ ہوتا ہی معنے
معماے نثر شتاب کی لفظ مین اول شت ہی یعنے پریشانی اور آخر آب کہ وہ
آب گریہ ہی اور اشک ندامت معنے معماے قطعہ عجل کی عین جو تیر اجل سے

حک ہو گی اجل ہو جائیگا اور جل پر عین رکھنے سے عجل ہوتا ہی اجل اول بفتحتین وتخفیف
لام بمعنی وقت و اجل دوم بصیغہ تفضیل بمعنی بزرگتر تجنیس ایسے ہی عجل اول بفتحتین
اور عجل ثانی بالکسر اور عجل ثالث نیز بفتحتین تجنیس اور جل تجنیس ناقص محسنات
کلام اجل عجل عجول جل غل کیسے الفاظ جمع کیے ہین اور عجل کی عین حک کرنیسے
ایک فائدہ یعنے جل نکالا ہی اور جل پر عین رکھنے سے دوسرا نتیجہ —

حکایت یکے از مجانین بمجلس ظرفا در آمد و مؤدب بہ نشست و ہمچو جانے از
ہمہ جہت میم دہان چون نون در بست گفتندش چون دل ندما را بآذن خود چون
کردی چون لفظ ندما چرا در نایت دم خود بستی گفت ندانید کہ تمکین و ادب آبیست
کہ در جبلت ابدال مانند گرمی و تیز زبانی آتشے در طبیعت ارذال یابند قطعہ فریاد
چون سگان صفت قلب ناکس ست + رسم سکوت گیر کہ گردد دل تو کس + ہم
دہان ببین ز خموشی کہ در خروش ست + بر عنق نوان ببین کہ سخن کشتہ است خس +
اللغات مجانین جمع مجنون ظرفا بفتح وضم راز یرکان جانی گنہگار و چیندہ میوہ
نون ماہی و دوات ندما جمع ندیم بمعنی ہمنشین نائے حلقوم تمکین کسی کی جگہ قائم ہونا
جبلت بکسر جیم و با و لام مشدد خلقت و طبیعت ابدال جمع بدل اور نیز نام چند
لوگون کا بندگان خاص خدا سے عنق بالضم زرف و عمیق و بالفتح ستمق نظر کرنا کلی
چیز وین معنے ترکیبی نثر ایک مجنونون سے مجلس ظریفون مین داخل ہوا اور
مودب بیٹھا اور مانند جانی یعنے گنہگار کے سب طرف سے میم دہن مانند نون
کے جو ماہی ہی بند کیا یعنے خاموش تھا سب نے اُس سے کہا کہ دل ندما کو تونے اپنے
سے خوش کیا لیکن ندما کیطرح اپنے نائے حلق مین دم کو کیون روکا ہی اور اس سے
کچھ نہین نکالتا کہا تم نہین جانتے تمکین و ادب ایک آب ہی کہ جبلت ابدال مین
ایسا ہی جیسے تیز زبانی اور گرمی کی ایک آگ طبیعت ارذال مین پاتے ہین معنے
ترکیبی قطعہ جسکا قلب ناکس ہی وہ سگون کی طرح فریاد کرتا ہی تو رسم سکوت
کی اختیار کر تو دل تیرا کس ہو جائے میم دہن کو دیکھ کہ خموشی سے کیسا خوشی مین ہی

اور عشق نون پر دیکھ کہ سخن خس کشتہ ہی **معنے معمائے نثر** کلمہ جانی کو ادھر اُدھر سے جو میم و
نون پیوستہ ہونگے مجانین ہوگا قلب ندما کا آمدن جسکا اشارہ دل ندما ہی اور لفظ ندما
مین کلمہ دم درمیان نا کے واقع ہوا کہ دونون طرف سے دم کو گھیرے ہی لفظ ابدال کی
جبلت مین آب موجود ہی اسی لیے اشارہ آبیست کا ہی اور ارذال کی طبیعت
مین آتش اسی واسطے آتشی فرمایا ہی دریا بند جو کہا ہی ایکا اسکا یہ کہ آب بند آتش
کو ابدال و ارذال مین معلوم کرلین وجہ یہ کہ ارذال مین ارذ کو قلب کرلینے سے آذر
ہوگا جو ابدال مین آب کھولا ہوا ہی ارذال مین بھی اسکے مقابل مین فقط آذر ہی نہ
معنے معمائے قطعہ قلب ناکس کا سکان اور قلب سکوت تو کس خموشی مین
جو حرف میم دہن ہی درمیان خوشی کے واقع ہوا سخن جو عشق نون پر ہی جب کشتہ ہوگا
خس ہوگا **محسنات کلام** دم کی رعایت سے ندما اور آمدن ایراد فرمائے ہین اور
لفظ نون کہ بمعنی ماہی کے بھی ہی اور یہ بھی دم بستہ ہوتی ہی نا سکے واسطے دم کا فرمانا
کیسا خوب ہی کہ اسکا دم ہی سر در آور ہی اور علی ہذا القیاس **الاختلاف** اس فقرہ
کے معنے کہ تمکین و ادب آبیست تا پابند اتنہی شارح نے جو لکھے ہین وہ بھی دیکھے
جائین اور مین نے جو لکھے وہ بھی کس کے معنے ترکیبی اچھے ہین اور معنے معمائی کے
مطابق اور کس کے برخلاف اسکے اول تو یہ کہ اصل کتاب مین تمکین و ادب آلنست
لکھا ہی اسکو مین نے بمقابلہ دوسرے فقرہ کے کہ اسمین آتشی ہی آبیست لکھا ہی
کہ یہ بات شارح کی تقریر سے کچھ نہین کھلتی کہ آبیست سمجھے ہین یا آلنست مگر
زیادہ احتمال آلنست کا ہی اور جو شارح نے لفظ ابدال مین معا نکالا ہی اسطور
پر کہ ابدال کو دو جزء پر تحلیل کرکے آب الگ اور دال الگ کیا ہی اور دال سے مراد
ذال معمائی لیکر آب کے درمیان مین داخل کرکے ادب بنایا ہی گو ہو مگر مقابل اسکے
دوسرے فقرہ مین بھی جو مانند گرمی و تیز زبانی آتشے در طبیعت ارذال پابند ہی
اسمین بھی ہونا چاہیئے اور جو نہین ہی تو خلاف داب مصنف غیر صحیح ہی اور مین نے دونون فقرو
مین آب و آذر نکالا ہی مگر آذر قلب کرنیسے ہوتا ہی موافق اشارہ آتشے در طبیعت ارذال پابند کے

اور جو شارح نے قطعہ کے آخر مصرع مین بجاے برعمق نون بین کے عمق عین یہ نسخہ اختیار کیا ہی اور اسی کے موافق معنے لکھے اور معما نکالا لیکن اسمین بھی عین کا عمق نون لفظ عین کا ٹھرایا ہی بس عمق نون کہنے مین کیا قباحت ہی جو عین کہین اور پھر وہی نون عین کا لین اور لفظ نون کو جو خالی اس تکلف سے ہی چھوڑ دین متن مطبوعہ مین بجاے جانی جانی ندما کی جگہ اندما نایت کو نابت آبیست کے بجاے تست جبلت کے ٹھکانے حیلت چھپا ابدال مانند لکھکے چھوڑ دیا ہی باقی عبارت نہین لکھی۔

نکتہ ہر کہ بتزکیہ و تنقیہ احوال خود مشورت کند زود برت یعنے بدولت ریاست برسد واین اشارت در عبارت مشورت ظاہر ست کہ مش بر تنقیہ دلیل ست و رت بر رئیس دلیل **قطعہ** چون بہ بینی بکار خود شر و شور + خاصہ در فرصتی کہ بے قوت ست مشورت کن کہ زندگی یابی + شر کہ بے مشورت بود موت ست + **اللغات** تزکیہ زکوۃ دینا پاک کرنا سراہنا تنقیہ پاک کرنا رت کی تفسیر خود مصرح نے فرما دی مش کے معنے بھی مصرح فرما چکے اور رت کے بھی فرصت بالضم باری کسی چیز کی و نوبت آب **معنے ترکیبی نثر** جو کوئی اپنے احوال کے پاک صاف کرنے مین مشورت کریگا بہت جلد ہی رت یعنے دولت ریاست کو پہونچیگا اسلیے کہ خداے تعالی کا حکم بھی مشورت کے واسطے ہی جیسا کہ فرمایا وشاورھم فی الامر اور یہ اشارہ کہ جلدی دولت ریاست کو پہونچیگا خود عبارت مشورت سے ظاہر ہی اسواسطے کہ مش تنقیہ کی راہ بتاتا ہی اور رت رئیس جلیل پر رہنما **معنے ترکیبی قطعہ** یعنے جب تو اپنے کسی کام مین شر و شور دیکھے خصوص ایسے وقت مین کہ فرصت ہی اور وقت مشورت کا قوت نہین ہو اتو ضرور مشورت کر کہ مشورت موجب زندگی ہی ظاہر دیکھو شر بے مشورت موت ہی **معنے معماے نثر** مشورت مین ظاہر مش ہی اور رت کہ مش کو دلیل تنقیہ کہا ہی اور رت کو رئیس جلیل **معنے معماے قطعہ** مشورت کی لفظ سے شر کا لفظ بھی نکلتا ہی اور موت کا بھی **محسنات کلام** ناظرین صاحب افہام خود سمجھ لینگے **الاختلاف** متن مطبوعہ مین تنقیہ کی جگہ تنحیہ اور بجاے ریاست ربات اور معمہ الفظارت ندارد

جسکی تفسیر ریاست ہی ظاہرست کے بجاے ظاہرات اور فوت کی جگہ قوت لکھا ہی کیسا اس نکتہ کو مسخ کیا ہی سقیم انکے ذہن سلیم پر مخفی نرہینگے۔

نکتہ سر خلق مفتوح آمدہ وروے خلق مضموم اشارت بدانکہ سر خلق ارباب ریاست آنگاہ مفتوح شود کہ باخلق اپسندیدہ مضموم گرد **شعر** ہر کہ درخلق الف راستیش پیدا ہست + رسد از الفت خلقان بقبول خلاق **اللغات** خلق بالفتح اندازہ کرنا پہلے اسٹرنے سے اور پیدا کرنا اور آفریدہ ہونا اور آفریدگان و بالضم وضمتین خوے عادت و مروت و دین اخلاق و خلقان بالضم جمع خلاق ایک نام ہی خداے تعالے کے نامون سے بمعنی بہت پیدا کرنے والا **معنے ترکیبی نثر** دیکھو سر خلق کا مفتوح ہی اور رو خلق کا مضموم یہ اس بات کا اشارہ ہی کہ سر خلقت ارباب ریاست کا اسوقت مفتوح اور بالا ہوگا کہ خلق پسندیدہ سے مضموم ہو یعنے ضم کردہ شدہ جسکے معنے ہین جمع کرنا کسی چیز کا کسی چیز سے **معنے ترکیبی شعر** جسکی تناق یعنے پیدایش مین الف راستی کا ظاہر ہی وہی اُلفت مخلوق سے قبول خلاق کو پہونچیگا یعنے جسکی خلقت مین راستی ہی وہی مقبول خدا کا ہوگا **معنے معماے نثر** نثر مین سواے تجنیس تام خلق وخلق کے اور کچھ نہین ہین **معنے معماے شعر** اسمین فقط یہی کہ خلق مین الف لانے سے خلاق ہوتا ہی **محسنات کلام** مفتوح مضموم کیسے خوب ہین کہ بمعنی بالا کردہ شدہ اور فراہم کردہ شدہ کے اور نیز فتح دادہ شدہ اور ضم دادہ شدہ کے بھی ہی خلق خلقان خلاق تینون مین صنعت اشتقاق اور نیز سر کلمہ خا الفت مین بھی الف نکلتا ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے خلق ارباب ریاست کے سر خلق را ابواب ریاست غلط لکھا ہی۔

نکتہ جاے مردم خوشخو بہشت ست و درمیان بہشت بنگر کہ ہش ہینی و ترشروئی کہ تیغ جفا درمیان دارد دوزخ محض ست بنگر کہ جہم را نون کہ تیغ ست چون درمیان باشد جہنم بود **شعر** مرد و دکہ روکشادہ باشد مدست + ور عبد بود چو رو گرفتست بدست + **اللغات** ہش بالفتح وتشدید شین مرد کشادہ رو جیسے رجل

ہش بش شادمان وسبک روح جہم بالفتح روے ترش کردن برکسے ومرد ترش رو جہنم نام طبقہ دوزخ نون شمشیر مردود سرکش ورانده شده روکشاده شگفتہ رو عبد بنده وانسان خواه آزاد ہو خواه بنده روگرفتہ جو منھ سمیٹے ہو معنے ترکیبی نثر جو لوگ خوشخو ہین انکی جگہ بہشت مین ہی تو ذرا لفظ بہشت کو تو غور کر کہ جسمین لفظ ہش کا دکھیگا اور ترشرو کہ تیغ جفا کی کمر سے لگائی ہی کہ وہی رے ہی جو بعد تاے ترش کے ہی دوزخ محض ہی دیکھ تو لفظ جہم کو جو معنی ترشرو کے ہی جب اسمین نون کہ تیغ ہی لا دینگے جہنم ہوگا معنے ترکیبی شعر اگر مردود ہی اور ہی روکشاده ای شگفتہ رو تو وه تیرے خاطر کے لیے مد ہی اور اگر عبد ہی اور ہی زو گرفتہ تو وه بد ہی کہ تجکو بیوجہ بھی ناگوار ہوگا معنے معماے نثر بہشت مین لفظ ہش موجود اور جہم مین نون لانے سے جہنم ہو جائیگا معنے معماے شعر مردود مین لفظ رو پوشیده ہی اگر کشاده رو ہو جائیگا یعنے کلمہ سے نکل جائیگا مد رہیگا اور عبد جو روگرفتہ ہوگا کہ وه عین ہی تو بد رہیگا محسنات کلام خوشخو ترشرو بہشت دوزخ ہش جہم جہنم روکشاده روگرفتہ کیسے متضاد لفظ ذکر فرمائے ہین تیغ درمیان کیسا خوب ہی تیغ کے واسطے الاختلاف شارح نے یہان لکھا کہ نون کہ مشابہ خمیده پشت کے ہی انتہی اسکی کیا ضرورت نون تو لغت مین صاف شمشیر کے معنے مین ہی اور وه خمیده پشت بھی ہوتی ہی متن مطبوعہ مین پہلا جہنم بجاے جہم غلط ہی—

حکایت پادشاہی غلامی بدیع الخلق شنیع الخلق داشت وپیوستہ میلے کہ در قفاے ترکیب جمیل او داشت باظہار شعار ذیل کرم رذائل اورا بپوشیدی ونگذاشتی آخر بعد از کمال مدارا بفرمود تا داری چون الف آخر مدارا بر زدند و آنمدار عیش خودرا بر داد کرد وزیرے گفت بعد از احتمال بیحد پادشاه را احتمال او عجب کہ میسر شہ گفت ندانستہ کہ چون مدارا بیحد وکنار شود نتیجہ او دار بود رباعی ہرکس کہ بوذ تاج سرش میم مدارا + درسایہ آن تاج بود مسند دارا + لیکن چو ز حد رفت مدارا الف تیغ + بر دار و مدار علت زین مد آرا + اللغات بدیع الخلق

بفتح خائی خلقت والاشنیع الخلق بضم خا بدعادت والاذیل بالفتح دامن رذایل ناکسیها و
فرومائگیها مدارا بضم میم رعایت اور صلح و آشتی کرنا برزند ندای نصب کرد مدار جا ے دور
وجا ے گردش احتمال بالکسر و تاے فوقانی مکسور اٹھانا اور گمان کرنا احتما
پرہیز کردن بیمار و حمایت کردن دارا نام پادشاہ معظم دار و مدار ای موقوف علیہ
معنے ترکیبی نثر ایک پادشاہ کا ایک غلام تھا نادر الخلق مگر بدخلق پادشاہ پیوستہ
بسبب اس میل کے کہ اسکی ترکیب جمیل کے پیچھے رکھتا تھا اپنی عادت جو ذیل کرم
کی تھی اسکا اظہار کر کے اسکی نالایقیان اور بیہودگیان چھپاتا تھا اور چھوڑتا نہین تھا
آخر جب مدارا کمال ہوگیا حکم دیا تو ایک دار سیدھی مثل آخر الف مدارا کے نصب کی
اور اس مدار عیش کو دار پر رکھا ایک وزیر نے کہا کہ بعد برداشت احتمال بیحد کے
تعجب ہی کہ تجکو احتما میسر ہوا کہا تو نے نہین جانا کہ جب مدارا و مروت بیحد و کنار
ہوتی ہی تو نتیجہ اسکا دار ہی ہوتا ہی **معنے معماے رباعی** جسکا تاج سر میم مدارا
کا ہوئے اسکو اس تاج کے سایہ مین مسند دارا کی حاصل ہی لیکن جب مدارا حد سے
گذرے تو الف تیغ کا اٹھالے اور مدار اپنے عمل کا اسی کی مدد سے آراستہ کر
معنے معماے نثر خلق خلق تجنیس تام لفظ جمیل کے پیچھے میل موجود رذایل سے
جب را چھپایا جائیگا ذیل رہیگا جیسا کہ ایما ہی اور ا پوشیدگی مدارا کے آخر الف
راست بیحد دار موجود احتمال بیحد احتما ہی لفظ مدارا کی حد الف ہی اور کنار میم جب
بیحد و بے کنار ہوگا دار رہیگا **معنے معماے قطعہ** مدارا اسکی میم کے سایہ مین
لفظ دارا موجود جب مدارا سے میم اٹھایا جائیگا دار رہیگا **محسنات کلام** بالا بعد
اشعار کے بعد لفظ پوشیدگی کیسا لطیف ہی بدیع و شنیع الفاظ ہموزن ایسے ہی
احتمال جمال **الاختلاف** شارح نے دوسرے مصرعہ سے جو دارا حاصل ہوتا ہی
اسکا کچھ ذکر نہین لکھا نہ خلق خلق کا اور نہ گذاشتی کے معنے یون لکھے کہ نگذاشتی
کہ ظاہر نشود مصرع کی عبارت مین تو ظاہر شود نہین ہی بلکہ مطلب یہ ہی کہ اسکو
چھوڑتا نہین تھا **الاختلاف** متن مطبوعہ مین شنیع الخلق نہین ہی اور نہ بجاے

مدار عیش کے لفظ مدار تیسرے مصرعہ مین مدار اکی جگہ مدار ہے

الباب السادس فی فضیلت الکسب والحرفة وفیه فصول

فصل فی الکسب

نکتہ ہر کہ دامن کسب بگیر د کس شود و ہر کہ از سر کسب بگذرد سب یعنے دشنام وانداے خلق بیند مثنوی کاسب ست از صفاے عیش مقیم + کاس بے درد یافتہ زنعیم کاف کاسب شد از کفایت کار + در مجاری براسپ عیش سوار + اللغات کسب ورزیدن اور جمع کردن وطلب روزی وغیرہ سب بالفتح وتشدید باگالی دینا اور نیزہ مارنا اندا غیبت وبدی مجاری بفتح میم وراے مکسور جگہین جاری ہونے کسی چیز کی اور راہین روان ہونیکی کفایت بس ہونا اور کافی ہونا معنے ترکیبی نثر جو کوئی دامن کسب کا پکڑتا ہی کس یعنے لایق والا اور انسان ہوجاتا ہی اور جو کوئی سر کسب سے کنارہ کرتا ہی سب یعنے گالی اور برائی مخلوق کی دیکھتا ہی معنے ترکیبی مثنوی یعنے جس شخص نے کہ کاس بے درد وگا دنعیم خدا سے پائے ہین اور صفا عیش کے ساتھ ہمیشہ رہا ہی وہ کاسب ہی کاسب مین جو کاف ہی یہ کفایت کار کا ہی کہ کام اسکے پورے ہوتے رہتے ہین اسی سبب سے جو موقعے کہ خرچ کے ہین انمین وہ اسپ عیش پر سوار رہتا ہی معنے معماے نثر دامن لفظ کسب کا بے ہی جب اسکو پکڑا جائیگا کس رہیگا اور سر کلمہ کسب کا کاف جب اس سے کنارہ کیا جائیگا سب باقی رہیگا معنے معماے مثنوی کاسب مین درد بے ہی اگر بیدرد ہوگا کاس رہیگا اور کاف کاسب کا جو کفایت کار کی کریگا تو بعد کاف کے اسپ رہیگا محسنات کلام کاس صفا درد عیش سب مراعات

کاف کاسب کفایت کا رسب کا سر کلمہ کاف **الاختلاف** شارح نے دوسرے شعر کے
معما مین لکھا ہی حرف کاف کہ در لفظ کاسب ست بالاے لفظ سب واقع شدہ انتہی حالانکہ
یہ تو دوسرے فقرہ مین ہوچکا پھر مکرر کیسا بلکہ موافق ایما مصرح کے جو براسپ سوار
کہا ہی وہی ہی جو مین نے لکھا۔

نکتہ اول حرفت حرآمدہ وآخر فت یعنے حرآنست کہ بر سر فت باشد واگر سر وگردن
از حرفت کشد فت وتفرقہ افلاس بیند **قطعہ** سرود للفتی فی اکتساب الحرف +
وفیہا دلیل لنا یوضح + لانا اذا اھتدی بالحروف + تری قلب فی حرفۃ
تفرح + **اللغات** حرفت بالکسر بے بہرہ ہونا اور پیشہ ور ہونا اور پیشیہ حر بالضم و
تشدید را مرد آزادہ وبندہ آزاد شدہ فت بالفتح وتشدید تا ریزہ ریزہ کرنا روٹی
کا حرفۃ بکسر حا وفتح را جمع حرفہ سرور بالضم شادی ایضاح روشن وآشکارا کردن
معنے ترکیبی نثر لفظ حرفت کے اول مین حر آیا ہی اور آخر مین فت ہی یعنے
حر وہی ہی کہ ہمیشہ فت یعنے محنت وتردد کے سر پر رہے اور اگر اس سے سر
وگردن کھینچیگا فت اور تفرقہ افلاس کا دیکھیگا یعنے مفلسی ومحتاجی مین گرفتار ہوگا
معنے ترکیبی قطعہ سرور مخصوص ہی اُس جوانمرد کو حرفونکے اکتساب مین
جو بزور اپنے اوپر ٹھہراتا ہی اور اسمین ایک دلیل واضح ہمارے واسطے ہی اسلیے کہ
جب تو حرفون کی طرف ہدایت پائیگا تو حرفۃ مین قلب کو فرحناک ہی پائیگا
اسمین کچھ شک ہی نہین **معنے معماے نثر** فت کے سر پر جو حر ہوگا حرفت
ہوجائیگا اور جو کوئی حرفت سے سر وگردن نکالیگا حرف حا سر ہی اور رے گردن
فت دیکھیگا **معنے معماے قطعہ** قطعہ مین بس یہی کہ حرفت کا قلب تفرح ہی
الاختلاف شارح نے سوا ایک معما قطعہ کے کہ اُسکو بھی تفرح سے حرفت بنایا
ہی کوئی نہین لکھا شاید سہل سمجھے ہون یا مصرح نے جو کچھ کچھ لکھ دیا ہی اُسیکو کافی
جانا مگر کچھ اشارہ تو اسکا ضرور لکھنا چاہیے تھا کہ گمان لاعلمی کو دخل نہ ملتا متن
مطبوعہ مین سرور الفتی بجاے سرود للفتی کے غلط ہی۔

نکتہ ہر کہ در عطالت چشم بر عطاے دیگران نہد چون آن عطا نماند جز لت ذلت نہ بیند شعر کس را نبود ورا سلطانی رہ + جز پشہ کہ پے نہد بر سر شہ + اللغات عطالت بکسر بیکاری و معطلی کپے بالفتح قدم و نشان پاشہ پادشاہ معنے ترکیبی نثر جو کوئی بیکاری و عطالت مین اورونکی عطا پر آنکھ لگائیگا اور اُمید رکھیگا جب وہ عطا اتفاقاً نہ ہوگی تو سوا اسکے کہ لاتین ذلت کی کھائے اور کیا دیکھیگا معنے ترکیبی شعر کسی نے سواے کسی پادشاہ کے یہ راہ ہرگز نہین پائی ہی کہ شاہ کے سر پر پا رکھے ہان اگر پائی ہی تو پشہ نے پائی ہی اسکا پَے ضرور شہ کے سر پر ہی معنے معماے نثر عطالت کے اول عطا ہی اور جب عطا نہ ہوگی لت رہ جائیگا معنے معماے شعر پشہ مین نقطۂ پے سر پر شہ کے ظاہر رکھا ہی محسنات کلام چشم بر عطا کیا خوب کہا ہی کہ عطا مین عین موجود ہی راہ کا لفظ بنظر پے کے کیسا لطف ہی الاختلاف متن مطبوعہ مین بجاے پا بر سر شہ کے بر سر شہ غلط ہی۔

نکتہ عطل کہ بے ہنریست چون منقلب گردد لطع میشود کہ لیسیدن کاسہ است اشارت بآنست کہ ہر کہ از خامی عطل دیگ امل پزد در انقلاب ایام جز کاسہ لیسی لیام نہ بیند شعر بزیر عین عطل طل بود علامت آن + کہ عین اہل عطل را قرین بود باران اللغات عطل بالضم و بضمتین مرد بے زر و بے مال امل بفتحتین اُمید انقلاب پھر جانا بدل جانا معنے ترکیبی نثر مصرح کہتے ہین کہ عطل جو بے ہنری ہی جب وہ بدل جاے یعنے بے ہنری مین جس طور پر کہ وہ اوقات بسری کرتا ہی وہ صورت نہ ہے تو سواے لطع کے کہ پیالی چاٹتا ہی اور کیا دیکھیگا اور اگر خامی عطل سے دیگ امل کی پکائیگا تو کیا ہوگا خامی سے ہنر تو سیکھا نہین جب زمانہ بدلا تو دیگ امل کے پکانے سے کیا فائدہ انجام یہی کہ پیالی لئیمون کی چاٹیگا معنے ترکیبی شعر خیال کرو کہ عین عطل کے نیچے طل ہی یہ اس بات کی علامت ہی کہ عین اہل عطل کی قرین باران کے رہتی ہی یعنے ہمیشہ وہ روتا ہی رہتا ہی اور کیسا رونا کہ باران معنے معماے نثر عطل کا قلب مستوی لطع ہی جسکے معنے مرقوم ہوے معنے معماے شعر عین عطل

کے نیچے طل ظاہر موجود **محسنات کلام** ایام لیام تجنیس مطرف دیگ اور کاسہ پختن
لیسیدن خامی سب مراعات یکدیگر ایسے ہی طل و باران مرادف۔

نکتہ ہر کہ عاطل شود طابع خود را پریشان گرداند و ہر کہ کسل ورزد سلک معیشتش ناتنظم
ماند **شعر** العطل شق لباس الامن متکسلا + ان التعطل عط حولہ التل +

اللغات کسل بفتحتین کاہلی شق بالفتح و تشدید قاف شگاف اور دشوار ہونا
کام کسی پر متکسل کاہلی کرنیوالا عط بالفتح و تشدید طا شگافتن جامہ بطول یا بعرض
اور زمین پر گرا دینا کسی کو تل بالفتح و تشدید لام پشتہ ریگ و تودہ خاک تلال بکسر
جمع **معنے ترکیبی نثر** جو کوئی بیکار و عاطل ہوتا ہے اپنے طابع کو پریشان کرتا ہے اور
جو کوئی کسل و کاہلی اختیار کرتا ہے سلک اُسکے معین کی بکھڑے رہتی ہے اور معین
بضم میم یاری دہندہ کہ مراد کفاف سے ہے **معنے ترکیبی شعر** بیکاری لباس امن
و عافیت کی پھاڑنیوالی ہے اے کاہل بیشک تعطل مین عط ہے جو شگافتن جامہ ہے
اور تل یعنے تودہ خاک غرض تعطل والیکو یہی پھٹے کپڑے اور خاک کے تودے نصیب
ہوتے ہین **معنے معماے نثر** عاطل کے پریشان ہونے سے طابع ہوتا ہے اور سلک
کے بکھڑنے سے کسل **معنے معماے شعر** تعطل کے اول آخر سے تل حاصل ہوتا ہے
اور عط اسکے درمیان مین ہے معنے دونون کے معلوم ہو گئے **الاختلاف** شارح
نے منکسلا انکسال بمعنے سرنگون شدن سے لکھا اور مجکو منتخب اور غیاث مین
نہ منکسل ملا نہ انکسال اسواسطے مین نے اسکو متکسلا بتاے فوقانی سمجھا ہے
اور عط کے معنے قلم شگافتن کہ شق کے بھی یہی معنے ہین لکھا ہے اور مجکو اس معنے کے
سوا تہ لغت مین نہین ملا بلکہ شگافتن جامہ اور تل کے معنے تزلزل اور سختی کے یہ
بھی لغت مین نہین ہین پشتہ ریگ و تودہ خاک کے ہین متن مطبوعہ مین بجاے
شق کے تنق اور متکسلا کے وہی منکسلا لکھا ہے۔

حکایت بیکاری بود کہ چون الف بیکار علامت مفلسی و بے برگی در پیکرا و
جا گرفتہ پیوستہ بدستان اگر بران دست یافتی از بہر دینارے دست کسے

برآتش مگر بتافتی ہر کہ از قرض خواہان ازوی مطالبہ کردی از بے زری مدافعت جز مدافعت حاصل نبودی متدینی جبلت حالت او بدید و گفت چون بر معطل زر بسوزد غریم ازوی جز مطل و مدافعت نبیند وز دشعر حاصل کاہل بود آہ درون درکل حال + کنہ پریشانی خود جوید ہلاک ملک و مال + **اللغات** دستان مکر و حیلہ و جمع دست خلاف قیاس و سرود و نغمہ و افسانہ دست یافتن غالب ہونا مدافعت باز داشتن و دفع الوقت کردن اور دور و دراز کھینچنا کسی کام کا متدین دیندار مطل درنگ کرنا دام دینے مین **معنے ترکیبی نثر** ایک بیکار تھا کہ مانند الف بیکار کے کہ جیسے الف مفلس و بے برگ ہی کہ نہ اعراب رکھتا ہی نہ نقطہ ایسے ہی مفلسی و بے برگی نے اُسکے پیکر مین جگہ پکڑی تھی ہمیشہ مکر و حیلہ سے کہ جو اُس مکر و حیلہ سے غالب آتا اور قابو پاتا ایک دینار کمی واسطے ہاتھ آدمی کا آتش مکر پر بل دیتا تھا اور جو کوئی قرض خواہون سے اُس سے مانگتا تو آفت مین پڑجاتا تھا کہ ٹالنا اُسکا مدافت ہوجاتا اسکے سوا کچھ حاصل نہوتا ایک دیندار نے سرشت اُسکی حالت کی دیکھی اور کہا کہ جب معطل کے پاس زر مفلس جلتا ہے تو غریم یعنے قرض خواہ اُس سے سوائے مطل و مدافعت کے جو دیر کرنا اور دفع الوقتی ہی اور کچھ نہین دیکھتا **معنے ترکیبی شعر** حاصل کاہل کا کل حال مین آہ درون ہی کسی وقت اُس سے جدا نہین اور اپنی پریشانی سے دو ہرے کے ملک و مال کا ہلاک ڈھونڈھتا ہی کہ اسکو بھی ہلاک کرون **معنے معماے نثر** حرف الف لفظ پیکر مین جو قرار پکڑے گا بیکار ہوجائیگا لفظ دست اگر نقطہ آن پر سے پائیگا دستان ہوجائیگا دست مرادف ید کا ہی جب یہ تافتہ ہوگا دی رہیگا اور جب اسکو آتش پر کہ مرادف نار کا ہی رکھا جائیگا دینار ہوگا اور کلمہ مدافعت مین جو عین کہ زر ہی نہو تو مدآفت رہیگا معطل مین جو زر کہ عین ہی سوخت ہوجائیگا مطل رہیگا اور مدافعت **معنے معماے شعر** کاہل کے ادھر آدھے سے کل حاصل ہوتا ہی اور درون مین اسکی آہ ہی کاہل پریشان ہونے سے ہلاک ہوتا ہی **محسنات کلام** بیکار کی تشبیہ الف سے کیا ہی خوب ہی دستان دست یافتی تافتی حسن تکرار سیافتی

تا فنی تصحیف یکدیگر حاصل کا ہل کل حال مال سب مین لام خالی از صنعت نہین الاختلاف متن مطبوعہ مین مکر کی جگہ مگر غلط ہی۔

فصل فی الدہقنۃ والفلاحۃ

نکتہ علامت فلاح انسان فلاحت بیکران ست وکفاءت صورت کفارت گناہان ودہاقین کہ سروری وہا دارند ادل نام شان دہاق ہست کہ صفت پرسیست درپیمانہ بذل وآخر یا دونون کہ دلیل جمعیت ست در دانہ دخل قطعہ گر علو پایہ اقبال خواہی غرس کن + غرس را عرس نظیر عرش حق در ہیکل ست + کیمیا خواہی زراعت کن چہ خوش گفت آنکہ گفت + زرع را ثلثان زرست وثلث دیگر ہم زرست + اللغات فلاح رستگاری وپیروزی فلاحت بالکسر برزگری وکشتکاری کفاءت بالکسر جمع کردن کاہ جمع کردن کاہ ہسا بدین معنی جمع گفت ہی مراد کھیتی سے کہ اسمین بھی کاہ جمع کرتے ہین دہاقین جمع دہقان بالکسر والضم کشاورز وکسان معرب دہکان دہا بالفتح زیرکی وجودت فکر دہاق پرہ مالامال ایسے ہی دہاق دخل بالفتح آمدنی ضد خرج غرس بالفتح درخت لگانا اور درخت زمین مین لگایا ہوا عرس بالضم وضمتین طعام عروسی ونکاح کردن زرع اگانا اور اگنا اور کشت ثلثان دو ثلث یعنے دو حصے تیسرے حصہ کے معنے ترکیبی نثر نشان فلاح انسان کا فلاحت بیکران ہی یعنے کھیتی اور کفاءت جو بمعنی جمع کرنے کاہہ کے ہی صورت کفارت گناہونکی دہاقین جنکو سروری دہا یعنے زیرکی وجودت فکر سے حاصل ہی اول انکا دہاق ہی کہ صفت پری پیمانہ بذل کی ہی یعنے پیمانہ انکے بذل کا چھلکتا رہتا ہی اور آخر انکے یا ونون جو دلیل جمعیت کی ہی کہ ان دونون حرفون سے کلمہ جمع ہوتا ہی سو یہ جمع ہی دانہ آمدنی مین معنے ترکیبی قطعہ اگر بلندی مرتبہ اقبال کی چاہتا ہی تو درخت لگا اور غرس کر کسواسطے کہ غرس عرس یعنے شادی عرش نظیر ہونے کی اپنے ہیکل مین رکھتی ہی چنانچہ غرس عرس عرش تینون کی ایک ہیکل ہی اور جو کیمیا چاہتا ہی تو زراعت کر اسلیے کہ کیا اچھی بات کہی ہی یہ جسنے کہ کہی ہی کہ زرع

ای کھیتی دو ثلث زر ہی رہا ایک ثلث سو وہ بھی زر ہی معنے معماے نثر فلاحت بیکران ہونے سے فلاح رہیگا اور کفارت و کفارہ دونون ہم صورت دہاقین کے سر وریے وہا سے ظاہر دہاقین کے اول دہاق اور آخر یا دونون موجود معنے معماے قطعہ غرس عرس عرش تینون مین تصحیف زرع کے تین حرف ہین انھین کو تین ثلث ٹھہرایا ہی دو ثلث زا و راکہ زر ہی اور ایک ثلث عین کہ وہ بمعنی زر کے ہی بس زر ہی محسنات کلام بلند پائگی اقبال کی باعتبار بلندی درخت کے ہی بنظر منافع کثیر اور عرش نظیر کہنے سے بھی بلندی ملحوظ ہی غرس را عرس نظیر عرش کیا خوب ہی اسیلیے عرس زن باشو کے معنے مین بھی ہی گویا غرس کو عرس عرش نظیر حاصل ہی الاختلاف شارح لکھتے ہین دکرد دہقنت اور فلاح کا ایک فصل مین اشارت اسبات یہ ہی کہ فلاح دہقنت مین ہی انتہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ شارح کے نزدیک فلاح و دہقنت دو چیز ہین لیکن یہ عبارت مصرحہ سے ثابت نہین بلکہ فلاح کو نتیجہ دہقنت کا نکالا ہی کما ہو الظاہر متن مطبوعہ کے دوسرے مصرعہ مین عرس کو غرس لکھا اور دونون جگہ کفارت کفارت بلکہ ایک یعنے پہلا کفاءت ہی۔

نکتہ دہقان باید کہ بنیاد عمارت زراعت بر زمین عین نہد و روے زرع دایم سیراب دارد تا ریع تمام حاصل کند و لفظ ریع برین معنی دلیل تمام ست کہ بنیادش عین یا بی و رویش رے یعنے سیرابی شعر ضیاع راچو شود بر زمین عین بنا + معین ست کہ بر عین خلق زدست ضیا + اللغات عمارت بالکسر آبادانی و آباد کرنا ریع بالفتح بڑھنا اور زیادہ ہونا ضیاع بکسر و عین مہلہ دہا و زمین ہاے مزروعہ جمع ضیعہ زمین عین زمین چشمہ دار معنے ترکیبی نثر دہقان کو چاہیے کہ عمارت زراعت کی بنیاد زمین عین پہ ڈالے اور روے زرع کو ہمیشہ سیراب و تازہ رکھے تو پورا پورا نفع اور ریع حاصل کرے اور لفظ ریع کا خود اسبات پر دلیل کامل ہی کہ بنیاد اسکی عین ہی جو چشمہ کو کہتے ہین اور رو اسکا رے یعنے سیرابی معنے ترکیبی شعر یعنے زراعت کی بنیاد جو زمین عین پہ ہوگی تو مقرر ہی کہ عین خلق پہ اس سے ضیا و روشنی ہوگی ظاہر ہا ہی کہ جب زراعت

خوب تازہ اور سرسبز ہوگی تو آنکھین خلق کی اُس سے ضرور نورانی ہونگی اسواسطے کہ
سبزی مؤید نور بصر ہے معنے معماے نثر زمین عین سے جو عین لینگے اور روسے
رے مسمائی ربع حاصل ہوگا جسکی بنیاد عین ہو اور درسے معنے معماے شعر
ضیاع مین لفظ ضیا عین پر جو معنی چشم کے ہے رکھا ہوا ہے اور ساتھ ہی لگا ہوا محسنات
کلام بنیاد عمارت زمین مراعات نظیر کا عین معین اشتقاق الااختلاف شارح
نے سواے معما ضیاع کے اور نہین لکھا جانے ربع کو کیون چھوڑ دیا متن مطبوعہ مین
دونون جگہ ربع لکھا ہے بلکہ دونون ربع ہین ۔
گفتہ املاک را با سپ تشبیہ کردہ اند کہ اگر تیمار نہ کنی از ضعف بیمار گردد بلکہ از خرابی
معدوم شود واگر فربہ و معمور داری بہ قید ہا و داگاہ باید داشت تا از تصرف بیرون
نشود و در دام طمع مدعیان نیفتد و باب نیز نسبت دادہ اند کہ چون خالص بود گردن
از طامعان تشنہ چون کوزہ بہ سر از شود داگر با بیگانہ بیامیزی و مجال شرکت
دہی لذت عذوبت و صفاے مشرب عیش در وے نماید وا ملاک را کہ اسباب
میگویند مناسب این معنی است کہ مرکب است از اسپ و آب شعر اسباب را
کہ نیست با صلاح آس باب + ویران شود چو شہر سبا درمیان آب اللغات
املاک بالفتح ملکہا و پادشاہان جمع مُلک و ملِیک و مَلک خالص سادہ جو کسی چیز
سے ملا ہوا نہو اور ہر چیز سفید عذوبت شیرینی مشرب پینا اور جگہ پینے کی اُس
ہندی چکلی بود رخت مور دو بید بہ ہر سہ حرکت دمشہور ضم بنیاد و اصل ہر چیز دردی
کدورت ہندی گاد سبا بالفتح نام شہر بلقیس کہ نکاح مین حضرت سلیمان علیہ السلام
کے تھین بلکسر غلط ہے معنے ترکیبی نثر مصرح کہتے ہین کہ لوگون نے املاک مردم
کو اسپ سے تشبیہ کیا ہے مثلاً اگر تو اسپ کی غمخواری نہ کرے تو بیمار و لاغر ہو جاے
بلکہ زیادہ خرابی سے نیست و معدوم و اگر اُسکو موٹا کرے اور معمور تو اُسکو
بڑے قیدون سے روکنا اور محفوظ رکھنا چاہیئے تا اپنے قبضہ اور قابو سے نہ نکل جاے
اور مدعیون کے دام طمع مین نہ پھنس جاے ایسی ہی پانی سے بھی نسبت دی ہے

کہ اگر پانی خالص ہی یعنے خاص اپنے ملک تب بھی طامع تشنہ کوزہ کی طرح گردن کو اسپر بڑھاتے ہین اور اگر کسی بیگانہ سے آمیزش رکھتا ہی او مجال شرکت کی دی ہی تو اس سے اسکی لذت شیرینی اور صفا مشرب عیش کی ظاہر نہین ہوتی کدورت ہی رہتی ہی بس اسی سبب اور مناسبت سے املاک کو اسباب کہتے ہین کہ ہر کسب ہی اسپ و آب سے غرض مصنف رح نے اسی لطیفہ کے بیان کرنے مین املاک کے توابع اور ضروریات اور احتیاطات بھی بیان کر دیے تا محترز رسے محترز رہے اور مختار کو اختیار کرے معنے ترکیبی شعر یعنے جو اسباب کہ اصلاح اسکی اصل و بنیاد سے با آب و رونق نہین ہی اور اصل اصول ہی اسکی بُری ہی وہ ضرور مثل شہر سبا کے آب مین خراب اور ویران ہوگا معنے معما ے شعر مین بھی بس ہی معما کہ اسباب کا جز اول اسپ ہی دوسرا آب معنے معما ے شعر اسباب کا جز اول اس ہی دوسرا آب اور اول آخر سے بھی آب حاصل اور آب کے درمیان مین سبا محسنات کلام تمار بہار تصحیف تشبیہ گردن کوزہ کی درازی مین کیا خوب ہی کہ گردن اسکی دراز ہوتی ہی اور برعایت آب کے لذت و عذوبت اور صفا و روے اور مشرب اور عیش الاختلاف متن مطبوعہ مین و روے نماید کے بجاے دروے نماند لکھا ہی معنی وہ تو ہی لیکن مراعات سے معرا۔

نکتہ قمح در عربی گندم ست و کرم رز و بہ اتفاق دہاقین بہترین مرتفعات این ہر دو ست اگر دہقان اندیشہ زراعت این ہر دو در خاطر منقلب و منعکس گرداند محض نادانی و تضیع اوقات زندگانی باشد بدلیل آنکہ چون قمح را بگردانی حمق شود و چون کرم را منقلب کنی مرگ گردد قطعہ دہقان کہ رای کرم ندارد بدل کم ست + زیرا کہ کرم نقش کرم دارد ای دبیر + ند درمیان کم بنگر کہ ہمہ حبوب گندم بود کہ کم بودش درمیان نظیر + اللغات قمح بالفتح و کرم بالفتح دونون کے معنے مصنف رح نے لکھدیے مرتفعات بالضم آمدنیہا و منافع تضیع بروزن تمیز ضایع اور خراب کرنا ند بالکسر والتشدید ہمتا و مانند حبوب بضم جمع حب بمعنی دانہا

معنے ترکیبی نثر قمح عربی مین گیہون کو کہتے ہین اور کرم انگور کو اور سارے کسان اسپر متفق ہین کہ اندونون کے برابر کوئی چیز نفع اور آمدنی کی نہین ہی بس اگر دہقان ان دونونکی زراعت کے اندیشہ کو اپنی خاطر مین اوٹ پوٹ کرے اور زراعت کا قصد کرے محض نادانی او بالکل اوقات زندگانی کا برباد کرنا ہی بدین دلیل کہ جو قمح کو لوٹاؤگے حمق اور کرم کو منقلب کروگے مرگ ہوگا معنے ترکیبی قطعہ اگر کسان رائے زراعت انگور کی دل مین نرکھے کم ہی ای ناچیز و بے تمیز اسواسطے کہ کرم وگرم دونون کی ایک ہی صورت اور ایک ہی نقش ہی گویا کرم خدا کے کرم کی چیز ہی اور وہ حبوب کہ جسکا ند یعنے مانند وہمتا کم کے درمیان مین ہوا ور سمجھا جاے کہ اسکا ہمتا نہین ہی سارے حبوب مین سوائے گیہون کے اور کون ہی اور نظیر اسکا کہان ہی معنے معمائے نثر حمق مقلوب قمح کا ظاہر اور مرگ عکس گرم کا کاف عربی و فارسی معما مین ایک ہی معنے معمائے قطعہ اگر رائے کرم کی دل مین نہوگی کم رہیگا کرم وکرم نقش وصورت یکدیگر ہم کم کے درمیان مین ند لانے سے گندم ہوتا ہی محسنات کلام رائے کرم بدل ندارد کیا خوب ہی کہ کرم کے دل مین رے ہی بھی ایسے ہی گندم کے درمیان مین ند ہی دہقان دارد بدل دہیر ند درمیان یہ سب الفاظ ایسے ہین کہ ان مین وال ہی حکایت دہقانی فرزند را در تربیت رز پند میداد کہ اورا در ابتدا فرو میباید گردانید تا بر بیشمار و زر بسیار ازوی حاصل شود نہ بینی کہ چون رز را فرو گردانی زر شود ودر انتہای انکور را ازپیراستن او باز میباید گرفت تا نیکو و معمور شود در لفظ انکور بنگر کہ درمیان از نکوست قطعہ اعناب تازہ اول و آخر شود بہ آب + ہر کہ نشد آب منقطع از وے عنا بود + رز را چو سین کش ارہ و آبش بوقت دہ + تا پایہ اش رسیدہ بمہد سما بود + اللغات تربیت بمعنی پرورش رز انگور فرو کردن سرنیچا کرنا انتہا بپایان رسانیدن و بحد ے رسیدن اعناب جمع عنب انگور عنا بالفتح رنج ودرد سما آسمان معنے ترکیبی نثر ایک دہقان اپنے بیٹے کو پرورش انگور مین نصیحت کرتا تھا کہ اسکو ابتدا مین الٹا کر دینا چاہیئے تو زر بسیار اور بر بیشمار اس سے

حاصل ہو گیا یہ نہین دیکھتا کہ رز کو الٹا کرنے سے زر ہوتا ہی اور انتہا انگور مین کہ جب ہو چکین ارہ اسکے پیرایش اور چھانٹنے سے اٹھا لینا نہین چاہیئے تو نکو اور معمور ہو جاے یعنے سبز و پر برگ دیکھ تو لفظ انگور کو کہ ارکے درمیان مین نکو ہی **معنے ترکیبی قطعہ** اعناب اول اور آخر آب سے تازہ ہوتا ہی جسوقت کہ آب اس سے منقطع ہو گا عنا ہو گا اور رز پر سین کیطرح ای دندانہ دار آرہ کھینچا اور وقت پر اسکو پانی دے تو پایہ اسکا مہر سما پر پہونچے یعنے پایہ بلند پاکر پہیلاتہ سما کا ہو جاے **معنے معماے نثر** رز کو لوٹنے سے زر ہوتا ہی انگور کے ادھر ادھر سے ار ہی اور بیچ مین نکو اور کاف گاف معما مین ایک ہین **معنے معماے قطعہ** اعناب کے اول الف اور آخر با ہی جسکا مجموع آب جب آب منقطع ہو گا عنا رہیگا سما مین سین خواہ دندانہ دار خواہ کشش والا دونون بصورت آرہ کے موجود اور آخر اسکے ما بمعنی آب **محسنات کلام** تربیت کیسا خوب لفظ چسپان ہی کہ تعلیم و پرورش دونون معنے مین ہی اعناب مین آب موجود بعد لون کے رسیدہ انگور کے واسطے کیسا پختہ پرورده ہی سما پر پایہ پہونچانے مین کیا ہی مبالغہ ہی کہ انگور تاک پر پھیلتا ہی گویا اسکے لیے سما تاک ہو جاے ایسا پایہ بلند ہوا **الاختلاف** متن مطبوعہ مین در تربیت رز کی جگہ از غلط ہی اور نکو کے بجاے نگو بکاف فارسی۔

حکایت یکے ازز ہاد دہاقین را پرسیدند کہ سبب چیست کہ اسباب پراگندہ را دوست نداری وہمہ در یک موضع و یک ولایت جمع آری گفت ندانستہ کہ چون ضیاع متفرق شود ضایع گردد + **قطعہ** الملک فی الصورۃ ملک و رھب لو فرقت تجعل کلم المحب + لم یبق الا الملِ من ملکہ + من لم یکن کاف لہ فی العقب + **اللغات** ملک بالضم پادشاہ ہونا و بالفتح خمیر سخت کرنا و بالکسر مالک کسی چیز کا ہونا اور حق کسی کا اور راہ راست اور بفتح وکسر لام پادشاہ رہب بالضم ترسیدن و پیکان باریک کلم بالفتح زخمی کرنا محب دوست دارندہ مل بالفتح والتشدید لام خمیر در آتش کردن و جامہ دوختن و سیر شدن **معنے ترکیبی نثر** دہاقین

ہمارے ساتھ ایک شخص تھا اس سے پوچھا کہ کیا سبب ہی جو تو اسباب پراگندہ کو دوست
نہین رکھتا اور سب ایک ہی موضع اور ایک ہی ولایت مین جمع کرتا ہی کہا جب
ضیاع متفرق ہوتی ہی تو ضایع ہوتی ہی **معنے ترکیبی قطعہ** مصرح کہتے ہین کہ ملک
بالکسر ملکیت بصورت ملک بالضم کے ہی جو بمعنی پادشاہی کے ہی مطلب یہ کہ
جسکے کچھ ملک ہی گویا پادشاہ وقت کا ہی اور حال یہ کہ یہی ملک رہب بھی ہی یعنے
خوف و ترس اس سبب سے کہ اگر تو اسمین تفرقہ کریگا تو بھی ملک بکسر کلم ای زخم
اسی کے واسطے ہوگی جو اسکا صحب اور دوست دارندہ ہی اور یہی ملک ہی گویا بالکل
مل رہ جاتی ہی یعنے ملال اگر اسکے پیچھے کاف نہو یعنے کوئی کافی شخص **معنے معماے**
نثر ضیاع متفرق ضایع ہی **معنے معماے قطعہ** ملک ملک تجنیس تام اگر ملک
مین تفرقہ کرینگے یعنے مقدم کو مؤخر موخر کو مقدم کلم ہوگا اور اگر اس ملک کے پیچھے
کاف کافی نہوگا مل رہ جائیگا **محسنات کلام** کاف کیسا ایراد فرمایا کہ معنے ترکیبی
کی رو سے یعنے کافی کے ہی اور معمائی کی رو سے حرف رہب کے معنے مین ایہام ہی
برعایت معنے یکان بارِیک اور زخم کے **الاختلاف** شارح لکھتے ہین لفظ زاہد کو
اسل حکایت مین کچھ دخل نہین قید زاہد کی فضول ہی کہ زاہدون سے غلہ وغیرہ
جمع کرنا محل تعجب ہی انتہی مصرح کو یہ نقل زاہد ہی کی تحقیق ہوئی ہوگی جو لکھی
بھی کسی کو کیا اور اسکی بحث اور رد و قدح سے کیا مطلب جو کچھ لکھا ہی اسکے معنے
مطلب ڈھونڈھیں ہمکو اس تحقیق خارج سے کیا غرض اور یہ تو غلط ہی ہی سعدی رح
صاحب نے تو پادشاہ بننے کا حکم دے دیا ہی شعر درعمل کوش ہرچہ خواہی پوش +
تاج برسر نہ و علم بردوش +

فصل فی السفر والتجارۃ

نکتہ سرو پاے سفر اگرچہ قطعہ من السقر ست اما بواسطہ فاے فی و اغنام
فاتحہ فتوح دار السلام ست رباعی ہر کو بر دچار ہ سین راہ در سفر + آخر

رسد ز سین سکونش لقای فر + باشد علامت شرفش ہمنشین چو روز + ہر کو چو آفتاب بزد در سفر بسر + اللغات سقر نام طبقہ از طبقات دوزخ فی بالفتح خراج و غنیمت فاتحہ اول چیز و سورۂ حمد فتوح کشایشہا دار السلام نام بہشت **معنے ترکیبی نثر** مصرح کہتے ہین سر و پا سفر کا اگرچہ ایک ٹکڑا سقر کا ہی نکل اسواسطے کہ سقر بالقاف اور یہ بالفا لیکن سفر مین فائی اور غنیمتون کی ایسی واسطہ اور درمیانی ہو رہی ہی کہ ابتدا اور آغاز فتوح دار السلام کی ہی **معنے ترکیبی قطعہ** جو کوئی مانند آرہ سین کے راہ سفر کو قطع کرے یعنے آمد و رفت رکھے آخر اُسکو سین سکون سے لقا فر کی پہونچتی ہی اور فر و فرحی سے بیٹھتا ہی اور جو کوئی روزمرہ آفتاب کے مانند سفر مین بسر کرتا ہی اُسکے مصاحب و ہمنشین علامت شرف کی رہتی ہی جو فا ہی **معنے معماے نثر** سرو پا لفظ سفر کا سین ورے ہی جسکا مجموع سر ہی اور جز کلمہ سفر کا اور حرف فا جو سفر مین ہی یہ فے ہی فاتحہ فتوح کی سفر مین جو سین آرہ کا ٹھہرائینگے سفر رہیگا اور جو سین سکون کا تو فر باقی رہیگا **محسنات کلام** تشبیہ آفتاب کی سفر روزمرہ سے کیسی روشن ہی کہ سفر کے سر پر سین علامت آفتاب کی ہی اور اُسکے ساتھ فا شرف کی موجود **الاختلاف** متن مطبوعہ مین اغنام کے بجاے اعشام اور پہلے مصرعہ کے آخر مین سقر بجاے سفر اور لقاے فر کی جگہ بقاے فر غلط ہی۔

نکتہ مرد تا در سفر از بنیاد خانہ و وطن قطع و جلا نکند بسفیدروے ریاست و کیاست سرافراز و پیشوا نشود در لفظ غربت بنگر کہ بت یعنے قطعہ در بنیاد خود دارد و غر یعنے سفیدروے در پیش **شعر** لولم ینور بالبجی وجہ الغریب من السفر + فشاھدت من غر کیب ریب لغاین ستر + **اللغات** جلا بالفتح و المد گھربار سے نکالدینا روسفید معزز و ممتاز و دولتمند سفیدروی معززی و ممتازی کیاست بکسر زیرکی اور زیرک ہونا بت کے معنے مصرح نے لکھدیے حجی بالکسر عقل و زیرکی وجہ رو ریب بالفتح شک غین بالفتح ابر ستر پوشیدگی **معنے ترکیبی نثر** مرد جبتک سفر مین بنیاد خانہ اور وطن سے قطع اور جلا نکرے یعنے گھر اور وطن کو نہ چھوڑے معززی و روسفیدی ریاست و کیاست مین سرافراز و پیشوا نہوے دیکھو لفظ غربت کو جسکی بنیاد مین بت یعنے قطع ہی اور غر ای

روسفیدی سامنے اسکے معنے ترکیبی شعر اگر نہ روشن ہوئے عقل و زیرکی سے صورت مسافری کی بسبب سفر کے پس مشاہدہ کریگا تو ترکیب غریب سے ریب کہ آسپر چوبین نشر ہی سے معنے معماے نثر غربت کی لفظ مین بت اسکی اصل اور غر اسکا روظاہر ہے معنے معماے شعر غریب کے آخر ریب ہی اور غین اسپر نثر محسنات کلام سفر سفید روی ریاست کیاست سرافراز سب مین سین۔

نکتہ بازرگان کہ رشتہ الف اداے زکوۃ از گردن بیرون کند یکے از بزرگان دین شود شعر
گرچہ بازرگان کو ہر حق بازرگان بود + ہر کہ چون کان زر ز دل بیرون کند پاک آن بود +
اللغات بازرگان بفتح زاے معجمہ سوداگر مخفف بازارگان مرکب بازار و گان کلمہ نسبت سے یا لیاقت سے یعنے وہ شخص کہ لایق بازار کے ہو یا منسوب ہو بازار ای نشینندہ بازار یعنی بنئا ہی معنے ترکیبی نثر بازرگان کہ رسے اداے زکوۃ کی جو اسکی گردن مین پڑی ہی نکال ڈالے یعنے زکوۃ ادا کردے تو ایک بزرگان دین سے ہوئے معنے ترکیبی شعر اگرچہ کان گوہر کی کہ بازر ہی حق بازارگان کا ہی تاہم اگر کان کو اسطرح زر دلسے نکال ڈالے تو پاک شخص وہی ہی معنے معماے نثر بازرگان کے گردن الف ہی اگر یہ الف نہو گا بزرگان رہیگا معنے معماے شعر بازرگان کا دل زر ہی اگر اسکو دل سے نکال ڈالیگا پاک ان رہیگا محسنات کلام بازرگان پہلا کاف عربی اور دوسرا کاف فارسی تجنیس تام الاختلاف شارح نے اس نکتہ مین مسایل زکوۃ زمان حضرت موسی ؑ اور آنحضرت کے بلا ضرورت لکھکے تطویل لاطایل کی ہی انکی راے الاختلاف متن مطبوعہ کے مصرع اول کا بازرگان بہ کاف فارسی غلط لکھا ہی بلکہ یہ بازر کان ہی یعنے زر والی کان۔

نکتہ تاجر کہ تاجر نفع خود کند باید کہ مانند تاے تجارت متابعت تجار نمودہ چون الف قطع منازل کند و چون جیم جلا بالاے دریا رود و از لاے فقر اندیشہ نہ کند تا براے رویت رنج رسد قطعہ باجتماع رفیقان سفر بود میمون + شود فقیر کسے راکہ نیست جمع رفیق + طریق منقطع از عرف راہبین و براہ + مباش بے خبر از راے قاطعان طریق + اللغات

تاجر بازرگان و شراب فروش تجار بالفتح و تشدید را کشیدن و گناه کردن تجار بالضم جمع
تاجر تجر بالفتح سود کردن و بالکسر سود قطاع الطریق بضم اول و تشدید ثانی راه زن
الحاصل رہزن کا مال یافتن ہے معنے ترکیبی نثر تاجر اس خیال سے کہ نفع اپنا اٹھائے اسکو
بیا پنچ کہ مثل رہا تجارت ہے متابعت تجار کی کرکے الف کیطرح قطع منازل کرے اور جیم
جلا کیطرح بالا سے دریا جائے اور الا کہ قعر و عمق دریا ہے نہ ڈرے تب رائے رویت رنج
کی پہنچ پہنچ صورت نفع کی دیکھنے مین آئے معنے ترکیبی قطعہ سفر رفیقون کے مجمع کے
ساتھ مبارک ہوتا ہے کہ تحفظ جان و مال کا متصور ہے اور جبکے رفیق جمع نہین ہین پریشان
ہین وہ فقیر ہے اور طریق انقطاع راہ کا حرف رائے دیکھ اور غور کر کہ راہ مین قاطعان طریق
کبھی ہوتے ہین اسلئے ہمت مت ہار انکی رائے سے بچارہ جیسے طریق کی را منقطع ہے کبھی سے
ملی نہین ہے معنے معمائے نثر تاجر تاجر تجنیس تام پہلا بکسر جیم دوسرا بالفتح جیم تجارت
کی تا ظاہر تابع تجار کی ہے کہ وہ اسکا پیشوا ہے تائے تجارت اور الف منازل اور جیم جلا
اور رائے رویت اجمع ہونے سے بھی تاجر ہوتا ہے معنے معمائے قطعہ رفیق پریشان فقیر
ہے اور طریق مین حرف رائے کو رائے قطاع الطریق ٹھہرایا ہے ظاہر منقطع ہے محسنات
کلام تاجر تجارت تجار سب مین اشتقاق جلا بالا الا سے قعر اور را اور رویت رنج کیسے
الفاظ عمدہ جمع کیے ہین کہ سب مین لا اور حرف را سر کلمہ ہے رائے قطاع الطریق سے
طریق کو کیسا قطع کیا ہے کہ للّٰہ در المصنف الاختلافات نسخ مطبوعہ مین رنج کو مینج اور منقطع
کو مقطع غلط لکھا ہے ـــ

نکتہ اول ابحر آب سست و تیر برکنار یعنے حد آنست کہ از آب دریا کنارہ گیر دو
الف مثال تیر کشتی سست و جبل بادبان اشارت بآنست کہ ہر کہ در کشتی نشست
اجلش می برد قطعہ بیت آب آبین لفظ داما + سخن دریاب بے پایان ز دریا +
کسے کاو درو ورد بجز از دشت + بیابد رحب از وگاہے کہ برگشت + اللغات
ابحر بالضم حاے مہملہ دریا ہا حر مرد آزاد تیر کشتی چوب راست کشتی جبل بالضم و تشدید
جہول داما دریا رحب بالضم وسعت و فراخی معنے ترکیبی نثر لفظ ابحر مین اول آب ہے

اور کنارہ پر اسکے حر بس اشارہ اس بات کا ہی کہ حر وہ ہی کہ آب دریا سے جنکو سبعۃ ابحر
بحر ما یا ہی کنارہ پکڑے اور ان مین قدم نرکھے خیال کیا جاتا ہی تو الف مثل تیر کشتی کے ہی
اور بادبان جل جسکا مجموع اجل ہوا لہذا کشتی مین جب کوئی بیٹھتا ہی تو یہ جانا جاتا ہی
کہ اجل اسکو لیے جاتی ہی کہ کہین لیجاکے ڈبویگی یا بالفعل ہی مردہ ہی مردہ کو لیے
جاتی ہی بسبب اسکے کہ اجل کے مُنہ مین ہی **معنے ترکیبی قطعہ** ذرا روے آب پر
تو آپھر دریا سے سخن بے پایان لے کہ کیسا بڑا کہ رہا ہی جو کوئی دریا چھوڑ کے دشت
کیطرف متوجہ ہوا اور بحر سے پھر گیا تو کیسے رحب اور فراخیان پائیگا کہ بے قید ہی جہا ہے
جدھر چلے پھرے اور دریا مین بجز اتنی ہی جگہ کے جو کشتی مین ہی اُنگلی رکھنے کا کہین ٹھکانا
نہین **معنے معماے** نثر البحر مین اول جز آب ہی اور اسی آب کے کنارہ حر واقع الف
ایسا ہی جیسے تیر کشتی اور بادبان مثل جل کے جسکا مجموع اجل ہوا **معنے معماے قطعہ**
آب کا رو آہی دریاب بے پایان جو بے ہی دریا بحر برگشتہ رحب ہی **محسنات کلام**
آبین اسمین بھی آب موجود ہی اور داما مین بھی مایعنی آب سے آب حاصل ہوتا ہی دریاب
مین بھی آب ہی بحر دریا کنار تیر کشتی بادبان سب مرادف و مراعات یکدیگر البحر حر جل
اجل تجنیس زاید روا و دریا پایان بحر اور دشت اور رحب کے لیے برگشت اور شست
و بردست **متضاد الاختلاف** شارح نے لکھا چون لفظ دا با ما پیوندد کہ مرادف آبست
داما میشود اس سے معلوم ہوتا ہی کہ دا الگ ہی ما الگ ہی حالانکہ داما ایک لفظ
لغت سے ثابت ہی ہان داما مین وہ باریکی جو مین نے محسنات مین لکھدی ضرور
ہوسکتی ہی متن مطبوعہ مین بجاے تیر کشتی کے تیر کسے غلط ہی ایسے ہی ببا یدر فت
بجاے ببا یدرحب۔

نکتہ نون بصورت ظاہر کشتی ست و بمعنی باطن ماہی و نون چون برگردد ہم نون ہست
اشارت ست بدانکہ چون دریا نشین را نون ظاہر کشتی بموج برگردد جانش ہم در بطن
نون باشد کہ ماہیست **قطعہ** یا الف ماہیست ازروی حساب + درنگرکش در تنگ
دریاست جا + یعنے آن کز روی دریا در گذشت + میکند در کام ماہے آشنا +

اللغات نون بمعنی کشتی ونیز حرف کہ عربی مین بصورت کشتی لکھا جاتا ہی جسکو نون قوسی کہتے ہین اور بمعنے ماہی کے بھی ہی برگردا ای منقلب شود آشناشناوری **معنے ترکیبی** نثر نون بصورت ظاہر کشتی کے ہی جیسا کہ قوسی خط نسخ مین لکھا جاتا ہی اور موافق معنے باطن کے ماہی ہی اور نون کو اگر لوٹین تب بھی نون ہی بس اشارہ اس بات کا ہی کہ جب دریا نشین کا نون ظاہر کشتی کا لوٹ جاے جب بھی جان اسکی بطن نون ہی مین رہیگی کہ وہ ماہی ہی **معنے ترکیبی قطعہ** یا اور الف ازروے حساب تنجیم کے ماہی ہی ای برج حوت اور ماہی کو غور کر کہ اسکی جگہ خود غور اور تک دریا مین ہی مطلب یہ کہ جو کوئی روے دریا سے گذرا وہ کام ماہی مین شناوری کرتا ہی خواہ غرق ہوئے اور اسکے منہ مین جائے خواہ ابھی اسکے منہ مین ہی کہ لقمہ اسکا بنا ہوا ہی **معنے معماے نثر** معنے معماے نثر کے ظاہر اور شرح لکھی ہوئی ہین حاجت تکرار کی کیا ہی **معنے معماے قطعہ** دریا کا رود رہی جب اس سے گذر جائینگے یا رہیگا کہ ماہی ہی موافق حساب اہل تنجیم کے **محسنات کلام** صورت ظاہر معنی باطن کیسے مرادف ومتضاد لفظ لائے ہین کشتی دریا ماہی نون موج تک سب مراعات برگرد موج کے لیے کیا ہی چسپان ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے نون ظاہر کشتی کے شاہر کشتی غلط ہی۔

نکتہ تاجر مالے کہ در کف دارد حد سود ہمانست کہ یکے را دو گرداند و اگر خواہد کہ یکی دہ شود باد ہوس می پیماید چنانچہ در لفظ راج کہ جمع کف ست اگر باید ت کہ الف را باگردانی ریج شود و اگر خواہی کہ یا گردانی ریج باشد **قطعہ** ریج را ایک نقطہ آمد درمیان یعنے از ایک نقطہ قانع شو بدان + در دو نقطہ خواہی ازوی در مراد + ریج بینی وشود رنجت بباد+ **اللغات** راح بالفتح جمع کف ریج بالکسر سود ریح بالکسر باد بباد رفتن برباد ہونا **معنے ترکیبی نثر** تاجر جو مال کہ کف یعنے قبضہ مین رکھتا ہی اسکی حد سود کی یہی کہ ایک کو دو کرے یعنے دوگونہ اور اگر چاہے کہ ایک کو دس کرے ای دس گنا تو ہوس پیمائی کرتا ہی جیسے لفظ راح کہ جمع کف کی ہی اگر چاہیئے تجکو کہ الف کو یا کرلے

ربح ہوگا اور اگر چاہے کہ باکرے ربح ہوگا معنے ترکیبی قطعہ ربح کے درمیان مین ایک
نقطہ ہے یعنے ربح سے ایک نقطہ پر قناعت کر اور اگر تیری یہ مراد ہے کہ دو نقطے ہوجائین
تو ربح ربح ہوکے برباد جائیگا معنے مولف نثر لفظ راح مین الف ہے جسکا ایک
عدد ہے اور ربح مین باجیم کے دو عدد [illegible] اور ربح مین یاجیم کے دس عدد ہین [illegible]
معما ہے قطعہ ربح مین ایک نقطہ [illegible] نقطے ہونگے ربح ہوجائیگا ربح [illegible]
رہیگا محسنات کلام آخر مصرعہ مین ربح [illegible] شود [illegible] برباد کیا ہی خوب ہے کہ مذاق
سلیم پر مخفی نہین باد ہوس ہی [illegible] ربح کے ایسا لطف ہے یک نقطہ قانع
شو اس سبب سے کہ ربح مین فقط ایک ہی نقطہ ہے الاختلاف متن مطبوعہ مین
سود کی جگہ شود اور بجاے نقطہ [illegible] مراد کو مراد [illegible] مصرعہ مین دونون
جگہ ربح ربح غلط ہے چالاکی [illegible]

نکتہ معامل باید کہ اول شروط [illegible] کالا [illegible] چون خریدہ شود در ذکند
تا بعیب بدمعاملگی معیوب نشود [illegible] چون [illegible] را باز گردانی عیب می شود قطعہ
لت نزاع بود [illegible] اقالت را [illegible] آرد و ز قال گفت و شنود برای
دو درم آنکس کہ کرد رد کالا [illegible] شود [illegible] قلب قیمتش مردود + اللغات معامل
بضم و کسر میم معاملہ کنندہ کالا اسباب [illegible] و متاع غیر حیوان اقالت فسخ بیع کرنا
اور گناہ معاف کرنا معنے ترکیبی نثر معامل اگر کوئی کالا و متاع خرید کرے تو چاہیے
کہ پہلے ہی سے جو شروط کہ اس کالا کے خرید مین اختیار کرنا منظور ہون احتیاطاً وہ سب
پورے اور ظاہر کرلے اور جب خرید لے تو پھر نہ لوٹے اور نہ پھیرے تو اسے عیب بدمعاملگی
نہ لگائین دیکھتا نہین کہ بیع کے لوٹنے سے عیب ہوتا ہے معنے ترکیبی قطعہ اقالت
جو فسخ بیع ہے اسکے پیچھے لت نزاع کی لگی ہوئی ہے کہ جھگڑا ہو اور لاتین کھائے اسواسطے
کہ تیرے درمیان مین قال سے گفت و شنود کراتا ہے یعنے جھگڑے کی باتین اور
رد کد یہ خوب جان لے جس شخص نے کہ دو درم کے واسطے خواہ بایع ہو خواہ مشتری
کالا رد کیا اس شخص کی قیمت و قدر مثل دو درم قلب کے مردود ہوجاتی ہے کوئی

قدر وقیمت اسکی نہین کرتا معنے معماے نثر بیع کا مقلوب عیب ہی معنے معماے
قطعہ اقالت کے آخر لت موجود اورات کے درمیان مین جو ضمیر ہی قال حاصل
ہوتا ہی دودرم کا قلب مردود ہی محسنات کلام بجا آردمین ردملتا ہی آردمین بھی
الاختلاف شارح نے اقالت کے بیان مین ات اور قال کی تشریح نہین کی فقط
لت لکھا ہی متن مطبوعہ مین بجای آردمی اور بجاے زقال زفال غلط ہی۔
نکتہ سر و پاے نقد بدست یعنے طیب کہ از دی بوی مشک آید دو نون نسیہ پردہ ایست
کہ از زیرش صورت سیہ پیدا ید قطعہ ہر کو متاع نسیہ ستاند بجاے زر + داد از قلم دوات
تراکاغذی گواہ + باشد چو لفظ نسیہ کہ ہست اولش دوات + آخر ز حرفہاے سیہ
نامہ سیاہ + اللغات ند بالفتح وتشدید نوعی از بوے خوش + نسیہ بالکسر وہ چیز کہ نقد
نہو اور اسکا لینا وعدہ کیا ہو نون دوات کو بھی کہتے ہین معنے ترکیبی نثر اس نکتہ مین
نقد و نسیہ کا بیان ہی یعنے نقد کا سر و پا ند ہی کہ ایک قسم ہے مشک سے ہی اور نون
نسیہ کا ایک پردہ ہی جسکے نیچے صورت سیہ معلوم ہوتی ہی یعنے خرابی و خواری
معنے ترکیبی قطعہ جو کوئی زر نقد اپنا دے اور متاع نسیہ کے لیے اور اسنے قلم دوات
سے بالفرض تجکو ایک کاغذ گواہ بھی لکھدے دید یا بس وہ ایسا ہی کہ اول تو اسکا جو نون
نسیہ کا ہی ایک دوات ہی پر از سیاہی کہ نون دوات کو کہتے ہین اور آخر مین اُن
حرفون سیاہ کے سبب سے ایک نامہ سیاہ ہی خواری خرابی از بے فائدہ محض
معنے معماے نثر اس نثر کے معنا خود بیان مصرح سے کھلے ہوے ہین کچھ ضرورت
زیادہ بیان کی نہین ہی معنے معماے قطعہ نسیہ کے اول نون اور بعد اسکے
لفظ سیہ عیان محسنات کلام یہ بھی منقطن ہی ظاہر ہین۔
نکتہ معامل باید کہ مشتری نخستین را از دست ندہد تا بدو پیوند بنگر در لفظ بدی کہ معنی
نخستین بست چون یارا کہ علامت مشتری ست بندارد بدیعی شعر زانشہ احد
اول آنکہ گذاشت + غیر شست رائے او نصیب نداشت + اللغات مشتری نام
خریدار اشترا خریدنا اور بیچنا لیکن پہلے معنے مین شایع ہی شست بالفتح وتشدید یار گذ

معنے ترکیبی نثر معامل کو چاہیئے کہ پہلے خریدار کو جانے نہ دے اور ہاتھ سے نہ کھولے تو بد
نہ کھیلے غور کر کہ بدی جو اول کے معنے مین ہی اگر یا اسمین نہوگی جو علامت مشتری کی ہی
تو بد سامنے آئیگا **معنے ترکیبی شعر** جسنے اشترا کی پہلے حرف کو چھوڑ دیا تو معلوم ہوا کہ اسکی
را کے حصہ مین سوائے شت کے اور کچھ نہ تھا **معنے معماے نثر** بدی مین یا علامت
مشتری کی ہی اگر اسکو چھوڑ دینگے بد رہیگا **معنے معماے شعر** اشترا سے جب حرف
اول چھوڑ دیا جائیگا شت اور رائے رہ جائیگا **محسنات کلام** مشتری کی رعایت
سے کہ بدی مین لفظ مشت کا ہی از دست ندہد کیسا لطیف ہی۔

نکتہ ایدرویش ہر کہ چیزی از متاع دنیا بہ فروخت و پای بر سر عین مال خود زد قدم فراغت
بر چشم ہمگنان نہادو نام بایع بدین نشان معین ست کہ پائیست بر عین نہادہ و ہر کہ
چیزے بخرید مشت زد بر روی رفاہت ویسر لفظ مشتری برین معنی دلیل روشن ست
کہ مشت ست بر روی رے اُفتادہ **قطعہ** مال دنیا فروش و عشوہ مخور + ایکہ فرے
زسروری داری + فرطلب کن زابتداے فروخت + نہ خوری از سر خریدارے +
اللغات رفاہت ورفاہیت بالفتح آسان و فراخ عیش شدن یسر بالضم وبضمتین آسان
ہونا رے بالفتح و بالکسر وتشدید یا سیراب ہونا **معنے ترکیبی نثر** ایدرویش جس کسی نے
کوئی چیز متاع دنیا سے بیچی اور اپنے عین مال پر لات ماری قدم فراغت کا سب کی
چشم پر رکھا اور نام بائع کا اس نشان کا معین ہی کہ ایک پاؤن ہی کہ عین پر رکھا ہوا ہی
اور جسنے کوئی چیز خریدی اُسنے روے رفاہت ویسر پر مشت یعنے گھونسا مارا
لفظ مشتری اس بات پر ایک دلیل روشن ہی کہ مشت روے رے پر پڑی ہوئی ہی
معنے ترکیبی شعر مال دنیا کا بیچ اور اسکا عشوہ مت خرید اے مخاطب جو مین تجھسے
کہتا ہون اسکو مان اگر فر سروری کی رکھتا ہی دیکھ فروخت کی لفظ کی ابتدا فری سے ہی
بس اسی کو ڈھونڈھ اور خریداری کی ابتدا خری سے ہی بس تو خریداری اسکی کر کے
خری مین مت پڑ **معنے معماے نثر** بایع مین بائے بصورت پائے کے ہی کہ معما
عین یا پا یکسان ہین عین پر جو بمعنی اہل شہر اور اکثر مردم کے ہی رکھا ہوا ہی اور

مشتری مین روے رفاہت رے ہی اور رے کے منھ پر مشت ظاہر اور اسکی یا ور او سین سے یسر بھی حاصل ہوتا ہی اور اسکے منھ پر بھی مشت ہی اس صورت مین شین دو دفعہ لیا جائیگا اور معما مین سین وشین بھی ایک ہین **مغنے معماے قطعہ** لفظ فروخت کی ابتدا فر سے ہی اور خریداری کی خری سے **محسنات کلام** عین کا لفظ مال کے ساتھ کہ بمعنی زر کے ہی اور نیز بمعنی ذات جیسے عین المال کہتے ہین کیسا خوب ہی بر چشم ہمگنان اسی سبب سے کہ عین اہل شہر اور اکثر مردم کے معنے مین بھی ہی لفظ یسر مین یا ہی اور علامت مشتری کی بھی یا اسی مناسبت سے لفظ روشن ہی از سر خریداری کیا ہی لطیف ہی کہ خریداری کا سر بھی خری ہی اور از روے خریداری بھی **الاختلاف** شارح کی تقریر خارجی الکشر ہوتی ہی اور مین نفس مطلب سے غرض رکھتا ہون متن مطبوعہ مین بجاے بجزید کے بجزید کی صورت اور یسر کی جگہ بسر اور نخری کے بجاے نخرید غلط ہی۔

نکتہ ربا ابر قلب ست بر روے آفتاب روشنائی اُفتادہ و قمار مار ارقم ست کہ سر و گردن بر دنبال نہادہ **قطعہ** ہر کہ در چید از ربا دامن + خلعت مغفرت زرب بیند + وانکہ بر داشت روے پوش قمار + مارے از محنت و تعب بیند + **اللغات** ربا بالکسر زیادہ ہونا اور نشو و نما کرنا اور زیادہ لینا دام قرض اور بیع مین قمار بکسر شرط و گرو اور کسی چیز کا کھیلنا ارقم مار سیاہ **معنے ترکیبی نثر** ربا ایک ابر قلب ہی کہ آفتاب روسیاہی پر پڑا ہی کہ اُسکی بُرائی سوجھتی نہین اور قمار مار ارقم ہی سر و گردن دنبال پر رکھے ہوے **معنے ترکیبی قطعہ** جسنے کہ ربا سے دامن سمیٹا اور کنارہ کیا اُسنے خلعت مغفرت رب کا پایا اور جو کوئی پردہ قمار کے منھ سے اُٹھا دیگا وہ ایک مار محنت و تعب کا دیکھیگا **معنے معماے نثر** ربا کا قلب ابر ہی اور روے روشنائی رے جو ربا مین ہی اور قمار کا قلب ارقم اور سر اسکا قاف اور میم گردن اور دنبال لفظ ار اور مار کی بھی یہی خاصیت ہی کہ سر دم پر رکھے بیٹھتا ہی **معنے معماے قطعہ** دامن ربا کا الف ہی جب اسکو سمیٹینگے رب ہوگا روپوش قمار کا قاف ہی اسکو اُٹھانیسے مار رہتا ہی **محسنات کلام** ابر قلب کیا خوب ہی کہ دل اور لوٹنے دونونکو شامل ہی ایسے ہی روشنائی برعایت آفتاب و دل اور ابر مین بر کا لفظ بھی ہی رو روشنائی کا بھی رو ہی اور رعایت آفتاب ار

قمار تجنیس زائد سراور کردن اور برادر دنب سب مناسبات یکدیگر ایسے ہی دامن خلعت روپوش اور
سوال نکتہ **الاختلاف** شارح نے ارقم کے معنے مین لکھا ہی کہ ہمانا مار سیست کہ رقمہا بروی
باشد اور منتخب مین مار سیاہ لکھا ہی متن مطبوعہ مین بجاے مغفرت زرب کے ارب اور
بجاے محنت محتسب غلط ہی۔

نکتہ ایدر ویش مہرہ نرد از روے بساط در زیر او نہ کہ برد یا کباز آنست و از کنار شطرنج
کرانہ گیر کہ حاصلش رنج بیکرانست **قطعہ** چرک دنیا ہر کہ میجوید ز برد نرد نیست + قلب
او را جامہ تقوی درون پاک از درن + بحر فکرت راز شطرنج ست حاصل شط و رنج + میکند
میسر جومی سر آشکار اور فتن + **اللغات** شطرنج سب لغت والون نے اسکو بالکسر لکھا ہی
اور فتح ضعیف معرب سترنگ بمعنی مردم کیا کہ بصورت آدمی کے ہوتی ہی اور اکثر اسکے مہرے
بھی انسان کے نام پر ہین اسلئے سترنگ کہتے ہین شط بالفتح و تشدید طاے حطی رود و کنارہ
دریا و جوے چرک بالفتح ریم زخم و میل کہ ہندی پیپ ہی و کثافت آہن درن بفتحتین چرک
و نام کوہ میسر بالفتح و کسر سین قمار و قمار باختن فتن بکسر و فتح تا جمع فتنہ معنے ترکیبی شش
ایدرویش مہرہ نرد کو روے بساط سے کہ کھیلنے کیوقت رکھتے ہین نیچے رکھو جیسا کہ نرد کھیلنے کے
وقت رکھتے ہین کہ یہی برد پاک بازون کی ہی اسی کو وہ اپنا غلبہ اور ظفر جانتے ہین اور کنارہ
شطرنج سے کنارہ پکڑ کہ حاصل اسکا رنج بیکران ہی **معنے ترکیبی قطعہ** میل اور کثافت
دنیا کی جو شخص برد نرد سے ڈھونڈھتا ہی نہین ہی اسکے قلب مین لباس تقوی کا جسکو کہا ہی
ولباس التقوی خیر نے درون اسکا پاک ہی درن سے یعنے میل و کثافت سے بس قلب اسکا
لباس تقوی سے خالی اور میل و کثافت بھرا ہی مخفی نرہے نیست پہلے مصرعہ کا متعلق دوسرے
مصرعہ کے ہی اور شطرنج وہ چیز ہی جس سے تیری فکر کو شط اور رنج حاصل ہی اور میسر جاہر
مے کیطرح سر اپنا فتنون مین ڈالتا ہی فتنہ انگیز یان شراب کی خود عیان **معنے معما کے**
نثر مہرہ نرد نقطہ جب روے بساط لفظ نرد سے نیچے رکھینگے برد ہوگا شطرنج کا ایک کنارہ
شط ہی بمعنی کنارہ اور دوسرا رنج جب بیکران ہوگا شطر رہیگا جسکا ایک کنارہ گیر ہی

حاصل ہوتا ہی میسری سر تجنیس تام محسنات کلام پاکبازان کا لفظ بمناسبت نرد اور شطرنج کے ہی کنارا اور کرانہ برعایت لفظ شطرنج اور لطف یہ کہ کھیلنے کے وقت کنارہ پر بساط کے بیٹھتے بھی ہین الاختلاف متن مطبوعہ مین نرد نیست کی جگہ نرد نیست غلط ہی۔

نکتہ اید رویش قاف قرض کو ہیست رض یعنے شکستن پشت اُمید زیرش نہادہ و اندیشہ گرو انیست از پستی ہمت در کو افتادہ قطعہ وام دل باریک سازد ہیچو مو+ وام رابین قلب مو اطراف او+چون مقطع شد حروف لفظ وام +ازد نماند وصل یار انرا نظام+ اللغات رض کی تفسیر خود مصرع نے کر دی گرد بکسر اول و فتح ثانی رہن و مجاز اکید گو بالفتح مغاک وزمین نشیب و شجاع و معتبر دام قرض ورنگ ولون نظام بکسر نون تخفیف ظاے معجمہ آراستگی ورشتہ جواہر معنے ترکیبی نثر اید رویش قاف قرض کا ایک پہاڑ ہی اور رض یعنے شکست پشت اُمید کی اسکے نیچے رکھی ہوئی کہ زیادہ تر ناامیدی نجات کی ہوتی ہی اور اندیشہ گرو کا ایک رائے ہی کہ پستی ہمت سے کو یعنے گڑھے مین پڑا ہوا کہ پستی ہمت کی مقتضی اُس سے رہائی کی نہین ہوتی۔ معنے ترکیبی قطعہ دام ای قرض دل کو ایسا لاغر و باریک کر دیتا ہی جیسے مو لاغر اور باریک ہوتا ہی بس وام کے قلب کو دیکھ جسکو مو اطراف سے گھیرے ہوے ہی اور جبکہ حروف لفظ وام کے سب مقطع اور جدا جدا ہین پھر وصل یاردن کا نظام حالت وام مین کیسے ہوسکے لاجرم ممکن نہین کہ قطع دوستی کا نہوئے معنے معماے نثر جب حرف قاف لفظ رض پر آئیگا قرض ہوگا اور حرف را جو لفظ کو مین پڑیگا کرو ہوگا معنے معماے قطعہ دام کا دل الف ہی جو باریک ولاغر ہی اور اسکے اطراف مین مو ہی وام کے تین حرف ہین تینون مقطع ہین محسنات کلام دام دل یعنے قلب وام کا اور نیز دل دام کا کہ الف ہی لاغر ونحیف الاختلاف متن مطبوعہ مین بجاے رض کے رص اور بجاے کو کے کوہ غلط ہی۔

حکایت یکے از تجار را کہ بہ سمت سداد معروف بود پرسیدند کہ سبب چیست کہ

ہرگز متاعی را کہ دیگرے خریداری کند بصورت مراد خود فزا دلکنی گفت ندانید کہ سود آنگاہ سود آرد کہ یکی در عقب ندارد قطعہ گر سر از حلقہ مزاد کشی + زاد عیش رہ وفا بینی + ور جوی در بہا بیفزائی + بر سر الطعنہ چو بہا بینی + اللغات سمت بالفتح راہ و روش نیکو و راہ راست یا فتن سداد بفتح درستی گفتار و کردار مزاد افزون کردن مراد ارادہ کردہ شدہ یکے بمعنے احدی کے بھی ہی بہا بفتح قیمت و روشنی معنے ترکیبی نثر ایک شخص تاجرون سے تھا نیک چلنی اور راستی درستی کردار و گفتار مین معروف اُس سے پوچھا گیا سبب ہی کہ جس متاع کی دوسرا خریداری کرتا ہی تو اپنے ارادہ سے زیادہ اُسپر نہین بڑھاتا جو ایک دفعہ کہدیتا ہی اُسمین کمی بیشی نہین کرتا کہا تم نہین جانتے سودا مین سود جب ہی تک ہی کہ یکے یعنے کوئی اُسکے پیچھے نہو اور نیز یکے سے مراد الف اگر الف ہوگا تو وہ سود نہین رہیگا سودا ہو جائیگا معنے ترکیبی قطعہ اگر حلقہ مزاد سے جو میم ہی سر نکال لیگا تو زاد عیش راہ وفا کا دیکھیگا یعنے پوری عیش کی راہ کا توشہ ہوگا اور اگر ایک جو بھی اُسمین بڑھایا تو طعنے کے ڈنڈے سر پر دیکھیگا اس سبب سے کہ نقصان ہوگا لوگ طعنے دینگے معنے معمائے نثر مراد مزاد تصحیف یکدیگر سودا کے عقب مین جب ایک یعنے الف نہوگا سود ہی معنے معمائے قطعہ مزاد سے جو میم کہ بصورت حلقہ کے ہی کھینچ لیا جائیگا زاد رہیگا اور لفظ بہا کے ساتھ جو جو ملائینگے چو بہا ہوگا جیم چہ معما مین ایک ہین محسنات کلام سمت سداد دونو کا سین ایسے ہی سودا و سود چو بہا مین بھی بہا موجود ہی۔

فصل فی المذمت سقات السوقة

نکتہ روی سین سوق رستہ ایست از دندان مکالبہ در زیرش قاف یعنے سیم و زر در محاسبہ واو درمیان حلقہ چاہ ویل کہ از شش جہت مردم را بدان سوق سوق میدہند مثنوی سوق قلب ست کج ہمچون کمان + قوس از ان شد قلب سوق اے نکتہ دان + سوق پائے خلق جمع آرد بدام + ساق را بین جمع سوق اندر کلام + لفظ بازارے بدین یاری دہد + کانکہ بازار یست بازاری بود + اللغات شارح نے لکھا ہی سقات

جمع ساقی بمعنی باشندگان بازار سوق بالضم و فتح واو مردم فرومایہ و رعایا جمع سوقہ سوق بالضم
بازار و جمع ساق و بالضم راندن رستہ بمعنی صف دکان بازار مجازاً بازار و راہ مکالبہ باہم گر
سکے کرنا محاسبہ بایکدیگر شمار کرنا ویل نام وادی در دوزخ و واے و سختی عذاب زاری عربی
مین معیوب کنندہ عتاب کنندہ فارسی ضعیفی اور رونا اور عجز کرنا معنے ترکیبی نثر لفظ
سوق کا رو سین ہی اور یہ سین ایک رستہ یعنے صف ہی دندان مکالبہ سے دندان بلحاظ
دندانہ سین رستہ کے کہا ہی اور مکالبہ بلحاظ سگ مزاجی بازاریون کے جیسی کہ انمین ہوتی ہی
اور اس سین کے نیچے قاف جسکے معنے سیم و زر کے بھی ہین کہ اسکا محاسبہ اور شمار سوق مین
رہتا ہی اور واو اسکے بیچ مین ایسے جیسے حلقہ چاہ ویل کا کہ شش جہت سے لوگون کو اس سوق
کی طرف سوق دیتے اور ہانکتے ہین یعنے کارگزار قضا و قدر کے جیسے دوزخیون کو چاہ ویل
کی طرف تشبیہ سوق کی ویل سے بدین اعتبار کہ مظہر فتنہ و فسا ذ ا درجملہ منہیات کا ہے
معنے ترکیبی مثنوی سوق کہ یہ قوس سے قلب ہوا ہی اسیواسطے مثل کمان کے
کج نہاد ہی بس ای نکتہ دان یہی وجہ ہی کہ قلب سوق کا قوس ہی یہ سوق ایک دام ہی
کہ پاے مردم اسمین پھنسے ہین دیکھ صاف ظاہر ہی کہ ساق کی جمع سوق ہی اور جو انکو بازاری
بھی کہتے ہین اس سے معلوم ہوتا ہی کہ بازاری ہمیشہ بازاری رہتے ہین اپنے روتے
اور عجز کرتے یا عیب لگاتے اور عتاب کرتے خود لفظ ہی اس معنے کا مددگار رہی معنے معماے
نثر سین اور قاف اور واو مل کے سوق ہوتا ہی سوق سوق میدہند تجنیس تام
معنے معماے مثنوی سوق کا قلب قوس ہی ساق سوق تجنیس زائد بازاری
بازاری تجنیس تام محسنات کلام واو کو چاہ ویل کہنا کیسا مناسب ہی کہ سر کلمہ
ویل کا واو ہی اور نیز ذکر شش جہت اس سبب سے کہ واو کے شش عدد ہین اس نکتہ
مین حروف سوق مین تصرف کرکے مذمت سوق کی کی ہی آیندہ ہر پیشہ ور کا ذکر ہی
الاختلاف متن مطبوعہ مین سین سوق کو شوق یا رستہ کو رشتہ سیم و زر کو سیم و زرد
شش جہت بدون از اور پھر سوق کو شوق یا اور یاری کا باری غلط ہی۔

نکتہ خبازیہ نان و نمک سنگ مگر در ترازو سے آزمی ہند تا غلہ دان حرص بد ان

آبادان کند لفظا و را بدین معنی دلیل سازکہ اولش حب یعنے مکرست و آخر آز و طباخ پختہ کار
خوار روی خوان بسحر الوان می آراید تا مشتہی را بعلت امتلاے معدہ وخلاے کیسہ در نالہ آورد
ہم از نام او این نشان بدان کہ اولش طب یعنے سحرست و آخر اخ یعنے نالہ و افغان
قطعہ گرنباشد خبز اسماے خیر + نانوا را نانوادان از کساد + ور کند در طبخ قلبی آش پز +
حاصل طبخش بود خبط فساد + اللغات خباز بالفتح و تشدید با نان پز آز بمعنے حرص
خب مکر و حیلہ اور بد اندیشی کرنا اور فریفتہ کرنا طباخ بالفتح و تشدید با پزندہ مشتہی
اشتہا سے آرزو کرنا امتلا پر ہونا خلا خالی ہونا خبز بالضم نان و نان پختن و نان دادن
خیر نیکو و نکوئی نانوا مبدل نان با مخفف نان وا با جو نان بمعنی روٹی اور با بمعنی شوربا
کے ہی پس نانوا روٹی شوربا بیچنے والا نوا سامان و اسباب تونگری و قوت و خوراک
آش ہر طعام رقیق قابل پینے کے معنے ترکیبی نثر یعنے خباز کہ بے نان نمک ہی ای
محتاج ہر روز سنگ مکر کا حرص کی ترازو مین رکھتا ہی یعنے حرص سے مکر و حیلے کرتا ہی
اور ہر ایک کو لبھاتا ہی غرض اسکی یہی ہی کہ اس مکر و فریب سے غلہ دان اپنے حرص و
آز کا آباد کرے اور بھرے تم اسکے لفظ ہی کو دیکھو کہ اول اسکے خب ہی بمعنی مکر اور آخر
اسکے آز اور طباخ پختہ خوار کیسا روے خوان کو سحر الوان سے آراستہ کرتا ہی کہ ہر کسی پر
جادو ڈالے تو خواہش والا بسبب پری معدہ اور خالی ہونے کیسہ کے نالہ و فریاد مین آئے
خواہ میسر آنے اور بہت کھاجانے سے خواہ نہ میسر آنے اور للچانے سے اور اس نشان
کو اسکے نام سے معلوم کرلے کہ اسکے اول مین طب یعنے جادو ہی اور آخر مین آخ یعنی
نالہ اور افغان معنے ترکیبی قطعہ یعنے نانوا کے خبز ای نان خیر سیما نہو دغا و دغل
سے ہو تو وہ نانوا ہی کھوٹے پن سے نانوا یعنے بے سامان و مفلس ہو جاتا ہی اور جو آش پز
اپنے طبخ مین کچھ قلب و کھوٹا پن کریگا تو اسکے طبخ کا حاصل خبط و فساد ہو جائیگا
معنے معماے نثر خباز کے اول خب اور آخر آز ظاہر اور طباخ کے اول طب
اور آخر آخ خود عیان معنے معماے قطعہ خبز و خیر تصحیف یکدیگر نانوا و نانوا
تجنیس تام قلب طبخ کا خبط واضح ہو کہ خباز اور طباخ اور نانوا اور آش پز سب ایک ہین

مصرع نے اپنے نکات جداجدا نام سے نکالے ہین یا ولایت مین جدا جدا ہوتے ہون
محسنات کلام سنگ وترازو وغلہ سب مناسبات دان کا لفظ غلہ دان اور بدان
اورابادان سب مین موجود ہی آز وحرص مرادف اور آز ہموزن ساز
اس سے بھی آز نکلتا ہی امتلاے معدہ وخلاے کیسہ کیسا برمحل ہی نام ونشان
کیسے خوب ہین کسا دو فساد بھی مرادف یکدیگر الاختلاف متن مطبوعہ مین مکرکو
کمر خب کو حب آز کو از اخ کو اج خیر کو خنر غلط لکھا ہی ۔
نکتہ قصاب خونخوار الف تیغ ہیچو خیط شعاع ماہ سلاخ درمیان قصب کشیدہ
تا قص راکہ سینہ گوسپند ست بواسطہ آن تیغ بعلاق کہ صورت بادارد تعلق دہد
وجلاب بزقدم کہ جلا از وطن می نماید ودر عقب باجون بامراجعت میکند درمیان جیب
کہ جاہ مکرست لاے ابتلادارد واز بادہ پیمائی می کوشد کہ خلق راچون جل بہ آب
راند قطعہ در لغت یک معنی قصاب پے زن آمدہ است + لاجرم قصاب از خنجر
رگ وپے میزند + بے زبانی را بردناے گلو ہردم بہ تیغ + وربنالد ہیچنان داندکہ او
نے میزند + اللغات قصاب بالفتح وتشدید صا دناے زن وبرندہ گوشت خیط
بالفتح رشتہ اور رشتہ مین پرونا اور حرام مغز سلاخ بالفتح وتشدید لام پوست کشندہ
سلخ پوست نکالنا اور آخر ہونا ماہ کا وگزراندن ماہ وآخر ماہ وپوست بزودار
قصب بالفتح بریدن وبفتحتین نی وہر گیاہ خالی دبالضم پشت وروده وگلو ومخرج
نفس قص کے معنے مذکور ہین معلاق وہ چیز جسمین کوئی چیز لٹکائین اور خار آہنی
جسمین قصاب گوشت لٹکاتے ہین کہ سرکج ہوتے ہین تعلق بہ چیزے درآ ویختن
جلاب بالفتح وتشدید لام شتر اور بردہ اور گوسپند وغیرہ ایک جگہ سے دوسری جگہ
بیجنے کو لیجانے والا بزقدم حقیر وناتوان وبطی الحرکت جلا بفتح گہرا ور وطن سے
نکل جانا جل بالفتح نام طائر خوش آواز پی زن کو نچین مارنیوالا معنے ترکیبی نثر
اس نکتہ مین صفت قصاب وجلاب کی فرمائی چنانچہ لفظ قصاب مین تصرف
فرماکے کہتے ہین کہ قصاب خونخوار جو چھرے الف کے مثل ڈوری شعاع ماہ کی

جیساکہ سلخ مین مشابہ چھُرے کے رہ جاتا ہی قصب ای گلو اور مخرج نفس مین کھنچی ہوئی ہی
یعنے واضع نے جو اس لفظ کو اس وضع پر وضع کیا ہی اسیواسطے ہی کہ قص جو سینہ گوسپند کو کہتے ہین
اُس چھُرے کے واسطے سے معلاق پر کہ بصورت با کے ہی تعلق دے یعنے کاٹ چھانٹ کے
اُسپر لٹکا دے اور جلاب بز قدم منحوس کہ وطن سے نکل جاتا ہی عقب با مین جیساکہ اُسکے
لفظ سے ظاہر کہ جب با کا عقب ہی تو جلا ہی اور با کی مراجعت مین جلاب درمیان جب
کے کہ چاہ اُسکے مکر کا ہی اور لا ابتلا کی رکھتا ہی یعنے اس کیچڑ مین مبتلا ہی مطلب یہ کہ جلاب
جو اس صفت سے موصوف ہی اپنی باد پیمائی و بیہودگی سے اس بات کی کوشش کرتا ہی
کہ مخلوق کو مثل جل کے طرف آب کے ہانکے جو اُسکی چاہ مکر کا ہی اور اپنے مکر مین پھانسے
معنے ترکیبی قطعہ قصاب کے ایک معنے لغت مین بے زن کے بھی ہین اسی سبب
سے قصاب خنجر سے رگ و پی کاٹتا ہی اور ایسا بیرحم کہ ہردم بیرحمی سے گلے بے زبانون
کے کاٹتا ہی اور جو وہ نالہ کرتے ہین تو اُسکو نی جانتا ہی کہ یہ بانسلی بجاتا ہی ترس نہین
کھاتا بلکہ اُسکے نالہ سے مزا پاتا ہی معنے معماے نثر قصاب مین چھُری الف کی
قصب مین رکھی ہوئی ہی اور ایک جز اسکا قص بھی ہی اور الف تیغ با بصورت
معلاق اُنسے بھی قصاب حاصل ہوتا ہی جیساکہ بعد بیان قص و الف اور با کے
تعلق و بد کے ساتھ ایما کیا ہی جلاب کی لفظ مین کئی صورتین نکالی ہین یعنے جلاب تو
اسکا نام ہی ہی جب یہ وطن کو چھوڑے تو یہ جلاب جلا ہی اس صورت مین گویا با
کو پیچھے چھوڑ دیا اور جب مراجعت کریگا تو مع با کے وہ جلاب پھر ہو جائیگا اور جلاب
کا اول آخر جب بھی ہی اور بیچ مین لا بھی ہی کہ اسکا مجموع بھی جلاب ہوا اور یہی جلاب
جل اور آب بھی ہی معنے معماے قطعہ لفظ نا ے گلو اسکا الف ہی جب یہ گلو کاٹا
جائیگا نی ہوگا محسنات کلام قصاب کے لیے خونخوار کیسا مناسب ہی ڈوری شعاع
کی تیغ کے ڈورے سے کیسی روشن ہی اور سلاخ برعایت قصاب معلاق کی تشبیہ
لفظ با سے کیسی الطف ہی کہ دونون سرکج ہین جلاب کو بز قدم کہنا کہ بکریون کے
قدم سپہ قدم اُٹھاتا ہی کیسا چسپیدہ ہی در عقب با چون با مراجعت میکند کیسا باریک ہی

کہ جب جلا کے وقت نین با عقب مین ہی اسلیے کہ جلاب تو تھا ہی وطن چھوڑنے سے جلا ہوا
جب مراجعت کریگا وہ باعقب کی لوٹ کے سامنے جلا کے آجائیگی اسیواسطے درعقب
چون بامراجعت کند کہا ہی قصاب قصب قص سر کلمہ قاف جلاب جل جلا الا ابتلا
متضمن بلفظ لا ابھی اور سر کلمہ جیم بنیر بائی نا ے نالدنی ان سب سے نا ے اور سے
حاصل ہوتا ہی پی ذی تصحیف یکدیگر **الاختلاف** متن مطبوعہ مین خیط کی جگہ خبط سلاخ کو
سلاح تاکو نا بنہ قدم کو برقدم جب کو خب باد کو باده پی زن کو نی زن از کی جگہ کز
غلط لکھا ہی —

نکتہ بز بزاز باد بیچا جامہ الیست بہ بالاے آزوالف خیاط زیرہ سوزنے در خیط امل دراز
قطعہ گرفت جامۂ بزاز بر سر مہ جا + چو ذرع ہیچو الف کرد قطع جامۂ وے + وگر ز غیر برد
برک جامۂ درزی + شود ز فقر برہنہ بسان رز دردی + **اللغات** بز بالفتح والتشدید جامہ
ومتاع خانہ وسلاح بزاز جامہ فروش خیاط بکسر سوزن وبفتح وتشدید یا درزی خیط رشتہ
ودر رشتہ کشیدن زیر بہ بضم باے موحدہ دزد مثل کیسہ بر صفت خیاط ذرع بالفتح گز اور
ناپنا کپڑے کا نرز بفتحتین ربودن بقہر اور پنہانی غلبہ کرنا برک معروف سامان درزی معروف
رز درخت انگور دی سرما اور نام مہینہ کا ہندی ماگہ کہ اشد جاڑے کا وقت ہی **معنے**
ترکیبی نثر بہ یعنے کپڑا بزاز باد بیچا کا ایک جامہ ہی بالاے آز جو اپنی حرص کو چھپاتا اور اور کو
حرص دلاتا ہی اور الف خیاط زیر بر کا جو چپکے چپکے چراتا ہی ایک سوزن ہی خیا امل دراز
مین یعنے ڈورا پڑی بڑائی سوئی ہی **معنے ترکیبی** قطعہ جامۂ بزاز نے مہ کے سر پر جگہ پکڑی
جب گز ہیچو الف نے اُسکے جامہ کو قطع کیا یعنے جب کسی خریدار کے ہاتھ بیچا اور گز سے ناپ
کے دیا اسمین ایسی دغا وچالاکی کی کہ اپنا جامہ جامہ فروغ ماہ سے بھی بڑھ کے پر فروغ بنالیا
اور اگر غیر کے جامہ سے جامہ درزیکا برک وسامان حاصل کریگا تو انجام کار فقر سے ایسا
برہنہ رہ جائیگا جیسے ماہ دی مین انگور برہنہ ہوتا ہی کہ ایک برگ نہین ہوتا **معنے**
معماے نثر لفظ بز کو جو کلمہ آز پر لائینگے بزاز ہوگا اور سوزن الف کی خیاط کے خیط مین
موجود ہی **معنے معماے** قطعہ مہ کے سر پر جا آنے سے جامہ ہوتا ہی اور کلمہ رز کا دی

مین آنے سے درزی حاصل ہوتا ہی محسنات کلام بزاز کو بادپیما اس سبب سے بھی کہا
کہ جب کپڑا ناپتا ہی تو اُسکے ساتھ مین ہوا بھی ناپتا ہی اسلیے کہ ہوا اسب مین بھری ہوئی
ہی بز بزاز باد پیما بالاسر کلمہ با خیاط کو زیر بر کے ساتھ موصوف کرنا کیسی بلاغت ہی
برک مین یہ بھی احتمال ہی کہ برک بہ کاف عربی ہو جو جامہ پشمی کو کہتے ہین کہ پوشش
فقرا کی ہی اور لفظ فقر کا بھی شعر مین ہی الاختلاف متن مطبوعہ مین بجاے رز کے زر
غلط لکھا ہی نہ لفظ بزاز مین بے وزے کے نقطے ہین کیا معلوم کیا لفظ ہی اور جو کہا ہی پڑی
نقط نکنند وہ اپنا اپنا موقع ہی۔

نکتہ صورت صائغ قلب گداز نقش زر کہ بر صیوغ دزکالبد ریختن و گداختن را گویند و
صواغ بالضم پیمانہ باشد قلب گداز نقش زر کہ بر کنار دارد صائغ ست و راے صراف
سیاہ کہ بتعقب سر صدر جلال در صف نعال جمع شد قطعہ صراف جمع شہ بہ پریشانی درم +
دریاب اینکہ ہست پریشان درم مدر + زرگر نقش تبر چہ ادل نہادگان + تیر نیست کردہ
دمبدم از بوتہ گذر + اللغات صائغ و صیاغ بہ تشدید یا زرگر قلب گداز کھوٹا گلانیوالا
ضائع میل کنندہ و جور کنندہ تعقب پیچھے سے آنا اور برائیان ڈھونڈھنا کسی کی اور
عاقبت اپنی بخیر جاننا صدر بالفتح سینہ و اول و بالانشین و پیشگاہ خانہ نعال بکسر نون
جمع نعل ہی کفش صف نعال پچھلی صف جہان جوتیان اُتارین صراف بفتح و تشدید نہری
پرکھیا مدر بفتحتین کلوخ مدرہ واحد بوتہ بواو مجہول ہندی کھریا چاندی سونا گلانیکی معنے
ترکیبی نثر صورت صائغ قلب گداز یعنے دغاباز کی بسبب نقش زر کے کہ کنارہ پر
اسکے ہی اور وہ نہین ہی نقش عین بمعنے زر صورت ضائع کے ہی کہ مجازاً بمعنی تلف
شوندہ کے ہی اور راے صراف کی کہ سیاہ ہی اخراب و برا سبب ہے کہ اسکو آخر مین سر خیال
صدر و بالانشینی کا ہی صف نعال مین جمع ہوئی یعنے نہایت ناچیز و حقیر راے ہی
کہ وہ بالانشینی کا خیال کرے معنے ترکیبی قطعہ مصرح کہتے ہین دیکھو صراف
کیسا بیوقوف ہی کہ باوصف پریشانی درم کے خیال درم مین نہایت خوش اور
خاطر جمع ہی اور ماہیت درم سے واقف نہین کہ ہر درم پریشان مدر ہی یعنے

لاسے ایک عبارت مصرع کے حاشیہ میں [illegible]

کلوخ اور زر گر نقش زر یعنے تبر پر کہ صورت تیر کی ہی جو اُسکے بوتہ سے نکلتا رہتا ہی جانے
کیون اسقدر دل نہاد ہو رہا ہی غرض دونون اپنے اپنے خبط مین ہین **معنے معماے نثر**
صائغ اور ضائع دونون نقش ہین باہم صراف کے اول آخر صف ہی اور درمیان مین
اسکے را اور سر اسکا سر صدر جو صاد ہی **معنے معماے قطعہ** درم پریشان مدر ہی اور
تبر نقش تیر **محسنات کلام** قلب گداز بدین وجہ کہ سوا قلب کے کھرا گلاتا ہی نہین
یا زر کی محبت مین دلکو گلاتا ہی صدر اور صف دونون کا سر صاد جمع اور پریشان
متضاد الاختلاف اس متن مطبوعہ کا بھی وہی حال ہی جس سے مین نے اس نکتہ مین
اوپر اطلاع دی کہ عبارت کسی شرح کی لکھدی ہی یعنے سواے صائغ کے قلب گداز تک
کسی شرح کی عبارت ہی بلکہ اس متن مین (صورت شرح) زیادہ لکھا ہی علاوہ اسکے
صفت بجاے صف اور تیر بجاے تبر یہ بھی غلطی ہی۔

نکتہ عطار را اگر عطاے طاے طیب اخلاق در دل نباشد کسوت عار میپوشد و علاف
را اگر لباس سر و پاے عف یعنے پرہیزگاری نبود چشمہ ترازوی لای لاف مے پیماید
قطعہ عطار را کیش از خدا در پے عطاست + از خلق خلق طیب ندارد دمے دریغ +
علاف قلب فالع دل شد بہ تیغ مکر + بنگر بہ پیکرش کہ بہ بینی غلاف تیغ + **اللغات**
عطار بالفتح و تشدید طا خوشبو فروش علاف بالفتح علف فروش عف کی تفسیر مصرحؔ
نے کر دی ہی فالع شگافندہ و برندہ کسوت بالکسر جامہ پوشانیدن و جامہ درخت
پوشیدنی **معنے ترکیبی نثر** عطار اگرچہ خوشبو بیچتا ہی لیکن اسکے دلمین عطاے طیب اخلاق کی نہین
ہی یعنے ظاہر خوشبو تو ہی خوشبو اخلاق کی نہین ہی جب تو لباس عار کا پہنے ہوے ہی کہ ہر کوئی اُس سے عار
کریگا اور علاف مین اگر سر و پا عف و پرہیزگاری کا نہو تو تیری آنکھ مین رہ یعنے صورت
لاے لاف کی معلوم ہوگی اے سراپا بیہودہ اور جھوٹ تو اُسکی صورت دیکھتے ہی
لاف و بیہودہ جان لیگا **معنے ترکیبی قطعہ** اگر عطار کی راے خداے تعالے اُسنے
درپے عطا کی ہی تو خلق سے طیب خلق کو دم بھر دریغ نہ رکھیگا اور علاف کا قلب
فالع دل ہی یعنے برندہ اور شگافندہ تیغ مکر سے دیکھو تو اُسکے پیکر کو کہ صورت غلاف

تیغ کے ہی پھر برندہ کیسے نہوگا **معنے معمائے** نثر عطار مین اگر طاطیب اخلاق کی نہوگی عار رہیگا علاف کا سروپا عف ہی اگر اسمین عف نہوگا لا رہیگا جو بمعنی کیچڑ کے ہی اور وہ بھی لاف کی کہ لاف اسمین موجود ہی اور چشمہ کہنے سے عین کا ذکر بھی ہوگیا **معنے معمائے قطعہ** عطار مین عطا کے پیچھے را لانے سے عطار ہوتا ہی خلق بالفتح اور خلق بالضم تجنیس تام علاف کا قلب فالع ہی بنگر بیکر تصحیف ایسے ہی غلاف علاف بھی تصحیف **محسنات کلام** عطار عطا طاطیب سب لفظ ایسے ہین کہ ایک دوسرے مین موجود اور سب کا سر کلمہ طا لباس سروپا کسوت سب مرادف یکدیگر چشمہ لائے برعایت یک دگر **الاختلاف** شارح لکھتے ہین کہ بجہت فالع ساختن لفظ علاف کلمہ قلب یا دل ہر کدام بہ تنہا کفایت میکند ہر دو درکار نیست مگر لفظ قلب محض برائے معنے ترکیبی ایراد انتہی **معنے ترکیبی** تو مقدم ہین پھر اسکا لکھنا کیا ضرور تھا متن مطبوعہ مین علاف کے بجائے غلاف تیسرے مصرعہ مین پھر غلاف فالع کی جگہ قانع غلط ہی۔

نکتہ بق بقال پیشہ ایست کہ بر سر آل یعنے سراب قیعہ امال پر و بال میزند و دال دلال رہنمائیست در معرض لال ہر کہ در حیطہ ادلال او می آید لال میشود **قطعہ** بقال زندگی طلبید بہر جمع مال + لام از پئے بقا بنگر نام او بقال + دلال گہ شتاب وگہی ناز میکند + دل ناز کردن آمدہ و بر شتاب دال + **اللغات** بق بالفتح و تشدید قاف پشہ بقال بتشدید قاف تره فروش عام غلہ فروش کو کہتے ہین آل بالمد سراب یعنے دھوکا نمایش آب دلال ناز و بتشدید لام اول بسیار راہ نماینده اور وہ شخص جو بایع مشتری کے درمیان مین ہو لال گنگ ادلال جمع دلیل قال گفتگو دل کے معنے ناز کردن مصرح نے لکھدیے **معنے ترکیبی نثر** مصرح کہتے ہین کہ بق جو بقال کے اول مین ہی یہ ایک مچھر ہی کہ اسکی آل کے سر پر پر و بال مارتا ہی یعنے اڑتا ہی اور وہ آل اسکے آمال کا ہی مثل سراب قیعہ کے کہ سمجھتا ہی کچھ اور اور ہی کچھ اور بالکل دھوکے مین ہی اور دال دلال کا ایک رہنما ہی معرض لال مین اسلیے کہ جو کوئی اسکے گھیرے مین پڑجاتا ہی لال ہوجاتا ہی یعنے گنگ اور واقعی دلال ایسی باتین کرتے ہین کہ ناطقہ بند کردیتے ہین **معنے ترکیبی قطعہ**

بقال زندگی واسطے مال جمع کرنے کے ڈھونڈھتا ہی دیکھو اسکے نام مین بقا کے بعد
لام ہی جسکا قلب مال خود تیری ہی قال مین دلال خرید فروخت مین کبھی شتابی کرتا ہی
کبھی ناز کرتا ہی اور کیون نہ کرے کہ دل کا لفظ بھی تو اُسکے ضمن مین ہی جسکے معنے ناز
کرنے کے بھی ہین اور شتاب پر بھی دال ہی معنے معماے نثر بقال مین لفظ بق اور آل
دونون موجود کہ مجموع بقال ہی اور دال دلال کی معرض لال مین ظاہر معنے معماے
قطعہ بقال مین اول بقا ہی اور آخر لام جسکا قلب مال بقال بقال تجنیس تام
اول لفظ دلال کا دل ہی بفتح دال اور اسی مین دال بھی ہی جسکا ایما دل ناز کردن
اور بر شتاب دال ہی جیسے پہلے شعر مین مال کے بعد لام اشارہ قلب لام کا ہے
محسنات کلام بقال آل آمال بال دال دلال لال ادلال مال قال دل دال
کیسے الفاظ جمع کیے ہین بقال سے بق اور دلال سے دال جو اخذ کی ہی خالی از صنعت
نہین الاختلاف اصل کتاب مین سراب بقیعہ لکھا ہی اور بقیعہ مع بابیابان کے معنے
مین نہین ہی بلکہ قیعہ ہی جمع قاع اسواسطے مین نے موافق تحقیق لغت کے کہ بقیعہ نہین ملا
قیعہ ملا اسکو قیعہ قایم کیا ہی معلوم ہوتا ہی کہ با کو نفس کلمہ سمجھے ہین حالانکہ جار رہ ہی
شارح نے بقیعہ کے معنے لکھے ہین پارہ زمین و منزل یہ بھی خلاف لغت کے ہی بقعہ کے یہ
معنے ہین نہ بقیعہ کے کہ یہ خود لفظ ہی مع بالغت مین نہین ہی اس متن مطبوعہ مین بھی
بقیعہ مع با لکھا ہی اور دلال کے ساتھ ایک واو زائد اور معرض لال کو معرض دلال اور بجاے
آمدہ و بر شتاب کے آمد دال بر شتاب غلط ہی ۔
نکتہ حداد کہ چون الف درمیان حد کہ حرامست کسوت حداد یعنے جامہ باسواد دارد
حداد ملنع و حاجز ست ازداد و لباد کہ در لبد یعنے جمع مال چون الف ثابت و مستقیم
ست لام جمعیت او پردہ ایست بر روی باد قطعہ حداد را کہ درد بود بدرون زحرص
زین رو باہ تیرہ بود روے آہنش + لباد را براے لب نان بود فغان + ازاد نہ بر لب
بنگر نالہ گردنش + اللغات حداد بالفتح و تشدید دال آہنگر و بکسر و تخفیف چیزہاے
تیز و جامہ ہاے سیاہ ماتمی حد حائل میان دو چیز و حرام کردن اور جدا کرنا کسی چیز کا

حاجز دو چیز کے درمیان مین پڑنا لباد بالفتح و تشدید با خود مال لبد بضم لام و فتح بائے موحدہ مال بسیار و پرنہادہ اد بکسر و تشدید دال نالہ و افغان داد بمعنی درد سے معنے ترکیبی نثر یعنے حداد کہ مثل الف کے درمیان حد کے کہ حد بمعنی حرام کے ہی لباس سیاہ ماتمی یعنے جامہ حداد یا سواد رکھتا ہی جیسا کہ ظاہر کپڑے لوہارون کے بسبب کام لوہے اور کوئلے کے سیاہ ہوتے ہین خود حد اُسکی مانع اور حاجز ہی کہ داد و عدالت اُس سے ظہور مین نہین آتے اور ظاہر و باطن اُسکا سیاہ ہو رہا ہی اور لباد کہ لبد یعنے مال جمع کرنے مین الف کیطرح ثابت اور مستقیم ہی اُسکا لام جمعیت ایک پردہ ہی روے باد پر یعنے جمعیت مال کی فکر مین بھولا ہوا ہی نہین جانتا کہ یہ مال باد و بے بنیاد ہی معنے ترکیبی قطعہ حداد کے دل مین جو حرص کے سبب سے ایک درد ہی اسی سبب سے بوجہ آہ تیرہ کے مُنہ اُسکے آہن کا سیاہ ہی یعنے اُسکی آہ کی تیرگی اُسپر بھی چھاگئی ہی اور لباد لب نان کے واسطے فریاد و فغان کر رہا ہی دیکھ لے اُسکے لب کے نیچے اد رکھا ہوا ہی جو بمعنی افغان کے ہی اس سے نالہ کرنا اُسکا ظاہر و باہر ہی معنے معماے نثر لفظ حد مین کہ مشدد ہی الف لانے سے حداد ہوتا ہی اور یہی الف حداد لباس حداد مین ہی جو بکسر اول اور تخفیف دال کے ہی حداد کی حا حرف حا ہی اگر حا نہو تو داد ہی لباد مین اگر پردہ لام کا نہوگا تو باد رہے گا معنے معماے قطعہ حداد کے درد سے لفظ داد حاصل ہی بمعنی درد کے آہن کا روا ہ لباد مین اول لب ہی اور اسکے نیچے اد بمعنی نالہ **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے حاجز کے حاجد اور زین رو کے زین درد اور آہ کو ماہ غلط لکھا ہی۔

نکتہ ہین سہام شستے ست و الف تیر تدبیرا در میان ہم یعنے شست اہتمام بہ صید جمیع مرام می کشاید و قواس قوت بیکر ا ثرا براس کہ بنیاد خانہ کما نست نہادہ تا از قوام عیش گوشہ بدندان طمع برباید **قطعہ** سہام سین ارہ کشد بہ سر سہام + تا برفراز نام کشاید بہ صید شست قواس با میانہ قوس است از الف + تیری کزان شکاری و تیغ آورد بدست + **اللغات** سہام بالفتح و تشدید ہا تیر گر شست گرفت سوفار تیر و عدد معروف ہم بالفتح و تشدید غم اور قصد کرنا اور بیماری سے لاغر ہونا اہتمام غمخوارگی کرنا قواس بالفتح و تشدید واو

کمان گر قوام بالفتح راستی و قامت و بکسر نظام شی و مدار و اصل شی جسپر قایم ہو سہام
بالضم تاریکی و تغیر رو بفتح گرمی و تیر و سموم و شدت حرارت ہام بالفتح و تشدید میم تارک
سر یا مہ واحد **معنے ترکیبی نثر** سین سہام کا ایک شست ہی اور شست اسکو
باعتبار ساٹھ عدد سین کے کہا ہی کہ اصل مین وہ شست ہی بسین مہملہ کے ہی نہ بہ صاد
اور الف جو سہام مین ہی یہ اسکی تدبیر کا تیر ہی درمیان ہم یعنے قصد کے بس سہام شست
اہتمام و غمخوارگی کے واسطے شکار رجملہ مقصد و مرام کی کھولتا ہی یعنے تیر تدبیر کے چلاتا ہی
رہتا ہی اور قواس قوت بیکران کو آس ہر کہ بنیاد خانہ کمان کی ہی رکھی ہوے ہی تو
قوام یعنے اصل عیش سے ایک گوشہ دندان طمع مین لیجائے **معنے ترکیبی قطعہ** یعنے
سہام کسین ارہ کا کہ باعتبار دندانون کے کہا ہی سہام کے سر پر کھینچتا ہی یعنے سہام طیار
کرتا ہی تو ہام یعنے سر پر لوگون کے شکار کے واسطے شست کھولے اور تیر اندازی کرکے
انکو شکار کرے اور قواس کے درمیان جو الف ہی یہ ایک تیر ہی چاہتا ہی کہ اس تیر سے
کوئی شکار اور تیغ یعنے چھری اسکے ذبح کو ہاتھ مین لے اور مقصود حاصل کرے **معنے
معمائے نثر** ہم کے درمیان مین الف آنے سے ہام ہوتا ہی اور اسپر سین کو شست
بنانے سے سہام حاصل ہوتا ہی قوت بیکران تو ہی اسکو اس پر لانے سے قواس ہوتا ہی
بنیاد خانہ کمان بدین وجہ کہ قوس کی اصل سین ہی قوام کا گوشہ میم ہی جب دندان
طمع سے اسکو لیجائینگے یعنے میم کی جگہ سین لائینگے قواس حاصل ہوگا **معنے معمائے
قطعہ** جب ارہ سین سہام کا لفظ ہام پر آئیگا سہام ہوگا اور قوس مین تیر الف کا
آنے سے قواس ہوتا ہی **محسنات کلام** نظر بلفظ صید کے شست مین ایہام ہی کہ مچھلی
کے کانٹے اور دام کو بھی کہتے ہین اور کانٹا وہ جس سے مچھلی شکار کرتے ہین قوت بیکران
برعایت معنے ترکیبی و معمائی کے کیسا خوب ہی سہام سین سر سہام سب مین ہر کلمہ
سین لفظ خانہ کا برعایت کمان کے کیسا انسب ہی اور ایسے ہی بنیاد و اس بمناسبت
خانہ اس کو بنیاد خانہ کمان کہنا کیسا ابلغ ہی کہ اس اس لفظ کی جڑ ہی ایسے ہی قوام کی
میم کو گوشہ کہنا زیادہ اپنے عند التامل اور بھی ملینگے **الاختلاف** شارح نے ہام کو مخفف

ہامون بمعنی دشت کے لکھا ہی اور تیغ کو ایک درخت کے معنے مین جس سے کمان بناتے
ہین انتہی مجکو یہ معنے ان دونون لفظون کے نہ لغت سے ثابت ہوے نہ مین نے یہ
معنے مانے دل کے جوڑے ہوے سے معلوم ہوے اور شارح نے لکھا کہ ذکر تیغ درین
مقام باآنکہ غیر مانوس ست معلوم نیست بہ چہ غرض باشد کہ در معنے معمائی اصلا دخل
ندارد بہ مزورت معنے ترکیبی کے ہو انتہی مصرح کا لفظ تیغ جو بمعنے چھری کے ہی اور شکار ذبح
کرنیکو مزور غیر مانوس و غیر متعارف نہین ہی البتہ دل سے معنے تراشنے والون کو غیر مانوس
معلوم ہو تو کیا عجب سو انکو مشکل ہی کیا معنے تراشیدہ موجود ہی ہین متن مطبوعہ مین
نشست کی جگہ شست پیش لگا کر لکھا ہی شکاری و تیغ کے درمیان مین واو
نہین لکھا۔

نکتہ مجلد از دو میم مہر زر بر روی جلد می نہد و صحاف چشم صاد صیاد بر حاف
یعنے طائف طواف می کشاید قطعہ درکلام مجد از لامش مجلد جامع ست + جلد باشد
گر کشد درین زمیم مین سر + چون الف صحاف باید راست دل بین الصحف + صاف ان
طبعش گر از دوی قبح آرد حذر + اللغات مجلد جلد گر پہلا مہر بکسر ہی دوسرا بالضم صحاف بالفتح
وتشدید حا مجلد کتاب طائف طواف کنندہ اور خیال جو خواب مین معلوم ہو مجد بالفتح بزرگی
وبزرگوار ہونا جلد بالفتح تازیانے مارنا اور سخت و حیست ہونا بالکسر پوست حیوان
مین بالفتح دروغ قبح بالضم زشتی وزشت ہونا حذر بفتحتین پرہیز کرنا اور آمادہ ہونا بیدار ہونا
معنے ترکیبی نثر میم عربی مین مدور لکھا جاتا ہی اسواسطے مصرح نے دو میم کہا ہی
یعنے مجلد جو جلد بناکے بنظر اظہار محبت قلبی غیر قلبی کے مہر زر کی یعنے ٹھپے روسے جلد
پر لگا دیتا ہی یہ اسکا فریب اور دام بازی ہی تا اورونکو پھانسے اور صحاف کا صاد
گویا صاد چشم صیاد کا ہی حاف پر کھلا ہوا یعنے وہ لوگ جو طائف طوائف کے ہین اور
ہر کسی سے ملنے والے تا ذکر انکی صحافی کا شائع کرین اور لوگونکو رغبت دلائین
معنے ترکیبی قطعہ یعنے مجلد کلام مجد و بزرگ کا جامع ہی اسلیے کہ لام اسکا جامع
ہونے پر دلیل ہی اور جو مجد سے گذرکے دین مین مین ظاہر کریگا تو اسکے واسطے

جلد ہو یعنے تازیانے مارنا صحاف کو چاہیئے کہ الف کیطرح صحف مین راست دل ہوا ور درد
قبح سے بچا رہے تا صاف طرح جانا جاے معنے معماے شرجلد پر میم لانے سے مجلد ہوتا ہی اور
صاف پر صاد رکھنے سے صحاف معنے معماے قطعہ مجد مین لام آنیسے مجلد ہوتا ہی اور جب
میم اس سے نکال لیا جائیگا جلد رہیگا اور جو دین مین میم سے سر نکالیگا مین معنی کذب
کے ہوگا صحاف کا دل الف ہی راست درمیان صحف کے جو جمع ہی اور صحاف مین جو
درد سے تا قبح کی نہوگی صاف رہیگا اور جاے قبح کو درد سے اس سبب سے کہا ہی کہ سب
سے نیچے کا حرف ہی محسنات کلام مین تجنیس زیر رعایت مین خاف صاد بیا و مع کلمہ صاف
ایسے ہی طائف طوائف مجد مجلد جلد صاف و درد سے مین و قبح سب مناسبات و مشتقات
سے ہین الاختلاف شارح نے معما مین و دین کا نہین لکھا حالانکہ صرح کا صاف اشارہ
اسکی طرف ہی متن مطبوعہ مین جهر زر کے بجاے جهر از اور قبح کی جگہ صبح غلط لکھا ہی
نکتہ جاے علاج کمان پیماست و علاج یوہی لاجی و سین سراج سراجہ سود و سست و
سراج ہوے راجی قطعہ گر نیاشد بدال دین نداف زود آکند از آفت عکر دشش بدور کند
سراج سرج دابہ قلب + کرد باید چون جرس درگردنش + اللغات علاج نداف یغمانام شہر
ترکستان کمان وہان کی مشہور ہی و بمعنی غارت نیز لاجی پناہ گیرندہ سراج بالفتح و تشدید را
زین فروش و زین ساز راجی امیدوار شدہ دابہ بفتح و تشدید با چار پا ندارہ جنبندہ جرس
بفتحتین گھنٹہ اور گھڑیال معنے ترکیبی شرعلاج کی جا ایک کمان لوٹ کی ہی جس سے وہ
لوٹتا ہی اور اسی کو اپنی پناہ بنایا ہی اور سراج کا سین سرمایہ سود ہی یہ امید لگا ئی ہی
اور سود اٹھا رہا ہی معنے ترکیبی قطعہ اگر دال دین کی نداف مین نہوگی تو اسکی آفت سے
آفت اسکے مکر و فن کی ظاہر ہوگی یعنے جو مکر و فن اسکے پیٹ مین بھرے ہین سب کھل جائینگے
اور اگر زین فروش زین مین دابہ کی کھوٹائی کرے اور بھرتی بھرے تو گھنٹہ کیطرح جیسے
دواب کی گردن مین ہوتا ہی اس زین کو اسکی گردن مین لٹکا دیا جاے معنے معماے
شر لاج پر جا اور لج پر سین لانے سے علاج و سراج ہوتا ہی اور لاج و لاجی اور راج و
راجی دونون صورت مین دونون صیغے اسم فاعل کے ہین مثل قاض اور قاضی اور

داغ اور داعی کے قسم ناقص سے معنے معماے قطعہ نداف مین اگر دال نہوگی ناف رہیگا سرج کا قلب جرس سے محسنات کلام حاکی تشبیہ کمان سے کیسی خوب ہی سین سرمایہ سود کیسا ایراد فرمایا ہی کہ سود کا سر سین ہی اور سراج کے سر پہ بھی سرا اور سرمایہ کے سر پر بھی سرا اور بہت فلیتفحص الاختلاف متن مطبوعہ مین دابہ کی جگہ دایہ غلط ہی۔

نکتہ نجار تراشندہ کہ در ہنر بیجد جا میساز دو در زیر بغل اری دارد کہ بیخ دار بقا بان میبرد و نقاش نقش باز در چہرہ کشاے نقاب روے می نماید اما صورت تصویر را از شین تشویہ در عقب دارد رباعی نجار پریشان بہر دسر زچنار + تا زآتش حرص گرم سازد بازار + در چشم مصور بکشاید ز عجز + موریست کہ خط ہمی کند بر دیوار + اللغات نجار بالفتح و تشدید جیم ہندی بڑھئی دار بمعنی درخت چہرہ کشاے مصوری نقا بالفتح و بیجد پاک ہونا اور پاکی بالکسر پاکان شین عیب و زشتی اور عیب کرنا تشویر خجل کرنا و شرمساری اٹھانا اور رہنے کرنا عورت کا چنار ایک درخت ہی ولایتی کلان برگ اسکے بشکل پنجہ انسان رات کو آگ اُس سے برستی ہی ہزار سالہ ہوتا ہی معنے ترکیبی نثر نجار تراشندہ کہ ہنر مین بیحد جا و محل رکھتا ہی اور بغل کے نیچے آری جس سے جڑ درخت بقا کی کاٹتا ہی اور نقاش نقش باز ری داؤ باز جب چہرہ کھولتا ہی تو بظاہر صورت نقاو پاکیزگی کی دکھاتا ہی لیکن بصورت شین تشویر کے شین تصویر کا اپنے پیچھے رکھتا ہی یعنے انجام اُسکے کام کا خجالت و شرمساری ہی معنے ترکیبی رباعی نجار پریشان سر اپنا چنار سے بھی زیادہ بلند کرتا ہی اسواسطے کہ آگ اُسکے حرص کی بھڑکی ہوئی ہی اس سبب سے گرم بازاری چاہتا ہی کہ میرا کام خوب رونق پکڑے اور مصور کی آنکھین غرور سے مچی ہوئی ہین اگر قضا و قدر اُسکی آنکھین عجز سے کھولدین تب جانے کہ وہ ایک مور ہی جو دیوار پر خط بناتی ہی معنے معماے نثر نجار بیجد جا ہی اور بغل مین اسکے آ اور رے جسکا مجموع ار بمعنی ارہ خرد بقا کی جڑ الف ہی کہ یہی الف نجار مین ہی جب الف نہوگا نجر رہیگا بمعنی چوب تراشیدن نقاش اپنے منہ پر نقا دکھلاتا ہی جب باشین تشویر کا اسکے پیچھے آئیگا نقاش ہوگا شین تشویر اور تصویر مصحف یکدیگر معنے معماے رباعی نجار پریشان چنار ہی اور چنار کا سر کاٹنے سے نار رہیگا بمعنی آتش

مصور کی آنکھ صاد ہی جب اسکو کھولدینگے تو مور جو اسمین چھپا ہی سوجھنے لگے گا کہ مور ہوا اور نقش میرے ایسے جیسے خط مور کے دیوار پر محسنات نکلا ہم نجار کے لیے بغل اور آری دارد اور دار مین بھی ار کلتا ہی بہد کیسا خوب ہی کہ نجار کے دوحا ہین دونون سے چاہیے کہ ہوا اور ہر عایت چہار آتش اور آتش کے مناسب کرم وغیرہ دو باقی عبارت۔

نکتہ الف قصار تردامن مدق اوست کہ در قصرخانہ جدائی بدان ستون می افزاید والف عصار کنجارہ تیر اوست کہ در چراغ روشنائی عصر خود بدان سیخ میسازد قطعہ قصار را کہ صاد صفا در درونہ نیست + قارست جیب ودامن از آلایش ہوان + دہان کہ ہمش از پے سودا زبان چرب + آہ دلش بسان چراغست در دہان + اللغات قصار بالفتح وتشدید صاد گاذر تردامن گنہگار مدق بکسر میم وتشدید قاف آلہ کندی گری عصار تقصار روغن گر کنجارہ بالضم ہندی کہل لیکن بہ کاف عربی وبہ کاف فارسی وبالفتح گلگونہ عصر بالفتح روزگار وزمانہ سیخ ہندی پولنے خواہ روئی کے خواہ صوف کے اور بتی پنبہ کی قار برون ترکی ہی عربی مین بمعنی سیاہ ہوان بفتحتین آرام وآہستگی وبالضم خواری دہان بالفتح ہا روغن فروش چرب بالفتح چکنی چیز معنے ترکیبی نثر الف قصار یعنے گاذر تردامن کا اور تردامنی اُسکی ظاہر ایک آلہ کوٹنے اور کندیگری کا ہی کہ قصرخانہ جدائی مین اُس سے ستون بناتا ہی یعنے بیمروت وبے آمیزش سب سے جدا ہی گویا قصرخانہ جدائی کا اسی سے قایم ہی اور الف عصار اُسکا تیر ہی کہ اپنے عصر کے چراغ کی روشنائی کے لیے اُس سے بتی بناتا ہی اور اپنے زمانہ تیرہ وتاریک کو روشن کرتا ہی معنے ترکیبی قطعہ اگر قصار کے درونہ مین صاد صفا کا نہین ہی توجیب ودامن اُسکا آلایش خواری سے قار ہی یعنے سیاہ اور لتھڑا ہوا اور دہان کی زبان اگر سودا یعنے خرید فروخت مین خوب نرم وچرب ہی کہ چکنی چپڑی باتین کرکے لوگون کو فریب دیتا ہی تو اُسکی آہ دل مثل چراغ کے اُسکے دہان مین روشن ہوگی ایسی سوزان اور فروزان ہوگی معنے معماے نثر لفظ قصر مین الف لانے سے قصار ہوتا ہی ایسے ہی عصر کے لفظ مین الف آئیگا عصار ہوگا معنے معماے قطعہ قصار مین اگر صاد صفا نہین ہی قار ہی جو اسکی جیب و دامن

سے کہ جیب قاف اور دامن راہی حاصل ہوتا ہی دہان مین جو ہا ہی یہ قلب آہ کا ہی جو دہان
کے دہان مین ہی دہان دہان تجنیس تام محسنات کلام میر کی لفظ مین ایہام ہی جو بمعنے
الٹ کے بھی ہو آہ دل کیسا الطف مقلوب وغیر مقلوب دونون کے لیے الاختلاف اصل
کتاب مین لکھا ہی الف عصار کنجارہ تیرا دست ایہ لفظ کنجارہ کا ٹھیک نہین معلوم ہوتا نہ معنے
اسکے کاف عربی کے ساتھ جو کسل کو کہتے ہین درست پڑتے ہین نہ کاف فارسی کے ساتھ
کہ بمعنی گنگاوند کے ہی راست آتے ہین الاجرم فضول معلوم ہوتا ہی البتہ اتنا کھٹکا ہی کہ مصرع
نے قصار کی صفت مین تر دامن کہا ہی اسکی صفت مین بھی کوئی لفظ کہا ہوکہ وہ تغیر ہوگیا اور
سمجھ مین نہین آتا شارح نے سیخ کے معنے آس چوبک کے جس سے اشتغال کرتے ہین لکھے
ہین اور لغت سے بھی یہی معنے سمجھے جاتے ہین اور لکھا ہی کہ لفظ خانہ کا در قصر خانہ جدائی آلخ مین بیکار
معلوم ہوتا ہی نہ مفید معنے ترکیبی ہی نہ معانی اگر یہ ہوتا بہتر تھا دوسرے کہتے ہین کہ الف قصار کو
ستون قصر جدائی آلخ کہا ہی اسمین معنے معانی تو ہوتے ہین معنے ترکیبی کچھ نہین ہوتے اس
سبب سے کہ جدائی کے قصار سے مناسبت نہین ہی پھر کہتے ہین مصرع بڑے شخص ہین کچھ
سمجھے ہونگے جو ہم نہین سمجھتے انتہی شارح بلند تلاش ہین جانے کیا ڈھونڈھتے ہین میری
سمجھ مین جو آیا لکھدیا ہی وعلیہ التکلان متن مطبوعہ مین بجاے مدق کے ہدق اور جدائی کے
خدائی غلط ہی۔

نکتہ صباغ رنگ آمیز درتہ صادکہ دیگ مسین ست باغی داردازالوان کہ ہر گ آن جامہ
خود وخلقان سیاہ میکند ودباغ خام طمع بواسطہ باکہ حرف جرست تاجر منافع کند داغ
مشقت برروی پوست میکشد قطعہ زصباغی شود صباغ باغی + چو شد صاد صیانت دور
از وہی + دگرد باغ رادال دیانت + ز دباغی شود کم سہت باغی + اللغات صباغ بالفتح و
تشدید با رنگ رزصا دروئین ومس دباغ پوست رنگنے پکانیوالا صیانت بکسر نگاہداشتن
دیانت دینداری الوان جمع لون رنگہا معنے ترکیبی نثر یعنے صباغ رنگ آمیز کہ صاد کی تہ
مین جو دیگ مسین ہی ایک باغ رنگا رنگ کا لگائے ہوے ہی کہ وہ اسکی آرزوئین ہین جنکے
سامان وسرانجام کے غم مین اپنے کپڑے بھی سیاہ کیے ہین اور مخلوق کے کپڑے بھی

سیاہ کرتا ہی یعنے آپ بھی رنج اُٹھاتا ہی جھگڑے جھتون سے اور ونکو بھی رنج مین ڈالتا ہی اور
دباغ خام طمع بواسطہ اور ذریعہ حروف باکے کہ حرف جر ہی بمعنی کشیدن جرمنافع اور کھینچا کھینچ
فائدہ کے اپنی طرف کرتا ہی داغ مشقت کا روے پوست پر کھینچتا ہی یعنے اپنے ہی پوست پر
داغ لگاتا ہی معنے ترکیبی قطعہ صباغ اپنی صباغی سے باغ بن رہا ہی یعنے رنگ برنگی باتین
کر رہا ہی اسواسطے کہ صاد صیانت کا تو اس سے دور ہوگیا ہی اور دباغ مین جو دال دیانت
کی ہی اگر یہ دال نہو تو پھر وہ اچھا خاصہ باغی ہی معنے معماے نثر مبلغ مین بعد حرف
صاد کے باغ ہی دباغ سے جو حرف باکو کھینچ لینگے جیسا کہ اشارہ ہی کہ حرف جر ہست داغ
رہ جائیگا معنے معماے قطعہ صباغی سے جو صاد صیانت کا دور ہوگا باغی رہیگا اور
دباغی مین اگر دال دیانت کی نہوگی باغی ہوگا ای زیغی جو معنی گمراہی کے ہی باغی باغی
تجنیس تام محسنات کلام صاد دیگ مسین بدین رعایت کہ مس وروے کے معنے
مین ہی دباغ کے لیے کہ چمڑا پکانیوالا ہی خام طمع کیسی پختہ رعایت ہی بواسطہ باکیسا باریک
ہی کہ با واسطے کے معنے مین بھی آتی ہی صباغی صباغ صاد صیانت ایسے ہی دباغ دال
دیانت سب کا سر کلمہ حرف صاد و دال اور سواے انکے ذہن مستقیم پر مخفی نہین۔
الاختلاف شارح بنظر احتیاط تکرار قافیہ کے لکھتے ہین کہ اگر باغی کہ از بیت اول حاصل
میشود بمعنی ستمگار گرفتہ شود و ثانی را بمعنے گلزار و برعکس صورت اول گنجایش دارد
بر ہر تقدیر بر ہر کدام بمعنی مغایران مصروف میباید شد تا قافیہ مکرر نشود انتہی مین کہتا ہون
یہ تو قطعہ ہی پہلا شعر اُسکا قافیہ از روے دوسرے کا باغی با الگ غی الگ بمعنی گمراہی
پھر قافیہ مکرر کیسے ہوا جو شارح کہ رہے ہین وہ بات ہی نہین ہی انکو یہ سبز باغ جانے
کہان سے نظر پڑا باقی تقریر فیہ ما فیہ متن مطبوعہ مین بجاے رنگ زر رنگ آمیز اور
مسین کی جگہ مبین دباغ کو دماغ غلط لکھا ہی۔
نکتہ سکاک از سین نیش دندان طمع تیز میکند تا کاکی بلبش رسد و غزال از غین نزار
رشتہ وحبل می تابد تا زالی را بسر رسن افگند قطعہ سکاک درمیان سکک کارد میکند+
کارد بچنگ سکہ صفت گوہری زسام + غزال رشتہ جامہ آزدلش زغل + تا زال زر بشکل

غزال آورد بدام + **اللغات** سکاک سکہ زنندہ اگرچہ آہن گر کے معنے مین بھی ہی لیکن آہنگر کا ذکر ہوچکا پھر مکرر کیون ہوگا کہ ہنری حباقی غزال ریسمان فروش مگر بتشدید زا و بہ تخفیف آہو بہرہ حبل رسن زال پیر فرتوت موے سفید و نام پدر رستم کہ مو سفید پیدا ہوا تھا سکاک بمعنے سکہ بمعنی نوچھا کارد چھری وغیرہ سام نام جد رستم و زر بضم زے زر طلا و ذہب و نقرہ و سیم و نقود و روپیہ نیز بمعنی زال و پدر رستم و مخفف زرد معنے ترکیبی **شعر** سکاک مین سین نہین ہے نقش دندان طمع کے تیز کیے ہوے ہی تو کوئی ہلکی پھلکی حباقی اُسکے لب تک پہونچے اور غزال کی غین ہزارون باندھ اور رسیان بٹتی ہی تو کسی زال جیسے کو سر رسن یعنے پھندے مین پھانسنے معنے ترکیبی **قطعہ** سکاک کو تو دیکھ کہ چھری کی طرح سکون مین گھسا ہوا ہی کہ معلوم نہین ہوتی اور کام کرتی ہی تا سکہ کیطرح کوئی گوہر سام جیسے شخص سے حاصل کرے اور غزال بے جامہ ہو زدل کے واسطے غل سے کاٹا ہی تو زال زر کو بشکل غزال کے دام مین پھانسنے معنے معماے **شعر** سکاک کا لب سین ہی اگر کاک کو پہونچیگا سکاک ہوگا غزال کا سر غین ہی جب سر زال پر آئیگا غزال ہوگا معنے معماے **قطعہ** سکاک کے درمیان مین کارد جو مشابہ الف کے ہی لائی جائیگی سکاک ہوگا قلب آز کا زا ہی جب غل مین لائینگے غزال ہوگا غزال غزال تجنیس تام ایسے ہی کارد کارد کہ دوسرا اصل مین کہ او آرد ہی **محسنات کلام** سین نقش دندان تیز لب کاک اور غین وہزار ورشتہ اور حبل رسن اور زال اور سام اور زر اور سام بمعنی زر اور رشتہ اور دام اور غزال انکے سوا اور بھی سب مراعات و مناسبات ہین سکاک کاک سکاک سکہ سب مین اشتقاق اور علاوہ انکے من لہ قلب سلیم **الاختلاف** اس نکتہ مین شارح نے سکاک کو بمعنی کارد کرکے لکھا ہی اور حبل کی جگہ حیل اور زال بمعنی پیر زن اس محل مین جو مصرع نے کہا ہی تا زالے را بسر رسن افگند اور انھین لفظون اور معنے کے موافق معنے ترکیبی جو شرح مین موجود انتھی مین نے تو منتخب اور غیاث دونون مین ڈھونڈھا مجکو کہین کارد فروش کے معنے مین سکاک نہین ملا سکہ زن اور آہنگر کے معنے لکھے ہین سو آہنگر کا ذکر مصرع اوپر کر چکے بنام نہادحدا دنہ نکتہ بھر مین سواے لفظ کارد کے کوئی اور رعایت کارد فروش کی ہی شاید شارح نے سکین کی لفظ سے دھوکا کھایا کہ دونون کا مادہ ملتا ہوا ہی

حبل کو حیل ٹھرایا ہی اسکے معنے واو عطف کے ساتھ جیسا کہ اصل کتاب مین رشتہ اور حبل
کے درمیان مین واو ہی ٹھیک ہوجائین تو مین بھی مان لون اور زال بمعنی پیرزن بھی اس
محل پر زال فرتوت سے بھی زیادہ لچر اور پوچ ہی آگے اپنی اپنی سمجھ متن مطبوعہ مین نقش
کی جگہ پیش اور بلبش کے بجاے بلبس نعبل کو حیل اور آز کو از غلط لکھا ہی —

نکتہ خف خفاف فتح یعنے دام دل ست الا ! ف کہ کلمہ ملال ست درعقب دارد
کاف اسکاف کہ نگونسار کنندہ است در پایان اس نشان نگونساری بناے ناپایدار
عمل اوست مثنوی چو زد خفاف نعل واژگونہ + شود از راستان لعنش نمونہ + گر الف
تیر از قالب راست + کشد سر قلب شد چون کجی راست + اللغات خف بالضم موزہ
و کفش پاے شتر و آدمی خفاف بفتح و تشدید فا موزہ دوز فتح دام شکار اکاف بفتح وث یا
کاف پالان دوز و بہ تخفیف و بکسر و ضم پالان اسکاف بالکسر ہر صانع کہ آلات آہنی سے
کام کرے آس بالفتح و تشدید سین بنیاد و بناے معنے ترکیبی شتر خف خفاف فتح ہی یعنے
دام دل کہ اور ونکو اپنے دام مین پھانستا ہی لیکن اف جو کلمہ ملال کا ہی اسکے پیچھے ہی لگا ہوا ہی خود بھی ملال
سے خالی نہین اور کاف اسکاف کا کہ نگونسار کرنیوالا ہی اس اعتبار سے کہ نگون بھی لکھا جاتا ہی اسکاف کے
پایان اسمین واقع ہوا ہی نشان نگونساری بنیاد ناپایدار اُسکے عمل کا ہی کہ آخرکار بنیاد اُسکے عمل
کی نگونسار ہوتی ہی معنے ترکیبی مثنوی اگر خفاف نے اُلٹا نعل لگایا یعنے راستبازی
چھوڑی تو راست لوگونے اسکے حق مین لعن ایک نمونہ ہوگی اور پوری برائی کا تو
کیا بیان اور جو الف کے قالب مین تیر ہی کہ وہ الف ہی مثل تیر کے راست اگر اس
سے سر کھینچے گا اور راستی کو ترک کریگا قلب رہیگا جو بمعنی کھوٹے پن کے ہی اور کھوٹاپن
صریح و برملا کجی ہی نہ راستی معنے معماے شتر خف کا دل فتح خفاف مین بعد خف کے
اف موجود اسکاف مین کاف اس کے لفظ کی بنیاد ہی اور نگونساری کاف کی ظاہر
معنے معماے مثنوی نعل کو لوٹنے سے لعن ہوتا ہی اور قالب سے اگر تیر الف کا
کھینچ لیا جائیگا قلب ہوگا محسنات کلام خف خفاف فتح کیسے قلب و مقلوب باہمدگر
ہین قالب قلب راست وکج باہمدگر مناسب الاختلاف اس نکتہ مین مصرع جسنے

اسکاف واکاف دونون مذکور کیے ہین نثر مین اسکاف اور نظم مین اکاف اور یہ اخیر نکتہ اس
فصل کا ہی تا عام وخاص دونون سنے کا استیعاب کرین اسواسطے کہ ازروے لغت کے
اسکاف کے معنے بالکسر کفش گر وصنعت گر وموزہ گر اور درودگر اور ہر صانع کہ آلات آہنی
سے کام کرے سب ہین بس اس لفظ کے لانے سے گویا جملہ پیشہ ورون آلات آہنی کا مذکور فرمایا
اور جو کہ جدا جدا ہر پیشہ ور کا ذکر کرتے چلے آتے ہین اسیلیے نظم مین خاص اکاف ایراد فرمایا
جو مخصوص پالان دوز کے معنے مین ہی بس میری دانست مین اسکاف سے مصرح
کی عام معنی سے غرض ہی ورنہ درودگر وغیرہ کا ذکر تو کر چکے اور موزہ گر کا ذکر رہے ہین
انتہی مگر شارح نے صاف صاف نہین لکھا کہ انھون نے کیا سمجھا ہی متن مطبوعہ مین بجاے
خف خفاف فتح کے حف حفاف فتح اور اس کو آس بر قلب کو ہر قلب باشد کو باشد
غلط لکھا ہی۔

حکایت یکے از سوقیہ کہ بہ جبلت حیلت ولجاجت مشہور بود گفتند تا چند چون عیاری
از پے زر قلب وقلبی در قلب راے چشم برراے دل داری وبازار خلق تیغ زبان چون
الف برسر بزاری کشی گفت این خوردہ مدانید کہ بازاری کہ از آن عاطل شود [illegible]
بود قطعہ بازار بود خانہ دیوان گہ دیوان + دیوانہ سودا ست ازان مردم بازار
پامال شد آنکس کہ ببازار درون رفت + بازار ببین پا بنہادہ بسر راہ + اللغات
سوقیہ مرد بازاری جبلت بکسر تین سرشت وعادت لجاجت ستیزہ کرنا عیار بالفتح وتشدید یا
مرد بہت آمدرفت کرنیوالا اور بہت پھرنیوالا ماخوذ عیر سے کہ بمعنی اسپ بہرسو دوندہ
کے ہی و بکسر اول چاشنی زر وسیم وترازوے زر سنج وسنجیدن قلب دل وکاسد وواژگون
وہر چیز خالص دیوان جمع دیو زار ضعیف ناتوان وحقیر معنے ترکیبی نثر ایک نے ایک
بازاری سے کہ جبلت حیلت ولجاجت کے ساتھ مشہور تھا یعنے پیدایشی مکار اور
جھگڑالو پوچھا کہ تو کہانتک مثل مرد عیار ادھر ادھر پھرنیوالے کے زر قلب یعنے خالص کے
واسطے درانحالیکہ تیری راے کے قلب مین قلب اے کھوٹا پن بھرا ہی چشم راے دل
پر یعنے یاد پر رکھیگا یار سے مراد جو کوئی اس سے موافق ہو اور واسطے آزار مخلوق

کی تیغ کو زاری کے سر پر کھینچیگا اسی بظاہر زاری اور باطن مین تیغ زنی کہا تم اس بازی کو
نہین جانتے بازاری ہوگی اگر آ ز سے عاطل ہوئے تو بیحاصل ہے معنے ترکیبی قطعہ بازار
کہ یہ ایک خانہ دیوانگاہ دیوون کا ہی لہذا مردم بازار دیوانے سود کے ہین کہ سودائی ہو گئے
ہین ضرور ہی کہ جو بازار کے اندر گیا پامال ہوا دیکھو لو بازار کو کہ زار کے سر پہ پانون رکھے
ہوئے ہی معنے معماے نثر جبلت حیلت تصحیف قلب قلب تجنیس تام را سے کا
قلب یار اور راے راے ہی تجنیس یار پر جب چشم جو مرادف عین کے ہی آئیگی عیار ہوگا
زاری پر الف آنے سے آزار ہوتا ہی بازاری سے جو آ ز نکل جائیگا بیحاصل ہوگا معنے
معماے قطعہ دیوان دیوان تجنیس تام دیوانہ تجنیس زائد بازار مین لفظ با مصحف
بازار کے سر پر رکھا ہوا ہی با و زار مین تحلیل ہی محسنات کلام مصرح نے یہ باب نزہت
سوقیہ مین لکھا ہی اور اکثر ہر پیشہ ور اور اہل حرفہ کا ذکر کیا لیکن چونکہ یہ لوگ بہت ہین اُنکے
کاکہان تک جدا جدا بیان کرتے لہذا یہ حکایت و قطعہ اس انداز کا لکھا ہی کہ سارے
بازاریون کی مذلت و خواری کو شامل ہی جیسے نعمت خان عالی نے وقایع کے قصیدہ
شہر آشوب مین لکھا ہی شعر بہ اہل حرف باید گفت اہل حرفہ بسیار ست + بجا سوئی ادا
کردم سخن را نیست پایانی ۞ الاختلاف متن مطبوعہ مین بحیلت کے بعد جبلت نہین ہی
حالانکہ اسمین تصحیف تھی بازی کی جگہ خوردہ آ ز کے بجاے آزار سوداگے ٹھکانے سود
لکھا ہی

الباب السابع فی المستلذات والمشتہیات وفیہ فصول

فصل فی الغناء والحسنۃ

نکتہ توانگر ہزار حساب از وجاہت خود بواسطہ جمع مال بر دارد و روز آخرت ندانند

که ازان ہزار یکے واصل دارد بلکه ازان یک ہیچ حاصل نباشد و لفظ غنا برین معنے توانگریست که اولش غین ست که ہزار ست و میانه نون که جمعیت را اشعار ست و آخر الف که یکے در شمار و آن الف نیز ہیچ ندارد قطعه دارد توان وروزی ز اول توانگری + و آخر گری ز اشک تحاسر بمفلسے + در قلب راسیست بتاسے بسیار لیک + راے آنکه کرد بر سرا و صرف شد اسی + اللغات توانگر بضم اول اصل مین صاحب قوت کے معنے مین ہی مرکب توان اور گر کلمه نسبت سے مجازا بمعنی مالدار یه لفظ اصل رسم خط مین بدون الف کے لکھنا خطا ہی اور پڑھنا روا ہی وجاہت بفتح خوبروئی وروشناسی وعزت و آصل ملنے والا غنا بکسر توانگری و بے نیازی ودولتمندی گری صیغه واحد حاضر کا گریستن سے یسار بالفتح دست چپ وطرف چپ و توانگری راستی ثابت و استوار اسی بفتح ہمزه وکسر سین وتشدید یا محزون واثر و نشانه معنے ترکیبی نثر توانگر ہزار حساب اپنی وجاہت وعزت سے بسبب جمع ہونے مال کے دل مین لگاتا ہی اور یه نہین جانتا که آخرت کے دن اُن ہزار سے ایک اُس سے واصل ہوگا جو اُسکی ذات ہی اور سب سے قطع پیوند ہوجائیگا بلکه وه ایک جو واصل ہوگا اُس سے بھی کچھ حاصل نہوگا لفظ غنا کا اس معنی سے خوب توانگر یعنے بھرا پُرا ہی دیکھو تو اُسکے اول غین ہی که ہزار عدد والی ہی اور میانه اُسکا نون که جمعیت کی خبر دیتا ہی اسلیے که نون جمع کے واسطے آتا ہی اب ره گیا آخر مین الف که شمار مین یکے ہی سو وه بھی کچھ نہین رکھتا یعنے نه اعراب نه نقطه معنے ترکیبی قطعه ظاہر ہی که اول مین تو توانگری توان وروزی رکھتی ہی مگر آخر مین گری یعنے گریه ہی جو مفلسی وزیانکاری سے ہوگا حشر کے دن قلب مین راستی کے اگرچه بنا یسار یعنے مالداری کی راستی سے ہی یعنے ثابت و استوار لیکن جسنے که اُسمین صرف مالداری کی راے کری اور سمجھا جو کچھ ہی مالداری ہی وه انجام مین البته آسّی ومحزون ہوا که افسوس صرف نه کیا معنے معماے نثر مصرح نے تصریح لفظ غنا کی کرکے تشریح معنے معمائی کی کردی ہی فتامل معنے معماے قطعه توانگری کے اول توان اور آخر گری ظاہر جسکا مجموع توانگری

ہوا یسار کا قلب راسی ہی بمعنی ثابت و استوار اور جو یسار کی را صرف کردی یعنے نرہی تو باقی کا قلب اسی ہی **محسنات کلام** ہزار ویکے اور غنا و توانگری اور مفلسی اول و آخر اور گری و اشک وغیرہ اور اور بہت خوبیان ہین **الاختلاف** شارح نے اسی کے معنے بریان اور مشتاق کے لکھے ہین مجکو تو لغت مین وہی ملے جو مین نے لکھے متن مطبوعہ مین درروز کے بجاے وروزا اور شمار کی جگہ شمار دا اور راسی کو راست ست غلط لکھا ہی —

نکتہ در لغت زر راندن را گویند و نقرہ قفا را اشارت ست بدانکہ زر را از پیش رو نباید ماند کہ زردے رو بدانست و نقرہ را از قفا بباید گذاشت کہ سپر دفع سیلے زیانست **قطعہ** بہ زر و سیم ہر کہ شد مغرور + نہ کشد جز زیان و ظلم زغم + عین را بین نمودہ صورت غین + سیم بنگر گرفتہ نقش ستم + **اللغات** زر اور نقرہ دونون کے معنے مصرح نے لکھدیے سیلے بر دو پاے معروف ضرب دستی کہ گردن پمارین اسطور پر کہ چار انگلیان سیدھی کرکے گدی ہاتھ کی تلوار کی طرح گردن پمارین غین بالفتح زیان یا ناخرید فروخت مین اور غبن بفتحتین خطا رلے اور تدبیر مین **معنے ترکیبی نثر** مصرح کہتے ہین کہ زر اور نقرہ انکے معنے جانتے ہو لغت مین کیا ہین زر کے راندن ہین اور نقرہ کے معنے قفا واضع نے اسمین یہ نکتہ رکھا ہی کہ زر کو اپنے سامنے نہ چھوڑے کہ سبب زرد روئی کا ہی اور نقرہ کو اپنے پیچھے رکھے کہ یہ سپر دفع سیلی زمانہ کی ہی **معنے ترکیبی قطعہ** جو کوئی سیم و زر پر مغرور ہوا وہ سوا زیان و ظلم کے غم سے اور کچھ نہین دیکھیگا دیکھو عین بمعنی زر کے ہی مگر صورت اسکی اور غین کی ایک ہی ایسے ہی سیم نقش ستم ہی **معنے معماے نثر** معنے معماے نثر اور قطعہ کے سب بیان مصرح سے واضح ہین حاجت اعادت کی نہین ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بنباید کی جگہ ببایدا اور بجاے صورت غبن کے غین غلط ہی —

نکتہ احوال بندہ چنان بہتر کہ در توانگری و درویشی اُفتان وخیزان باشد زیرا کہ اگر مدت توانگری دور و دراز کشد نزدیکست کہ از غفلت و غرور در لہو و لعب اُفتد

وبعتاب وعذاب مبتلا گردد نه بینی که چون در لفظ غناکه دامن اوالف ست ممدود شود سرود گردد
که برلہو ولعب دلیل ست **قطعہ** تمول ہمان مایه باشد بسند+ که لومت دہد گرشود منقلب+
وگر موی ازوی بکاہی عدد+ کشتی تل ونکبت ازو درعقب+ **اللغات** تمول مالدار ہونا
لوم بالفتح برا کہنا ملامت کرنا منقلب بالضم وکسر لام واگردنده وبفتح لام جاے واگردیدن
یا واگردیده شده عدد قصد کرنا اورارادہ کرنا تل بالفتح وتشدید لام پشته ریگ وتوده خاک
نکبت خواری وخستگی ودردمندی **معنے ترکیبی نثر** مصرح کہتے ہین که بنده کا حال ایسا
اچھاکہ آسودگی ومحتاجی مین اُفتان وخیزان ہو یعنے بنتا بگڑتا کبھی بگڑجاے کبھی سنبھل جاے
کسو اسیطے کہ اگر مدت آسودگی کی دیر ودراز ہوگی تو قریب ہی کہ غفلت وغرورسے لہو ولعب
اورواہیات مین پڑجاے اورعتاب وعذاب آلہی مین مبتلا ہو تو نہین دیکھتا کہ غنا بالقصر
جو لفظ ہی اور جب یہ غنا مد کے ساتھ دراز ہوگی سرود کے معنے ہوجاینگے کہ دلیل واہیات
کی ہی **معنے ترکیبی قطعہ** اکثر ہی کہ جب آدمی بکثرت مالدار ہوجاتا ہی اور اسوقت
مین جو کسی قدر مال بگڑجاتا ہی تو کچھ پروا نہین کرتا اسیلیے کہ اور موجود ہی اور جو بقدر
کفایت کے ہو تو اُسکے بدلنے بگڑنے مین آپکو ملامت وسرزنش کرتا ہی کہ کیون ایسا
کیا بس تمول اُسیقدر کافی ہی کہ درصورت انقلاب تجکو لوم وملامت کرے اور جو
اُس مایه بسند سے ایک موگھٹ جاے تو جانے کہ بعد اسکے مجکو تودہ خاک خواری ونکبت
کا اٹھانا پڑیگا یعنی یا تنا ہی تمول اچھا ہوتا ہی **معنے معماے نثر** دامن غنا کا الف ہی
مقصود جب یه الف ممدود ہوگا غنا ہوجائیگا بالمد یعنی سرود **معنے معماے قطعہ**
تمول کا قلب لومت ہی اور جب تمول سے نقطہ مو کو گھٹا ئینگے تل رہیگا **محسنات کلام**
غناکے ساتھ قید ذکر اون کی اسوجہ سے ہی کہ الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہی غیر متحرک بالاتفاق
اور جو کچھ ہین ظاہر ہین ــ
نکتہ توانگری ہمان مقدار کافیست کہ نا ے گلو را بواسطہ جمع مال از لقمہ پریشان
مانع باشد بنگر در لفظ غنا کہ پردہ الیست برروے نا **قطعہ** وفی آن مایه کفاف ست
کہ از مال کسان+ منع دارندہ کند از طمع نفسانی+ در قبول صلہ از غین غنی لے گوید+

نہ کشد لاجرم از منت کس شرمانی + بر سر نے ز غنی غین ہزار آسانیست + خود مثل ہست
کہ یک لنے و ہزار آسانی + **اللغات** وفی بمعنی کافی و بس کفاف بالفتح اندازہ کسی چیز کا
اور اُسقدر جو کفایت کرے غنا مالداری نا گلو و حلقوم شرمان بالفتح و زاے فارسی بیرونق
و غمگین بقول بعض شرم بمعنی کوہ و الف و نون نسبت بسبب انجماد طبیعت و افسردگی
کے شرمردہ اور اندوہگین پر اطلاق کرتے ہین و بہر سہ حرکت نیز نے بانسلی وغیرہ و حلقوم
معنے ترکیبی نثر یعنے آسودگی اُتنی ہی کافی ہی کہ نائے گلو کو بسبب جمع ہونے مال
کے لقمہ پریشان سے باز رکھے لقمہ پریشان وہ کہ کچھ کسی کا لیا کچھ کسی کا اور اپنا کام کیا
حرام حلال ننگ و عار کی پروانہ کی دیکھ کہ لفظ غنا مین ایک پردہ ہی روے نا پرای حلقوم
اور پردہ غین ہی اسواسطے کہ غین ابر و تیرگی کو کہتے ہین اور یہ دونون بمنزلہ پردہ کے
ہوتے ہین **معنے ترکیبی قطعہ** وافی کافی وہ مایہ کفاف ہی کہ لوگون کے مال سے مانع ہو
اور جو دارندہ اُسکے ہین اُنکو اسکی طمع نفسانی سے بچالے اور باز رکھے اور جو کسی کا عطا
وصلہ ہوا ور اُسکے قبول مین جو غین غنی کی نفی کہے اور انکار کرے تو اس صورت مین شاید
کسی کے احسان سے بیرونقی و غمگینی نہ اُٹھائیگا دیکھو لفظ غنی مین کہ نی کے سر پر غین ہی
جسمین ہزار آسانیان ہین اور خود مثل مشہور ہی کہ ایک نہین مین ہزار آسانیان
ہین جیسے کہتے ہین ایک چپ ہزار کو ہراتی ہی **معنے معماے نثر** بس یہی کہ غنا کا غین
پردہ روے نا کا ہی **معنے معماے قطعہ** غین غنی کے بعد لفظ نی موجود جو نفی کا ہی اور غنی
مین نی کے سر پر غین ہی جسکے ہزار عدد ہین **محسنات کلام** جمع و پریشان متضاد نا کیواسطے
لفظ پردہ کا کیسا مناسب مایہ اور مال مرادف نفسانی غنی شرمانی آسانی سب سے
نی نکلتا ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین وفی کی جگہ دنی اور بعد در قبول کے لفظ صلہ نہین ہی
شرمانی ہی کے بجاے تبرتانی —

نکتہ مال از تازہ روئی اول ما منماید کہ آبیست اما اگر در آخر او نظر صافی کنی و از
سراو بگذری ال یابی کہ لمعان سراب ست **قطعہ** ہر کو نہاد گنج چو برگشت از جہان +
در چنگ وارثان شود آن گنج او علم + وانکس کہ کرد جمع ندم جز ندید + بر عین جمعیت

زیر پیشانی درم + **اللغات** سراب وہی نمائش ریگ کی مثل آب ہندی دھوکا علم لتحتین
نشان اور بوٹہ دار کپڑا ازمد دردچشم و درد گردن **معنے ترکیبی نثر** مصرع کہتے ہین کہ مال ایسی
ایک تازہ روشنی ہی کہ اول تو مانند آب ہی لیکن جو صاف نظر سے دیکھا اور اسکے سرسے گذر جاؤ تب سوجھتا ہی کہ یہ تو آل ہی
کہ سراب کے سے لیے دکھا رہا ہی اور آل بمعنے سراب **معنے ترکیبی قطعہ** جسنے مال جمع کیا اور چھپایا اُسکا یہ حال ہوا کہ
جب وہ اس جہانسے لوٹکے اُس جہان کو گیا تو وہ مال وارثون کی لڑائی مین برملا اور علانیہ
ہوکے سب پر کھل گیا اور جسنے درم جمع کیے آخر وہ درم پریشان ہوے اُسنے پریشانی درم
سے اپنے جمع کرنیکی آنکھ مین سواے رمد کے کچھ نہ دیکھا اُسکے حق مین لوٹ کے وہ درم رمد
ہوگئے **معنے معماے نثر** مال کا اول لفظ ما ظاہر اور بنر مال میم ہی جب اس سے گذر
جائینگے ال رہیگا کہ مجموع مال ہوگا **معنے معماے قطعہ** جنگ کا قلب گنج اور درم
پریشان رمد **محسنات کلام** ازسراو بگذری کیسا ابلغ ہی کہ مال کا سر میم ہی نہونے
سے آل رہیگا اور نیز یہ کہ ترک کرے رمد نہ دید تینون لفظ ایک مشابہ ہین آب سراب
ما تازہ روصافی سرسبب مناسب یکدیگر جمع پریشان متضا در مدعین باہم
مناسب -

نکتہ در لفظ مال دو در میم چون غل واقع شد علامت امساک واغلال ید ست و
الف علامت بسط وایثار بید ولام کہ در سطح دورا وواقع ست نشان قبض و بسط
وعلامت توسط دارد و ہر کہ الف بسط واسراف رابمیم امساک ولام توسط از اطراف
نگہدارد نشان صحت ترکیب مال یابد بالام کہ ہم بر جمعیت دال باشد واگر در ابتدا
بہ الف اسراف اُلفت گیرد و در آخر خواہد کہ بہ میم امساک متمسک جوید جز الم افلاس
نہ بیند واگر در اول امساک نماید ودر آخر دست باسراف کشاید زود باشد کہ سرّ
فاقہ اش برملا فتد **رباعی** خواہی کہ از تو صرف شود رنج روزگار + درصرف مال راے
توسط نگاہ دار + کانکس کہ نقد راش در اسراف خرچ کرد + غیر از اسف ندید ز افلاس و
افتقار + **اللغات** غل بالضم وتشدید لام بندیکہ بر گردن نہند اغلال جمع غل بسط
بالفتح فراخی ووسعت ایثار برگزیدن قبض بکسر پنجہ سے اور روکنا ضد بسط اسراف

بے اندازہ خرچ کرنا ممسک چنگ ور زدن اسف بفتحتین سخت اندوہگین و خشمناک ہونا افلاس تنگدست ہونا
معنے ترکیبی نثر مصورحہ لفظ مال مین تصرف کرکے کہتے ہین کہ مال مین دو رمیم کا تو ایسا
واقع ہوا ہی جیسے دور غل کا جو علامت امساک اور بند کرنے ہاتھ کے ہی اور الف
علامت بسط و ایثار بیدر کی کہ الف کی طرح کچھ اپنے پاس نرکھے مجرد ہو جاے نہ نقطہ
نہ اعراب اور لام جو سطح مین دور میم کے واقع ہوا اور یہ سطح الف ہی کہ عمق نہین رکھتا
میم کا جو غل و بند ہی یہ نشان قبض و بسط کا ہی اور علامت توسط کی یعنے میانہ روی
نہ قبض نہ بسط اب اس کلام کا ماحصل بتاتے ہین کہ جو کوئی الف بسط و اسراف کو میم امساک
اور لام توسط کے ساتھ دونون طرف سے نگاہ رکھیگا نشان صحت ترکیب مال کی پائیگا
اور جانیگا کہ بیشک مال کی یہ ترکیب اس طور پر صحیح ہی اور ٹھیک اس لفظ کو وضع
کیا ہی لام کے ساتھ کہ جمعیت مال پر دال ہی یعنے مال جمع رہیگا اور اگر ابتدا مین صرف
الف اسراف سے الفت کی اور آخر مین چاہے کہ میم کے ساتھ قبض کرے یعنے بند
وہ شخص سوا ے الم افلاس کے نہ دیکھیگا اور اگر اول مین امساک کرے اور آخر
مین ہاتھ اسراف کا کھولدے اسکے فاقہ کا بھید بہت جلدی برملا ہو جائیگا معنے
ترکیبی رباعی یعنے اگر چاہتا ہی کہ رنج زمانہ کا مجھسے صرف ہو جاے اور بدلجاے
تو صرف مال مین راے توسط کا لحاظ رکھ نہ امساک کر نہ اسراف کسواسطے کہ جسنے
اپنے نقد را یعنے فکر کو اسراف مین خرچ کیا اسنے سواے اسف کے افلاس و محتاجی
سے اور کچھ نہین دیکھا معنے معماے نثر لفظ مال مین مصورحہ نے میم سے امساک
الف سے اسراف لام سے توسط نکال کے مال قرار دیا ہی پھر اسمین تین صورتین صرف
کی قرار دیکر توسط کے حال مین مال کا مال اور ابتدا مین اسراف آخر مین امساک
اسمین الم ٹھہرایا ہی کہ اول الف ہی آخر مین میم اور اول مین امساک آخر مین اسراف
اس سے ملا قائم کیا ہی کہ اول میم ہی آخر الف اشارہ یہ کہ وہی مال مال بھی ہی
الم بھی ملا بھی مال کا صرف لوٹ پوٹ کرنیسے ملا کے معنے ظاہر و آشکار معنے معماے
قطعہ صرف صرف تجنیس تام اسراف مین جو را خرچ ہو جائیگی اسف رہے گا

محسنات کلام قبض و بسط متضاد ألفت مین الف نکلتا ہی راے توسط در صرف مال کیسا خوب ہی کہ صرف کی رسے وسط مین ہی بھی ایسے ہی نقدر اکا اسراف مین خرچ کرنا افلاس مین بھی اسف موجود ہی **الاختلاف** شارح نے ملا کے معنے پری کے لکھے ہین اور ضد خلا وہ ملا ہی اس صورت کا بالکسر لغت مین لکھا ہی جو پری کے معنے مین ہی اور ملا بفتحتین وہ ہی صحرا و آشکارا کے معنے مین ہی جو یہان تہ پری کے معنے یہان لفظ سر کے ہوتے چسپان کب ہین ہاور اصلی معنے ہوتے مرادی معنے کیا معنے آسف کے معنے تاسف کے لکھے یہ بھی خلاف لغت کہ خشمناک و غمناک ہونے کے ہین شاید اسف اور تاسف کا ایک مادہ سمجھ لیا۔

:

نکتہ ایدرویش جاہ دنیا بصورت چاہیست و رتک او جز آہ نہ بینی و من منصب او نعمتے ست کہ جز صب یعنے ریختن آبروے عز از عقبش نیابی رباعی مہر یست زمیم بر سر منصب کل + چون بر داری نصب ملا بینی و ذل + ہر چند کہ شغل دنیوی تاج سرست + گم گیر بگردن کہ بود آخر غل + **اللغات** ذل بالفتح و تشدید خواری اور خوار ہونا عز بالکسر و تشدید ارجمندی ضد ذل غل بالضم و تشدید لام وہ بند جو گردن مین ڈالتے ہین یعنے طوق + **معنے ترکیبی** نثر ایدرویش دنیا کے جاہ کی اور چاہ کی ایک صورت ہی جسکے قعر مین سواے آہ کے اور کچھ نہین ہی اور من اسکے منصب کی ایک ایسی نعمت ہی کہ اسکے پیچھے صب یعنے آبرو عزت کی بہتونا لگا ہوا ہی **معنے ترکیبی رباعی** منصب کے سر پر مہر میم کی لگی ہی جب اس مہر کو توڑ کے دیکھیگا نصب بلا و ذل کا ہی پائیگا یعنے اس سے بلا و ذلت قائم ہوتی ہی اور ہر چند شغل دنیوی تاج سر ہی لیکن اپنی گردن پر اسکو کم لے کہ آخر اسکا غل ہی **معنے معماے** نثر جاہ و چاہ تصحیف یکدیگر اور دونون کے قعر مین آہ منصب مین من کا عقب صب ہی یعنی ریختن ادعاءٔ آبرو **معنے معماے رباعی** منصب مین مہر میم کے اٹھانے سے نصب رہتا ہی لفظ شغل کے آخر غل موجود شین اسکا تاج جسکے نقطے گویا مرداریہ تاج کے **محسنات کلام** چاہ و تک و من و نعمت آبرو و عز با ہم مناسب مہر میم منصب سر کلمہ میم **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے صب کے

جب غلط ہی۔

حکایت نابینائی را کہ چون نرگس ناتوانی عین را واسطہ جمعیت کردہ بود و چون لفظ جمع بسیار زر گرد آوردہ گفتندش اگرچہ ترکیب نظر از روشنائی بصورت بصر ست تنگ چشمی مکن کہ بہر نوع کہ باشد آفتاب عمر در گذارست گفت عجب کہ این خوردہ نمی بینید کہ چون عمر از عین عاری بود حاصلش مر ناخوشگواری بود قطعہ عین ست در لغت زر و خورچشم وچشمہ نیز + در ہر چہار نسبت معنی معین ست + یعنے کہ بے زر آب رخ و نور چشم نیست + کس را اگر مرتبہ خورشید روشن ست + اللغات گرد آوردن جمع کرنا نضر بالفتح زر بصر بفتحتین بینائی تنگ چشم بخیل و ممسک مر بالضم و تشدید را بمعنی تلخی معین بضم میم و تشدید یا مخصوص و مقرر کردہ شدہ معنے ترکیبی نثر ایک نابینا سے جنے کہ نرگس کیطرح ناتوانی چشم کو واسطہ اپنی جمعیت کا کیا تھا تشبیہ نرگس سے ناتوانی بصر اور جمع کرنے زر دونون مین ہی کہ اسمین بھی زر ہوتا ہی اور لفظ جمع کے مانند بہت زر جمع کیا لوگون نے کہا اگرچہ ترکیب نضر یعنے زر کی روشنائی سے بصورت بصر کے ہی اور زر آنکھون کا نور روشنی ہی لیکن تو تنگ چشمی اور بخل کیون کرتا ہی اسواسطے کہ آفتاب عمر کا ہر طرح اور ہر وقت گذار مین ہی اے روان اور دوان یعنے مفلس اور آسودہ دونو نکی عمر تیر ہوئی چلی جاتی ہی پھر بخل سے تکلیف کیون اٹھاتا ہی کہا تعجب ہی کہ تم اس باریکی کو نہین دیکھتے اور سب کچھ تو دیکھتے ہو کہ جب عمر عین یعنے زر سے عاری ہو گی حاصلش اسکا مر اور ناخوشگواری ہو گی مطلب یہ کہ بے زر کے عمر تلخ و ناگوار ہو جاتی ہی معنے ترکیبی قطعہ عین کے لغت مین چار معنے ہین زر اور خور اور چشم اور چشمہ اور چارون مین نسبت معنے کے معین ہی یعنے بے زر کے کسیکو آب و رونق رخ کی ہی نہ نور چشم کا ہی اگرچہ خورشید روشن کا سا رتبہ رکھتا ہی اسلیے کہ آخر وہ بھی عین ہی ہی معنے معمائے نثر لفظ جمع کے دو جز ہین ایک جم جسکے معنے ہین چیز بسیار دوسرا عین بمعنی زر کہ مرکب ہوگے بمعنے زر بسیار کے ہوا نضر بصر تصحیف ہمدگر عمر مین عین آفتاب اور مر بمعنی گذشتن کہ یہ عین مر پہ رکھا ہوا ہی جسکا اشارہ آفتاب عمر در گذارست ہی اگر لفظ عمر مین عین نہو گا مر رہیگا بمعنی تلخی معنے معمائے قطعہ اس

قطعہ کے معنے سوا اسکے اور کچھ معلوم نہین ہوتے کہ چارون عین ہین اور معین یعنے عین کردہ شدہ
محسنات کلام چشم نابینا کی نرگس سے کیسی الطف تشبیہ کی ہی کہ صورت آنکھ کی رکھتا ہے
اور بینا نہین تنگ چشمی اندھے کی نسبت کیسی خوب ہی نوع عمر عجب عین عاری
سب مین عین معین کیسا خوب لفظ ہی کہ مقرر و مخصوص اور عین کردہ شدہ دونون
معنے مین ہی اور انکے سوا ـــ

فصل فی الاثواب والدواب والحواشی والمواشی والخدم

نکتہ ثیاب فاخرہ کہ در نقش تبات فاجرہ است اگر بر طریق صورت و رسم در پوشند
عمامہ غمامہ غم و قبا فنائے نعم و پیراہن تیر آہن و ازار آزار بدن باشد مثنوی کلاہے
کہ بر سر کشی شد گوا + دلت زوست ہالک ترک وفا + کمر جز بطاعت مبند ای جوان + کہ
تشویش مرگ آیدت درمیان + لباسی کہ بر تفرقہ محتوی ست + پلاسی ست گرجامۂ
خسروی ست + اللغات ثیاب جمع ثوب جامہ فاخرہ گرانمایہ و نیکو تبات بفتح خز و
صوف و طیلسان و رخت فاجرہ بدو ناچیز غمامہ ابر سپید آزار بکسر دستار و شلوار
و تنبان و لنگی گوا مخفف گواہ محتوی گھیرنیوالا اور محیط ہونیوالا پلاس بفتح ٹاٹ اور کپڑا
کم قیمت و پشمینہ سطبر معنے ترکیبی نثر مصورح کہتے ہین جسکو لوگ ثیاب فاخرہ جانتے
ہین یعنے گرانمایہ اور خوب وہ تبات فاجرہ ہی ای خز و صوف بدکاری اگر موافق رسم
اور بطریق ظاہر پہنتے ہین یعنے بنظر خودنمائی و زیبائش کے بس اس صورت مین عمامہ
غمامہ غم کا ہی جو سر سے لپٹا ہوا ہی اور قبا فنائے نعم ای نعم اخرت کے کھونے والے
اور پیراہن تیر آہن دل کے پار ہونیوالا اور ازار آزار بدن حاصل یہ کہ خود تن کے
کپڑے جنکو پہن کے نمایش و زیبایش اپنی دکھاتا ہی اور بخلاف اہل معنے مثل اہل صورت
کے رسم اور ظاہر داری کر رہا ہی یہی اُسکے حق مین وبال و آفت ایک وقت مین ہو جاینگے

معنے ترکیبی مثنوی یعنے اگر کلاہ فقر کی سر پر رکھے یا سواے فقر کے اور پوراحق اُسکا ادا
نہین کیا تو وہ کلاہ ہی اس بات پر گواہی دے رہی ہی کہ تیرا دل ہالک ہی یعنے ہلاک
عقبے مین پڑنیوالا اور اگر پٹکا کمر پر باندھے تو سواے طاعت حق کے مت باندھ کہ تشویش
مرگ کی تیرے درمیان مین آنیوالی ہی اسیلیے جو لباس کہ تفرقہ پر محتوی ہی یعنے تفرقہ
اُسکو گھیرے ہوے ہی اگر وہ جامہ خسروی بھی ہی تو پلاس سے بدتر ہی اور تفرقہ یہ کہ
مرگ کے وقت تجھ مین اور اسمین ضرور ضرور جدائی ہو جائیگی یہ کلاہ و کمر کچھ نہین ہوگا
معنے معماے نثر ثیاب فاخرہ بتات فاجرہ عمامہ غمامہ قبا و فنا پیراہن تیر آہن ازار آزار
یہ سب تصحیف و نقش ایکدوسرے کے ہین معنے معماے مثنوی کلاہ کا دل ہلاک ہی
اور کمر پریشان مرگ کاف گاف معا مین ایک ہی لباس مین تفرقہ ہونے سے پلاس
ہوتا ہی محسنات کلام ثیاب اور نقش اور صورت اور رسم کہ بمعنی نشان کے ہی
اور بدن اور سر اور کلاہ اور دل ترک کمر میان پلاس لباس جامہ سب مراعات و مناسبات
یکدیگر سے ہین الاختلاف شارح نے نبات بمعنی گیاہ کے لکھا ہی مین نے بتات یعنے
صوف و خزاب سمجھنے والے نبات اور بتات مین چاہیے جسکو مناسب محل سمجھین
اور غمامہ کے معنے بینی و چشم بند شتر و سر بند اور یہ کہ یہان اول مستعمل ہین کہ وہ بینی
ہی اور مین نے موافق لغت کے ابر سفید کے اور پلاس بمعنی کلیم کے یہ تو ہو سکتے ہین متن
مطبوعہ مین بتات کی جگہ ثبات اور تیر آہن کو پیراہن لکھا ہی۔

نکتہ ایدرویش از اثواب زینت دنیوی کنارہ گیر کہ تشریف ثواب آخرت یابی سراپاے
عین وجود خود را بخلعت حق بیاراے تا خلعت وصول قربت بینی قطعہ تا شود رایت
مجرد از عنا ہمچون مسیح + جامۂ آرایش و رعنائی کن از تن برون + بر تن درویش
نیلی پوش دریادل کلیم + شد چو نیلوفر گلے بالاے بحر نیلگون + ہر کہ با تاج نمد سلطان
والا شد گرفت + پیش نامش اطلس چرخ نگون بالاے نون + اللغات اثواب جمع
ثوب بمعنی جامہ خلت بالضم و تشدید لام دوستی و دوست خلعت کپڑے سیئے ہوے
جو کسی کو پہنائین و مال گزیدہ مسیح دوست اور بہت پھرنے والا اور دروغ گو و لقب

حضرت عیسی اور دجال کا بقول بعض لقب دجال کا بروزن مسکین کے ہی اور لقب حضرت عیسیٰ کا بروزن صحیح کے نیلوفر ہندی کنول اور پھول کلیم کمل بحر نیلگون آسمان اور نیلوفر مراد آفتاب سے ہی معنے ترکیبی نثر مصرح کہتے ہین ایدر و نیش اثواب یعنے لباس زینت دنیا سے کنارہ کر تو خلعت ثواب آخرت کا پائیگا اور سراپا مین اپنے وجود کو خلعت حق سے آراستہ کر تو خلعت وصول قربت آلہی کا دیکھیگا معنے ترکیبی قطعہ یعنے یہ جامہ آرایش ورعنائی دنیا کا اپنے تن سے اُتار تب راے تیری مجبر در نج وعنا سے مثل مسیح کے ہو جاے جو ہمیشہ خرقہ دوزی کرتے رہتے تھے اور کبھی ثابت کپڑے سے بھی رغبت نکی اور جو فقیر نیلی پوش دریا دل ہی اُسکے جسم پر کلیم ایسا خوشنما معلوم ہوتا ہی جیسے بحر نیلگون مین کنول کا پھول اور آسمان کبود مین آفتاب پھر اس سے زیادہ زیب وزینت کونسی ہی اور جو کوئی تاج نمد کا رکھکے سلطان والا ہوا اُسکے نام کے آگے چرخ نگون نے بالاے نون پکڑا تعظیماً یعنے خمیدہ ہوگیا جیسا کہ خمیدہ ہی معنے معماے نثر اثواب کے اول الف ہی جب اس سے کنارہ پکڑے گا ثواب رہیگا اور جو عین کو خلت مین لائینگے خلعت ہو گا معنے معماے قطعہ آرایش کا جامہ کہ مراد اول آخر سے الف وشین ہی جب اُتار ڈالا جائیگا راے رہیگا اور رعنائی کا جامہ را اور یا ہی اسکے نکال ڈالنے سے عنا رہتا ہی کلیم مین لفظ کل بالاے یم واقع اطلس کو چرخ دینے سے سلطا ہوتا ہی اور جب نون نام کا اسکے سامنے آئیگا سلطان ہو گا محسنات کلام عین ووجود مرادف کلیم کا یہ لفظ ایسا ایراد کیا ہی کہ بصورت کلیم بکاف عربی کے ہی جو مناسب مسیح کے ہی نیلی پوش نیلوفر نیلگون تینون مین لفظ نیل نکلتا ہی چرخ واطلس کیسا ابلغ ہی کہ اطلس چرخی بھی ہوتا ہی بالا نون کیسے خوب ہین الاختلاف آخر شعر مین جو نون ہی شارح نے اسکو ماہی کے معنے مین لکھا ہی اور معنے شعر کے یہ ہر کہ قناعت بہ کلاہ نمدی کردو اکمال رعنا بآن داد درحق او تاج سلطانی شمرد و در پیش رو نام خود چرخ نگون میگیر دھرا ہی ماہی کہ در زمین ست یا ہمراہ برج حوت ذکر خصوص برج حوت تاکیداً است یعنے آسمان وزمین پیش رو نام او میگردند انتہی یہ معنے شارح کے ہین اسنے معلوم ہوتا ہی کہ بالا مین جو با ہی اسکو

معیت کے معنے مین لیا ہی اور نہین معلوم لا کو کہان میٹ دیا نفی کر دیا اب سمجھنے والے آپ سمجھ لینگے ۔

نکتہ مفلس محتاج کہ چون الف ہیچ ندارد چون درمیان جامہ فاخر آید از اطراف فخرے و نازشے باحولش ببند و خیل کہ سیماے خیر بید در ناصیہ دارد ہر کہ بر میخ طویلہ کہ ہیات الف دارد بہ بند د شک نیست کہ خیلاو تکبر حاصل کند قطعہ ولی کز زی نو یا بد نواے + طمع دارد زہر کس دلنوازی + غلام ترک بر تازی چو بنشست + نخیزد زو بغیر از ترکتازی + اللغات خیل اسپان و سواران سیما بالکسر علامت طویلہ وہ رسی جس سے چار پایون کے پانون باندھتے ہین اور رسی طویل جسمین پانون چارپایے کا باندھکر چھوڑ دین تو چہ تا پھرے مجازاً اصطبل خیلا بالضم و فتح یا تکبر کرنا اور گمان کرنا زی بالفتح و تشدید یا جامہ و لباس نوا بفتحتین سامان و اسباب ترکتازی بالضم مطلق تاختن و غارتگری اور مثل ترکون کے دوڑنا ترک بالضم نام قوم منسوب بہ ترک کہ فرزندان نوح علیہ السلام سے تھا معنے ترکیبی نثر مفلس محتاج کہ الف کی طرح کچھ نہین رکھتا جب لباس فاخر پہنتا ہی اطراف سے نہایت ہی فخر و نازش اپنے بیچ مین سمجھتا ہی اور خیل یعنے گھوڑا کہ علامت خیر بیدگی اپنی پیشانی مین رکھتا ہی لیکن جو کوئی میخ طویلہ پر کہ ہیئت الف کے ہی باندھ لیتا ہی کچھ شک نہین ہی کہ وہ خیلا اور تکبر حاصل کرتا ہی معنے ترکیبی قطعہ جو دل کہ زی نو یعنے لباس نو سے کچھ سامان و نوا حاصل کرتا ہی وہ ہر کسی سے اُمید دلنوازیکی رکھتا ہی کہ ہر کوئی میری دلنوازی کرے مثلاً غلام ترک جہان تازی پر سوار ہوا اُس سے سوا ترکتازی اور لوٹ کے اور کوئی بات نہین پیدا ہوتی معنے معماے نثر لفظ فاخر مین فخر ہی جسمین الف آگیا ہی خیل و خیر بید یعنے بد و نر اور نوکی پیشانی نے ہی اور جب خیل کو میخ الف پر باندھینگے خیلا ہوگا معنے معماے قطعہ لفظ دل جو زے اور نوا کے مقارن ہوگا دلنوازی حاصل ہوگی اور ترک جب تازی پر سوار ہوگا ترک تازی ہو جائیگا محسنات کلام الف سے تشبیہ وہی بے نقطہ اور بے اعراب ہونے مین ہی نو نوا دلنوازی کہ دلنوازی مین بھی نوا اور نوا موجود ہی ایسے ہی ترکتازی کہ تازی اور ترک اس سے نکلتا ہی کیسے خوب لفظ ہین الاختلاف نقل مطبوعہ مین پہلے ہی مفلس کی جگہ مفلسے اور خیر بید کو خیر بید خیلا و تکبر کی جگہ خیل او تکبر غلط ہے

ایسی ہی بہت غلطیان ہین —

نکتہ اسپ گوہری آنست کہ دندانہای پہلویش از لاغری چون سین ظاہر شود ہنوز از روانی سر و پایش آب باشد و مرکب بے بنیاد آنست کہ چون میم ورے نامش تلخے و بدعنانی نماید از تک او جز کب و درسر آمدن نیاید **قطعہ** نون سمند اگر قدمش رہبر نکوست از حسن و تازگی سمن چار پا بود + وان بارہ کہ پای برہ مستقیم نیست + لنے بارگیر بار سوار از عنا بود + **اللغات** کب سرنگون کرنا ایسے ہی درسر آمدن چار پا چار پایہ بارہ اسپ بارگیر گھوڑا اور ہرشی سوار ہی ولادنے کی **معنے ترکیبی نثر** اسپ اصیل وہ ہی کہ دندان اسکے پہلو کے لاغری سے تو سین کی طرح ظاہر ہون یعنے لاغری سے تو ایک ایک پسلی دکھاتی ہو پھر بھی روانی سے سر و پا اسکا آب ہوا ی نہایت نرم رفتار اور مرکب بے بنیاد وہ ہی کہ جب میم ورے اسکے نام کی تلخی و بدعنانی ظاہر کرے تو اسکی چال و تک سے سوا اوندھا گرنے اور درسر آمدن کے اور کچھ ظاہر نہو **معنے ترکیبی قطعہ** نون اس سمند کا کہ جسکا قدم رہبر خوبی کا ہی حسن و تازگی سے ایسا ہی جیسے ایک سمن چار پا چار پا باعتبار چار پنکھڑیون کے یعنے محظوظ و مسرور کرنیوالا اور وہ بارہ جسکا پانون راہ پر مستقیم نہین ہی وہ بارگیر نہین ہی بلکہ رنج و دقت سے بار خاطر سوار کا ہی **معنے معماے نثر** اسپ مین حرف سین گویا اسکی پسلیان ہین بلحاظ دندانون کے اور سر و پا اسکا اب جب سین اس آب کا پہلو ہوگا اسپ ہوگا مرکب بے بنیاد مرگ ہی کاف عربی فارسی کا معما مین ایک ہی اور یہی مرکب میم ورے مرمعنے تلخی اور آخر اسکے کب بمعنی سرنگون کرنے کے دونون کی ترکیب سے مرکب ہوجائیگا اور نیز با کو اگر کاف کے سر پر لائینگے جیسا کہ اشارہ درسر آمدن کا ہی تک ہوگا کہ با و تا و کاف و گاف معما مین ایک ہین **معنے معماے قطعہ** سمند کے اول لفظ سمن ہی اور جب یہ چار پا ہوگا یعنے دال چار عدد والی ملحق ہوگی سمند ہوجائیگا بارہ مین لفظ پا اور رہ دونون موجود جب بارہ کا پانون جو ہا ہی مستقیم نہ ہیگا بار ہوجائیگا **محسنات کلام** پہلو کو سین کے دندانون سے تشبیہ کرنا باعتبار برابر ہونے دونون کے ہی لفظ چار پا کیسا ابلغ ہی کہ اسپ بھی چار پا ہی اور سمن بھی

چارپا اور دال بھی جو قدم سمند کا ہی وہ بھی چار سد والی اور تیز تیز و چالاک چیز کو بھی کہتے ہین کہ اسکے
چار پاؤن ہین بارہ برہ تجنیس زائد بار گیر مین بھی لفظ بار ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین
گوہری آنست کی جگہ گوہری ست بدعنانی کے بجاے دہد غلط ہی۔
نکتہ ایدرویش اگرچہ سیر فرس را بر سر علامت فرست امارا رورا موجب تفرقہ سفر ست
دل ببغل مدہ کہ سبب لعل یعنے فساد دل ست ابل راجع مکن کہ پریشانی بال و بلا را
شامل ست سر بقرہ ببر کہ موسی وار قرہ عین ابرار گردی و از حمیر کنارہ گیر کہ چون عیسے میر لشکر
احرار شوی از پوست اغنام بگذر تا مغز غنا یابی دل از احشام بردار تا آم یعنے نیت
تجرید خالص گردانی مثنوی اسپ بجا ہمت فگند از ہوس + چاہ ببین در تک پای فرس +
ہر کہ کشد از سر استر عنان + ستر امان باشدش از کودنان + مایہ ترکیب شتر شت و راست +
ز و نشود جمعیت رای راست + ہر کہ دہد دل ز جہالت بشور + جز دل شورش ندہد جور دور +
وز غنم آنکس کہ دلش خرم ست + قامت نونش بمیان غم ست + اللغات فرس بفتحتین
اسپ فر بالفتح و تشدید را زیبائی بغل بفتحتین ہندی خچر ابل بکسرتین شتر بال دل و تن
بقرہ بفتحتین گاؤ قرہ عین روشنی و خنکی چشم ابرار بالفتح نیکو کاران حمیر خر احرار آزادگان
اغنام جمع غنم گوسفند وغیرہ احشام بالفتح چاکر و غلام آم بالفتح و تشدید میم آہنگ کردن
استر بالفتح خچر ثور بالفتح گاؤ روث بالفتح ہندی گوبر غنم بفتحتین گوسپند وغیرہ معنے ترکیبی نثر
مصرحہ کہتے ہین ایدرویش اگرچہ سیر فرس کے سرپہ علامت فر کے ہی ای خوبی و بزرگی لیکن
مسافر کو سفر مین بڑے تفرقہ اور پریشانی کا موجب ہی جس سے پیادہ چلنا بہتر دل بغل
یعنے خچر سے بھی مت لگا کہ سبب لعب اور خرابی دل کا ہی اور شتر بھی جمع مت کر کہ پریشانی
بال و بلا کو شامل ہی سر بقرہ یعنے گاے کا کاٹ کہ موسی کی طرح قرۃ العین ابرار و نیکون کا
بنے اور حمیر سے بھی کنارہ کر کہ عیسی کے مثل میر لشکر احرار کا ہوئے اغنام کے پوست
سے علیحدہ ہو تو مغز غنا کا حاصل کرے احشام سے دل اٹھالے تو آم یعنی نیت تجرید کی خالص
ہو جاے معنے ترکیبی مثنوی اگر تجکو ہوس فرس یعنے اسپ کی ہی تو جان لے کہ یہ تجکو چاہ
مین ڈالیگی کسواسطے کہ اسکے قدم کے نیچے چاہ ہی اور وہ رس بمعنی چاہ کے ہی اور جو کوئی

استر کے سر سے باگ اُتار لیگا اور ترک کریگا اسکے لیے کو دنون سے پردہ پوشی امان کی ہی اور
کودن اہل دنیا جو ان چیزون مین مبتلا ہین شتر کی ترکیب شت اور رے سے ہی اور شت
پریشانی پھر رائے راست کو جمعیت اُس سے کیسے حاصل ہو لیکے اور جو جاہل جہالت سے
ثور مین دل لگاتا ہی اسکو دل ثور کا جو روث یعنے سرگین ہی زمانہ ظالم دیتا ہی اسکے سوا کچھ نہین
اور جسکا دل غم سے خوش ہی اُسکا قامت خمیدہ ہیچو نون غم کے درمیان مین ہی ہمیشہ غم مین
رہتا ہی چنانچہ مشہور ہی غم نداری بز بخر معنے معمائے نثر سیر کا سر سین ہی جب لفظ فر اسکے سر پر
آئیگا فرس ہوگا اور سفر پریشان فرس بغل کا قلب لعب علین غین معامین یکسان ہین اہل
کے پریشان ہونے سے بال وبلا حاصل ہوتا ہی سر بقرہ کا با ہی جب کاٹا جائیگا قرہ رہیگا حمیر
کا کنارہ حا ہی جب اس سے کنارہ کرینگے میر رہیگا پوست اغنام کا الف و میم ہی جب
اس سے علیحدہ ہونگے غنا رہیگا جو اس لفظ کا مغز ہی احتشام ہرگاہ اس سے دل اُٹھا لینگے
جو حشا ہی ام رہیگا معنے معمائے مثنوی فرس کا تک رس ہی بمعنی چاہ استر مین الف بمنزلہ
عنان کے ہی جب اسکے سر سے اُتار لیا جائیگا ستر رہیگا شتر کے لفظ مین شت ورا دونون موجود
ثور کا قلب روث ہی غم کا دل نون ہی اور اطراف سے اُسکے غم نکلتا ہی محسنات کلام
سیر و سر راہ رو اور سفر دل اور بغل کہ بغل مین بنظر لفظ دل کے ایہام بھی ہی اہل کے ساتھ
لفظ جمع کا کہ واحد اسکا نہین ہی یہی واحد یہی جمع بھی ہی بقرہ کے ساتھ حضرت موسیٰ کا ذکر کہ
انکو ایک گائے کے ذبح کرنیکا جو سامری نے ڈھالی تھی حکم ہوا تھا ایسے ہی حضرت عیسیٰ کے
ساتھ ذکر حمیر کا کہ انکی باربرداری کا تھا نہ سواری کا اور موسیٰ کی رعایت سے لفظ قرہ کا
کہ قرہ عین لی ولک انکی نسبت حضرت آسیہ زوجہ فرعون نے کہا تھا بدرخواست ارادہ
انکی پرورش کی اور استر و ستر کہ ستر مخفف استر کا بھی ہی اور ثور و جور اور دور اور استر
کے ساتھ کودن کہ اسپ کم رفتار اور پالان کے معنے مین بھی ہی اور رائے راست کہ
فکر کے معنے مین بھی ہی اور شتر مین را موجود ہی اور سوا انکے سب صنایع بدایع سے ہین اور
قصہ حضرت موسیٰ اور عیسیٰ کا پورا پورا تفسیرون مین لکھا ہی اگر کوئی طالب کل کا ہووے تو
فلیرجع الی التفسیر الاختلاف شارح نے کودن کے معنے مین لکھا ہی کہ مزاج حیوان کے

اُسکے چہرواہے مین اثر کرتے ہین اور اسکو لکھا کہ حدیث سے ثابت ہی کہ شتر کے مزاج مین تکبر ہی
لہذا شتربان بھی متکبر ہوتا ہی اور گوسفند کے مزاج مین فقر کہ فقر شبان کا اسی سے ہی اور
خچر اسپ و خر سے مرکب ہی اُسمین حماقت و کودنی بہت ہی بس جو اس سے آمیزش کریگا
اُسمین بھی حماقت بہت ہوگی بس جو خچر سے الگ رہیگا وہ کودونسے خلاص پالے گا
انتہی اور مین نے مراد اہل دنیا سے لی ہی جیسا کہ کہا ہی شعر دنیا ہیچ ست و کار دنیا ہمہ ہیچ +
اے ہیچ زبہر ہیچ در ہیچ مپیچ + **الاختلاف** متن مطبوعہ مین پہلا فقرہ یون شروع کیا ہی (اید روش
اگر فرس را بر سر علامت فراست اعارہ روا را) اور اصل کتاب مین یون ہی مع بعض
غلطی کے جو نسخہ ہذا مین لکھا گیا تھا ذل ببغل کو دل بیغل اور بجاے لعب کے تعب اہل کو
اہل بجاے ستر شر غلط لکھا ہی۔
نکتہ مرکب کہ تک ندارد مرگ بے پایان ست و چاکر کہ ثبات رایش نبود چاک جان **قطعہ**
آفت بیکرانہ اند افراس + چون ندارند سر زخوی و غل + ور گذشتند از سر خدمت + تن
خدام ہست دام حیل + **اللغات** تک قدم جنان جان آفراس جمع فرس حیل جمع حیلہ
معنے ترکیبی نثر جس مرگ مین کہ چال و قدم نہین ہی وہ مرگ بے پایان ہی اور جس نوکر
کی راے مین ثبات نہین ہی وہ چاک دل جان کا ہی اے زخم **معنے ترکیبی قطعہ** جو آفراس
کہ کھوٹی عادت نہین چھوڑتے آفت بیکرانہ ہین یعنے اُف کہ کلمہ افسوس کا ہی اور جو خدام
سر خدمت مین کنارہ کرین تو اُنکا تن دام حیلون کا ہی یعنے بہانے بناتے ہین **معنے معماے**
نثر مرکب کا تک بے ہی بے تک ہونے سے مرگ رہیگا اور چاکر کی را اگر ثابت نرہے گی
چاک رہیگا **معنے ترکیبی قطعہ** آفت بیکرانہ اُف ہی خدام کا سر خا ہی اگر اس سے
درگذرینگے دام رہیگا افراس مین لفظ راس بمعنی سر کے ہی اگر سر نر کھینگے تب بھی اُف
ہوگا **محسنات کلام** ثبات رایش کیسا خوب ہی ایک یہ کہ را اُسکی ساقط کیجاے
دوسرے یہ کہ راے اُسکی متزلزل ہو **الاختلاف** شارح نے اس نکتہ مین ایک معما خدمت
مین بھی نکالا ہی کہ بعد اسقاط خا کے ذمت رہیگا جو مقابل مدح کے ہی اول تو ذمت نکلتا
نہین دمت بدال مہملہ نکلتا ہی اور مانا دال ذال معما مین یکسان ہین تاہم مصرح سے

کوئی اشارہ اسکا نہین ہی پھر کیسے صحیح جانا جاے بس محسنات کلام سے ہی نہ معما۔
نکتہ درلفظ خدم خدرو ئیست و میم ہیئت دہن خدم آنست کہ روے از دہن مخدوم نگرداند یعنے پشت بر سخن او نکند وتب در تبع ہلاک ست وعین چشم یعنے تبع باید کہ ہلاک خود پیش چشم متبوع معین بیند یعنے جان خود فداے نظر او کند قطعہ خواجہ را آنزمان ولا گردد + کز سر خویش بگذرد مولا + بندہ اندم چو شمع زندہ شود + کہ کند رُخ زبندگی زیبا + اللغات خدم بفتحتین چاکران وغلامان خد بالفتح وتشدید دال رخسار تبع بمعنی پیروان جمع وواحد ہر دو ولا بکسر دوستی ومحبت مولا بفتح میم ولام غلام آزاد کردہ شدہ معنے ترکیبی نثر لفظ خدم مین خد بمعنی رو کے ہی اور میم بہیئت دہن بس خدم وہ ہی کہ منہ دہن مخدوم سے نہ پھیرے یعنے اسکی بات پر پشت نہ کرے اور پیچھے نڈالدے اور تبع مین تب ہلاکت ہی اور عین چشم ہی یعنے تابع کو چاہیے کہ ہلاک اپنا پیش چشم متبوع کے معین دیکھے یعنے جان اپنی اسکی نظر پر فدا کرے معنے ترکیبی قطعہ خواجہ کو مولا سے اسوقت ولا ومحبت ہوتی ہی کہ مولا اسکی رفاقت مین اپنے سر سے گذر جاے اور بندہ اسوقت شمع کی طرح زندہ ہوگا کہ رُخ اپنا بندگی سے زیبا کرے معنے معماے نثر خدم مین خد بمعنی رو اور میم بمعنی دہن دونون موجود ہین ایسے ہی تبع مین تب ہلاک اور عین بمعنی چشم معنے معماے قطعہ مولا کا سر میم جب اس سے گذر جائیگا ولا حاصل ہوگا بندہ کا رُخ باہی اگر اس باکوزے کریگا زندہ ہوگا جسکا اشارہ زیبا ہی یعنے بے کوزے کرے محسنات کلام خدرو ہیئت دہن پشت مناسب یکدیگر شمع سے تشبیہ شگفتہ رو مین ہی یعنے خوش خوش خدمت بجالاے الاختلاف متن مطبعہ مین (درلفظ خدم خداست) بجاے اسکے جو نسخہ ہذا مین ہی اور بجاے تبع تیغ اور دوسری جگہ بھی تبع کو تیغ ولا کو ولی غلط لکھا ہی۔
نکتہ غلام بیغم لاے سیاہ باشد وشاگرد پاک دامن شاکر ونیک خواہ قطعہ آنکو غم غلام شناسد بلاے دل + صافی شدہ زلاے غم آزاد یابیش + وآنرا کہ اوستاد فنون فراغت ست + شاگرد دگر ندارد از ان شاد یابیش + اللغات شاگرد اصل معنے

اسکے خادم کے ہین مجازاً تلمیذ شاگرد شاگر گذار لاے کیچڑ اوستاد مین واو اشباع کی ہی **معنے ترکیبی** نثر غلام بے غم جو پروا مالک کی نہین کرتا اور غمخوار اُسکا نہین وہ لاے سیاہ ہی یعنے کالی کیچ جسمین مالک اندھا ہوا ہی اور شاگرد پاکدامن شاکر اور نیک خواہ **معنے ترکیبی قطعہ** جو شخص کہ غم غلام کا بلاے دل جانتا ہی اور اس بلا مین نہین پڑتا وہ صاف و بے کدورت ہی تو اُسکو لاے غم سے آزاد پائیگا اور جو کوئی کہ فنون فراغت کا استاد ہی یعنے فراغت کے فن مین فراغ حاصل کیے ہوے ہی اگر شاگرد نہین رکھتا تو اُسکو خوب شاد و شادان پائیگا **معنے معماے** نثر غلام کے اول آخر غم ہی بیچ مین لاے شاگرد کا دامن دال ہی جب پاکدامن ہوگا شاکر رہیگا **معنے معماے قطعہ** جب غلام سے لاے غم جاتی رہیگی صفا و آزادی حاصل ہوگی جو مستلزم رفع لاے غم کو ہی لفظ شاگرد مین شاد اسکے اول آخر ہی بیچ مین گر اگر گر ندارد ہوگا شاد رہیگا جیساکہ اوپا گر ندارد سے کیا ہی **محسنات کلام** لاے سیاہ غلام جو اکثر حبشی ہوتے ہین اور کالی کیچ دونون کے واسطے کیسا مناسب ہی آزادو صافی غلام کے لیے اور کیچڑ کے واسطے خوب اُبلغ ہی اُستاد شاگرد فنون فراغت دونون مناسب اور نیز یہ امر بھی کہ شعر آخر مین شاگرد تلمیذ اور خادم دونون معنے مین ہوسکتا ہی دونون کی رعایتین موجود **الاختلاف** اصل کتاب مین غلام بے غم بلاے سیاہ باشد غلط معلوم ہوتا ہی اسلیے کہ مخل معنے معمائی کا ہی اور لاے سیاہ صحیح کسواسطے کہ غلام مین لا نکلتا ہی نہ بلا عجب کہ شارح نے اپنے معنے ترکیبی مین بلاے سیاہ لکھا ہی اور معنے معمائی مین لاے سیاہ اور اسکے ساتھ یہ کہ بلا سیاہ گفتن بملاحظہ مقارنت باست یہان تو سولے باشد کی باکے اور کوئی با ہی نہین سو اُس سے کیا ہوتا ہی خدا یا لاے سیاہ کیا بُرا ہی جو خواہی نخواہی بلاے سیاہ ٹھہرائین اور تسویلین تاویلین کرین اور ادعا ٹھہرائین لاے سیاہ بھی تو متعارف ہی۔

حکایت سرداری گرفتہ خوے بود کہ گردن خدم از احتمال اغلال او چون دال خم گرفتہ و تن عبید زیر آفتاب چشم خنجر گذارش چون بید لرزان شدہ گفتندش دامن خدم بخون میالاے کہ روی خوف بردم فرمان تو نہادہ اند و عبید زیر دست را میازار کہ چشم رجا

بر قدم طلب احسان تو دارند گفت بندہ راچون بند نباشد ہاکہ بر قصد بزرگی شامل ست
باوی بماند و غلام راکہ غل بردارند دام کہ تہیہ پیشوائی ست ازو ظاہر شود **قطعہ** بردہ ہر کہ
کہ کم کند رہ خویش + بد بود نزد اہل فوز و فلاح + زان بود غین ولام نام غلام + کہ غل آرد
غلام را بہ صلاح + **اللغات** گرفتہ خو تند و درشت خو خدام بالضم خادمان اشتمال بر داشتن
عبید بالفتح جمع عبد دم بالفتح خون و نفس و سخن و ہنگام رجا بالفتح امید فوز خوبی مقصد کو پہونچنا
فلاح بالفتح رستگاری و پیروزی و بقا اور خیر و نیکی مین رہنا غل بالضم و تشدید لام بند کردن
معنے ترکیبی نثر ایک سردار تندخو پر غضب تھا کہ گردن خادمون کی اُسکے اغلال کا بوجھ
اُٹھاتے اُٹھاتے دال کی طرح خم ہوگئی تھی اور تن عبید یعنے غلامونکے نیچے اُسکے آفتاب چشم
خنجر گذار کے بید کیطرح لرزان ہورہی تھی مطلب یہ کہ جب جسکی طرف دیکھتا تھا تو ایسا دیکھتا تھا
کہ گویا خنجر مارا لوگون نے اُس سے کہا کہ دامن خدم کا خون سے کیون بھرتا ہی یہ تو خوف کا
منھ تیرے دم فرمان پر رکھے ہوے ہین اور عبید زیر دست کو کسلیے ستاتا ہی کہ انکو تو چشم
اُمید کے قدم پر تیرے طلب احسان کے ہی یعنے اُمیدوار و طالب تیرے احسان کے ہین
کہا بندہ مین جو بند نہوگی تو اُسکے ساتھ ہا رہیگی جو قصد بزرگی پر شامل ہی یعنے پھر وہ ارادہ
بزرگی کا کرتا ہی اور غلام سے جو غل اُٹھالین تو ام کہ تہیہ پیشوائی کا ہی اُس سے ظاہر ہوتا ہی
معنے ترکیبی قطعہ بندہ جب اپنی راہ بھول جاے اور دوسری راہ اختیار کرے تو
وہ اہل فوز و فلاح کے نزدیک نہایت ہی بد ہی غین ولام سے جو غلام کا نام رکھا ہوا ہی
یہ اسی واسطے ہی کہ غلام کو غل ہی ٹھیک بناتا ہی **معنے معماے نثر** لفظ خدم مین دال
گردن ہی جسکو ادھر اُدھر سے خم پکڑے ہوے ہی عبید کا آفتاب عین ہی اور اسکے نیچے
لفظ بید دامن خدم کا دم ہی بمعنی خون رو بے خوف خا ہی جب اسکو دم پر رکھینگے خدم
ہوگا بید مین عین چشم ہی اور قدم طلب کا با اور بعد انکے ید جو مجموع عبید ہی بندہ مین
جو لفظ بند نہوگا ہا رہیگا غلام مین اگر لفظ غل نہوگا ام رہیگا **معنے معماے قطعہ** بردہ سے
جو لفظ رہ کم ہوگا بد رہیگا غلام کی ترکیب غین ولام سے ہی جسکا مجموع غل ہی اور یہ غین
مسمائی اور لام اسمی مراد ہی **محسنات کلام** آفتاب چشم باعتبار حرارت غضب

ونیز برعایت چشم کہ اسمین بھی آفتاب ہی باقی خوبیان ظاہر ہین۔

فصل فی الاماکن والدور والمساکن والقصور

نکتہ رت یعنے رئیس راچون عماے غفلت و غرور پیش آید ز خلقان بر سر عمارت کند نمی بیند کہ تا چشم بکشاید آن عمارت از پا در آید و مار مظلمہ در گردن او بماند قطعہ بردار پردہ از سر آباد روزگار + تا بنگری کہ حاصل او غیر باد نیست + ہر کو درین سراے مجازی مدار و دار + زیر و زبر بساخت تحقیق را دنیست + اللغات رت کے معنے خود مصرح نے لکھدیے عما بفتح و تخفیف گمراہی و نابینائی عمارت بالکسر آبادی اور آباد کرنا مظلمہ بالفتح و کسر لام ظلم کرنا اور دادخواہی کرنا راد بفتح جوانمرد وسخی اماکن جمع الجمع امکنہ کہ جمع مکان کی ہی دور جمع دار مساکن جمع مسکن قصور جمع قصر معنے ترکیبی نثر رت یعنے رئیس کو جب غفلت و غرور کی عما دکوری پیش آجاتی ہی تو مخلوق کا زر سر عمارت کا بناتا ہی اور اسمین خرچ کرتا ہی اور نہین دیکھتا کہ جبتک پلک مارکے آنکھ کھولے اتنی ہی دیر مین وہ عمارت از پا در آمدہ ہوجاتی ہی اور مار ظلم و ستم کا اسکی گردن مین رہتا ہی معنے ترکیبی قطعہ یہ جو آبادی زمانہ کی ہی اسواسطے کہ آباد بمعنی آبادی کے بھی آتا ہی اس سے پردہ اٹھا پھر دیکھ کہ بادہی باد رہتا ہی ای بیہودہ اور بیکار جس سے کچھ حاصل نہین پس جسنے اس سراے مجازی مین اپنے دار مدار کو زیر و زبر نہ کیا بیشک وہ شخص راد نہین ہی معنے معماے نثر لفظ عما جب کلمہ رت کو پیش آئیگا عمارت ہوگا اور لفظ عمارت سے جب چشم کہ وہ عین ہی کھولینگے اور پاؤن اسکا کہ تا ہی گرادینگے مار رہیگا معنے معماے قطعہ لفظ آباد کا پردہ الف ہی جب اٹھالیا جائیگا باد رہ جائیگا لفظ دار کا جب زیر زبر ہوگا راد حاصل ہوگا محسنات کلام زر بر سر عمارت کیا خوب ہی کہ عمارت کے سر پر عین بمعنی زر کے ہی مظلمہ کے معنے سیاہی کے بھی ہین بس مار کے ساتھ کیسا ابلغ ہی بردار مدار ان مین بھی دار موجود ہی۔

نکتہ ایدرویش اگر کنج زر بر سر عمارت دنیا خرچ کنی عاقبت مارت در نظر آید و اگر درد کے

گردن کشی کنی عمارت پیش آید و اگر ستون الف التفات از وی کوتاہ کنی بحیات طیبہ عمرت دراز شود **مثنوی** ہر کرا رایش زعمران شد نفور + یافت عمانی ز دریاے سرور + وانکہ ویران کرد بنیاد سرا + سر شود از ترک و قطع ماسوا + شرفہ ایوان بیفگن از سراے + تا شرفہا بینی از پاکی راے + **اللغات** عمارت در نظر ایما ر در نظرت عمران بالکسر آبادی نفور بفتح اول گریزندہ و رمندہ ماسوا جملہ مخلوقات سواے خداے تعالی **معنے ترکیبی نثر** مصرحہ کہتے ہین اگر گنج زر سر عمارت دنیا پر صرف کریگا انجام یہ ہوگا کہ عارت تجکو نظر آئیگا یعنے تیرے حق مین مار اور اگر اس عمارت مین گردنکشی اور غرور کریگا تو عارت جسکا ترجمہ عار تو ہی پیش آئیگا اور جو ستون الف التفات کا اس سے گھٹا دیگا حیات طیبہ جاودانی سے عمر تیری دراز ہوگی **معنے ترکیبی مثنوی** جسکی راے آبادی سے بھاگی اور نفور ہوئی اُسنے عمانی دریاے سرور سے پائی یعنے ایک عمان دریاے سرور کا ہوگیا اور جسنے بنیاد اپنی سرا کی ویران کی وہی سرا ور سردار ہوا کہ اس ماسوا سے قطع کیا اور الگ ہوگیا شرفے جو علامت رفعت و عظمت کے ہین اپنے گھر سے دور کر تو راے تیری پاکی و پاکیزگی سے شرف حاصل کرے **معنے معماے نثر** عمارت مین عین بمعنی زر کے ہی جب عین خرچ ہوجائیگی مارت رہیگا اور گردن اسکی میم ہی جب یہ گردن کھینچ لینگے عارت ہوگا اور الف عمارت مین جو الف التفات کا بمنزلہ ستون کے ہی اسکو کوتاہ کرنے سے عمرت رہیگا **معنے معماے مثنوی** عمران سے جو را بھاگے گی عمان ہوگا سرا کی بنیاد الف جب یہ بنیاد ویران ہوگی سر رہیگا شرفہ کی ہا گرنے سے شرف رہتا ہی **محسنات کلام** ستون الف التفات کیسا خوب کہا ہی کہ التفات کا سر کلمہ الف بھی ہی اور التفات ہی باعث عمارت عمارت اور بصورت ستون نیز کوتاہ و دراز متضاد سرا و ماسوا دونوں کی بنیاد الف پر ہی۔

نکتہ بقاع را چون بقا بر عین عدل باشد بعد از انکہ بانی چشم از زندگانی پوشد بقلع را بقا یابند و اگر باب بقاع از باے بغی باشد چون بانی از وی روے پوشد قاع صفصف شود **قطعہ** از رہ محکمی ارقاف شود رکن قصور + آہ مظلوم شود در عقبش نفخہ

صور+ شد زحق دور بظلم آنکه سراگرد آورد+ لاجرم در عربی جمع سرا آمد دور+ **اللغات** بقاع بکسر
جمع بقعہ پارہ زمین کہ اور زمینون سے جدا ہو بانی بنا کنندہ قاع زمین ہموار وصحرا جمع قیعہ
صفصف زمین ہموار رکن ستون نفخہ بالفتح ایک بار پھونکنا **معنے ترکیبی نثر** جن بقاع
کی بنیاد عین عدل پر ہو اور پھر اسکی بنا کرنے والے کی آنکھین مج جائین تب بھی اُس بقاع
کی بقا پائینگے اور اگر باب بقاع کا بارے بنی وگمراہی سے ہی جب بانی اسکا منھ چھپالے گا
وہ قاع صفصف ہوجائیگی یعنے زمین ہموار کہ کبھی یہان کوئی بنا ہی نہ تھی **معنے ترکیبی قطعہ**
بالفرض محکمی کی راہ سے ستون قصر کے قاف سے ہون لیکن اگر بنا اسکی ظلم سے ہی تو تمام ظلوم
کی اُسکے پیچھے مثل نفخہ صور کے لگی ہوئی ہی کہ بنا کسکی زمین آسمان کو بھی پھاڑدیگی اور وہ
شخص جسنے گھر اپنا ظلم سے جمع کیا اور ترتیب دیا وہ خدا سے دور پڑا اسی واسطے عربی مین جمع
سرا کی دور آیا ہی **معنے معماے نثر** لفظ بقاع مین عین بمعنی چشم کے ہی جب اس سے آنکھ
چھپائینگے بقا رہیگا اور باب بقاع باہی اگراس سے روچھپایا جائیگا کہ مراد سقوط سے ہی
قاع رہیگا **معنے معماے قطعہ** اگر قاف کے پیچھے لفظ صور کا آئیگا قصور ہوگا صور قصور تجنیس زائد
بھی ہی دور دور تجنیس تام **محسنات کلام** مین عدل کیسا بلیغ ہی کہ ذات عدل اور حرف
عین دونونکو شامل بقاع بقا قاع تینون تجنیس زائد و ناقص بانی زندگانی ہموزن قاف
رکن قصور کا ظاہر **الاختلاف** بانی کی جگہ باقی صور کے بجاے سور متن مطبوعہ مین
غلط لکھا ہی۔

نکتہ مدارس را کہ حلقہ میم موقوفات در پیش نباشد زود بنا لیش دارس شود و
خوانق را کہ خوان اوزار مہمد نباشد صوفی را دروی ہرموی از برای قاف قوت تیغ
کشندہ است ومساجد را کہ جمعیت حضور ساجد نباشد دور میم حرمش دائرہ دیر باشد
وحمام را کہ عذوبت آب درمیان نبود جزحم یعنے گداختن بدان ازوی نیاید **قطعہ**
سرآدم بگردد از تعلیم+ در مدارس کہ بینوا باشد+ خانقاہیکہ خانق ست از جوع+ آہ
درویش در قفا باشد+ وز مساجد چو جد طاعت رفت+ صبح آبادیش مسا باشد+ ما حمام
چون فتد بے اصل+ آب صافی در وحما باشد+ **اللغات** مدارس جمع مدرسہ جاے درس

موقوفات وقف کی ہوئی چیزین دارس ناپدید شونده خوانق جمع خانقاه ادرار ہمیشہ بخشش کرنا ممہد گسترده مساجد جمع مسجد ساجد سجده کننده دیر بالفتح عبادتخانہ ترسایان حم گداختن بدن نوا توشہ وبرگ وساز خانق گلا گھوٹنے والا جد بالکسر وتشدید دال درشتی وکوشش کسی کام مین مسا شام حما بفتحتین کل سیاه متغیر شده معنے ترکیبی نثر مدارس مین اگر حلقہ میم وقف کی ہوئی چیزون کا جس سے گذران مدرس اور طلبہ کی ہو سامنے نہو جلدی بنیاد اسکی دارس اینا پدید وبے نشان ہو جائیگی اور خوانق کہ خوان ادرار وظیفہ کا اسمین بچا نہو صوفی کو ہر مو واسطے قاف قوت کے تیغ کشنده ہی یعنے بال بال اسکا فکر قوت مین ایسا ہی جیسے تیغ کشنده کہ وہان کا رہنا اسکو دشوار ہوگا اور مساجد کہ جمیت حضور ساجد سے خالی ہی یعنے ساجد فکر معیشت مین پریشان ہی اُس مسجد کے حریم کا دور میم دائره دیر کا ہی یعنے مسجد مین اگر سجده بے حضور کا ہی تو دیر و مسجد اُسکے لیے یکسان ہی اور جس حمام کے درمیان مین کہ عذوبت آب کی نہین ہی سوائے حم یعنے بدن گلانے کے اس سے اور کیا حاصل ہوگا عذوبت آب شیرین مراد آمدنی سے کہ اگر آمدنی نہو گی آب شیرین اُسکا تلخ ہو جائیگا اور رہنا مشکل پڑیگا معنے ترکیبی قطعہ یعنے جو مدارس کہ بے برگ ونوا ہین وہان کی تعلیم سے سر آدم کا پھرتا ہی اور تعلیم ناگوار ہوتی ہی اور جو خانقاه کہ خانق یعنے بھوک سے گلا گھوٹ رہی ہی اسکے پیچھے آه فقیر کی لگی ہوئی ہی اور مساجد سے اگر جد طاعت کی جاتی رہے تو صبح اُسکی آبادی کی مسا ہو جائیگی ای شام تیره رنگ اور ما حمام کا اگر بے اصل ہوگا تو صاف آب اُسکا حما ہو جائیگا یعنے کالی کیچ معنے معمائے نثر مدارس مین اگر میم نہوگا دارس ہوگا خوان اور قاف جمع ہونے سے خوانق ہوتا ہی مساجد مین اگر حضور ساجد سے خالی ہوگا فقط دور میم رہ جائیگا جسکو دائره دیر کہا ہی حمام مین اگر ما مرادف آب کا نہوگا حم رہیگا معنے معمائے قطعہ مدارس کو گھمانے یعنے قلب سے سر آدم حاصل ہوتا ہی خانقاه کے اول خانق ہی اور پیچھے اسکے آه مساجد سے جو لفظ جد جاتا رہیگا مسا ہوگا حمام مین ما سے حمام کی اصل میم ہی جب بے اصل ہوگا حماره جائیگا محسنات کلام

حلقہ در بنا دارس مین دار سب مناسب یکدیگر خوانق قاف قوت دور دائرہ دینہ
مین ہر کلمہ حروف واحد آب وصافی حما سب مراعات ہین اور علاوہ بہین الاختلاف
متن مطبوعہ مین نباید کی جگہ نباید اور ماء حمام کے بجاے بار حمام غلط ہی۔

تکلتہ ہر عمارتیکہ نہ درخور داستعداد خود بنیاد نہد آن عمارت تمام نشود وعمروی در رنج
تحسر وافلاس تمام شود بنی بینی بنارا کہ بے زر باشد حاصلش عنا وضرر باشد **قطعہ** بیرون
کن از ضمیر چو معدن زرای سپہر تا در مدن عمارت عالی بری بسر + با عین در بروج
شود حاصلت عروج + بے زر معینت نشود اصل در ضرر + **اللغات** تحسر حسرت کھانا
مدن بفتح وضم دال جمع مدینہ معدن بفتح وکسر دال کان زر وجواہر واصل ہر چیز
معنے ترکیبی نثر جو عمارت کہ اپنی بنیاد کے لایق نہین ہوتی وہ عمارت تمام نہین ہوتی
اور عمر اُسکی رنج وتحسر وافلاس مین تمام ہوجاتی ہی نہین دیکھتا ہی جو بنا کہ بے زر
ہوتی ہی حاصل اُسکا عنا وضرر ہوتا ہی **معنے ترکیبی قطعہ** یعنے ای سپہر تیرے دل مین
جو زر جگہ پکڑ رہا ہی معدن کی طرح اُسکو دل سے نکال ڈال تو مدن مین عمارت عالی کو
تمام کرے عمارت کے بروج مین جب ہی تجکو عروج ہوگا کہ تیرے پاس عین ہو یعنے زر
اور بے زر معین کے تیری کچھ اصل ضرر مین نہوگی **معنے معماے نثر** کلمہ بنا مین جب بے زر
ہوگی یعنے بے کی جگہ عین ہوگا جو زر ہی تو عنا ہوگا **معنے معماے قطعہ** معدن مین زر
عین ہی جب نکالا جائیگا مدن ہوگا بروج جب عین کے ساتھ ہوگا جیسا باعین ہی
اس اشارہ سے ظاہر تو بروج عروج ہوجائیگا معین مین عین زر ہی جب بے زر ہوگا
مین رہیگا یعنی کذب جسکو ضرر کہا ہی موافق دلالت التزامی کے سپہر سپر تصحیف یکدیگر
محسنات کلام تشبیہ دل کی معدن سے زر نکالنے مین موافق معنے ترکیبی ومعانی کے
کے کیسے راست ہی عمارت بنیاد بنا تمام نشود وتمام شود نوعے متضاد۔

حکایت یکے از ارکان دولت چند کرت در ممر سیل قصری عالی ساخت وآبش
بینداخت پرسیدندش کہ بنا برچیست کہ ارکان این صرح ہر چند باب تیرہ خراب
میشود نیت تو در عمارت صافی ترست گفت ندانید کہ صرح چندانکہ زیروزبر شود

حرص بانی در بنایش زیادت گردد **قطعہ** حریص را ز ارس رود گر درآید سیل + نگردد از دل او کم نشان دوسرا + دگر جہان ہمہ دریا شود ز غایت حب + بروی آب نہد چون حباب خانہ بنا + **اللغات** کرت بفتح و تشدید را نوبت و بار ممر بفتحتین و راے مشدد راہ و جاے گذشتن مجازاً بمعنی سبب نیز ارس رود ایک رود ہی کنارہ آذربیجان کے حب بمعنی محبت **معنے ترکیبی نثر** ایک نے ارکان دولت سے چند مرتبہ ممر یعنے راہ سیل مین ایک قصر عالی بنایا اور پانی نے اسکو گرا دیا اس سے پوچھا اسکی کیا بنیاد ہی کہ ارکان اس بنیاد کے ہرچند آب تیرہ سے خراب ہوجاتے ہین اور نیت تیری عمارت مین صافی تر ہوتی ہی کہا تم نہین جانتے صرح کتنی ہی زیروزبر ہو حرص بانی کی اسکی بنا مین زیادہ ہوتی ہی **معنے ترکیبی قطعہ** یعنے حریص کا یہ حال ہی چاہے کتنا ہی اہلا ارس رود سے آئے لیکن اسکے دل سے نشان دوسرا کا کم نہین ہوگا بلکہ اگر تمام جہان دریا ہوجاے اسکو جو محبت عمارت کی ہی وہ روے آب پر ہی حباب کی طرح بنا خانہ کی رکھیگا **معنے معماے نثر** صرح جو بمعنی قصر کے ہی اگر بنیاد اسکی زیروزبر ہوگی حرص ہوجائیگا **معنے معماے قطعہ** ارس رود کا قلب دوسرا ہی حب کو اب پر رکھنے سے حباب ہوتا ہی **محسنات کلام** ارکان بنظر تعمیر مکان کے کیسا خوب ہی سیل و آب لفظ بنا بر اور تیرہ اور صافی ارس رود دریا حباب سب مناسبات سے ہین خراب و عمارت متضاد ایسے ہی ساخت و بیند اخت چون حباب خانہ برآب کیسی ابلغ تشبیہ ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے آبش و البس بانی کی جگہ مانی ارس رود کو ارش رود غلط لکھا ہی ۔

فصل فی الحدائق والانوار والشقائق والازہار

نکتہ اطراف حدائق حق واقع شدہ ومیانش یاد قلب پس باید کہ ہر کہ بگشت و نظارہ حدائق مشغول شود از اطراف صنع حق مشاہدہ نمودہ دلش از یاد حق بلہو و لعب مائل نشود **مثنوی** سین بستا نسراے مومن دان + ارہ قطع بر گلوے بتان +

غاب قلبست باغ شیران را + مرزا ورزم دل دلیرانرا + ہرکہ در بوستان گذشت از پوست + مغز آن دیدہ از تجلی دوست + **اللغات** حدائق باغ پردرخت انوار شگوفہا ازہار بالفتح شگوفہا شقائق نوعی از لالہ جسکو شقائق النعمان کہتے ہین کہ اُسنے اسکو پسند کرکے اسکی محافظت کا حکم دیا تھا گشت سیر غاب بیشہ شیر آن وہ ادا محبوب کی جو بیان مین نہ آ سکے **معنے ترکیبی نثر** اطراف حدائق کے حق واقع ہوا اور میانہ اُسکا یاد قلب ہی بس چاہیئے کہ جو کوئی سیر و نظارہ حدائق مین مشغول ہو اطراف سے اُنکے صنع حق کو مشاہدہ کرے اور دل اُسکا یاد حق سے لہو و لعب کیطرف مائل نہوئے **معنے ترکیبی مثنوی** سین جو بستانسرا مین ہی مومن کے واسطے ایک ارہ قطع کا ہی جسسے تعلق بتون کا قطع کرتا ہی جو کل و غیرہ ہین غیر حق کے اور حق کی طرف رجوع ہوتا ہی باغ کا قلب غاب ہی یعنے بیشہ سو یہ بیشہ شیر مردون کا ہی اور باغ کی مرز مین رزم دل ہی دلیرون کے واسطے کہ وہ اسمین دل و نفس سے رزم کرکے طرف حق کے مائل ہوتے ہین اور انکے مقید نہین ہوتے اور جو کوئی بوستان مین پوست سے گذرا یعنے ظاہر سے الگ ہوا اُسنے مغز آن کا دیکھا کہ وہ تجلی دوست کی ہی جو بوستان مین ہو رہی ہی **معنے معمائے نثر** حدائق اِدھر اُدھر سے حق ہی اور درمیان مین واے جسکا قلب یاد ہی **معنے معمائے مثنوی** بستان مین سوائے سین کے جسکو ارہ کہا ہی بلحاظ دندانون کے بتان بھی نکلتا ہی باغ کا قلب غاب مرز کا قلب رزم پہلا مستوی دوسرا غیر مستوی بوستان کے اول پوست ہی بعد اسکے آن یعنی ادائے محبوب باو پا معما مین ایک ہی **محسنات کلام** یاد قلب کیسا ابلغ ہی کہ معنے ترکیبی و معمائی دونون کو شامل ایسے ہی گلوے بتان کہ سین حرف تا پر جو گلو بتان کا ہی رکھا ہوا ہی مغز آن کیسا لطف ہی کہ گلون کی جو آن و ادا ہی اُسکا مغز اُسکی تجلی ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجائے یاد قلب کے بعد قلب رزم کی جگہ زرم غلط ہی ۔

نکتہ ریاحین از ریاح لطف حق رے و تازگی و دل زندہ در روی دارد و وراد از دراد فیض او دارد وی جگر پارہ در دل **قطعہ** وردا تار ای جہرش حاصل ست + از سراپا

وہ محبوب دل ست + آن ریحان گرنہ از بوی خداست + حاصل ترکیب او با دو ہواست +
اللغات ریاحین جمع ریحان ایک گیاہ خوشبودار جسکو شاہ سپرغم کہتے ہین اور ہر گیاہ
خوشبودار اور ہر گل سواے گلاب ریاح جمع ریح ری بالفتح و الکسر و التشدید سیراب ہونا
وراد جمع ورد و بتشدید راجمع وارد ورد بالفتح گلاب ود بالفتح و تشدید دال دوستی آن
اداے محبوب **معنے ترکیبی نثر** یعنے ریاحین پر کیسی ریاح لطف حق کی چل رہی ہی
جیسے رے یعنے سیرابی اور تازگی اور زندہ دلی در رورکھتا ہی ای ظاہرا ورورا دیعنے گلاب
نہایت واردات فیض سے دارو جگر پارہ کی اپنے دل مین پاتا ہی **معنے ترکیبی قطعہ**
وردکو جوڑاے اسکے مہر کی حاصل ہوئی ہی کہ سراپا ود و دوستی ہوگیا ہی اسی سبب سے
محبوب دلونکا ہی اور ریحان مین جو ایک آن جداگانہ ہی یہ خداے تعالی کی بو سے ہی
اسی سے یہ بو پائی ہی اگر اس سے نہو تو اسکی بالکل ترکیب ہی باد و ہوا ہی ای لغو وبیہودہ
معنے معماے نثر ریاحین مین لفظ ریاح اول جز ہی اور رے اسکا رو بمعنی تازگی اور
دل اسکا حی اور حی نکلجا نیسے ریان بھی حاصل ہوتا ہی قلب وراد کا دارو ورا دوراد
تجنیس تام **معنے معماے قطعہ** وردکا سراپا ود رای مہر آنیسے ورد ہوگا ریحان مین
اگر آن نہوگا ریح رہیگا **محسنات کلام** ریاحین ریاح رے رو سر کلمہ را جگر پارہ دل
مناسب یکدیگر اور ولطاے این **الاختلاف** متن مطبوعہ مین وراد کی جگہ درآ و از
اور آن ریحان کے بجاے آن نہ ریحان اور باد و ہولکے بجاے باد ہوا باضافہ غلط ہی
نکتہ غنج غنچہ از فیض چشمہاے ہاے ہیبت حق ست ازان بر سر ہزار عاشق دارد و
شق سینہ شقائق از داغ الف الفت احدیت ست ازان در عقب صد تابع دارد
قطعہ گر نقاب غنچہ بکشاے ز شوق + نہج او آشفتہ بینی از وصال + در دل لالہ بجوی
بنگری + در شفق از خون دل جام ہلال + **اللغات** غنج بالضم و ضمتین کرشمہ و ناز
کردن و مرد پیر ہیبت بکسر اول و فتح ثانی بخشیدن شق بالفتح و التشدید شگاف شقائق
نوعی از لالہ نہج راہ پیدا و کشادہ **معنے ترکیبی نثر** ناز و کرشمہ غنچہ کا فیض چشمہاے ہاے
ہیبت حق سے ہی اسی سبب سے ہزار عاشق اسکے سر پر ہین اور شق سے یعنے

شگاف سینہ شقائق کا داغ الف اُلفت احدیت سے ہی اسوجہ سے سو تابع اسکے پیچھے ہین
ہزار اور سو دونون سے کثرت مراد ہی **معنے ترکیبی قطعہ** اگر نقاب غنچہ کا کھولے یعنے
اُسکے بھید سے واقف ہوئے تو دیکھے کہ اسکی نہج دراہ اُسکے شوق کا وصال مین کیسی
آشفتہ ہورہی ہی اور جو لالہ کے دل کو ڈھونڈھے اور اسکے ساز کی جستجو کرے تو یہ جانے
کہ شفق مین جو اسکی رنگینی ہی خون دل سے ایک جام ہلال کا ہی اور جام ہلال باعتبار
رنگینی وخوبی لالہ کے ایسا اسکے عشق مین خون دل سے جام بھرے ہوے ہی **معنے معمائے
نثر** لفظ غنچ کا جو ہائے ہیبت پر آئیگا غنچہ ہوگا اور سر پر اسکے نگین جسکے ہزار عدد ہین شقائق
کا شق یعنے شگاف سینہ شقائق کا الف ہی اور آخر مین اسکے قاف جسکے سو عدد ہین الف
سینہ اس لحاظ سے کہ تیسرا حرف ہی اور شق اسکے اوپر **معنے معمائے قطعہ** غنچہ کا
نقاب غین ہی اگر کھول ڈالا جائیگا نچہ رہیگا جسکا قلب آشفتہ نہج ہی اور دل لالہ کا ہلال
ہی **محسنات کلام** ہزار عاشق دارد ای بکثرت ونیز بلبل وعدد غین ایسے ہی صد
تابع کہ قاف ہی سو عدد والا ونیز حرف الف اُلفت احدیت شفق لالہ خون ہلال ہر یک
مناسب یکدیگر ہلال مین ایہام بھی ہی کہ بمعنی پیالہ کے بھی آتا ہی سرا در عقب متضاد
الاختلاف متن مطبوعہ مین بجائے ہیبت کے ہیئت اور ور دل لالہ کی جگہ
دردل غلط ہی—

نکتہ لب لالہ لال بہائے ہیبت جلال وسر سبزہ سبز بہائے ہیبت جمال **شعر** لالہ سرسوختہ
است مشعل نور الہ + سبزہ بے پا وسر از کرمش جامہ خواہ + **اللغات** لال گنگ
ہیبت ترس وخوف جلال بزرگی ہیبت بخشش جمال خوبصورتی وخوش سیرتی بز بالفتح وتشدید
زا جامہ **معنے ترکیبی نثر** لب لالہ کے گنگ ہین جب سے ہی اُسکی ہیبت جلال کی دیکھی ہی
اور سر سبزہ کا سبز ہی کہ اسکی ہائے ہیبت کو پہونچا ہی **معنے ترکیبی قطعہ** لالہ سرسوختہ مشعل
نور الہ ہی اور سبزہ بیسروپا اسی کے کرم سے جامہ خواہ **معنے معمائے نثر** لفظ لال جب
ہے سے مقارن ہوگا لالہ ہوگا اور کلمہ سبز جو ہے کے نزدیک آئیگا سبزہ ہو جائے گا
معنے معمائے شعر لالہ کا سر لام ہی جب سوختہ ہوگا الہ حاصل ہوگا اور سبزہ کا سر

سین اور پا ہا ہی جب بیسروپا ہوگا بزرہیگا یعنی جامہ محسنات کلام لب لالہ لال جلال
کہ لال اسمین بھی ہی اور سر سبزہ سبز کیسے خوب لفظ ایراد کیے ہین خوشنویسونکو ایسے لفظ ملین
تو کیسے موتی پروئین سوخت کا لفظ ذکر لالہ مین کیسا ابلغ ہی کہ ایک لالہ دل سوخت بھی
ہوتا ہی ایسے ہی ہاے ہیبت اور ہاے ہبت اور جلال وجمال مناسب با ہمدگر اور مشعل
کا سر سوختہ ہونا ظاہر الاختلاف ہیبت کے بجاے ہیئت اور دوسرا ہبت کی جگہ ہیبت
متن مطبوعہ مین غلط ہی۔

نکتہ نفس بنفسج راسروپاے برجم فلک نیلوفری کبود است و بج براطراف آن نشان
شگاف آن و تن ارجوان بہ تیغ خونچکان مہر آلہی جوالنغت وارہ بر فرقش علامت آن
قطعہ شدہ است بہ سروپاے بنفشہ بیمار + زنفش ورعی دی اندر ریاض لطف خدا +
دار جوان بنگر مست و سرخروے شدہ + زرج وجنبش او دراوان نشو ونما + اللغات
نفس بالفتح ذات ہر چیز بنفسج معرب بنفشہ بفتح اول وضم نون نام ایک دوا کا ہی قسم گیاہ
سے گل اسکا کبود ہوتا ہی بج بالفتح شگافتن ریش ارجوان معرب ارغوان بالفتح وغین
مفتوح ایک درخت ہی کہ موسم بہار مین پھولون سے سرخ ہوجاتا ہی اور مطلق برگ
نہین رکھتا اور اور موسم مین پربرگ ہوتا ہی رعی بالفتح چریدن وچرانیدن ونگاہبانی کردن
نفش بے شبان کے چرنا رج بالفتح وتشدید جیم جنبیدن وجنبانیدن وبازداشتن نشو
بالفتح پیدا ہونا جمنا بڑھنا نما بفتح بڑھنا زیادہ ہونا معنے ترکیبی نثر نفس بنفسج ای ذات
بنفشہ کا سروپا بسبب رجم فلک نیلوفری کے کبود ہی یعنے بالکل فلک کی سنگ زنی سے
کبود چنانچہ بنفشہ کا پھول کبود ہوتا بھی ہی اور اسکے اطراف مین جو بج ہی یہ علامت اسکے
شگاف کی ہی اور تن ارجوان کا تیغ خونچکان محبت آلہی سے جوان ہی ای ہمہ تن سرخ کہ
خاصیت جوانی کی ہی جیسا کہ ارجوان کا درخت ہمہ تن پھولون سے سرخ ہوجاتا ہی اور آرہ
اسکے سر پر علامت اس مہر کی معنے ترکیبی قطعہ سروپا بنفشہ بیمار کا بہ ہوز رہا ہی ای بہی
و بہتری اس سبب سے کہ اسنے ریاض لطف خدا مین نفش ورعی حاصل کی ہی یعنے
بے شبان اور محافظ کے بخوبی من مانتا چرنا اور اسی لطف کی محافظت مین رہنا اور

ارجوان کو تو دیکھ کیسا مست و سرخرو ہوتا ہی اُسکی رج وجنبش سے اوان نشو و نما یعنے موسم بہار مین **معنے معماے** نثر بنفسج کا سر و پا بج ہی اور اسکے بیچ مین نفس بنفشہ ارجوان مین لفظ جوان موجود اور اسکے سر پر اربعی اره **معنے معماے قطعہ** بنفشہ کے اول آخر لفظ بہ ہی اور درمیان مین نقش ارجوان کے بیچ مین رج ہی ادھر اُدھر سے اوان **محسنات کلام** بنفشے کے واسطے لفظ بیمار کیسا مناسب ہی کہ بیمارون کا علاج بھی ہی علی ہذا لفظ بہ جو صحت و تندرستی پر دلالت کرتا ہی رحم اور بج اور نشان اور شگاف اور تیغ اور اره سب مراعات و مناسبات سے ہین **الاختلاف** متن مطبوعہ مین برحم کی جگہ بزخم کہ زخم سے کبود نہین ہوتا اور بج کے بجاے ذبح اور بہ تیغ کی جگہ صرف تیغ اور نفش کے ٹھکانے نقش اور رعی کے بجاے ورع اور رج و جنبش کی جگہ رنج و جنبش غلط لکھا ہی۔

نکتہ روی یاسمن بعد از یاس بہمن لطف ذو المنن بمن و طراوت چمن میرساند و ورق نسترن بعد از نس یعنے خشکی بدن بسرمایہ نم نماے ندی دل تر میگرداند **قطعہ** یاسمن را بنا نگر درمین + کہ اساسش ز من رحمت اوست + نسترن را نگر کہ ستر درون + دائم از پردہاے عصمت اوست + **اللغات** یاسمن یاسمین ہندی چنبیلی یاس بفتح و سکون عذاب و سختی یاس نا اُمیدی بہمن نام ماه سرما کہ سخت خزان کا وقت ہی من بالفتح و تشدید میم نعمت و احسان نسترن ہندی سیوتی نس بالفتح و التشدید خشک ہونا نما افزایش کرنا اور زیادہ ہونا ندی بخشش یمن بالضم خجستہ ہونا **معنے ترکیبی نثر** رویاسمن کو بعد یاس و عذاب ماه بہمن کے کہ مہینہ خزان کا ہی لطف ذو المنن کا من و طراوت چمن کو پہونچاتا ہی اور ورق نسترن کو بعد نس اور خشک ہو جانے کے سرمایہ نم نماے ندی سے دل تر کرتا ہی اسکا فاعل بھی لطف ذو المنن کا ہی یعنے اپنے لطف سے نم افزایش و بالیدگی بخشتا ہی **معنے ترکیبی قطعہ** یاسمن کی بنا تو دیکھ کیسی یمن مین واقع ہوئی ہی کہ اساس اسکی من رحمت خدا سے ہی اور نسترن کو دیکھ کہ اُسکے درون مین جو ستر ہی اور ہمیشہ یہ اُسکے پردون عصمت کا ہی یعنے اسکی

عصمتونکا جز ہی **معنے معمائے** نثر یاسمن کا رو یاس ہی اور یاو یا معما مین یکسان یا یاس ہی
جب یاس یا یاس من کو پہونچیگا یاسمن ہوگا اور نسترن مین منس وتر دو نون موجود
معنے معمائے قطعہ یاسمن کا اول آخر مین اور جب اسکے بیچ مین لفظ اس آئیگا
یاسمن ہوجائیگا نسترن کے درون مین ستر موجود اور جب اسکے اطراف مین نون
کے پردے ادہر اُدہر ہونگے نسترن ہوگا **محسنات کلام** اس نکتہ مین کیسے لفظ
جمع ہین یاسمن بھمن ذوالمنن من چمن نسترن بدن نم نماند ای سر کلمہ نون اور انکے سوا
الاختلاف متن مطبوعہ مین بعد یاس کے بجائے بہمن کے ین ہی اور بعد ذوالمنن کے
بجائے بن مین اور بنس کی جگہ السن غلط ہی۔

نکتہ نرگس سر افگندہ را اسکر دل از جام تخمیر اوست لاجرم سکر انست کہ باعصا سرنگون
میگردد و گلنار گردن کشیدہ در کنار نار از آثار تنویر اوست ازان حرف نفی در کار خود
خود کشیدہ **قطعہ** اگر رائے نرجس منور زحق + نباشد بود عین نامش نجس + شدے
جل او نار اگر جلنار + نبودی ز نور خدا مقتبس + **اللغات** سکر بالضم مستی اور ست ہونا
تخمیر سرشتن سکران بالضم مست گلنار ایک قسم گل ہی صد برگ مثل گل انار کے لیکن
اس سے غیر تنویر روشن ہونا اور روشن کرنا نرجس بکسر جیم معرب نرگس جلنار معرب
گل نار جل بضم و تشدید لام ہندی جھول مقتبس نور چننے والا **معنے ترکیبی نثر**
نرگس سر افگندہ مین جیسا کہ وہ سر افگندہ ہوتا ہی مستی و سکر اسکا خمیر ہی چنانچہ نرگس
قدح خوار کہتے ہین اور یہ مستی اسکی اُسکے جام دل سے ہی یعنے ذاتی اور سرشتی
اسی واسطے اسکے عشق مین سکران ہی کہ با وصف عصا کے سرنگون ہوتا ہی اور عصا ڈنڈی
اُسکی جسپر گل سرنگون ہوتا ہی اور گلنار گردن کشیدہ کہ اسکی گردن اونچی ہوتی ہے
اسکی بغل و کنار مین نار ہی جو اُسی کی تنویر سے ہی اور اُسی نے روشن کردی ہے
اس سبب سے خود یہ حرف نفی کو اپنے کام مین لایا ہی اور آپکو نفی کیے ہوے ہی
معنے ترکیبی قطعہ اگر رائے نرگس کی حق تعالی شانہ سے منور نہو تو عین نام اسکا
نجس ہوا ای خاص نجس اور جلنار کی جل اگر نور خدا سے نور چنے ہوے نہوتے تو نار ہی ہوتے

اور اسکو سوختہ برشتہ کردے معنے معماے نثر نرگس کا سرنون ہی افگندہ ہونے اور مقلوب ہونیسے
سکر ہوتا ہی سکران مین الف عصا ہی جب یہ سرنگون ہوگا تو مقلوب باقی کا نرگس ہوگا گردن
گلنار کی لام جو کھینچ لیا جائیگا کنار رہیگا اور گلنار مین لن حرف نفی کا بھی موجود جب کا رکے
درمیان مین ٹریگا گلنار ہوجائیگا معنے معماے قطعہ نرجس مین را نہونے سے نجس
رہتا ہی جل اور نار جمع ہونے سے جلنار ہوتا ہی الاختلاف خلاصہ تحریر شارح کا یہ ہی کہ
کاف فارسی منجملہ حروف عربی کے نہین ہی اسوجہ سے مصرح نے نرگس وگلنار کو نرجس
اور جلنار کہا ہی اس خصوصیت کے بیان کی توجب ضرورت ہوتی کہ کتاب عربی زبان
مین ہوتی اور عربی مین ابدال کاف وجیم مین کچھ کلام بھی ہوتا اور مصرح ہی نے
بدل لیا ہوتا جبکہ یہ ابدال ذائع اور شائع ہی تو اس توضیح وخصوصیت کی ضرورت کیا
آخر عربی مین تو ان کلون کو اس ابدال کے ساتھ اپنے محاورہ مین لاتے ہونگے مصرح نے
جس موقع پر اپنا کام نکلتا سمجھا وہ مذکور کیا اسی لیے کبھی نرگس وگلنار کہا کبھی نرجس جلنار
مستعمل کیا کہ صحیح دونون ہین متن مطبوعہ مین سکران کی جگہ شکران غلط ہی۔
نکتہ ایدرویش نون نیش خار بر سرین نسرین نشان تیزی توسن عمر نا فرجام ست
وداغ ضیم یعنے جور بران ضیمران سمت سمت ابلق ایام رباعی نسرین کہ بہ نسرین
فلک دارد رنگ + بنمودہ زخار مخلب صید پچنگ + آوردہ سپر غم سپرے بر سر غم +
کز خار خزان ہمی رسد ناوک جنگ + اللغات سرین بضم ویاے معروف ہندی چوتڑ
اورطرف پائین انسان نسترن ہندی سیوتی نافرجام بدانجام ضیمران بالفتح ویاے
تحتانی نازبو سمت بالفتح راہ راست وقصد وروش وبکسر وفتح میم داغ ونشان ونقش
سمات جمع نسرین تثنیہ نسر طایر اور نسر واقع کا کہ وہ شکلین ہین بصورت گدھ کے ایک
اڑتا ہوا ایک پڑا ہوا مخلب بالکسر میم چنگل مرغ شکاری سپرغم نازبو معنے ترکیبی نثر
مصرح کہتے ہین کہ ایدرویش نسرین کے سرین پر جو نون نیش خار کا رکھا ہوا ہی نشان
تیزی توسن عمر نافرجام کا ہی کہ عمر اسکی بہت جلدی گذران ہی بقا وقیام نہین رکھتی بلکہ
نیش خار کا اسکے سرین پر اسی غرض سے لگا ہوا ہی اور خار وگل کا ساتھ ہوتا ہی ہی

اور داغ ضیم یعنے جور کا جو ضیمران کی ران پہ رکھا ہی نشان چال چلن ابلق ایام کا ہی کہ
بہت جلدی موافق اپنی روش کے اسپر ظلم کریگا اور اکثر گھوڑون کی ران و سرین پہ
داغ ہوتے ہین **معنے ترکیبی قطعہ** یعنے نسرین اور نسرین فلک دونون کا ایک رنگ
و ایک حال ہی جیسے اُس نسرین فلک کے جنگل مین مخلب سے خار ہین اس نسرین
مین بھی خار اور سپر غم نے غم کے سر پہ سپر لگائی ہی کہ خار خزان سے ناوک جنگ کے آتے
رہتے ہین **معنے معمائے نثر** نسرین کے سرین پہ نون نیش خار کا موجود اور داغ ضیم کا
ران ضیمران پر سمت سمت تجنیس تام **معنے معمائے قطعہ** نسرین نسرین تجنیس تام غم کے
سر پہ سپر لانے سے سپر غم ہوتا ہی **محسنات کلام** نون نیش نسرین نشان نافرجام سرکلمہ
نون توسن ابلق مرادف اور ران و سرین مناسب یکدیگر اور علاوہ اسکے **الاختلاف**
متن مطبوعہ مین بجائے خار چار نسرین کی جگہ نسترین ضیم کے بجائے صنم ضیمران کے ٹھکانے
ضمیران سمت سمت مین دوسرا سمت و سمت آخر مصرعہ مین بجائے جنگ، چنگ۔

نکتہ اے درویش سر سرو بارہ غیرت شاخ شاخ ست کہ رو در جانب خود دارد و بید
ازان نام خلاف بر آوردہ کہ دست در پائے بید یعنے غیر زدہ **مثنوی** ناروان را نار
وحدت بر سر ست + زان دلش از نور آن نام آور ست + یافتہ شمشاد شم از لطف
دوست + عاقبت شاد از نسیم لطف اوست + **اللغات** شاخ شاخ پارہ پارہ
خلاف بکسر بید بید نام دیو ماژ ندران و بیہودہ و نام کرم کہ پشمینہ کو خراب کرتا ہی
ناروں و ناربن بضم چہارم درخت انار کا شمشاد بالکسر نام درخت کہ خوشنما ہوتا ہی
اسواسطے اُسکو سرو سے کہتے ہین شم بالفتح و تشدید میم بو **معنے ترکیبی نثر** سر سرو کا
ارہ غیرت سے شاخ شاخ ہی اسلیے رو اپنی طرف کو کیے ہی جیسا کہ خجل اور شرمندہ کا حال
ہوتا ہی کہ اوروں سے مُنھ چھپاتا ہی اور بید کا نام اس سبب سے خلاف کے ساتھ مشہور
ہوا کہ اسنے ہاتھ پائے بید مین رکھا ہی یعنے پائے غیر مین **معنے ترکیبی قطعہ** ناروں
کے سر پر نار وحدت کی ہی اس سبب سے دل اُسکا اُسکے نور سے نام آور ہی اور شمشاد
نے بو لطف دوست کی پائی ہی آخر اُس لطف کی نسیم سے شاد ہی **معنے معمائے نثر**

سرسرو سے ارادہ سین کا ہی جسکو ارہ کہا ہی باعتبار دندانون کے اور رو اسکی جانب مین پڑا ہی
بید مین بعد با کے لفظ ید بمعنی دست کے ہی اور با سے مقصود با کہ معا مین دونون ایک ہین
بید بید تجنیس تام معنے معماے قطعہ نارون کو تحلیل کرکے نار کو الگ کیا ہی جو نارون
کے سر پہ ہی پھر نار سے رے کو لیکر جسکا نور آن ایا ہی یعنے نور جو ہی اسکی رے جس سے
رون کرکے پھر رون کو قلب کیا کہ نور ہوا اور نیز نارون قلب نور آن کا ہی شمشاد مین
شم اور شاد اول آخر مین موجود محسنات کلام رو در جانب خود دارد کیسا خوب ہی
کہ سر سرو کا اسکی جانب یعنے رو کی جانب ہی بر آوردہ بید کے لیے کیا ہی ابلغ ہی کہ بر
پھل کے معنے مین بھی ہی اور بید بے پھل مشہور مگر بقول بعض بید مین بھی پھل پھول
ہوتا ہی نارون نار نور نام سر کلمہ نون اور نار نور متضاد ۔

حکایت یکی از دوستان در طرف بوستان ہمچو نون زبان در بستہ بود وچون دال خمیدہ در دامن وروی نشستہ غنچہ وار سر نیاز در جیب وعبہر صفت چشم یا رہب دل در مراقبہ غیب یکی گفتش سر نظارہ بر زبر کن تا نور اشجار مطالعہ کنی گفت تو نیز سر نظر در پیش دار تا نور اسرار مشاہدہ نمائی قطعہ تن سالک روان در گلستان ست + بگشت گلستان زان رغبتش نیست + دل راہب بہارست از معانی + ازان عزم چمن در خلوتش نیست + اللغات عبہر بالفتح کانی و نرگس وچنبیلی و بزرگ و اکندہ گوشت و نازک و دراز ہر چیز رہب بالفتح ترسیدن نظارہ بالفتح دیکھنا کسی چیز کو راہب پارسا و عابد ترسایان مراقبہ کوئی چیز کسی سے اُمید رکھنا اور کسی سے ڈرنا معنے ترکیبی نثر ایک نے دوستو نسے طرف بوستان مین مانند نون کے جیسا کہ بوستان کی طرف ہین واقع ہی زبان بند کی تھی اور دال کی طرح خمیدہ کنارہ ایک ورد یعنے گلاب کے بیٹھا تھا غنچے کے مانند سر نیاز کا گریبان مین جھکالے اور عبہر کے مانند چشم یا رہب وخوف دل چشم داشت غیب مین لگائے یعنے وہ واردات کہ اُسکے دل پہ نازل ہوتی ہین اُنپر آنکھ لگائے تھا ایک نے اُس سے کہا سر نظارہ کا اُٹھا تا نور اشجار کا مطالعہ کرے یعنے گلون کا تماشا کرے کہا تو کیون نہین سر نظر کا در پیش رکھتا تو نور اسرار کا مشاہدہ کرے

معنے ترکیبی قطعہ تن سالک کا ہر وقت گلستان مین روان ہی اسی سبب سے اسکو رغبت سیر و گلگشت گلستان کی نہین ہی یعنے سیر گلستان مقامات عالیہ کو پہونچا ہوا ہی وہ اس سیر کو کیا کرتا ہی دل راہب خلوت نشین کا معانی سے بہار ہی اسی سبب سے اسکو خلوت مین عزم سیر چمن کا نہین ہی یعنے خلوت ہی اسکو بہار ہو رہی ہی اور خلوت ہی مین چمن ڈھونڈھتا ہی معنے معمائے نثر دوستان اور بوستان دونون کی طرف مین نون ہی اور نون ماہی جو خاموش ہی دامن ورد کا حرف دال کہ خمیدگی اسکی ظاہر نیاز کا نون ہی جیب غنچہ مین واقع رہب کا قلب بہر جیب چشم کہ عین ہی بہر پر آئیگی عبہر ہوگا سر نظارہ کا نون ہی جب نور مین اسکا زبر کرینگے نور ہوگا بمعنی کلیون کے اور سر نظر کا بھی نون جو نور مین ہی اگر اسکو پیش کرینگے نور ہوگا بمعنی روشنی نور بالفتح و نور بالضم تجنیس تام معنے معمائے قطعہ گلستان کے کشتہ سے تن سالک حاصل ہوتا ہی راہب کا قلب بہار لیکن یہ مستوی ہی پہلا غیر مستوی محسنات کلام دوستان بوستان نوعے از تجنیس دال دامن ورد سب مین دال رہب دل معنے ترکیبی و معمائی دونون مین کیسا خوب ہی نظارہ نظر زبر پیش کیا ہی بیش الفاظ ہین ومثل ذلک الاختلاف متن مطبوعہ مین عبہر کو بہر۔

فصل فی المثمرات الاشجار وطیبات الاثمار

نکتہ الف خرما از مستوی اوست کہ سر و برگش خرم ست و کاف انگور فرع کجی اوست کہ اطراف و اغصانش انور ست قطعہ ثمر از ان رو بود نقش ثمر + کوست اصل و میوہا فرعش دگر + عین عنقود از ہمہ میوہ کہ بود + بر سر آمد چون زر عین از نقود + اللغات مستوی راست و مستقیم اغصان بالفتح شاخہا جمع غصن انور بالفتح روشن تر تمر بالفتح خرما تمرہ واحد ثمر بفتحتین ہر درخت کا پھل عنقود بالضم خوشہ انگور نقود جمع نقد کہ بمعنی ذات کے بھی ہی دار درخت معنے ترکیبی نثر خرما کا الف گویا سیدھا درخت اسکا ہی کہ سر و برگ اسکے خرم ہین اور کاف انگور کا فرع کج جیسے کہ ہوتے ہین جسکے

اطراف و اغصان انور ہین معنے ترکیبی قطعہ ثمر و ثمر جو ایک نقش رکھتے ہین یہ وجہ ہی
کہ ثمر جملہ ثمر کی اصل ہی اور سب فرع عنقود کی عین ہر میوہ کی ہی سب کی سر آمد ہی مثل
زر عین و خالص کے جیسے نقود مین زر عین سر آمد ہوتا ہی معنے معماے نثر خرما کا الف
گویا درخت اور سر و برگ اسکا لفظ خرم عیان انگور کے درمیان مین کاف اور اطراف
سے اُسکے انور حاصل معنے معماے قطعہ ثمر ثمر تصحیف یکدگر نقود کے سر پہ عین آنے سے
عنقود ہوتا ہی محسنات کلام لفظ سر و برگ کیسا ابلغ ہی کہ خرم سر خرما کا بھی ہی اور
نیز بمعنی سامان بر سر آمد کیا ہی بلیغ کہ عنقود کے سر پر عین ہی اور بمعنی غالب نیز اور من
وراے ذلک الاختلاف متن مطبوعہ مین بجاے خرماد ازخرما وار بجاے کجی منحنی
اغصان کی جگہ اعضا غلط ہی ۔

نکتہ تین بہ نیت دل آگاہست ازان بحلاوت ایمان محلاست و انار را صورت اثار
رحمۃ اللہ ست لاجرم جرم او ہیئت انا ئیست کہ راے ہمگنان درپے دارد مثنوی
انجیر دل ارنجی زغم تافت + زان بود کہ از خدا قسم یافت + بیحد زحق ست رنگ رمان +
زان در دل اوست آب حیوان + اللغات تین بیاے معروف انجیر محلا بالضم و تشدید
لام حلاوت کردہ شدہ ناے بالسلی ارنجی اسکا ترجمہ جو نجات پاے از خدا قسم یافت
اشارہ بہ والتین یعنے قسم ہی انجیر کی رمان بالضم و تشدید میم انار سے معنے ترکیبی نثر
تین خود نیت دل آگاہ کی ہی اسی سبب سے ایمان کیسی حلاوت رکھتا ہی کہ ایمان کیواسطے
جان شیرین کھو دیتے ہین اور انار مین صورت اثار رحمۃ اللہ کے ہین بس ضرور جرم
اُسکا ایک انا ہی کہ راے سب کی اُسکے پیچھے ہی انا بمعنی ظرف مطلب یہ کہ ہر ایک اُسکا
خواہان اور خواستگار ہی اور سب کی نیت اُسمین لگی ہی معنے ترکیبی قطعہ انجیر کے
دل نے جو نجات غم سے پائی اس سبب سے ہی کہ خداے تعالی نے اُسکی قرآن شریف
مین قسم کھائی ہی اور فرمایا والتین یعنے قسم ہی انجیر کی ایسی عزت اسکو بخشی ہی اور
رمان حق تعالی سے اسکو رنگ بیحد ملا ہی یعنے قوت و توانائی یا خوبی یا رونق و لطافت
یا شیرین کاری کہ یہ سب معنے رنگ کے ہین اسی سبب سے اُسکے دل مین آب حیوان ہی

ای مایہ حیات اسواسطے کہ مقوی دل وجگر ہی مغنے معماے نشرتین کا دل نیت ہے
انار اثار تصحیف انار کا ایک جز انا ہی بمعنی ظرف اور را پیچھے اسکے مغنے معماے قطعہ
انجیر کا دل ار نجی ہی جو رمان کی رن مخفف رنج جب لفظ ما اسمین آئیگا رمان ہوجائیگا محسنات
کلام لاجرم جرم تجنیس زائد انار روپے مرادف حلاوت ومحلا اشتقاق الاختلاف
شارح لکھتے ہین کہ تیسرے مصرعہ مین یعنے بجید زحق ست رنگ رمان + بعض نے زحق بزاے
معجمہ بعض نے رحق براے مہملہ بمعنی سراب بنفش کے لکھا ہی اور کہا کہ رنگ رمان کا مثل
شراب کے ہی اسوجہ سے کہ ما اسکے دل مین واقع ہوا کہ آب ہی اور مانند دل شراب
اور جنھون نے زحق تجویز کیا اسکے یہ مغنے کہ خداے تعالی نے انار کو جو رنگ سُرخ غالب
عطا فرمایا اسوجہ سے ہی کہ دل مین اسکے آب مخلوق ہوا اس سبب سے کہ جس چیز کا
رنگ اسکے پارہ اجزا سے غالب ہو اسکے ہمراہ اب کرتا ہی تا کم ہوجاے انتہی یہ مغنے
حضرت شارح کے ہین اور بعینہ ترجمہ اُنکی عبارت کا مجکو تو رحق براے مہملہ شراب کے مغنے
مین ملا نہین البتہ رحیق بہر خلاف لغت کیا اعتبار اسکے سوا دوسرے مصرعہ مین ازان
علت کے واسطے ہی بس مصرعہ اول مین جب تک وجہ علت کی قایم نہو گی علت کیسے
صحیح ہوگی شاید شارحین نے رنگ کے مغنے پر نظر نہین کی الغرض مین نے بھی اپنے مغنے
لکھدیے اُسکے بھی وللناظرین خیار متن مطبوعہ مین تین کو تبن محلا کو مجلا ابخی کا انہ بخی
خداقسم کی جگہ حد قسم غلط ہی —
نکتہ امرود طنبور شکل کوی رودیست کہ بر رویش از الف تا میم پردہ لبستہ اندا ما بسلوک
سفرجل صوفی لباس بہ از انست کہ زردہ آبے نقش را براے سف رجل میدہد قطعہ
امرود ہین کدوے عسل از شراب حق + از شاخ سرنگون شدہ یعنے کہ دور ماست +
سجلیست آب از فیضان الہ ازان + فریست در میان وی و بہ زمیو ہاست +
اللغات امرود ایک قسم ہی طنبور و طنبورہ بالضم نام ساز معرب تونبرہ بمغنے کدوے تلخ
اور طنبورہ بھی کدو سے ہوتا ہی بقول بعض تنبورہ در اصل دنب برہ جسکو دنبہ کہتے ہین
بس اسکی شکل کے موافق یہ نام رکھا گیا رود نہر اور باجہ سفرجل میوہ ہی کہ اسکو بہ اور

آبی بھی کہتے ہین زردہ بھی و اسپ زرد رنگ آبی بھی و سرکش سف بالفتح و تشدید فا ر فتن
مرغ بر زمین رجل بالکسر پا سجل بکسر تین و تشدید لام چک یا جھرو نامہ کہ بمہر و دستخط قاضی
کے ہو بہ معنی ہی و بہتر معنے ترکیبی نثر امرود جو بشکل طنبور کے ہی گویا ایک رود ہی جس پر
الف سے میم تک پردے باندھے ہین یعنے اکتالیس جیسے کہ طنبور مین ہوتے ہین لیکن چلن
مین سفرجل صوفی لباس اُس سے بہ ہی اور بہتر کہ زردہ آبی نقش کو واسطے سف کے رجل
دیتی ہی یعنے زمین پر چلنے پھرنے کو معنے ترکیبی قطعہ امرود کو تو دیکھا ایک کدو عسل کا
بھرا شراب حق سے ہی اور شراب ہر شی پینے کی یعنے شیرین شربت حق سے گویا کدو شہد کا
بھرا ہوا ہی اور آبی فیض الٰہی سے ایک سجل اور سند ہی اس سبب سے اُسمین ایک
فر ہی اور سب میوون سے بہ اور بہتر ہی معنے معمائے نثر لفظ رود کے مُنھ پر جب الف
و میم سے پردہ باندھا جائیگا امرود ہوگا سفرجل کی تحلیل سے سف اور رجل حاصل
ہوتا ہی آبی آبی تجنیس تام معنے معمائے قطعہ امرود سرنگون دور ماہی سجل کے
درمیان مین فر لانے سے سفرجل ہوتا ہی محسنات کلام تا میم کیا اچھا کہکے الف و میم
الگ کر دیا ہی اور رود کو الگ رود و طنبورا اور پردہ مناسب یکدیگر سفرجل آبی بہ
زردہ مراعات و نیز زردہ بمعنی اسپ اسکے مناسب سف اور رجل آبی بمعنی سرکش
و بہی اور رجل بمعنے پا اور زردہ بمعنی اسپ و بہی انہین بنظر معنے ایک دوسرے کے
ایہام بہ از انست بہی ایسے ہی کدو اور طنبور اور شراب اور سرنگون کہ طنبور و رود
بھی سرنگون ہوتے ہین اور بہی اکثر سرنگون ہوتی ہی اور علی ہذا فتامل **الاختلاف**
متن مطبوعہ مین سلوک کی جگہ سکوک لکھا ہی مخفی نرہے اصل کتاب اور متن مطبوعہ
دونون مین برائے سفرجل مبیدھا اس صورت پر لکھا ہی اور شارح نے ہنگام تحلیل اُسکو
سفر اور جل لکھا جسکے معنے ترکیبی سفر اور جھول کے کچھ سمجھ مین نہین آتے تھے اور زردہ
اور سلوک اور آبی کی رعایت سے اور نیز تحلیل کی رو سے سف و رجل مناسب
معلوم ہوا اسواسطے مین نے تو یہی بنادیا آیندہ ناظرین جو اچھا جانین وہ اچھا ہی
نکتہ عذار سیب از لف روے آتشین و مہر سیمین ذقنان گلگون بست و لب

شفتالو را تا دل پولا ہے لعل شیرین دہنان علاوہ رونق افزودہ **قطعہ** سیب راصورت سیب ست بہ بستان جمال + زین سبب ہست بسے بسیروپا مائل او + خوخ را بالب خوبان شکر خاخو نیست آتش سینہ ازان خوست بخوی دل او + **اللغات** عذار بکسر رخسار تف بالفتح گرمی شفتالو میوہ معروف و بوسہ ولا بکسر محبت ودوستی سیب بالفتح بخشش واحسان وبیا ے مجہول میوہ معروف خوخ بالفتح وہر دو خا ے معجمہ شفتالو **معنے ترکیبی نثر** یعنے سیب کے رخسار جو سرخ وگلگون ہورہے ہین یہ سب اثر گرمی محبت روے آتشین اور مہر سیمین ذقنون کا ہی جن مین جلوہ جمال شاہد حقیقی کا ہی اور لب شفتالو نے جب سے دل دوستی لب شیرین دہنون مین دیا رونق اُسکے کام کی بڑھ گئی **معنے ترکیبی قطعہ** سیب کی صورت سیب کی ہی باغ جمال مین اسی سبب سے بہت بے سروپا اُسکی طرف مائل ہین کہ اُسمین عطاوبخشش ہی خوخ کو لب شکر خا خوبون سے ایک خو ہی یعنے عادت وخوگری کہ اُسی خوگری کے سبب سے آگ سینہ کی اسکے خوے دل مین ہی **معنے معماے نثر** سیب کو تفاح کہتے ہین اور تفاح کا رخسار تف ہی شفتالو مین شفت بمعنی لب کے ہی اور ولا کا دل آلو جب آلو دل شفت کو دے گا شفتالو ہوگا **معنے معماے قطعہ** سیب سیب تجنیس تام سبب ان کا تصحیف بسیروپا کے اول جز سے جو بسیں ہی جھکانے سے سیب نکلتا ہی جسکا اشارہ مائل ہی خوخ کا دل بھی خوخ ہی **محسنات کلام** الف اور تفاح اور لب اور شفتالو کہ اسمین شفت بمعنی لب کے ہی اور ولا کہ اسکا قلب آلو ہی اور لعل کہ مراد لب سے ہی اور لب کے لیے دہنان کیسی خوبی رکھتے ہین اور لفظ تا یا لفظ شفتالو کہ اسمین بھی تا ہی —

نکتہ درون مشمش از رنگ عاشقانہ شمے یافتہ کہ دل او از تکرار ان بانو است و روے فرصاد از خون جگر فرے دارد از ان چوب اصلش از صاد صفیر عشاق با صدا ست **قطعہ** در درون دارد دل خستہ ز درد + روے زرد آلو ازین رو ہست زرد + تو دیکتا برگ دارد از بہشت + و دازان دید ست در اصل سرشت + **اللغات** مشمش بکسر ہر دو میم زرد آلو جیسے خوبانی بھی کہتے ہین شم بو نوا آواز و نام پردہ و توشہ وسامان فرصاد بالکسر توت عشاق جمع عاشق و نام پردہ صدا آہ و از خستہ

کوٹھری تودہ مبدل توت برگ معروف وساماں صود بالفتح والتشدید دوستی ومحبت معنے
ترکیبی نثر مشمش ابتدا سے زرد ہوتی ہی وجہ اسکی یہ کہ رنگ عاشقانہ سے ایک ادنیٰ
شمہ و بواسنے پائی ہی کہ دل اسکا اسی تکرار شمہ سے یا تو اوپر ساماں ہوا درد و فرصاد کا
خون جگر سے ایک فرعظیم رکھتا ہی اسی سبب سے اسکی اصل لکڑی صفیر عشاق سے
باصدا ہی اور توت کی لکڑی اسے اکثر ستار وطنبورہ وغیرہ کی ڈانڈ بناتے ہین خون جگر
سرخی فرصاد سے ظاہر معنے ترکیبی قطعہ زرد آلو کا روجو زرد ہو رہا ہی اس سبب
سے ہی کہ اپنے درون مین دل خستہ رکھتا ہی درد عشق سے تودکہ اپنی صفت مین یکتا
ہی اور برگ بہشت سے با برگ اسنے اپنی اصل سرشت مین وداد سے ود و دسے
دیکھی ہی وداس برگ وساز کو پہونچا ہی تو دیکتا اس سبب سے کہ اسکا گچھا نہین ہوتا
ایک ایک ہوتا ہی برگ بہشت بسبب شیرینی میوہ وگنجانی برگ درخت کے
معنے معماے نثر مشمش مین دو مش ہین دونون کا مقلوب دو شم اور دونون شمہ
مقلوب کے دو مش کہ دو مش کا مجموع مشمش ہی اور پہلا شین دوسرا میم ملانے سے شم
اور پہلا میم اور دوسرا شین ملانے سے مش کہ دونون شمہ کے مقلوب سے مش اور
دونون مش کے مقلوب سے شمہ حاصل ہوتا ہی موافق آیا تکرار کے فرصاد کا رو فر
اور لفظ صاد جب اسکی اصل ہوگا فرصاد ہو جائیگا اور یہ بھی متبادر ہی کہ فرصاد مین
الف بمنزلہ چوب کے ہی جب یہ اصل اس لفظ کا ہوگا صدا ہو جائیگا جیسا کہ اشارہ
چوب اصلش اور باصدا کا ہی معنے معماے قطعہ رو زرد آلو کا لفظ زرد ہی تو دکے
اول مین ایک تا ہی اونیچے اسکے لفظ و محسنات کلام بانوا کیسا بلیغ ہی جسکے معنے
راگ وساماں دونون کے ہین نوا وعشاق کہ نام پردون کا ہی اور نوا وصدا بمعنی
آواز باہم مناسب فرصاد اصل صاد صفیر صدا سر کلمہ صاد خستہ مین ایہام ہی کہ
زخمی وکٹھرے دونون معنے کو شامل الاختلاف متن مطبوعہ مین بانوا کو بانواز بہشت
کی جگہ در بہشت غلط ہی۔
نکتہ نہال جوز الغیست کہ چون قامت اہل ہمت کف بدامن جوزا میرساند وعین

بادام دانہ ایست کہ چون چشم اہل حسن با ہمکنان را بدام می آرد **قطعہ** الجوز مثل الجوہر من جمعہ و تحت تنفیف مولف بین الوری + واللیتر یحکی من طوائف عینہ + فوجدتہ فی القلب زولا اذتری + **اللغات** نہال بکسر درخت نو تر و تازہ جوز معرب کوز ہندی اخروٹ و وسط چیزے جوزا بالفتح ایک برج ہی جسکو دو پیکر کہتے ہین اور نیز نام ایک شکل کا اشکال فلکی سے کہ یہ بھی فلک ہشتم پہ ہی جور بالفتح قعر اور تنگ کسی چیز کا نفیف بروزن فعیل پیچیدہ و درہم شدہ مؤلف بضم میم و فتح ہمزہ کہ بصورت واو کے ہی الفت دینے والا اور جمع کنندہ چیزہاے متفرق باہم گرلوز بالفتح بادام تحکی ای حکایت میکند طرائف جمع طریف مال نو اور میوہ وغیرہ نادر و غریب زول بالفتح شگفت اور در سبک ظریف و مرد دلیر اذتری یعنے جسوقت دیکھے گا تو **معنے ترکیبی** نثر یعنے درخت تر و تازہ جوز کا ایک الف ہی راست و مستقیم کہ مثل قامت اہل ہمت کے کف دامن جوزا مین پہونچا تا ہی یعنے ایسا بزرگ و بلند ہی کہ دامن جوزا کا پکڑا ہی جو فلک ہشتم پہ ہی اور عین بادام ای ذات بادام ایک دانہ ہی کہ مثل چشم حسینون کے سب کے پانون جال میں پھانستا ہی **معنے ترکیبی قطعہ** جوز مثل جور کے ہی اپنے جمع ہونے سے یعنے جیسے کہ جور قعر و تنگ کو کہتے ہین اور اسمین ہر چیز جمع رہتی ہی اور مثل نفیف کے ہی جو شی پیچیدہ درہم شدہ کو کہتے ہین یعنے مثل نفیف کے مولف پیچیدہ اور مجتمع کا جمع کرنے والا درمیان مخلوق کے کہ یہ سب صفتین اسکی ظاہر و باطن سے ظاہر اور لوز بصورت عین کے ہی اسنے جو طرائف نادر غریب دیکھے ہین بزبان حال نقل کرتا ہی جسوقت تو اسکو دیکھیگا تو اسکے قلب کو زول پائیگا یعنے دل اسکا شگفت و عجائبات سے بھرا ہی یہ خیالات انکی صورت اور مغز و پوست سے پیدا کیے ہین **معنے معماے** نثر الف نہال جوز جو نکا دامن پکڑیگا جوزا ہو جائیگا اور دامن جوز کا الف ہی بادام کے اول با ہی تصحیف یا اور پا کے نیچے دام **معنے معماے قطعہ** جوز و جور تصحیف نفیف و مؤلف اشتقاق لوز کا قلب زول **محسنات کلام** نہال و قامت اور عین و بادام اور بادام مین دام

جسکے لیئے دانہ اور مثل انکے **الاختلاف** اس نکتہ مین میرا اور شارح اور اصل کتاب کا بڑا اختلاف ہی شارح نے الجور مثل الجور بمعنی ظلم کے لیا ہی اور مین نے حو بمعنی قعر وتنگ بجاے جور شارح نے من موصولہ مین نے من جارہ شارح نے لبیب بمعنی عاقل کے مین نے لفیف بمعنی شی پیچیدہ برعایت مولف کہ لبیب کے کچھ معنے نہین ہوتے نہ مولف سے اسکو کچھ مناسبت اور بجاے کذا اللبیب کے کالالفیف اور خود شارح نے بعد اتخاذ کے کذا اللبیب پر تقاعد بھی کیا ہی اور بجاے من طرایف عینہ کے عمینہ اور عمین بمعنی کور کہ مجکو لغت مین نہ یہ لفظ ملا نہ معنے طے طریف کے معنے وہ مال جو دزدی او نابکاری سے ہاتھ آئے زول وہ چیز جو مجرمون کی گردن مین ڈلتے ہین اور مین نے طریف اور زول کے معنے لغت سے لکھے ہین یہ جانے کونسی لغت سے لکھتے ہین اب دل مین ہی کہ بجنسہ خلاصہ تقریر شارح کا بھی لکھدون اگرچہ تطویل لاطائل ہی لکھتے ہین جو کوئی کہ عاقل ہی ملاحظہ جمیع احوال مخلوقات کا کرکے قوت متخیلہ مین سبکو جمع کرتا ہی اور مراد تالیف سے بھی اجتماع ہی بعد اسکے نیک و بد مین اشیا کے امتیاز کرتا ہی جو اچھی ہی اختیار کرتا ہی اور بد سے احتراز فیکل لفظ کذا اللبیب اس معنے سے چندان مناسبت نہین رکھتا با دام مشابہ چشم کورون کے ہی اور اسکے اور مغز جو اسکے درون مین ہی اسکو چھپایا اس سے مال دزدی کا معلوم ہوتا ہی جسکی حفاظت مین نہایت احتیاط عمل مین لایا ہی یہی سبب ہی کہ اسکے نام مین یہ بات پیدا ہوئی کہ اگر قلب کرین زول ہوتا ہی کہ بمعنی غل کے ہی پس معنے بیت کے یہ ہین کہ جو زمانہ جور کے ہی جو کوئی جمع کرتا ہی اسکو یعنے جمع کرنا اسکا سبب جور وظلم کا ہی کہ وہ شخص اپنے اوپر کرتا ہی اور ایسا فہم دبند جمع اشیا کا اپنی خاطر کے خزانہ مین کرتا ہی اور اس سے امتیاز کرتا ہی خوب ظاہر ہی کہ جب کسی چیز کے ذخیرہ کرنیکو ملاحظہ کرتا ہی خصوصاً مثل جوز کے امور ذہنیہ سے معلوم کرتا ہی کہ یہ کام مہم اطفال کے ہین اور اپنے نفس پر ظلم کرتا ہی بادام کو دیکھتا ہی کہ بزبان حال حکایت کرتا ہی کہ مال دزدیدہ شدہ سے کہ اسکی کوری و کوردلی سے منسوب ہی پس پاتا ہی تو اس مال کو بند کردون چنانچہ طور اس معنی کو اسکے اسم مین

دیکھتا ہی انتہی یہ معنے حضرت نے قطعہ کے لکھے ہین اور متن مطبوعہ مین بجاے جوز جوزاور
پہلے مصرعہ مین الجوزا اور اللبیب بغیر ایف لکھے ہین موافق شرح کے۔

نکتہ صفت خربزہ ہاے ملون قطعہا ئی بزبہشت ست درخرہ چیدہ وصورت قثاقبا ی
سبزجنت درخیار امت پوشیدہ **قطعہ** اگر بیخ بطیخ را بنگری + بیابی برونشر طیب
بہشت + وگر پردہ اندازد از رخ خیار + بہ بینی تن یار نازک سرشت + **اللغات**
خربزہ بضم باخر بمعنی کلان وبزہ میوہ خوشبودار چونکہ میوے خوشبودار ہین اُسکے
برابر کلان میوہ خوشبودار نہین ہی لہذا یہ نام رکھا گیا ملون رنگارنگ قطعہ پارہ
از ہر چیز بز بالفتح والتشدید جامہ خرہ بفتحتین تودہ خاک وگل تیرہ وبضمتین خرابہ وویرانہ
قثا بفتح وبکسر وتشدید ثا خیار دراز کہ درازی وباریکی سے کبھی خم ہوجاتی ہی قبا جامہ دکلائی
بطیخ بالکسر وتشدید طا خربزہ خیار بالکسر با دررنگ ونیکان وبرگزیدن **معنے ترکیبی نثر**
صفت خربزون ملون کی ایسی ہی جیسے قطعے بز یعنے جامہ بہشت کی خرہ مین جو بمعنی ویرانہ
کے ہی لگائے ہوے اور صورت قثا کی ایسی جیسے کوئی قباے سبز جنت کی خیار امت
یعنے نکوکاران امت مین پہنے ہوے ہی **معنے ترکیبی قطعہ** اگر تو بیخ بطیخ کو دیکھے
تو یہی معلوم کرے کہ اس بیخ پر طیب بہشتی پھیلی ہوئی ہی اور جو رخ خیار سے پردہ اٹھادے
تو تن یار نازک سرشت کا اسکے نیچے پائے **معنے معماے نثر** کلمہ خرہ مین جو لفظ بز
واقع ہوگا خربزہ ہوجائیگا قثا وقبا تصحیف **معنے معماے قطعہ** بیخ بطیخ کی حرف خا ہی
اور اسپر بطی حبکا نشر طیب ہی خیار کا روخا اسکا پردہ اٹھانے سے یار رہتا ہے
محسنات کلام صف خربزون کی مراد فالیزون سے ہی جو برابر ہوتے ہین بطیخ
مین طا الگ کرنے سے بھی بیخ رہتا ہی لفظ خیار مین ایہام ہی کہ بمعنی لکڑی کے بھی ہی
الاختلاف متن مطبوعہ مین بز بہشت کی جگہ بر بہشت اور بجاے جنت خیت یار
نازک سرشت کو تار تارک سرشت غلط لکھا ہی۔

حکایت یکے از ظرفا چون آب درعین کشت برکنار فالیز میگذشت دید کہ خیار
کشتہ اند واطراف او را بخار نگہداشتہ اند ساعتے فرود آمد وبراے راحت وامن

استراحت گرفت ناگاه دراز گوشے کہ مرکوب وے بود چون کدو بخیار آن فالیز گردن دراز کرد دہقان از روی قہر دہان بکشاد کہ ندانی کہ چون خررا برکنار خربزہ بندی خربزہ عاقبت بینی مرد با درنگ و وقار چون الف خیار زبان در حیز گفتار بکشاد و گفت کہ خیار را پا در میان خار میباید گذاشت یا از گلوی خر دریغ نباید داشت **قطعہ** خیار بے مزہ خررا است درخور + خر او را بستہ زان برہر کنارست + بود نا خوردن و خوردن برابر + ازان در ہر دو نام او خیارست + **اللغات** ظرفا بفتح ثانی وضم اول جمع ظریف بمعنے دانشمند و لطیفہ گو خیار ہندی لکڑی بزہ بفتحتین گناہ و خطا خر بمعنی کلان با درنگ متحمل و کہیرہ وقار ہندی بوجھل خیار بمعنی چھانٹنے کے بھی ہی **معنے ترکیبی نثر** ایک ظریفون سے مثل آب ور عین کشت کے کنارہ فالیز کے چلا جاتا تھا آب در عین کشت سے مراد تازہ و خرم دیکھا کہ خیار بوئے ہین اور اطراف اُسکے خار سے بند کیے ہین ذرا دیر کو اُترا اور راحت و آرام کرنیکو دامن استراحت کا پکڑا ناگاہ اُس دراز گوش نے جو اُسکی سواری مین تھا کدو کیطرح گردن اُس فالیز کی خیار پر بڑھائی دہقان نے قہر کی رو سے دہان کھولا اور کہا کہ تو نہین جانتا کہ خر کو جو خربزہ پر باندھے گا لوٹ کے خربزہ یعنے گناہ عظیم دیکھیگا مرد با درنگ و وقار نے مانند الف خیار کے زبان حیز گفتار مین کھولی اور کہا کہ خیار کا پانون خار مین رکھنا چاہیئے یا خر کے گلو سے دریغ نرکھنا چاہیئے **معنے ترکیبی قطعہ** خیار بے مزہ لایق گدھے کے ہی اسی سبب سے اُسکے ہر کنارہ پر خر بستہ ہی اُسکا کھانا نہ کھانا برابر ہی اور یہی باعث ہی کہ ان دونون یعنے خوردن ناخوردن مین نام اُسکا خیار ہی ای اختیار خوردن و ناخوردن لکڑی ظاہر بے مزہ چیز ہی پھیکی کھٹی نہ میٹھی اپنے مزہ مین نمک کی محتاج فی نفسہ سواے کرکراہٹ کے کچھ مزہ نہین رکھتی **معنے معماے نثر** منجملہ حروف ظرفا کے فا ہی جو کنار لفظ فالیز ہی خیار کے اطراف مین ایک طرف خا ہی اور یہی خا مع الف مقصود اور دوسری طرف را کہ دونون کی ترکیب سے خار ہوتا ہی دامن استراحت کا راحت ہی دہقان مین رو لفظ قہر کا قاف ہی اور باقی دہان جب دہان قاف قہر سے کھولا جائیگا دہقان ہوگا خربزہ خربزہ تجنیس تام

زبان بصورت الف جب خیر کے درمیان مین الف آئیگا خیار ہوگا پھر کہتے ہین کہ خا رمین یا
آنے سے کہ مشابہ یا کے ہی یار نکلتا ہی خیار کا اول آخر خر ہی یا کوا سکا گلو بنانے سے
خیار ہوگا **محسنات کلام** چون آب در عین کشت کیسا لطیف ہی یہ معلوم ہوتا ہے کہ
اُسوقت مین کھیت کو پانی دیا جاتا ہوا ور تشبیہ طبیعت ظریف کی بھی کشت سے ہی
مرد با درنگ لفظ خیار کے ساتھ کیسا ابلغ ہی کہ بادرنگ کھیرے کو بھی کہتے ہین **الاختلاف**
متن مطبوعہ مین **فالیز** کے بجاے پالیز لکھا ہی اگرچہ دونون لفظ واحد ہین لیکن ظرفا
کی مناسبت کنار کی قوت ہوتی ہی اور خیار کو چنار دوسرے مصرعہ مین خر در البستہ
بجاے خر اور ابستہ غلط لکھا ہی۔

:

فصل فی الاضیاف واصناف الطعام

نکتہ در آخر طعام عام واقع شدہ ودر پایان اکل کل آمدہ یعنے شرط تناول طعام
آنست کہ دامن مائدہ انعام او عام بود واصل اکل آنست کہ ہمہ را از طرف او
طرفے رسد **قطعہ** مائدہ آمد مرکب ماوده + سراین ترکیب دانی از کجاست + یعنے
اربر خوان بود آبی وبس + گر نشانی بر کنارش دہ رواست + **اللغات** اکل بالفتح
خوردن تناول بضم واو فرا گرفتن طرف بفتحتین کنارہ وبالفتح نفع وفائدہ مائدہ خوان
پر طعام یہ لفظ خاص ہی خوان عام ہی خواہ خالی ہو خواہ پر طعام **معنے ترکیبی** **نثر**
آخر مین لفظ طعام کے عام واقع ہوا اور پایان اکل مین کل آیا ہی یعنے شرط تناول
طعام کی یہ ہی کہ دامن مائدہ انعام کا اُسکے عام ہو اور اصل اکل کی وہ ہی کہ ہر ایک
کو اُسکے کنارہ سے نفع اور فائدہ پہونچے **معنے ترکیبی** **قطعہ** مائدہ مرکب ہی ماوده
سے تو اس ترکیب کے بھید کو جانتا ہی کہان سے ہی یہ ہی کہ خوان پر اگر کچھ ہو پانی
ہی ہو اور تو اُسکے کنارہ پر دس کو بٹھائے اور اُنکے ساتھ اُسکو شریک مین لائے
تو روا ہی **معنے معماے نثر** آخر طعام مین عام اور پایان اکل مین کل ظاہر موجود
انعام عام تجنیس مطرف اور طرف طرف تجنیس تام **معنے معماے قطعہ** مائدہ ظاہر

ماے اور دہ سے مرکب اور ما کے کنارہ پر دہ موجود **محسنات کلام** ملعام عام الغام اکل کل کیسے خوب الفاظ جمع کیئے ہین لفظ آبی کیسا خوب ایراد کیا ہی کہ یہ بھی بحقیقہ مایدہ ہی اسلیئے کہ اسکے اول مین اب ہی ترجمہ ماکا اور آخر مین یا دہ زایدہ الی۔

نکتہ ہر کہ چون الف بر سر خوان بخدمت مہمان قیام نماید از اجتماع یاران و برادران جمعیت عام یابد باین معنی از لفظ جمع اخوان بخوان کہ الف ست بر سر خوان **رباعی**

ہر سفرہ کہ راہی نبود ز ایثارش + از نعمت حق دان و سفہ انکارش + ضیف ست دلیل فیض خیر و برکت + چون برگردد فیض بہ بین ز آثارش + **اللغات** قیام بکسر کھڑا ہونا اخوان بالکسر برادران ایثار بالکسر برگزیدن سفہ بفتحتین نادانی و سبکی عقل ضیف بالفتح مہمان **معنے ترکیبی نثر** جو کوئی سر اخوان پر الف کیطرح خدمت مہمانی مین کھڑا رہے یارون اور بھائیون کے اجتماع سے جمعیت پائے اس بات کو لفظ اخوان سے سیکھ کر خوان کے سر پر الف ہی **معنے ترکیبی رباعی** جو سفرہ کہ اسمین راہ ایثار یعنے برگزیدگی سے نہو اسکو تو نعمت حق سے تو جان لیکن سفرہ والے کے سفہ کو پہچان یعنی نادانی و سبکی عقل کو ضیف کو ناگوار اور حقیر مت سمجھ اسواسطے کہ ضیف راہ خیر و برکت کی بتاتا ہی دیکھ لے جب اسکو لوٹیگا آثار فیض کے اُس سے دیکھیگا **معنے معماے نثر** خوان کے سر پر الف قایم ہونے سے اخوان ہوتا ہی **معنے معماے رباعی** سفرہ سے اگر راے ایثار کی نکل جائیگی سفہ رہیگا **محسنات کلام** اجتماع و جمعیت مین اشتقاق اخوان بخوان خوان کیسے فصیح لفظ جمع کیے ہین ایسے ہی ایثار انکار آثار مہمان یاران برادران اخوان خوان سفرہ نعمت خیر برکت فیض سب مراعات و مناسبات **الاختلاف** متن مطبوعہ مین دو نعمت بجاے از نعمت اور سفہ کے قبل بلاحرف عطف غلط ہی۔

نکتہ در لفظ نان الف صورت تیغ دارد و نون کنارہ تیغ را گویند یعنے الف نان تیغ دو رویہ است کہ از یکروے سر ناز دشمنان را قطع کند و از روی دیگر سر نیاز دوستان را

اقطاع مید ہدرباعی یک نون بکنار آسمان شد واصل + یک نون دگر زیر زمینش منزل +
آزادہ میان این دو نون ہیچو الف + آنست کہ نانی بود از وی حاصل + اللغات
تیغ دورویہ جسکے دو نون طرف دھار ہو اقطاع بالفتح کسی چیز کو آپ سے جدا کرکے اور کو
دیناو اطراف زمین معنے ترکیبی نثر لفظ نان مین الف بصورت تیغ کے ہی اور نون
تیغ کے کنارہ کو کہتے ہین یعنے دھار بس الف نان کا تیغ دورویہ ہی کہ ایک رو سے
سرناز وغرور دشمنون کو قطع کرے اور دوسرے رو سے سرنیاز دوستون کو اقطاع
دے یعنے کوئی چیز ہو آپ سے اسکو الگ کرے اور انکو دے معنے ترکیبی رباعی
یعنے دراصل دو نون ہین ایک نون تو کنار آسمان سے ملا ہوا ہی اور دوسرا ایک
جو ہی اسکا زمین کے نیچے ٹھکانا ہی چنانچہ آسمان و زمین دونون مین نون ہین پس
دونون نون کے درمیان مین آزادہ الف کی طرح وہ ہی جس سے نان حاصل ہو
معنے معماے نثر نون کے درمیان مین الف لانے سے نان ہوتا ہی معنے معماے
رباعی آسمان کے آخر بھی نون ہی اور زمین کے آخر بھی نون جب الف آزادی کا
اسمین یعنے دونون نونون مین داخل ہوگا نان حاصل ہوگا محسنات کلام
ناز اور دشمن اور نیاز اور دوست باہم متضاد نانی بود از وے حاصل مع معنے
چارون مصرعون کے کیسے مذکور کیے ہین قابل غور ہین وللہ درہ الاختلاف
متن مطبوعہ مین کنارہ و تیغ بعطف وبجاے نانی نامی غلط ہی۔

نکتہ ہر کہ نمک کسے خورد و اسرار معاش او بسخن چینی فاش کند آخر نمیرد تا چشم شور
بختش را آن نمک نہ گیرد و این معنی ملیح در لفظ نمک معین ست کہ اولش نم آمدہ
یعنے سخن چینی و بردن خبر و آخر کاف ربایندہ بصر قطعہ نمک آنکس کہ یہ قلبی خورد
آخر روز بی تقلب او را نمک دیدہ کند ریش و تبہ + نمک قلب کما نیست عجب
تیر افگن + کردہ از نور بسے خانہ نارست سیہ + اللغات ملیح نمک سود و نمکین
نم کی تفسیر خود بمصرعہ نے فرمادی اور کاف کی بھی قلبی کھوٹا پن آنا آخر مصرعہ مین ترجمہ
ھن بعد مجاوزت کا ہی نار است کج معنے ترکیبی نثر جو کوئی کسی کا نمک کھائے

اور اُسکی معاش کے بھید سخن چینی کرکر کے فاش کرے جب تک کہ اُسکے بخت شور کے چشم کو
وہ نمک ماخوذ نہ کر لیگا وہ کور نمک ہرگز نہ مرے گا اور یہ ایسی نمکین بات ہی کہ لفظ نمک ہی مین
معین ہی کہ اول اسکے نم آیا ہی یعنے سخن چینی اور عیب بینی اور آخر کاف جور پایندۂ بصر ہی
خلاصہ یہ کہ کور نمک کور ہو کے مرتا ہی **معنے ترکیبی قطعہ** جو شخص کہ نمک کسی کا قلبی یعنے کھوٹ پن
سے کھاتا ہی آخر دیکھ لوگے کہ ایکدن ایسا ہوگا کہ اُسکے قلب کو نمک شور یعنے اشک شور
ریش و تباہ کر دینگے نمک قلب ایک کمان عجب تیر افگن ہی جسنے ناراست یعنے کج شعار ون
کے گھرون کو نور سے الگ کر کے خالی سیاہ بنا دیے ہین اکثر ایسا ہوا ہی **معنے معماے نثر**
نمک کے اول نم ہی یعنے سخن چینی اور آخر کاف کہ مرکب ہو کے نمک ہوگا **معنے معماے قطعہ**
نمک کا قلب کمن ہی اور تیر الف اسکا جیساکہ ایا تیر افگن کا ہی یعنے تیر افگندہ لبس کمان ہو جائیگا
محسنات کلام نمک اور شور اور ملیح و چشم اور بصر دیدہ اور نور اور سیاہ سب مناسب
باہمد گر اور یون بھی کہ قلب نام منزل کا منازل ماہ سے ہی اور کمان برج قوس تیر عطارد
خانہ خانۂ کمان ناراست کج اور نور و سیاہ نور اور ناراست مین نار اور مثل ذلک
سب صنایع بدایع سے ہین **الاختلاف** متن مطبوعہ مین اتنی عبارت نہین ہے
یعنے (سخن چینی و بردن خبر و آخر کاف) اور نور کے بجاے توز غلط ہی ۔

نکتہ ہر قوت کہ بشدت سعی وکد عمل حاصل شود لذت و قوت از و بیشتر واصل گردد
لفظ قوت مقوی این معنے ست کہ چون تشدید یا بد قوت گردد **شعر** لقمۂ کز خون دل
آید بکف مقبول دان + رد بود خوردن گرا و را خون نباشد بر کران + **اللغات** کد
بفتح و تشدید دال رنج و سختی کار خوردن خورش رد بالفتح و تشدید دال لوٹانا لوٹنا اور
کوئی چیز زبون وفاسد **معنے ترکیبی نثر** جو قوت کہ شدت کوشش اور رنج محنت سے
حاصل ہوتا ہی لذت و قوت اُس سے زیادہ ملتی ہی چنانچہ لفظ قوت مقوی اسبات کا
ہی کہ جب تشدید پاتا ہی قوت ہو جاتا ہی **معنے ترکیبی شعر** جو لقمہ کہ خون دل سے یعنے
بڑی مشقت سے ہاتھ آتا ہی اُسکو مقبول جان اور جس خوردن کے کنارہ پر
خون نہو اُسکو رد سمجھ یعنے بے محنت و رنج کا **معنے معماے نثر** قوت و قوت تجنیس تام

پہلا بتخفیف واؤ دوسرا بتشدید واؤ معنے معماے شعر خوردن کے اول جز سے خوا ورآخر سے نون حاصل ہو کے خون ہوتا ہی اور درمیان سے لفظ رد کا نکلتا ہی محسنات کلام مقبول ورد متضاد اور ردی کو بھی کہتے ہین -

نکتہ حاے حلوا کمان ہلال ست برلواے حلاوت ایمان و بناے لحم رتیب محل لست ورزینت مائدہ خوان نظم صوفی ارنیست حل حلوالیش + دردہان زبان بود والیش + رمزے از گوشت ہم نکوش بکوش + از سر نقش تا بگیر دگوش + اللغات حلوا مونث احلی ہر چیز شیرین لوا بکسر علم فوج و نشان لشکر لحم بالفتح گوشت کمان معروف و برج قوس جسکی علامت نجوم مین جا ہی رتیب زمین بلند و برآمدہ صوفی منسوب بہ صوف پشمینہ پوش اور وہ شخص کہ دلکو غیر حق سے بچائے اور ایام جاہلیت مین ایک قوم تھی اہل تجرد سے کہ کعبہ کی خدمت کرتی تھی اور مخلوق کی خدمت سد کرتی تھی و بمعنی مخلص نیز واے اشارت بواویلا و جدا و نارسیدہ معنے ترکیبی نثر حاے حلوا کمان ہلال کی ہی لواے حلاوت ایمان پر اور حلاوت ایمان کی پرظاہر کہ اہل ایمان جان شیرین کو اسپر قربان کرتے ہین کمان ہلال اور حلاوت ایمان کہنے سے مبالغہ شیرینی اور علو تبگی حلوا کا دیگر طعام سے مقصود ہی اور بنا لحم کی جسوقت کم زینت مائدہ خوان کا ہوتا ہی رتیب محل دل کی ہی یعنے زمین بلند حاصل یہ کہ دل کو بہت عزیز ہی اور بڑا عالی قدر اسکو جانتا ہی معنے ترکیبی نظم یعنے حلوا ایسی چیز ہی کہ صوفی اگر اسکو مل حلوا کی نہین ہی تو اسکی زبان کے دہن مین واے ہی جو کلمہ افسوس کا ہی مطلب یہ کہ حل بمعنی حلال کے ہی اور صوفی لوگ اکثر لذیذ و مزہ دار چیزونکو اپنے اوپر حرام کر لیتے ہین اگر اسنے حل حلوا کو بھی حرام کر لیا ہی تو اسکی زبان کے دہن مین سواے واے کے کچھ نہین ہی کہ کیون ایسی پرمزہ شی کو ترک کیا اور مجکو اس لذت سے محروم رکھا اور حل حلوا مین جز سے ارادہ کل کا کیا ہی اور ایک رمز نیک اور اچھے گوشت سے بھی اسکو کہہ تو سر نقش سے صوفی اسکو اپنے کان مین جگہ دے یعنے قبول کرلے اور مان لے پہلا نکوش ہی بمعنی نکو اور شین ضمیر مفعول راجع بصوفی اور دوسرا بکوش بصیغہ امر اور شین بصفت مذکور اور بالعکس بھی ہو سکتا ہے تیسرا بکوش ای در گوش

معنے معمائے نثر حرف حالوا پر آنے سے حلوا ہوجاتا ہی لحم کا دل محل رتیب وزینت تصحیف
یکدیگیر معنے معمائے نظم حلوا اگر حل اسمین نہو تو واے ہی نکوش بکوش دونون نقش کوش
کے ہین تا بگیر دکوش کے ایما کے موافق کوش جو تا کو پکڑے گا گوشت ہوجائیگا صوفی کی
وا وجود درمیان مین ہی گویا زبان ہی اور فی دہان اور مثل باتا کے وا وکو وا کہتے ہین
بس یہی وا اسکے دہان مین ہی **محسنات کلام** حالکہ علامت برج قوس کی ہی اور نیز بصورت
کمان اور خود کمان اور ہلال کمان کی شکل اور برعایت لواکے مثل ماہچہ سب مناسب یکدوسرے
کے ہین حلاوت کی لفظ مین بدون تا اور قلب الف اور واو کے حلوا نکلتا ہی از بس نقش کیسا
خوب ہی کہ اسکا سر نون ہی اور نکو کا بھی سر نون **الاختلاف** اصل کتاب مین رہیب
لکھا ہی جسکے یہان معنے نہین ہوتے مگر شارح نے زمین بلند کے معنے لکھے کہ وہ بحقیقت
رتیب ہی مین نے اسی کو اختیار کیا بدلیل اسکے کہ مصحف زینت کا بھی یہی ہی نہ رہیب
اور دوسرے مصرعہ مین در دہان در زبان میرے نزدیک دوسرا در ٹھیک نہین بلکہ
دہان زبان باضافت ابلغ وبے تکلف ہی دوسرے مصرعہ مین نہ تعین نکوش بکوش کا
کیا نہ صراحت کہ اصل لفظ یہ کیا کیا ہین اور تقریر معنے ترکیبی کی جو کچھ ہی وہ ہی مین کیسے حل
کہون نہ معما صوفی کا شاید انکے نزدیک نہو بجاے رتیب رتبت اور بگوش بگوش پہلے
مصرعہ مین متن مطبوعہ مین لکھے ہین۔

نکتہ ذانہاے برنج بر صحن طبق لاجوردی کوی کہ خوشہ پروینست بر روی چرخ مطبق ازرق
وگلبرگ بورق پنداری ورق سمن ونسترن ست از فرع بنان نسرین طبعان معلق
قطعہ فر بزیر مزعفر از مرغ ست + شکل مرغش از انست بر بالا + رای بغز از کف مدہ کامد
در حوالی آن حروف بنا + **اللغات** صحن طبق بزرگ ومیان خانہ وسنج یعنے جھانجھ طبق
بفتحتین موافق وبرابر یعنے جو شی کہ برابر اسکے دوسری شی ہو وطریق ودستور مطبق بالضم
وفتح با تو برتو کردہ شدہ ازرق نیلگون بورق بواو مجہول ایک قسم آتش کہ شیر وجغرات
سے پکاتے ہین یہ ترکی ہی بنان بفتح سرہاے انگشتان معلق بضم میم وفتح لام آویختہ شدہ
مزعفر ایک قسم پلاؤ شیرین زعفرانی مرغ بالفتح انبوہے گیاہ ہندی دوب وسبزہ بغز الفتح

نام آش ایجاد بغراخان کہ آرد نخود سے مثل لیمو کے غلولہ بناکے آش مین پکاتے ہین بغا
بفتح خواستن معنے ترکیبی نثر دانے برنج کے درمیان طبق لاجوردی کے گویا خوشے پروین
کے ہین روے چرخ مطبق تو بر تو نیلگون پر یعنے نہایت خوبی خوشنمائی کے ساتھ اور گلبرگ
بورق کے گویا ورق سمن ونسترن کے ہین شاخ پوروئن نسرین طبعون سے لٹکے ہوسے
معلوم ہوتا ہی کہ انکو پورئون مین پکڑکے کھاتے ہونگے کہ یہی صورت تعلیق کی ہی معنے
ترکیبی قطعہ مزعفر کے نیچے فر مرغ کی ہی اور اس فر کو وہ دبائے ہوے ہی اسی سبب
سے شکل مرغ کی اسکے بالا پر ہی کہ مرغ پر مرغ بیٹھتے ہین اور راے کو بغرا چھوڑے مت
نہ اسکے خیال سے گذر کہ اسکی حوالی مین بغا ہی یعنے خواہش معنے معماے نثر لفظ ورق کا
جب بنان کی باسے تعلیق پائے گا تو بورق ہو جائیگا معنے معماے قطعہ مزعفر کے نیچے
فر ہی اور اوپر اسکے مرغ شکل مرغ کہ باہمہ گر تصحیف ہی بغا مین راے بغرار کہنے سے بغرا ہوگا
محسنات کلام طبق مطبق اندق بورق معلق کیسے لفظ ایراد فرمائے ہین طبق لاجوردی
اور چرخ مطبق ازرق باہم مناسب ایسے ہی گلبرگ ورق سمن نسترن نسرین اور زیر بالا
متضاد الاختلاف متن مطبوعہ مین اندق کو انتق بنان کی جگہ بتان اور بغا کا لغا

غلط لکھا ہی۔
نکتہ پالودہ عسلی نوش کہ حلاوت بال بررودہ مشتہی از عقب دارد ورشتہ جلاب پوش
چنان آغشتہ عطر ست کہ اگر درتہ آن بنگری جز رش گلاب بررو نیابی قطعہ زعطر ست
پالودہ آلودہ دائم + ببوے وصال لب بیدہائے + کشد شت تفریق ہم رشتہ دررہ +
کہ جمع آردش دست نازک میانی + اللغات بال بازوے مرغان و دل وجان تبرکی
عسل مشتہی صاحب اشتہار رشتہ نام آشے وحلواے ہندی سویان کہ میدہ کی بناتے ہین
اور شیر وشکر سے کھاتے ہین اور یہ کئی قسم ہی رشتہ خطائی کہ قسم ماہیچہ کی نخ ابریشم کی طرح
ہوتی ہین نبات وگلاب ملاکے کھاتے ہین اور رشتہ کاجی یہ بھی مثل ماہیچہ کے ہوتا ہے
جلاب بالضم والتشدید معرب گلاب اور شربت کہ گلاب قسم اول مین جوش دے کے
شیشون مین بھر رکھتے ہین کہ نہایت مفرح ہی آغشتہ آلودہ عطر خوشبو عام رش بالفتح

چکیدگی آب و اشک و باران اندک شست پریشانی تفریق جدائی **معنے ترکیبی نثر مصرع** کہتے ہین کہ پالودہ عسلی نوش کرکہ شیرینی شہد کی بر روا ور دس مشتہی اسکے پیچھے ہین دس سے مراد کثرت ہی نہ عدد معین یعنے بکثرت اسکے خواستگار رہین اور رشتہ جلاب پوش ایسا عطر آلودہ ہی کہ اگر اسکے تہ کار مین نظر کرے تو سواے رش گلاب کے کچھ اسکے روپر نہ پائے جلاب پوش اس سبب سے کہ جلاب مین چھپا ہوا ہی **معنے ترکیبی قطعہ** پالودہ عطر سے ہمیشہ آلودہ ہی اس اُمید و بو پر کہ کسی بیدہان کے لب تک پہونچون اور رشتہ بھی شست تفریق و انتظار مین اُٹھا رہا ہی اس بات کی کہ اُسکو ہاتھ کسی نازک میان کا جمع کرے یعنے جلاب وغیرہ مین جیسا کہ کھاتے وقت ملاتے ہین **معنے معماے نثر** جب بال کے عقب مین لفظ دہ آئیگا پالودہ ہوجائیگا اور تہ کی روپر جو رش ہوگا رشتہ ہوجائیگا **معنے معماے قطعہ** بیدہان کا لب بے ہی جب آلودہ سے بے ملیگی پالودہ ہوگا با و یا یکسان اور کلمہ رہ مین جو شست داخل ہوگا رشتہ ہوجائیگا **محسنات کلام** لفظ بال مین ایہام ہے بمعنی دل کے اور شہد کے جلاب عطر گلاب بو باہم مناسب پالودہ آلودہ نوعے تجنیس بیدہانی کہکے کیسی با پالودہ کی نکالی ہی روا ور عقب اور تہ اور تفریق و جمع سب متضاد آرد کا لفظ کیسا ابلغ ہی کہ آٹہ کے معنے مین بھی ہی بلحاظ رشتہ کے اور علی ہذا القیاس فتامل **الاختلاف** نوش کی جگہ پوش دوسری جگہ نوش بجاے پوش متن مطبوعہ مین غلط ہی —

نکتہ سنبوسہ سہ گوشہ بن لب و دندان میکشاید تا از دہان تنگ دلجوئی بوسہ رباید و حلقچی برخود می پیچد تا بحلقہ وچین بے پایان زنجیر موی بتان نسبتے یابد **قطعہ** سنبوسۂ سہ گوشہ از طیب شد مثلث + کز سن خوبرویان در دل نہفتہ بوے + با حلق حلقچی بین پیوند زلف خوبان + پیچد از انسنت دروی پیچیدہ ہر گلوے + **اللغات** سہ گوشہ ہندی تکونہ کہ اکثر زبان زد بھی ہی بن دندان کشادن کنایہ نہایت الحاح و رغبت و منت سے اور ظاہر کہ ایسی حالت مین بن دندان ظاہر ہوتے ہین جسکی ہندی دانت کچر انا ہی دندان سنبوسہ کی اُسکی پیچیدگی لب ورق حلقچی جلیبی شیرینی معروف نسبت

ہندی لگاؤ مثلث سہ کردہ شدہ وسہ تا وسہ گوشہ گوشہ وقرص خوشبو سہ گوشہ مثلث و صندل
وکافور سے ہوتے ہین سن بکسر و تشدید نون دندان **معنے ترکیبی نثر** سنبوسہ سہ گوشہ
کیسے بن لب و دندان کے کھولے ہوے ہی اور عجز والحاح ظاہر کر رہا ہی اسواسطے کہ کسی
ماہرو دلجو کے لب سے بوسہ لے اور ظاہر کہ کھاتے وقت بوسے لیوے ہیگا اور حلقچی
کیسی اپنے اوپر بل کھا رہی ہی اس تمنا مین کہ کسی حلقہ اور چین زنجیر موے معشوقون سے
کچھ نسبت و لگاؤ پایا جائے **معنے ترکیبی قطعہ** سنبوسہ سہ گوشہ کہ خوشبو سے قرص مثلث بن رہا ہی
اسنے خوبرویون کے دندان سے کچھ بو اپنے دل مین چھپائی ہی یعنے اسکو کچھ امید انکی ہی اور
حلقچی کے حلقون کے ساتھ پیوند زلف خوبون کا ہی اسی سبب سے بیجد گلو اسمین لپٹے ہین
اور گلے کے ہار ہو گئے ہین **معنے معماے نثر** جب سن لفظ بوسہ کو لیجائیگا سنبوسہ ہو جائیگا
حلقہ اور چین جب بے پایان یعنے حلقہ کی ہا اور چین کا نون ساقط ہونگے حلقچی حاصل ہوگا
معنے معماے قطعہ سنبوسہ کے اول سن ہی اور آخر مین سہ اور دل مین اسکے بو کہ
مجموع سنبوسہ ہوا پیچیدہ کی دو حدین ہین ایک پی دوسری دہ جب بیجد ہوگا چی رہیگا
اور چی کا پیوند جب حلق سے ہوگا حلقچی حاصل ہوگا **محسنات کلام** سنبوسہ سہ گوشہ بوسہ
تینون مین لفظ سہ براسہ و بہ تصحیف نکلتا ہی لب اور دندان اور دہان اور تنگ اور دل
زلف گلو مناسب یکدیگر ایسیہی حلقہ اور چین اور زنجیر اور موے سہ گوشہ اور طیب
ومثلث اور بو مراعات ہیگی و مع ذلک ایضا **الاختلاف** شارح نے اخیر شعر مین معما
حلقچی اس طور سے نکالا ہی کہ زلف خوبان سے بعلت تشبیہ جیم مسمائی پھر اُس سے جیم اسمی
اور جیم بیجد جی جب حلق سے پیوند پائیگا حلقچی ہوگا انتہی اور مین نے لفظ پیچیدہ اور حلق
سے اول تو مصرع کیطرف سے صاف اشارہ جیم کا نہین اور مسمائی و اسمی کا جھگڑا اسکے
سوا جیم تازی نکلتا ہی نہ جیم فارسی آخر یہ کہنا پڑیگا کہ معما مین جیم جیم ایک ہین اور وہ جو
مین نے لکھا موافق پایا کے اور بے تکلف و بے تغیر اور دندان سنبوسہ قیمہ کو ٹھہرایا ہی
اور جو سنبوسہ کسی قسم شیرینی کا بھرا ہو جیساکہ ہوتا ہی تو وہان دندان شکست نہو جائینگے
مین تو دندان اُسکے اوپر کی پیچیدگی کو جانتا ہون جو خوبصورتی کے لیے بناتے ہین کہ سب نے

دیکھے ہونگے اور سوا اسکے اور تقریر انکی جو کتاب مین موجود متن مطبوعہ مین بجاے سنبوسہ سہ گوشہ بن لب آگنہ کے سنبوسہ سہ برلب اور تا از دہان تنگ دلجوئی کی جگہ تنگ تو کہ تر کی سن ست اور بید کو بپیر غلط لکھا ہی —

نکتہ ایدرویش نخود آب رقم نیستی برسر خود زدہ تا عاقبتش آب حیاتی دادند و کباب نیش کاف کربت برسر کشیدہ تا از عیش بابِ نجاتی کشادند **قطعہ** کردہ پنہان بمیان ہستی خود را از ندی پاک وخالص سروپای نخود آب ست از ناب + گشت بابک دلش از ضربت تیغ غیرت + ہست درکب نگونساری ازان پای کباب + **اللغات** نخود آب نوعی از شوربا ے گوشت کربت بالضم اندوہ تاب درد بابک نام پادشاہ فارس کہ نانا آردشیر ساسان کا ہی اور کاف بنابر تعظیم کب بفتح وتشدید کاف نگونساری **معنے ترکیبی نثر** ایدرویش نخود آب نے جو رقم نیستی کی اپنے سر پر لگائی ہی تو انجام اسکا یہ ہوا کہ آب حیات اسکو دیا اول تو نخود آب کے ساتھ لفظ آب ہی دوسرے نخود آب خود نہایت مقوی گویا مایہ حیات ہی اور کباب نے نیش کاف کربت کا سر پر اٹھایا تو عیش سے ایک باب یعنی دروازہ نجات کا اسپر کھولا دادند وکشادند کے فاعل قضا وقدر ہین **معنے ترکیبی قطعہ** نخود آب نے اپنی ہستی کو اپنے بیچ مین چھپایا ہی اس سبب سے نخود آب پاک وخالص ہی اور سروپا اسکا ناب ای بیغش وبے آمیزش اور واقعی نخود آب خالص اور صاف ٹپکایا ہوا گوشت کا ہوتا ہی اور کباب کا پانون کب نگونساری مین اس سبب سے ہی کہ دل اسکا بابک ہی ضرب تیغ غیرت سے **معنے معماے نثر** نخود آب مین نون نفی کا لفظ خود کے سر پہ ہی اور آب بعد اسکے اور کباب کے سر پر کاف بمنزلہ نیش اور باب آخر اسکے **معنے معماے قطعہ** نخود اب مین اول آخر ناب حاصل ہوتا ہی اور درمیان مین خود پنہان بابک قلب کباب کا کباب کے اول آخر کب اور کب کے درمیان مین پا کہ مجموع کباب ہوا **محسنات کلام** کاف کربت کشیدہ کشادند سر کلمہ کاف اور کباب کے کاف کو نیش باعتبار کجی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین عیش کی جگہ عیبش باب کے بجاے تاب غلط ہی —

نکتہ صوفی معدہ پرست چون دل از لوت بردارد لت خورد وچون دست از سمید بکشد

سم نوشد وچون ازسر برنج بگذرد رنج بیند وچون دامن از ثرید بکشد برخاک نشیند **نظم** وجه المقل مقلب شهوالنعم + ماکان حاصل قلبہ الا اللقم + لم یبق الا السم ان ترکبہ + لم یقدم دالا نحوالداسم + **اللغات** لوت بوا و معروف اقسام طعامہاے لذیذ سمید بفتح وذال معجمہ نان سفید میدہ ثرید ہندی ستو وجہ صورت مقل بالضم وکسر قاف وتشدید لام درویش شطر جہت وقصد وطرف وجہت نعم جمع نعمت لقم بفتحتین جمع لقمہ ومیانہ راہ دسم چربی اور عیب ہونا دال دلالت کنندہ لم یقدم مضارع منفی ماخوذ قدم بمعنی پیش آمدن سے وکھنگی وپارینگی سے **معنے ترکیبی نثر** صوفی معدہ پرست ای بسیار خوار لوت یعنے لذیذ طعام سے دل اٹھا لینے کو نہایت سخت جانتا ہی جیسے کسی نے لت کھائی اورسمید سے ہاتھ کھینچا اسکوایسا ہی جیسے سم کا کھانا اور برنج سے اگر کنارہ کرے رنج دیکھے اور جو دامن ثرید سے کھینچے خاک پہ بیٹھے غرض ان لذائذ سے الگ ہونے مین ہر طرح کے رنج ومصیبت اٹھائے اور معدہ کا کہنا نہ ماننے سے خود معدہ ہی کی یہ آفتین اٹھائے **معنے ترکیبی نظم** معنے یہ کہ روے توجہ درویش مفلس ومحتاج کا ہر وقت نعمتون کی طرف پھرا ہوا ہی بس اسکے دل کا حاصل سواے لقمون کے نہین ہوتا اور نہین باقی رہتا ہی مگر سم اسکی ترکیب سے اگر پیش نہ جاے کوئی دال وراہ بتا نیوالا طرف چکنی چیزون کے یعنے اگر چکنی چیزین نہ ملین تو ہوتن زہر وسم ہوجاے **معنے معماے نثر** لوت کا دل وا و اگر اس سے دل اٹھا لیا جائےگا لت رہیگا اور سمید سے جب ہاتھ جو لفظ ید ہی کھینچیگا سم رہیگا دال ذال معما مین ایک ہین برنج کا سر بے ہی اسکو بیسر کرنے سے رنج رہیگا ثرید کا دامن دال ہی اگر اس سے دامن کھینچیگا ثری رہیگا جو بمعنی خاک کے ہی **معنے معماے نظم** وجہ مقل کی میم ہی اور نعم کے جانب مین میم واقع ہی مقل کا قلب لقم دسم کے کنارہ پر دال ہی اگر باقی نہ رہیگی سم ہوگا **محسنات کلام** خورد نوشد بیند نشیند چارون لفظ کیسے مناسب چارون لفظون کے ہین لات کے لیے کھانا سم کے واسطے پینا برنج کے لیے رنج دیکھنا خاک کی رعایت سے بیٹھنا معدہ دل دست سر دامن سب مراعات النظیر۔

حکایت خرقہ داری شکم خواری بود کہ مقیم دہ نش نش از قاف قوت پر بودی و مدام

دام معدہ اش از میم مرغ وماقوت فارغ نبودی باری یاری گفتش تا چند پوشیدن دلق رانبوشیدن
حلق آلودہ کنی وتاکے چشمہ نائے گلو را ازعنا فرسودہ سازی گفت این خوردہ ندانستہ اید
کہ صاحب مرقع ست کہ دایم مرق پیش چشم داردچنانچہ اگر کسے دران مرق بیک نقطہ
تصرف نماید اوراجای مرق خرقہ باشد قطعہ شیخ وصوفی بگذرد از کنج خلوت بہر لوت +
پیر شہوت سوی نسوان ہنگرد از بہر نان + بر نیاوردی سر انگشتِ شہادت تن پرست
گرحروف نان نبودی در تہ پائے بنان + اللغات مقیم بضم میم مداومت کرنے والا ماقوت
ایک قسم حلوا مرقع کتاب تصاویر اور خرقہ اور دلق اسواسطے کہ اسمین بھی ٹکڑے ٹکڑے
جمع کیے ہوتے ہین رنگ برنگ مثل کتاب تصاویر کے مرق بفتحتین شوربا مزق بالفتح پارہ کرنا
بنان بفتح سر انگشتان معنے ترکیبی نثر ایک خرقہ وار گودڑی پوش شکم خوار یعنے پیٹ کا
ذلیل کیا ہوا تھا کہ ہمیشہ میم اسکے دہن کا قاف قوت سے بھرا رہتا تھا اور مدام اسکے معدہ
کا دام مرغ وماقوت سے خالی نرہتا ایک بار ایک یارنے اُس سے کہا کہ کب تک دلق پوشی
کو نوش حلق کے واسطے آلودہ کریگا اور کب تک نائے گلو کو عنا سے فرسودہ کریگا کہا تم نے
یہ باریکی نہین جانی ہی کہ صاحب مرقع وہ شخص ہی کہ ہمیشہ مرق یعنے شوربا پرآنکھ رکھے رہے
اگر کوئی اُسکے مرق مین نکتہ بھر تصرف مدخل کرے تو اُس سے مزق یعنے پھاڑ ڈالنا خرقہ کا طرح
مین آئے ایسا مرقع ہوجائے معنے ترکیبی قطعہ شیخ وصوفی واسطے لوت یعنے طعامون لذیذ
کے کنج خلوت چھوڑ دیتے ہین اور پیر شہوت کا کہ شہوت اُسکی مرید ہو وہ بھی نسوان سے یعنے
عورتون کی طرف واسطے نان ہی کے دیکھتا ہی کہ اُسمین نان ہی اور اگر بنان کے تحت پا مین
لفظ نان کا نہوتا تن پرست ہرگز سر انگشت شہادت کا نہین اٹھاتا اب تو اشارہ اُسکا
اُسی نان کیطرف ہی اور سے اُسکو کیا غرض ہی معنے معمائے نثر میم کے دہن مین قاف
قوت کا بھرنے سے مقیم ہوتا ہی ایسے ہی دام جو میم مرغ سے خالی نرہیگا مدام ہوگا پوشیدن
نوشیدن تصحیف چشمہ مرادف عین جب عین ناپر آئیگا عنا ہوگا لفظ مرق جب سامنے
عین کے جسکی مرادف چشم ہی آئیگا مرقع ہوگا اور ایک نقطہ سے مرق مزق ہوتا ہی باری
یاری اور مرق مزق بھی تصحیف معنے معمائے قطعہ کنج خلوت کا خا ہی جب اس سے گذر جائیگا

لوت رہیگا نسوان کے اول آخر نان ہی بیچ مین سو با اور پا معا مین و احد ہین بس بنان مین با کے نیچے نقطہ نان ہی محسنات کلام داری خواری کی موازنت سے یاری دام مین بھی دام موجود اور دام کے لیے مرغ خوردہ نداشتہ آید بنظر شکم خواری کے خرقہ کی رعایت سے شیخ وصوفی اور خلوت کنج وپیر سر انگشت تن پا بنان سب مناسب یکدیگر ہین الاختلاف شارح نے ماقوت کے معنے رہا زندہ کے لکھے ہین لغت مین تو یہ معنے نہین ہین متن مطبوعہ مین بجاے پیر پیر غلط ہی۔

فصل فی الاغذیۃ والاشربہ

نکتہ لفظ شربت از شر وبت کہ قطع ست ممزوج شدہ یعنے شربت ہمان مقدار کافی ست کہ شر تشنگی از بدن قطع کند شعر شربت الماء فرحۃ بفرات + زاد زائد تصیر با زفرات + اللغات فرات بالضم نام دریا زفرات جمع زفر با زرکھنا سانس روکنا اور پانی پلانا معنے ترکیبی شر لفظ شربت کا شر وبت سے جسکے معنے قطع کے ہین نکالا گیا ہی یعنے شربت اتنا ہی کافی ہی کہ شر تشنگی کا بدن سے قطع کرے معنے ترکیبی قطعہ یعنے ایک بار تو پانی فرات سے پینا فرحت ہی جو اس سے زیادہ زیادہ کیا تو وہ پانی زفرات ہو جائیگا یعنے گلا گیر معنے معماے شرشر کا معما تو خود مصرح ہی نے جتا دیا ہی کہ شربت شر وبت سے نکالا ہی معنے معماے قطعہ فرات مین زاد زائد کرنے سے زفرات ہوتا ہی الاختلاف اصل کتاب مین تصیر با فرات لکھا ہی اور صحیح یون ہی تصیر با زفرات متن مطبوعہ مین بجاے شروبت کے سروبت اور شر تشنگی کی جگہ سر لکھا ہی۔

نکتہ ایدرویش عرب آب خالص را قراح گویند وخمر را راح اشارت ست بآنکہ آب پاک را صد فضیلت ست بر شراب ناپاک مثنوی اصل ما آبست اندروے نسب + آب را زان ماہی خواند عرب + عرش را بر آب اگر نبود بنا + ازچہ رو بر ماست بنیاد سما + خاک را اصلی با ہم مانگر + زآب در سر ابر را سودا نگر + چون ز نعمتہا سبق بردست آب + شد سبق اول الف با در کتاب + اللغات قراح وراح دونون کے معنے مصرح نے جتا دیے

صد فضیلت سے عدد قاف کے مقصود ہین کہ صد ہین پہلے شعر مین پہلا ما ضمیر متکلم کی ہی دوسرا بمعنی آب معنے ترکیبی نثر یعنے ایدرویش عرب آب خالص کو قراح کہتے ہین اور شراب کو راح اس سے اشارہ اُنکا یہ ہی کہ آب پاک کو سو فضیلتین ہین شراب ناپاک پر اور موافق استعمال فارسی کے سو سے مقصود کثرت ہی نہ عدد معین معنے ترکیبی قطعہ اس قطعہ مین منجملہ فضیلتون آب کے بعض کا بیان ہی چنانچہ فرمایا کہ خود ہماری اصل بھی ازروے نسب کے جو آدم تک ہی آب ہی جیسا کہ کلام پاک مین ہی خلق من ماء واقق اسی سبب سے عرب آب کو ما کہتے ہین جو ضمیر جمع متکلم کی ہی عرش کی بنا بھی بموجب کان عرشہ علی الماء کے آب ہی پر ہی جب تو اصل و بنیاد سما کی ما پر ہی جو عرش کے تحت مین ہی اور اسی کی حرکت سے متحرک خاک کی اصل و بنیاد بھی آب پر ہی بس اسکو بھی آب ہی سمجھنا چاہیے کہ وہ تراب جیسے سعدی رح نے فرمایا شعر چنان گسترانید فرش تراب + چو سجادۂ نیک مردان بر آب + اور ابر کے سر پر بھی آب ہی وہ بھی اس سودا مین ہی غرض بڑی صفت آب کی یہ ہی کہ سب نعمتون پر غالب ہی اسلیے کہ کتاب الٰہی کا پہلا سبق الف با ہی جسکا مرکب بھی آب ہوا معنے معماے نثر راح کے سر پر قاف لانے سے جسکے صد عدد ہین قراح ہوتا ہی معنے معماے قطعہ اس قطعہ کے معمائی معنے ظاہر ہین ما اور ماسبق اور سبق تجنیس تام سما کی بنیاد ما پر ظاہر اور خاک کی اصل بھی آب پر جیسے تراب ابر کے سر پر آب الف با کا مجموع آب اور علاوہ اسکے اور بھی کہ واضح اور عیان ہین معنے ترکیبی سے محسنات کلام بنا اور رو اور بنیاد اور اصل اور سرا اور سودا اور نیز سودا بمعنے سیاہی برعایت ابر سبق الف با کتاب سب مراعات النظیر الاختلاف متن مطبوعہ مین قراح کے بجاے فراح غلط لکھا ہے۔

حکایت حکیمی باندیمی گفت کہ معاشر باید کہ روز روے بتحصیل وجہ معاش آرد و در شب راے مجلس عیش و نشاط روشن دارد این معنی را با خود مخمر کن کہ راے شراب در دل شب کہ حاصل ست از بہر آن واقع شدہ کہ بشب مرتکب آن کردی ندیم گفت رند صاحب مشرب آنست کہ روز و شب اوقات او صرف عشرت و طرب باشد در لفظ

مل تامل کن کہ بروز و شب مشتمل ست شعر در شرب رے علامت از روز شد مرکب + یعنے
براے عشرت پیوند روز با شب + اللغات ندیم ہمنشین و مصاحب و امرا و پشیمان معاشر
بفتح میم وکسر شین گروہ ہاے دوستان و مطلق گروہ جمع معشر بضم میم وکسر شین کسیکے ساتھ
زندگی کرنے والا خمر کن جسکی ہندی ہوئی پکا اور پختہ کر مرتکب بالضم وکسر کاف اختیار کنندہ
مشرب آشامیدن وجاے آشامیدن مل شراب ملوین بفتح روز و شب معنے ترکیبی
نثر ایک حکیم نے ایک ندیم سے کہا کہ معاشر کو چاہیئے کہ دن کو روطرف تحصیل معاش کے
لائے یعنے دن کو تحصیل معاش مین متوجہ ہوئے اور رات کو راے مجلس عیش و نشاط
کی روشن کرے تو اس بات کو اپنے دل مین پکا کہ راے شراب ہے دل شب مین ہی کہ یہ دل
شب ہی اسکا لطف وحاصل ہوا اسیواسطے واقع ہوئی کہ رات مین مرتکب اسکا ہوئے
ندیم نے کہا کہ رند صاحب مشرب وہی ہی کہ رات دن اوقات اسکی عیش وطرب مین
صرف ہون ذرا لفظ مل کو تو سوچ کہ روز و شب پر مشتمل ہی معنے ترکیبی شعر شرب مین کہ
یہان مراد شرب شراب سے ہی رے کہ علامت روز سے ہی مرکب ہوئی ہی اور مشعر ہی
اس بات پر کہ عشرت کے واسطے دن کو شب کے ساتھ ملادے معنے معماے نثر
معاش کا لفظ اگر را پر آئیگا معاشر ہوگا کسواسطے کہ معاشر کار و معاش ہی شراب کے اول
آخر شب ہی بیچ مین دل اسکا راول مین میم علامت یوم کے اور لام رقم لیل کے معنے
معماے شعر شرب کا اول آخر شب اور را علامت روز جسکا پیوند شب کے ساتھ ہے
محسنات کلام روز روز روشن تینون مشتمل بر روجہ وراے وروشن مناسب اسکے
خمر کا لفظ ذکر شراب مین کیسا پختہ ہی ایسے ہی مشرب رند و شراب دونون کے واسطے
مل تامل تجنیس زائد۔
نکتہ در لفظ عقار عین آفتاب ست و قار تیرگی برف وسردی راگویند یعنے عقار را اگر
آفتاب پیشرو نباشد قار و خنک نماید قطعہ صاد صہبا در نظر گر بنگرے + پیکرے از
چشم خوبان خطاست + یعنے اندر مجلس صہبا اگر + صاد چشمی نیست بنیادش ہباست +
اللغات عقار شراب عین اور قار دونون کے معنے مصرع نے کھولدیے صہبا شراب

ہبا بفتح گرد و غبار **معنے ترکیبی نثر** لفظ عقار مین عین بمعنی آفتاب کے ہی اور قار بمعنی برف وسردی کے جو از بس ناگوار و تکلیف دہ ہی بس عقار کے واسطے پینے مے نوشی کیوقت اگر کوئی آفتاب صورت صاحب جمال پیش رو نہو تو وہ عقار قار و خنک ہی ای نہایت بے مزہ اور ناگوار **معنے ترکیبی قطعہ** صاد صہبا کی طرف اگر غور کرکے نظر کریگا تو یہی کہیگا کہ یہ صاد ایک پیکر چشم خوبان خطا سے ہی بس کوئی صاد چشم بھی اسکے مقابل ہو تو مجلس صہبا کی خوش آیندہ ہی اور اگر کوئی صاد چشم نہین ہی تو صہبا بالکل ہبا ہی ای غبار کدورت و ملال جیسا کہ کہا ہی ع عیش بے یار مہیا نشود یار کجا ست + **معنے معماے نثر** عقار مین اگر عین جو آفتاب ہی پیش رو نہو گا قار رہیگا **معنے معماے قطعہ** بنگرے پیکرے تصحیف صہبا مین صاد اگر نہوگا ہبا رہیگا **محسنات کلام** صنایع اس نکتہ کے متامل پر پوشیدہ نہین ہین **الاختلاف** متن مطبوعہ مین قار خنک بعطف کے اور پیکری کو بنگری غلط لکھا ہے۔

نکتہ اطبا گفتہ اند کہ شراب را در ابتدا تا چہل روز بروے نگذرد خام بلکہ دام امراض و اسقام باشد در لفظ مدام نظر کن کہ چون چہل از ابتدایش کم آید باقیش دام مے ماند **قطعہ** مدام تا کہ بر و نگذرد دو چلہ ز سال + ز خامیش ہمہ درد و غم و عنا باشد + دلیل این طلبی در نگر بلفظ مدام + کہ حاصلش چو نباشد دو میم وا باشد + **اللغات** اطبا جمع طبیب امراض جمع مرض اسقام جمع سقم بمعنی بیماری مدام شراب **معنے ترکیبی نثر** طبیبون نے کہا ہی کہ شراب پر ابتدا مین جب تک چالیس دن نہ گذر جائین تب تک وہ خام ہی بلکہ دام امراض و اسقام کے تو لفظ شراب مین نظر کر کہ جب چالیس اسکی ابتدا سے کم ہوتے ہین یعنے میم تو دام رہتا ہی **معنے ترکیبی قطعہ** مدام جب تک اسپر دو چلے سال سے نہ گذر جائین تو مدام اپنی خامی سے درد و غم و عنا ہوگی اور اگر اسکی دلیل ڈھونڈھتا ہی تو لفظ مدام کو دیکھ کہ جب دو میم اسمین نہونگے تو حاصل اسکا وا ہوگا **معنے معماے نثر** خود مصرح نے ظاہر کر دیے ہین **معنے معماے قطعہ** مدام سے جو دونون میم جدا ہونگے دام رہیگا بمعنی درد **محسنات کلام** خام دام اسقام مدام کیسے الفاظ جمع ہین سوا انکے

جو ہین منتقطن پر مخفی نہین ہین **الاختلاف** متن مطبوعہ مین نگذرد کی جگہ بگذرد اور جلوہ سال بجاے رسال غلط ہی۔

نکتہ فائدہ آتش شراب آنست کہ اہل مجلس را دل بمحبت ہم گرم گردانَد و لفظ راح برین معنی مشتملست کہ قلب حار ازوی حاصل ست **شعر** چو نور گرمی مہر از عقار شد زائل + نمود سردی وظلمت زقار او حاصل + **اللغات** رَاح شراب و شب بمحبت ہم ای یکدیگر **معنے ترکیبی نثر** فائدہ آتش شراب کا یہ ہی کہ جو اہل مجلس ہون سب کے دل کو ایک دوسرے کی محبت مین گرم کرے چنانچہ لفظ راح کا اس بات پر شامل ہی کہ اُس سے قلب حار حاصل ہی **معنے ترکیبی شعر** جب نور گرم مہری کا آفتاب عقار سے زائل ہوا فوراً سردی وظلمت نے اُسکے قار سے اپنا حاصل دکھایا **معنے معماے نثر** راح کا قلب حار رہی **معنے معماے شعر** عقار سے جو عین آفتاب کے معنے مین ہی جاتا رہیگا قار رہے گا **محسنات کلام** قلب راح کا حار کہنا برعایت آتش اور دل گرمی کے کیسا برمحل ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے قلب حار حارا غلط ہی۔

نکتہ ہر کہ آب را بجا ماند و مدام را بجاے آب شرب نماید حاصلش جز خون خوردن در دنیا و آخرت نباشد و این معنے از مدام روشن ست کہ چون از آب در روے دامن برچینی با خون دل ہمدم نشینی **قطعہ** رحیق اگرچہ ز روی نشاط زندہ دلیست + ببین کہ بندگی نفس برگران دارد + رحیق را چو شود ریش دل ازان بنگر + کہ از عقوبت قیح سقر نشان دارد + **اللغات** رحیق شراب خالص صافی و بہتر و خوشبو دَم بمعنی خون قیح زرد آب اور ریم ہوجانا زخم مین سقر بفتحتین دوزخ **معنے ترکیبی نثر** جو کوئی میخواری مین اس حد کو پہونچے کہ پانی چھوڑدے اور بجاے پانی کے شراب پیے اُسکو سواے خونخواری دنیا و آخرت کے کچھ حاصل نہوگا دنیا کی خونخواری یہی کہ شراب پیتا ہی اور شراب سُرخ مثل خون کے ہوتی ہی اور آخرت کو تو معلوم اور یہ معنے لفظ مدام سے روشن ہی کہ جب آب سے مدام مین دامن سمیٹ لیگا خون دل کا ہمدم ہوکے بیٹھیگا **معنے ترکیبی قطعہ** رحیق اگرچہ از روے نشاط کے زندہ دلی ہی لیکن یہ بھی تو ہی کہ اسکے کنارہ پر بندگی وطاعت نفس کی

لگی ہوئی ہی یعنے بندہ نفس کا بناتی ہی اور جب رحیق کا دل ریش ہوگا تو اُس ریش سے
سے دیکھیگا کہ عذاب قیح سقر کے اُسمین نشان موجود ہین **مغنے معماے** نثر مدام مین لفظ
ما موجود ہی یعنے میم و الف لینے سے ما ہوتا ہی جب ما سے دامن سمیٹینگے دم قلب رہیگا یعنی
خون **مغنے معماے قطعہ** رحیق سے لفظ حی نکلتا ہی کہ دل اسکا ہی اور اول آخر اسکے
رق یعنی بندگی اور رحیق جورے اسکی جاتی رہی جیساکہ اشارہ ہی شود ریش اور باقی کو
قلب کرین جیساکہ اشارہ لفظ طلسے ہی قیح ہوگا یعنی ریم **محسنات کلام** حاصلش جز
خون الخ جو کہا ہی کیسا بلیغ ہی اسواسطے کہ سیدھے طور پر بھی مدام سے ما و دم نکلتا ہی اور
قلب کرنے سے بھی جیسے میم و الف ما ہی اور دال و میم دم دونون طرح وہی حاصل ہوتا
ہی بس لوٹ پوٹ کے وہی بات ہی **الاختلاف** شارح نے جانے یہ کیا لکھدیا ہی کہ اگر
در دل کلمہ رحیق را ریش سازی یعنے پریشان گردانی میدانی کہ پارہ زرد آبیست کہ باطراف
متلاشی شدہ است اسکے سوا اور تو ٹھیک ہی متن مطبوعہ مین بجاے قیح سقر قیح سفر
غلط لکھا ہے۔

نکتہ حلقہ مجلس شراب چون دائرہ میم خمرست کہ از حوالی بجوالی او جز خر نیابے **رباعی**
خمار کہ صورت حمارست او را + از روے لغت سہ جزو یارست او را + شد زاب عنب
در شکم او را سر و پاے + ترکیب خری کہ خم بارست او را + **اللغات** خمار بالفتح و تشدید
میم خمر فروش + حمار بکسر خر عنب بکسر اول و فتح ثانی انگور **مغنے ترکیبی** نثر مجلس شرابی
حلقہ وار ایسی ہی جیسے دائرہ میم خمر کا کہ گرد اگرد اُسکے خر ہی سوا ے خر کے کچھ نہین **مغنے**
ترکیبی رباعی خمار جو بصورت حمار کے ہی تین جز اُسکے یار ہین آب انگور تو اُسکے شکم مین
ہی اور سر و پا سے ترکیب خری ظاہر اور خم اسپر بار یعنے لدی ہوئی یہ تینون جز
اُس سے ظاہر ہین **مغنے معماے** نثر خمر کے ادھر اُدھر سے خر حاصل ہوتا ہی اور میم مدور
بصورت حلقہ جز خر تصحیف **مغنے معماے رباعی** خمار حمار تصحیف خمار کا شکم ما اور سر
و پا اسکا خر اور نیز خم بار اُسکی ہی **محسنات کلام** حوالی بجوالی کیسا خوب کہا ہی حلقہ
دائرہ میم شکم سر و پا وغیرہ فافہم **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے یارست کے مارست

اور غیر بارست کی جگہ آب بارست ہے۔

نکتہ قاف عقار کو ہیست در پائداری عار و عیب وخواری اشارت ست ہر کہ در مجلس عقار از قاف کہ علامت تمکین ووقارست عاری نشیند جز عار وخواری نہ بیند شعر گر نباشد شاہ را در دورے تمکین قاف + باشدش از دور قرقف فقر وخواری بے خلاف + اللغات عاری برہنہ قرقف بفتح ہر دو قاف شراب و نام سہ کتاب ترسایان معنے ترکیبی نثر عقار کا قاف عار اور عیب وخواری مین ایسا ہی جیسے ایک پہاڑ اس سے اشارہ یہ ہی کہ جو کوئی مجلس عقار مین قاف سے کہ علامت تمکین ووقار کی ہی عاری ہوکر یعنے ننگا اور علیحدہ ہوکے بیٹھتا ہی سوا عار وخواری کے نہین دیکھتا معنے ترکیبی شعر اکثر پادشاہ لوگ میخوار ضرور ہوتے ہین لہذا مصرح کہتے ہین اگر دورے مین پادشاہ کو تمکین قاف کی نہوگی تو دور قرقف مین بے شبہہ اُسکو فقر وخواری حاصل ہوگی اسمین کسی کو خلاف نہین ہی معنے معماے نثر عقار مین قاف نہونے سے عار رہتا ہی معنے معماے شعر قرقف سے اگر قاف تمکین کا جو اول قاف ہی جاتا رہیگا اور باقی کو دور کیا جائیگا فقر ہوگا محسنات کلام عار وعیب وخواری تینون مرادف ایسے ہی تمکین ووقار الاختلاف شارح نے اس نکتہ مین کچھ نہین لکھا متن مطبوعہ مین کو ہے کے آگے است نہین لکھا ہی۔

نکتہ ہر کہ نقد عین خود سرمایہ ضیاع واملاک کند فتح نظر وکشاد بصر بیند وہر کہ در دل وجہ خمر ناپاک نہد غیر کوری بخت وانضمام دیدہ دولت نہ بیند چشم بکشا کہ عین عقار کہ ضیاع ست بافتح ہمدم یابی وعقار کہ خمر ست باضم منضم بینی شعر قاف عقار بنگر در عارش آشیانہ + یعنے عقار دار وصد عار در میانہ + اللغات ضیاع بفتح ہلاک وعیال املاک بکسر زن دادن وخداوند چیزے کردن ضم بالفتح پیش اور پیش کرنا کلمہ مین وبالکسر بلاے سخت انضمام فراہم آمدن عقار بالضم شراب ونوعے از جامہ سرخ ورنگین معنے ترکیبی نثر جو کوئی اپنے نقد عین کو سرمایہ اپنے زن وفرزند کا کرتا ہی یعنے انکے معاملہ مین صرف کرتا ہی کشود نظر اور کشاد بصر کی دیکھتا ہی مطلب یہ کہ چشم و نظر

اُسکی روشن ہوتی ہی اور جو کوئی دل مین صورت خمر نحس کی رکھتا ہی اور اُسکے شوق و دھیان مین رہتا ہی سواے کوری بخت اور بند ہو جانے دیدہ دولت کے کچھ نہین دیکھتا تو زرا آنکھ کھول کے دیکھ وہ عقار کہ ضیاع کے معنے مین ہی اسکو تو فتح کا ہمدم پائیگا اور عقار جو خمر ہی ضم سے منضم دیکھیگا معنے ترکیبی شعر دیکھ تو قاف عقار کو کیسا عار مین آشیانہ کیا ہی اور جتا تا ہی کہ عقار سو اعار کے اپنے درمیان مین نہین رکھتی ہی معنے معماے نثر عقار جو ضیاع کے معنے مین ہی اُسکی عین بفتح ہی کشادہ اور روشن اور جو عقار کہ شراب کے معنے مین ہی اُسکی عین بضم ہی ای بندو کورنہ و دربلاے سخت معنے معماے شعر قاف کا آشیانہ عقار مین درمیان عار کے ہی اشعار اس بات پر کہ سو عار عقار مین ہین اسواسطے کہ قاف کے سو عدد ہین اور سو سے مراد وہی کثرت نہ معنے معین محسنات کلام فتح نظر کشاد بصر کوری بخت انضمام دیدہ دولت اور با فتح ہمدم و با ضم منضم سب یا یکدگر متضاد الاختلاف شارح نے اس نکتہ مین بھی کچھ نہین لکھا متن مطبوعہ مین ضیاع سنت کی جگہ ضیاعت اور ہمدم یابی کے بجاے یا درپے غلط ہی۔

نکتہ بےخبر یکہ درمیان خمر چون الف خمار خود را دراز میکشد در خواب ست و نمی داند کہ زیر پردہ خمار مارے خفتہ کہ افاعی معطشہ را بیدار میکند مثنوی صادصہبا بچشم عقل ہباست + بادہ با دیکہ پاے پند ہباست + قہوۂ بیکران کمند دل ست + زان سبب برخناق مشتمل ست + خر کشد آب درمیان خمار + کہ ذہانش گرفتہ باد بخار + اللغات خود را دراز کشیدن پانون پھیلا کے سونا در خواب ست ای در غفلت خمار بضم اُتار شراب کا و بالکسر اوڑھنی عورتونکی افاعی جمع افعی مار نہایت زہرناک معطشہ چیز تشنگی آور ہبا بفتح گرد و غبار قہوہ بالفتح ایک تخم ہی جسکو بن کہتے ہین بعض ملک مین اسکو جوش کرکے پیتے ہین و بقول بعض شراب ذہق بفتحتین کمند خناق بالضم بیماری خفہ و گرفتگی گلو سے معنے ترکیبی نثر جو بیخبر کہ درمیان خمر گویا نشہ خمر کے الف خمار کیطرح آپکو دراز کھینچتا ہی یعنے پانون لنبے کرکے سوتا ہی بڑا غافل ہی اور نہین جانتا کہ پردہ خمار کے نیچے ایک سانپ سوتا ہی جو افاعی تشنگی کو بیدار کر رہا ہی معمول ہی کہ خمار کے وقت میخوار کو پیاس مفرط

ہوتی ہی اور وہ پانی پینا اسوقت کا شب مین نہایت مضر جیسا کہ کہا ہی ع کشند مرد از آب شب خواب روز معنے ترکیبی قطعہ اگر چشم عقل سے دیکھو تو صاد صہبا کا ہبا ہوا کہ گرد و غبار عالم کدورت اور بادہ جسکو کہتے ہین وہ پاے بند بہا ہی یعنے متضمن بگرفتاری اسواسطے کہ پا بمعنی بگیر کے ہی اور نیز تنبیہ کے اور قہوہ بیکران کمند و پھانسی دل کی ہی اسی سبب سے تو میخوارون تو خفہ اور گلو گرفتگی ہوتی ہی جو منھ بگاڑتے ہین اور نیز خناق عارض ہوتا ہی اور جو خمار مین پانی پیتا ہی وہ گدھا ہی کسواسطے کہ آب کشی گدھون کا کام ہی اور یہ پانی پینا اس سبب سے ہی کہ اسکے دہن مین بادنے خار سے روکا ہی گویا جھانکڑ اسکے منھ کو لگا دیے ہین معنے معماے نثر خمر مین الف آنے سے خمار ہوتا ہی خمار مین حرف خا پردہ ہی اور پردہ کے نیچے دار ب معنے معماے مثنوی صہبا مین صاد کے نیچے ہبا باد یا بادہ تجنیس زائد اور جب باد کے پاے بند یا ہوگی بادہ ہوجائیگا قہوہ بیکران قہوہ ہی مقلوب اسکا ہی بمعنی کمند خمار کے درمیان ما بمعنی آب اور اول آخر دہن خمار کا میم ہی جسکو خار روکے ہوے ہی محسنات کلام تشبیہ الف کی دراز کشیدن سے کیسی بلیغ ہی معہذا دراز مین بھی الف ایسے ہی لفظ خواب برعایت غفلت و خمار پردہ اور خمار مناسب یکدیگر کہ خمار اوڑھنی کو بھی کہتے ہین خفتہ بیدار متضاد پاے بندہا کا لطف فہم سلیم پر عیان ہی کہ بادہ خود پا بند بہا ہی اور اورون کے بھی بند پا علے ہذا حرف پا کہ حرف بھی ہی اور اسم فعل بھی سب بمعنے بگیر ومن دون ذلک۔

نکتہ صراحی کہ راح در درون دارد صرحیست کہ از ہیئت چون الف ہزار فتنہ مختلف درمیانش قایم ست و سیاقی کہ پا مرد بادہ است سیماے ساق می نماید و دہ پاے لغزے در عقب اوست **مثنوی** ہر کہ بگشاد در ملام دہن + دید دام ملام در گردن + وانکہ افگند در عذار عقار + دید رخسار بخت بد را قار + **اللغات** راح شراب صرح بالفتح محل بلند و زیبا و نام قصر بخت نصر پامرد دو پا مرد مددگار کہ مردانہ کسی کام مین گھسے سیما علامت ونشان وپیشانی ساق پا و تنہ درخت پاے لغز ڈگ جاتا عذار بکسر رخسار معنے ترکیبی نثر صراحی کہ راح یعنے شراب اپنے درون مین رکھتی ہی ایک صرح یعنے محل

راست و مستقیم ہی کہ اُسکی ہیئت چون الف سے ہزار فتنے مختلف اُسکے درمیان مین قائم ہین
اور ساقی کہ پامرد بادہ کا ہی صورت ساق کی دکھاتا ہی کہ دس یا لغز جسکے پیچھے ہین دس سے
وہی مراد کثرت اور وہ یا ساقی کی ہی **معنے ترکیبی مثنوی** جسنے دہن دام مین کھول دیا
اور ہر وقت پیتا ہی اُسنے دام ملام اپنی گردن مین دیکھا اور اس جال مین پھنسا اور جسنے
رخسارون مین عقار ڈالے اُسنے بخت بد کے رخساروں کی سیاہی دیکھی یعنے بخت بد اُسکے
سامنے آیا اور عذار مین عقار ڈالنا یہ کہ جھلک سُرخی شراب کی رخسار شراب خوار سے
عیان ہوجاتی ہی **معنے معمائے نثر** صراحی کے درون مین راح موجود اور نیز صرح کہ شکل صراحی
کی قصر کیسی ہی اور بھی الف کہ بصورت الف کے ہی بمعنی ہزار اور لفظ ساق ہرگاہ یا دس عدد
والی اسکے پیچھے ہوگی ساقی ہوگا **معنے معمائے مثنوی** مدام کا دہن میم ہی جب
کھولدیا جائیگا دام رہیگا عذار لفظ عقار کا عین ہی جب گرا دیا جائیگا قار رہیگا **محسنات
کلام** پامرد بادہ کیسا الطف ہی کہ شراب کے معنے اور نیز دہ کے ساتھ جو بادہ مین ہی رعایت
یا ساقی کی کہ دس عدد والی ہی ایسے ہی راح در درون کہ لفظا اور معنا دونون طرح صحیح
ساق مین ایہام کہ بمعنی ساقی کے بھی ہی اور سوا انکے **الاختلاف** شارح نے جانے
یہ کیا لکھا ہی اور کیسی گرفت مصرح پہ کی ہی کہ در کلمہ صراحی حرف الف در مرتبہ سوم واقع شدہ
اگر در بدل صد میگفت بحساب مناسب ترمی بود کہ چون الف ہرگاہ در مرتبہ سوم افتد
صد محسوب ست انتہی مصرح کی تو یہ غرض ہی نہین بلکہ الف سے تشبیہ کرکے ہیأت
الف یعنے ہزار کی نکالی ہی چنانچہ ذہن سلیم پر بعد ملاحظہ اور مطابقت متن و معنے کے
پوشیدہ نرہیگا مصرح ایسے نہین ہین کہ اُنسے کوئی بات بچ جاے بلکہ ہزار کہنا منظور
تھا اُسکی یہ صورت پیدا کی ہی متن مطبوعہ مین صراحیست کی جگہ صراحیست اور پامرد کے
بجاے پائمرد غلط ہی۔
نکتہ تواضعی کہ مستان کنند آخر تلخی کشد چون لفظ خم کہ اگر در جزو اول او بینی خم بینی واگر
در آخر او نظر کنی مریابی **نظم** شراب آنرا کہ آمد خوشگوارش + چرا عردا دد دل زو بہست
بارش + شراب آرد بدیہا بر سر آب + بنلے او ز شر بر آب دریاب + **اللغات**

مرتا ضم و تشدید راتلخی بر سر آب آور دن ظاہر کرنا **معنے ترکیبی نثر** مصرح کہتے ہین وہ تواضع جو
مست کرتے ہین آخر اُسکا تلخی ہی جیسے لفظ خمر کہ اگر اسکے اول جز کو دیکھو تو خم ہی اور آخر کو
نظر کرو تو مر ہی **معنے ترکیبی نظم** جس شخص کو کہ شراب خوشگوار معلوم ہولے جو اُسنے
اُسکو دل دیا یعنے فریفتہ ہوا وہ اُسکے لیے بار ہو گئی شراب ایسی چیز ہی کہ جو بُرائیان
چھپی چھپائی دل مین ہوتی ہین سب کو ظاہر کر دیتی ہی اسی واسطے بنا اُسکی شر سے بر سر آب
ہی تو اس بات کو اسکی لفظ سے دریافت کرلے کہ ظاہر ہی **معنے معماے نثر** لفظ خمر اول اسکا خم
ہی اور پھر آخر اسکا مر کہ دو جز ہین جب دونون مرکب ہونگے خمر ہوگا میم دو دفعہ لیا جائے گا
کہ معما مین جائز ہی **معنے معماے نظم** شراب کا دل بارش ہی لفظ شر جب بر سر آب آئیگا
شراب ہوگا شراب و سراب تصحیف **محسنات کلام** شراب آب دریاب اور دریاب
مین لفظ دریا بھی اور آب بھی بر سر آب کیسا با آب و تاب ہی کہ آب شراب کو بھی کہتے ہین
جیسے عالم آب بمعنی نشہ شراب۔

نکتہ ایدرویش اگرچہ ظاہر اجام شراب از عذوبت مواج مینماید اما ہر کہ اورا بگرداند ماج بیند
کہ اجاج ست و با آنکہ پری ساغر از نقصان مال و دین خبر میدہد ہر کہ نگونسار کند رغاس
شود کہ برافزونی و برکت دلیل ست **قطعہ** ہر کہ بردارد ز کاس وجام دل + کس شود در
دین و جم در سروری + وانکہ رائیش رفت در دنبال خمر + ہمچو خم بیند بدن از بیسرے +
اللغات اجاج تلخ و شور رغاس کے معنے مصرح نے لکھدیے کاس بالفتح پیالہ **معنے**
ترکیبی نثر ایدرویش اگرچہ ظاہر جام شراب کا عذوبت سے مواج معلوم ہوتا ہی لیکن
اگر گردش مین لائیگا ماج دیکھیگا یعنے تلخ و شور اور باوصف اسکے کہ پری ساغر کی
نقصان مال و دین سے خبر دیتی ہی مگر جو نگونسار اُسکو کیا جاتا ہی رغاس ہوتا ہی جو
افزونی و برکت کو بتاتا ہی **معنے ترکیبی قطعہ** جو شخص کاس و جام سے دل اُٹھالیگا
دین مین وہی کس ہوگا اور سروری مین وہی جم ہوگا اور جسکی رائے خمر کے پیچھے
گئی اور درپے خمر کے ہوا وہ اپنے تن کو خم بے سر دیکھیگا جیسے خم کا سر نہین ہوتا ای محض
بے عقل و ہوش **معنے معماے نثر** جام کو گردش دینے سے ماج ہوتا ہی اور ساغر کو

نگونسار کرنے سے رناس رہتا ہی **معنے معماے قطعہ** کاس کا دل الف ہی اور جام کا دل
بھی الف جب دل اُنسے اُٹھالیا جائیگا کس اور جم ہوگا خمر کا دنبال راہی جب جاتی رہیگی
خم بیسر ہوگا **محسنات کلام** مواج ماج اجاج بر دار دل کیسا خوب ہی کہ دل نہ لگانے
اور ان لفظون سے درمیانی لفظ اُٹھا لینے دونو ن سے مراد ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے
مواج مقراح اور بجاے ماج باج غلط ہی۔

نکتہ بنج راکہ بنک ست چون قلب کنی جنب شود و مزر راکہ بوزہ است چون بگردانی
رزم میشود اشارت بدانست کہ ہر کہ دل بہ بنک دہد جنبی بود کہ جز بہ آتش پاک
نشود و ہر کہ بوزہ را در گردش آرد آتش رزمے می انگیزد کہ جز آب تیغ نہ نشیند **قطعہ**
بنک کش پا و سر از بک کوفتہ است + در درون دار د جنون بیکران + بوزہ را ہاے
زہای ہاویہ است + در بزہ از وی ویلش بین فغان + **اللغات** جنب مرد بے غسل
بک بالفتح کوفتن ہاویہ نام دوزخ بزہ بفتحتین گناہ وخطا **معنے ترکیبی نثر** اس نکتہ مین
مذمت بنک بوزہ کی ہی بنج جسکو بنک ہندی بھنگ کہتے ہین ایسی نجس شی ہی کہ اسکو
قلب کرنے سے جنب ہوتا ہی اور مزر کو جو بوزہ ہی اگر لوٹا ؤ تو رزم ہی اس سے اشارہ
اسبا تکا ہی کہ جو کوئی بنک پر فریفتہ ہوتا ہی وہ ایسا جنبی ہی کہ اور جنبی تو پانیسے پاک ہوتے ہین یہ آگ سے
پاک ہوتا ہی اسلیے کہ ظاہر نجاست پانیسے پاک ہوتی ہی اسکا باطن نجس ہی اسکی طہارت آتش دوزخ سے ہی
اور جو بوزہ کو گردش مین لاتا ہی وہ ایسی آگ لڑائی کی پیدا کرتا ہی کہ آب تیغ ہی سے دبتی ہی
یعنے لایق قتل کے ہی **معنے ترکیبی قطعہ** بنک جسکا سر و پا بک سے کچلا ہوا ہی اور خود یہ کوفت
اسکی اسمین موجود وہ چیز ہی کہ اُسکے سر مین جنون بیکران ہی اور بوزہ کی ہا خاص ہاویہ
کی ہی اور دوسرے مصرعہ مین دیکھ لے بزہ جو بمعنے گناہ کے ہی اسمین ہی اور ویل کا رو
جو واو ہی اسمین موجود اور نیز ہا کلمہ تنبیہ کا بس جتاتا ہی کہ اسکا پینے والا ویل اور ہاویہ
مین پڑے اور واویلا کرے **معنے معماے نثر** بنج کا قلب جنب اور مزر کا قلب رزم
خود مصرح نے بیان کر دیا **معنے معماے قطعہ** سر و پا بنگ کا بک جنون کا کنارہ جیم
ہی باقی نون جو بنگ کے درون مین ہی بزہ مین واو لانے سے جو روے ویل ہی بوزہ

ہوتا ہی با تجنیس تام کہ ایک حرف ہی دوسرا کلمہ تنبیہ کا محسنات کلام پہلے فقرہ مین
ہیزبآتش پاک نشود دوسرے فقرہ مین بآب نہ نشیند کیسا لطف تقابل ہی الاختلاف
ایک نسخہ بوزہ را بوسہ بھی ہی اور شارح نے اسی لفظ بوسے معما نکالا ہی فرماتے ہین کلمہ بورا
تحلیل کردہ بدو جز یکے بو و دیگرے وی و لفظ وے را تبدیل نمودہ بحرف زے پس بوز
میشود و حرف ہا ہرگاہ باین محصول گردد بوزہ میشود انتہی اس معما کے اشارات اور
لفظ بو کے مراعات سوائے ایک لفظ بوزہ کے جسمین لفظ بو ہی اور بھی ہون توانا اول العابدنا
واذلیس فلیس متن مطبوعہ مین بھی بجائے ہاے کے بوسے لکھا ہی نہ معلوم ہا کی بو کیسی اور
ہا اور بوسے کیا مناسبت اور ہاے زہاے ہا و یہ اسکی خوبی کو دیکھین —

حکایت رندے بود بہ بدمستی مشہور چون لفظ سروپایش بلفظ رو مستور ہر چہ پیش چشم وے
آمدے چون بناے عہدش از غایت بد بشکستی و ہر کرا دیدے درونش از فعل نامرضے
چون مرضی بخستی درمی بواسطہ رضی بجستی حکایت شکایت او پیش یکے از اہل درایت
گفتن گفت ندانستہ اید کہ چون سکر پریشانی نماید کسر از وی درست آید و چون مست
آشفتہ گردد جز ستم نماید رباعی سکران کہ زروی سگ بود چہرہ کشای + زین روی
بہ آتش دلش ہست بناے + سے کار بدل شود سکاری رالیک + راے ایشان
چو شد سگے ماند جاے + اللغات بد بالفتح وتشدید دال شکستن و ویران کردن نامرضی
ناپسند مرضی بالفتح بیمار رضی خوشنودی درایت بکسر دانستن سکر بالضم مستی اور مست
ہونا کسر بالفتح شکستن سکران بالضم مست سکاری بالضم والفتح مستان **معنی**
ترکیبی نثر ایک رند تھا بدمستی مین مشہور اور مانند لفظ رند کے سر و پا اسکا لفظ رد مین
مستور یعنے سر سے پانون تک رد تھا جو کچھ اسکے سامنے آتا تھا مثل اپنی بناے عہد
کے اسکو توڑ ڈالتا تھا اسمین اسکے عہد شکن ہونے کا بھی بیان ہی اور جسکو دیکھتا اُسکے
دل کو فعل ناپسندیدہ سے مثل دل بیمار کے زخمی کرتا ایک درم کسی کی خوشنودی کا
نہ ڈھونڈھتا اسکی شکایت کی حکایت ایک عالم سے کی کہا تم نہین جانتے ہو کہ جب
سکر پریشانی دکھاتا ہی کسر اُس سے درست ہو جاتی ہی یعنے کسر و شکست ہو جاتی ہی

اور مست جب آشفتہ و مست ہوجاتا ہی سوائے ستم کے ظاہر نہین کرتا ہی معنے ترکیبی رباعی یعنے سکران کہ روے سک سے چہرہ کشائی کرتا ہی یعنے جسکے سامنے جاتا ہی سکی ظاہر کرتا ہی اسی سبب سے کہ آتش دل سے اسکی بنا ہی اور اگر تیس کام سکاری کے دل مین ہون جو مراد کثرت کار سے ہی جب راے اسکی جاتی رہے یعنے مست و مدہوش ہوئے پھر کچھ نہین وہی سکی بدستور ہے معنے معماے نثر رند کے اول را آخر دال ہی جسکے مجموع رد ہوا بنا لفظ عہد کی ہد ہی اور پیش چشم اسکے عین جب عین کو توڑا جائیگا رہ رہیگا مرضی مرضی تجنیس بخستی بخستی تصحیف سکر پریشان کسر ہی اور مست آشفتہ ستم معنے معماے رباعی سکران کا روسک ہی باقی رہا ران جسکا مقلوب نار سکاری کے اول آخر سی ہی درمیان مین کار اور پھر ار جسکا مقلوب راے اور جب یہ راجاتی رہیگی تو سکی رہیگا کاف گاف معما مین یکسان ہین محسنات کلام سرو پا مین بھی صورت رد کی ہی مرضی مین لفظ رد کا جسکے معنے کو غنت کے ہین مناسب مقام حکایت شکایت درایت ایسے ہی سکر سکران سکاری سب الفاظ سنجیدہ اور ہر کلمہ حرف حرف واحد اور سوا اسکے الاختلاف شرح مین لکھا ہی بناے کلمہ جہد گفتہ غیر حرف اول اولا قصد کردہ وچشم کہ حرف عین ست چون بلفظ ہد ہمراہ شود کہ بناے کلمہ عہد ست عہد حاصل میشود انتہی قطع نظر اور باتون کے میری دانست مین مناسب موقع کے یہ ہی کہ معاہدکا نکالا جاے جو مقصود ہی نہ عہد آگے اپنی اپنی فکر ورا ے متن مطبوعہ مین بعد دل مرضی کے بخستی نہین لکھا ہی مفرد ہونا چاہیئے اور بجاے سکران بصورت سکرانکہ اور ایشان کی جگہ دلسان غلط ہی۔

فصل فی الالحان والاغانی والاوتار والمثانی

نکتہ لحن نخل دل ست کہ در اد وار ہم عسل وہم لسع از گردش او حاصل ست مثنوی نغمہ نغمت نمود در پیکر + نہ کہ غم در میان اوست زشر + ہر کہ چون بلبلش ز شرع غناست + بر سر ناے او ہزار نواست + وانکہ نالد ز عشق چون طنبور + رسد آخر ز طن

خوشیں ہوں+ **اللغات** الحان بالکسر خوش خواندن قران و بالفتح آواز آغانی تبشدید یا جمع اغنیہ نوعی از سرود و تار جمع وتر تار ساز مثانی بفتح دوتا ہا نحل بالفتح مگس عسل لسع گزیدن مار وکژدم طن بالفتح والتشدید آواز مگس وطشت وکوس بور ہلاک ہونا اور ہلاک شدگان **معنے ترکیبی نثر** لحن کا قلب نحل ہی جس سے عسل بھی اور لسع بھی اپنے اپنے وقت مین حاصل ہی لسع گزیدگی جس سے ایذا اور تکلیف مراد ہی **معنے ترکیبی مثنوی** نغمہ کی نعمۃ کی ایک صورت ہی پھر کہتے ہین نہ کسواسطے کہ اسمین شر کا غم لگا ہی مگر جسکی بلبل کیطرح شرع سے غنا ہی اُسکی نا ے گلو پر ہزارون راگ ہین اور جو کوئی طنبور کیطرح عشق سے نالہ کرتا ہی یعنے عشق مجازی سے وہ آخر اپنے طن و آواز سے ہلاکی کو پہونچتا ہی **معنے معماے نثر** قلب لحن کا نحل ہی لسع کا عسل **معنے معماے مثنوی** نغمہ کے اول آخر نہ ہی بیچ مین غم غنا مین حرف نہین جسکے ہزار عدد ہین لفظ نا پروا قع لفظ طنبور کے دو جز ہین ایک طن دوسرا بور رجوع دونون کا طنبور **محسنات کلام** دوسرے شعر مین بلبل ہزار غین غنا سب مرادف نا ے نوا نغمہ نغمہ نمود نہ ا ور نالہ سب کا سر کلمہ نون نغمہ نعمۃ **تصحیف الاختلاف** متن مطبوعہ مین ز شرع کی جگہ ز سوغ اور طن کی جگہ ظن غلط ہی اور سوغ کے معنے کوئی بیان چسپان نہین ہوتے۔

نکتہ سرود سد لیست روے رہائی و عمل را نہفتہ گردانیدہ ورود رویست میان خانہ قول راست را مبرقع ساختہ **نظم** رود دل را افگند دور از صفا + رود را بنگر دل دورا ی فتا + شکل سین دارد خرک بر روے رود + تا چو خر راند سوے آب از فرود + **اللغات** سد بالفتح والتشدید مانع وحامل میان دو چیز قول بالفتح نیز سرود اسی سبب سے گویے کو قوال کہتے ہین مبرقع بضم میم برقعہ کردہ شدہ و نوعی از سرود ودنام ساز و نہر خرک ہندی کھرچ کہ ستار و طنبورہ مین ہڈی یا عاج کے لگاتے ہین کہ اسمین تار ہوتے ہین **معنے ترکیبی نثر** سرود ایک سد و مانع ہی جو روے رہائی اور عمل کو چھپائے ہوے ہی اور رود ایک رد ہی میان خانہ قول راست کو مبرقع کیے ہوے ای برقع ڈالے ہوے **معنے ترکیبی نظم** رود دل کو صفا سے دور پھینک دیتا ہی دیکھ لے رود کا دل دور ہی

اور جو خرک بصورت سین کے روسے رود پر ہوتی ہی اسواسطے ہی کہ سرود والے کو سرود اسکا
گدھے کیطرح آب کیطرف فرود سے ہانکے فرود بدینوجہ کہ خرک فرود مین ہوتی ہی اور آب
وہی ذات رود کہ یعنی نہر کے بھی ہی تو لغز شین اسکی پیش ہون جیسے گدھے کو پانی مین
ہوتی ہین **معنے معمائے نثر** سرود کے اول آخر سد ہی بیچ مین رو رہائی وعمل کا جسکی
یہ سد چھپائے ہوئے ہی رود کا اول آخر رد ہی اور میان خانہ قول کا وا و اور یہ وا ورد پر جو
برقع ڈالیگا رود ہوگا **معنے معمائے نظم** رود کا قلب دور ہی سین خرک کا رود پر لانے سے
سرود ہوتا ہی **محسنات کلام** میان خانہ کہ موسیقی مین آواز متوسط کو کہتے ہین اور
قول اور راست اور برقع سب اصطلاحات موسیقی برعایت رود و سرود کے ہین اور نیز
سب مین ایہام فرود مین بھی رود موجود ہی۔

نکتہ ایدرویش اگرچہ کاسہ عود بر کنار عودے پنداری جام زرین آفتاب ست بر کنار
بتی نہادہ واز وا و میان تہی حرف علت ہین واجزا ایش در ہم شکن کہ عدوی حق ست
و ہر چند چنگ منحنی گوے کہ شکل کافی ست در دامن پری نہادہ میانش را بناخن فکر
چون نون دو نیمہ کن کہ سر و پایش کج و قلب ست **مثنوی** بط بربط بط شکم خوار است +
لقمۂ باز را سزاوار ست + بر بربط شکن بربط امور + تا زرب وارسی بصد رطور + جاے
چنگ نگون کنار مدار + خالی اولی ز گنج قلب کنار + چنگ نار د صلاح و صلح بہ چنگ +
صلح معنے مجوز صورت جنگ + اللغات عود بالضم ساز مشہور جسکو بربط کہتے ہین عودی
عود بجانیوالا کنار بکسر آغوش و بغل عدو دشمن بربط نام سازکہ مشابہ سینہ بط کے
ہوتا ہی اسیواسطے بربط کہتے ہین طہور پاک ہونا اور وہ چیز جس سے پاک کیا جاے صلاح
نکوئی منحنی کبڑا **معنے ترکیبی نثر** ایدرویش اگرچہ کاسہ عود کا بغل مین عود بجانیوالیکے
ایسا ہی کہ گویا ایک جام زرین آفتاب کا ہی بغل مین کسی معشوق بت صورت کے
رکھا ہوا اور جام زرین سے تشبیہ بدین وجہ کہ اکثر کاسہ طنبور کا منقش بہ نقش زر
ہوتا ہی اور حال یہ ہی کہ وا و اسکا میان تہی ہی اور وہ حرف علت اسکو بھی بہ غور
دیکھ کہ پیٹ مین اسکے علت بھری ہی صحت و صلاح سے خالی بس اسکے اجزا کو توڑ

کہ عدوکے حق ہی اور دشمن خدا کا میان تہی اسوجہ سے کہ اصطلاح صرفیون مین ایسے کلمہ کو جسکا
عین کلمہ واو یا یا ہو اجوف کہتے ہین اس سبب سے کہ جوف اسکا حرف صحیح سے خالی ہی اور
عود کا جوف بھی خالی ہوتا ہی اور ہر چند چنگ مغنی کا کوزہ پشت گویا بشکل ایک کاف
کے ہی دامن پری مین رکھا ہوا لیکن تو اسکے میان کو ناخن فکر سے دو ٹکڑے کر کہ سرو یا
اسکا کج اور قلب ہی **معنے ترکیبی مثنوی** بط بربط کی ایک بط شکم خوار ہی اور لائق لقمہ باز
کے یعنے نیست و نابود کرلنے کے بنا برین بربط کو توڑ تا ربط آمور حق سے تجکو حاصل ہو
او عدب کریم کے فضل سے بالانشینی طہور کو پہونچے اوران نجاستون سے پاک ہو لے اور
اپنی کنار مین جگہ چنگ نگون کو مت دے اسلیے کہ یہ چنگ کنج قلب ہی اس سے کنار اپنی
خالی اچھی یہ چنگ وہ ہی کہ صلاح وصلح اسمین ہرگز نہین اسکا چنگ اس سے خالی ہی
اور خود جنگ کی صورت پھر اس سے صلح معنی کی کیسے ڈھونڈھتا ہی **معنے معماے نثر**
جام زرین آفتاب سے ارادہ عین کا ہی اور بت سے مراد دو کہ نام بت کا ہی جب دو
عین کو کنار مین لیگا عود ہوگا اور جو عود کو درہم توڑینگے عدو ہو جائیگا چنگ کا دامن کاف
اور چے نون جسکا مجموع جن اسلیے کہ جیم چے معما مین ایک ہی پس کاف دامن پری مین
رکھا ہوا ہی وجن بمعنی پری اور نیز سرو پا چنگ کا قلب کج ہی **معنے معماے مثنوی**
لفظ بربط پر لیجانے سے بربط ہوتا ہی جیسا کہ اشارہ بربربط بط کا ہی بربط مین را ساکن
ہی جب سکون توڑ کے متحرک کرینگے اور بط پر لائینگے بربط ہوگا صدر کلمہ طہور کا طا ہی لفظ
رب جب طا کو پہونچیگا ربط ہوگا چنگ نگون کنج ہی صورت چنگ اور جنگ کی ایک ہی
محسنات کلام کاسہ جام مرادف آفتاب مین ایہام کہ شراب کے معنے مین بھی ہی
بررعایت جام ایسے ہی بط اور باز اور چنگ و ناخن صلح و صلاح سب مناسب یکدیگر
الاختلاف شارح نے لکھا پوشیدہ نماند کہ کاف حرفیست کہ اول کلمہ کریم ست کہ یکے
از نامہاے باریست واین حرف را ہرگاہ جن و پری درکنار گیرد و ساز چنگ باین ہیئت
مشابہ باشد بس بغایت خوبی این ساز خواہد داشت اگرچہ ہمچنین ست لیکن ادا
بحسب ظاہر ست بجہتہ آنکہ اگر دراحوال او خوب تامل نمائی بینی کہ نقش قلب ست

وانچہ گمان بردہ خلاف ست انتہی نہین معلوم اوپر کی عبارت سے جو کاف کریم کہا ہی
اور سوا اسکے اس سے کیا مطلب ہی کریم کے علاوہ اور بہت الفاظ برے اشیا کے
ایسے ہین کہ جن مین کاف ہی موجود اور دوسرے شعر مین بر بمعنی افگندن بار گران از
پشت پس معنے کلام بارگران بربط را اشکن یعنے از پشت بر زمین افگن چنانچہ بار اشکن
میگویند فقط یہ معنے بر کے بہی کہین دیکھے ہونگے مجکو تو لغت مین نہین ملے متن مطبوعہ
مین داو میان تہی کو وا و در ہم کو دہم چنگ منحنی کو جنگ اور بط بربط کو بربط آخر شعر
مین پہر چنگ اول کو جنگ غلط لکہا ہی۔

نکتہ ایدرویش ہرکہ از سر مغنی بگذرد غنی گردد و ہرکہ رباب را نگون سار کند بابرگردد و ہرکہ پردہ
از روی مزہر کہ عود ست بگشاید داند کہ زہر در کاسہ دارد و ہرکہ بناے لہو برہم زند دریابد
کہ حاصلش جز ہول نیست شعر چو نے بزن سر زامر بدانکہ امر بدانست + چو رگ بربے
سرمہ زدین کہ شرع بدین ست + اللغات بر بکسر و تشدید نیکی و حج وطاعت رباب
بفتح نام ساز در عدوا بر سفید و نام معشوقہ رعد فر ہر بکسر ساز عود زامر لے نواز معنے
ترکیبی نثر ایدرویش جو کوئی مغنی کے سر سے گذرے اور کنارہ کرے غنی ہو جاے
اور جو رباب کو نگونسار کرے بابرونکوئی ہولے اگر پردہ روے مزہر سے اٹھالے
جان لے کہ اسکے پیالہ مین زہر بہرا ہی اور جو بناے لہو کی بگاڑے اسپر واضح ہو کہ حاصل
اسکا صرف ہول ہی اور خوف معنے ترکیبی شعر نے کیطرح سر زامر کا مار دے اور جان لے
کہ خاص حکم یہی ہی اور مثل رگ کے پی شرعہ کے کاٹ ڈال کہ شرع اسی طور پہ ہی اور شرعہ
رود و ساز معنے معماے نثر مغنی کا سر میم ہی جب اس سے درگذر یگا غنی رہیگا
رباب کو سرنگون کرنے سے بابہ ہو جا ئیگا مزہر کا پردہ بہی میم ہی اسکے اٹھا لینے سے
زہر ظاہر ہوگا لہو کی بنا برہم کرنے سے ہول پا ئیگا معنے معماے شعر زامر کا سر زا ہی
جب یہ سر مار دیا جا ئیگا امر ہوگا شرعہ کی پی ہا ہی اسکے کاٹ ڈالنے سے شرع رہیگا
دین بدین تجنیس تام محسنات کلام پردہ کا لفظ مزہر کے لیے کیسا خوب ہے
بدان اور بدین متضاد ایسے ہی بدان بدان کہ پہلا امر ہی دانستن سے دوسرا حرف

اشارت اور رگ وپے سب مناسبات و مراعات **الاختلاف** شارح بعد تحریر معنے شعر کے لکھتے ہین کہ ہول از شیطان ست العجلۃ من الشیطان والتانی من الرحمن انتہی میری دانست مین اس سے یہان کیا غرض ہی اور اس قول سے کیا مطابقت یہ ہول و ترس تو ہول قیامت اور خوف محاسبہ پر مشتمل ہی نہ دنیا کے معاملہ مین متن مطبوعہ مین بجاے بابر کے برگردا اور کاسہ دار کی جگہ آرد لکھا ہی بدانست کے قبل امر کا لفظ رہگیا اور بر پئے کے بجاے بر پی غلط ہی۔

نکتہ گوینده گفتہ کہ خواننده را باید کہ حرارت عشقے در درون باشد تا بدم تحریر او آتش دلہا مشتعل گردد والا آواز او ہر چند تیز و راست باشد ہیچو تیر دلہا را در ہیچ مقام نہ خراشد ولفظ تحریر پرده کشاے این تقریر ست کہ چون از حرے یعنے گرمی دل عاطل باند جز تیر از باقی او حاصل نباید **شعر** خنیاگرے کہ سینہ زیار ش تہی بود + ترکیب او خنک بود از سردے سرود + **اللغات** گوینده قائل و نیز سرائنده خواننده گانیوالا اور پڑہنے والا تحریر باصطلاح موسیقی ہندی گٹکری اور نقش خط اور کرم کرنا عاطل بیکار خنیاگر گویہ یار مراد شاہد حقیقی سے سرود نصیحتین ساز و راگ **معنے ترکیبی نثر** ایک کہنے والے نے کہا ہی کہ گویہ کے درون مین حرارت عشق کی ضرور ہو تو اُسکی تحریر و گٹکری سے آگ دلون کی بھڑکے نہین تو آواز اُسکی کیسی ہی تیز و راست مثل تیر کے ہوگی کسی مقام مین جو راگ کے مقرر ہین دل کے پار نہوگی خود پرده کشا اس تقریر کا لفظ تحریر کا ہی کہ جب حر سے جو معنی گرمی کے ہی تحریر کا دل خالی ہوگا تیر رہیگا سواے تیر کے کچھ حاصل نہوگا **معنے ترکیبی شعر** جو خنیاگر کہ سینہ اُسکا عشق یار سے خالی ہو ترکیب خنک ہی بسبب سردی سرود کے یعنے اُسکا راگ ایسا سرد ہی کہ اُسکو خنک بنا رکھا ہی **معنے معماے نثر** دل تحریر کا لفظ حر ہی جب خالی کیا جائیگا تیر رہیگا **معنے معماے شعر** خنیاگر سے جو لفظ یار نکل جائیگا خنک رہ جائیگا کاف فارسی و عربی معما مین ایک ہین **محسنات کلام** گوینده گفتہ اشتقاق خواننده مناسب اُسکے دم درون بھی ایسے ہی دم کا لفظ اشتعال آتش کیواسطے کیسا خوب ہی کہ پھونکنے سے آتش مشتعل ہوتی ہی

اور سرود کے لیے بھی گوئندہ خوانندہ دم تحریر است مقام غنیا گر سرود پردہ سب اصطلاحات
موسیقی سے ہین سرود مین بھی سر نکلتا ہی تحریر و تقریر اور باقی وحاصل اور سوا اسکے
الاختلاف شرح مین لکھا ہی غنیا گرے را کہ دل از نیا خالی باشد کلمہ خنک می ماند اول تو
اسمین را رہی جاتی ہی شاید کہ یہ غلطی کاتب سے را رہگئی ہو کہ یا رہو البتہ اس صورت
مین خنک باقی رہیگا اور معنا صحیح ہوگا نہ صرف یا نکل جانے سے متن مطبوعہ مین بجاے بماند نماید
اور یا ریش یا دش غلط ہی۔
حکایت یکے از غزل خوانان کہ راستی لہجہ اش چون الف در سواد عراق وحجاز نا نہفتہ بود
روے سیر بطرف نیشاپور از جانب سپاہان آورد ودر سراے یکی از بزرگان مقام ساخت
چون الف نای دراثنای راہش بے ہمدمان سینہ چاک کردہ وچون طاے بر ربط باشکم
خشک وخالی از گرسنگی رودہ اش تاب خوردہ گوشہ بگرفت ودور بہ نشست وچون چنگ
مقلوب کنج اختیار نمود گفتندش چرا الف زبان از کام نکشائے تا وحشت ما کم شود وپردہ
از روے نغم نمی کشی تا غم زما منقطع گردد گفت تقسیم این نقش ندانید کہ خوانندہ را تا خوانی
در پیش ودہ مدد گار از پی نباشد چون نون جز بے زبانی عمل وے نبود **قطعہ** مغنے را
نغم مقلوب یا بی + زپے گر نیست دہ یاری دہندہ + وگر خوانندہ اُفتد پریشان + نوا باشد
ز قولش جاے خندہ + **اللغات** غزل خوان گویہ لہجہ آواز عراق حجاز اصفہان نیشاپور
یہ سب نام مقامات موسیقی کے ہین اور شہرون کے بھی رودہ جسکی ہندی آنت ہی تقسیم
حصہ کرنا پراگندہ کرنا اور نام ایک صنعت کا کہ شاعر ایک مصرعہ مین چند چیز جمع کرے بعد اسکے
چند چیز ذکر کرے کہ اُنسے متعلق ہون نقش ایک سرود موضوع خراسانیان نون ماہی کہ
اُسے بے زبان ہوتی ہی قول نوحے سرود کہ جسمین عبارت عربی کی بھی ہو **معنے ترکیبی نثر**
ایک گویہ تھا کہ راستی ودرستی اُسکے لہجہ کی سواد عراق وحجاز مین چھپی نہ تھی خوب ظاہر
ومشہور تھی سیر کے واسطے نیشاپور سے سپاہان کی طرف متوجہ ہوا اور گھر مین ایک
کے بزرگان نیشاپور سے مقام کیا اس حال سے کہ مثل الف نائے دراثناے کی راہ
اُسکی بے ہمدمون کی سینہ چاک کیے ہوے اور مانند طاء بربط کے رودہ اُسکا بسبب

خالی وخشک ہونے شکم کے بھوک سے بل کھائے ہوے لہذا ایک گوشہ مین جگہ اختیار
کی اور سب سے دور بیٹھا اور چنگ مقلوب کیطرح کنج اختیار کیا لوگون نے اُس سے کہا
کیون الف زبان کو کام مین بند کیا ہی اور کسو واسطے نہین کھولتا تو وحشت ہماری کم ہو
اور کیون نہین پردہ روے نغم سے اُٹھاتا ہی تو غم ہمارا منقطع ہو کہا تمنے اس نقش کی
تشبیہ نہین جانی ہی کہ خوانندہ کے جبتک ایک خوان سامنے اور دس مددگار پیچھے
نہون مثل نون یعنے ما ہی کے سوا بے زبانی کے کچھ عمل ہو سکا نہو گا معنے ترکیبی قطعہ
مغنی کے نغم کو مقلوب پائیگا یعنے سب اُلٹے ہونگے اگر اُسکے پیچھے دس یاری دہندہ
نہین ہین اور اگر خوانندہ پریشان ہو تو اُسکی نوا مجل خندہ ہوگی دہ یاری دہندہ بنظر
معنے ترکیبی دس حواس ہین جو پانچ ظاہری اور پانچ باطنی ہین کہ بدون انکی جمعیت کے
پریشانی مین راگ ٹھیک نہین ہوتا ہی معنے معماے نثر عراق وحجاز مین الف کا ہونا
ظاہر روے سیر سین اور جانب سفاہان کے بھی سین لفظ راہ کا الف سے سینہ چاک
ظاہر ایسے ہی الف نے لفظ نامے کو دو پارہ کیا ہی کہ ز تھا رودہ کا گوشہ ہا ہی جب
گرفتہ ہوگا رود رہیگا اور رو دجو تاب کھائیگا دور ہوگا چنگ کا مقلوب کنج اور حرف الف
جو کام سے کشادہ ہوگا کم رہیگا پردہ روے نغم کا نون ہی جب کھینچ لینگے غم رہیگا لفظ
خوانندہ کا مرکب ہی خوان اور نون جسکو ما ہی کہا ہی اور دہ سے جسکا مجموع خوانندہ
ہی معنے معماے قطعہ نغم کا مقلوب مغن اور جب دہ جو یا ہی اسکے پیچھے ہونگے
مغنی ہو جائیگا خوانندہ مین لفظ پریشان نوا کا ہی جب نوا پریشان نکالا جائیگا خندہ ہوگا
محسنات کلام اس نکتہ مین غزل خوان اور راستی مین راست لہجہ عراق حجاز
نیشاپور سپاہان بزرگان مین بزرگ مقام ہمدم خوانندہ نوا یہ سب اصطلاحات
موسیقی سے ہین نامے اور اثناے کہ اسمین بھی نامے ہی اور بربط اور رودہ اور تاب
کہ ساز کی کھونٹی بھی اُسکو کہتے ہین اور چنگ اور پردہ اور نقش وقول سب برعایت
ساز وراگ کے ہین اور جو کچھ ہین متامل پر مخفی نہین ہین الاختلاف شارح نے معما
مغنی کا جو پہلے شعر بس ہی نہین لکھا متن مطبوعہ مین بے ہمدمان کی جگہ بی نکشاے

یکشنبا سے اور نغم نکشتی کا یکشنی کعب کے ما قبل او عطف غلط ہی اور سرخی بھی غلط ہی یعنے فصل فی الحسن و اصحاب و العشق و ارباب خلاف سرخی مرقومہ نسخہ ہذا کے۔

فصل فی الحسن واصحابہ والعشق و اربابہ

نکتہ ح در رقم کمانست و نون در ہیئت ہمان و سین شست رانشان کہ سین حسن شست تیر تسخیر دلہا ست کہ در کمین قاب قوسین نشان میدارد قطعہ نون حسن آمد کمانے در قفاے صید حس + ساختہ در قبضہ تقدیر حی لایموت + خانہاے مشتری تا کند روشن بمہر حسن رابین آفتابی درمیان قوس و حوت + اللغات ح نجوم مین رقم برج قوس کی ہی اور نون بہ ہیئت قوس جیسا کہ خط نسخ مین کشش کے ساتھ لکھا جاتا ہی اور سین شست کا نشان ہی تسخیر گھیرنا کمین چھپنے کی جگہ قاب قوسین مقدار دو کمان حی لایموت خدا وند تعالی کہ زندہ ہی مرنیوالا نہین قوس اور حوت ہر دو نام بروج معنے ترکیبی نثر حسن مین ح رقم کمان کی ہی اور نون اپنی ہیئت مین بصورت کمان اور سین نشان شست کا بس یہ سامان مشعر برآن ہی کہ سین حسن کا تیر تسخیر دلون کا ہی کہ نہان خانہ قاب قوسین مین اسکا نشان ہی یعنے یہ تیر و کمان اسکو وہین سے ملا ہی جیسا کہ صائب کا قول ہی شعر دلبرے نیست بہ ابروے کج و قامت راست بے کماندار چہ از تیر و کمان برخیزد + معنے ترکیبی قطعہ نون حسن کا ایک کمان ہی کہ صید حس کے پیچھے لگا ہی اور حواس کو شکار کرتا ہی کہ یہ امر واقعی ہی اور یہ صفت اس مین قبضہ قدرت خداے تعالے سے ہی جو ہمیشہ زندہ ہی کبھی اسکو موت نہین مشتری مراد خریداران حسن سے جو عاشق لوگ ہین اور قدرت خداے تعالے نے اسلیئے اسکو شکار حس کے پیچھے لگایا ہی کہ مشتری کے خانہ دل کو اپنے آفتاب سے روشن و نورانی کرے اسواسطے کہ حسن ایک آفتاب ہی جو درمیان قوس و حوت کے کہ یہ دونون خانے مشتری کے ہین واقع ہوا ہی معنے معماے نثر معمائی معنے بھی اسکے معنے ترکیبی مین مذکور ہو گئے کہ مصورح نے خود تشریح کر دی ہی معنے معماے قطعہ نون حسن کا

پیچھے حس کے ظاہر حسن مین سین رقم شمس کی اور ایک طرف ح کہ رقم قوس کی ہی اور ایک طرف نون یعنی ماہی کہ وہ برج حوت ہی **محسنات کلام** کمان اور شست اور نشان تیر اور قوسین اور قبضہ سب مناسبات یکدیگر ایسے ہی مشتری خانہار وشن مہر آفتاب قوس حوت اور حسن حس **تصحیف الاختلاف** متن مطبوعہ مین نیز بجاے تیر صید حس کی جگہ صید حسن غلط ہی۔

نکتہ قلب انسان آفتابیست کہ بنور احسن تقویم سر و پاے ظاہر شش پر تو آن حسن گرفتہ و مطلع و مقطع آدمی ماہیست در اوج خوبی کہ درونش از دم نفخت فیہ من روحی صبح اشراق انوار جمالی یافتہ **شعر** تا ز نقش شبہ آدم یافت صورت در سجود + یافت بر روے فرشتہ فر زیباے وجود + **اللغات** قلب دل احسن تقویم بہت اچھی صورت مطلع بر آمدن کوکب وغیرہ وجاے بر آمدن وبکسر لام نیز مقطع بالفتح جاے بریدن نفخت فیہ من روحی پھونکا مین نے اُسمین اپنی روح سے اشراق روشن ہونا اور چمکنا شبہ بکسر اول وفتح ثانی مانند ونظیر سجود بفتحتین سجدہ کرنا **معنے ترکیبی نثر** قلب انسان کا ایک آفتاب ہی کہ نور احسن تقویم سے اُسکے سر و پاے ظاہری نے پر تو آن حسن کا حاصل کیا ہی یعنے خالق بے نیاز نے اُسکو اپنے دست قدرت سے بنایا ہی اور بعد بنانے قالب کے ایک شمہ اپنے جلوہ نور کا اُس قالب پر ڈالا کہ نورانی ہوگیا چنانچہ ایسے ہی منقول ہی اسیواسطے مصرع نے سر و پاے ظاہر ش تا آخر فقرہ فرمایا ہی اور مطلع مقطع ای ابتدا و انتہا آدمی کی ایک ماہ ہی اوج خوبی مین کہ اُسکے درون نے دم نفخت فیہ من روحی سے صبح روشنی انوار جمال کی پائی **معنے ترکیبی شعر** یعنے جب خداے تعالے نے فرشتون کو آدم کے سجدہ کا حکم دیا اور فرشتون نے اُس نقش شبہ آدم سے صورت سجدہ کی پائی اور سجدہ کیا تو فرشتون کے فر زیبائی نے وجود پایا یعنے اُنمین بھی فر و زیبائی پیدا ہوئی غرض یہ انسان وہ ہی جسکے قالب ظاہر کو خداے تعالے نے اپنے ہاتھ سے بنایا اور باطن اپنی روح سے سنوارا اور فرشتون کو اُسکے سجدہ سے فر و زیبائی بخشی پھر اُس سے زیادہ حسن و جمال و فرخی اور زیبائی مین کون ہوسکتا ہی نقش شبہ آدم اس سبب سے

کہ گو بصورت آدم کے ہی لیکن اسکو ایک لطیفہ الٰہی کہا ہی **معنے معماے نثر** دل انسان کا حرف سین ہی جو علامت شمس کی ہی اور ایا جسکا آفتاب اور لفظ آن جب سر اور پا اسکا ہوگا انسان ہوگا اور اول و آخر آدمی سے ای حاصل ہوتا ہی کہ لغت ترکی مین بمعنی ماہ کے ہی اور اسکے درمیان مین لفظ دم موجود جسکے مجموع سے آدمی ہوتا ہی **معنے معماے شعر** فرشتہ کے رو پر فر ظاہر اور شتہ شبہ شبہ کا کہ مرکب ہوکے فرشتہ ہوا سجود وجود نوعے **تجنیس محسنات کلام** آفتاب نور پرتو حسن ماہ اوج اشراق انوار جمال اور دونون فقرون مین صنعت تلمیح بلحاظ آیات قرآنی مطلع مقطع منتفاد نقش شبہ صورت رو وجود باہم مناسب و مرادف **الاختلاف** متن کے پہلے مصرعہ مین بجاے شبہ سینہ آدم غلط ہی۔

نکتہ مین عارض نیکوآن آفتابیست کہ پرتو آن روے زمین راگرفتہ و وجنہ خوبان ہیئت جنہ است در وجہ حسن رونمودہ **شعر** زندہ در آب روے بود روی خوب ازان +حی درمیان ماست محیای نیکوان + **اللغات** عارض کنارہ رخسار یعنے جگہ داڑھی نکلنے کی وجنہ بہر سہ حرکت واو وضع بالاے رخ آدمی کے کہ اونچی اٹھی ہو وجہ بالفتح صورت محیا بالضم اول و فتح حاے حطی و تشدید یا چہرہ انسان وغیرہ کا نیکوان ای خوبان **معنے ترکیبی نثر** مین عارض خوبون کی وہ آفتاب عالمتاب ہی جسکا پرتو روے زمین کو گھیرے ہی اور وجنہ خوبون کی بصورت جنہ کے ہین شگفتہ اور باآب و تاب وجہ حسن مین رونمایان کیے ہوے **معنے ترکیبی شعر** روے خوب اپنی آب رو مین زندہ اور تروتازہ ہی اسی سبب سے محیا یعنے چہرہ معشوقون کا زندہ در آب ہی **معنے معماے نثر** حرف عین جب پرتو اپنا ارض پر جو زمین ہی ڈالیگا عارض ہوگا وجنہ مین ہیئت جنہ کی موجود اور لفظ وجہ وجنہ مین بھی رونما ہی **معنے معماے شعر** محیا مین اول آخر سے ما حاصل ہوتا ہی اور بیچ مین اسکے حی ہی بمعنی زندہ **محسنات کلام** پہلے مصرعہ مین روے خوب صفت موصوف مضاف مضاف الیہ دونون ہوسکتا ہی اور پہلے مصرعہ مین رو اور حسن تکرار **الاختلاف** شرح مین محیا کی جگہ بحیا لکھا ہی متن مطبوعہ مین وجنہ کی جگہ جبہہ اور نمودہ کے بجاے تمودہ غلط ہی کے

نقطے نہین لگائے معما مین بے فائدہ لگادی ہی کہ مشدد مخفف بوجہ پڑھنے مین آتا ہی۔
نکتہ ابرو اکہ آبرو از سواد آن مرکب ست کو ی قلم صنع باریک بین درزیر لوح جبین نونی
کشیدہ کہ پیکر آن کمان پے نگار خانہ چین کہ طاقست بسر در می آورد و گوشہ ابرو کمانیست
کہ تیر تدبیر گوشہ گیران چپ می افگند و سر زلف عقربیست کہ ماہ تمام چہرہ خوبان از بشرف میساند
رباعی آن موے کہ روز تیرہ زو گردد فاش + شامیست کہ خوانند سواد دل ماش + وان ابروگے
ترکانہ کہ نون آمد و قاش + پیوستہ مگر بر ورق مہ نقاش + اللغات سواد سیاہی تحریر
مرکب ترکیب دادہ شدہ و سیاہی دوات طاق فرد صد جفت اچپ می افگند یعنے اوندھا
گراتا ہی اور چپ افگندن ایک قسم فن تیر اندازی سے بھی ہی اور تیر باز گشتی لگانا عقرب کژدم
و نام برج بصورت کژدم خانہ شرف ماہ قاش ظاہر قاش بمعنی ابرو بہ ترکی ہی اور ہندی
پھانک کسی میوہ کی نقاش نقش کنندہ معنے ترکیبی نثر ابرو کو کہ جسکی سیاہی سے آب رو
یعنے رونق و خوبی صورت کی مرکب ہی ایسا کہ قلم صنع باریک بین نے نیچے تختی جبین کے ایک
نون کھینچ دیا ہی قوسی کہ پیکر اُس کمان کی پڑا ہی بنیاد نگار خانہ چین کو کہ خوبی مین طاق ہی سر کے
بل لاتی ہی یعنے سر کے بل گراتی ہی اور گوشہ ابرو کا ایک کمان ہی کہ تیر تدبیر گوشہ گیر و نکو چپ
گراتا ہی اور تیر باز گشتی لگاتا ہی یعنے ہرچند وہ بچتے ہین بچ نہین سکتے بلکہ اُسے لٹے گرتے ہین
اور سر زلف کا ایک عقرب ہی کہ ماہ تمام خوبون کو درجہ شرف کو پہونچاتا ہی یعنے خوبی و رونق بڑھاتا
ہی خانہ شرف ماہ کا عقرب ہی معنے ترکیبی قطعہ وہ مو کہ جنسے روز تیرہ فاش ہوتا ہی اور
سمجھا جاتا ہی کہ روز تیرہ ایسا ہی تار و تاریک ہوتا ہی ایک شام ہی کہ اُسکو سیاہی ہمارے
دل کی بتاتے ہین اور وہ ابرو ترکون کے سے کہ بصورت نون اور قاش کے ہی اور پیوستہ
مگر ورق ماہ پر نقاش ہی معنے معمائے نثر ابرو ابرو تجنیس جبین کے نیچے نون موجود ابرو
سے بعمل ترادف حاجب مراد ہی اسکا گوشہ حاجب گر جائیگا جب رہیگا نقش چپ ماہ تمام
مراد اُس ماہ سے جو اپنے ایام کہ تیس دن ہوتے ہین پورے کرچکا ہو مراد اس سے لام
اور سر زلف حرف زا اور فا علامت شرف کی جب زا اور لام اور فا جمع ہونگے زلف حاصل
ہوگا معنے معمائے قطعہ ماش کا دل شام ہی نون اور قاش جمع ہونے سے نقاش ہوتا ہی

محسنات کلام سواد و مرکب که مرکب دوات کی سیاہی کو بھی کہتے ہین بایکدگر مناسب ہین سوتیے
اور باریک ہین لفظ ابرو کے واسطے کیسا خوب ہی جیسا کہ غنیمت نے کہا ہی شعر ہزاران معنی
باریک چون مو + شدی مذکور در ہر بیت ابرو + اور انکے سوا الاختلاف متن مطبوعہ مین
نگارخانہ چین کے بجاے جبین گوشہ ابرو کو گوشہ ابروے کہ مضاف سمجھا جاتا ہی شامی کو
شاہی اور قاش کو فاش غلط لکھا ہی۔

نکتہ در سواد چشم کہ جیم کنج و شین صورت مژہ و دور میم مثال مردم دارد اگرچہ غمزہ تیر غم بزہ کمان
ستم می نہد اما ہر کہ بنظر صفا در سہم آن نگرد ہزار مژہ یا بد و الف الف کہ از نون ابرو تا فاے
فم در حیطہ آن بینی تیغیست بر سر دم بیکران کہ دل آلف از وی فنا بیند قطعہ عین را
صورت غین ست و مژہ نقش مژہ + لاجرم غمزہ ازین ہر دو مصور باشد + روضہ دان الف
از گلشن جان صورت الف + کہ بدو کلبہ انفاس معطر باشد + اللغات سواد بفتح سیاہی رنگ
و سویدا اور گرد نواح شہر غمز بالفتح بہ چشم و ابرو اشارہ کرنا سہم بالفتح تیر آنف بالفتح بینی و سخت ترین
چیز و اول ہر چیز و پیشواے قوم مصور صورت کردہ شدہ کلبہ بالضم گروہ و بر ترین ابر یا کلبہ خانہ
کوچک و دکان و گوشہ انفاس جمع نفس معنے ترکیبی نثر سواد چشم کہ جسمین جیم شکل کنج بمعنے
گوشے اور شین صورت مژہ باعتبار برابر ہونے دندانون اور دور میم کا مثال مردم چشم کے کہ دونون
مدور ہین رکھتی ہی اگرچہ غمزہ تیر غم کا زہ کمان ستم پر رکھے ہوے ہی یعنے غمزہ ستم کا بھرا ہوا بھی اسمین
رہتا ہی لیکن جو کوئی نظر صفا سے تیر غمزہ کو دیکھے ہزار مزے کہ مقصود ہزارون سے ہی پائے الحق شعر
در چمن حسن و ناز ہست بسے خوشنما + غمزہ بطرز ستم عشوہ برنگ جفا + اور الف الف کا کہ بینی ہی
اگر تو غور کرے تو نون ابرو سے فاے فم تک اسکے حیطہ مین دیکھیگا ایک تیغ ہی کہ جسکے سر پر
دم بیکران ہی یعنے نہایت دھار پر چڑھی ہوئی ہی کہ دل آلف کا اُس سے فنا دیکھتا ہی آلف
الفت و خوگیرندہ معنے ترکیبی قطعہ عین کی صورت غین کی ہی اور مژہ نقش مزہ کا کہ معما
مین سب ایک ہین بس ضرور ہی کہ غمزہ الغین دو نون سے بنتا ہی اور صورت پکڑتا ہی اور صورت
انف کی جو بصورت الف کے ہی ایک روضہ گلشن جان کا ہی کہ اُس سے کلبہ انفاس کا معطر ہوتا
ہی اور ظاہر ہی کہ کلبہ سانس کا بھی ناک ہی اور محل شم بھی یہی معنے معماے نثر سر غمزہ کا غم ہی

زہ پر آنے سے غمزہ ہوجائیگا اور غمزہ کے اول غین ہی جسکے ہزار عدد ہین اور بعد غین سے مژہ
کہ یون بھی غمزہ حاصل ہوتا ہی الف الف آلف تصحیف اور نون آبرو اور فاے فم کے موافق
نون و فا بھی انف مین بترتیب مذکور موجود انف کا قلب فنا **معنے معما سے قطعہ** عین صورت
غین اور ژمزہ نقش مژہ جب غین ژمزہ پر آیگا غمزہ ہوگا الف الف تصحیف انفاس ہین بھی انف موجود
محسنات کلام سواد کنج ژمزہ مردم چشم کے مناسبات سے اور شکل اور صورت اور مثال مرادفات
علی ہذا جیم شین میم مراعات بکدگر بینی مین ایہام بلحاظ انف بینی کے تشبیہ الف و تیغ سے اکثر جیسا
قول شاعر شعر بینی اسکی میرے حق مین الف اقتل ہی + حضرت عشق سے کہدو کہ اب اپنا
قتل ہی + **الاختلاف** شارح نے پہلے شعر مین لکھا کہ غین مسمائی کی ترکیب سے مژہ کے ساتھ
غمزہ حاصل ہوتا ہی انتہی یہ صورت [illegible] اماہر کہ بنظر صفا سے تا ہزار مژہ یا بدتک جو عبارت ہی اسمین
مذکور ہوچکی پھر مکرر کیون اور اسکے ذکر سے کہ عین صورت غین اور ژمزہ نقش مژہ کیا فائدہ بلکہ دونون
نقشون سے دوسری صورت پر معما نکالا ہی اور طرفہ یہ کہ شارح نے اس عبارت سے جو مذکور ہوئی
یعنے اماہر کہ آلخ ایسا صاف معما چھوڑدیا ہی اور بیان نہین کیا نہ معلوم کیا سبب متن مطبوعہ
کنج کے بعد لفظ ادا و بجاے مژہ ژمزہ اور نقش کی جگہ نفس تیسرے مصرعہ مین روضہ دان انف
بجاے روضۂ دان الف اور کلبہ کے بجاے کلمہ غلط ہی —

نکتہ نقطہ دہان آفتاب رویان از پرتو ستارہاے دندان کوے قلب ناہیدست کہ مشتری
از میانش برآمدہ و لام لب پاکیزہ گوہران جامع دقائق لب ست و باتقال بے دو قسمت
یافتہ گویا لعلیست کہ عین ہمکنان درمیان آن دو لام انقلاب بل یعنے تری دیدہ **قطعہ**
دہنت چشمہ عین ست و بزیرش دم روح + لاجرم در نظر عقل وجودش عدم ست +
آن دو لب بنگ گل خلد برین اندر ان + زان دو لب بلبل دل نغرہ زنان دمبدم ست
راے محراب نہان گشت محب را از دل + کز تواش برابر و دہان صنم ست + لب بدندان
چو گرفتی بر بودی دل خلق + سین چو بر لب بہ نہی سلب زروی رقم ست + **اللغات**
ناہید ستارہ زہرہ اور قصہ اسکا ہاروت ماروت کے ساتھ معلوم و مشہور مشتری نیز نام
ستارہ کہ نجوم مین علامت اسکی یا لام بحسب لغت فراہم آمدن لب بالضم عاقل ہونا

وخالص ہر چیز و مغز بادام و عقل و دل قسمت حصہ لب کی تفسیر مصرع سے کر دی محراب بانکسر طاق درون مسجد و بالا خانہ سلب ربودن **معنے ترکیبی نثر** مصرع کہتے ہین نقطہ دہان آفتاب رویون کا یعنے جنکی صورتین کہ آفتاب سے روشن اور تابان ہین اسمین چہ مثال ستارون کیطرح ہین اُنکے پرتو سے ایسا روشن ہو رہا ہی گویا قلب ناہید کا ہی جس مین سے مشتری نکلا ہی قلب سے مراد بیچون بیچ جو محل کمال ہر شی کا ہی اور لام لب پاکیزہ گوہر کا جنکی اصل و نژاد نہ پاکیزگی سے ہی جامع باریکیون عقل و مغز کا ہی کہ بسبب اتصال حرف بے کے دو حصے ہوا بس گویا ایک لعل ہی کہ سب کی عین یعنے چشم نے اُن دونون لامون کے درمیان مین جو دو لب ہین انقلاب بل یعنے تری کا دیکھا کہ سب کی آنکھے اُنکے عشق مین زار و گریان ہی جامع دقائق لب اس سبب سے کہا ہی کہ جو دقت و باریکیان اور مغز و خلاصہ عقل کا ہی ان مین جمع ہی عرفی **شعر** بخشد ہزار کشتہ چشم ترا حیات + لعلت لطیفہ کہ برون آرد از عدم + اور باتصال بے بدین نظر کہ بے کے دو عدد ہین اور لب بھی دو ہوتے ہین **معنے ترکیبی قطعہ** یعنے دہن تیرا چشمہ آفتاب کا ہی اور اسکے تحت مین دم روح ہی دم جان بخش حضرت روح اللہ بس ضرور ہی کہ عقل کی نظر مین وجود اسکا عدم ہی اسلیے کہ عین اور دم دونون کے ملنے سے عدم ہوتا ہی اور اسبات کو جان لے کہ وہ لب جو دو گلبرگ خلد برین کے ہین اپنی رنگینی و لطافت مین بس انھین دو لب پہ بلبل دل کی دمبدم نعرہ زن ہی اے محراب کی جو مقام طاعت کا اور سجدہ گاہ ہی تیرے محب کے دل مین چھپ گئی اسواسطے کہ تیرے شوق مین اب چشم اسکی ابرو اور دہان صنم پہ ہی جب تو نے لب اپنے دندان سے پکڑے خلق سے دل خلق کا چھین ہی لیا ظاہر ہی کہ لب پر سین رکھنے سے سلب ہوتا ہی چنانچہ تحریر رقم سلب سے عیان جسکے معنے ربودن ہین اور دانتون سے لب دبانا یہ بھی ایک ادا معشوقون کی ہی اور نیز اشارہ قصد و مستعدی کسی امر کا **معنے معمائے نثر** ناہید مین یا علامت مشتری کی ہی جب یہ نکل جائیگی ناہد رہیگا جسکا قلب دہان ہی لب لب تجنیس تام لام سے جو بے متصل ہوگی لب ہو جائیگا لعل قلب کی رو سے بھی لعل ہی اور دو لام اور سین اسکے درمیان مین لب منقلب بل ہی یعنی تری

معنے معما سے قطعہ لفظ دم کا جب کلمہ عین کے نیچے آئیگا عدم ہوگا بلبل کا دل دولب ظاہر
ہین محراب کا لفظ اسمین راحب کے دل مین نہان ہی لب پر سین آلنے سے رقم سلب
کی حاصل ہوتی ہی محسنات کلام نقطہ جسکو اعتدال ربیعی وخریفی کہتے ہین اور نیز مراد
بدہن اور آفتاب اور پرتو اور ستارے اور ناہید و مشتری سب مناسب یکدیگر ہین
کو چشمہ جو عین ہی اور اسکے نیچے دم روح ثابت کرکے کیسا عدم دہن کا نکالا ہی اور لام ولب
اور بے اور لعل اور عین اور دیدہ تری باعتبار بیہ اور لعل علی ہذا القیاس ایسے ہی چشمہ
عین دم روح اور وجود و عدم متضاد علی ہذا برین اور بران بلبل اور دمبدم کیسے خوب
ہین آن دولب زان دولب کیسی لطیف تکرار ہی مثل انکے برگ گل اور لب بلبل غرض
کہانتک لکھون الاختلاف اصل کتاب مین خلد برین بدان لکھا ہی مین نے بران لکھا
برعایت برین وحفظ درستی معنے متن مطبوعہ مین بجاے بے پلے اور دہنت دہنش ہی
بہ کی جگہ پر لکھا ہی —

نکتہ ایدرویش ازسر عشق مجازی بگذر کہ عاقبتش شق یعنے چاک دامان ست سیمرغ وار عش
یعنے آشیان بر قاف عشق حقیقی گیر قشغ یعنے خانہ پوست را سرنگون ساز کہ مغز معرفت
آنست قطعہ سر یکہ فکرت خوبان بجان درون دارد + معین ست کہ یا در میان خون دارد +
بہ جیم زلف چو زنجیر و نون ابروے شوخ + کسیکہ شد متعشق سر جنون دارد + **اللغات**
قشغ بالفتح خانہ کہ از چرم سازند فکرت مثل نفرت کے مصدر ہی یا در میان خون معرض
ہلاک مین ہونا متعشق عشق گیرندہ معنے ترکیبی نثر ایدرویش سر عشق مجازی سے کنارہ کر
کہ عاقبت اسکی شق یعنے چاک دامان ہی اور فضیحت و رسوائی سیمرغ کی طرح عش یعنے
آشیان قاف عشق حقیقی پر رکہ یہ عشق مجازی قشغ یعنے خانہ پوست ہی اسکو نگون کرکہ سرنگون
کرنے سے سولے قلب کے یہ مراد ہی کہ اسکو چھوڑکے اسکے مقابل کو جو عشق حقیقی ہی اختیار کر
یہی مغز معرفت کا ہی معنے ترکیبی قطعہ جو سر کہ فکر خوبون کی اسکے سر مین گھسی ہی مقرری
بات ہی کہ وہ قدم ہلاک وخون مین رکھے ہوے ہی اور جو شخص جیم زلف ہمچو زنجیر اور نون
ابروے شوخ پر عشق پذیرندہ ہوا بیشک اسکا سر جنون کا سر ہی یا خیال سودا جنون کا

رکھتا ہی معنے معماے نشر سر عشق کا عین ہی اور انجام اسکا شق اگر عشق کے سر سے
نہ گذرے گا شق پائیگا پہلا جز عشق کا عش ہی دوسرا قاف جب عش قاف پر رکھا جائیگا
عشق ہوگا قشع کو سرنگون کرنے سے بھی عشق حاصل ہوتا ہی معنے معماے قطعہ خوبان
کے اول آخر خون ہی بیچ مین بامنزلہ پا جو معما مین ایک ہین جیم و نون جمع ہونے سے جنون
ہوتا ہی محسنات کلام شق اور قاف دونون مین ایہام چاک و دامن چاک مین ایہام
کہ دامن مین ویسے بھی چاک ہوتا ہی پوست مغز متضاد زنجیر مین جیم اور نیز جنون مین جیم
کیسی مناسبت ہی الاختلاف متن مطبوعہ مین عش کے بجاے رش شوخ کی جگہ شوق
غلط لکھا ہی۔

نکتہ ایدرویش اگرچہ نون ابروے خوبان چون کمان بربالاے عین فتان و میم دہان
غندان و الف قامت روان نشان نعماے منانست چشم از ان بردار کہ امن دل حاصل
از انست و ہر چند نقطہ خال بردیدہ ہزار حال مینماید دل از وے خالی دار تا خل وطیب
حضرت ذوالجلال گردی مثنوی خال چون شد بروے عین عیان + غین یعنے نشان
پوشش دان + زابرویت نقش حاجت ارچہ اداست + حاجتت حاجب جمال صفات
دل مدہ چشم راکہ غمزہ تیز + دہدت مشبج دل بخون آمیز + ہست میم دہان ملام و ملال + خود
ملامت نہند میم بہ فال + از درازی قد بہ امید + کہ قد از قطع طول داد نوید + اللغات
فتان بروزن منان دزد و شیطان و زرگر و فتنہ انگیز روان یعنے رونده و صاحب رفتار
نعما جمع نعمت منان بڑا احسان کرنے والا خل بالکسر و الضم دوست غین بالفتح ابرو پوشش
حاجب ابرو و دربان مشبج بالفتح آمیختن قد بالفتح و تشدید دال دراز شگافتن و دراز بریدن و
بالا و قامت معنے ترکیبی نثر ایدرویش اگرچہ نون ابرو خوبون کا کمان کیطرح بالاے عین فتان
فتنہ انگیز اور میم دہان خندان اور الف قامت روان نعماے حضرت منان سے ہی اسیلئے
کہ حسن اور طیب خلق بڑی دولت و نعمت ہی لیکن تو آنکھ اپنی اس سے اٹھا ہی لے
اسواسطے کہ امن دل کی اسی مین ہی اور ہر چند نقطہ خال کا جو دیدۂ محبوب پر ہی ہزار
حال گوناگون تجکو دکھاتا ہی لیکن تو دل کو اسکے خیال سے ضرور خالی کر تو خل یعنے دوست

اور محبوب حضرت ذوالجلال کا ہوئے **معنے ترکیبی مثنوی** خال جو روے عین پر عیان ہی تو اُسکو
عین جان جو ابرو نشان پوشش کا ہی یعنے باعث غفلت اور غشاوہ کا اور ابرو سے اگرچہ
نقش تیری حاجت کا ادا ہی یعنے حاجت پوری ہوتی ہی اسی حاجت کو تو حاجب اور مانع جمال
صفا کا جان کہ جمال صفا کا تجھے دیکھنے کو نہین ملیگا حاجب کے معنے مانع اور دربان دونون کے
ہین چشم معشوق پر فریفتہ مت ہو کہ اپنے غمزہ تند و تیز سے تجکو مشبح دل بخون آمیز وبکی ای
چشم خون آمیختہ جو ہندی محاورہ مین لال لال آنسوون سے رُلانا کہتے ہین اور میم دہن تنگ
کا جو بظاہر خوب و خوشنما ہی یہ سراسر ملام و ملال ہی دیکھ لے فال دیکھنے کے وقت جو سر صفحہ میم
ہوتا ہی تو اسکو ملالت و ملامت کا نشان جانتے ہین اور دراز قد محبوب پر بھی مت جا اس سے
بھی اُمید قطع کر اسواسطے کہ قد خود قطع درازی کی خوشخبری سنا رہا ہی پھر ایسی شی سے کیا اُمید
معنے معماے نثر نون ابرو اور عین فتان اور میم دہان اور الف قامت سے نعما حاصل
ہوتا ہی اور جب اس سے چشم یعنے عین اُٹھا لینگے تو امن قلب حاصل ہوگا دیدہ سے
ارادہ عین کا ہی اور جب خال کہ مراد نقطہ سے ہی اسپر رکھا جائیگا غین ہوگا جسکے ہزار عدد
ہین خال کا دل الف جب خالی کیا جائیگا غل رہیگا **معنے معماے مثنوی** عین پر جو خال
عیان ہوگا غین ہوگا بمعنی ابر حاجت حاجب تصحیف یکدیگر مشبح مقلوب چشم کا جیم جیم چم معامین
ایک ہی قد قد تجنیس **محسنات کلام** نون کمان عین میم الف سب مناسب باہمدگر اور
انھین کے مناسب ابرو عین دہان قامت ملال ملام ملامت میم سب مین سر کلمہ میم
الاختلاف متن مطبوعہ مین بجاے نعما نغما برادر کی جگہ برادر حبیب کی جگہ جیب صفاست
کے بجاے صفات تیز کے بجاے تیر مشبح کی جگہ شبح بفال کو بقال غلط لکھا ہی۔

نکتہ دامن زلف لف یعنے ہیچ پیچ ست کہ جز فل یعنے شکستن و رخنہ دل از وی حاصل
نیاید و فرق گیسوے داغیست کہ جز بہ شکل سوے پریان سوختہ نگردا ند **نظم** زلف
راانزوف بود ثوب زفاف + لیک در قلبش زرہ بہر مصاف + طرہ بر رہ روی طراری نہاد
ہر طی یعنے طعن دل زو مستفاد + ازکلالہ برمخ لالہ ست کاف + از پئے چشم بدان ستر عفاف +
صدغ ہین از بعد صد غین آشکار + یعنے آید فتنۂ او صد ہزار + **اللغات** آف کے معنے

خود مصرع نے لکھدیے ایسے ہی فل کے فرق بالفتح ہندی مانگ زف فرستادن عروس بخانہ
شوہر اور یہی معنے زفاف بالکسر کے ہین کلالہ بضم وکاف موی مجعد و پیچیدہ و قمیص و بکاف
عربی نیز صدغ بالضم وغین معجمہ ہندی کنپٹی اور وہ بال پیچیدہ جو اسی جگہ لٹکے ہون صدغین
بالضم دونون کنپٹیان اور نیز صد وغین کہ سو ہزار ہوے معنے ترکیبی نثر دامن زلف کا لف
ہی یعنے پیچ در پیچ جیسی کہ ہوتی ہی بس اس سے سوا ے فل یعنے شکست اور رخنہ دل کے
کچھ حاصل نہین اور مانگ گیسو کی ایک داغ ہی کہ بصورت بریان کے سوختہ کرتی ہی یعنے
جیسے کوئی چیز بریان ہوتی ہی ویسے ہی دل عاشق کو یہ بریان کردیتی ہی اسکے سوا اور کچھ اسکا
حاصل نہین ہی معنے ترکیبی نظم یعنے اگرچہ زلف کا زف سے لباس زفاف کا ہی یعنے لباس
وغیرہ سے آراستہ ہی جیسے عروس کو آراستہ کرکے شوہر کے گھر بھیجتے ہین گویا دلھن بنی ہوئی ہی
لیکن سامان جنگ کا بھی جو زرہ ہی اسکے قلب مین موجود کہ وہ لام ہی بمعنی زرہ مطلب یہ کہ
ہروقت مصاف پر آمادہ ہی بس ایسے سے ڈرنا بچنا چاہیئے طرہ کو دیکھ کہ اسنے کیسے علانیہ
راہ پر طراری کی صورت ظاہر کی ہی جس سے ہرط یعنے طعن دل مستفاد ہوتی ہی کہ جو کوئی
اسکا مبتلا ہوگا طعن وتشنیع مین پڑیگا اور کلالہ سے رخ لالہ پر کاف ہی جو بمعنی بازدارندہ
کے ہی مشعر اس بات پر کہ چشم بدون کے واسطے یہ پردہ پاکدامنی کا ہی اور اکثر زلف
چہرہ پر آجانے سے چہرہ چھپ جاتا ہی صدغ کو دیکھ جو صدغ سے لگی ہوئی ہی یعنے کنپٹی سے
کہ وہ زلف ہی جس مین صد کے بعد غین ہی جسکے ہزار عدد ہین بس سو ہزار اسکے لاکھ ہوے
یعنے اس صدغ مین لاکھون فتنے ہین کچھ ایسے ویسے نہین ہین معنے معماے نثر دامن
زلف کا لف ظاہر اور لف کا قلب فل لفظ گیسو کے دو جز ہین ایک گے تصحیف کی بمعنی داغ
کہ کاف گاف معما مین ایک ہی جسکا اشارہ داغ نیست ہی دوسرا سوے مصحف شوی بمعنے
بریان جسکا اشارہ سوختہ ہی اور بریان جو کہ کے اور سو دونون مین تصحیف اور نقش
ہی اسیواسطے لفظ فرق وشکل مذکور فرمائے ہین معنے معماے نظم زلف کے اول آخر
زف اور قلب اسکا لام بمعنی زرہ روے طراری طا ہی اور طرہ مین ہ پر رکھا ہوا اور طرہ
کا قلب ہرط لالہ کے رخ پر کاف لانے سے کلالہ ہوتا ہی صد کا لفظ غین پر آنے سے صدغین

ہوتا ہی صد کے معنے سو اور غین کے عدد ہزار جو صد ہزار ہوا جسکی ہندی لاکھ **محسنات کلام** صدغ اور صدغین کیسے خوب ہین صد کے معنے سو غین کے ہزار یون بھی صد ہزار ہوا اور اگر صدغین تثنیہ ٹھرائین تو دو صدغ ہوگا یعنے دو لاکھ اور جو سو غین کہین تب بھی لاکھ ہوگا زلف زف زفاف مصاف کاف عفاف طرہ طرار ہر طعن لالہ کالا صدغ صدغین صد ہزار کیسے پاکیزہ الفاظ ہین جن مین ہر کلمہ حرف واحد بھی ہی اور اشتقاق اور تجنیس اور موازنہ بھی **الاختلاف** اصل کتاب مین بجائے بزیان پہ ہیرو یان لکھا ہی فافہم متن مطبوعہ مین بریان کی جگہ پہ ہیرو یان نگرد اند کے بجائے نگزاید غلط ہی —

نکتہ نون چاہ زنخ را گویند و زنخ دفع را یعنے از نون درمیان زنخ کہ چاہ خطرست از اطراف او چشم را دفع باید کرد کہ محل پاے لغز نظرست **رباعی** از باغ جمال آن مہ مہر فریب + گفتم کہ برم بری بس از بار شکیب + انگشت نہادم بزنخدانش گفت + بر سیب الف منہ کہ باشد آسیب + **اللغات** نون چاہ کو بھی کہتے ہین زنخ بالفتح و تشدید خا پائمال کرنا اور دور پھینکنا کسی چیز کا بر بمعنی پھل بار بوجھ اور پھل **معنے ترکیبی نثر** مصرع کہتے ہین نون چاہ زنخ کو کہتے ہین اور زنخ دفع اور دور کو بس زنخ سے یہ اشارہ ہی کہ یہ نون چاہ زنخ نہایت محل خطر ہی اسکے اطراف سے چشم کو دور رکھنا چاہیے کس واسطے کہ یہ ٹھکانا نظر کے پائون پھسلنے کا ہی ایسا نہو پھسلکے کنوے مین گر جائے جس سے نکلنا دشوار ہے **معنے ترکیبی رباعی** مین نے کہا کہ اُس ماہ مہر فریب کے باغ جمال سے پھل اٹھاؤن صبر تو بہت ہوچکا اسکا بوجھ کب تک اٹھاؤن یہ خیال کر کے مین نے انگشت اسکے سیب زنخدان پر رکھی تو اُسنے کہا کہ سیب پر الف رکھتا ہی کیا نہین جانتا کہ سیب پر الف رکھنے سے آسیب ہوتا ہے **معنے معماے نثر** زنخ کے اطراف سے زخ حاصل ہوتا ہی نون داخل ہونے سے زنخ ہوجائیگا **معنے معماے رباعی** سیب پر الف لانے سے آسیب ہوتا ہے **محسنات کلام** برادر بار نوعے از تجنیس اور برم مین بر بزنخدان مین صورت بر کی اور بر جو بمعنی استعلا کے ہی لفظ مہر و ماہ کا برعایت بر کے کیسا پختہ رسیدہ ہی کہ رنگت اور پختگی میوہ کی انھین سے ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے زنخ کے

رُخ غلط ہی۔

نکتہ الف قامت ناز پروردہ نازنینان میلیست درقمہ منارطول امل و رشتہ میان نازکان الفیست درمین یعنے خیال دروغ وحیل **مثنوی** قامت چون الف بزیر قبا + ببسکہ برہم زند بناے بقا + ازمیان دردل کمر سرمو + رگ جان ببسکہ پیچد از ہر سو + **اللغات** میل بالکسر میل سرمہ و میل آہنین جراح وکحال قمہ بالضم و تشدید میم سر ہر چیز وگروہ منار بالفتح علامت و نشانہاے منارہ واحد برہم زدن لوٹ پوٹ کرنا **معنے ترکیبی نثر** الف قامت ناز پروردہ نازنینون کا ایک میل ہی قمہ منارطول امل مین جس سے کچھ حاصل نہین اور رشتہ میان نازکون کا ایک الف ہی مین یعنے خیال دروغ وحیل مین **معنے ترکیبی مثنوی** قامت حسینون کا جو مثل الف کے راست و مستقیم نیچے قبا کے ہی خوب بناے بقا کا برہم کرنیوالا ہی اور کمر کا بیان یہ ہی کہ دل کمر کا سر مو ہی جو رگ جان عاشقون کو ہر طرف سے پیچتاب مین ڈالتا ہی سر مو کہنے سے نہایت ہی انعدامی کمر کی ظاہر **معنے معماے نثر** لفظ قمہ مین الف آنے سے قامت ہوتا ہی اور معمول کہ تا وقف مین ہا ہو جاتی ہی اور مین مین الف داخل ہونے سے میان ہوتا ہی **معنے معماے مثنوی** بقا کے درہم ہونے سے قبا ہوتا ہی سر لفظ مو کا میم ہی اور دل کمر کا اور اطراف کمر کے رگ مقلوب جو اسکو لپیٹے ہوے ہی **محسنات کلام** قامت کے لئے لفظ ناز کیسا پروردہ ہی نازنینان مین بھی ناز موجود میان اور کمر مرادون کمر مین ایہام باعتبار معنے ٹپکنے کے **الاختلاف** شارح نے لکھا قلب لفظ کمر کا رمک اور جب لفظ رمک کا پیچ کھائیگا کہ مراد تقدم تاخر سے ہی مکر ہو گا انتہی شارح نے جانے کہان سے یہ لوٹا پوٹی بے معنے پیدا کی عبارت مصرع مین تو ہی نہین شاید دردل کمر و از ہر سو سے پیدا کی ہی سو دل کمر مصرع نے اسلیئے کہا ہی کہ کمر کا دل سر مو ہی یعنے بیچون بیچ اسکا نہ یہ کہ قلب اسکا جو بے معنی الفاظ نکلتے ہین جن سے معنے ترکیبی سے ربط نہین اور ہر سو سے وہی اول آخر کہ دونون طرف ہین مع قلب مقصود ہی جو رگ حاصل ہوتا ہی اور یون تو مرگ کمر مکر مرکم رکم گرم رمک بہت لفظ نکلتے ہین بامعنی و بے معنی خلاف ربط معنے ترکیبی کے اور حالانکہ مصرع نے

اپنی تقریر مین میم کو الگ رکھا ہی سر مو کھکر اور کاف و رے کے قلب سے رگ الگ رکھا ہی اور
یہ میم سمیت اپنی کاریگری کر رہے ہین مین تو مصرع کے کلام اور ایما و اشارات کا پیرو ہون
وبس متن مطبوعہ مین طول امل کے بجاے طوال امل اور رہین کی جگہ بین غلط ہی۔
نکتہ ایدرویش اگرچہ سرین سمن بران نون یعنے ماہی ساق سیمین در دامن دارد
اگر پردہ از روی وے برداری رین کہ تدیشہ غلبہ گناہیست دامنگیر گردد و دندان طمع
از وی ہرکن تاری یعنے سیرابی نم فیض بے پایان یابی **قطعہ** گرچہ سرین خوبان نسرین
بیکرانیست + ہرکو سر سرے داشت پا در کشید از وے + بالاے دلبران را در زیر پا
دو ساقست + چون لام الف کہ ہرکس پا پیچ دید از وے + **اللغات** نسرین ہندی
سیوتی رین مہر کرنا اور زنگ و چرک اور غالب ہونا گناہ کا کسی پر اور خبیث و زشت
نفس ہونا و بالکسر ایسی چیز مین پڑنا جس سے نکلنا میسر نہو سری سرداری پاپیچ جیسے کہ
بعض آدمی اور جانور کے پانون مین پانون پڑجاتا ہی جسکو کچھ کہتے ہین اور اکثر گرجاتا
ہی جیسے شکل لام الف کی خط نسخ مین ہوتی ہی و ہو ہذا لا **معنے ترکیبی نثر** ایدرویش
اگرچہ سرین سمن بردن کا نون یعنے ماہی ساق سیمین کی دامن مین رکھتا ہی یعنے سرین
کے ذیل مین ساق بھی ہی اگر تو اسکی روسے پردہ اٹھائیگا رین کہ کسی چیز مین پھنس جانا
اور اندیشہ غلبہ گناہ کا ہی مزور تیرا دامنگیر ہو جائیگا اور تجکو روک لیگا اور دندان طمع کے
اسپر مت جمائے بلکہ اٹھالے تو رسے یعنے سیرابی نم فیض بے پایان کی پائے **معنے ترکیبی**
قطعہ اگرچہ سرین خوبون کے نسرین بیکران ہین لیکن جس نے سر سری و سرداری کا
رکھا اسنے قدم اس سے ہٹایا ہرگز اسپر نہین بڑھایا اور یہ جو بالا ور قد دلبرون کا ہی اسکے
نیچے دو ساق بھی ہین مثل لام الف کہ جیسے ہرکسی نے پاپیچ دیکھا اور منھ کے بل گرا بس
ان دو ساق کی تشبیہ اس لام الف متراضی سے نہین ہی بلکہ سیدہے لام الف سے
جسکی یہ صورت ہی لا **معنے معماے نثر** دامن سرین کا نون اور نون ماہی جو اسکے
دامن مین ہی پردہ لفظ سرین کا سین ہی جب سین اٹھا لیا جائیگا رین رہیگا جسکے
معنے لغات مین مرقوم ہوے اور جو دندان طمع کے جو سین ہی اس مین موجود ہین

اٹھالیے جائینگے نرے رہیگا اور رسے بمعنی سیرابی معنے معماے قطعہ سنرین جو بے کنارہ ہونکے سرین ہوگا اور جب سرین سے پانون نکال لینگے جو نون ہی سری رہیگا بالا مین با پا ہی اور اسکے یعنے پا کے نیچے لاکہ مثل دو ساق کے ہی محسنات کلام دردامن دارد او ردامنگیر کیسا ابلغ ہی سنرین بیکران مین کیا ہی لطف ہی بمعنی بے کنارہ اور یہجد ایسے ہی سرے داشت اور پا درکشید بالا کیسا لطیف ہی یعنے بالا کے ساتھ ہی مطلب یہ کہ با پا ہی اور اسکے ساتھ لا دو ساق اور اسی کی رعایت سے پا پیچ اور ہذا القیاس الاختلاف متن مطبوعہ مین بے پایان کی جگہ پایان اور دلبران کے بجاے دلیران غلط ہی۔

نکتہ امردرا کہ تیر نظر ہاے مختلف چون الف از پیش رو دور افتد مرد بر آید و اگر میم چشمش الیف آن الف شود نعوذ باللہ اول نظر بازان بوی ام یعنے قصد نمایند و در آخرش رد کنند **قطعہ** امر امرد را نباشد ہیچ اصل + گر نباشد از دلیلے پاے بست + جمع امرد مرد شد یعنے چو شمع + مرد آن امرد کہ با جمعی نشست + **اللغات** امرد جوان بے ریش و شاخ بے برگ امارد و مرد جمع الیف یار و دوست و ہمخو نظر بازان عاشقان جسکی ہندی گھورنیوالا دلیل دال مرادف پاے بست پشتہ دیوار اور بناے دیوار مرد کی ہندی مرا یعنے صیغہ واحد غائب **معنے ترکیبی نثر** امرد اگر تیر مختلف نظرون کے مانند الف کے اسکے پیش رو سے دور پڑینگے ضرور مرد نکلے گا کہ نظر بازون سے بچا رہیگا اور اگر میم اسکی چشم کا الیف الف کا ہوگیا اور دونون مل گئے پھر تو خدا کی پناہ اول تو نظر باز ام یعنے قصد اسکا کرتے ہین اور آخر مین رد کر دیتے ہین **معنے ترکیبی قطعہ** امرد کے کسی کام کی کچھ اصل نہین ہوتی جب تک کہ کوئی دال و دلیل اسکی بنیاد اور پشتہ کیطرح اسکا مددگار نہو اسواسطے کہ وہ نیک و بد کو خوب نہین جانتا جمع امرد کی مرد ہی اس سے یہ ایما ہی کہ جو امرد شمع کیطرح جماعت مین بیٹھا بس وہ مردہ ہوا کسی کام کا نرہا **معنے معماے نثر** امرد کے پیش رو سے جب الف تیر نظر کا دور پڑے گا مرد ہوگا اور جو میم اسکا الیف الف کا ہوگا ام حاصل ہوگا اول مین آخر مین رد ہوگا کہ یہ دو جنس امرد کے ہین **معنے معماے قطعہ** امر مین دال کو پا بست کرنے سے امرد ہوتا ہی

امرد کی جمع مرد ہی پس اگر امرد شمع جمع کی بنیگا تو مرد ہی ای مردہ نہ زندہ پس مرد بفتح میم و مرد بضم میم جمع اور مرد بضم میم بصیغہ ماضی تجنیس تام امرد تجنیس زائد **محسنات کلام** تشبیہ الف کی دور رہنے مین کیسی ظاہر ہی کہ الف کسی سے ملتا نہین ہی ابتدا مین جمع اور شمع اور اصل اور پاے نیست اور الیف والف سب مراعات ومناسبات ہین **الاختلاف** متن مطبوعہ مین مرد کی جگہ مرا اور بوے کے بعد لفظ ام نہین لکھا۔

نکتہ اہل صباحت ازین رو کہ باد جوانی و کودکی در سر دارند ازصب کہ عاشق ست روی بپوشند و سر در نیاورند اما بجہت حت کہ در آخر ستے بر تعجیل و تراشیدن برگ دلیل ست کہ عاشق بعد از تمامی صبا کہ میلست بزودی میل برگ وصال از گلبن جمال ایشان تراش کنند **رباعی** گفتم بہ مہی بگیر جان و بنگارد + گفتا نہ بچشم عاقبت گفتا کو + با دل گفتم چہ حالتست این دل گفت + نیکوے و کوست اول و آخر او + **اللغات** صباحت بفتح خوبی و جمال صبا بالفتح باد شرقی صبا بکسر کودکے و بفتح و ہمزہ بازی کرنا لڑکون کے ساتھ صب بالفتح و تشدید با عاشق ہونا تراش طمع و امید و افتخار و آرایش حت بالفتح و تشدید ریختن برگ از درخت و اسپ تیز رفتار و شتر مرغ و تیز رو **معنے ترکیبی نثر** اہل صباحت کہ حسین لوگ ہین اس سبب سے کہ باد جوانی اور کودکی ای غرور وناز سر مین رکھتے ہین صب سے کہ عاشق ہی منھ چھپاتے ہین اور انکو خیال مین نہین لاتے لیکن حت جو آخر مین ہی اور تعجیل اور تراشیدن برگ پر دلیل یہ بتاتا ہی کہ عاشق بعد تمام ہونے صب یعنے عشق کامل کے بجلدی خواہش برگ وصال کی انکے گلبن جمال سے آراستہ کرتا ہی اور لذت وصال کو پاتا ہی پھر وہ نفرت اور بیزاری انکی نہین رہتی **معنے ترکیبی رباعی** اس رباعی مین غلطی الفاظ کی معلوم ہوتی ہی نہ کوئی معما معلوم ہوتا ہی بعد تحقیق لکھونگا شرح کے معنے نہ مجکو کبھی پسند ہوے نہ ہین لہذا ویسے ہی چھوڑتا ہون **معنے معماے نثر** صباحت مین صبا بمعنی باد اور کودکی اور عشق بازی سب معنے مین ہی جیسا کہ باد اور جوانی اور کودکی مصرح نے کہا ہی اور حت اسکے آخر موجود کہ مجموع دونون کا صباحت ہوتا ہی **معنے معماے رباعی** اسکا عذر معنے ترکیبی مین جو لکھا وہی یہان بھی ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ

مین بجاے صبا صبا غلط ہی۔
نکتہ صاحب حسن ملیحی چون ملتحی شود اندوی خوب خود ملالت بیند اما بہ بیند کہ جمعیت محاسن عاقبت وحیات عافیت اکنون دست میدہد و لفظ ملتحی رونماے این معنی ست یعنے اولش بر ملت یعنے ملالتیع وآخرش بر حی یعنے جمع کردن حیات دلالت دارد **رباعی** امردکہ میان فتنہ وخوف خطر + مردست بزیر الف تیز نظر + با نام نکو چو ملتحی شد نامش + با ملت حسن خلق شد زندہ سیر + **اللغات** ملیح نمک سود ونمکین وچاہ شور ملتحی صاحب لحیہ محاسن نکوئیہا جمع حسن برخلاف قیاس وریش ملت بالکسر دین و بالفتح خاکستر گرم وخاک گرم **معنے ترکیبی نثر** کوئی صاحب حسن ملیح جب ملتحی یعنے صاحب ریش ہوتا ہی تووہ اپنی صورت دیکھکے آپ ملالت دیکھتا ہی کہ وہ صفا ونزاکت صورت مین نہین پاتا جسکو دیکھکے خوش ہوتا تھا لیکن اُسکو یہ دیکھنا چاہیئے کہ جمعیت محاسن عاقبت اور زندگی عافیت کی اُسیوقت مین حاصل ہوتی ہی خود لفظ ملتحی اسکی صورت دکھا رہا ہی کہ اسکے اول مین ملت یعنے ملالت ہی اور آخر مین حی یعنے جمع کرنے حیات پر دلالت رکھتا ہی **معنے ترکیبی قطعہ** امردکہ درمیان فتنہ اور خوف خطر کے مرد ہی نیچے الف تیز نظر کے کہ ہر کسی کی نظر اُسپر پڑتی ہی جس سے ہر قسم کے فتنہ کا خوف ہی اگر نیک نامی کے ساتھ اس وقت سے نکل کے ملتحی کے نام کو پہونچا اور داڑھی والا کہلایا تووہ ملت حسن خلق کے ساتھ زندہ سیر ہوا اسواسطے کہ امرد مین مرد ہی اور ملتحی مین حی **معنے معماے نثر** لفظ ملت کو حی پر لانے سے ملتحی ہوتا ہی عاقبت عافیت تصحیف **معنے معماے رباعی** لفظ امرد مین مرد نیچے الف کے ہی لفظ زندہ مرادف حی کا ہی جب حی لفظ ملت سے ملیگا ملتحی ہوگا **محسنات کلام** محاسن مین ایہام ہے باعتبار معنے ریش ملیحی ملتحی نوع تجنیس **الاختلاف** متن مطبوعہ مین ملتحی کو ملتجی عافیت کی جگہہ بھی عاقبت پھر ملتجی کو ملتحی ویسے ہی تیسرے مصرعہ مین غلط لکھا ہی۔
نکتہ لام زلف در ابتداے لحیہ اگرچہ نشان تمامی بدور ماہ حسن رخسارست از دی معنے زرہے درپیش حیہ جتہ فتنہ انظارست **شعر** بیدل آمد عجبے زسہم نظر + شیر دل شد

چو گشت ریش آور + **اللغات** لحیہ بالکسر موے ریش لام زرہ حیہ بالفتح وتشدید یا مار گزندہ جثہ بالضم وتشدید تن مردم وغیرہ وبالکسر بلا صبے بفتح وتشدید یا طفل **معنے ترکیبی نثر** لام زلف کا اسوقت مین کہ ابتدا لحیہ یعنے داڑھی کی ہوتی ہی اگرچہ اس بات کا نشان ہی کہ دورہ ماہ حسن رخسار کا تمام ہوا اسواسطے کہ دورہ ماہ کا تیس دمین تمام ہوتا ہی اور لام کے بھی تیس عدد ہین لیکن ازروے معنی کے یہ لام ایک زرہ ہی سامنے حیہ ای مار بلا فتنہ نظرونکی یا مارجسم فتنہ نظرونکی یعنے نظرونکی بلا اور اُنکے فتنہ سے محفوظ ہوجاتا ہی **معنے ترکیبی شعر** جبی تیر نظر سے بے دل ہوتا ہی اور اسپر تیر نظر کے پڑتے ہین اور جب ریش نکال لاتا ہی تو شیر دل ہوجاتا ہے **معنے معماے نثر** لام کے تیس عدد ہین جب سامنے حیہ کے آئیگا لحیہ ہوگا حیہ جثہ تصحیف ہوگا **معنے معماے شعر** جبی بیدل ہی یعنے بے اسکا دل ہی اور ظاہر ریش کا قلب شیر **محسنات کلام** لفظ تمام کیسا مناسب ماہ کے ہی ایسے ہی ازروے مناسب رخسار آمد اور آور بھی علی ہذا **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے لام نام اور زرہ کی جگہ زرماہی اور بجاے گشت کت غلط ہی نہ بعد حیہ کے لفظ جثہ کا ہی۔

نکتہ رقیبان حسن بجہت طمعی کہ دارند اول اظہار رق وعبودیت نمایند وآخر بسبب سگ سیرتے ازان معنی رجوع نمودہ خصم دامنگیر شوند ولفظ رقبا نگہبان این معنی ہست کہ رق دراول تحریر دارد وبا کہ راجع ست دامنگیر نیز **قطعہ** درلغت جمع گردن ست رقب + بہ سنان نیز شد الف مانند + یعنے آن بہ کہ گردن رقبا + بہ سنان عاقبت شود پیوند + **اللغات** رقیب نگہبان اور ایک معشوق کے دو عاشق کہ ایک دوسرے کے نگہبان ہوتے ہین رجوع بضمتین باز گشتن رقبا جمع رقیب رقب گردنہا **معنے ترکیبی نثر** رقیب حسن کے جو اپنی اپنی طمع شخص حسین مین رکھتے ہین اول تو بڑے رق وبندگی ظاہر کرتے ہین آخر بسبب سگ سیرتی کے اُس بندگی وعبودیت سے پھر کر دشمن دامنگیر ہوجاتے ہین چنانچہ لفظ رقبا ہی نگہبان اس بات کا ہی کہ جب اسکو لکھو تو پہلے رق تحریر مین آتا ہی اور با کہ بمعنی راجع کے ہی اس رق کی دامنگیر بھی ہوتی ہی **معنے ترکیبی قطعہ** لغت کی روسے رقبہ بمعنی گردن کے جمع رقب ہی اور الف بصورت سنان کے مطلب یہ کہ

بہتر یہی ہی کہ گردن رقبا کی انجام کار سنان کی ہم پیوند ہوتی رہے ورنہ گردن بڑھا بڑھا کے کیسے بھالے طعن وتشنیع کے مارتے ہین اور جھگڑے نکالتے ہین **معنے معماے نثر** رقبا کے اول مین رق اور آخر مین با موجود **معنے معماے قطعہ** رقبا مین رقب بمعنے گردن کے ہی جب سنان الف سے ہم پیوند ہوگی رقبا ہوگا **محسنات کلام** خصم دامنگیر برعایت سگ سیرتی کیسا خوب ہی ایسے ہی لفظ رقبا ونگہبان این معنی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے رق زرق غلط ہی۔

حکایت یکے از نظربازان راچشم برروی بدخوی اُفتادہ بود وبندہ خوی بلاجوی اوشدہ ہردم از منع رقیبان نم دل بر دیدہ ظاہر کردی وہر زمان از جمع عاشقان جم یعنے پری پیمانہ عمر پیش چشم آوردی روزی قصہ غصہ حال رابا یکی از اہل کمال بازنمود گفت ندانی کہ ہرکہ متعشق شود صد صورت منغس پیش آید وہرکہ شاہد را دل دہد دہ دل از دنبالہ اش مشاہدہ نماید **قطعہ** بہر جمیل راست کمندی زجیم زلف + زان میل خلق درعقب او مجدوست + مشتاق راکہ صد ہوس از پے یکے + ازمشت رونہ پیچد اگر یک دگر صد ست + **اللغات** نظرباز عشقباز منع بالفتح بازداشتن غصہ اندوہ گلوگیر متعشق عشق ورزندہ منغس مکدر وتیرہ مجدد از سرنو کوئی کام کرنیوالا **معنے ترکیبی نثر** ایک نظرباز کی آنکھ ایک بدخو کی صورت پر پڑی تھی اور اُسکی خو بلاجو کا بندہ ہوگیا تھا ہردم رقیبون کے **منع** کرنے سے نم دل کو دیدہ پر ظاہر کرتا تھا کہ میرے دل مین یہ نم بھری ہی مطلب یہ کہ روتا تھا اور ہر وقت جمع عاشقون سے جم یعنے پیمانہ عمر کو پیش چشم بھرا ہوا دیکھتا تھا کہ اب کوئی مارے ڈالتا ہی ایکدن قصہ غصہ حال کا ایک اہل کمال سے ظاہر کیا کہ روز تو جو کچھ ہوتا تھا وہ ہوتا تھا آج یہ ہوا اُسنے کہا کہ تو نہین جانتا جو کوئی عشق اختیار کرتا ہی اور متعشق ہوتا ہی سو صورتین منغس اُسکو پیش آتی ہین اور جو کوئی شاہد کو دل دیتا ہی وہ دل پیچھے اُسکے مشاہدہ کرتا ہی **معنے ترکیبی قطعہ** جمیل کے سر پر ایک کمند جیم زلف سے ہی اس سبب سے میل خلق کا اُسکے پیچھے مجدد اور ہردم تازہ ہی اور اُس کمند کے کشش مین کھنچا جاتا ہی مشتاق کسی کا جو سیکڑون ہوسین ایک کی خاطر دل مین رکھتا ہی وہ کسی کی مشت سے منہ نہین پھیرتا اگر ایک ہو جب کیا اور سو ہون تب کیا **معنے معماے نثر** چشم مراد عین جب عین لفظ بد پر آئیگا عید ہوگا

جواشارہ لفظ بندہ سے ہی یا با معامین یکسان ہین نم کا دل من حبب دیدہ پر جو مرادف عین کا ہی آئیگا منع ہوگا لفظ جم جب پیش چشم آئیگا جو عین ہی جمع ہوجائیگا متعشق مین صد سے مقصود قاف ہی جسکے سو عدد ہین باقی صورت اسکی صورت منغس جو پیش قاف ہی صورت سے مراد نقش ہی اش کا دل شا اورده کا دل ہ جس سے شاہد ہوتا ہی خوجو تصحیف قصہ غصہ تجنیس مفروق **معنے معماے قطعہ** میل کے سر پر جیم ہونے سے جمیل ہوتا ہی مشتاق کے اول مشت ہی اور پھر الف مفہوم یک کا بعد اسکے قاف سو عدد وا **لا محسنات کلام** نظر چشم رو دل دیدہ صورت سب مناسبات شاہد مشاہدہ اشتقاق دل وہ دہ دنبالہ سر کلمہ دال ایسے ہی ضد صورت اور جمع اور جم وغیرہم **الاختلاف** متن مطبوعہ مین دیدہ کی جگہ بریدہ اور جمع کو جیع اور جم کو حم منغس کو منغش صد کو ضد و گر کو اگر غلط لکھا ہی۔

فصل المباشرۃ

نکتہ کثرت مباشرت ببدی احوال منتہی شود و لفظ مباشرت مباشر این معنی ست کہ حاقبتش شرست و دوام وطی بنورد یدن بساط نشاط متمادی میشود و لفظ وطی برین معنی منطویست کہ آخرش طی ست **شعر** نفی ریاست ار نبود در مباشرت + لفظ مباشرت ز چہ گوید مباش رت + **اللغات** مباشرت جماع کرنا مباشر بضم میم وکسر شین اختیار کنندہ اور کسی کام مین گھسنے والا شرت بالکسر والتشدید حرص ونشاط جوانی وبد شدن وطی جماع اور پامال کرنا متمادی بضم میم و فتح فوقانی وکسر دال دراز منطوی بالضم نوردیدہ شوندہ ودرہم پیچیدہ شوندہ طی بتشدید یا پیچیدن ونوردنیت اور وہ موضع جہان کا قصد ہو رت بالفتح مہتر **معنے ترکیبی نثر** مباشرت کی کثرت بداحوالی پر منتہی ہوتی ہی اس بات مین خود لفظ مباشرت کا گھسا ہی اسواسطے کہ اسکا انجام شرۃ ہی اور اسکے معنے بد ہونے کے اور ہمیشہ کی وطی یہ بساط نشاط لپیٹنے پر درازی کرنیوالی ہی گویہ امر لفظ وطی مین لپٹا اور پیچیدہ ہی یعنے طی جسکے معنے پیچیدن کے ہین یعنے دوام وطی سے قوت باہ اور وطی کی طی ہوجاتی ہی باقی نہین رہتی **معنے ترکیبی شعر** اگر مباشرت مین معنے ریاست کے نہوتے تو لفظ مباشرت کا جو کہہ رہا ہی مباش رت یہ کیسے کہتا بس

معلوم ہوا کہ کثرت مباشرت سے ریاست و معاشرت مین بھی خلل عظیم پیدا ہوتا ہی مباشرت
ای سرداری مباش **مغنے معماے نثر** مباشرت کے آخر شرت اور وطی کے آخر طی ظاہر بساط
نشاط تصحیف **مغنے معماے شعر** مباشرت کو تحلیل کرنے سے مباش ورت ہو **محسنات**
کلام مباشرت اور مباشر اور وطی منطوی دونون مین صنعت اشتقاق ایسے ہی شرت
مباشرت سے اور طی وطی سے **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بیدی کو بسیدی غلط ہی
نکتہ الف جماع علم آلت تناسل و عین علامت سرچشمہ توالد ست ہر کہ این عین و الف از
جماع دور دارد جم یعنے پادشاہ وقت خود باشد **قطعہ** میان لفظ جماع ست جمع آبحیات +
بعج نالہ دل ہر کہ آب ریخت رسید + جماع را عربان گفتہ اند ار یعنے + بوی ہر انکہ بہ پیچید
بیخ خود بہ برید + **اللغات** تناسل از یکدیگر زادن توالد ہم بدین معنے و مجموع آلت تناسل
یا توالد ذکر مرد + **مغنے ترکیبی نثر** الف جماع کا علم آلت تناسل کا ہی اور عین علامت
سرچشمہ توالد کی ہی جو کوئی اس عین و الف کو جماع سے دور رکھیگا پادشاہ اور جم وقت کا
ہی یعنے جماع کرنے مین توالد تناسل ضرور ہی اور توالد تناسل مین بہت جھگڑے اور آفتین
اسلیے کہ عیال داری جگر خواری ہی اور مجرد تنہا اپنے وقت کا پادشاہ **شعر** ای گرفتار
پاے بند عیال + دگر آسودگی مبند خیال + **مغنے ترکیبی قطعہ** لفظ جماع کے درمیان مین
آبحیات جمع ہی بس جسنے اس آبحیات کو ہٹو یا وہ عج دل کو پہونچا یعنے نالہ دل کو عرب کے
لوگ جماع کو ار کہتے ہین لاجرم جو اسمین لپٹا اور بکثرت اسکا شائق ہوا اسنے اپنی جڑ
کاٹی **مغنے معماے نثر** لفظ جماع سے جب الف و عین دور ہوگا جم رہیگا **مغنے**
معماے قطعہ جماع کا اول آخر جمع ہی جسکا قلب عج اور درمیان مین اسکے ما جسکو
آب حیات کہا ہی اور جماع کو عرب ار یعنے ارہ کے بھی کہتے ہین جو جڑ کاٹنے والا ہی
محسنات کلام جماع جمع عج تینون مین عین ایسے ہی علامت عربان **الاختلاف متن**
مطبوعہ مین عج کی جگہ غنج غلط ہی —
نکتہ جم پری پیمانہ است و عاجم سریع السیر را گویند اشارت ست بدانکہ جماع کہ
اولش پری پیمانہ عمر ست و فوت صحت چون بگردانی نشان نگو نساری اوانی زندگانی

و سرعت سیر عمر و جوانی باشد و بضع نازک پوست و عاصب قاطع باشد دلیل قاطع ست که
چون بضاع را اعاده کنی پوست نازک خود را بصبب سیلان آب تیغ شہوت عاصب گردی
قطعہ صورت نیک ارچہ نیک آید بچشم + لیک کین قلبی ازو حاصل شود + وضع بضع
از جمع بضع آمدہ است + لیک از تفریق عصب دل شود + اللغات جم اور عاج کے
معنے خود مصرح نے لکھدیے آوانی بفتح جمع اناظر فہا بضع اور عاصب انکے معنے بھی مصرح
نے تحریر فرما دیے بضاع بالکسر و ضاد معجمہ جماع کرنا و فرج زن و نکاح و کابین و طلاق
عصب بفتحتین نیچے کرنا پانی نہر و دریا کا نیک بالفتح جماع اور نام حقیقی جماع کا عربی مین ہی ہی
بضع بالفتح جمع کرنا اور روان ہونا پانی کا اور سوراخ مشک بضع بالفتح جماع کرنا اور فرج
زن و گوشت پارہا عصب بالفتح و صاد مہملہ بریدن معنے ترکیبی نثر مصرح کہتے ہین جم کے
معنے پری پیمانہ اور عاج سریع السیر ان دونون لفظون سے اشارہ اسبات کا ہی کہ جماع
کا اول جم ہی جسسے پری پیمانہ عمر اور فوت صحت کی ہی یعنے عمر گھٹتی ہی اور صحت فوت
ہوتی ہی اور جو جماع کو لوٹو تو اس سے نگو نساری ظرف زندگانی اور سرعت سیر عمر و
جوانی کی ہی کہ عمر و جوانی دونون بہت جلدی گذر جاتی ہین مطلب یہ کہ تکرار و کثرت جماع
بڑے نقصان کی چیز ہی دوسری صورت پہ کہتے ہین کہ بضع نازک پوست ہی اور عاصب
قاطع بس بضاع کو جو بمعنی جماع کے ہی اگر لوٹ لوٹ کے کرتا ہی اپنے پوست نازک کو جیسا کہ
جوانی مین بہار ہوتا ہی گرتے پانی سیلان آب تیغ سے قطع کرتا ہی گرتے پانی کی قید اسلیے ہی
کہ اسمین شدت اور قوت بہا دینے کی بہت ہوتی ہی بلکہ جو شی اسکے نیچے ہوا کھڑ کے پھینک دیتا
ہی معنے ترکیبی قطعہ صورت نیک کی جو بمعنی جماع کے ہی اگرچہ بصورت نیک بمعنی
خوب اکے نظر مین آتی ہی لیکن کین قلبی اس سے حاصل ہوتا ہی یعنے اول جوش جوانی
مین تو کثرت اچھی معلوم ہوتی ہی پھر جب دل بھر جاتا ہی تو اس سے نفرت اور کینہ دلی
پیدا ہوتا ہی اور وضع بضع کی جو بمعنی فرج کے ہی جمع بضع یعنے گوشت پارون سے ہوتی ہی
لیکن جو تفریق کرو ان گوشت پارون مین اور اسمین تو یہ عصب دل کی ہی جسسے دل
قطع ہوتا ہی اور تفرقہ پڑتا ہی معنے معماے نثر جماع کے اول جم موجود اور جماع کا

قلب عامج بضم کے اول بض ظاہر اور جو بضاع کا اعادہ کرینگے عاضب ہوگا صادضاد معامین یک
ہین معنے معماے قطعہ نیک نیک تجنیس تام اور نیک کا قلب کین بضع بضع تجنیس اور
قلب اسکا عصب ضاصاد معامین ایک ہین محسنات کلام وضع بضع جمع کیسے لفظ جمع کیے
ہین جمع تفریق باہم مناسب صب سیلان آب تیغ برعایت یکدیگر سیلان مین ایہام ہی
کہ جریان آب ومنی دونون کو کہتے ہین الاختلاف متن مطبوعہ مین فوت کو قوت عاصب
کو عاضیت صبب کو ضب پھر غاصب کو عاصب از جمع کی جگہ از جمعیت بضع کے بجاے
دل غلط ہی۔

نکتہ لوطی بہ پیشوائی لام لوط بمعنی حب شہوت ست وطی درعقب داردواگرازین عمل
منصرف ومنقلب شود دہ طول وفضل از حق پیش اوآید وزانی واضع الف آلت ست
دردرون زنی اگرازین شغل بازگردد دہ ناز ونعمتش ازعقب بیرون آید قطعہ مزن تواے
لواطت بروی حد طہارت + کہ بنگری زنگونسار یش نشان تطاول + الف بدامن زن
نیز درزنانہ رسانی + کہ ماندرت دل نزدزکا بہ خار تحمل + اللغات لوط کے معنے مصرع رہنے
لکھدیے طی بالفتح نوردیدن ونورد منصرف بضم میم وکسر را ازحالی بہ حالی گردندہ منقلب
واژون شوندہ طول بالضم درازی ودراز ہونا بالفتح احسان رکھنا اور بڑھانا زانی حرام
جماع کرنیوالا تطاول گردنکشی وتکبر کرنا اور گردن اٹھانا دیکھنے کے وقت نز بالفتح وتشدید زا
مرد تیز فہم وزیرک وچست زکا بالفتح بڑھنا زیادہ ہونا معنے ترکیبی نثر لوطی جسکا پیشوا لام
لوط کا ہی اور یہ پیرو اسکا بمعنی حب شہوت کے ہی وطی عقب مین رکھتا ہی بس اگر اپنے
عمل سے پھر جاوے اور منقلب ہو جائے تو دس احسان وفضل حق تعالی سے اسکے سامنے
آئین اور زانی کہ وہ آلت اپنا کسی عورت غیر کے درون مین رکھتا ہی اگر اس شغل سے
پلٹ جائے اسکے پیچھے دس ناز ونعمت ظاہر ہون سے معنے ترکیبی قطعہ مصرع رہ کہتے ہین
خبردار لواطت کا روے حد طہارت پر قایم مت کرا ور طہارت کو لواطت مت بنا کہ
لواطت کو نگونسار کرنے سے تطاول دیکھیگا اور زنا کے واسطے دامن زن مین الف
بھی مت لگا کہ دل نزد زکا کا تیرے واسطے بسبب خار تحمل کے یعنے جب خار تحمل کے کھائیگا

اور باز رہنے کی سختی اُٹھائیگا تو تیرا دل نزوز کا پائیگا اور ضرور ہی زنا و جماع کے باز رہنے
سے نزوز کا کو ترقی ہوتی ہی مغنے معماے نثر جب لام پیشوا وطی کا ہوگا لوطی ہوجائیگا
لوطی مین لوط کے قلب سے طول ہوتا ہی اور یا دس عدد والی اسکے ساتھ جیسکا ایما ہی
وہ طول پیش او آید زانی مین الف دردرون زنی واضح اور یا دس عدد والی اور زنا
کے لوٹنے سے ناز ہوتا ہی اور زانی سے بھی لفظ ناز نکلتا ہی مغنے معماے قطعہ طہارت
کی لفظ کی ایک حد مین طا ہی دوسرے مین تا جسکا مجموع طت ہوا جب لواطت کا لوا اسپر
آئیگا لواطت ہوجائیگا اور لواطت سرنگون تھا ول دامن لفظ زن کا نون ہی جب الف
اسکے دامن مین آئیگا زنا ہوگا اور زن کو قلب کرنے سے نز ہوتا ہی محسنات کلام
لام لوط کی پیشوائی لوطی مین ظاہر اور انصراف و انقلاب ونگوں نساری انکے مناسب
کہ بموجب وجعلنا عالیہا سافلہا کے انکی زمین کا تختہ لوٹ دیا گیا تھا الاختلاف شارح
لکھتے ہین زانی کے منقلب ہونے سے نیاز ہوتا ہی اور جو یا مسمائی ساقط ہو ناز ہوتا ہی
انتہی مصرح نے نہ کوئی اشارہ لفظ نیاز کا کیا ہی نہ اسقاط یا کا بلکہ چون ازین شغل بازگردد
کہا ہی کہ وہ شغل زنا ہی جو لوٹانے سے ناز ہوتا ہی بے تکلف نہ اسقاط کی ضرورت نہ خلاف
ایما مصرح کے اور لکھا ہی لفظ زن کا جب خارسے کہ بصورت الف کے ہی مقارن ہوگا زنا ہوگا
یہ صورت بھی بے ایما و اشارہ مصرح کے ہی البتہ محسنات کلام سے ہی نہ معما متن مطبوعہ
مین پیشوائی کی جگہ پیش والی منصرف کو متصرف بخار کے بجاے بجار لکھا ہی۔
نکتہ اجزاے زنا دلیلیست برانکہ از وے حقن بر حبس نفس باید کرد زیراکہ زنا حقن
راگویند و نام زوجہ نشان آنست کہ با وی صلت قلب و تخفیف وعاے شہوت جائز
ست ازانکہ چون زوجہ را دل دہی ہجور و تخفیف از وی حاصل آید قطعہ بازگردان نقطہا
را از حرام + با تعفن گردلت ہست آشنا + در دلیلے باید ت انزال را + بازگردان تا توبینی
لا زنا + اللغات حقن بالفتح باز رکھنا اور روکنا بول اور اسکے مثل کا اور خون کسی کا
نگاہ رکھنا اور زنا بمعنی حقن بمعنی کوتاہ و تنگ و باز دارندہ بول و خون صلت بالکسر
پیوستن وعطا دادن تخفیف سبک کردن وعا بالکسر و مدہمزہ باران وظروف ہجور خود عادت

وحوض فراخ تفطن زیرکی و دانائی ہے معنے ترکیبی نثر مصرع کتے ہین کہ خود اجزاے زناکی دلیل
اس بات پر ہی کہ زنا سے حقن حبس نفس پر کرنا چاہیے اسواسطے کہ زنا خود حقن کو کہتے
ہین یعنے باز داشتن اور نام زوجہ کا نشان اسکا ہی کہ اسکے ساتھ پیوستگی اور سبک کرنا
ظرف شہوت کا جائز ہی اس سبب سے کہ جب زوجہ سے دل لگائیگا ہجو زاور تخفیف اُس سے
حاصل ہوگی یعنے خوگری اور عادت پذیری معنے ترکیبی قطعہ ای مخاطب اپنے نطفہ کو
حرام سے باز رکھ اگر تفطن اور زیرکی سے تیرا دل آشنا ہی اور جو اسپر تو دلیل چاہتا ہی تو
انزال کو لوٹا اور دیکھ تو لا زنا ہوتا ہی یا نہین معنے معماے نثر حقن حقن تجنیس تام
زوجہ کا قلب ہجو رہی معنے معمانے قطعہ نطفہ کو لوٹانے سے تفطن حاصل ہوتا ہی
اور انزال کو لوٹانے سے لا زنا محسنات کلام دل دہی کیا ہی خوب ہی کہ قلب کرنے
اور دل لگانے دونون کو شامل ایسے ہی صلت قلب پیوستگی دلی اور قلب کو
الاختلاف متن مطبوعہ مین حقن کو جقن دوجگہ غلط لکھا ہی ایسے ہی وزنا کو دعا ہجور کو
ہجور دلت کو لب۔

حکایت یکے از غراب راکہ طراوت غروجاہت از رویش بمتابعت صیانت آب
پشت ظاہر بود گفتندش بدین صورت کہ از میان نسوان کنارہ گرفتہ نشان رجلیت
تو چون صورت بندد وبدین صفت کہ اززنان در زمان شہوت شباب آب اصلاب را
باز داشتہ فرق میان تو وزن چگونہ توان کرد گفت ندانید کہ مردی را مردمیتوان گفت
کہ پاک دامن بود بلکہ ہر کہ اززنان کنارہ نگیرد و کنار جوید زن بود قطعہ چون الف ہر کو
مجرد نشد زباہ + بہ بود از جمع شہوت راندگان + ہست شہوت بردل توشہ ازان + بندہ
گردد بندگی بندگان + اللغات غراب جمع غرب بزاے معجمہ مرد بے زن وغربہ زن بے مرد
عزو بالفتح والکسر ارجمندی منذل وجاہت خوبصورتی صیانت نگہداشت آب پشت
آب منی نسوان بالکسر زنان رجلیت مردی اصلاب جمع صلب بالضم سخت و استخوان
پشت باہ جماع معنے ترکیبی نثر ایک کو غراب سے جو بے زن تھا اور طراوت آب وعز
وجاہت کی اسکے منھ سے بوجہ پیروی نگہداشت آب پشت کے ظاہر تھی یعنے آب پشت کو

بہا تا نہ تھا سب اسمین جمع تھا لوگون نے کہا کہ بحالت ایسی صورت کے جو عورتین خود
تیری خواہان ہین اور تو نے اسنے کنارہ پکڑا ہی تیری مردی اور رجلیت کا نشان کیسے صورت
پکڑے اور کیسے تجکو مرد جانین اور اسکے ساتھ کہ تو نے زمان شہوت شباب مین آب اصلاب
عورتون سے باز رکھا ہی تجھمین اور عورت مین کیسے فرق کرین کہا تم نہین جانتے مرد اُس
مرد کو کہنا چاہیئے کہ پاک دامن ہو بلکہ جو کوئی زنان یعنے عورتون سے کنارہ نہ ڈھونڈھے
اور کنارا اختیار کرے وہ زن ہی معنے ترکیبی قطعہ الف کی طرح جو کوئی مجرد باہ سے ہو اور
جملہ شہوت راندون سے بہتر ہی اور یہ شہوت جو تیرے دل پریشاہ ہو رہی ہی اس سبب
سے ہی کہ تو بندہ بندگی بندون کا ہوجاے یعنے غلام عورتون کا معنے معماے نثر غز
وجاہت اور آب پشت جمع ہونے سے خراب ہوتا ہی نسوان کا میان واو ہی جب واو
کنارہ کریگا نسان رہیگا بصورت نشان شباب سے جو آب باز رکھا جائیگا شب رہیگا یعنی
مرد جوان مردی کا دامن پاہی جب پاک ہوگا مرد رہیگا زنان کا کنارہ الف نون ہی جب
اس کنارہ سے کنارہ نہ کریگا بلکہ اسکی کنار ڈھونڈھے گا زن ہوگا چنانچہ لفظ زن
گا اسکے کنار مین رکھا ہی معنے معماے قطعہ باہ کا لفظ جو الف سے مجرد ہوگا بہ
رہیگا لفظ شہوت مین وت قلب لفظ تو کا ہی جب وت پر لفظ شہ آئیگا شہوت
ہوگا محسنات کلام رعایت طراوت اور آب اور پشت ورو کا تضاد ظاہر بلکہ
ظاہر کہ مشتق ظہر سے ہی یعنے پشت مناسب اسکے زنان زمان نوعے تجنیس
شباب اصلاب سے بھی آب نکلتا ہی بندہ بندگی بندگان نیز نوعے تجنیس زائد
الاختلاف شارح اس فقرہ کے معاین یعنے ہر کہ از زنان کنارہ نگیرد و کنار
جوید زن بود انتہی کلمہ نگیرد تحلیل یافتہ بدو جز یکے گرد و یکے نہ چون نون کہ جز
اول نگرد ست از زنان گرفتہ شود زنا می ماند و کنارہ کلمہ زنا لفظ زن ست
فقرہ کی عبارت اور اسکو غور و مطابق کرنا چاہیئے پھر جو کچھ ہو متن مطبوعہ مین بجاے
زنان زنا راندگان کو رندگان گرد دکو کردہ غلط لکھا ہی ۔

الباب الثامن فی فواعد المتفرقہ وفیہ فصول

فصل فی اسنان العمر وفصل فی الحیات والممات

شکستہ دہان طفل گویا غنچہ الیست در شبنم نشر لطف پرورده شده گو این خورده یاب کہ فا ی طفل در میان طل واقع شده و بدن کودک گو ی کوئیست کہ از نشاط بازی پاتکوب کو بنگر کہ دک کو نتن ست در پایش ظاہر رباعی ایام صبا کہ موسم عیش وصفاست + در سرعت وطیب تازگی تشکل صباست + کو یار کہ چشمے نہم بر قدمش + خود لفظ صبا زصا دچشمے برپاست + اللغات طل بالفتح وتشد. ید شبنم و باران آہستہ صبا بالکسر کودکے و بالفتح باد شرقی معنے ترکیبی نشر دہان طفل کا گویا ایک غنچہ ہی شبنم نشر لطف مین پلا ہوا کہ یا با رے یکی معلوم کر کہ فا طفل کی طل کے درمیان مین واقع ہوئی اور بدن کودک کا گویا ایک کو ہی یعنے گیند کہ نشاط بازی سے پاکوب ہی کہ دیکھ لے دک کہ بمعنی کو فتن کے ہی اسکے پانون مین ظاہر معنے ترکیبی رباعی ایام صبا کے کہ موسم عیش وصفا کا ہی سرعت اور طیب اور تازگی مین مثل صبا کے ہین اب کہتے ہین کہ مین اُن یارون عزیز سے یعنے ایام صبا کو ڈھونڈھتا ہون وہ کہان ہین اگر ملین تو آنکھین انکے قدمون پر رکھون لیکن جو دیکھتا ہون تو خود صبا صاد سے چشم برپا ہی یعنے خود صبا اُس زمان صبا کی عزت وتعظیم کر رہی ہی معنے معماے نشر طل کے درمیان مین فا لانے سے طفل ہوتا ہی اور فا بمعنی دہن کے بھی ہی اور لفظ کو جب لفظ دک کا پانون بنے گا کودک ہوگا معنے معماے رباعی صبا بکسر صبا بفتح تجنیس تام صبا مین صاد بصورت چشم با بہ تشکل پا جسکا ایا چشم برپاست ہی محسنات کلام لفظ فا مین ایہام ہی کہ بمعنی دہن کے بھی ہی اور علی ہذا پاتکوب صبا صفا بھی تجنیس کی قسم ہین لفظ گو یا دہان کے ساتھ کیسا خوب ہی الاختلاف متن

مطبوعہ مین بجاے نشر بسر بجاے طیب طینت غلط ہی۔

نکتہ ایدر ویش صفا و عذوبت سرچشمہ آبحیات در اول عمر ست چون ازان بگذشت تلخ مرگ ست در لفظ عمر بنگر کہ اولش عین معین ست و آخرش مرکہ ثلثان مرگ ست مبین رباعی وردل شر نیست طفل را از دولت + و ندر دل شیخ و شاب حرف علت + امرد امرش بدال دولت عالیست + سبلت چو کشید سب کشد و آنکہ لت + اللغات عذوبت شیرینی معین بالفتح آب روان و نام چشمہ بہشت ثلثان دو حصے مبین بالضم آشکار فا علامت شرف کی ہی نجوم مین سبلت بفتحتین بروت سب بالفتح و تشدید با دشنام دادن و بریدن و نیزہ زدن معنے ترکیبی نثر مصرحہ کہتے ہین اول عمر یعنے طفلی مین تو ایسی شیرینی و صفا ہی جیسی آبحیات مین اور جب اس سے گذرا اور تجاوز کیا تو تلخی مرگ کی ہی دیکھ لے لفظ عمر مین عین کہ چشمہ ہی اسکے اول مین مار معین موجود ہی اور آخر مین مر ہی جو دو حصے مرگ کے ہین یعنے منجملہ تین حرف مرگ کے دو حرف ظاہر و آشکار معنے ترکیبی رباعی دیکھ لے طفل کے دل مین فا شرف دولت و اقبال کی موجود ہی اور شیخ و شاب کہ بعد طفولیت کے یہ دو درجے ہین دونون مین حرف علت کہ شیخ مین یا اور شاب مین الف ہی گویا دونون کے پیچھے علت لگی ہی ہان جسوقت مین کہ طفل امرد ہی ای بے ریش اُسوقت مین حکم اُسکا بسبب دال دولت کے کہ وہ حسن و خوبی ہی امر اُسکا عالی ہی کہ ہر کوئی بجان و دل مانتا ہی اور جب اُسنے مونچھین تانین تو پھر گالیان اور لاتین کھاتا ہی معنے معماے نثر عمر کے اول مین عین اور آخر مین مر عیان معنے معماے رباعی طفل کے دل مین فا شرف دولت کی موجود اور شیخ و شاب کے دل مین یا و الف حروف علت امرد مین لفظ امر کا ظاہر سبلت کے اول سے سب اور آخر سے لت حاصل ہی محسنات کلام صفا عذوبت چشمہ آبحیات معین مر تلخی مرگ سب مناسب یکدیگر و نیز بعض متضاد امام تجنیس ناقص خواہ زائد الاختلاف متن مطبوعہ مین لت کی جگہ لب غلط ہی۔

نکتہ جوان بیخ نہال شادمانی در آب زندگانی دارد در لفظ شاب بنگر کہ اصلش آب ست و پیر قدم لغزان عمر برروی افسردگی مشرب عیش دارد در ترکیب شیخ تامل کن کہ زیر قدمش

بیخ ست قطعہ جوانرا سرا مدچو راے جوان + بود آنکہ سر با بہ پیشش جو بیست + سر پیر پے بین کہ پایش ز ضعف + بزیر پے پاے ہر رہرو بیست + اللغات شاب بہ تشدید با جوان شیخ بالفتح پیر معنے ترکیبی نثر جوان کے نہال شادمانی کی جڑ آب زندگانی مین ہی جس سے وہ ہردم تروتازہ اور شاداب ہی دیکھ لفظ شاب کی اصل آب ہی اور پیر کی عمر کا قدم ڈگمگاتا کانپتا ہوا روے افسردگی مشرب پر ہی ذرا شیخ کی ترکیب مین تامل کرکہ اسکے قدم کے نیچے بیخ ہی معنے ترکیبی قطعہ جوان کا سرا ایسا ہی جیسے راے جوان جس سے ہزاروں خوبیان پیدا ہوتی ہین اور ہر راے پر بالا اور فائق اور آن جو اسمین ہی یہ کہتا ہی کہ جملہ ہر اسکے سامنے جو ہین ای ناچیز وحقیر اور پیر کے سر کو دیکھ کہ پے ہی اسکی راے بسبب ضعف کے نیچے قدم پانون ہر رہرو کے ہی یعنے خوار وپامال معنے معماے نثر شاب کی جڑ آب پر ظاہر اور شیخ کا قدم بیخ پر خود عیان معنے معماے قطعہ جوان مین لفظ جو آن کے سامنے پیر کا سر پے اور رے نیچے پے کے محسنات کلام آب زندگانی کیسا ابلغ ہی کہ آب حیات اور کل شی حی من الماء دونون کو شامل بیخ کی رعایت سے کانپنا اور افسردگی اور مشرب ایراد کیا ہی جوان کے سر کو راے جوان کہنا موافق زید عدل کے کیا ہی بلیغ ہی الاختلاف متن مطبوعہ مین پیر کی جگہ وبیر لغزان کو افزان راے کو آری غلط لکھا ہی۔

نکتہ شباب راکہ شب افروختن آتش ہو است در رو لیست آثار ان در شمع عذارش روشن ست وشیخوخت راشے کہ بریانی سوداست در سرست علامت آن از مکاسر جلد رویش ظاہر نظم شباب ایام خوبی راست اسباب + ز موے چون شب ورخسار چون آب + چون شمع وگل در آتش آب اندوخت + ز شب بر آب از انرو آتش افروخت + ز مستی آتشے دارند اطفال + کہ اطفا کرد باید تا بسی سال + جوان را بعد ازان باید بعد آہ + جوادسوز حسرت تا بہ پنجاہ پچو شیخ از صورت سین ماند در شست + بدل سردے چو بیخ گردید پابست + دل پیر از وجودش در کمانست + وجود پیر ریب دل از انست کمان پشت پیران را بسے کشت + ہما بین لفظ پیرا کمان پشت + کمان در پشت

پیرے راز یا بین + بہ پیشش صورت تیر از عصا بین + بدین تیر و کمان چہرخ گشتہ + بسے
خاکے کہ در خاک او فگندہ + **اللغات** شباب بفتح جوانی شیخوخت پیرے سود اخلاط معلوم
مکا سر بفتح جھریان چہرہ اور بدن کی اطفا بالکسر بوجھانا آگ کا جو البفتحتین سوز دل و اندوہ
و درد سیعنہ یا ای کمان ریب بالفتح شک و گمان **معنے ترکیبی نثر** شباب کی لفظ مین جو شب ہی
بمعنی برافروختن آتش در شب از ہوا کہ وہ شباب کی صورت مین عیان اور آثار اسکے اسکی
شمع عذار سے روشن دیکھو جوانی کے رخسار مثل شمع کے کیسے چمکتے دمکتے ہوتے ہین
اور شیخوخت کے سر مین شی جسکے معنے بریانی ہین اور بریانی بھی سودا کی کہ اسوقت مین
محترق ہوجاتا ہی اور اسکی علامتین جھریان و شکنین جلد چہرہ سے ظاہر جو سردی و یبس
سے ہوجاتی ہین **معنے ترکیبی نظم** شباب ایام خوبی کا سامان و اسباب ہی کہ موچون شب
سیاہ اور رخسار چون آب رخشندہ اور پرتاب ہوتے ہین اور شباب نے شمع اور گل
کیطرح آگ مین آب جمع کیا ہی آگ شمع کی ظاہر اور گل کی سرخ رنگی آب جمع کرنا رونق
اور رخشندگی پانا جیسی شباب مین ہوتی ہی بس اسی سبب سے شباب نے شب
سے روے آب پر آگ بھڑکائی ہی اور لڑکے مستی سے ایسی ایک آگ یعنے حرارت اور
تیزی تندی اپنے بیچ مین رکھتے ہین کہ جسکا اطفا تیس برس کو پہونچکر ہوتا ہی جو کہ طفلی سے
اس مدت تک ایام ترقی کے ہین اسواسطے قید تیس برس کی لگائی ہی بعد تیس برس کے
ترقی نہین ہوتی ایام قیام و تنزل کے ہین لہذا جوان کو اس ترقی کے جانے اور تنزل کے
آنے پر سیکڑون آہون کے ساتھ پچاس برس تک ہوا و سوز و اندوہ کرنا چاہیئے اس
حسرت مین کہ کیسا عزیز وقت گذر گیا اور اس ناچیز وقت سے کام پڑا بعد اس پچاس
برس کے جب شیخ ہوا اور صورت شین سے بوبین کی سی ہی شصت مین پھنسا یعنے ساٹھ
برس کا ہوا تو دل سردی سے یخ کی طرح جمگیا کہ چلنا پھرنا حرکت کرنا دشوار ہوا اسوقت
مین دل پیر کا اپنے وجود سے شک و گمان مین ہوتا ہی کہ دیکھئے رہتا ہون یا نہین اسی
سبب سے وجود پیر کا ریب دل ہی اور بھی پشت پیر کی کمان کیطرح ہوجاتی ہی کہ اس
کمان نے بہت سے بوڑھون کو مارا ہی یعنے اسوقت مین بہت مرجاتے ہین اور وہ

کمان ہی آجکل بتاؤن تا معلوم ہو کہ پیری کمان پر پشت ہی اور وہ حرف یای ہی پر مین کہ ترکی مین یای
کمان کو کہتے ہین پھر کہتے ہین کہ پیری مین حرف یا تو کمان ہی اور یا کے سامنے جو صورت تیر کی ہی
وہ پیر کا عصا ہی پس اس تیر و کمان سے چرخ کشندہ نے بہت خاکی خاک زاد خاک مین ملائے
ہین مطلب یہ کہ جب پیر تیر و کمان ہو جاتا ہی تو پھر خاک ہی مین ملتا ہی معنے معماے نثر
شباب کا روشب ہی اور سیخوخت کا شی شب کے معنے آتش افروختن اور شی کے معنے
بریان کردن معنے معماے نظم آب پر شب آنے سے شباب ہوتا ہی پھر شباب آب
و آتش مین جمع ہی شب آتش آب آب لفظ اطفا جب لام سے ملحق ہوگا اطفال حاصل
ہوگا اور لام کے تیس عدد ہین جسکا اشارہ سی سال ہی لفظ جوا جو نون پر آئیگا کہ پنجاہ سے
ایا ہی جوان حاصل ہوگا لفظ یخ جو حرف شین کا پابست ہوگا شیخ ہوگا اور نیز سین شین
معما مین ایک ہین اور سین کے ساٹھ عدد اسیواسطے صورت سین کا اشارہ ہی اور جب
لفظ پیر کا قلب ہوگا ریپ ہو جائیگا باو پا بھی معما مین واحد ہین لفظ پیری مین یا کمان ہی
پھر کہا یا کمان ہی موافق معنے ترکی کے اور سامنے یا کے الف تیر محسنات کلام آتش ہوا
روعذار شمع روشن آثار افروختن بریانی سواد سر شمع گل آتش آب وغیرہ سب
مراعات و مناسبات چرخ کے لفظ مین ایہام ہی بمعنی چرخ کمان الاختلاف متن مطبوعہ
مین بجاے سواد سود جلد کا جدل خوبی کی جگہ جوانی دل پیر کے بجاے پر بیابین کے ٹھکانے
بیپایین غلط ہی —

نکتہ اجزاے طفلی طلی لطیف ست کہ بہ تنعم خو گرفتہ و صورت جوانی از نمو غفلت خوابیست
آشفتہ واثناے کہولت ہولیست در تنگِ دل نہفتہ و ہیئت پیری تیریست از شست
رفتہ مثنوی طفل زپاکی وصفاداں طفل + قطرہ از فیض سحاب ازل + از شب و از
آب شود در شباب + مشرب او تیرہ و عذبش عذاب + کہل شود چشمہ ہاے ہواش +
بستہ درون گل ولاے بلاش + مشرب شیخ از اثر شین شین + یخ شدہ ز افسردگی
مرگ بین + اللغات تنعم خوش عیش ہونا خو گرفتن عادت پکڑنا نمو بفتحتین بالیدگی
و افزایش کہولت بضمتین دو مو ہونا ہندی ادھ بیسی طفل بفتحتین ہنگام چاشت

معنے ترکیبی نثر اجزا طفلی کے ایک طل لطیف ہین تنعم وخوش عیشی سے عادت پذیر اور صورت جوانی کی کہ اسمین بالیدگی اور افزایش غفلت کی ہوتی ہی ایک خواب پریشان ہی اور اثنا کہولت کا جسمین دو موییہ ہوتا ہی ایک ہول ہی تک دل مین چھپا ہوا اور ہیئت پیری کی ایک تیر ہی از شست رفتہ معنے ترکیبی مثنوی طفل کو بسبب پاکی وصفا کے طفل جان یعنے وقت پاشت جو زمان ترقی آفتاب کا ہی اور یہ جان کہ یہ طفل ایک قطرہ فیض سحاب ازل کا ہی اور جب طفل شباب کو پہونچتا ہی تو مشرب اُسکا شب اور آب جنسے شباب کو پہونچا ہی تیرہ اور عذاب ہوجاتا ہی بسبب فکر اور تردد دنیا کے اور جب کہل اور دو موییہ ہوا کہ چشمہ اُسکے ہاے ہوا کا کھل جاتا ہی وہ کل ولاے بلا مین اُسکو اُلٹا پھانستا ہی اور جب شیخ ہوا تو اثر زشتی وشین شین سے یخ ہوجاتا ہی افسردہ اور سرد پھر آگے سوا مرگ کے اور کیا ہی مرگ ہی کو دیکھتا ہی معنے معماے نثر طفلی مین لفظ طل ظاہر اور یہ جو کہا ہے طلی ست لطیف اس سے یہ اشارہ بھی ہی کہ طفلی کا لطیف بھی ہو سکتا ہی جوانی وخوابی تصحیف کہولت کا میانہ ہول ہی اور کاف وتا مقلوب نک پیری وتیری کی ایک ہیئت ہی معنے معماے مثنوی طفل وطفل تجنیس شب وآب ہل کے شباب کہل کا اول آخر گل ہوا ہا اسکے درون مین ہونے سے کہل ہوگا اور شین جو کلمہ یخ سے ملیگا شیخ ہوگا محسنات کلام طفلی اور طلی اور لطیف کیسے لطف ہین ایسے ہی ہاے ہوا ور لاے بلا اور شین شین بلکہ یہ دونون تجنیس تام تیر از شست رفتہ کیسا خوب ہی کہ شست دراصل ساٹھ کو بھی کہتے ہین الاختلاف متن مطبوعہ مین بجاے تنعم تنعیم اور نمو کو نمونہ غلط لکھا ہی تیرہ عذب مین واو عطف نہین۔

نکتہ ای درویش آفتاب عمر مردم از سال یکم تا دہم کہ درحساب الف تا یا باشد ای یعنے ما ہیست کہ ہرسال نورش روز افزون ست ودل اویا یعنے کما نیست کہ بسہام مشتری سعادت مقرون ست واز یا تا کاف یکتا ویگانہ ایست در قوت وبلاغت وقلب اوکے ست یعنے پادشا ہست بر سریر فراغت واز کاف تا لام گلیست درچمن نشو ونما کہ از دل او جز لک یعنے ضرب شوکت خار وتیزی جفا نیاید واز لام

تا میم چون لم بر سر نفی دیگران بلم مصالح دنیوی مشغول ست اما دلش از مل شهوت مل یعنے ملول ست و از میم تا نون اگرچہ گرفتار من وما ست اما در دلش نہی از آب زندگانی نجاست و از نون تا سین یبس یعنے خشکی و برگ خستگی بر و بار عمرش و رمین میلین ست و دلش میگوید کہ سن تو ہمین ست **مثنوی** طفل از اندیشہاے مختلف + پاک آمد سال اول چون الف + مرغ طبعش چون بسال دہ رسد + آشیان در عیش ہمچون یا نہد + بست سالہ دارد از دعوی و لاف + امتناع و سرکشی مانند کاف + سال سی پوشد زرہ مانند لام + از جدال و جہل پابند مرام + ہمچو میمش از جہالت در چہل + بسکہ باشد در معیشت تنگدل + چون بہ پنجہ در رسد مانند نون + زیر شست غم شود زار و زبون + چون زشست اُفتاد در دام خطر + ہمچو سینش رخنہ گشت از غم جگر + در شد از ہفتاد چشمش بہرہ بین + علم مردن شد بر د عین الیقین + بعد ہفتاد از ہشتادی رسید + حد اقلیم فنا را فاش دید + و ز نود گر چشم او بیند کشاد + تنگ بیند عالمش چون چشم صاد + گرد از صد در بدن سیمرغ جان + قاف قبر اول منازل زانجہان + در لغت صد منع باشد ای پسر + یعنے از صد عمر را نبود گذر + بر صد از عمر انکہ یک نقطہ فزود + ضد عمرش از ہلاکت رو نمود + **اللغات** عَیش بالفتح زندگی عُش بالضم و تشدید شین آشیان امتناع بالکسر وا ایستادن و قوی و استوار گشتن فاش ظاہر و آشکار اور اکثر لغات کے معنے کی مصرح نے تفسیر و تصریح کردی ہی حاجت تکرار کی نہین معنے ترکیبی شراید روشِ آفتاب عمر لوگون کا یہ حال ہی کہ یکم سال سے دہم تک کہ حساب ابجد مین الف سے یا تک ہوا ای ہی یعنے چاند کہ ہر سال نور اسکا بڑھتا ہی اور روز افزون اور اسی ای کا قلب یا ہی یعنے گمان کہ سہام مشتری سعادت سے مقرون یہان سہام سے مراد سہم السعادت ہی کہ منشا و دولت و اقبال صاحب طالع کا ہی اور یا سے کاف تک کہ دس برس سے بیس برس تک ہوے یک ہی یعنے قوت و بلاغت مین یکتا و یگانہ اور یک کا قلب کے ای بادشاہ تخت فراغت کا اور کاف سے لام تک جو بیس سے تیس برس ہوے ایک گل ہی چمن نشو و نما مین اسواسطے کہ یہ ایام افزایش و بالیدگی کے ہین اور گل کا قلب لک کہ سوا ضرب

نوک خار اور تیزی جفا کی اس سے ظاہر نہین ہوتا اسلیے کہ ایام جوانی کے ہین اسوقت اُمین
تیزی و تندی و ظلم و جفا ہی سوجھتی ہی من بعد لام سے میم تک کہ تیس سے چالیس ہوتے
لم کیطرح اور ونکے سر نفی پر بعلت و لم مصالح دنیوی کے مشغول ہی لیکن دل اسکا سل کہ
مل شہوت سے ملون ہی یعنے خواہشین کما ینبغی جو حاصل نہین ہوتین ملول ہوتا ہی دوسرا
مل بالفتح و تشدید لام ہی پھر میم سے نون تک کہ چالیس برس سے پچاس برس ہوے
من ہی اسوقت مین اگرچہ گرفتار من و ما کا ہی مگر اسکے دل سے کوئی نم و تازگی زندگی کی پیدا
نہین ہوتی اور نون سے سین تک کہ پچاس سے ساٹھ برس ہوے لس ہی یعنے خشکی
و برگ خشکی کی اُٹھاتا ہی اور بار عمر کا اُسکو حین مبین ہی یعنے ظاہر مرنے کے وقت کو نزدیک
جانتا ہی حین بالفتح نزدیک آنا اور نزدیک ہونا وقت ہلاک کا اور سن کا قلب سن
یعنے نا اُمیدی سے کہتا ہی کہ سن تیرا یہی ہی جو ختم ہوا معنے ترکیبی مثنوی طفل کہ لایعقل
اور بے شعور ہوتا ہی اول سال مین تو اندیشون مختلف سے پاک صاف مثل الف
کے رہتا ہی اور جب مرغ اسکی طبیعت کا دس برس کو پہونچتا ہی تو یا کیطرح آشیان عیش
مین رکھتا ہی یعنے مثل حرف یا کے جو عیش مین موجود ہی اور دس عدد اسکے اور آشیان
وس سبب سے کہ عیش بدون یا کے عش ہی بمعنے آشیانہ اور جو بیس برس کا ہوا تو دعوے
ولاف سے بڑی قوت و استواری اسکو مانند کاف کے جسکے بیس عدد ہین پیدا ہوتی ہی
اور سرکشیدہ ہونا کاف کا پیدا و ہویدا ہی اور ظاہر کہ یہ وقت جوانی زمان غرور و سرکشی کا
ہوتا ہی اور ہر گاہ تیسوان سال ہوا تو لام کیطرح جو تیس عدد رکھتا ہی زرہ پوش ہوتا ہی
اور جدال اور جل سے پابند اپنے مقصد و مرام کا بنتا ہی جیسے حاصل ہو لام و مرام
دونون کے آخر ام بمعنی قصد و میت کے ہی اور چالیسوین برس مین یہ کیفیت کہ میم کیطرح
جو چالیس عدد والا ہی وجہ معیشت مین جہالت سے تنگدل رہتا ہی اور تنگدلی میم کی
اس سے زیادہ اور کیا کہ مشبہ بہ دہان تنگ معشوق کا ہی اور جب پنجاہ کو پہونچتا ہی تو
مانند نون جسکے پچاس عدد ہین یعنے ماہی کی شست غم خواہ جال خواہ کانٹے مین پھنسکے
زار و زبون ہوتا ہی زبون مین زا موافق خط نسخ کے بصورت خار شکار ماہی کے ہی لہذا صورت ہما

بعد اسکے نون اور نون حرف نفی کا بھی ہی بسبب غم ضعف قوت یا غم عیالداری کے اور جب ہلال
شست سے دام خطر مین پڑا تو سین کی طرح جسکے ساٹھ عدد ہین جگر پر رخنہ ہوگیا اور رخنے
سین کے اُسکے دندانے اور پھر جو ہفتاد سے چشم اُسکی کہ چشم سے عین مراد ہی جسکے ستر عدد
ہین بہرہ ہین ہوسے پس علم مردنکا اُسکو عین الیقین ہوا گویا اب آپکو مردہ ہی جاننے لگا
علم مین بھی بعد عین کے لام حرف نفی کا موجود ہی بعد ہفتاد کے بر تقدیر اگر ہشتاد کو پہونچا
پھر تو صدا قلیم فنا کو جو فا ہی اُنہی عدد والی فاش اور ظاہر دیکھتا ہی جسمین کچھ خفا ہی نہین
اسواسطے کہ فنا مین بعد فا کے حرف نا نفی کا ہی مشعر بمردن اور اس سے بڑھے اگر نوّے
اُسکی چشم نے جس سے صاد مراد ہی نوّے عدد والا کشاد دیکھی پھر وہ مثل چشم صاد کے عالم
پر تنگ ہوجاتا ہی اور سب پر ناگوار ہوتا ہی اور اگر صد کو پہونچا تو سیمرغ جان نے اپنے
بدن کو قاف قبر پہلی منزل اُس جہان کا جانا یعنے خود اپنا بدن قبر ہوجاتا ہی اور قاف
کے سو عدد ہین اب کہتے ہین کہ یہ صد حد عمر کی ہی اسواسطے کہ لغت مین صد کے معنے منع
کے ہین آگے عمر کا گذر نہین ہی بر تقدیر اگر کسی نے صد پر ایک نقطہ بڑھایا تو وہ صد ضد
عمر کی ہی یعنے ہلاکت جو ضد زندگی کی ہی معنے معماے شرح مثنوی اس نکتہ کی شرح مثنوی کا
مین جو معنے معمائی تھے خود مصدر رحم سے اور نیز مین نے جہان ضرورت سمجھی لکھدیے پس معنے
ترکیبی کے شامل معنے معمائی بھی تحریر ہین تامل فرمائین اور انمین ہین محسنات کلام
آفتاب عمر برعایت ماہ و نیز نور روز اور برعایت کمان سہام و مشتری جسکا خانہ قوس ہی
اور سعادت اور برعایت کے پادشاہ و سر پر گل کی رعایت سے چمن چمن کے مناسب
نشو و نما اور علی ہذا لم و لم تجنیس تام ایسے ہی مل و مل بمناسبت من و ما کے لفظ اما اور
بر مین لفظ بر اور بار مرادف اور برگ انکے مناسب مع لفظ بر کے جو اسمین ہی اور نظم مین
ترتیب حروف اور اُنکے اعداد نون مین ایہام بمعنی ماہی و حرف جدال و جہالت و جہل
و جہل سر کلمہ جیم اور بعض تصحیف فاش مین لفظ فا اور انکے سوا جو ڈھونڈھیگا سو پائیگا
الاختلاف اصل کتاب مین اور نیز شارح کے معنے مین علم مردن شد الخ اس مصرعہ کے
آخر مین علم الیقین ہی مین نے علم الیقین کی جگہ عین الیقین اختیار کیا ہی بنظر لفظ بیم کے

جو چشم کی لفظ سے برعایت ستر کے مصورح نے لکھا ہی سوا اسکے مرنیکا علم یقینی تو سب کو حاصل ہی
لیکن بحالت ہفتاد و سالگی کہ وہ علم الیقین عین الیقین ہو جاتا ہی گویا اُس حالت کو اپنے پیچھن
دیکھتا ہی کہ مردہ ہون اور شارح نے لکھا جسکا خلاصہ یہ ہی کہ قبر کو اول منزل آخرت تو سب
ہی جانتے ہین پھر مرتبہ جسد کے ساتھ کیسا خصوصیت رکھتا ہی اور اسکے جواب لکھے ہین انتہی
مین کہتا ہون مصورح کے کلام سے یہ سوال جواب ہی مندفع ہین اسواسطے کہ شعر مین لفظ
بدن کا داخل ہی یعنے بدن کو رنج و محن سے قبر اور اول منزل اُس جہان کی جاننے لگتا ہی ایسی
مصیبت مین مبتلا ہو جاتا ہی اور کرد بمعنی جعل کے نہ فعل کے متن مطبوعہ مین نجاست
کی جگہ بجاست اور بجاے صین جبین اور سن کے ٹھکانے شین بنید کی جگہ بنی غلط لکھا ہی

حکایت پیرے مسن را کہ چون لفظ مسن زیر دہانش بہ سہ دندان سہ رخنہ چون سین
پیدا بود و بناے قامتش چون نون از انحنا پرسیدند کہ سراپاے طول عمرت چندست گفت
سی و نہ سال گفتند با قامت چون دال ناراست از دروغ میل روغنت چراست گفت
میدانید کہ معمر عمرہا نرا داند کہ زیر چہل گذراند **شعر** از خرافت شد خرد خرطبع آفت دیدزان +
فرخ انکو چون خرف گردید برگشت از جہان + **اللغات** مسن بالضم وکسر سین مشدد
پیر سال خوردہ انحنا خمیدہ ہونا روغ بہانہ ڈھونڈھنا خرافت بالضم کلام پریشان و بیہودہ
اور بحقیقہ نام ایک شخص کا ہی کہ اُسپر پریان عاشق تھین اور وہ اس قسم کی باتین کرتا تھا
کہ لوگ تعجب کرتے تھے اور جھوٹ جانتے تھے اسیواسطے جو بات کہ قابل اعتبار نہو عرب
اُسکو کہتے ہین ھذا احادیث الخرافۃ خرف بفتحتین تباہ ہونا عقل کا کلان سالی سے و بفتح
خا و کسر را مرد تباہ عقل کلان سال **معنے ترکیبی نثر** ایک بوڑھے مسن سے کہ مثل لفظ
مسن کے اُسکے دہن کے نیچے تین دانتون سے تین رخنے مثل سین کے ظاہر تھے اور بنا
اُسکے قامت کی انحنا و خمیدگی سی مثل نون کے تھی پوچھا کہ سراپا تیرے طول عمر کا کتنا ہی
یعنے ابتدا اور انتہا تیرے عمر کی کسقدر ہی کہا اُنتیس برس کہا قد تو تیرا دال کی طرح کبڑا
ناراست ہی پھر دروغ سے رغبت روغ کی تجکو کیون ہی جو جھوٹ حیلے کرتا ہی اور اپنی
حالت پر غور نہین کرتا کہا جانتے ہو معمر جسنے کیفیت عمر کی اُٹھائی ہی عمر اُسی کو جانتا ہی

جو چالیس سے نیچے ہی معنے ترکیبی شعر خرافت کے سبب سے جب خرد خر ہو گئی اور آفت اُسکی دیکھی تو ایسے وقت مین فرخ و مبارک وہی شخص ہی کہ جو خرف یعنے تباہ عقل ہوتی ہے جہان سے لوٹ گیا معنے معمائے نثر مسن مین میم مشابہ بدہان سہ دندان سین سہ رخنہ وندانہ سین اور خود حرف سین اسمین موجود قامت خمیدہ کی تشبیہ نون سے ہی بس میم اور سین اور نون مجموع تینون کا بھی مسن ہوا لفظ روغ پر جو دال میل کر گئی دروغ ہو گا اور جب لفظ عمر کا زیر چہل ہو گا جو میم ہی معمر حاصل ہو گا معنے معمائے شعر خرد آفت کی ترکیب سے خر آفت حاصل ہوتا ہی اور لفظ خرف کا جو برگشتہ ہو گا فرخ ہو جائیگا محسنات کلام سن بمعنی دندان جو مسن مین ہی اور دہان اور دندان اور سہ رخنہ اور سین سب برعایت ایک دوسرے کے ہین ایسے ہی بنا اور انحنا مین نا بار است برعایت دال کے کج اور برعایت دروغ کے بمعنی جھوٹ کیسا ابلغ ہی خرد مین بھی خر موجود اور فرخ مین بہ قلب اور خرف مین بغیر قلب الاختلاف متن مطبوعہ مین بجائے مسن من طبع کے بعد واو عطف شعر مین فرخ کی جگہ فرح غلط ہی ایسے ہی گذراند کا گذاربند۔

فصل فی الحیات والممات والدنیا والعقبی

نکتہ ایدرویش اگرچہ حیوۃ را صورت حیوۃ یعنے عطاست درسر و پایش نظر کن کہ برحت یعنے توسن سریع السیر گذار است واگرچہ موت صورت موت دارد کہ اوانت آغشتگی حیرت وبلاست دراطرافش بنگر کہ مت یعنے نزع ازچاہ جاہ دنیاست قطعہ زندگی زندیست کے ورازپے + زندگی بیداغ باشد حال او + مردہ را یک تلخی آمد پیش رو + لیک دہ شادی ست دردنبال او + اللغات حیوۃ زندگی حیوۃ کی تفسیر مصرح نے کر دی موت بالفتح کسی چیز کا پانی مین گھسنا اور بھگونا اوانت قرض دینا اور وعدہ پر کوئی چیز بیچنا اور بدلہ دینا نزع بالفتح کھینچنا کسی چیز کا اپنی جگہ سے زند بالفتح اوپر کی لکڑی اُن دو لکڑیون سے جنکو باہم رگڑکے آگ نکالتے ہین اور نیچے والی کو زندہ کہتے ہین اور یہی نام اوپر نیچے کے سنگ چقماق کے ہین معنے ترکیبی نثر ایدرویش اگرچہ حیوۃ کی صورت حیوۃ یعنے

عطا کی ہی لیکن تواسکے سرو پا مین نظر کر کہ حت یعنے توسن سریع السیر گذاراپر ہی اور موت اگرچہ صورت موش کی رکھتی ہی جوادانت یعنے دام دارہی آغشتگی اور آلودگی حیرت وبلا کی ہی اسکے اطراف کو دیکھ کہ مت یعنے نزع جو اپنی جگہ سے کھینچا ہی اسکے اطراف مین موجود اور اسکا کھینچنا چاہ جاہ دنیا سے ہی اور واقعی اس چاہ کے ڈوبے ہوؤنکو موت ہی کھینچتی نکالتی ہی **معنے ترکیبی قطعہ** زندگی ایک زندہی اور اسکے پیچھے کی یعنے داغ پھر بھلا زندہ حال بیداغ کب ہوتا ہی دیکھو مردہ کو تو ایک ہی تلخی اسکے پیش رو ہوتی ہی لیکن دس شادیان اسکے پیچھے ہین اور زندہ کسی وقت داغ سے خالی نہین **معنے معمائے نثر** حیوۃ وحیوۃ موت وموش تجنیس حیوۃ کے اول آخر حت موت کا اول آخر مت **معنے معمائے قطعہ** زندکا پی اگر کی ہوگا زندگی ہوگا لفظ مردہ مین دہ کے پیش رو مر ہی **محسنات کلام** چاہ وجاہ تصحیف یکدیگر پی اور پیش اور دنبال مرادف ومتضاد **الاختلاف** متن مطبوعہ مین حیوۃ بصورت حیات کے لکھا ہی اگرچہ معنے ترکیبی مین کچھ قباحت نہین لیکن معنے معمائی مین نقص ہوتا ہی کہ تجنیس فوت ہوتی ہی اسیواسطے مصرح نے صورت حیوۃ کہا ہی اور گذارای جگہ گوا اور چاہ جاہ دنیا کی جگہ از چاہ وکیات اور زندکی کی جگہ زندگی غلط لکھا ہی۔

نکتہ از اول معیشت اگرچہ کلمہ مصاحبت واجتماع مبین ست آخرش بنگر کہ باشت و تفرقہ قرین ست ۂ اگرچہ سراپاے اجل ال یعنے ارحربہ زدنست بنظر قلب دروی نگر کہ لجاے دل از آفت زمن ست **قطعہ** ہر کہ در دنیا جلیل ست از عمل + پیش حق بعد از اجل باشد اجل + و انکہ او بر ظلم وظلمت بود میر + در لحد گر دد چراغش زود میر + **اللغات** معیشت بالفتح زندگی واسباب گذران دنیا جمع بمعنی ہمراہ شت بالفتح وتشدید پریشانی و پراگندگی ال کی تفسیر مصرح نے کردی لجا پناہ بردن اجل بفتحتین آخر وقت زندگانی و بہ تشدید لام بزرگ تر جلیل بمعنی بزرگ میر سردار و پادشاہ وامراز مردن **معنے ترکیبی نثر** لفظ معیشت کے اول سے اگرچہ مع کلمہ مصاحبت واجتماع کا مبین اور ظاہر ہی لیکن اسکے آخر کو تو دیکھ کہ شت اور تفرقہ کا مصاحب اور قرین ہی اور اگرچہ سراپا اجل کا ال

یعنے ضربہ سے کسی کو مارنا لیکن جب اسکو قلب کرو تو قلب اسکا لجا ہی جو پناہ دل کی آفت آفت زمانہ سے ہی حاصل یہہ زندگی مین پریشانیان ہین اور مرنے مین پناہ آفت زمانہ سے **مغنے ترکیبی قطعہ** جو کوئی اپنے عمل صالح سے دنیا مین بزرگ و جلیل ہی وہ بعد اجل اور مرنے کے خدا کے سامنے نہایت بزرگ ہوگا اور جو ظلم و ظلمت کا سردار بنے گا اور ظلم کریگا جو کہ الظلم ظلمۃ فی القبر فرمایا ہی اسکی قبر کا چراغ جو ایمان ہی بہت جلدی بجھ جائیگا **مغنے معماے نثر** اول معیشت کا مع ہی جب باشت ہوگا معیشت ہوگا مصرع رہنے جو باشت و تفرقہ کہا ہی مع باکے بنظر ایما یا معیشت کی ہی ورنہ یا رہی جاتی ہی اور یا دیا معما مین ایک ہی اور اول آخر اجل کا ال اور قلب اجل کا لجا **مغنے معماے قطعہ** اجل اجل اور میر میر تجنیس تام **محسنات کلام** جلیل و اجل اور ظلم و ظلمت مشتقات سے ہین اجل اور لحد اور میر مناسب یکدیگر اند علی ہذا **الاختلاف** شارح نے لکھا لفظ معیشت ترکیب یافتہ است از معی کہ مرکب ست از مع کہ بمعنی ہمراہ است و یاے متکلم و شت کہ بمعنی پریشانی ست انتہی اور مین نے وہ صورت جو صدر مین مرقوم ہی میری سمجھ مین یا کو یا متکلم ٹھہرانا خلاف ایما مصرع کے ہی جو باشت و تفرقہ کہا ہی آگے اختیار ہی اور اصل کتاب مین پہلا مصرعہ بلفظ خلیل ہی مین نے اسکو جلیل بنایا ہی بروایت اجل کے متن مطبوعہ مین شت کو شب زمن کی جگہ زمین غلط لکھا ہی۔

نکتہ ایدرویش ولادت رسول موت ست دریاب کہ مولود را کہ اولش موت بعید ست و آخرش حد لحد **شعر** شاب المنی لموتنا من عدۃ + ان المنی منیۃ لاجدۃ + **اللغات** ولادت بکسر زادن رسول پیک مولود بصیغہ اسم مفعول زائیدہ شدہ منی بالضم امیدہا جمع منیۃ عدۃ بالکسر مدت و طیاری و آمادگی کسی چیز کی و ساخت و ساز منیت بالضم و تحتانی مفتوح آرزو و مقصود و بفتح میم و کسر نون و تحتانی مشدد مفتوح موت و مرگ **مغنے ترکیبی نثر** ایدرویش ولادت یعنے پیدائش پیک موت کی ہی یعنے پیدا ہوتے ہی پیک موت پیغام اجل سنا دیتا ہی دیکھ مولود کو کہ اول اسکے موت بعید ہی کہ وہ لفظ مو ہی اور آخر اسکے حد لحد کی کہ وہ دال ہی **مغنے ترکیبی شعر**

جوان ہوئین آرزوئین واسطے ہماری موت کے سامان اور طیاری سے بیشک منی خود منیہ ہی بیجد یعنے دونون ایک شکل کے جب کہ منیہ کو بیجد کیا جاے معنے معماے نثر موت کی حد تا ہی بیجد ہونے سے مور ہیگا ایسے ہی مولود کے اول مو ہی اور حد لحد کی دال جو آخر مولود کے ہی معنے معماے شعر منیہ بیجد منی ہی بہ تصحیف اور مشدد مخفف معما مین ایک ہین الاختلاف اصل کتاب شرح اور نیز متن مطبوعہ دونون مین من عدلہ اور لاحدلہ لکھا ہے اور شارح نے عدکے معنے آمادہ شدہ کے لکھے لیکن لغت مین یہ معنے عدۃ کے ہین نہ عدکے اور لہ سے کوئی فائدہ ظاہر معلوم نہین ہوتا بس میرے نزدیک من عدۃ اور لاحدۃ ہی آگے اپنی راے کا تب غلط نویس ہیئت لفظ کی مسخ کر دیتے ہین۔

نکتہ دنیا کہ دنی پر زہر دارد خمیست کہ درو علت بر علت ست و سراپاے عقبے اگرچہ عی و آرزو کیست اما بواسطہ قاف و بے سر بلندی درمیان دارد قطعہ اگرچہ عین حیوۃ ست مطلع عاجل + زعین او بگسل دیدہ کش اجل زقفا ست + بصورت ار الف آجل ست تیغ فراق + ولی ز تفرقہ او جلاے جان پیدا ست + اللغات دن بالفتح و تشدید نون خم عی بالکسر درماندگی اور درماندہ ہونا قب بالفتح و تشدید بار ئیس و پادشاہ و خلیفہ و شیخ و میان دوالیہ و دوسرین جلا بالفتح والمد گھر چہا اور گھر سے نکال دینا اور نکل جانا آجل بالمد و کسر جیم جہان اور جس چیز مین مہلت ہو اور ضد اسکی عاجل معنے ترکیبی نثر دنیا کہ ایک دن پر زہر رکھتی ہی ایک خم ہی علت بر علت یعنے اول علت تو یہ کہ خم ہی جو اکثر شراب کا کہلاتا ہی اُسکے بعد دو حرف علت ایک یا دوسرا الف بس سراسر علت ہی علت ہی اور عقبی اگرچہ سراپا اسکا عی و آزردگی ہی لیکن قاف و بے جسکا مجموع قب ہی اسکے واسطہ سے سر بلندی بھی اسکو حاصل ہی معنے ترکیبی قطعہ اگرچہ عین حیات کی مطلع عاجل کی ہی کہ جہان حیات شروع ہوئی ساتھ ہی شتاب و نے مہلتی بھی نمود ہوئی اسواسطے تو اسکی عین سے آنکھین اُٹھا لے کہ اسکے پیچھے اجل لگی ہی اور ظاہر مین اگرچہ الف اجل کا بصورت تیغ فراق کے ہی جس سے جدائی عزیز و اقارب کی ہو جاتی ہی لیکن جو اسمین تفرقہ کرو تو جلا جان کی اس سے ظاہر ہی

کہ دنیا کی جملہ آلودگیون سے چھوٹ جاتا ہی **معنے معماے نثر** دنیا کے اول لفظ دن اور آخر
مین یا و الف دو حرف علت موجود ہی سراپا عقبی کا ہی اسکے درمیان مین قاف و بے جو
قب ہوا لانے سے عقبی ہوتا ہی **معنے معماے قطعہ** مطلع عاجل کا عین جب اس سے آنکھ
اٹھا لینگے اجل رہیگا اور اجل کا قلب جلا **محسنات کلام** علت بر علت باعتبار حروف
علت اور نیز بمعنی سقم و بیماری کے کیسا خوب ہی دنیا کو خم کہنا کیسی بلاغت ہی کہ دنیا بصورت
خم کے ہے بھی علت بر علت حسن تکرار **اختلاف** اصل کتاب مین اور متن مطبوعہ مین
دنیا کہ دنی بر زیر دار دلکھا ہی مین نے اسکو پر زہر سمجھا بنایا ہی اسواسطے کہ خلاف
معنے معمائی کے ہی یعنے دنیا بر زیر دن کہان ہی بلکہ محض بے معنی اور خمی کی جگہ حمی تیسرے مصرع
مین از بجاے ار اجل بجاے آجل غلط ہی —

نکتہ ایدرویش شادی دنیا چیزی ست کہ درد دلش درمیان ست و غم آخرت را
ہزار من ہیکران برگران ست پا بر سر دنیا نہ کہ حاصل باد و ہوا ست دست درد ال
عقبی بزن کہ نتیجہ اش دیدار خدا ست **قطعہ** میوہ کام دلت خام کند مہر جہان + لفظ دنیا
بنگر در دل او آمد خام + آخرت اولیش از نالہ آخ ست زمرگ + آخرت رت کند او
فضل حق و نعمت عام + **اللغات** نتیجہ نکالا ہوا اور تراشا ہوا مشتق تیج سے بمعنے
تراشیدن نے بکسر و تشدید یا ناپختہ و خام آخ افسوس و غم رت بالفتح و تشدید جھتری
معنے ترکیبی نثر ایدرویش شادی دنیا کی ایک ایسی شی ہی جسکے درمیان مین درد
دل ہی اور غم آخرت کا البتہ اسمین ہزار من بیکران اسکے گران پہ ہین حاصل یہ کہ دنیا
کی کیسی ہی شادی ہو درد دل سے خالی نہین اور غم آخرت کا ہزارون من و احسان
سے بھرا ہی دنیا کے سر پہ پانون رکھ کہ بالکل باد و ہوا ہی اور دار عقبی مین ہاتھ ڈال
کہ اسکا نتیجہ اور حاصل دیدار خدا کا ہی **معنے ترکیبی قطعہ** تیرے مقصد دل کا جو میوہ ہی
اسکو مہر و محبت جہان کی خام کر دیگی اگرچہ مہر جہان کی خام میوون کو پکاتا ہی تو دنیا کے
لفظ کو تو دیکھ کہ اسکے دل مین خام موجود ہی پھر اسکے مہر سے کیسے پختہ ہوگا بقول سعدی
ع خفتہ را خفتہ کے کند بیدار + اور لفظ آخرت کو دیکھ اگرچہ اسکے اول مین لفظ آخ

یعنے افسوس و غم ہمرگ کے سبب سے لگا ہوا ہی لیکن آخر مین بہتری ورت موجود ہی خدا کے فضل اور اسکی نعمت عام کے وسیلہ سے بس تو اسی کی طرف رجوع ہو **معنے معماے نثر** لفظ شادی کے ادہر ادہر سے شی نکلتا ہی اور بیچ مین لفظ ادجب کا مقلوب دا بعنی درد لفظ غم مین ہین جسکے ہزار عدد ہین اور میم من کا کنارہ پر دنیا کا سر دال ہی حبب پا جو بصورت باکے ہی اسپر آئیگا یاد ہوگا رہا نون اسکا اشارہ نہ ہی امر نہادن کا دست مراد فیدگاہی جب دار مین داخل ہوگا دیدار ہوگا **معنے معماے قطعہ** دنیا کا دل نی ہی بعنے خام آخرت کے اول آخ ہی اور آخر مین رت آخرت آخرت **تجنیس محسنات کلام** ہکران اور برکران کیسے متضاد ہین دہر کی لفظ مین ایہام ہی۔

نکتہ ہرکہ بدل شمار آخرت را اعتقاد کند سکینہ دل بیند و آنکہ حساب قیامت را راست داند از ہمہ زبانہا ثناے کامل شنو و دریاب کہ اصل شمار رامش دل ست و از حساب قیامت ثنا ہا اصل **قطعہ** از حق بیدن آمدن جان حق ست + امروز بروز حشر ایمان حق ست + حق ساخت ز بہر خلق میزان حساب + دریاب کہ در حساب میزان حق ست + **اللغات** سکینہ بالفتح آرام و آہستگی اور اس معنے مین بکسر و تشدید کاف بھی آیا ہی شمار آخرت جو حشر کے دن ذرہ ذرہ نیکی بدی کا ہوگا **معنے ترکیبی نثر** جو کوئی بدل شمار آخرت کا اعتقاد کریگا سکینہ و آرام دل کا دیکھیگا اور جو کوئی حساب قیامت کو سچ جانے گا کل زبانون سے ثناے کامل سنے گا دیکھو تو اصل شمار کا رامش دل ہی اور حساب قیامت سے ثنا اصل **معنے ترکیبی قطعہ** قیامت کے دن جان کا دوبارہ بدن مین آنا حکم حق تعالی سے حق ہی اور آج حشر کے دن پر ایمان لانا حق ہی اور حق تعالی نے واسطے وزن اعمال مخلوق کے میزان بنائی ہی وہ بھی حق ہی اسواسطے کہ حق و میزان دونون ایک حساب مین ہین **معنے معماے نثر** لفظ شمار کا قلب رامش ہی اور قیامت و ثنا ایک حساب مین یعنے مساوی العدد کہ پانسو اکیاون ہین **معنے معماے رباعی** حق و حق تجنیس تام اور میزان اور حق ہم عدد یعنے دونون کے ایک سو آٹھ **محسنات کلام** تکرار لفظ حق کی کیسے مستحسن ہی آخرت اور قیامت اور حساب و شمار اور حشر جان و ایمان میزان سب

مراعات ومناسبات الاختلاف متن مطبوعہ مین بجاے سکینہ شکستہ ثنا کو شا غلط لکھا ہے ۔

نکتہ ایدرویش اصل شجرہ دار فنا از الف نہالیست از بار وبرگ راحت مصئون وفنن او فن ست وفسون دبار او دار یست از عذاب مذلت وہون ولدار الاخرۃ خیر للذین یتقون قطعہ چو مطلع ملاء باقیست ملاقی نیست + مفر فانی دنیا ترا ممر بنود + بعین مہر علوم آنکہ دید لوم جہان + بناے خانہ خاکیش غیر کینہ نبود + اللغات شجرہ درخت فنن شاخها فن بالفتح وتشدید نون حال وگونہ ہون بالفتح آرام وبضم خواری ملاء باقی عالم باقی مفر بفتحتین وتشدید راجاے فرار گریختن ممر بفتحتین وتشدید رانگذر وجاے گذشتن معنے ترکیبی نثر ایدرویش جز شجرہ دار فناکی کہ الف سے ہی اور یہ الف ایک ایسا نہال ہی جو برگ وبار راحت سے محفوظ ہے چنانچہ ظاہر کہ الف نقطے اور اعراب نہین رکھتا اور حروف کے یہی برگ وبار ہین اور شاخین اس شجرہ فناکی فن و فسون اور بار اسکا ایک دار ہی عذاب ذلت وخواری سے اور دار آخرت بہتر ہی واسطے اُن لوگون کے جو پرہیزگار ہین معنے ترکیبی قطعہ جو مطلع ملاء باقی کا تجکو ملاقی نہین ہی یعنے جو لوگ کہ شریف اور بزرگ عالم باقی کے ہین اُنکا دروازہ تیرے سامنے کشادہ نہین اس سبب سے یہ قرارگاہ فانی دنیا کا تیرے نزدیک ازبس بزرگ و عزیز ہی اور ممر اور رہ گذر اور جسنے عین مہر علوم سے لوم جہان کو دیکھا یعنے جسپر آفتاب علوم کا جسمین مذمت اس جہان کی لکھی ہی چمکا اور اس آنکھ سے اُسنے اس جہان کو دیکھا اُسکے سامنے بنا خاکی اسکے سواے کینہ کی نہوئی یعنے اُسنے اسکی بنا سے ہمیشہ کینہ ہی رکھا کبھی محبت نکی معنے معماے نثر دار فناکی اصل الف کا ہونا ظاہر اور فن کہ بمعنی شاخ کے ہی وہ بھی موجود اور بار اسکا دار مذلت وہون اور موافق اشارہ دار الاخرۃ خیر کے یعنے آخرت خیر ہی یہ کہ خیر صیغہ تفضیل کا ہی اصل اسکی اخیر اور اشارہ یتقون کے بموجب کہ یبتے ہی اخیر کی یے کو تے سے بدل کرکے قلب مکانی کیا جائیگا آخرت ہوگا اور ممدودہ مقصورہ معما مین واحد ہین معنے معماے قطعہ لفظ ملا کو قی کا ملاقی کرنے سے ملاقی ہوتا ہی جیساکہ ایما باقی کا ہی اور جب لوم کو عین کے ساتھ دیکھا جائیگا

علوم ہوگا جب خانہ کی خاکی ہوگی اور بنا اسکی جو نہ ہی اسپر کی آئیگا کینہ ہو جائیگا جیسے کہنا
خانہ خاکیش سے ایاہی محسنات کلام دار کی لفظ مین ایہام ہی کہ معنی درخت کے بھی ہی
اصل شجرہ دار فنا از الف کیسا بدیع ہی کہ لفظ اصل مین بھی الف ہی اور اصل فنا کی بھی الف
ایسے ہی فتن اور فن و فسون اور بار دار یعنی درخت باہم مناسب سوا اسکے اور مناسبات
و مراعات فتامل الاختلاف اصل کتاب اور ایک اور متن مین دوسرا مصرعہ یون لکھا ہی ع
مقر فانی دنیا ترا ممیر نمود + اور مین نے مقر کو مفر اور ممیر کو ممر لکھا تا موافق اشارہ مفر فانی کے
یعنے مفر فا نہین ہی ممر ہو جاے اور فا کی جگہ دوسرا میم آجاے اور ممیر لغت مین نہین
اب معنی ترکیبی اور معمائی سے مطابق کرکے غلط صحیح دریافت کرلین اپنے ذہن سلیم کو کام فرمائین نہ
کاتب کی کتابت غلط پر کاربند ہون۔
نکتہ ایدرویش ہرکہ دار فنا را زیر و زبر ساز دلذت انفراد بداند و ہرکہ در دنیا با قل کفاف
بساند عاقبت دلش از لقاے خدا بنا زد قطعہ زفن بگذر د چون الف باش یکتا + کہ این ست
دررہ علامت فنا را + بہ پرکار لا کرد قاف وجودت + خطے کش کہ از حق بیابے لقارا + اللغات
انفراد تنہا ہونا لقا بکسر یعنے دیدار فن بالفتح و تشدید نون ہنر و داؤ سے معنے ترکیبی نثر
ایدرویش جو کوئی دار فنا کو زیر زبر اور لوٹ پوٹ کریگا یعنے اسکو لگاڑ کے مجرد اور بے تعلق
ہوگا وہ لذت انفراد کی جانیگا اور جو کوئی دنیا کے اقل کفاف پر قناعت کرے گا آخر دل
اسکا لقاے الٰہی سے فاخر اور نازان ہوگا معنے ترکیبی قطعہ مصرع کہتے ہین داؤ پیچ
تو چھوڑ دے اور فن فریب سے علیحدہ ہوکے الف کیطرح یکتا ہو جا کہ راہ فنا کی علامت
یہی ہی اور پرکار لا سے گرد اپنے قاف وجود کے ایک خط کھینچ تو حق سے لقا تجکو حاصل ہووے
لا کی تشبیہ پرکار سے کیا ہی خوب ہی اور نیز یہ مطلب بھی ہی کہ فقرا ذکر کے وقت اپنے قلب
سے حروف لا کو کھینچ کر اور گرد اپنے کھینچتے ہوے لا کے ایک حلقہ سا گرد اپنے نفی کا بنالیتے ہین
اور آپکو اور جملہ عالم کو نیست و منفی سمجھ لیتے ہین اور پھر الا اللہ کے ساتھ ضرب قلب پر
لگا کے اثبات ذات پاک خداے تعالیٰ کا کرتے ہین اسیطرح پرکار کی طرح گھومتے ہین اور
نفی غیر کی اور اثبات حق کا کرتے ہین معنے معماے نثر دار فنا کو زیر زبر کرنے سے

انفراد ہوتا ہی اور اقل کا قلب لقا معنے معمائے قطعہ فنا سے جب فن چھوڑ دیا جائیگا الف رہیگا جو یکتا ہی اور گرد حرف قاف کے جو خط لا سے کھینچین گے لقا حاصل ہوگا محسنات کلام زیر و زبر کیسا خوب ہی لوٹ پوٹ کرنا بھی اور زیر و زبر مکان ہی بناتے ہین اور سوا اسکے الاختلاف شارح نے جانے یہ کیا لکھدیا کہ دل و قلب کلمہ اقل قاف سست انتہی یہ تو معما ہی پورا ہی جسکا قلب لقا ہی جیسا کہ تحریر ہوا۔

نکتہ ایدرویش از الف ازل تا دال ابد نشان درد دل ست و بر چہرہ دنیا و آخرت گرد این درد ظاہر و حاصل حضور دل خود را از دست مدہ کہ علت نمائے ازل و ابد حروف دل تست مثنوی نقدی ز دل تو اے مکرم + بر دامن عالم ست و آدم + و ز تار تراب و نون گردون + مقصود تن تو بود مضمون + از دال معاد و میم مبدا + حاصل دم آدم ست پیدا + از اول و آخر آدمی وار + بگذر نفسے و دم نگہدار + اللغات ازل بفتحتین وہ زمانہ جسکی ابتدا نہین ہی آبد بفتحتین وہ زمانہ جسکی انتہا نہین اور ہمیشہ علت غائی مراد اس امر سے جو مقصود کسی کام کرنے سے اور سبب بدینوجہ کہ اس سے مقصود کیطرف توسل کرتے ہین اور یہ چار قسم ہی یا تو سبب مسبب مین داخل ہی یا خارج اگر داخل بقوت ہی اسکو علت مادی کہتے ہین جیسے چوب یا سریر اور اگر داخل ہو بالفعل اسکو علت صوری جیسے صورت تخت کی اور اگر خارج ہو اور سبب موجد ہی اسکو فاعلی جیسے نجار و اگر ایجاد کسی کے واسطے ہی علت غائی جیسے جلوس تخت الس علت غائی ظہور مین سب سے موخر ہی لیکن ذہن و تعقل مین سب سے مقدم ہی نقد بالفتح کھرا کرنا درم و دینار کا اور دینا اور زر و سیم مسکوک مجازا دل و ذات و فی الحال و پسر مضمون درمیان کیا ہوا ماخوذ ضمن بالکسر سے معنے ترکیبی نثر ایدرویش الف ازل سے جسکی ابتدا نہین دال ابد تک جسکی انتہا نہین نشان درد دل کا ہی یعنے سب درد ہی درد ہی اور دنیا و آخرت کے چہرہ پر گرد اس درد کی ظاہر ہی بس تو اپنے حضور دل کے حاصل کو مت کھو اسواسطے کہ علت غائی جو اصل مقصود سب علتون مین ہی وہ حروف تیرے ہی دل کے ہین بس تو اپنے دل کو ہر وقت حضور

حق مین حاضر رکھنہ معلومات کی طرف اسواسطے کہ جملہ معلول تیرے ہی واسطے ہین اور سب
مین توہی مقصود اصلی ہی **معنے ترکیبی مثنوی** مصرح کہتے ہین کہ ای مخاطب تو آپکو
سمجھتا نہین عین کون ہون تو توبغواے ولقد کرمنا بنی آدم کے وہ مکرم ہی کہ تیرے
خزانہ دل سے ذراسا نقد دامن عالم اور آدم پر پڑا ہی جنکی ماہیت وحقیقت کوئی
پا نہین سکتا ع کہ کس نکشود ونکشاید بحکمت این معمارا + خیال تو کرتا ہے تراب سے یعنے
روے خاک سے نون گردون تک جو منتہا گردون کی ہی سارے مخلوق تیرے ہی تن اور ذات
کے واسطے ہی اصل مقصود انکی خلقت سے توہی تھا کہ انمین چھپا ہوا تھا مثل مضمون سے
الفاظ مین اور دال معاد سے میم مبدا تک جو ابتدا و انتہا ہی دم آدم ہی کا ظاہر ظہور حاصل
اور مقصود ہی جو توہی ہی بس تجکو لازم کہ تو اپنی ابتدا و انتہا کا غور وخیال کرکے دم بھر تو ادھر
متوجہ ہو اور اپنے دم کا خیال رکھ بیکار وضایع نہونے دے کہ آدمیت کی یہی بات ہی **معنے**
معماے مثنوی اول ازل کا الف اور آخر ابد کا دال جسکا مجموع اد ہی اور قلب اد کا دا بمعنی درد چہرہ دنیا کا دال
اور آخرت کا الف جسکا مجموعہ ہی دا بمعنی درد ابد کی غایت دال اور ازل کی حد لام جس کی ترکیب سے
دل حاصل ہوتا ہی **معنے معماے مثنوی** یک نقد یا ایک حرف مکرم سے ہی کہ میم ہی جو دامن
عالم و آدم پر موجود تاے تراب و نون گردون سے تن حاصل ہوتا ہی اور دال معاد اور میم مبدا سے
دم لفظ آدمی کا اول الف آخر یا ہی جب انسے درگذر کرینگے دم رہیگا **محسنات کلام** ازل اور
ابد اور دنیا و آخرۃ اور تراب و گردون اور معاد و مبدا تفنس دم اور انکے سوا سب مراعات
و مناسبات ہین اور قابل لحاظ **الاختلاف** متن مطبوعہ مین عالم کو عام غلط لکھا ہی۔
نکتہ ابدر ویش بہشت را کہ پایانش ست و تفرقہ بود چون پا از وے درکشی بہ بود وجیم را
کہ درمیانش حی یعنے جمعیت باشد اگر پیرامون او کردی جم یعنے آسایش بینی **قطعہ** بہشتے
کہ در آخرش شست بود + بہت راہ باشد سراپاے او + جہنم کہ درگردش آسایش ست +
کشا منہج دل زاجزاے او + **اللغات** شت پریشانی تفرقہ جدائی پا درکشیدن پیچھے کو ہٹنا
منہج بالفتح راہ **معنے ترکیبی نثر** بہشت سے مقصود جنت ہی نہین ہی بلکہ دنیا کے آرام و آسایش
کی چیزین ایسے ہی جحیم سے مکروہات دنیوی بس مصرح کہتے ہین ابدر ویش بہشت سے

جسکا پایان شت و تفرقہ ہی قدم ہٹالے تو بہتر و بہ ہی اورجحیم سے کہ اسکے درمیان مین حی ہی
یعنے جمعیت اگراسکے آس پاس پھریگا تو آسایش دیکھیگا اور ظاہر ہی بہت سے حرص آرام
وآسایش دنیا کی پریشانی وجدائی مین ڈالتی ہی مارا مارا پھرتا ہی اور قناعت مین جو بقدر
پسند کے ہو اختیار کرکے بخاطر جمع بیٹھا رہتا ہی اور اسکے سبب سے جو مکروہات تنگی اور تنگ عیشی
کے پیش آتے ہین گوارا کرتا ہی اور خوش رہتا ہی چنانچہ حفت الجنۃ بالمکارہ اسی سے
مقصود ہی معنے ترکیبی قطعہ جس بہشت کے کہ آخر مین شت ہی وہ ایک بت ہی سراپا
کہ تیری راہ مارتا ہی اور راہ سے بیراہ کرتا ہی اور جہنم کہ گرد اسکے جم یعنے آسایش ہی آہستگی
اجزا سے اپنی منہج وراہ دل کو کھول اور اسی راہ پر چل کہ بہشت اسی مین ہی اسواسطے
کہ آخر آسایش ہی تو بہشت ہی معنے معماے نثر بہشت کا سر بہ ہی اور پانون شت
جب پانون اس سے نکال لینگے بہ رہیگا جحیم کے آس پاس سے جم حاصل ہوتا ہی اور
درمیان مین حی ہی معنے معماے قطعہ بہشت کا سراپا بت ہی اور جہنم کا قلب منہج
محسنات کلام پایانش درمیانش آسایش کیسے الفاظ ہموزن ہین پایان مین بھی پا
موجود پایان و درمیان متضاد جمعیت وحی مرادف اور علاوہ ازین الاختلاف
متن مطبوعہ مین شت کی جگہ شب دونون ٹھکانے اجزا کے بجاے اجرا غلط ہی۔

حکایت صاحبدلے را پرسیدند کہ نظیر بہشت نضیر از عالم کبیر در عالم صغیر کہ انسان ست
چیست گفت دل کامل درویشان ست کہ از بہشت نشان ست بلکہ ایوان بہشت گوشۂ
از قلب ایشان دریاب کہ چون جحیم در جنا نرا بہ کلید ہدایت مفتوح کنی جنان شود کہ دل ست
و چون جحیم گوشہ جنان را بکسر ریاضت گوشمال دہی جنان شود کہ بہشتہاے با فضا ست
قطعہ دل عارف چہ گر پریشان ست + ارفع از جنت وکشادہ تر ست + لاجرم شرفہ
جنان زیر ست + وز شرف گوشہ جنان زبر ست + **اللغات** نضیر تازہ و آبدار و بمعنی زر
عالم کبیر تمامی جہان عالم صغیر جسم انسان و انسان اسواسطے کہ جو کچھ عالم کبیر مین موجود ہی
نظیر اسکا انسان اور جسم انسان مین بھی موجود چنانچہ روح پادشاہ عقل وزیر و حسد و بغض
و قہر و رحم اور حیا و علم نیک و بد لوگ ملک کے دماغ آسمان اور چشم و گوش و منخرین اور دہان

سبعہ سیارے استخوان کوہ مونبات رگین نہرین آن رفع بلند تر جنان بکسر جنت و بفتح دل معنے ترکیبی نثر ایک صاحبدل سے پوچھا کہ نظیر بہشت نفیر کا عالم صغیر مین کہ انسان ہی ہی کیا ہی کہا دل کامل درویشون کا کہ نشان بہشت کا ہی بلکہ سارا ایوان بہشت کا ایک گوشہ انکے قلب کا ہی جو کیفیت کہ اس ایک گوشہ مین ہی وہ سارے بہشت مین نہین ہی دیکھ تو جب جیم در جنان کو کلید ہدایت سے مفتوح کریگا جنان ہو گا کہ دل ہی اور جو کسر ریاضت سے گوشمالی دیگا جنان ہوگا جو بہشت با فضا ہی معنے ترکیبی قطعہ دل عارف کا درانحالیکہ پریشان ہی تو کیا ہی اور کیسا ہی بلند تر اور کشادہ تر جنت سے ہی اور جمعیت مین جانے کیا کچھ ہی اسی سبب سے دیکھ تو شرفہ جنت کو کہ جنان ہی زیر ہی اور شرف سے گوشہ جنان کا کہ دل ہی زبر ہی معنے معماے نثر نظیر نفیر تصحیف لفظ جنان اگر بفتح جیم کے ہو گا دل ہی اور بکسر جیم جنت دونون تجنیس تام معنے معماے قطعہ عارف پریشان ارفع ہی شرفہ شرف تجنیس زائد باقی وہی جنان مفتوح دل اور جنان مکسور جنت محسنات کلام نظیر نفیر صغیر ہموزن درویشان نشان ایشان سب مین کلمہ شان بکسر ریاضت اس سبب سے کہ کسر بمعنی شکستن کے ہی اور شکستگی ریاضت کو لازم علی ہذا مفتوح الاختلاف متن مطبوعہ مین بافضا کی جگہ بافضا محل اور ارفع کے بجاے رفع غلط ہی۔

فصل فی النصیحۃ

نکتہ ایدرویش سر تسلیم بر قدم نہ تا سلیمت داننگ گردن مناہی بزن تا در سر منازل ماہی شوی تاج کبر از سر بنہ تا بر و احسان الٰہی یابی دیدہ از اعمال خود بردار تا بآمال نا متناہی رسی چشم رعایت از کسے مدار تا رایت بلند یابی دندان مسالت از غیر بر کن تا مالت از غیب برسد روی فاجر مبین تا اجر یابی دہان در محامد خلق مکشای تا حامد حق باشی سینہ ملک بہ تیغ وقت بہ شگاف تا مالک شوی دل از مصالح دنیوی بردار تا مصلح شوی پہلو از جہال تہی کن تا با جل عقل ہم پہلو شوی پشت از خلق باز گیر تا خلوت حبیب حق گردی قدم ریاضت بردار تا بریاض رضوان برسی کمیت ترکتازی راپے کن

تا کمی میدان فراست گردی پا دسر ما دمن را درہم شکن تا ہمام سپاہ ہمت شوی گوشۂ عزلت مگذار تا زلت نہ بینی جامہ مفاخرت بیرون کن تا خلعت فاخر تصوف یابی جیب تمرد پارہ ساز تا مرد گردی سر تواضع بر قدم ہمگنان دار کہ تقدم آنست تاج ترک بر سر صدر ریاست نہ کہ تصدر را این نشانہ است **معنے ترکیبی و معمائی مع معنے لغات** اس نکتہ کے آخر کوئی نظم نہین ہی اور معنے بھی اسکے ترکیبی معمائی اکٹھے لکھون اور اسی مین معنے ضروری لغات کے مصور کرتے ہین اے درویش سر تسلیم کا جوتا ہی سب کے قدم پر رکھو تو سلیم تجکو جانین اور تسلیم کی تا سلیم کے قدم پر آنے سے کہ میم ہی سلیمت ہوتا ہی تسلیم کے معنے اطاعت و انقیاد مناہی کی گردن تو اپنے منازل کا ایک ماہ بنے مناہی کی گردن نون ہی جب اسکو گرا دینگے ماہی رہیگا اور تیری منزلین بھی مثل ماہ کے ہین چنانچہ اول منزل قبر دوسری بعد بعث کے میدان حشر اور پھر حساب گاہ اور صراط وغیرہم تاج کبر و غرور کا سر سے اُتار تو بر و احسان پائے کبر کا تاج کاف اسکو اُتار لینے سے بر رہتا ہی جو بمعنی نکوئی و احسان کے ہی دیدہ اپنے اعمال سے اُٹھا لے تو امال بعید کو پہونچے دیدہ اعمال کا عین ہی جب اسکو اُٹھا لینگے امال رہ جائیگا بمعنی اُمیدہا چشم رعایت کی کسی سے مت رکھ تو رایت بلند پائیگا چشم رعایت کی بھی عین ہی جب عین نہ رکھینگے رایت رہیگا رایت بلند ہونا عالی رتبہ ہونا دندان مسالت کہ غیر سے اکھیڑ یعنے سوا خدا کے غیر کے سامنے مت گڑگڑا اور سوال نہ کر کہ غیب سے تجکو مال ملے دندان مسالت کی سین ہی جب یہ دندان نرہینگے مالت رہیگا گویا مال تیرے لیے موجود ہی اور تیرا ہی ہے مسالت سوال کرنا رو فاجر بد کار کا مت دیکھ تو خدا سے اجر پائے فاجر کا منہ فا ہی جب اسکو نہ دیکھینگے اجر رہیگا اجر بدلا اور مزدوری دہان محامد یعنے مخلوق کی تعریفون مین دہن مت کھول تو حامد حق کا ہوئے دہن محامد کا میم ہی جب میم نہوگا حامد رہیگا محامد تعریفین حامد تعریف کرنے والا سینہ ملک کا تیغ وقت سے کہ الوقت سیف فرمایا ہی پھاڑ تو مالک بنجائے ملک کا سینہ لام ہی جب اسکے اور میم کے درمیان مین تیغ الف کی لائینگے مالک ہوجائیگا دل دنیا کے مصلح سے اُٹھا لے تو تو خود مصلح ہوجائیگا دل مصالح کا الف ہی اسکو اُٹھا لینے سے مصلح ہوتا ہی بمعنی اصلاح کنندہ پہلو جہال سے خالی کر یعنے انکے

توجل عقل کا ہم پہلو ہوگا پہلو جہال کا ہا ہی جب اس سے پہلو تہی کرینگے جل رہیگا جو معرب
گل کا ہی یعنے گل یاسمین وگل سُرخ وجا جہا و پوششہا پشت خلق سے پھیر لے توخل وجبیب
حق کا ہوئے پشت خلق کی قاف ہی جب اسکو پھیر لینگے خل رہیگا یعنی دوست قدم ریاضت
کا اٹھا تو ریاض رضوان کو پہونچے معنے ترکیبی کی روسے قدم اُٹھانے سے مقصود تیز رو ہونا
اور معنے معمائی کی روسے گرانا تا ریاضت کی جو اسکا قدم ہی جب نرہیگی ریاض رہ جائیگا
ریاض جمع روضہ کمیت ترکتازی کے کونچین مار یعنے ظلم و غارت مت کر تو کمی سب یعنے دلاور
میدان فراست کا ہوئے کمیت جب بے پے ہوگا کہ وہ تے ہی کمی رہیگا فراست بفتح گھوڑون
کے معاملہ اور پہچاننے مین ہوشیار ہونا بس ایہام ہی برعایت لفظ کمیت کے پا و سر لفظ
من و ما کا درہم توڑ تو ہمام و سردار سپاہ ہمت کا ہوئے پا لفظ من کا نون ہی اور سر لفظ ما کا میم
جب اس پا و سر کو لفظ ہم مین توڑ دینگے ہمام ہوگا جیساکہ اشارہ درہم شکن کا ہی ہمام یعنی
سردار گوشہ عزلت کومت چھوڑ تو زلت نہ یکھے زلت کے معنے ڈگ جانا گوشہ عزلت کا عین
ہی اگر اسکو چھوڑ دیگا زلت رہیگا جامہ مفاخرت کا اُتار تو خلعت فاخر لقوف کا پائے مفاخرت
کا اول آخر مت ہی بیچ مین فاخر معلوم ہوتا ہی کہ مت یعنی کسی جامہ کے ہی جیب تمرد و
سرکشی کے ٹکڑے کرتا فرد ہوئے جیب تمرد کی تا ہی جب پارہ ہوجائیگی مرد رہیگا سر
تواضع کا سب کے قدم پر رکھ کہ تقدم یہی ہی تواضع کا سر تا ہی قدم پر آنے سے تقدم ہوگا تقدم
کے معنے پیش ہونا تاج ترک کا سر پر صدر ریاست کے رکھ یعنے ریاست مین جو بالاسے بالا
شئی ہی اسکو ترک کر کہ تصدر کا نشان یہی ہی تاج ترک کا تا ہی صدر کے سر پر رکھنے سے تصدر
ہوتا ہی تصدر پیشگاہ مین بیٹھنا جیساکہ معمول امرا و سلاطین کا ہی **الاختلاف** متن
مطبوعہ مین بجائے ما ہی نا ہی اور بجائے حبیب جیب اور ملگذار کو نگذار غلط لکھا ہی۔
نکتہ اے درویش دستار لام الف لاف از سر بیند از کہ علامت شرف یابی شیرازہ
الف و دال اتواطراف صفحہ نسخہ اعتقاد سقیم بکشائے کہ درجریدہ عنقا ثبت گردی پای
توسن نفس را بعین اربعین عبادت منعل دار تاچشم بر کرا یعنے خواب غفلت
تشتق جیم جہاد بر مرہ یعنے قوت نفس سنگین دل زن کہ جمرہ شوق حق افروختہ گردد

حماق میم والف ما ومن از گردن حماقت بنہ تا حقت قوت و نصرت بخشد باسترہ صاد مصلح
سر جفا تراش کہ صفای قلندری از روے پاکے یابی بہ چوگان لام حال کوی سموات میم
مدور رابربا ے تا سلوات میدان توحید بینی موزہ طاعی طلب از پاے اختلاط نا کسان
بیرون کن اگر اختلاز روضہ جنان از جنّان میجوئی بناے عین فم الثعبان انتفاع کنج دنیا از پاد افگن
اگر انتفاع خرابی بقاع دین میطلبی گرہ ہای ہمیان ہمت از سر ہبت بکشاے تا نامت
میان خلق ظاہر شود نہال دندان سین فسحت امل بہ تیر لا بر کن تا فلاحت تخم حسن عمل حاصل کنی
اللغات علامت شرف کی فا ہی سقیم بیمار کراع بالضم گروہ اسپان اربعین چلہ منعل نعل کردہ
کرا بفتحتین آغاز خواب کردن مرہ بالکسر صفرا و قوت وکمال عقل جمرہ بالفتح اخگر و آتش
حماق بالضم و بالفتح وہ آبلے کہ آدمی کے بدن پر نکل آتے ہین پا کی معروف واسترہ سلوت
بالفتح خرسندی و تسلی توحید ایک کرنا اور خداے عزوجل کو ایک جاننا اختلاط آمیختن اور شوریدہ
اور تباہ ہونا جنان بکسر جنت حنان بفتح و تشدید نون بخشایندہ و آرزو کنندہ کسی چیز کا اور
نام خداے تعالے فم بفتح و تخفیف و تشدید میم دہن سہ حرکت نیز دہن ثعبان بالضم اژدہا و فم آبہاے
بیابان انتفا نیست ہونا ہبت بکسر ہا و فتح با بخشیدن فلاحت نکوئی و کشتکاری معنے
ترکیبی نشر دستار لام الف کی جو لاف کے سر پر بندھی ہی گرادے تو علامت شرف کی
پا لئے شیرازہ الف ودال کا اطراف صفحہ نسخہ اعتقاد سقیم سے کھول تا تو دفتر عنقا مین لکھا جاے
یعنے سب کہین کہ ایسے آدمی عنقا ہین پانون کراع توسن سرکش نفس کا عین اربعین
یعنے چلون عبادت سے نعل دار کر تو چشم کرا یعنے خواب غفلت پر باندھے جیسے کہ عامل لوگ
افسون پڑھکے خواب کسی کے باندھتے ہین چقماق جیم جہاد کی مرہ یعنے قوت نفس سنگین دل
پر لگا تا جمرہ شوق حق کا افروختہ ہوئے یعنے شوق حق کا تیرے دل مین پیدا ہوے حماق میم
والف ما ومن کا گردن حماقت سے الگ کر تو حق تجکو قوت و نصرت بخشے یہ پھوڑا تیرے گردن کا ہی
ما ومن نہین ہی استرہ صاد مصلح سے سر جفا کا تراش کہ صفا قلندری روے پاکی سے پالئے پاکی
کے معنے استرہ کے بھی ہین اور قلندر چار ابرو کا صفایا ہی کرتے ہین چوگان لام حال سے کہ
کج بصورت چوگان کے ہی گیند مدور سموات کو جو بصورت میم کے ہی لیجا تو سلوات یعنے خرسندی

ونسلی میدان توحید کی دیکھی جسکے سامنے یہ سموات کیا چیز ہین موزہ طاے طلب کا پانون اختلاط
ناکسون سے نکال ڈال اگر جنان سے اختلا روضہ جنان کا طالب ہی بناعین فم الثعبان یعنے
دہن اژدہا انتفاع کا رخ دنیا کو گرا دے اگر چاہتا ہی کہ خرابی ورا انتفا بقاے دین کی ہونے پائے
گرہ ہی ہمت کے سرہمیان بخشش سے کھول تو نام تیرا میان خلق نفا ہر ہو اور نہال دندان سین
فسحت امل کا تیر لا سے ٹکیڑ تو فلاحت ای نکوئی تخم حسن عمل کی تجکو حاصل ہو تیر یہان قوت
اور قدرت کے معنے مین ہی اور لا سے لا الہ الا اللہ اور نیز اس بات سے بھی اشارہ ہی کہ تشہد
کے وقت انگشت شہادت اٹھاتے ہین کہ تیر دیدۂ شیطان کو ہوتی ہی معنے معماے نثر
لاف کے سر سے جو دستار لا کی گرا دینگے ف علامت شرف کی رہجائیگی شیرازہ کتاب کا دو طرف
ہوتا ہی اعتقاد کے بھی ایک طرف الف ایک طرف دال ہی جب یہ شیرازہ کھول دینگے
بصورت عنقا کے رہیگا لفظ کرا کو جو عین سے منعل کرینگے کراع ہوگا لفظ مرہ پر جیم آنے سے
جمرہ ہوتا ہی لفظ حماقت سے جب لفظ ما الگ کیا جائیگا حقت رہیگا یتاے خطاب کلمہ جفا کو
اگر صاد صلح سے تراشین گے صفا حاصل ہوگا سموات کے میم کو جو بصورت گیند کے ہی
چوگان لام سے لیجائینگے سلوات ہو جائیگا اختلاط کی طا نکال ڈالنے سے اختلا رہتا ہی جنان
جنان تصحیف انتفاع کی عین گرانے سے انتفا رہتا ہی لفظ ہمیان مین ہے موجود ہی یعنے
اول مین ہا پھر میم بعد میم کے یا جسکا مجموع ہی ہوا باقی ماندہ کے قلب سے نام ہاتھ
آتا ہی فسحت کے دندان سین جو لا سے توڑے جائینگے فلاحت ہوگا محسنات کلام
لام الف لاف کا لا ایسی ہی صورت رابعین کہ را ماقبل کو بعین کے ملانے سے ہوتی ہی اور
اربعین کیسے خوب الفاظ ہین علی ہذا حماق وحماقت تجنیس زائد پاکی کا لفظ مناسب
استرہ کے موزہ کو طا ٹھہرانا کیسا خوب ہی ہمیان سے ہے کیا ہی خوب نکالی ہی فلاحت
مین ایہام بمعنی نکوئی وکشتکاری اسی رعایت سے لفظ تخم اور حاصل ہے
الاختلاف متن مطبوعہ مین بجاے کراع کراغ اور منعل مشعل اور حماق چماق اور
بنا بہ بنا غلط ہی۔
نکتہ اے درویش دامن دواج تجرید بدست آر تا جید باشی سر از بستر غفلت بردار

تا بت شہوت بر زمین ماند مغز از سر مخالفت بیرون آر تا سر الفت ترا بسروری برساند روی
دل از در خلائق بگردان تا روی وری آن بر تو تجلی کند دم از قدم صدق دور مدار تا دعوی
قدم داری از تو راست آید پشت مطامع بشکن تا معیار آئینہ صفا معائنہ بینی لب از
عین لعب بپرداز و باب چشمہ شریعت تر ساز تا لباب طریقت دریابی پا از میان محبان
بیرون منہ تا اسیر محن نگردی و سنت از لفظ سدید باز مگیر تا سد طریق نہ بینی آستین بہ سر
سراب قیعہ دنیا افشان کہ کمال این ست ارہ مسکنت بکش کہ مکنت و ثبات نہال
اقبال آنست نیزہ خلاف بینداز کہ خلف خلیفہ بحق باشی کمان حنق را قربان ساز کہ لائق
قرب حق شوی دندان توسن نفس بر کن تا دامنگیر تو نگردد یعنے تولا بحق کن پشت تو ہما
بشکن تا ہمہ زیر دست تو شوند یعنے توکل بر خدا کن حلقہ از سر متابعت در گوش نفس کن
تا منفس و عزیز گردی مہر از روی مہر بر جبین روح نہ تا مروح شوی ارہ از سین سکینت
برنای کینت نہ تا نایت ستای سجائی شود پردہ از دال درایت بر روے ریا نہ تا رایت
دریاے عرفان شود **اللغات** دواج بالضم بالاپوش و بتشدید واو نیز تجرید برہنہ کرنا
زمین کا گیاہ سے اور تلوار میان سے کھینچنا اور آراستہ کرنا درخت کا اور پوست نکالنا
جنید بالفتح و تشدید یاے مکسورہ نیکو و سرہ مطامع جمع مطمع جاے طمع لباب بالضم خالص
ہر چیز محن بکسر میم و فتح حا جمع محنت سدید راست و درست و محکم و استوار سد بالفتح و تشدید
دال مانع و حائل ید دست سراب بفتحتین دھوکا قیعہ بیابان کم آستین آل سراب مسکنت
خواری مکنت بضم میم بمعنی قدرت و توانگری بالفتح خطا خلاف بکسر جھگڑا و مخالفت خلف بفتحتین
فرزند صالح حنق بفتحتین خشم و خشم گرفتن تولا بفتح اول و ثانی و لام مشدد محبت و امید
برگشتن مروح بالفتح شادمان رایت ای راے تو درایت بکسر دانستن **معنے ترکیبی نثر**
اے درویش دامن دراج یعنے لباس تجرید کا ہاتھ مین لا تو جید ہوئے سر بستر غفلت سے
اٹھالے تو بت شہوت کا زمین پر رہ جاے مغز سر مخالفت سے نکال تو سر الفت تجکو سروری
کو پہونچائے روے دل کو در خلائق سے پھیر تو وری اسکی جو فربھی ہی مراد خوبی سے تجھپر جلوہ
کرے دم قدم صدق سے دور مت رکھ صادق بنا رہ تو دعوی تیرے قدم داری کا راست عدد

ٹھہرے پشت مطامع کی توڑ تو معیار آئینہ صفا کی دیکھے لب عین لعب سے خالی کرا ور آب
چشمہ شریعت سے ترکر تو لباب طریقت پائے پانون درمیان محبان دلی سے مت نکال تو اسیر
محن کا نہوئے ہاتھ لفظ سدید سے مت لوٹا تو سد طریق سامنے آئے یعنے محکم استوار کا رسے
ہاتھ مین ہاتھ دے کہ وہ مرشد راہبر ہی تا سد راہ و مانع سے تجکو بچائے رہے آستین سر سراب
قیعہ دنیا پر جھاڑ یعنے اس دنیا کو جو ایک دھوکا ہی کہ ہی کچھ اور نظر آتی ہی کچھ اور در اصل کچھ نہین
ترک کر کہ یہی کمال ہی ارہ مسکنت کا کھینچ کہ مکنت اور ثبات نہال اقبال کی یہی ہی جھنڈا خلاف
کا گرا دے تا خلاف خلیفہ بحق کا ہوئے کمان حنق کو قربان کر کہ لائق قرب حق کے ہوئے یعنے
خشم غضب سے باز آ کہ اس سے قرب حق حاصل ہو دندان توسن نفس کے اکھیڑ تو تیرا
دامن گیر نہو یعنے خدا سے محبت کر پشت جملہ توہمات کی توڑ تو سب تیرے زیر دست ہوئین
یعنے خدا پر توکل کر اور یہ توہم چھوڑ دے کہ اس سے نفع ہوگا اس سے فائدہ پہونچیگا حلقہ سر
متابعت سے نفس کے کان مین ڈال تو متنفس اور عزیز ہو یعنے نفس کو اپنا مطیع کر نہ آپ
اسکا مطیع ہو جائے مہر روے مہر و محبت سے روح کی پیشانی پر لگا تو مروح اور شادمان ہوئے
ارہ سین سکینت کا نائے کینت پر رکھ تو نائے تیری سنائے سبحانی ہو جاے ای روشنی سبحانی
پردہ دال درایت کا روے ریا پر رکھ تو راے تیری ہدیا عرفان کی ہو جاے معنے معمائے
نثر دامن لفظ دواج کا حرف جیم ہی اور دست مرادف ید جب ید دواج کے دامن کو پکڑیگا
جید ہوگا بستر سے جو لفظ سر کا کہ بستر مین موجود ہی اٹھا لیا جائیگا بت رہ جائیگا لفظ مخالفت
کا سر مخ ہی بمعنی مغز جب اسکو نکال ڈالینگے بس الفت باقی رہیگا روی کا مقلوب وری ہی
جسکے معنے فربہی ہین اور خوبی لفظ قدم کا قدم دم ہی جب معیار کی مع یار آئینہ کی ہوگی معائنہ
حاصل ہوگا لعب کو جو عین سے خالی کرینگے لب رہیگا اور لب کو آب شریعت سے ترکرینگے
لباب ہوگا پا محبان مین با ہی جب محبان سے یہ پا نکال لینگے محن ہوگا سدید مین ید مرادف دست
پس ید کھینچ لینے سے سد رہیگا آستین کا مرادف کم اور سر دنیا کا دال جب آستین
سر دنیا پر جھاڑینگے دال جاتا رہیگا ال رہیگا پھر کم دال ملکے کمال ہو جائیگا سکنت مین
ارہ سین ہی جب سین کھینچ لیا جائیگا مکنت ہو جائیگا خلاف مین نیزہ الف ہی جب اسکو

خلف رہیگا نون حنق کا کمان ہی اسکو قربان یعنے دور کرنے سے حق رہتا ہی کلمہ توسن مین لفظ
سن بمعنی دندان کہ دامن تومین واقع ہوا جب اسکو توڑ دینگے تو باقی رہیگا اور اس تو کو موافق
اشارہ تو نگردد کے یعنے تو نہ ہوجاے اور نہ حرف نفی جس سے مراد لا ہی جب یہ لا تو باقی ماندہ
توسن سے ملحق ہوگا تو لا ہوگا پشت تو ہما کی الف ہی جب اسکو توڑ دینگے تو ہمہ رہیگا جو عبارت
مین موجود ہی اور تو ہمہ بضمیر خطاب و ہمہ حرف سود مرادف توکل جو بصورت توکل ہی جسکو
کہا ہی توکل برخدا کن توکل ہوجائیگا متابعت کا سر میم ہی بصورت حلقہ بس نفس کے کا نین
ڈالنے سے منفس ہوجائیگا یعنے عزیز مہر بوے مہر کی حسب صورت میم ہی جب جبین روح پے
رکھینگے مروح ہوگی بمعنی شادمان مہر مہر تجنیس لفظ نا پر جب سین رکھا جائیگا سنا ہوگا روسے
ریا پر جب دال درایت کا پردہ رکھینگے دریا ہوگا **محسنات کلام** تجرید مین بھی یہ موجود ہے
ایسے ہی بستر مین برمغز اور سرا اور سروری باہم مناسب شریعت مین ایہام ہی کہ بمعنی
بوسے بزرگ کے بھی ہی خلاف اور خلف اور خلیفہ بحق مین کیسی بلاغت ہی کہ خلیفہ بحق مین
درمیان روافض اور نواصب اور اہل سنت کے خلاف بھی ہی اسیواسطے لفظ خلاف
اور خلیفہ بحق ایراد فرمایا ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے جید چند اور سروری
سردی اور وری وراے اور سکینت سکنت اور ثابت نابت اور سناے ثناے غلط لکھا ہی
اور دعوی قدم داری کے بعد از تو راست آید یہ عبارت بھی متن مین نہین ہی —
نکتہ ایدرویش دراری دراشک را دریا ساز کہ از یاری باری گوہر باری ابرو یعنی
عین عناصر را بنور روحانیت بینا گردان کہ بینندہ عصر گردی بنیش جنان را پیدا کن کہ
دانش عرفان رسی ناز آز را زائل کن تا نائل فضائل جاودان یابی مخازی خلق را
مخفی کن کہ درازی عمرت آشکار گردد بناے قوی شہوتے را ویران کن تا جوار کعبہ حقیقی
قرآن یعنی ابنیہ دنیوی را بنیاد کن تا از آیت عمارت اخروی نشان یابی مجاز عقل
را مجنون عشق کن تا در ناز و نعیم حقیقت رسی ترسا نندہ دہم را رسواے بلا ساز تا لوا ندہ
دعوی محبت شوی بناے محا با را با نفس محکم کن تا ابا نماید عین خرد را بخود بینی خورم مکن
تا رمدنہ بیند مخیم عشاق را خانہ ساز کہ این مقام ملائم بزرگانست از کوی جاہ جوی گوشہ گیر

کہ منصب شہی اینست **مثنوی** فقر جوی کوہ غم بر دل کمار + پس ببین فرشہی از ہر کنار +
ترک جوے در تک بحر فنا + ہیچو رے کن نقطہ ہستی رہا + توبہ خواہی توبہی کن درخصال +
صورت توبہ توبہ دان در مثال + صبر جوی چشم بر احسان رب + روی سازو آرزو در طلب +
گر توکل بایدت توکل حال + با حق افگن جوے این صورت کمال + ور رجا داری امید اندر
بلا + اجر دل دان فیض دیدار خدا + خوف خواہی از جلال ذوالجلال + خو طلب با فای فرقت
در وصال + شوق خواہی شق کن ائ غم سینہ را + پس ببین زو باب وحدت دل کشا +
صدق جوی صد کہ در تفصیل بود + ہیچو قاف اور دز اجمال از وجود + عشق جوی حاجی آسا بیقرار +
در طلب بر شق النفس چشم دار + عقل خواہی چشم نہ بر امر قل + تا بر دفیض از ضمیرت عقل کل +
علم جوے نفی علمت از الیقین + عین بین بر حرف نفی از علم دین + وقت خواہی تقوی دل بیکران +
جوی تا وقت توگردد خوش ازان + حال جوی چون الف بگذر زخم + تا نشوے در حل مشکلہا علم +
بسط خواہی چون بط از بحر خطر + جہر سلوت بر دل آور بر گذر + فیض جوی محو سا از ضیق دل +
نقطہ لوح وجود آب وگل + قرب جوی ہیچو عنقا در طلب + در پس قاف قناعت جوے رب +
جذبہ خواہی در چہ درد و بلا + قربت ذب جو چو یوسف از خطا + واروت باید زحضرت بر دوام +
چون الف در ورد شبہا جو قیام + سکر خواہی صافی کاس ادب + در سرا در تا زحق یابی طرب +
صحو جوی صحبت از بت دور دار + تا زوجہ وے شود ظرفیت یار + کشف خواہی شین شہوت
را عنان + در کف آور تا شوی زاہل عیان + وجد خواہی وا و وحدت رو نمود + محو کن وا و
دوئی را از وجود + چشم یک بین شق عاشق شد زدوست + دیدہ کو دو ہمی بیند عدوست +

اللغات در آری جمع دری بالضم و بالکسر و تشدید یا کوکب رخشندہ باری پیدا کنندہ از خاک
عصر بہر سہ حرکت و بضمتین آخر روز سرخ ہونے آفتاب تک وگرد و غبار جنان بالفتح جان و دل
عرفان بالکسر شناختن نائل عطا و صواب مخازی جا لہائے رسوائی ماخوذ خزی سے جوار
بالکسر ہمسائگی قران بالکسر نزدیک ہونا کسی چیز کا کسی چیز سے ابنیہ جمع بنا مجاری بفتح
جا ہائے جاری شدن و راہہائے روان شدن مجنون جنون زدہ محا بالضم اول مروت
واعانت وصلح اور چھوڑ دینا رمد بفتحتین درد چشم مخیم بفتح جائے خیمہ زدن بسط بالفتح فراخی

وگستردن سلوت خرسندی وتسلی صحو ہوشیاری اور ہشیار ہونا عیان بکسر دیدن بچشم وجد بالفتح
اندوہگین ہونا و بالکسر تونگر ہونا شق بالفتح وتشدید قاف رخ مین ڈالنا کسی کو اور مشکل ہونا
کام کا معنے ترکیبی نثر ایدرویش دراری در اشک کو دریا بنا یعنے نہایت کثرت سے برسا اور
بہا کہ باری یعنے خدائے تعالی سے یاری ومدد گوہر باری ابرو کی دیکھے یعنے جیسی گریہ وزاری
کریگا ویسی ہی آبرو پائیگا اپنے عناصر کی آنکھ نور روحانیت یعنے باطنی سے روشن وبینا کر بینندہ
عصر کا ہوئے یعنے ہمعصر تیرے تجکو بینندہ جانین بصیرت دلکی پیدا کر کہ علم عرفان کو پہونچے اور خدا کا
پہچاننے والا ہوجاے ناز آز کی زا کو کل کر یعنے کل بنا تب نائل عطاے فضائل کو پائے اور وہ
فضائل جوجا و دان ہین مخازی یعنے جو مہ قعے کہ رسوائی خلق کے ہون اُنکو مخفی کر اور چھپا کہ ڈاڑی
تیری عمر کی تجکو ظاہر ہوا ی حیات طیبہ سرمدی بنا قوی شہوتی کو ویران کر تو ہمسائگی کعبہ حقیقی کا
قران دیکھے اور اس سے نزدیک ہوجاے اور مقربون کے مقام کو پہونچے دنیا کی بنا اُن کی بنیاد
متکر تو آیت عمارت اُخروی سے نشان پائے اور اُنکو فائز ہوے جو مجاز وبے اصل
باتین عقل کی ہین اُنکو عشق کا مجنون بنا تو ناز و نعیم حقیقت کو پہونچے یعنے اُسکی لذت
وخوش عیشی سے محظوظ ہو تیرا وہم تجکو ڈراتا اور مصیبت عشق سے بچاتا ہی تو اسکو بلا
مین ڈال کے خوب رسوا کر تو دعوی محبت مین قوی اور توانا ہوجاے بنا محابا کے نفس سے
محکم ومضبوط کر یعنے مروت وصلح جیسی مصلحتا دشمن سے کر لیتے ہین تا سختی نرمی ہین ابا و انکار
نہ کرنے پائے عین خرد کو خود بینی سے خوش مت کر تا رمد اور درد چشم نہ دیکھے کہ خود بینی ہی رمد
ہوجائیگی جس جگہ کہ عشاق نے اپنا خیمہ کھڑا کیا ہی وہان تو اپنا گھر بنا کہ مناسب بزرگون
کے یہی مقام ہی جاہ جوئی کے کوچہ مین قدم مت رکھ اس سے گوشہ پکڑ کہ منصب شہی یہی ہی
معنے ترکیبی مثنوی اگر طالب فقر کا ہی تو غم کے قاف یعنے پہاڑ دل پر تعینات کر کہ کسیوقت
علیحدہ نہون جیسے متعین لوگ پیچھا نہین چھوڑتے پھر فرشی کو دیکھ کہ تیرے ہی گرد رہیگی
کبھی جدا نہوگی اور اگر طلب ترک دنیا کی ہی تو بحر فنا کے تک وقعر مین رے کیطرح اپنے
نقطہ ہستی کو چھوڑ دے یعنے جیسے کہ رے مین نقطہ نہین ہی تو بھی اپنے نقطہ ہستی کو محو کردے
اور اگر تو یہ چاہتا ہی کہ مجکو مقام توبہ کا روزی ہو جو گناہون کو میٹ دیتی ہی تو بہی وخوبی

اپنی خصلتون مین پیدا کرا ور خوش خصال ہوا سواسطے کہ صورت توبہ کی مثال مین توبہ ہی
دیکھلے اور جو صبر ڈھونڈھتا ہی تو احسان رب پر آنکھ لگائے رہ اور صورت سامان اور
آرزو کی بر مین ڈھونڈھ یعنے نکوئی اور احسان مین اور اگر توکل کا طلبگار ہی تو توکل حال اپنے
خدا پر ڈالدے اور اُسی کے بھروسہ پہ چھوڑ دے اور اسی صورت کو ڈھونڈھ یہی توکل کا کمال ہی
اور اگر صفت رجا کی چاہتا ہی اور اُمید رجا کی رکھتا ہی تو کیسی ہی بلا ہو یہی جانے رہ کہ انجام اسکا
فیض دیدار خدا کا ہی اپنی اُمید سے برگشتہ نہو اور جو خواہان ہی کہ جلال حضرت ذو الجلال سے
خوف کی صفت کے ساتھ موصوف ہون تو اگرچہ وصال مین ہو لیکن خوفاے فرقت کی
ڈھونڈھ یعنے جیسے فرقت مین آہ و نالے کیا کرتا تھا ویسے ہی وصال مین کر کہ مبادا اُسکے
استغناسے جو صفت معشوقون کی ہی محروم نکردیا جاؤن اور اگر اُسکے شوق کا شائق ہی
تو غم سے سینہ کو شق کر اور غم سینہ مین بھر کے بس اُسی شق کو سمجھ لے کہ گویا باب دل کشا
وحدت کا کھل گیا ہی صدق اگر چاہتا ہی تو لفظ صدق کی صفت اختیار کر کہ اسکی اجمال و تفصیل
دونون یکسان ہین یعنے مفصل بھی صد ہی اور مجمل بھی صد کہ وہ قاف ہی صد عدد والا بس
تو بھی اپنی اجمال و تفصیل مین تخلف مت کر جو مجملاً کہے وہی مفصلاً کہہ اور اسی لفظ صدق سے
صفت صدق کی سیکھلے اور اگر مرتبہ عشق کو ڈھونڈھتا ہی تو حاجی کی طرح بے قرار رہ اور
اُسکی جستجو مین شق النفس پر یعنے وہ ایذا و سختیان جنکا تحمل لوگون کو دشوار ہو اُسپر آنکھ لگا
اور منتظر رہ حاجی سے تشبیہ بنظر احتمال و برداشت انکالیف شاقہ کے ہی کہ جسکے وہ متحمل
ہوتے ہین اور اگر عقل کی خواہش ہی تو امر قل پر چشم رکھ تب تو اس رتبہ کو پہونچیگا کہ
عقل کل جسکا وہ امر قل لایا ہوا ہی تیرے دل سے فیض حاصل کرے اور قل سے مطلب
یہ کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قل کے ساتھ امر ہوا ہی ہم لوگون سے کہدینے کو
علم ڈھونڈھتا ہی وہ یہی علم تو ہی کہ تیرے علم کی نفی ہی یقین سے اسکو حاصل کر اور اپنے
علم کی نفی کر دیکھلے علم مین عین حرف نفی پر جو لم ہی رکھی ہوئی ہی بس یہ اشارت ہی کہ
سوائے علم دین کے سب کی نفی کر اور اگر وقت کا طالب ہی کہ مجکو وہ وقت حاصل ہو
جو وقت مین محسوب ہوتا ہی نہ بیکار ضایع تو تقوی بیکران ڈھونڈھ کہ اس سے

وقت تیرا خوش ہوگا قابل حساب وشمار کے اور اگر حال کی طلب ہی کہ کاملین کا سا حال
مجکو نصیب ہو تو الف کی طرح راست ومستقیم بے پیچ وخم ہو جا تو اونکی حل مشکلات
مین علم اور مشہور ہو جائیگا اور جو بسط کا خواستگار ہی تو بے فکر وخطر بحر پرخطر سے بہر
خرسندی کی دل پر لگا اور گذر جا پھر بسط ہی بسط پیش آئیگی ع درپس ہر گریہ آخر خندہ
ایست + فیض چاہتا ہی تو یہ جیختنے وجود آب وگل کا ایک نقطہ ہی یعنے دل تیرا اس سے
ضیق کو مٹا ڈال پھر اسکا فیض دیکھہ کہ کیسی فتوح وکشود حاصل ہوتی ہی ساری ضیق
اسی کی ہی اور جو قرب حق کا ڈھونڈھتا ہی تو عنقا کی طرح قاف قناعت کے پیچھے اپنے
رب کو ڈھونڈھ لے کہ موجود ہی جذبہ چاہتا ہی تو یوسف کے مثل چاہ درد وبلا مین قرب
ذب کا ڈھونڈھ یعنے رنج وتردد اور محنت تعب اور خطا سے دوری وتجاوز اختیار کر پھر
جذبہ کے جذب کو دیکھ کیا نہین جانتا یوسف کو کیسا اُس چاہ سے نکالا اور کیسے جاہ ومرتبہ
ظاہر وباطن کو پہونچایا اور اگر وارد غیبی کی جو دل پر عاشقان حقیقی کے وارد ہوتے ہین تجکو
خواہش ہی کہ حضرت ذو الجلال سے ہمیشہ تیرے دل پر وارد ہون تو الف کی طرح ورد
شب مین جو مراد پچھلی راتون سے ہی قیام ڈھونڈھ اور بکثرا رہ کہ وہ وقت نزول
واردات کا ہی اور اگر مستی ڈھونڈھتا ہی جیسے مست جام الست کے مست وبیخود ہو جاتے ہین
تو صاف صاف پیالے ادب کے جن سے مراد احکام شریعت کے ہین پی اور سر مین اپنے
اُنکا کیف وسرور جما تو دیکھ کیسا لطف وطرب خداے تعالیٰ سے پاتا ہی صحو یعنے ہوشیاری
چاہتا ہی تو صحبت مبت سے جو غیر خداے تعالے کا ہی آپکو دور رکھو اور کنارہ کش رہ تو وجہ
اسکی ہر طرف سے تیری یار ہو جیسا کہ فرمایا اینما تولوا فثم وجہ اللہ یعنے جدھر مُنہ پھیرو گے
اُدھر ذات خدا کی ہی پس ہوشیاری ہی ہی کہ کسی وقت اُس سے غافل نہوئے اور جو
کشف چاہتا ہی تو نشین شہوت کی عنان اپنے کف مین لا تو تو اہل عیان سے ہو جائیگا جو
ہر چیز کو بچشم دیکھتے ہین اور اُنکے سامنے بحجاب وحائل عیان ہی اور اگر طلب وجد کی ہی اور
واوجدت الے جو مقدمہ وجد کا ہی مُنہ دکھایا تو فوراً واو دو ئی کو جو وجود مین ہی محو کر دے
اور یکتائی ویک بینی اختیار کر پھر وجد ہر طرف سے حاصل ہوگا عاشق کی شتق چشم یک بین ہی

کہ وہ اپنے دوست کے سوا غیر کو نہ دیکھتا ہی نہ جانتا ہی اور جو دیدہ کہ دو دیکھتا ہی وہ عدو ہی
معنے معماے نثر اگر درداری سے لفظ در کو اگر دریا کرینگے یعنے یا سے بدل لینگے یاری ہوجائیگا
اور یاری و باری ہی تصحیف یکدیگر اور جب عین عناصر کی بینا ہوگی یعنے بے لفظ نا کے عصر رہیگا
لفظ پیدا کے دو جز ہین پے اور دا جب پے دا سے بدل جائیگا یعنے بجاے بے بینش کے دا
تو دانش ہوجائیگا بے پے معما مین ایک ہین اور کلمہ نازکے بھی دو جز ایک نا دوسرا زا
جب زائل سے بدل جائیگا نائل ہوگا مخازی کے بھی دو جز ایک مخ دوسرا ازی جب مخ کو
فے کرینگے اور فے سے باعتبار ترادف ذر مراد ہی بس در کو ازی پر لانے سے درازی ہوگا جیساکہ
ایجا ہی مخازی خلق را مخفی کن یعنے مخازی کی مخ کو فے کر لفظ قوی کے بھی دو جز ایک قاف
دوسرا وی جب وی موافق اشارہ و بیان کے جو بتاتا ہی کہ وی ران ہی ران سے بدلجائیگا
قران ہوجائیگا انبیہ کی بن با دونون ہین جب اسکی بنیاد ترکھینگے آیت رہیگا جو بحالت
وقف آیہ ہوجاتا ہی جیساکہ انبیہ سے باقی رہیگا مجانکے بھی دو جز مج اور آ ز جب مج کو نون
کر لینگے ناز ہوگا جیساکہ کہا ہی مجاز عقل را مجنون کن یعنے مجاز عقل کی مج کو نون کر ترسانندہ
مین لفظ رس موجود ہی جب اسکو وا سے بدل لینگے تو انندہ ہوجائیگا اسکا ایما لفظ رسوا ہی
یعنے رس وا ہی مجابا سے جو مح محکم کا کم کرینگے ابار ہیگا اسکا اشارہ یہی لفظ محکم ہی یعنے مح کم کر
مخیم کی خے کو جب نہ کرینگے یعنے لا کہ نہ اسکا ترجمہ ہی اور میم باقی ماندہ مین لائینگے ملایم ہوگا
جسکا اشارہ خانہ ساز ہی یعنے خا کو نہ ای لا بنا کوے مین جب کو کوشہ فرض کرینگے شہی ہوگا
موافق رمز گوشہ گیر یعنے کو کوشہ فرض کر اور کاف گاف تو معما مین ایک ہین **معنے معماے**
مثنوی فقر مین دل فقر کا قاف بمعنی کوہ ہی اور گرد اسکے فر ترک کے دونون کنارون سے
تنگ حاصل ہوتا ہی اور قعر مین اسکے جو بیچا بیچ ہی رے بے نقطہ والی موجود تعبہ اور تو بہ
یعنے تو ضمیر اور بہ بمعنی بہتر دونون تجنیس تام چشم سے مراد صاد جب لفظ بر پہ آئیگا صبر ہوگا
توکل اور توکل تصحیف ہمدگر اسمین بھی تو ضمیر اور کل بمعنی ہمہ رجا کا قلب اجر ہی لفظ خو جب
حرف فا کو طلب کریگا خوف ہوگا شوق کا اول آخر شق ہی اور وحدت کا باب یعنے اول حرف
وا و جب شق مین دروازہ واو کا ہوگا شوق ہوجائیگا صد اجمالی قاف ہی صد عدد و الا

اور صد تفصیلی لفظ صد جب صد تفصیلی کے بعد صد اجمالی آئیگا صدق ہوگا چشم مرادف عین کی ہی
لفظ شق پر رکھنے سے عشق ہوتا ہی عقل مین چشم جو ارادہ عین سے ہی قل پر رکھا ہوا ہی جب
عین کو کلمہ نفی پر کہ یہان لم مقصود ہی رکھینگے علم حاصل ہوگا تقوی کا کنارہ یا ہی جب بیکران
کر کے مقلوب کرینگے جیسا کہ ایما لفظ گرد دسے ہی وقت ہوگا اور حرف الف کو حل مین
لانے سے حال ہوتا ہی مہر سلوت ای آفتاب سلوت مین جو سین ہی کہ نجوم مین علامت
شمس کی ہی جب بط کے دل مین لائینگے بسط ہوگا ضیق قلب فیض کا مگر ضیق سے ایک
نقطہ محو کرنے کے ساتھ جیسا کہ اشارہ محو ساز کا ہی اور نقطہ از ضیق دل کا لفظ رب کا جو
پیچھے قاف کے آئیگا قرب ہو جائیگا لفظ چہ مین جو قربت ذب کی ہوگی جذبہ حاصل ہوگا اور
ذب بمعنی تردد و خشک لبی ورد مین الف آنے سے وارد ہوتا ہی کاس صاف حرف کاف
بلا سین کہ باتا کی طرح کا بھی کہتے ہین جب لفظ سر مین آئیگا سکر ہو جائیگا صحبت مین لفظ بت
کا موجود اسکو دور کرنے سے صح رہتا ہی اور جو واو وجہ کی اسکی یار ہوگی صحو حاصل ہوگا شین
شہوت کا کف مین لانے سے کشف ہوتا ہی واو دوئی دوسرے واو وجود سے اشعار ہی کہ
اسکو محو کرنے سے وجد ہوتا ہی چشم سے ارادہ عین کا ہی جب یہ عین یک بین ہوگا کہ وہ
یک بھی الف ہی بس عا ہوگا اور یہ عا جو شق پہ آئیگا عاشق حاصل ہوگا ایسے ہی دیدہ سے
بھی مراد عین ہی جب یہ عین دو کو دیکھیگا عدو ہو جائیگا **محسنات کلام** درویش مین دس
اور دراری اور ورد اشک اور دیا اور گوہر اور مناسب انکے آبرو نائل نائل فضائل
ہموزن اور برعایت کعبہ قران کہ حج و عمرہ ملانے کو بھی کہتے ہین مجاز و حقیقت متضاد کمار
وکنار تجنیس مفروق تو بھی لفظ توبہ کے ساتھ کیسا بہتر ہی صبر مین صورت بر براحسان مین
بر رب مقلوب بر برطلب مین برا اور انکے سوا اور بہت سب صنائع بدائع سے ہین
الاختلاف شارح نے لفظ دراری کو درازی ٹھہرایا ہی یاری کو بازی پھر بازی تصحیف باری
قران کا معما انھون نے یون نکالا ہی کہ ویران کا لفظ تحلیل ہوا دو جز سے ایک وی دوسرا
ران و لفظ وی کہ در قوی ست چون تبدیل یابد بلفظ ران قران میشود انتہی یعنے اس
معما کو قوی سے نکالا ہی اور قوی کی وی کو بمعنی ران کے لیکر قران کیا ہی اب خیال کیجئے

کہ جب بنیاد اسکی ویران سے ہوگی تو ویران مین وی بھی موجود ران بھی اور وی بجاے
ران کے ہوا دو لفظ ران کے جمع ہوے اور کاف کا ٹھکانا نہین پس ضرور ہی کہ کوئی مین وی
بمعنی ران اور کاف موجود ہی ہو لیجیے ہی انبیہ کا معما بتیا دسے اس کے بھی دو جز کیے ہین
ہن ویاد پھر لکھا انبیہ مین اگر یا دونون ہوگا ایہ رہیگا تم کلامہ مین سے اس کو بھی انبیہ سے
لیا ہی ان کا لفظ بنیاد کو تحلیل کرنا بیکار ہی یا نہین اور لفظ مجنون کہ بھی دو جز
کیے مج و نون جب مجاز کا لفظ مج اسکے نون سے تبدیل ہوگا ناز رہیگا انتہی عجب تر یہ کہ مجنون
مین نون موجود اور مج بھی نون سے بدلا جاے پھر ناز کے لیے آز کا لفظ کہان سے آئیگا آخر یہی کہ
مجاز کی مج کو موافق ایا مجنون نست کے نا سے بدل کے ناز کیا ہی علی ہذا لفظ رسوا کے دو ٹکڑے
رس اور وا جب ترسندہ کا لفظ رس وا ہوگا بھرا ہی لا کہ اس سے نون مفتوح مراد ہی
بمعنی نہ توانندہ ہوجائیگا یہ بھی ناک کے سے پھیر ہین انتہی مین نے تو ترسانندہ کے لفظ
رس کو وا سے بدل کے توانندہ کیا ہی کہ سیدھی بات ہی اور یہ کہ گوشہ کے لفظ کے دو ٹکڑے
ایک گو دوسرا شہ جو کلمہ کوئی مین کلمہ کو منقلب بہ شہ ہوگا شہی ہوگا لیکن جب گوشہ کی کو
کوشہ سے منقلب کیا ہی تو شہی کی یا کہان سے آئی انتہی مین نے کوئی ماہ جوی سے کوسے
کے کو کو شہ سے بدلا ہی تا یا حاصل ہوا الاختلاف متن مطبوعہ مین بجاے دراری در مخازی کو فخازی
مجاز کو مجازی ابا کو اما اجمال کو احمال بین کی جگہ بہ بین ضیق کے بجاے ضیف ذب کو ہمت
حیام کا مقام بیت کو تب عنان بجاے عیان غلط لکھا ہی۔

فصل فی خاتمۃ الکتاب

نکتہ بندہ فتاحی اگرچہ در افتتاح این نسخہ فت و تفرقہ بسیار کشید اما بواسطہ الف
قلم امیدوار است کہ عاقبت نامش زندہ ماند رباعی نقش بتان معنی پیدا است از
بیانم + ہر بیت سن نظر کن تبت درمیان ادوہ + در دودہ قلم ماند چون شمع زندہ نامم +
بنگر کہ ہست یعنی زندہ میان دودہ + اللغات فتاحی تخلص شاعر افتتاح کھولنا
شروع کرنا فت بالفتح و تشدید تا ریزہ ریزہ کرنا روٹی کا تفرقہ پریشانی ذدہ یعنے دس

دودہ ہوا و معروف بمعنی خاندان وخویش وتبار و دود چراغ یحیی نام مصنف رح معنی ترکیبی نثر مصنف رح کہتے ہین اگرچہ مین نے کہ تخلص میرا فتاحی ہی اس کتاب کی افتتاح مین فت اور تفرقہ بہت اُٹھایا یعنے اس طرز و انداز پر جو اسکو شروع کیا اسکی نباہنے اور انجام کو پہونچانے مین بڑی دقت و پریشانی مجکو پڑی لیکن کچھ پروا نہین یہ اُمید تو مجکو قوی ہی کہ بواسطہ الف قلم کے آخر مین میرا نام زندہ رہے معنے ترکیبی رباعی نقش بتان معنی کے میرے بیان سے ظاہر ہین ہر بیت کو میری دیکھ ایک بت ہی اور ایسے بت کہ اُسکے درمیان مین غور کرو تو دس اور ہین یعنے اگرچہ حسن وخوبی مین ہر بیت ایک معشوق پُرادا ہی مگر خیال کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ اس بت مین سوا اسکی خوبیون کے دس خوبیان اور جو مراد کثرت سے ہی نہ عدد مین بھرے ہوسے ہین دودہ قلم یعنے خاندان قلم مین کہ مراد تالیفات و تصنیفات سابق وحال سے ہی نام میرا شمع کیطرح زندہ اور روشن رہے دیکھ لے نام میرا یحیی ہی جسکے معنے زندہ اور وہ درمیان دودہ کے اس سے یہ بھی سمجھا جاتا ہی کہ مصنف رح کی عمر اسوقت مین بیس برس کی تھی معنے معماے نثر فتاحی کا اول جز فت ہی بمعنی پریشانی و تفرقہ اور آخری بمعنی زندہ اور الف دونون مین واسطہ چنانچہ ظاہر ہی معنے معماے رباعی بیان اور بتان تصحیف بیت کا اول آخر بت ہی اور بیچ مین اسکے یا دس عدد والی جسکا اشارہ ہی میان اور وہ دودہ اور دودہ تجنیس تام یحیی مین دودہ اول آخر کی دونون یا ہین جو حساب ابجد مین دودہ ہین محسنات کلام فتاحی افتتاح صنعت اشتقاق عاقبت نامش کیسا خوب ہی کہ عاقبت بمعنی آخر کے ہی اور حی بھی آخر مین واقع ہوا ہی لفظ دودہ برعایت شمع کے اور زندہ بمناسبت یحیی کے کیسے ابلغ ہین اور باعتبار معنی خاندان کے دودہ مین ایہام بھی ہی الاختلاف

متن مطبوعہ مین یحیی کی جگہ یہ صورت یحیی لکھی ہی۔

نکتہ سواد این شبستان شبے ست عنبر افشان کہ در سایہ اش مخدرات معانی ستان حفتہ اند شعر شبستانی چنان زیباست نزد ہر سخندانی کہ تاریخ تمام او شدہ زیبا شبستانی + اللغات شبستان وہ گھر جس مین رات کو رہین مخدرات بضم میم و فتح خا

واتشدید دال مهمله زنان پرده نشین ستان بکسر وه شخص جو پشت پر یعنے چت سوتا ہو
معنے ترکیبی نثر سواد اس شبستان کی ایک شب عنبر فشان ہے جسکے سایہ مین پردہ نشین
معانی کی آرام سے ستان یعنے چت پڑی سوتی ہین عنبر سے یہان عنبر حبشی مراد ہے کہ سیاہ
ہوتا ہے اور رات کو عنبر وغیرہ کی بتیان جلتی بھی ہین معنے ترکیبی شعر یہ شبستان ایسا زیبا ہے
ہر سخندان کے نزدیک کہ تاریخ تمام بھی زیبا شبستان ہے نکلی تفاولاً معلوم ہوتا ہے کہ اسم بامسمی
ہی ہو معنے معماے نثر شب کے سایہ مین جب لفظ ستان سوئیگا شبستان ہو جائیگا
معنے معماے شعر صرف تاریخ اسمین ہے یعنے زیبا شبستان جسکے عدد شارح نے
آٹھ سو تینتالیس لکھے ہین **محسنات کلام** سواد شب عنبر سایہ سب مناسب یکدیگر
نکتہ ایدرویش باوے وسابق دراختراع واجتماع این نکات ودقایق جرأت این اقل
خلائق ست ہرگاہ عقل متقدم بیان باوے وسابق این شبستان را بچشم خیانت ورا سے تصرف در امانت
بینی وماحق شود عادی وسارق باشد **قطعہ** فضل جو دستار سبق بر سر صد کس نہد + بر سر این عاشق ست
از قصب فضل صد کلاہ کہ بروایت قصیدے گذرش صد ہزار + کرد بود آن قصب غصب بنہ زوخرد + **اللغات** بادی
آغاز کنندہ وآفرینندہ سابق بیشی وپیشدستی کرنیوالا اختراع نئی چیز نکالنا اور بھاڑنا اجتماع
جمع کرنا موافقت کرنا اقل کمتر تقدم پیش ہونا بینی خبر دہندہ ماحق سخت گرم عادی
دشمن او حد سے گذرنے والا سارق دزد سبق بالفتح پیش ہونا قصب بفتحتین جامہ تارک
از کتان غصب بالفتح کوئی چیز کسی سے چھین لینا معنے ترکیبی نثر مصنف رح کہتے ہین ایدرویش
ان نکات ودقائق کے جمع کرنے اور نئی طرز نکالنے مین ابتدا وپیشی اور جرأت وہمت اس
اقل وکمتر خلائق کی ہے یعنے یہ طرز نئی مین ہی نے نکالی ہے اور ابتدا اسکی مجھی سے ہوئی ہے مین ہی
اسکا مخترع اور مین ہی اسکا بادی ہون اب اگر کسی وقت مین عقل جو ہر بات مین پیش
ہو جاتی ہے اس شبستان کے بیان مین جو اس بادی وسابق نے لکھا ہے چشم خیانت سے
دیکھیگا اے تصرف در امانت سے خبر دینے والی اور سخت گرم جوش ہوئی تو وہ عادی اور
سارق ہے یعنے اگر کوئی خیانت اور تصرف کی میری طرف نسبت کرے تو میرا دشمن اور
چور ہے مین نے کسی کی امانت مین اپنے تصرف کو نہین چھوڑا ہے نہ کسی کے تصرف کا محتاج ہون

بلکہ خود ایسا جیسا کہ قطعہ مین لکھتے ہین معنے ترکیبی قطعہ مصرع فخریہ کہتے ہین کہ فضل جو دستار
پیشی کے سیکڑون آدمیون کے سر پر رکھتا ہی یعنے جب کوئی پیشی. وسبقت اورون پر پاتا ہی
تو فضل اُسکے سر پر ایک دستار فضیلت کی رکھتا ہی مین وہ شخص ہون کہ قصب فضل سے
میرے سر پر سو دستار ہین یعنے سیکڑون پھر میرے حق مین کوئی نسبت تصرف کی کب کر سکتا ہی
اگر کوئی میرے اس قصب کو لیجاے اور چرالے اور سو گونہ اور ہزار گونہ تصرف اُسمین کرے
اور بناے تاہم خرد کے نزدیک وہ قصب غصب ہی ٹھہریگا اُسکا نہوگا معنے معماسے نظر
چشم سے ارادہ عین کا ہی جب عین خیانت سے بادی کو دیکھا جائیگا عادی ہوگا اور سابق کو اگر
ایسے تصرف سے سارق ہوگا معنے معماے قطعہ دستار مراد صد سب کے ہی جب اسکو
صد کے سر پر جو مراد قاف سے ہی رکھینگے سبق ہو جائیگا عاشق مراد صد صب جب لفظ صد
کہ اس سے بھی قاف مقصود ہی صب کے سر پر آئیگا قصب حاصل ہوگا اور جب صد کہ
حرف قاف ہی غین سے تبدیل ہوگا قصب غضب ہو جائیگا یعنے سو کے ہزار الاختلاف
متن مطبوعہ مین بجاے عقل فصل ہنی کی جگہ منی اور ماحق کو مارحق اور صد کس کے بجاے
صدق کس غلط ہی۔

نکتہ ایدرویش سواد شعر وشاعری شبستانیست کہ درشان اوجز پست منزل نسازد
وسرچشمہ خیال او دردل لائیست کہ جز یخ وافسردگی عیش درتہ ندارد قلم از خیال دروغ
بردار کہ درخیل صدیقان رسی قدم از سوداے سواد بیفروغ درکش تا سود صدیقان
بینی رباعی خواہی کہ شود سلک کلامت منتظم + بر نظم دہان بند بہ بست محکم + داے کہ
گرفت سود علم از عالم + انکو ز سواد شعر برداشت قلم + اللغات سواد گرد نواح شہر
شان بالفتح کار وحال اور وہ زمین پہاڑ مین جہان درخت وغیرہ لگاے جائین لاے
کل سیاہ کہ گرفت کاف کدا میہ ہی معنے ترکیبی نثر اے درویش سواد شعر وشاعری کا
ایسا ایک شبستان ہی جسکی زمین مین سواے پست اور فرومایہ کے کوئی گھر نہین بناتا
جیسا کہ کہا ہی الشعرا اسفل العلوم اور وہ سرچشمہ کہ اسکے خیال کا ہی اُسکے دل مین ایسی
لاے ہی کہ جسکی تہ مین سواے یخ اور افسردگی عیش کے اور کچھ نہین ہی تو اپنے قلم کو

دروغ سے اُٹھالے تو صدیقون کے خیل مین پہونچے اور قدم سودا سواد بیفروغ سے ہٹالے
تو وہ سود جو صدیقون کو حاصل ہوتا ہی وہی تو بھی دیکھیگا جیسا کہ فرمایا ہی یوم ینفع الصادقین
صدقھم **معنے ترکیبی رباعی** اگر چاہتا ہی کہ سلک تیرے کلام کے آراستہ اور منتظم ہوسکے
تو نظم پر ایسا دہان بند لگا جسکی بندش محکم و استوار ہو کہ وہ راستی ہی تو جانتا ہو کہ عالم مین
سے کسی نے سود و فائدہ علم کا حاصل کیا جسنے کہ سواد شعر سے قدم اُٹھالیا یعنے انشعر لکھا نہ جھوٹ
کی شامت سے جیسا کہ کہا ہی احسنہا اکذبہا سواد کو پہونچا **معنے معمائے** **نثر** شبستان کے
اول آخر شان ہی اور اسی شان مین پست کہ باد پا معمامین واحد ہی خیال کے دو جز ہین
ایک نخ دونسرال پہلے کا قلب یخ جو خیال کی تہ مین چھپا ہوا ہی دوسرے کا قلب لائے خیال
مین الف بمنزلہ قلم کے ہی جب اُٹھالیا جائیگا خیل ہوگا سودا کا قدم الف ہی جب اسکو کھینچ لینگے
سود رہیگا **معنے معمائے قطعہ** میم کہ از روے تشبیہ کے دہن ہی نظم پر لگانے سے منتظم ہوتا ہی
سواد کا الف بصورت قلم کے ہی جب یہ قلم اُٹھالینگے سود رہیگا **محسنات کلام** شعر و شاعری
شبستان اور شان سر کلمہ شین سواد مناسب شب سودا سواد سود مین سر کلمہ سود دہان بند
ایک قسم عمل بھی ہوتا ہی مثل زبان بند و چشم بند کے علم عالم **اشتقاق الاختلاف** شارح
نے اس نکتہ مین سوائے ایک معما شبستان کے اور کوئی معما نہین لکھا متن مطبوعہ مین شان کے
بعد او نہین لکھا چاہیئے تھا پست کو پشت اور صدیقان کے بعد رسی چھوڑ دیا یہ بھی ضروری تھا
یہ پستی مین یا یہ سب غلط ہین۔

مناجات الٰہی دراندم کہ خاتمہ شبستان حیات ما یہ دیباجہ مطلع صبح ممات رسد و نم حسرت
بدیدہ ما جلوہ دہد شین شربت شہادت ایمان از لب ہای بیان و سین سیماے سعادت
جاودان از تا ہی تن عریان و الف الفت احسان از نون نفس بے سامان ما دور مدار
قطعہ اگرچہ شبستان دیوان ما + نماید سر شینش از شین شر + شب ظلمت از روی اودور دار +
ستان انگہش از قبول نظر + **اللغات** مناجات بضم میم کسی سے راز کہنا الٰہی منادی ہی بحذف
حرف ندا و یاے متکلم یعنے اے معبود من شین شر سے مراد سخت ظلمت شب جسکی نسبت فرمایا
ومن شر غاسق اذا وقب یعنے پناہ مانگتا ہون سخت تاریکی شب سے جس وقت کہ گھر آتی ہی

معنے ترکیبی شعر مصرعہ اپنے حق مین دعا کرکے کہتے ہین کہ ای معبود میرے جسوقت مین کہ میرے شبستان حیات کا خاتمہ دیباچہ مطلع صبح ممات کو پہنچے یعنے شب حیات میری ختم ہوکے اور صبح ممات کی شروع ہووے حیات کو شب بلحاظ خواب غفلت کے کہا ہی اور ممات کو صبح بخیال بیدار ہوجانے اور چونک جانے کے اور اُسوقت مین نم حسرت میری آنکھو نمین جلوہ نما ہو تو اُسوقت مین شین شربت شہادت ایمان کا میرے بیان کی بے کے لب سے اور سین سراپا سعادت جاودانی کا تن عریان سے اور الف الفتِ احسان بکاہمارے نون نفس بے سامان سے دور مت رکھنا اور محروم و مہجور مت کرنا معنے ترکیبی قطعہ یعنے اگرچہ دیوان یعنے دفتر ہماری ذات کا بسبب گناہون کے ایک شبستان تیرہ و تاریک ہی کہ جسکا سر شین ہی شین شر کو جتا رہا ہی کہ اسمین شر ہی شر بھرا ہی لیکن تو شب ظلمت کو اس سے علحدہ اور دور رکھ اور پھر نظر قبول سے اسکی خریداری کرکے مقبول فرما اور اپنی بارگاہ عالی سے مردود مت کر معنے معمائے شعر شین شہادت اور بائے بیان اور سین سعادت اور تائے تن اور الف احسان اور نون نفس سب کا مجموع شبستان ہی معنے معمائے قطعہ شبستان کا سر شین اور شر کا سر بھی شین سر اور شر تصحیف شبستان سے جب لفظ شب کو دور رکھینگے ستان رہیگا حسب ایمائے مصرعہ۔

خاتمۃ الشرح

مین فدا ہون ہین فدا ہونمین فدا
جس سے ہر اک شان نے پایا نشان
شان تیری دیکھکر ہر دم خرد
سب خدائی کی خدائی ہی سے تجھے
تو بھی رحمت وہ بھی رحمت یللعٰلمین
تو ہی نے دی عقل اور طبع رسا

تیری شان پاک پر رب العلا
شان تیری شان پر قربان ہی
کہتی ہی دل سے کہ اللہ الصمد
تو نے رحمت سے کیا پیدا انھین
ہمکو ہین رحمت پہ رحمت کے صلے
پھر بتائی طبع کو اک راہ راست

کیسی ہی اللہ اکبر تیری شان
جسکو کہیئے شان تیری شان ہی
کبریائی اور بڑائی ہی تجھے
رحمت عالم ہی فرمایا جنھین
تو ہی نے مجکو دل دانا دیا
تا کرے مسکہ جدا اور دوغ و ماست

طبع جسکی ہی کجی سے شیر خوار
ہوگئی یہ شرح مجھسے بے تعب
وہ شبستان جسکا اک گوشہ ہو
تیرہ شب اور روشنا کی روشنی
گو شبستان پہ ہی اک روشن چراغ
اور اولوالالباب کو لب لباب
کہتے ہین روح القدس یہ طبع زاد
آشنا آب دریکدانہ کے
ہی ہر اک فن مین اسکو یکفنی
کسکی ایسی فکر کسکی ایسی عقل
ایک حضرت بول اٹھے بیساختہ
ملک نظم ونثر کے انکو سر سے
خاتمہ مین طبع کے مین نے ادا
ایسے مہمل لغو کی تقریر سے
ہین جو عالم مین سخنور نا جو
وہ سخن جز لغو اور ہذیان نہین
کھول گوش ہوش اے باطل نیوش
ماہ کو مت خاک سے اپنی چھپا
عبد فتاح اور ہی یحیی مین فرق
مفت تو نے باندھلی ہی یہ ہوا
ایسی بے تحقیق باتین خوش نہین
لوٹ لے ہر شخص جسکو بے تعب
کیسے چل سکتا ہی یہ کذب و دغل

نان اُسکی کب ہو روغن سے دوچار
متن اسکی ہے شبستان نکات
مشرقستان کو تو اسکا فخر ہو
شاہدان معنوی جلوہ نما
جسکے روغن کو سمجھ پیہ دماغ
ہین معما با اشارات مبین
میری القا سے ہین سب عالی نژاد
کون ہی اسکا سخنور کون ہی
یون کوئی کرتا رہے ما و منی
ید بیضا غیر موسیٰ سے ہی
ہی یہ نسخہ ساختہ پرداختہ
اور فتاحی تخلص سب کلام
کردیا اسکو بصد حسن و ادا
بولے کیا تو نے نجانا اے فتا
میرے ہی القا سے پائی آبرو
تھا تجاہل عارفانہ وہ مرا
بیہدہ اتنا نکر جوش و خروش
تو نے بے تحقیق لکھا خاتمہ
کیسا بین جیسا بین غرب و شرق
ہین علم عالم مین دونونکے علم
دلپذیر و دلنشین دلکش نہین
مائدۂ عیسیٰ کا عیسیٰ ہی کو تھا
گانون تیرا نام ہن میرا فی المثل

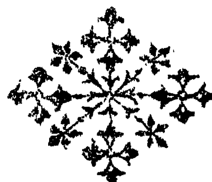
تیری ہی توفیق سے اے میرے رب
اور گلستان بر گلستان لغات
ہی شبستان اور نکات منجلی
زلف شب کے رخ پہ رخ مثل سہی
مغز ہی مخ سخن ہی یہ کتاب
مثل ماہ عید و مثل ماہ بین
ہین یگانہ معنی بیگانہ کے
عون ایزد سے کسے یہ عون ہی
کسکا منہ اور کسکی صورت کسکی شکل
با دعیسیٰ غیر عیسیٰ سے ہے ہیچ
عبد فتاح ایک فاضل کا تھے
خاص مسکن اور موطن بلگرام
چونکے روح القدس اس تقریر سے
حسن و قبح سب کا ہی مجھپر کھلا
جسپہ میرے فیض کا جریان نہین
ورنہ مین مجھسے سخنور ہو چھپا
مہر کو ابرو کے نیچے مت دبا
اور مصنف کا نہ دیکھا خاتمہ
گر تخلص ایک ہی تو کیا ہوا
اپنی اپنی ذات سے ای کج رقم
خوان نعما تو نہین یہ اے عجب
اور کسپر یہ در نعمت کھلا
اہل دان ہین ہوان ہر اک کا اور گواہ

واه واه ایسے غلط پر واه واه
یا الٰہی مین نے لکھی ہی یہ شرح
شرح میری اسکی ہو شمع بیان
دد عیان ہو جائین سب جو ہین نہان
یک سر ناخن نہ پہنچے کو ہٹے
حرف گیری سے اسے یارب بچا
کیونکہ متن اسکی ہی عرفا کی اصول
منزل اعل کی پیش آئے جو سیر
اُسکا فدیہ مرتے دم کہلاؤن مین
صین سے ہو لئے وہ میری ہمکنار
بہر حضرت بہر حسنینؓ و بتولؓ

بس مجید اس ردو کد سے ہاتھ اُٹھا
شوق ہو ہر دل ہوا اور ہو سکی طرح
متن کے جو ہین مضامین نکو
جیسے شب مین شمع سے رخشان
سیر ہو ہرگز نہ اسکی سیر سے
حرف گیری کا نہ حرف اسپر لگا
ہی مُبرّا کذب سے اور لہو سے
بعن دلیل راه ایمان ہو نہ غیر
گو رہو ایسی عروس دلنواز
اور مین ہو جاؤن اُسکا یار غار
بس کر اب اطناب سے بس المجید
ورد رکھ ہر دم یہی ذکر جلیل
انت ربی انت حسبی والوکیل

اپنے حق مین مانگ لے حق سے دعا
ہی شبستان ایک قصر گلستان
نازک و باریک از بس ہچو مو
شوق کا ہر دم قدم بڑھتا رہے
یہ نظر بند نظر ہو غیر سے
اہل دل کو بھی یہ ہو دلسے قبول
پاک لایعنی و جملہ لغو سے
نام پر تیرے فدا ہو جاؤن مین
مین کرون اک ناز او وہ مو نیاز
ہو الٰہی التجا میری قبول
چھوڑ دے باقی لدنیا پر مزید

تمت بالخیر و الظفر نسخہ ہذا المسمی بہ چراغ ایمان کہ اسم تاریخی ہی در شرح شبستان نکات
وگلستان لغات مصنفہ حضرت محمد یحیی فتاحی غفر اللہ لنا و لہ بتاریخ بست و پنجم ذی الحجہ ۱۳۰۰ھ
دفعہ دوم بدست عبد المجید خان ولد عبد الرحیم خان ساکن حافظ آباد عرف پیلی بھیت



قصیدہ در مدح شارح و تقریظ شرح از جانب معزاللہ خان شاگرد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بلبلِ طبع ہی کیون آج سحر سے نازان　　کس گلستان کی ہوا سے ہی تو ایسا شادان

کس بہارِ چمن فیض پہ شیدا ہی تو　　پھول جھڑتے ہین ترے نغمہ سے بستان بستان

کس نسیمِ چمن روح فزا نے تیرے　　غنچۂ دل کو بنایا گلِ باغ رضوان

کیا کسی گل سے تری ہوگئی ہی سرگوشی　　شاخ گلبن پہ ہوا یا کہ نشیمن اس آن

وجہ کیا ہی کہ ترا آج فلک پر ہی دماغ　　کیا سبب ہی کہ ہی نخوت تری صورت سے عیان

کیون نہ ہی اور کس لیے یہ نغمہ سرائی تیری　　چہچہانا یہ نئے رنگ سے خندان خندان

قمری و فاختہ و طوطی و ہر مرغِ چمن　　تیری گل بانگ کو سنکر ہوا اک اک حیران

سرو و شمشاد و صنوبر ہین چمن مین جتنے　　سبھی سکتے مین ہوے جبنے سُنی تیری فغان

سب کے سب ہوگئے سُن سُنکے ترانہ تیرا　　لالہ و یاسمن و سوسن و وردو ریحان

سنبل و سبزہ و نسترین بھی ہوے ہین بیخود　　چشم حیران کی طرح رہ گئی نرگس حیران

تیرے انداز و روش سے ہوا مجکو معلوم　　قصد مدحت مین کسی کے ہی ترا یہ سامان

کسکا مداح تو ہی کون ہی تیرا ممدوح　　مدح مین کسکے تو اسدرجہ ہوا ہی حیران

کسکی تعریف مین ہی ایسی ترانہ سنجی　　جسکے سننے سے ہوا پیر فلک بھی رقصان

مین بھی سنکر ہوا مشتاق یہ نغمہ تیرا　　صبر کی تاب نہین کچھ تو بتا اُسکا نشان

نام ہی لے کہ تسلی مری خاطر کی ہو　　اور ہو دور مرے دل سے یہ سارا خلجان

بولا نام اُنکا تو لینا ہی بڑی بے ادبی　　پر مین توضیح کی صنعت مین کرونگا اعلان

اور کہا اتنی خبر تجکو نہین ہی افسوس　　وہ تو مشہور زمانہ مین ہین مثل سحبان

وہی ممدوح ہین میرے جو ہین تیرے اُستاد　　مصدر فیض و کرم مورد فضل رحمان

کیسے اُستاد کہ ہین جتنے یہان کے اُستاد　　ہین کے شاگرد سبق پڑھکے ہوے فخر کنان

کیسے شارح ہین کہ ہین جتنے جہان کے شراح　　ان ہی کا شرح و بیان اُنکا ہوا ورد زبان

کیسے ناشر کہ برابر نہین ہی اُنکے ظہیر
کیسے ناظم کہ مقابل نہین اُنکے حسّان

کیسے ممدوح کہ مداح ہی ادنے اسکے
کیسے موصوف کہ وصّاف ہین سب خرد وکلان

جنکا اقلیم سخن مین ہی لقب سیف اللہ
[illegible] بھی ثابت ہی کہ ہین سیف زبان

فتح حاصل ہوئی ہی ملک سخن پر اُنکو
[illegible] اُنکے قلم ہی کہ ہی تیغ بران

ادنے اوصاف یہ شارح کے بتاؤن تجھکو
[illegible] ہین سعدی ہین کہ سحبان زمان

اُنکی تعریف مین تحریر سے قاصر ہی قلم
[illegible] مین تقریر سے عاجز ہی زبان

مدح مین اُنکے پڑھون مطلع ثانی اپنا
[illegible] بھی سُنکر رہے جسکو حیران

قطعہ

جسکی تحریر سے نادم ہی عرب کا حسان
جسکی تقریر سے ہی بند زبان سلمان

جسکا شاگرد ہی ادنے سا عطارد سا دبیر
اور اُستاد اس اُستاد کا پیک یزدان

نام بھی اب کرون توشیح مین اُسکا ظاہر
تا کہ ہوجائے خبردار ہر اک پیر و جوان

توشیح

عین معنی سے معمے وہ کیے ہین روشن
بحر حیرت مین ہوے غرق سبھی خرد وکلان

دیکھا جس اہل ہنر نے یہ دلاویز بیان
اُسنے سو جان سے کیا جوہر دل کو قربان

لکھے جب شرح کوئی ایسی تو ہو کیون نہ قبول
مثل ہو اُنکا تو ہو بازے کوئی مثل کہان

جان کسکی ہی بھلا کسمین یہ دم کس بل ہی
یون تو کہنے کو ہر اک جانتا ہی ہون سحبان

داب کر اُنگلیان دانتو مین کہا سبنے یہ
خام کاری مین ہماری نہین کچھ شک و گمان

اُنکے مانند کوئی ہو تو لکھے ایسے رموز
نہ کہ دعوی ہو فقط اور نہ ہو اُسپر برہان

نام نامی کا تو اظہار کیا حرف بحرف
ایک دو کلمۂ تقریظ کرون اور بیان

جتنے شاعر ہین یہان اور ہین کامل جتنے
ہین سو اُنکے سخن فہم و سخن سنج جہان

دیکھکر شرح کو سب بولے کہ معنی ایسے
لائے شارح یہ کہان سے کہ رہے ہم حیران

نکتے حل کرکے کیے کیسے معانی تحریر
معنے لکھکر کے کیے کیسے معمّے آسان

غنچے نکتون کے تھے منہ بند سراپا خاموش
شرح سے اُنکی ہوے گل کی طرح سب خندان

شرح لکھی ہی یہ اعجاز دکھاے جنپر — خوب و احسنت کہے گویا ہو سے سعدی بہ
کیسی یہ شرح لکھی جسکے ہر اک نکتہ پہ — شایق اس فن کے ہو سے جان سے دلسے
ایسا ناظم و ناظر نہین ہوگا کوئی — جو بات ہی اُنکی وہ ہی قاطع برہ
سخت مشکل تھے معمے جو کیے حل یکسر — جملہ اُردو مین کہ آسان ہی اُردو کی زبان
آب معنی کے حسد سے ہی گہر آب مین غرق — آتش رشک سے جلکر ہوا اخگر مرجان
بحر مواج سخن کے یہ گہر ہین جنکو — دیکھکر چرخ پہ ہین دیدۂ انجم حیران
ہوگا اک ذرہ جسے فن معما سے مذاق — سو دل و جان سے وہ اس شرح کا ہوگا خواہان
جان و دل دیکے اگر لے کوئی اسکو طالب — تو بھی بدلہ مین ہی دونونکے یہ مفت و ارزان
دامن چرخ اگر صفحۂ کاغذ بن جاے — ق — خامہ بھی ہوے تحریر اگر کاہکشان
اور سیاہی شب یلدا کی بہم ہو تب بھی — وصف لکھنے کے لیے ہوئے نہ کافی سامان
جس گھڑی شارح علام نے کی ختم یہ شرح — ق — جسکے ہر حرف پہ سب اہل سخن ہین قربان
شور تحسین کا یہ اُٹھا کہ فلک تک پہونچا — بولے قدسی بھی کہ کہتے ہین اسے سحر بیان
دیکھکر حسن معانی و جمال الفاظ — واہ وا کرتے ہین فردوس مین حور و غلمان
نام شارح نے بھی ماتن کیطرح دور رکھے — شرح کے شمع شبستان و چراغ ایمان
اسکی توصیف کی توضیح ہی تحریر عبث — کیونکہ مشہور مثل ہی کہ عیان را چہ بیان
خامہ و دست کو اب روک لے ای خام خیال — تو کہان مدح کہان شرح کی تقریظ کہان
بس دعا کے لیے ہاتھ اپنے معزا اسد اُٹھا — کہ اجابت ہی ترے جنبش لب کی نگران
اپنے محبوب کے صدقے مین الٰہی فردا — دینا مداح کو ممدوح کو فردوس مکان

اور باقی رہے یہ شرح بھی الوار قبول
مہر اور ماہ رہین چرخ پہ جبتک تابان

خاتمۃ الطبع - الحمد للہ کہ کتاب چراغ ایمان شرح اُردو شبستان نکات مصنفہ حضرت محمد یحیی فتاحی از تصانیف تازہ جناب عبد المجید خان صاحب مرحوم ساکن پیلی بھیت مطبع منشی نولکشور لکھنؤ مین بسرپرستی منشی پراگ نرائن صاحب مالک مطبع باہتمام بابو منوہر لال صاحب بھارگو سپرنٹنڈنٹ مطبع بار اول ماہ جون ۱۹۰۹ء مطابق ماہ جمادی الاول ۱۳۲۷ھ طبع ہوکر شایع ہوئی

نام کتاب	قیمت
کیمیاے حکمت۔ حصہ اول بیان شرائف علم و ادب۔	۲ر
تہذیب الاخلاق۔ مولفہ مولوی نجم الحق۔	۱ر
پیراہن یوسفی۔ اردو ترجمہ مثنوی مولانا روم کا منظوم شعر بہ شعر اور حاشیہ پر اردو مین حاصل مطلب ہر شعر کا مع فوائد تصوف کامل و جلد مین بتفصیل ذیل۔	
جلد اول۔ ترجمہ دفتر ۱ و ۲ و ۳۔	[illegible]
جلد دوم۔ ترجمہ دفتر ۴ و ۵ و ۶۔	[illegible]
بوستان معرفت شرح اردو مثنوی مولوی روم۔ جدید الطبع و جدید التصنیف مصنفہ حضرت مولوی عبد المجید خان مولف ریاض التحقیق شرح اردو سکندر نامہ دفتر اول۔	[illegible]
ایضاً۔ دفتر دوم۔	[illegible]
ایضاً۔ دفتر سوم۔	[illegible]
ایضاً۔ دفتر چہارم۔	[illegible]
ایضاً۔ دفتر پنجم۔	[illegible]
ایضاً۔ دفتر ششم۔	[illegible]
اخلاق رضی۔ مصنفہ قاضی محمد رضی	[illegible]

نام کتاب	قیمت
شجرہ معرفت محشی منتخبات مثنوی مولانا روم مترجمہ سید غلام حیدر صاحب	[illegible]
شان رحمت منظوم عبرت انگیز و دلچسپ مضمون ہے۔	دو پائی
رسالہ شرافت مولفہ منشی نادر حسین عزیز نگرامی۔	[illegible]
کنز الاسرار۔ ترجمہ اردو نظم مثنوی شاہ بو علی قلندر قدس سرہ ہموزن مثنوی از مولوی سید غلام حیدر خان	۱ر
چشمہ فیض۔ نظم ترجمہ اردو پندنامہ عطار کلام عارف کامل حضرت شیخ فرید الدین قدس سرہ از مولوی عبد الغفور خان بہادر۔	[illegible]
مثنوی الکلام۔ معروف بہ جواہر [illegible] مصنفہ حضرت محمد بنیظیر صاحب [illegible]	[illegible]
کشف الاسرار۔ اردو ترجمہ [illegible] مترجمہ راجہ راجیسور [illegible] صاحب اصغر۔	[illegible]
مذاق العارفین۔ ترجمہ احیاء علوم [illegible] عربی ہر چہار جلد کامل در دو جلد کاغذ سفید ولایتی۔	[illegible]
ایضاً [illegible] کاغذ معمولی [illegible]	[illegible]

نام کتاب	قیمت
گلشن سروری - نظم میں تہذیب و اخلاق کا بیان مؤلفہ مفتی غلام سرور لاہوری۔	۲ر۶ ۹
اکسیر ہدایت - ترجمہ اُردو کیمیائے سعادت جامع شریعت و حقیقت مترجمہ مولوی فخر الدین احمد۔	۱ر عہ پ
نصیحت نامہ - اسم بامسمی مترجمہ منشی دیبی پرشاد صاحب۔	۵ر پ
ترجمہ رشحات - مترجمہ مولانا ابوالحسن فریدآبادی کاغذ سفید۔	عہ پ
تہذیب حسانی - مؤلفہ حکیم احسان علی۔	
مجموعۂ توحید - از شاہ عبدالصمد عرف بابو مست خاں شامل چار رسالہ (۱) الف بے دجہن (۲) بھجن (۳) مثنوی اللہ نام جیو رسے (۴) پریم نامہ شاہ ولی۔	۱ر۳ ۹
تحفۃ العاشقین - رموز تصوف از شاہ عبدالصمد قدس سرہ۔	۱ر۶ ۹
اسرار الحروف ہندی - از فتح علی شاہ قادری بطور تصوف۔	۳ر
رہبر راہ حق - مجموعہ فراہم کردہ مالک مطبع ابر خان صاحب سیزدہ	۱

نام کتاب	قیمت
رسالہ (۱) رہبر راہ حق (۲) رسالہ مرغوب القلوب از حضرت شمس تبریز (۳) مثنوی شاہ بوعلی قلندر (۴) مثنوی بے سر نامہ عطار (۵) مثنوی چشم بکشا (۶) پریم نامہ شاہ ولی (۷) مثنوی اللہ نام جیو رسے (۸) بھجن از حضرت شاہ عبدالصمد (۹) الف بے دجہن (۱۰) تحفۃ العاشقین (۱۱) مثنوی حضرت شیخ بہلول (۱۲) رموز الحقیقت (۱۳) ترجیع بند عارف	۹ر
اُردو ترجمہ ریاض رضوان شرح گلستان فارسی بہ شرح مشہور و معروف از تصنیفات مولانا ریاض علی مروج درس تدریس طلبہ ہے کہ جسکا ترجمہ مولانا ابوالحسن صاحب فریدآبادی نے بعبارت فصیح اُردو فرمایا۔	۹ر
پند نامۂ وحید - مصنفہ منشی واحد علی وحید۔	۲ پائی
مجموعۂ تصوف تصنیف حقائق آگاہ شیخ برہان صاحب۔	۲ر
مخزن الانوار ترجمۂ گنج الاسرار از مولوی محمد یوسف علی شاہ۔	۸ر
بودھ پرکاش مصنفہ منشی شیو دیال سنگھ	۵ر